1

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

پیس ولیج میں ورودِ مسعود، والہانہ استقبال اور میڈیا کوریج

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

3/اکتوبر2016ء

آج کا دن جماعت احمدیہ کینیڈا کی پچاس سالہ تاریخ میں ایک تاریخ ساز اور انتہائی بابرکت دن ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کے لئے اپنا چھٹا سفر اختیار فرمایا۔ یہ سفر اس لحاظ سے بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا اپنے قیام کے پچاس سال مکمل ہونے پر مختلف تقریبات کا انعقاد کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کے لئے پہلا سفر 21 جون تا 5 جولائی 2004ء کو اختیار فرمایا تھا۔ جبکہ دوسرا سفر 4 جون تا 6 جولائی 2005ء کو ہوا تھا۔اس کے بعد سال 2008ء میں حضور انور نے امریکہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد 24 جون تا 6 جولائی کینیڈا کا دورہ فرمایا تھا۔

پھر سال 2012ء میں جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت کے بعد 3 جولائی تا 17 جولائی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کا دورہ فرمایا تھا۔

سال 2013ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے مغربی حصہ (West Cost) لاس اینجلیز کا دورہ مکمل کرنے کے بعد کینیڈا کی مغربی علاقہ کی جماعتوں وینکوور اور کیلگری کا دورہ فرمایا تھا اور کینیڈا کے مغربی علاقوں کا یہ دورہ 15 مئی تا 27 مئی تک تھا۔ یہ حضور انور کا کینیڈا کا پانچواں سفر تھا۔

لندن سے روانگی

اب کینیڈا کے اس چھٹے سفر کے لئے 3/اکتوبر بروز سوموار صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین صبح سے ہی بیت الفضل کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔اس کے بعد ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

قریباً بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہیتھرو (Heathrow) ایئرپورٹ ٹرمینل نمبر 5 پر تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ بورڈنگ کارڈز کے حصول اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر جماعت یوکے)، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر) اور مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص لندن اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ، قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر سپیشل لاؤنج میں قیام فرمایا۔ بعدازاں قریباً ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز پر سوار ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔حضور انور کی گاڑی کو جہاز کی سیڑھیوں تک لے جایا گیا اور پروٹوکول آفیسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جہاز میں سوار کروا کر واپس گئے۔

برٹش ایئرویز کی پرواز BA093 ایک بجکر تیس منٹ پر ہیتھرو ایئرپورٹ لندن سے ٹورانٹو (کینیڈا) کے لئے روانہ ہوئی۔قریباً سات گھنٹے دس منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد ٹورانٹو (کینیڈا) کے مقامی وقت کے مطابق دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر جہاز ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ (ٹورانٹو (کینیڈا) کا وقت لندن (یوکے) سے پانچ گھنٹے پیچھے ہے)

کینیڈا کی حکومت نے حضور انور کو سٹیٹ گیسٹ قرار دیا ہے۔ جہاز کے دروازہ پر مکرم ملک لال خان صاحب (امیر جماعت کینیڈا)، مکرم ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب (نائب امیر کینیڈا) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ گلوبل افیئر ڈیپارٹمنٹ کے نمائندہ اور اس کے علاوہ برٹش ایئرویز کی چیف ایگزیکٹو نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا ایئرپورٹ سیکیورٹی پولیس کے افراد بھی اس موقع پر ڈیوٹی پر موجود تھے جو پھر ایئرپورٹ سے باہر جانے تک حضور انور کے ساتھ رہے۔

امیگریشن کی کارروائی کے لئے ایک سپیشل انتظام کیا گیا تھا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ ایئرپورٹ سے باہر ٹورانٹو پولیس کا دس موٹر سائیکلز پر مشتمل ایک پورا سکواڈ کھڑا تھا۔

چار بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے روانہ ہوئے۔ پولیس کے یہ دس موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے۔ دو سے تین موٹر سائیکل آگے تھے اور باقی مختلف فاصلوں پر دائیں بائیں چلتے ہوئے ساتھ ساتھ راستہ کلیئر کر رہے تھے۔

ایئرپورٹ سے جماعت کے مرکز بیت الاسلام اور Peace Village کا فاصلہ تقریباً 26 کلومیٹر ہے۔ جب قافلہ یارک (York) ریجن میں پہنچا (جہاں پیس ولیج واقع ہے) یہاں کی لوکل پولیس نے ٹریفک سگنلز کو کنٹرول کر کے راستہ کلیئر کیا ہوا تھا۔ یہ پولیس والے بھی قافلہ میں شامل ہو گئے اور حضور انور کی رہائش گاہ تک قافلہ کے ساتھ رہے۔

پیس ولیج میں ورودِ مسعود

بیت الاسلام، ایوان طاہر (جامعہ احمدیہ) اور اس کے اردگرد ملحقہ آبادی دارالامن (Peace Village) کو اس بستی میں آباد، اس کے مکینوں نے بہت خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا۔اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے احباب و خواتین اور بچے دوپہر سے ہی Peace Village کی مختلف سڑکوں اور راستوں پر جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے وقت ان کی تعداد آٹھ ہزار سے بڑھ چکی تھی۔

ٹورانٹو کے علاوہ مسی ساگا، ویسٹن نارتھ، ویسٹن ساؤتھ، نارتھ یارک، ہملٹن، سسکاچوان، البرٹا، نوسکوشیا، میٹی ٹوبا اور برٹش کولمبیا کے علاقوں اور صوبوں سے بھی احباب جماعت اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔بعض لوگ بڑے طویل اور لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔ برٹش کولمبیا سے آنے والے احباب ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔

والہانہ استقبال

حضور انور کا استقبال کرنے والوں میں مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کرنے کے لئے آنے والے مہمان بھی شامل تھے۔امریکہ، برطانیہ، جمیکا، بلیز، ایکواڈور، پیراگوئے، بولیویا، ناروے، سویڈن سے احباب جماعت یہاں پہنچے تھے۔ یہ سب احباب اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔مرد و خواتین اور بچوں بوڑھوں کا ایک نہ ختم ہونے والا ہجوم تھا۔ جو اپنے محبوب آقا کے پُرنور چہرہ پر ایک نظر ڈالنے کے لئے بیتاب تھا۔

قبل ازیں سال 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹورانٹو تشریف لائے تھے۔ اب قریباً چار سال بعد حضور انور کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے تھے۔ بہت سے خاندان اور فیملیز ایسی تھیں جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو براہ راست اپنے انتہائی قریب سے دیکھنا تھا ان کا تو ایک ایک لمحہ بے چینی سے گزر رہا تھا۔

پانچ بجکر تیس منٹ پر پولیس کے Escort میں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی Jane Street سے احمدیہ ایونیو میں داخل ہوئی تو حضور انور کی کار پر نظر پڑتے ہی ساری فضا السلام علیکم حضور اھلاً وسھلاً ومرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ سڑک کے ایک طرف مرد حضرات اور دوسری طرف خواتین تھیں جو مسلسل اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔اس قدر ہجوم تھا کہ پاؤں رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ حضور انور اپنا ہاتھ ہلا کر ان کے سلام اور نعروں کا جواب دے رہے تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پہنچے اور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو بڑا ایمان افروز اور روح پرور منظر دیکھنے میں آیا۔حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی جہاں غیر معمولی جوش کے ساتھ خلافت احمدیہ زندہ باد، خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعرے لگائے گئے وہاں مرد کیا اور خواتین کیا، نوجوانوں، بوڑھوں سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ جو لوگ اپنی زندگیوں میں پہلی بار اپنے آقا کو اپنے سامنے دیکھ رہے تھے ان کے لئے اپنے جذبات پر قابو رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ بہتے ہوئے آنسوؤں کو روکنا ان کے بس میں نہ تھا۔

حضور انور کی رہائش گاہ سے باہر ایک طرف نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران، ریجنل امراء کرام، لوکل امراء اور مربیان کرام کھڑے تھے۔ان سب نے اپنے آقا کا استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

اس موقع پر کینیڈا حکومت کی طرف سے وفاقی ممبر آف پارلیمنٹ Deb Schulte، صوبائی ممبر آف پارلیمنٹ اور منسٹر آف ٹرانسپورٹیشن Steven Del Duca صاحب حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

اس کے علاوہ سٹی آف وان (Vaughan) کے میئر Maurizio Bevilacqua صاحب اور پیس ولیج کے علاقے کی کونسلر Marilyn Lafrate صاحبہ بھی موجود تھیں۔ان سبھی نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

میڈیا کی ہیلی کاپٹرز کے ذریعہ کوریج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل ہی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا ٹورانٹو سٹار، گلوبل نیوز، سی پی 24(CP24)، اور سی ٹی وی (CTV) کے رپورٹر اور نمائندے موجود تھے اور اپنے ہیلی کاپٹرز کے ذریعہ پیس ویلج سے براہ راست حضور انور کے استقبال کے نظارہ کی کوریج دے رہے تھے۔ میڈیا کے دو ہیلی کاپٹرز پیس ویلج کی فضا میں مسلسل چالیس منٹ موجود رہے اور استقبال کے نظارہ کی کوریج دیتے رہے۔

پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر آئے۔ اس وقت تک بھی الیکٹرانک میڈیا اپنی کوریج دے رہا تھا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الاسلام تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

احمدیہ دارالامن (Ahmadiyya Peace Village) کے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے ہیں۔ تمام گھروں پر چراغاں کا منظر عجیب خوشی کی کیفیت پیدا کر رہا ہے۔

بیت الاسلام، مرکزی مشن ہاؤس، ایوان طاہر، جامعہ احمدیہ اور ساری بستی ہی رنگ برنگی روشنیوں سے سجی ہوئی ہے۔ بڑا ہی دلفریب اور دل لبھانے والا منظر ہے۔

اس امن کی بستی میں اور بیت الذکر کے اردگرد کے علاقہ میں ایک ہزار سے زائد احمدی خاندان آباد ہیں۔ اس کی سڑکوں اور گلیوں کے نام خلفائے احمدیت اور جماعت کے بزرگان کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً احمدیہ ایونیو، ناصر سٹریٹ، طاہر سٹریٹ، بشیر سٹریٹ، محمود کریسنٹ، نورالدین کورٹ، ظفر اللہ خان کریسنٹ، عبدالسلام سٹریٹ وغیرہ۔

نہایت ہی خوبصورت اور اپنی تعمیر میں منفرد حیثیت کی حامل وسیع وعریض بیت الاسلام اور اس کے اردگرد احمدیہ آبادی کو دیکھ کر قادیان اور ربوہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

قریباً پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ایوان طاہر تشریف لے گئے جو ان دنوں خواتین کے لئے نمازوں کی ادائیگی اور ان کے دیگر پروگراموں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الاسلام تشریف لے آئے۔ ایوان طاہر سے بیت کی طرف آتے ہوئے راستہ میں دونوں طرف احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں بچیوں کا ایک ہجوم تھا۔ ہر طرف سے حضور! حضور! السلام علیکم کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ ایک شور برپا تھا۔ ہر کوئی حضور انور کے دیدار سے اور ان مبارک لمحات سے فیضیاب ہو رہا تھا۔ ان لوگوں کے لئے یہ خوشی ومسرت کے لمحات تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے بیت میں تشریف لے آئے اور کچھ دیر کے لئے رونق افروز ہوئے۔

حضور انور نے احباب سے دریافت فرمایا کہ کیا بیت میں آخر تک آواز پہنچانے کا سسٹم ٹھیک ہے۔ نماز ظہر وعصر کے وقت آخر تک آواز ٹھیک جا رہی تھی؟ اس پر بعض احباب نے بتایا کہ وہ آخر پر بیٹھے تھے اور آواز صاف جا رہی تھی۔ اسی طرح باہر لگی ہوئی مارکی میں بھی آواز بالکل صحیح جا رہی تھی۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے بعض طلباء سامنے بیٹھے ہوئے تھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی اور دریافت فرمایا کہ آپ کو عربی زبان کون پڑھاتا ہے۔ اس پر طلباء نے بتایا کہ ہمارے استاد سیریا سے ہیں۔ محترم معتاض القزق صاحب پڑھاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: اپنے استاد سے عربی میں بات چیت کیا کرو۔ اچھی طرح عربی سیکھو۔

دو طلباء کے چہرہ کو دیکھ کر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا تم دونوں ممہدہ میں ہو۔ اس پر دونوں نے عرض کیا کہ ہم ممہدہ میں ہیں۔

ایک طالبعلم نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ درجہ اولیٰ میں ہے اور 19 سال عمر ہے۔ اس کی پیدائش سیدوالا ضلع شیخوپورہ پاکستان کی ہے۔

بعدازاں مربی سلسلہ عبدالرشید انور صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ تو اب جامعہ میں پڑھاتے ہیں۔ آپ کی جگہ مانٹریال (Montreal) میں کون ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور وہ باقاعدہ داخلہ لے کر فرنچ زبان سیکھ رہے ہیں۔ انہیں ایک سال ہو چکا ہے اور کسی حد تک انہوں نے زبان سیکھ لی ہے۔

بعدازاں فرحان اقبال مربی سلسلہ نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ وہ یہاں پیس ویلج کی جماعت میں بطور مربی سلسلہ متعین ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا یہاں خطبات جمعہ دیتے ہیں۔ جس پر موصوف نے عرض کیا کہ امیر صاحب کینیڈا جب یہاں موجود نہ ہوں تو پھر میں خطبہ جمعہ دیتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب سے دریافت فرمایا کہ وہ لوگ ہاتھ کھڑا کریں جو گزشتہ تین سال کے دوران کینیڈا آئے ہیں۔ اس پر ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا: کافی لوگ آئے ہیں۔

ایک دوست نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ وہ کراچی سے آئے ہیں۔ چار بچے ہیں۔ چار سال قبل بیوی آئی تھی تو ہم اب آئے ہیں۔

کراچی سے آنے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں شاہ میر وڑائچ کا بھائی ہوں جسے گزشتہ سال کراچی میں ایک قاتلانہ حملہ میں گولی لگی تھی۔ وہ صحتیاب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسے زندگی عطا فرمائی۔ ہماری ساری فیملی یہاں کینیڈا آ گئی ہے۔ وہاں کراچی میں، میں نے یونیورسٹی میں ڈگری لی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہاں داخلہ لینے کی کوشش کرو اور پڑھائی کرو۔ آپ نے مزید تعلیم حاصل کرنی ہے۔

حضور انور نے یہاں پاکستان سے آنے والے نوجوانوں کو اور طلباء کو نصیحت فرمائی کہ آپ یہاں پڑھائی کریں۔ داخلے لیں اور تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ وہ پہلے دبئی میں تھا۔ وہاں سے ایک سال قبل کینیڈا آیا ہے اور یہاں Medical Informatics میں ڈگری کر رہا ہے۔ اپنا ماسٹر کر رہا ہے۔

ایک صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ وہ ساہیوال کے ہیں۔ پہلے وہ اپنی اہلیہ بیٹی داماد اور ان کے بچوں کے ساتھ ملائشیا آئے اور پھر وہاں سے اسائلم کے پراسز کے بعد کینیڈا آئے ہیں۔ موصوف نے عرض کیا کہ بیوی بیمار ہے۔ دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

سیریا سے آنے والے ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ وہ پہلے سیریا سے ہجرت کر کے ترکی آئے اور پھر وہاں سے کینیڈا آئے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے انتظام کے تحت آئے یہاں جماعت نے بہت زیادہ خیال رکھا ہے اس وقت ہم مسی ساگا (Mississauga) میں مقیم ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ وہاں مسی ساگا میں پچاس کے قریب سیرین فیملیز مقیم ہیں۔ موصوف نے بار بار حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت نے ہر لحاظ سے ہمارا بہت خیال رکھا ہے اور اب تک ہمیں سنبھالا ہوا ہے اور ہمارا خیال رکھ رہے ہیں۔

ایک بچے نے عرض کیا کہ میری والدہ کی کمر میں تکلیف ہے وہ جھک نہیں سکتیں۔ میری والدہ ہم بچوں کے لئے کھانا وغیرہ تیار کرتی ہیں لیکن انہیں کافی تکلیف ہے اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

بچے نے عرض کیا کہ وہ واقف نو ہے اور وہ چار بہن بھائی ہیں۔ حضور انور نے بچے سے پوچھا کہ تم وقف نو ہو تو بڑے ہو کر کیا بننا ہے۔ اس پر بچے نے بتایا کہ سپورٹس! اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم وہ بنو جس کا جماعت کو فائدہ بھی ہو۔ کھیلنے والے تو بہت ہیں ہمیں کام کرنے والے چاہئیں۔

بعدازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے آئے۔

میڈیا میں کوریج

کینیڈا کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیڈا میں آمد کا ذکر کیا ہے اور اپنی خبروں اور آرٹیکلز میں کوریج دی ہے۔

☆روزنامہ اخبار ٹورانٹو سٹار (Toronto Star) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 3 لاکھ 57 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 3 ر اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

احمدیوں کے امام کی سوموار کو آمد

دنیا بھر میں ...... کی سب سے بڑی متحد جماعت کے امام کا امن کا پیغام۔ وزیراعظم جسٹن ٹروڈو کی ملاقات کے ساتھ ساتھ، خلیفہ مغربی کینیڈا کا دورہ بھی فرمائیں گے۔ نیز، سوموار کے دن ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب خلیفہ کا احمدیہ ایونیو پر استقبال کریں گے۔

اسی اخبار نے حضور انور کی آمد کے بعد مندرجہ ذیل خبر شائع کی۔ اس میں بتایا گیا کہ بہت سے احمدی احباب نے پہلی مرتبہ اپنے امام کو دیکھ کر خاص جذبات کا اظہار کیا۔ پیس ویلج میں بہت سارے مکانات کو خاص شوق سے سجایا گیا۔ نیز بہت سارے بچے خلیفہ کے استقبال کے موقعہ پر نغمے پڑھ رہے تھے۔ ایک احمدی خاتون نے بتایا کہ احمدیوں کو دنیا کے مختلف علاقوں میں مذہب کے نام پر تکلیف دی جاتی ہے۔ لیکن، کینیڈا جیسے ملک میں ایسا نہیں ہے۔

☆روزنامہ اخبار میٹرو نیوز (Metro News) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد ایک لاکھ 90 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 3 ر اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

احمدی نوجوان پُرامید ہیں کہ خلیفہ کا دورہ دہشت گردی کی روک میں ممد ثابت ہوگا۔

خلیفہ کا دورہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے 50 سالہ جشن کے موقعہ پر ہوگا۔ احمدی نوجوان مختلف تحریکوں کے تحت اپنے علاقوں میں خدمت خلق انجام دیتے رہے ہیں۔ ان میں فوڈ ڈرائیوز اور

وقارعمل شامل ہیں۔ نیز احمدی نوجوانوں نے مختلف تحریکات، جیسا کہ Meet a ..... Family اور Friend ...... Fast With A کے ذریعہ اپنے علاقوں میں امن وسلامتی قائم کی ہے۔

☆ٹی وی چینل سی پی24(CP24) جس کے سننے والے سامعین کی تعداد 4 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3/اکتوبر 2016ء کی خبروں میں بتایا:

روحانی امام کے استقبال کے لئے...... اکٹھے ہوئے۔

ایک ماہ کے لئے خلیفہ ٹورانٹو تشریف لائے ہیں۔ دنیا میں خلیفہ کے ایک کروڑ پیروکار ہیں۔ نیز دین میں خلیفہ کا مقام بمثل پوپ ہے۔ مومنوں کے رہنما امن اور سلامتی کے پیغام کا پرچار دنیا بھر میں کرتے ہیں۔ خلیفہ اپنا ایک ماہ کے دورہ کا جلسہ سالانہ کے تین دن کے ساتھ ابتداء کر رہے ہیں۔ جلسہ کے اس موقعہ پر 25 ہزار شاملین کی امید کی جاتی ہے۔

☆ویب سائٹ آن لائن سی بی سی نیوز (CBC News Online) اس ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 10 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3/اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

احمدیہ امام کی آمد پر ہزاروں احمدی احباب جمع

سوموار کے روز ہزاروں احمدی احباب میپل کی ایک بیت میں جمع ہوئے۔ اس جماعت کے مشرقی کینیڈا سے لے کر مغربی کینیڈا تک 80 جماعتیں قائم ہیں۔ نیز بتایا گیا کہ آج دین کو بہت غلط انداز میں دکھایا جارہا ہے، جبکہ دین کا دہشت گردی اور بے جا قتال سے کوئی تعلق نہیں۔ اس ضمن میں جماعت کے احباب حضور کو مرزا غلام احمد کے پانچویں خلیفہ اور ...... مانتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے مختلف علاقوں میں دین کا سچا اور امن پسند پیغام پہنچایا ہے۔

☆ٹی وی چینل گلوبل نیوز (Global News) جس کے ناظرین کی تعداد 5 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3/اکتوبر 2016ء کی خبروں میں بتایا:

احمدی احباب اپنے اجتماعات پر نعرے لگاتے ہیں۔ ان میں مختلف نعرے ہوتے ہیں۔ جن میں اللہ کی شان اور خلیفہ کی سلامتی کی دعا ہوتی ہے۔ کئی ماہ سے خلیفہ کی آمد کی تیاری ہو رہی تھی، گھروں کی سجاوٹ سے لے کر سیکیورٹی کے انتظامات تک۔ جماعت احمدیہ کے احباب دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ احباب کے نمائندہ نے فن لینڈ، سویڈن، اور جمیکا کے احمدیوں سے ملاقات کی۔ نیز ایک بچہ نے بتایا کہ ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں تا کہ اپنے خلیفہ کو بتائیں کہ ہم ان سے کس حد تک محبت رکھتے ہیں۔

☆روزنامہ اخبار دی انڈو کینیڈین وائس (The Indo-Canadian Voice) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 3/اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

جماعت احمدیہ کینیڈا کی خلیفہ کے استقبال کی تیاریاں

3/اکتوبر 2016ء کو خلیفہ کا بیت الاسلام میں استقبال کیا جائے گا۔ جہاں ہزاروں مرد، عورتیں اور بچے خلیفہ کے استقبال کے لئے موجود ہوں گے۔ خلیفہ کے دورے کا آغاز 3 روزہ جلسہ سالانہ سے ہوگا جس میں 25 ہزار شاملین متوقع ہیں۔

خلیفہ دنیا بھر کے شہرت یافتہ مقامات پر خطاب فرما چکے ہیں جن میں کیپٹل ہل (Capitol Hill) یوکے ہاؤس آف کامنز (UK House of Commons)، یورپین پارلیمنٹ (European Parliament) شامل ہیں۔ ان خطابات میں خلیفہ نے دنیا بھر میں امن و امان قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

☆ٹی وی چینل سی ٹی وی ٹورانٹو (CTV Toronto) جس کے سننے والے سامعین کی تعداد 2 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3/اکتوبر 2016ء کی خبروں میں بتایا:

خلیفہ 4 سال کے بعد کینیڈا کا دورہ کر رہے ہیں۔ اس دفعہ خاص طور پر 50 سالہ جشن تشکر پر تشریف لائے ہیں۔ ایک احمدی نوجوان نے بتایا کہ دین کے دیگر (-) کے پاس کوئی امام نہیں ہے۔ جو لوگوں کو صحیح راستہ دکھائے مگر ان کے پاس یہ امام ہے۔ بہت سارے احمدیوں نے اپنے گھروں کو سجایا ہے۔

❁❁❁❁❁

مشہور شہر

کینبرا (Canberra) آسٹریلیا کا دارالحکومت

یہ شہر سطح بحر سے 1875 فٹ کی بلندی پر نیوساؤتھ ویلز کے جنوب مشرق کونے میں وفاقی دارالحکومت کی حدود میں واقع ہے۔ اس کی آبادی چار لاکھ نفوس کے لگ بھگ ہے۔

مولونگو (Molongo) دریا پر واقع ہونے کی وجہ سے اس کی آب وہوا معتدل ہے۔ وفاقی صدر مقام کا رقبہ 939 مربع میل ہے۔ اس میں جروس بے اور کینبرا کی بندرگاہیں شامل ہیں۔ اس کا نقشہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے بعد بنایا گیا تھا۔ 1823ء میں یہاں عوامی زندگی کا آغاز ہوا۔ 1900ء تک یہ علاقہ زرعی پیداوار کے لئے اور گردونواح کے علاقوں کے لیے زرعی اجناس کی خریداری اور فروخت کے لئے شہرت رکھتا تھا۔

1901 تا 1909ء آسٹریلوی پارلیمنٹ میں ملک کے دارالحکومت کے انتخاب کے لیے بحث و مباحثہ ہوتا رہا اور بالآخر اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد کینبرا ہی کو ملک کا دارالحکومت بنانے کا حتمی فیصلہ کیا گیا۔ 1913ء میں یہاں باقاعدہ طور پر تعمیراتی کام کا آغاز ہوا۔ آسٹریلوی حکومت نے شہر کا نقشہ تیار کرنے کے لئے بین الاقوامی ماہرین تعمیرات کا مقابلہ منعقد کیا جنہوں نے متعدد نقشہ جات تیار کر کے دیے تاہم شکاگو کے ماہر تعمیرات والٹر برنے گریفن کا تیار کردہ نقشہ منظور کر لیا گیا۔ گریفن کے نقشہ میں گورنمنٹ زون کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی۔ یہ زون کیپٹل ہلز کے گرد گھومتا تھا۔ رہائشی علاقہ مولونگو دریا کے دونوں جانب دکھایا گیا تھا۔ 1913ء میں شہر کی سڑکوں، باغات، ریلوے لائن اور عمارتوں کی تعمیر کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا جو کہ ایک عرصہ تک جاری رہا۔

جھیل گریفن شہر کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے جو ایک دوسرے سے دو پلوں کے ذریعے باہم مربوط ہیں۔ شہر کا تجارتی اور صنعتی علاقہ اس جھیل کے شمال میں واقع ہے۔ اس علاقے میں ہر وقت تاجروں اور خریداروں کا ہجوم رہتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ ایک بڑے مالیاتی مرکز کی حیثیت بھی اختیار کر گیا ہے۔

9 مئی 1927ء کو شاہ جارج ششم نے کینبرا کی پارلیمنٹ کا افتتاح کیا اور انہی ایام میں آسٹریلیا کا صدر مقام ملبورن سے کینبرا منتقل کیا گیا۔

شہر کو ماحول کی آلودگی سے پاک کرنے کے لئے لاکھوں پودے لگائے گئے اس بناء پر شہر کی آب وہوا میں بھی آلودگی کم ہوگئی۔ اس کے علاوہ ایک وسیع وعریض رقبہ پر پارک اور باغات بھی لگوائے گئے۔

قابل دید مقامات:

یہاں جدید طرز کی بنی ہوئی متعدد خوبصورت عمارات موجود ہیں جن میں گورنر جنرل ہاؤس، پارلیمنٹ کی عمارت، قومی لائبریری، جنگی یادگار رائل ملٹری کالج، دولت مشترکہ رصدگاہ، صحت اور طبی تحقیقات کی کونسل کی عمارت، آسٹریلوی اور امریکی یادگار (بلندی 258 فٹ) اکیڈمی آف سائنسز اور یونیورسٹی کی عمارت قابل ذکر ہیں۔

تعلیمی ترقی:

تعلیمی ترقی کے لحاظ سے بھی اس شہر نے خاصی ترقی کی ہے۔ اس کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں دو یونیورسٹیاں شامل ہیں۔ جن کا قیام علی الترتیب 1946ء اور 1989ء میں عمل میں آیا۔ یہاں دیگر تعلیمی ادارے بھی ہیں جو بین الاقوامی معیار کے مطابق تعلیم دیتے ہیں۔

پارلیمنٹ کی نئی عمارت:

پارلیمنٹ کی عمارت کی تعمیر 1927ء میں عمل میں آئی تھی۔ 1988ء میں ملکہ برطانیہ ایلز بتھ دوم نے نئے پارلیمنٹ ہاؤس کا افتتاح کیا۔

مواصلاتی نظام:

شہر میں ریلوے اور بسوں کا نظام کامیابی سے جاری ہے۔ اس کے ہوائی اڈے سے آپ دنیا بھر میں کہیں بھی جا سکتے ہیں۔ یہ جدید سہولتوں سے مزین اور بین الاقوامی معیار کے مطابق بنایا گیا ہے۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

❁❁❁❁❁

2

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

چیئرمین پبلشرز کارپوریشن کی ملاقات، ٹی وی انٹرویو، فیملی ملاقاتیں اور جماعت کینیڈا کی مختصر تاریخ

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

4/ اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ بعدازاں پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

فیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں 30 فیملیز کے 140 افراد کو اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آج ملاقات کرنے والوں میں 27 فیملیز وہ تھیں جو گزشتہ تین چار سالوں میں پاکستان سے یہاں پہنچی تھیں اور اپنی زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کے دیدار اور قرب سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ ان میں شہداء لاہور کی پانچ فیملیز بھی شامل تھیں۔ اپنے ہی ملک میں اپنے ہم وطنوں کے ظلم و ستم سے ستائے ہوئے یہ لوگ اور ان کے بچے بچیاں اپنے گھر بار اور عزیز و اقارب کو چھوڑ چھاڑ کر، دکھوں اور غموں کو اپنے سینوں میں سموئے ہوئے اور اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے، ہجرت کرکے امن کے اس دیس میں آبسے تھے۔

آج یہ سب لوگ کتنے ہی خوش نصیب تھے کہ انہوں نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں۔ اپنے آقا سے باتیں کیں۔ ان کے دکھ اور غم کافور ہوئے اور دل تسکین سے بھر گئے اور ہر ایک نے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔

اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے مبارک فرمائے۔

اسی طرح آج ملاقات کرنے والوں میں سیریا کے انتہائی نامساعد حالات اور مظالم سے تنگ آکر ہجرت کرنے والی تین سیرین فیملیز بھی شامل تھیں۔ یہ لوگ بھی اپنے پیارے آقا سے پہلی بار مل رہے تھے۔ پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے ان لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ ایک صاحب کہنے لگے کہ ہم نے آج تک خلیفۃ المسیح کو TV پر ہی دیکھا ہے آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنے سامنے اتنا قریب سے دیکھا ہے۔ یہ چند لمحات ہمارے لئے ناقابل بیان ہیں۔

ملاقات کرنے والی ان تمام فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کینیڈا میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ

اگرچہ کینیڈا میں جماعت کے باقاعدہ قیام پر پچاس سال گزرے ہیں۔ تاہم کینیڈا میں حضرت اقدس مسیح موعود کا پیغام حضرت مسیح موعود کی زندگی میں پہنچا۔

4 جولائی 1903ء کو کینیڈا کے اخبار The Globe Canada میں The Messiah has Come کے عنوان سے خبر شائع ہوئی۔

پھر پانچ سال بعد 28/اگست 1908ء کو یہی خبر کینیڈا کے ایک دوسرے اخبار Bobcaygeon Independent اونٹاریو نے شائع کی۔

کینیڈا میں آکر مستقل رہائش رکھنے والے سب سے پہلے احمدی مکرم شیخ کرم دین صاحب تھے۔ آپ 12/اگست 1899ء کو ہندوستان میں پیدا ہوئے اور آپ کے اپنے بیان کے مطابق 1919ء میں کینیڈا آئے اور صوبہ نواسکوشیا میں آباد ہوئے۔ آپ نے Westville نواسکوشیا میں 8 مارچ 1998ء کو وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔

کینیڈا میں سب سے پہلی بیعت 1927ء میں ہوئی جب ایک کینیڈین عیسائی جوڑے Mr. & Mrs. A.C. Reidpath نے احمدیت قبول کرکے دین حق میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔ یہ فیملی صوبہ برٹش کولمبیا کی رہنے والی تھی۔ ٹورانٹو کے ایک ہفت روزہ اخبار The Star نے جماعت احمدیہ کی دعوت الی اللہ کی مساعی کا ذکر کیا جس میں اس جوڑے کی تصویر بھی شائع ہوئی۔

ایک کینیڈین عیسائی فوجی نوجوان جن کا نام Keith Gordon Christie تھا اور شہر Andershot نواسکوشیا کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ستمبر 1955ء میں بیعت کرکے احمدیت کو قبول کیا۔ ان کا دینی نام ناصر احمد تجویز ہوا۔ اس طرح کینیڈا کی سرزمین پر یہ تیسرے فرد کی بیعت تھی۔

1961ء میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ نے کینیڈا کا دورہ کیا تاکہ یہاں پر موجود احمدی احباب سے ملاقات کرکے جماعت کی باقاعدہ تنظیم قائم کی جائے اور جماعت کے قیام کا جائزہ لیا جائے۔

1963ء میں سب سے پہلے شہر مانٹریال میں جماعت قائم ہوئی اور ڈاکٹر عبدالمومن خلیفہ صاحب صدر منتخب ہوئے۔

1966ء میں ٹورانٹو (Toronto) میں جماعت کا قیام عمل میں آیا اور میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت منتخب ہوئے۔

یہی وہ سال ہے جب کینیڈا کی سرزمین پر جماعت کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اور جماعت 5 دسمبر 1966ء کو Ahmadiyya Movement in (-) (Ontario) Incorporated کے نام سے حکومت کے کاغذات میں رجسٹرڈ ہوئی اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے سب سے پہلے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم سید طاہر احمد بخاری صاحب مقرر ہوئے۔

1977ء کو سید منصور احمد بشیر صاحب پہلے مربی کی حیثیت سے کینیڈا میں آئے۔

اسی سال پہلا کینیڈین مشن ٹورانٹو میں ایک اپارٹمنٹ میں قائم کیا گیا اور جماعت کے باقاعدہ اجلاسات شروع ہوئے۔

جماعت کینیڈا کا پہلا جلسہ سالانہ 25,24 دسمبر 1977ء کو سکاربرو میں ڈیوڈ اینڈ میری تھامسن کالجیئیٹ انسٹیٹیوٹ میں منعقد ہوا۔

خلفاء احمدیت کے دورہ جات

کینیڈا کی سرزمین بڑی خوش قسمت ہے کہ یہاں تین خلفاء احمدیت کے مبارک قدم پڑے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 8 تا 11/اگست 1976ء کو کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا۔ کسی بھی خلیفۃ المسیح کا یہ کینیڈا کا پہلا دورہ تھا۔

پھر 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 4 تا 11 ستمبر کینیڈا کا دوسرا دورہ فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 18 ستمبر تا 6/اکتوبر 1986ء کو کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا۔ اسی دورہ میں حضور نے 20 ستمبر کو بیت الذکر ٹورانٹو کا سنگ بنیاد رکھا۔

اس پہلے دورہ کے بعد حضور نے درج ذیل سالوں میں کینیڈا کے دورہ جات فرمائے۔

30,29 ستمبر 1987ء کو حضور دو دن کے لئے کینیڈا تشریف لائے اور پھر یہاں سے امریکہ تشریف لے گئے اور امریکہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد دوبارہ 6 نومبر تا 7 نومبر کینیڈا کی مغربی جماعتوں کا دورہ فرمایا۔

1989ء میں حضور نے جون کے مہینہ میں دورہ فرمایا۔ 14 جون کو کینیڈا تشریف لائے۔

1991ء میں حضور نے 30 جون تا 9 جولائی کینیڈا کا چوتھا دورہ فرمایا۔

1992ء میں حضور نے 14/اکتوبر تا 23/اکتوبر کو کینیڈا کا دورہ فرمایا۔

اسی دورہ کے دوران 17/اکتوبر کو حضور نے بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔

1994ء میں حضور نے 23 جون تا 6 جولائی کینیڈا کا چھٹا دورہ فرمایا۔

1996ء میں حضور نے 18 جون تا 4 جولائی کینیڈا کا ساتواں دورہ فرمایا۔

1997ء میں حضور نے 23 جون تا 4 جولائی ٹورانٹو (کینیڈا) کا دورہ فرمایا۔ یہ حضور انور کا کینیڈا کا آٹھواں دورہ تھا۔

پھر اسی سال حضور نے کینیڈا کے مغربی علاقہ وینکوور کا 18 ستمبر تا 3/اکتوبر تک دورہ فرمایا۔ یہ حضور کا کینیڈا کا آخری سفر تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 21 جون تا 5 جولائی 2004ء کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا۔

پھر سال 2005ء میں 4 جون تا 6 جولائی حضور

انورایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کا دوسرا دورہ فرمایا۔

اس دورہ کے دوران حضور انور نے 11 جون 2005ء کو بیت الرحمٰن وینکوور کا سنگ بنیاد رکھا اور پھر 18 جون کو بیت النور کیلگری کا سنگ بنیاد رکھا۔ 29 جون 2005ء کو حضور انور نے بیت المہدی ڈرہم کا افتتاح فرمایا۔ نیز اسی دورہ میں 2 جولائی کو حضور انور نے بیت الذکر بریمپٹن کا سنگ بنیاد رکھا۔

سال 2008ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کا تیسرا دورہ فرمایا۔ یہ دورہ 24 جون تا 6 جولائی کے عرصہ پر مشتمل تھا اسی دورہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 4 جولائی 2008ء کو بیت النور کیلگری کا افتتاح فرمایا۔

سال 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد 3 تا 17 جولائی کینیڈا کا دورہ فرمایا اس دورہ کے دوران حضور انور نے 11 جولائی کو ایوان طاہر کا افتتاح فرمایا۔

سال 2013ء میں حضور انور نے کینیڈا کی مغربی جماعتوں وینکوور اور کیلگری کا 14 مئی تا 27 مئی دورہ فرمایا۔ یہ حضور انور کا کینیڈا کا پانچواں دورہ تھا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور نے 17 مئی کو بیت الرحمٰن وینکوور کا افتتاح فرمایا۔

اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور تائید الٰہی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ کینیڈا کا چھٹا دورہ ہے۔

کینیڈا میں جماعت کے ابتدائی حالات

سال 1966ء میں جب یہاں جماعت رجسٹرڈ ہوئی اور چند خاندانوں پر مشتمل جماعت کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اس وقت جماعت کی کیا حالت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر کینیڈا لکھتے ہیں:۔

شروع شروع میں ہم جماعت احمدیہ کے ماہانہ اجلاس کے لئے ٹورانٹو میں ینگ سٹریٹ Yonge Street پر واقع YMCA کی عمارت میں ایک کمرہ کرایہ پر لیا کرتے تھے جس کا کرایہ بارہ ڈالر ہوا کرتا تھا۔ اسی کمرہ میں خواتین کے لئے پردہ ڈال دیا جاتا تھا اور احمدی خواتین ہمارے ساتھ اجلاس میں شریک ہوا کرتی تھیں۔

بعدازاں خواتین نے اپنے اجلاس کے لئے علیحدہ کمرے کی درخواست کی جس کا مزید کرایہ چھ ڈالر ادا کرنا پڑتا تھا۔ اس علیحدہ کمرے اور مزید چھ ڈالر کی ادائیگی کے لئے جماعت کے اراکین کا اجلاس ہوا۔ طویل صلاح مشورے کے بعد خواتین کے حق میں فیصلہ ہوا۔ اس طرح وہ اپنے علیحدہ اجلاس منعقد کرنے لگیں اور یہ سلسلہ 1967ء سے 1973ء تک جاری رہا۔

1973ء تک جماعت کینیڈا کی یہ حالت تھی کہ جماعت کے پاس کوئی اپنا سنٹر نہیں تھا۔ یہی کیفیت 1980ء تک رہی۔ جماعت کینیڈا کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی رہی اور 1980ء میں جماعت نے ٹورانٹو میں Jane Street پر ایک مکان بطور مشن ہاؤس خریدا جو کہ مربی کی رہائش گاہ بھی تھی اور جماعتی سنٹر بھی تھا۔ اسی مکان میں جماعتی تقریبات بھی ہوتی تھیں۔

خلفاء احمدیت کے مبارک قدم پڑنے کے نتیجہ میں اس سرزمین کی قسمت ہی بدل گئی اور ایسا عظیم الشان انقلاب برپا ہوا جس کا اس زمانہ میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔

وہی کینیڈا جہاں جماعتی ضروریات کے لئے چند ڈالرز کرایہ پر ایک کمرہ حاصل کرنا مشکل تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سارے کینیڈا میں مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی، شمال میں بھی اور جنوب میں بھی قریہ قریہ، بستی بستی جماعت کی 24 بیوت الذکر اور 31 مشن ہاؤسز موجود ہیں اور 95 سے زائد بڑی مستحکم اور مضبوط اور فعال جماعتیں اور حلقہ جات قائم ہیں اور جماعت کی تعداد 29 ہزار کے لگ بھگ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی مالی وسعت اس قدر زیادہ ہے کہ آغاز کے زمانہ کے چند ڈالروں سے کروڑوں کی بھی نسبت نہیں رہی۔ صرف چند بیوت الذکر ہی لے لیں۔ بیت الذکر ٹورانٹو کی تعمیر پر 6.3 ملین ڈالرز سے زائد خرچ ہوئے۔ بیت الرحمٰن وینکوور کی تعمیر پر 10.4 ملین ڈالرز سے زائد خرچ آیا۔

بیت النور کیلگری کی تعمیر پر 17.5 ملین ڈالرز خرچ ہوئے اور پھر ٹورانٹو میں ایوان طاہر کی تعمیر پر 9.9 ملین ڈالرز کے اخراجات آئے۔ صرف ان چار تعمیرات سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خلفائے احمدیت کے اس سرزمین پر پڑنے والے مبارک قدموں اور متضرعانہ دعاؤں اور رہنمائی کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کینیڈا کس طرح اور کس شان سے ترقیات کے نئے ادوار میں داخل ہوئی اور چھلانگیں مارتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا یہ دورہ بھی گزشتہ دوروں کی طرح انتہائی غیرمعمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دور تاریخ کا ایک انقلاب آفریں دور ہے۔ جس میں آنحضرت ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ ایک منزل سے دوسری منزل کو پھلانگتے ہوئے آسمان کی رفعتوں کو چھو رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی اس سرزمین میں بھی جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی اور فتوحات کے لئے نئے دروازے کھل رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کینیڈا کامیابیوں اور کامرانیوں کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے اور ہر آنے والے دن کا سورج نئی نوید لے کر طلوع ہوتا ہے۔

میڈیا کوریج

آج 4/اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں ویب سائٹ آن لائن سی بی سی نیوز اور ویب سائٹ آن لائن یارک ریجن نیوز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے خبریں دیں۔

☆ویب سائٹ آن لائن سی بی سی نیوز (CBC News Online) اس ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 10 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 4/اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

ٹورانٹو کے (مومن) اس سوچ میں ہیں کہ کس تبدیلی کی ضرورت ہے: پول کے مطابق کینیڈین لوگوں کا خیال ہے کہ (-) کو اس معاشرے کو اپنانا چاہئے۔

ہزاروں احمدی احباب نے اپنے روحانی امام کا استقبال کیا۔ استقبال میں شامل اکثریت امیگرینٹس تھے۔ کینیڈین احمدی ...... کا کہنا ہے کہ وہ اس بارہ میں تشویش کا شکار نہیں ہیں کہ ایک پول کے مطابق کینیڈا کی اکثریت کا یہ خیال ہے کہ امیگرینٹس کو معاشرہ کا حصہ بننے کی زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ کالم نگار نے لکھا کہ خلیفہ کا دورہ برموقع ہے کیونکہ ایک پول کے مطابق 68 فیصد کینیڈین کا خیال تھا کہ نئے آنے والوں کو معاشرے کا حصہ بننے کے لئے مزید کوشش کی ضرورت ہے۔ اس کا خیال ہے کہ عوام کے تاثر میں سختی کے باعث امریکی صدارت کے امیدوار کا ایمیگریشن کے خلاف زور دینا ہے۔

اس نے لکھا کہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ احمدی ...... خاص طور پر کینیڈین معاشرے کا حصہ بننے کی کوشش کررہے ہیں۔ احمدی خاص طور پر پاکستان اور بنگلہ دیش میں تشدد کا شکار ہیں بلکہ یوکے میں آغاز سال میں ایک سکاٹش احمدی کو ایک ...... نے قتل کیا، جس کو عدالت نے فرقہ وارانہ حملہ قرار دیا۔

☆ویب سائٹ آن لائن یارک ریجن نیوز (York Region News) اور ویب سائٹ بریمپٹن گارڈین (Brampton Guardian News) ان دونوں ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 60 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 4/اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

احمدیوں کے روحانی امام کی آمد پر ہزاروں احمدی احباب نے وان کی بیت الذکر میں استقبال کیا

ہزاروں احمدی احباب نے بیت الذکر میں اپنے روحانی امام کا استقبال کیا۔ خلیفہ جن کی رہائش لندن یوکے میں ہے 6 ہفتہ کے دورہ پر کینیڈا تشریف لائے ہیں۔ پیس ولیج کو لوگوں نے بہت خوبصورت لائٹوں سے روشن کیا ہوا تھا اور ایک جشن کا سا ماحول تھا۔

5/اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر بیت الذکر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

چیئرمین پبلشرز کارپوریشن کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ ایک مہمان Mr. John Honderich حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف پبلشرز کارپوریشن کے چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں ان کے تحت مختلف اخبارات، کتابیں اور تعلیمی مواد پر مشتمل کتب و رسائل شائع ہوتے ہیں۔ نیز سب سے بڑا اور اہم اخبار Toronto Star شائع ہوتا ہے۔

موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور انور کی کینیڈا تشریف لانے پر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ یہاں بڑے اچھے موسم میں آئے ہیں۔ یہاں آپ کی بیت الذکر بڑی خوبصورت ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: شکریہ، پھر کہا کہ آپ نے بیت الذکر اندر سے دیکھی ہے تو اس پر موصوف نے عرض کیا ابھی اندر سے نہیں دیکھی۔

موصوف نے عرض کیا کہ حضور میں اور مجھ میں ایک متفقہ بات یہ ہے کہ حضور کا تعلق غانا سے رہا ہے اور میں بھی گزشتہ دس سال میں دو مرتبہ غانا گیا ہوں۔ پریس میڈیا کے حوالہ سے میری وہاں میٹنگ تھیں میں اس وجہ سے گیا تھا اور اکرا میں رہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں قریباً آٹھ سال 1985ء تک غانا میں رہا ہوں اور غانین احمدی لوگ اب تک یہ محسوس کرتے ہیں کہ میں وہاں ان کے پاس ہوں۔ ان کا ہوں۔

موصوف نے کہا کہ حضور یہاں آئے ہیں کینیڈا کو کس طرح دیکھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کینیڈا ایک ملٹی کلچر نیشن ہے، لوگوں میں وسعت حوصلہ ہے اور رواداری ہے۔ کینیڈا کی حکومت امیگرنٹس کے معاملے میں بہت اچھی ہے اور دوسرے ممالک کی نسبت یہاں آنے والے لوگوں کو اپنے اندر جذب کرنے میں زیادہ بہتر ہے۔ یہاں کے لوگ وسیع حوصلہ کے ساتھ دوسروں کو اپنے اندر جذب کرتے ہیں۔

اس پر موصوف مہمان نے کہا کہ میری بھی یہی رائے ہے اور ہم اس معاملہ میں منفرد ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب جو یہاں سیریا سے اور عراق سے ریفیوجیز آرہے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ ان کا یہاں پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اس پر مہمان نے عرض کیا کہ پچیس سے تیس ہزار اب تک آچکے ہیں۔ جب یہاں ریفیوجیز کا پہلا گروپ آیا تھا تو وزیراعظم کینیڈا نے خود ایئرپورٹ پر جا کر ان کو خوش آمدید کہا تھا۔ اسی طرح بعض گروپس کو ریسیو کرنے

کے لئے صوبہ کے وزیر اعلیٰ اور میئر بھی ایئر پورٹ پر گئے ہیں۔ ایسا کرنے کے نتیجہ میں حکومت کے حق میں یہاں یہ تاثر پیدا ہوا ہے کہ حکومت ریفیوجیز کے کینیڈا آنے کو سپورٹ کررہی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ یہاں کئی لوگوں نے پرائیویٹ طور پر ریفیوجی فیملیز کو سپانسر کیا ہے اور وہ ان فیملیز کو سپورٹ کررہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ہم بھی کررہے ہیں۔ امیر صاحب جماعت کینیڈا نے پھر تفصیلاً بتایا کہ ہم نے بھی سو فیملیز کو سپانسر کیا ہے اور ان کے اخراجات اٹھا رہے ہیں۔ اس پر موصوف نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں پیس ولیج میں بھی بعض سیرین رہ رہے ہیں۔ یہاں ان کا انتظام کیا گیا ہے۔

مہمان نے عرض کیا کہ یہ کینیڈا کا ملک امیگرنٹس کا ہے۔ ہم سب لوگ باہر سے آئے ہیں۔ سوائے Aborigines کے جو یہاں کے اصل باشندے ہیں۔ میرا اپنا تعلق جرمنی سے ہے۔ باہر سے آکر یہاں آباد ہونے کی وجہ سے ہماری قوم میں لوگوں کا استقبال کرنا اہم ہے اور یہ بات ہماری فطرت میں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نئے آنے والوں کی صلاحیتیں استعمال کریں، ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ آپ کے ملک کے لئے اچھا ہوگا۔ نئے آنے والے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ تعلیم حاصل کریں اور ملک کی خدمت کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں کچھ ایسے گروپس ہیں جو ریفیوجیز اور امیگرنٹس کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ حکومت میں کوئی ایسی سیاسی پارٹی نہیں ہے جو ریفیوجیز یا امیگرنٹس کے خلاف ہو۔ لیکن حضور کی بات صحیح ہے کہ کچھ لوگ آواز اٹھا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: صوبائی حکومتوں میں تو ایسے لوگ نہیں ہیں جو آواز اٹھا رہے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ صوبائی حکومتوں میں بھی ایسا کوئی نہیں ہے۔ کوئی خلاف نہیں ہے۔ سب امیگرنٹس کے حق میں ہیں۔

اخبار Toronto Star کا ذکر ہوا کہ اس اخبار نے ایک آرٹیکل لکھا تھا جس میں بتایا تھا کہ (بیوت الذکر) میں......کی کتابوں میں شدت پسندی سکھائی جاتی ہے۔ ایسی کتب (بیوت الذکر) میں پڑی ہوتی ہیں۔ اس آرٹیکل کے ساتھ (بیت الذکر) کی تصویر لگادی تھی۔ مہمان نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہم سے بہت بڑی غلطی ہوگئی تھی۔ علم ہو جانے پر اخبار نے معافی مانگی تھی اور معذرت کی تھی۔ اس خبر کے بعد مجھے جماعت کے بارہ میں مزید پتہ لگا اور رابطہ قائم ہوا۔ اب ہم نے کچھ ایسے اقدامات کئے ہیں کہ دوبارہ کوئی ایسی خبر شائع نہ ہو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مجھے اس کا علم تھا میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے معذرت شائع کی۔ حضور انور نے فرمایا: یہ ایک Blessing in Disguise والی بات ہے کہ بری چیز سے ایک خیر کا پہلو نکل آیا۔ اس خبر آرٹیکل کے شائع ہونے کے بعد آپ کا جماعت سے بڑا مضبوط رابطہ اور تعلق پیدا ہوگیا اور اسی وجہ سے آج آپ یہاں آئے ہوئے ہیں۔

مہمان نے کہا حضور صحیح کہتے ہیں مجھے آج موقع ملا ہے کہ میں آپ سے ملوں۔

مہمان نے یہودی کمیونٹی کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ یہاں ٹورانٹو میں کنزرویٹو قسم کی یہودی کمیونٹی ہے۔ اپنے عقائد پر سختی سے عمل کرتے ہیں اور اسرائیل کے حوالہ سے ان کے بڑے مضبوط اور پختہ خیالات ہیں۔ جب بھی اسرائیل کے حوالہ سے بات ہوتی ہے اور کوئی معاملہ سامنے آتا ہے تو یہاں بہت زیادہ کھچاؤ ہوجاتا ہے اور (-) سے اختلاف بڑھ جاتا ہے۔ گزشتہ حکومت میں یہ کھچاؤ بہت زیادہ بڑھ گیا تھا کیونکہ سابق وزیر اعظم سٹیون ہارپر کی حکومت کھل کر اسرائیل کا ساتھ دیتی تھی۔

موصوف مہمان نے کہا کہ دوسری طرف مجھے فخر ہے کہ ہم نے اپنے اخبار میں ایک اچھا، مضبوط مسلمان بطور کالومسٹ (Colomist) رکھا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: احمدیوں میں بھی بڑا پوٹینشل ہے۔ بعض بڑا اچھا لکھنے والے ہیں۔ بعض احمدی لکھتے بھی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے اپنی کمیونٹی کا حوالہ دیئے بغیر اپنی ذاتی حیثیت سے لکھتے ہیں۔

موصوف مہمان نے عرض کیا کہ حضور کو یہاں اسماعیلی آغا خانی سنٹر جا کر دیکھنا چاہئے۔ بہت خوبصورت ہے۔ مہمان نے پوچھا کہ کیا حضور کو باہر سیر وغیرہ کرنے کے لئے کچھ وقت ملتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مقامی جماعت جو یہاں میرا پروگرام بناتی ہے ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ مجھے یہاں مصروف رکھیں۔

موصوف نے کھیل کے حوالہ سے ذکر کیا کہ یہاں بالٹی مور (امریکہ) اور ٹورانٹو کی ٹیموں کا بیس بال (Baseball) کا میچ تھا۔ امریکہ کی سب سے بڑی کھیل Baseball ہے لوگ اس کے لئے پاگل ہوئے ہوتے ہیں۔ جس طرح یو کے میں فٹ بال کے میچز میں لوگوں کا حال ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: وہاں ایک ٹیم مانچسٹر یونائیٹڈ ہے۔ جب میچز ہوتے ہیں تو کافی جوش ہوتا ہے۔

مہمان نے بڑی خوشی سے بتایا کہ ٹورانٹو نے یہ میچ آخری منٹوں میں جیت لیا۔

جماعت میں کھیلوں کے پروگرام کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ہماری اپنی احمدی خدام کی ٹیمیں ہیں۔ فٹ بال کے میچز اور مقابلے ہوتے ہیں۔ افریقہ میں ٹورنامنٹ ہوا۔ پھر کرکٹ کا ٹورنامنٹ بھی ہر سال ہوتا ہے مختلف ملکوں کی ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے پھیلاؤ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری بڑی تعداد افریقہ میں ہے، مغربی افریقہ کے ممالک میں ہماری بڑی جماعتیں ہیں۔ سب سے بڑی جماعت غانا میں ہے پھر نائیجیریا۔ سیرالیون میں بڑی جماعتیں ہیں اور اعلیٰ لیول پر بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ مالی، نائیجر اور بورکینا فاسو میں بھی بڑی تعداد موجود ہے۔

غانا کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اکرا میں جماعت کا ہیڈ کوارٹر ہے لیکن سارے ملک میں جماعت پھیلی ہوئی ہے۔ ایک ملین کے قریب جماعت کی تعداد ہے۔ غانا میں اشانٹی کا علاقہ سب سے خوبصورت علاقہ ہے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد میں دو دفعہ غانا گیا ہوں۔ اکرا میں قیام کے علاوہ نارتھ کے علاقہ میں بھی گیا اور بعض دوسرے علاقوں کا بھی وزٹ کیا اور پھر غانا سے بورکینا فاسو By Road گیا تھا۔

حضور انور نے بتایا کہ میں نے غانا کے صدر کو کہا تھا کہ غانا کا جغرافیہ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں آٹھ سال غانا میں رہا ہوں۔

مہمان موصوف نے عرض کیا کہ وہ دو دفعہ اکرا (غانا) گئے ہیں اور دونوں دفعہ اکرا میں ہی قیام کیا ہے۔

حضور انور نے مہمان موصوف کو جلسہ پر آنے کی دعوت دی۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہمارا یہ ویک اینڈ Thanks Giving کا تہوار ہے اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا جلسہ سالانہ بھی Thanks Giving ہی ہوتا ہے۔

Mr. John Honderich کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر مہمان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

فیملیز کی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 45 فیملیز کے 265 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ Peace Village کے علاوہ Toronto، Vaughan، Mississauga، Brampton، رچمنڈ ہل اور پاکستان سے آنے والی فیملیز نے شرف ملاقات پایا۔

آج بھی ملاقات کرنے والی فیملیز وہ تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ ان میں شہدائے لاہور کی فیملیز بھی تھیں اور سیریا سے آنے والی ایک مہاجر فیملی بھی تھی۔ ان سبھی نے آج پہلی بار خلیفۃ المسیح کو انتہائی قریب سے دیکھا اور اپنے آقا سے باتیں کیں اور اپنے آقا کے قرب میں جو چند گھڑیاں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں اور ان کے بچوں کے لئے بھی یہ یادگار لمحات تھے۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

ٹی وی چینل کو انٹرویو

Global News ٹی وی چینل کے نمائندے اور جرنلسٹ حضور انور کا انٹرویو لینے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ اڑھائی بجے یہ انٹرویو شروع ہوا۔

گلوبل نیوز چینل کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کینیڈا دوبارہ آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے پہلا سوال کیا:

آپ کا کینیڈا کے لئے کیا پیغام ہے؟ اور آپ جسٹن ٹروڈو صاحب (وزیر اعظم) سے ملاقات کے دوران کیا سننا پسند کریں گے (آپ کی وزیر اعظم صاحب سے کیا توقعات ہیں)؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مشرق وسطیٰ کی خراب صورتحال کی وجہ سے دنیا کے حالات نہایت مخدوش ہیں اور دنیا کے سب ممالک ان خراب حالات کی وجہ سے متاثر ہیں۔ اس لئے ان حالات میں کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے ہر فیصلہ ہمیں بہت احتیاط سے کرنا ہوگا، چاہے وہ فیصلہ وہاں پر ایکشن لینے کے متعلق ہو یا ان ممالک کے پناہ گزینوں کے متعلق ہو۔ ان دونوں کے متعلق ہمیں بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہئے۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کی: کیا احتیاط سے مراد کوئی قدم نہ اٹھانا ہے؟ کیا کینیڈا کو اس بارے میں کوئی بھی قدم نہیں اٹھانا چاہئے؟ یا پھر ہماری حکومت کا اس میں کیا کردار ہونا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حکومت کو دیکھنا ہوگا کہ امن کے قیام کے لئے صحیح طریق کیا ہے جس کی وجہ سے حالات مزید خراب نہ ہوں۔ نہ ہی مقامی باشندوں کے لئے مشکلات پیدا ہوں اور نہ ہی ان کے حقوق متاثر ہوں اور نہ ہی پناہ گزینوں کے لئے مشکلات ہوں اور نہ ہی ان کے حقوق متاثر ہوں۔ اصل چیز یہ ہے کہ عدل و انصاف کی شرائط پوری کی جائیں اور تمام فریقوں کو ان کے حقوق دیئے جائیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: کیا آپ ان کینیڈین سامعین کو جو آپ کی جماعت سے واقف نہیں بتائیں گے کہ آپ کی جماعت کو مشرق وسطیٰ میں کیوں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صرف مشرق وسطیٰ میں ہی نہیں بلکہ تمام ...... ممالک میں جماعت کو مظالم کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔

اس پر جرنلسٹ نے کہا: یہاں کینیڈا میں بھی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ...... ممالک میں ہماری پرسی کیوشن ہو رہی ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ بانی اسلام آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں جس شخص نے بطور مصلح آنا تھا وہ مسیح موعود اور مہدی کے لقب کے ساتھ آچکا ہے اور ان کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ ...... پس اس وجہ سے دوسرے ...... ہمارے مخالف ہیں۔ لیکن ان سب مخالفتوں کے باوجود بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اصل بات کو سمجھتے ہیں اور ان کو اس بات کا شعور ہے اور وہ ہمارے دلائل کو مانتے ہیں اور آنحضور ﷺ کے امام مہدی و مسیح کی آمد کے حوالہ سے بیان فرمودہ تمام نشانات جو پورے ہو چکے ہیں ان کو دیکھ کر یہ لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے جارہے ہیں اور ہر سال لاکھوں لوگ ان ...... میں سے جماعت احمدیہ (-) میں شامل ہو رہے ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ کے خیال میں کیا آپ کی جماعت اور عیسائیوں کے فرقہ ایوین جیلیکل (Evangelical) میں مشابہت ہے؟ ان کی طرح آپ کی جماعت کے بھی مربیان ہیں اور آپ لوگ بھی بیعتیں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کا اپنا مشن ہے، مگر فرق یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تھا کہ میں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے لئے آیا ہوں اور اس کے مطابق عیسائیت ایک محدود مذہب ہے اور انجیل کا بھی یہ دعویٰ نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ تمام دنیا کے لئے آئے تھے۔ لیکن قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ آنحضور ﷺ تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے بیشک عیسائی تمام دنیا میں یہی تبلیغ کا کام کر رہے ہیں اور شاید اسی وجہ سے انہیں کچھ کامیابی بھی ہوتی ہو، لیکن یہ ان کی تعلیمات کی روشنی میں یا بائبل کے مطابق ان پر فرض نہیں ہے۔ لیکن ہماری تعلیمات اور قرآن کریم کی روشنی میں یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ: ہم جو مغرب میں رہتے ہیں اور اسلامی دنیا سے ناواقف ہیں کس طرح بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کو سمجھ سکتے ہیں اور اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں جو بعض (-) فرقوں میں آرہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے (-) کے کچھ فرقے کہہ کر بہت مناسب الفاظ استعمال کئے ہیں۔ میرے مطابق یا میری سمجھ کے مطابق انتہا پسندی کی بہت سی وجوہات ہیں، ہمیں وہ سب مدنظر رکھنی چاہئیں۔ ایک وجہ تو 2008ء کے اقتصادی بحران کے بعد دیکھ سکتے ہیں کہ دنیا بھر میں بدامنی پیدا ہوئی اور اس تمام بدامنی کا آغاز عرب دنیا سے ہوا جس کو عرب سپرنگ کہا گیا اور اس کے بعد کچھ مسلمان ممالک میں لوگوں کو آزادی دینے کے نام پر بہت سے گروہوں نے جنم لیا۔ جنہوں نے یہ نعرہ بلند کیا کہ تمہاری حکومتیں اور لیڈر تمہارے حقوق غصب کر رہے ہیں اور تمہیں انصاف نہیں دیا جارہا۔

پس اقتصادی بحران اور لیڈروں کی ناانصافی کے ساتھ اور دوسری بہت سی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے ان انتہا پسند گروپس نے اپنے ذاتی مفاد کے لئے مسلمان نوجوانوں کو دہشت گرد بنایا اور جن لوگوں کے اپنے مفادات تھے انہوں نے نوجوانوں کو ریڈیکلائز (Radicalize) کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے کینیڈا کا علم تو نہیں لیکن 2008ء کے بعد یوکے میں تقریباً 3 ملین لوگ بے روزگار تھے۔ چند سال بعد وہاں پر کچھ بہتری ہوئی اور جو لوگ اپنے پیشے میں تجربہ کار تھے ان کو نوکریاں مل گئیں۔ لیکن ابھی بھی 1.7 یا 1.8 ملین لوگ بے روزگار ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا سب سے زیادہ نقصان نوجوان طبقہ کو ہوا ہے اور یہ بھی انتہا پسندی کی طرف لے جانے والی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ یہ نوجوان انتہا پسند بنائے جارہے ہیں اور ISIS یا اس جیسے دوسرے گروہوں میں شامل ہو رہے ہیں اور ان کو بڑی بڑی رقوم 6 یا 7 ہزار ڈالر ماہوار بطور تنخواہ دی جاتی ہے یا اس سے کچھ کم۔ لیکن یہ رقم اس سے بہتر ہے جو یہ اپنے اپنے ملکوں میں کما سکتے تھے۔ اسی وجہ سے بھی یہ نوجوان ان گروپس کے ساتھ مل رہے ہیں۔

جرنلسٹ نے عرض کی: بے روزگاروں کے مالی فائدہ کے علاوہ، چند لوگ ایسے بھی ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام میں ایسی تعلیم ہے جس کو جہاد کہتے ہیں۔ کیا اس وجہ سے یہ انتہا پسندی کا مسئلہ بڑھ رہا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ سارا معاملہ 2008ء کے اقتصادی بحران کے بعد شروع ہوا اور اس کے بعد جیسے کہ میں پہلے بتا چکا ہوں اسلامی ممالک کی بعض حکومتوں نے انصاف کا کردار ادا نہیں کیا۔ اس ناانصافی کے سبب بعض لوگوں کو بھڑکایا گیا کہ تمہارے حقوق تلف ہو رہے ہیں اور اصل میں بعض گروہوں نے کوشش کی کہ جو لوگ پہلے سے ہی غم و غصہ میں تھے ان کو انتہا پسند بنایا اور یہ کام نہ صرف ان کے اپنے ممالک میں کیا بلکہ مغرب اور یورپ میں بھی اسے عملی جامہ پہنایا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ ان کے غم و غصہ اور بے چینی، مایوسی کی وجہ سے وہ جہاد کرنا چاہتے ہیں۔ ان تمام امور کی تحریری شہادت موجود ہے۔ ایک فرانسیسی رپورٹر نے بیان کیا ہے کہ میں نے کچھ انتہا پسند لوگوں سے یا ان لوگوں سے جو (ISIS) کے لئے لڑ رہے تھے یا کام کر رہے تھے پوچھا کہ جو سلوک تم لوگوں کے ساتھ کر رہے ہو یا جس سفا کی کا مظاہرہ کر رہے ہو یہ قرآن کی تعلیم کے خلاف ہے۔ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ تم اس طرح کا وحشیانہ سلوک روا رکھو۔ ان میں سے اکثر نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ قرآن میں کیا لکھا ہے یا شریعت کیا کہتی ہے۔ ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ ہمارے بالا افسروں نے کیا حکم دیا کہ لوگوں کا سر قلم کرو اور اس طرح کے دیگر وحشیانہ فعل کرو۔ پھر اس فرانسیسی رپورٹر نے یہ بھی کہا کہ ان میں سے اکثریت اسلام کی تعلیم سے ناواقف ہے۔ وہ انتہائی مشتعل لوگ ہیں۔ ان کے افسر اور دیگر گروہ یا باغی گروہ ہیں وہ سب اپنے اپنے مقصد کے حصول میں لگے ہوئے ہیں۔ اپنے مفاد کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض کو پوچھا گیا کہ خودکش حملہ اسلام میں جائز نہیں۔ اگر ایک چیز جائز نہیں ہے تو تم اس پر عمل کیسے کر سکتے ہو۔ وہ جواباً کہتے ہیں ٹھیک ہے ہمیں نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے۔ لیکن ہمیں اپنے بالا افسروں کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے۔ پھر ان میں سے کچھ لوگ ایسے تھے جن کے پاس اسلام کا بہت ہی تھوڑا علم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمیں معلوم ہے کہ یہ جائز نہیں لیکن اگر کوئی اس پر عمل کرے گا تو ہم اسے نہیں روکیں گے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم یہ نہیں کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا تو اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس بارہ میں وہ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ صاف صاف اور واضح طور پر نہیں کہہ سکتے کہ ایک اور ایک دو ہیں۔ یہ تو سارا معاملہ ہی الجھا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا مغرب بھی اس معاملے کو ہوا دے رہا ہے۔ کیونکہ ان کو اسلحہ اور ہتھیار خریدنے کی کھلی چھٹی دی ہوئی ہے۔

جرنلسٹ نے عرض کی: کیا آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ مغرب انتہا پسند مسلمانوں کو ہتھیار خریدنے میں مدد دیتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کئی بڑی حکومتیں ایسا کرتی ہیں۔ کئی حکومتیں باغی گروہوں کی مدد کر رہی ہیں۔ آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ ISIS اب تک کیسے قائم ہے؟ وہ کروڑوں ڈالرز اپنا تیل بیچ کر کما رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی بینکوں کے ذریعہ ٹرانزیکشنز (Transactions) ہو رہی ہیں۔ اگر تم روس اور ایران پر پابندیاں لگاتے ہو جو مستحکم ممالک ہیں اور ان کی تو اقتصادی حالت بھی متاثر ہوئی ہے۔ پھر کیوں بڑی حکومتیں ان گروہوں پر پابندی لگا کر اس مسئلہ کو حل نہیں کرتیں۔

جرنلسٹ نے عرض کی: میں جانتا ہوں کہ آپ بہت مصروف انسان ہیں۔ تو میں آخری سوال کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ جو ایک مشکل سوال ہے۔ اگر آپ مختصر طور پر بتا دیں کہ کینیڈین باشندوں کو دین حق کے بارہ میں کیا سمجھنے کی ضرورت ہے، جو کہ ہم نہیں سمجھتے، جس سے اس مسئلے کا حل نکلے اور فساد کم ہو؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دیکھیں آپ بہت سارے طریقوں سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے حکومتیں کافی تجاویز پیش کرتی ہیں اور قانون بھی بن رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بڑی حکومتیں بھی سنجیدہ ہو رہی ہیں اور واقعتاً ہو رہی ہیں اس لئے انہوں نے ISIS پر پابندیاں لگائی ہیں یا لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ وہ ایسا اس لئے کر رہے ہیں تا کہ اس گروہ کو ختم کر دیں اور اب یہ اتنا تیز کام نہیں کر رہے جیسے کہ پہلے کر رہے تھے۔

پھر آپ کا سوال یہ ہے کہ دین حق اس مسئلے کو کیسے حل کر سکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے اپنی تمام دنیاوی کوششیں اس معاملہ میں کر لی ہیں، اب صرف جو چیز آپ نے نہیں کی وہ یہ ہے کہ دینی تعلیم کے ساتھ اس معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ تعلیم جو سچے (-) کے عملی نمونوں میں دکھائی دیتی ہے۔ ہم احمدی سچے (-) ہیں۔ تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کامل اور صحیح معنوں میں عدل ہو اور کوئی حکومت اپنے ذاتی مفاد کو نہ دیکھے، خاص طور پر چند عرب ممالک میں یا چند ایسے ممالک جن کے پاس بیشمار قدرتی وسائل ہیں اگر وہ صحیح معنوں میں عدل و انصاف کو مدنظر رکھیں تو پھر یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کیا آپ کو علم ہے کہ اربوں ڈالرز کا اسلحہ ہتھیار سعودی عرب کو فروخت کیا جارہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کس لئے ہے۔ یمن کے خلاف جنگ کرنے کے لئے ہے؟ مگر حکومتیں یہ کہتی ہیں کہ ہم دوسری حکومتوں کے ساتھ منصفانہ تجارت کر رہی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ یہ معصوم لوگوں کو مارنے یا معصوم ملک پر حملہ کرنے یا جہاں مرضی استعمال کیا جارہا ہے۔ پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ کامل انصاف نہیں ہے۔ جبکہ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ کامل عدل ہونا چاہئے، بیشک آپ کو اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے قریبی عزیزوں کے خلاف گواہی دینی پڑے۔ اگر اس تعلیم پر عمل کیا جائے تو پھر یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر کوئی دنیاوی قانون اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتا۔

یہ انٹرویو تین بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 35 فیملیز کے 208 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Hamilton، Brampton، Kichnar، Richmondhill، Maple، Woodbridge، Milton، Halifax اور Mississauga

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ اعلانات صدر۔امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

تقریب یوم سفید چھڑی

پاکستان سمیت دنیا بھر میں ہر سال 15/اکتوبر کو بصارت سے محروم افراد کا عالمی دن ''یوم تحفظ سفید چھڑی'' منایا جاتا ہے۔ مورخہ 15۔اکتوبر 2016ء کو گورنمنٹ کی طرف سے ضلعی لیول پر چنیوٹ میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مجلس نابینا ربوہ کے 8۔افراد نے شرکت کی۔ ان افراد کو سفید چھڑیاں دی گئیں۔ مکرم فرقان الیاس صاحب اور مکرم حافظ نور زمان صاحب نے ریڈیو اور ٹی وی چینلز کو انٹرویو بھی دیئے۔ اسی دن لاہور میں ایک این جی او سپرٹ فاونڈیشن لاہور کی طرف سے ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ جس میں مجلس نابینا ربوہ کے سیکرٹری اطلاعات مکرم خالد احمد صاحب نے شرکت کی اور سیمینار میں اظہار خیال بھی کیا۔

اس حوالے سے مجلس نابینا ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 16/اکتوبر 2016ء کو صبح 10 بجے رسائل سیکشن خلافت لائبریری میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت ربوہ تھے۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے سفید چھڑی کی تاریخ بیان کی۔ پھر ایک نظم کے بعد مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب صدر مجلس نابینا ربوہ نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ مکرم عبدالحمید خلیق صاحب نے نابینا افراد کی حوصلہ افزائی کیلئے اپنی ایک نظم تحت اللفظ اور ایک نظم ترنم کے ساتھ پیش کی۔ بعد ازاں محترم مہمان خصوصی نے نابینا افراد کو معاشرے کا مفید وجود بنانے کے حوالے سے تقریر کی۔ آخر پر مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا نے اپنے مہمانان اور شرکاء تقریب کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دعا کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ مورخہ 19۔اکتوبر کو اسی سلسلہ میں دارالضیافت ربوہ میں نابینا حضرات کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت کی۔ مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔

تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ 19۔اکتوبر 2016ء کے صفحہ 7 پر نکاح کے اعلان میں دلہن کا نام غلط شائع ہوگیا ہے۔ درست نام ثانیہ منیر ہے۔ احباب درستی کرلیں۔

محترم بشیر احمد خان رفیق صاحب کو سپرد خاک کردیا گیا

جماعت کے ایک پرانے اور ممتاز خادم، بیت الفضل لندن کے سابق امام محترم بشیر احمد خان رفیق صاحب 11۔اکتوبر 2016ء کو لندن میں وفات پاگئے تھے۔ آپ نے ایک بھرپور زندگی گزاری اور مختلف نوعیت کی متنوع خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔

آپ کی نماز جنازہ بیت الفتوح لندن میں 14۔اکتوبر 2016ء کو بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔ کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ نماز جنازہ محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے پڑھائی۔ آپ کی میت لندن کے نواح میں واقعہ بروک وڈ قبرستان لے جائی گئی۔ جہاں آپ کی تدفین مقبرۂ موصیان میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہوجانے پر محترم امام صاحب نے ہی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سید اطہر محمود صاحب مربی سلسلہ پریم کوٹ ضلع حافظ آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم منور احمد چیمہ صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ پریم کوٹ کا 19۔اکتوبر 2016ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہرنیا کا آپریشن ہوا تھا۔ اب دوسرا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ مسز عفت الماس صاحبہ پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے شوہر کے بہنوئی مکرم چوہدری محمد نواز صاحب گردوں کے عارضہ کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خداتعالیٰ شفائے کاملہ عطا کرے اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

نماز جنازہ

مکرم محمد اسلم شاہد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم صادق احمد لطیف صاحب مربی سلسلہ ایوری کوسٹ مغربی افریقہ کی بیٹی ہادیہ صادق بقضائے الٰہی مورخہ 15/اکتوبر 2016ء وفات پاگئی۔ اس کی نماز جنازہ 22/اکتوبر 2016ء کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر ادا کی جائے گی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 5: حضور انور کا دورہ کینیڈا

آج یہ سبھی لوگ اپنی زندگی میں اپنے پیارے آقا سے پہلی بار ملاقات کی سعادت پارہے تھے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں اور ہر ایک ان بابرکت لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی ایوان طاہر سے باہر تشریف لائے تو بیت الذکر کی طرف جانے والے راستہ کے دونوں طرف کھڑے ہجوم نے نعرے بلند کئے۔ ایک طرف مرد حضرات تھے تو دوسری طرف خواتین اپنے بچوں کے ساتھ کھڑی تھیں اور ہزاروں کی تعداد میں تھیں۔ ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور ہر قدم پر حضور! السلام علیکم کی آوازیں بلند ہورہی تھیں اور ہزاروں کی تعداد میں یہ آوازیں اس طرح بلند ہوتی ہیں کہ کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ یہی کہا جاسکتا ہے کہ عشق ومحبت اور فدائیت کا ایک سمندر ہے جو راستہ کے دونوں اطراف سے اُمڈ آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ بابرکت لمحات، اس بستی کے مکینوں کے لئے مبارک کرے۔

آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اہم ہدایات بابت اراضی معاملات خرید کنندہ وفروخت کنندہ

1۔ بائع اور مشتری اپنے سودے کے ذمہ دار ہیں۔ اس لئے سودا بہت احتیاط اور دیکھ بھال کر کریں۔

2۔ بائع ابتدائی ملکیت اور قبضہ بمطابق موقع دینے کا ذمہ دار ہے مشتری کو بھی چاہئے کہ وہ سودا کو حتمی شکل دینے سے پہلے اچھی طرح چھان بین کرلے۔

3۔ ہر دو فریقین سودا کرتے ہوئے قول سدید سے کام لیں اور اسی میں برکت ہے۔

4۔ مشتری کو چاہئے کہ وہ رقم کی ادائیگی سے پہلے اس امر کو یقینی بنائے کہ قبضہ بمطابق ملکیت ہے اور ماحول سے بھی اس حوالہ سے معلومات حاصل کرے۔

5۔ سرکاری کارروائی سے پہلے جب آپس میں معاملہ طے پا جائے تو اس کی تفصیل گواہان کی موجودگی میں اشٹام پیپر پر تحریر کریں اور اس میں پلاٹ نمبر اور پلاٹ کا محل وقوع ضرور درج کریں۔

6۔ اقرار نامہ بیع تحریر کرنے کے بعد بائع کے لئے ضروری ہے کہ بغرض اجازت منتقلی پلاٹ/مکان بنام صدر صاحب مضافاتی کمیٹی تحریر کرے۔ جس میں مشتری کا مکمل نام و پتہ تحریر کرکے اور اپنی درخواست کے ساتھ اقرار نامہ بیع سابقہ رجسٹری تازہ فرد ملکیت بغرض ثبوت شناختی کارڈ کی نقول منسلک کرے۔

7۔ اجازت ملنے کے بعد رجسٹری کروائیں اور اس میں تمام طے شدہ معاملات کی تفصیل ضرور لکھیں۔

8۔ رجسٹری کروانے کے بعد پٹواری حلقہ کے ذریعہ رقبہ کا انتقال کروا کر انتقال نمبر اصل رجسٹری پر ضرور درج کروائیں۔ نیز مشتری رجسٹری کے انتقال کے بعد ان کی مکمل نقل شعبہ مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی کو ارسال کرے۔

9۔ ٹاؤن کمیٹی کی حدود کے باہر رقبہ کا زبانی انتقال بھی ہوسکتا ہے اس میں خرچ کم ہے مگر احتیاط کے پہلو کو ضرور مدنظر رکھیں۔

10۔ رقبہ خریدتے ہوئے مکمل نشاندہی اور قبضہ کو یقینی بنائیں اور مناسب ہوگا کہ چاردیواری کروا کر اپنے قبضہ کو مستحکم کریں۔

11۔ رقبہ کی خرید وفروخت کے معاملات میں لالچ سے بچیں اور احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی ربوہ)

گمشدہ بٹوہ

مکرم محمد صادق بھٹی صاحب مکان نمبر 75 ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا ایک بٹوہ کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملا ہو. خاکسار کو پہنچادیں یا اس فون نمبرز پر اطلاع کردیں۔ شکریہ

005451634,03345041052

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

3

معائنہ انتظامات جلسہ و کارکنان سے خطاب، جلسہ کا احوال اور پریس کانفرنس

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

6/اکتوبر2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر بیت الذکر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج پروگرام کے مطابق لنگر خانہ کا معائنہ اور اس کے بعد جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ لنگر خانہ Peace Village کے ایک حصہ میں کھلی جگہ پر مارکیز لگا کر تیار کیا گیا ہے۔ کل چھ لنگر خانے علیحدہ علیحدہ بنائے گئے ہیں اور ان میں کل 240 چولہے موجود ہیں۔

لنگر خانہ میں اس وقت پانچ شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ گوشت سپلائی فوڈ لوڈنگ اور ان لوڈنگ، سٹوریج، فوڈ کوالٹی اور صفائی۔ ان شعبہ جات میں دوسو کارکنان کام کر رہے ہیں۔

لنگر خانہ میں مختلف اشیاء کو محفوظ طریقے سے سٹوریج کرنے کے لئے کل آٹھ ٹریلرز موجود ہیں۔ ان میں سے تین ٹریلرز میں ریفریجریٹر (Refrigerator) کی سہولت موجود ہے۔ کارکنان کی آسانی کے لئے لنگر خانہ میں ہی نماز کی ادائیگی کا علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں تشریف لائے تو افسر صاحب جلسہ سالانہ اور ناظم صاحب لنگر خانہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کارکنان نے نعرے بلند کئے۔

افسر صاحب جلسہ سالانہ نے لنگر خانہ کے تمام انتظامات کے بارہ میں بتایا اور مختلف کنٹینرز میں سٹور کی گئی اشیاء کے بارہ میں بتایا۔

حضور انور ایک لنگر خانہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ یہاں آلو گوشت کا سالن پکا ہوا تھا۔ حضور انور نے اس کے معیار کا جائزہ لیا کہ اچھی طرح تیار ہو چکا ہے۔ حضور انور نے دیگ سے ایک آلو نکال کر اس کے مختلف حصے کئے اور فرمایا: ابھی کچھ سخت ہے۔

حضور انور نے نان کا بھی جائزہ لیا اور دریافت فرمایا کہ کہاں سے حاصل کرتے ہیں اور کب منگواتے ہیں۔ نان تازہ اور فریش ہونے چاہئیں۔ اس پر منتظمین نے بتایا کہ یہ ایک روز قبل کے ہیں اور کل منگوائے تھے اور یہ Whole Wheat کے ہیں۔

حضور انور نے ایک دیگ میں گوشت اور آلو کی مقدار کے بارہ میں دریافت فرمایا: اس پر منتظمین نے بتایا کہ ایک دیگ میں وزن کے حساب سے 40 پونڈ گوشت اور 25 پونڈ آلو ڈالے جاتے ہیں۔ منتظمین نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ جلسہ گاہ میں ایک دن میں 24 ہزار لوگوں کو کھانا پیش کیا جائے گا اور شام کو پیس ویلج میں آٹھ ہزار لوگوں کے کھانے کا انتظام ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیڈا آمد کے ساتھ ہی لنگر خانہ میں کھانے کا انتظام شروع ہو چکا ہے اور مہمانوں کی پہلے سے آمد کی وجہ سے روزانہ چار سے چھ ہزار لوگوں کے کھانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

لنگر خانہ کے اس معائنہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا جو سارا سال جاری رہتا ہے اور مستقل بنیادوں پر قائم ہے۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ہوسٹل میں مقیم طلباء کا کھانا یہیں تیار ہوتا ہے اس کے علاوہ روزمرہ آنے والے مہمانوں کے لئے بھی اسی لنگر خانہ میں کھانا تیار ہوتا ہے۔

لنگر خانہ کی انتظامیہ نے ایک کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کیک کے مختلف حصے کئے جو بعد ازاں کارکنان نے آپس میں تقسیم کئے۔

لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لے آئے۔ تمام ناظمین، نائب ناظمین اور معاونین ایک ترتیب کے ساتھ بیت الذکر میں بیٹھے ہوئے تھے۔

شعبہ جلسہ سالانہ، جلسہ گاہ اور خدمت خلق کے نائب افسران کی تعداد 16 ہے، ناظمین کی تعداد 116 ہے۔ جبکہ معاونین کی تعداد 3200 ہے۔

خواتین کی انتظامیہ میں ناظمات اور کارکنات کے بیٹھنے کا انتظام ایوان طاہر میں کیا گیا تھا۔ لجنہ میں 9 ناظمہ اعلیٰ، 41 ناظمات، 80 نائب ناظمات اور کارکنات کی تعداد 1760 ہے۔

ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

جلسہ کے کارکنان سے حضور انور کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارکنان سے خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ان تمام ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک عرصہ ہو چکا ہے۔ جلسے منعقد ہوتے ہیں اور جلسے کے انتظامات کے لئے ڈیوٹیاں دینے والے کارکنان بھی مہیا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام وہ جماعتیں جہاں ایک لمبے عرصے سے جلسے منعقد ہو رہے ہیں وہاں کے کارکنان بھی اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے خوب ٹرینڈ ہو چکے ہیں۔ بڑے منجھ چکے ہیں۔

مختلف جلسوں کے موقع پر، خاص طور پر یوکے میں یا بعض جگہوں پر جہاں میں خود شامل ہوتا ہوں۔ کارکنان کو کچھ مخاطب ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر جگہ یہ پیغام پہنچ بھی جاتا ہے۔ اس لئے جہاں تک نصائح کا تعلق ہے اگر آپ سب کارکنان، سب کام کرنے والے ایم ٹی اے سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس کو سننے والے ہیں۔ تو ہر ایک کو اب یہ پتہ لگ جانا چاہئے کہ ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ لیکن بہرحال یاد دہانی کے طور پر ذکر کرنا بھی، یاد دلانا بھی، اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جلسے کے لئے آپ سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جس کسی خدمت کے لئے اپنے آپ کو آپ نے پیش کیا۔ کوئی اس میں زبردستی نہیں تھی۔ بلکہ ایک شوق سے آپ نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔ انسان کے اپنے گھر میں مہمان آتا ہے تو اس کے لئے جو بھی اس سے بن پڑتا ہے وہ کرتا ہے۔ ایک ایسی ہستی جو ہم سب کو بہت پیاری ہے جس نے خاص طور پر جماعت کو یہ توجہ بھی دلائی کہ تم مہمانوں کی خدمت کرو۔ ان مہمانوں کی جو دین کی خاطر سفر کر کے آنے والے ہیں۔ تو ان کی یہ خدمت کس جوش اور جذبے سے کارکنان کو کرنی چاہئے۔ اس کا خود اندازہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک انتظامی معاملات کا سوال ہے میرے خیال میں، گو کہ میں کافی سالوں بعد یہاں جلسہ پر آیا ہوں، کینیڈا کی جماعت کے کارکنان جو جلسہ پر خدمت کرنے والے ہیں۔ اس حد تک اپنے اپنے کام میں ماہر ہو چکے ہیں کہ وہ ہر کام کو باریکی سے سمجھ کر کرنے والے ہوں گے۔ انشاءاللہ۔ مجھے ان سے یہی امید ہے۔ لیکن بعض دفعہ بعض نئے آنے والے بھی کارکنان ہوتے ہیں اور اب تو بہت سارے گزشتہ چند سالوں میں پاکستان سے آئے ہیں۔ پاکستان سے آنے والے افراد جماعت کو جب تک وہاں جلسے منعقد ہوتے تھے۔ جلسے کے کاموں کا بڑا ماہر سمجھا جاتا تھا اور خاص طور پر ربوہ کے رہنے والوں کو۔ لیکن گزشتہ تقریباً 1984ء سے لے کے اب تک تینتیس چونتیس سال سے وہاں جلسے نہیں ہوئے اور ایک نسل جو اس وقت کام کرنے والی تھی۔ وہ بوڑھی ہو چکی ہے اور جو زیادہ بڑی عمر کے تھے۔ وہ شاید اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہوں۔ اس وقت جو بچے تھے وہ جوان ہو کر بلکہ انصاراللہ کی عمر کو پہنچنے والے ہیں۔ اس لئے ان کو کوئی تجربہ نہیں ہے۔ اس لئے یہاں آنے والے جو پاکستان سے آئے ہیں۔ چاہے وہ ربوہ سے بھی آنے والے ہوں، گو کہ ربوہ میں ہر سال یا سال میں کئی مرتبہ ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں اور ان کارکنان کو خاص طور پر لنگر خانے چلانے کے لئے ٹرینڈ کیا جاتا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے تو وہاں کے کارکنان کی ایسی تربیت ہوئی ہو جو فوری طور پر کام کو سنبھال سکیں۔ لیکن بہرحال ایک تربیتی دور سے گزرنا، تجرباتی طور پر کسی کام کو انجام دینا اور حقیقت میں مہمانوں کو سامنے رکھتے ہوئے۔ ان کی خدمت کرنا، ایک بالکل مختلف چیز ہے۔ اس لئے نئے آنے والے کارکنان کو میں کہوں گا۔ بعض بچے جوان ہوئے ہیں جو اب کارکن بنے ہیں۔

بعض نئے آنے والے ہیں جو بطور کارکن کام

کررہے ہیں کہ جلسے میں جہاں بھی آپ کی ڈیوٹی ہے آپ نے ہر ایک سے جس پہلی بات کو سامنے رکھنا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ اچھے طریقے سے ملنا ہے۔ کسی بھی ڈیوٹی پر مقرر فرد کو یہ ضروری نہیں ہوتا کہ بعض مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جان بوجھ کر جھگڑے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض کارکنوں کو غصہ دلانے کی کوشش بھی کریں گے۔ بعض حالات ایسے سامنے آجاتے ہیں انسان چڑ بھی جاتا ہے۔ لیکن ایک احمدی کارکن کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے اعلیٰ اخلاق ہمیشہ قائم رہیں۔ کسی کا کوئی عمل اس کے اعلیٰ اخلاق چھین نہ سکے اور اعلیٰ اخلاق میں سب سے بڑی چیز یہی ہے کہ ہمیشہ مسکراتے ہوئے اور بد سے بدحالات میں بھی مسکراتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دیں اور کسی قسم کی بداخلاقی کسی مہمان سے نہ کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہاں! جو معاونین ہیں، کارکنان ہیں وہ اپنے سے بالا افسر کو بات پہنچا سکتے ہیں اور جو افسران ہیں وہ اپنے امیر کو بتا سکتے ہیں کہ یہ یہ لوگ اس قسم کی بداخلاقی کرنے والے ہیں تا کہ جو تربیت کا نظام ہے، سمجھانے کا نظام ہے، وہ ان کی اصلاح کی کوشش کرسکیں۔ لیکن براہ راست کسی قسم کا بھی جھگڑا نہیں ہونا چاہئے۔ چاہے وہ ٹریفک کے کنٹرول پر مامور کارکنان ہیں۔ خاص طور پر کاروں کا جب رش پڑتا ہے۔ اب تو اور بھی زیادہ کاریں ہوگئی ہوں گی یہاں کہ کافی رش ہوتا ہے اور ٹریفک کو صحیح طرح اس کی راہنمائی کرنا، ان کو ان کی جگہ پر لے کر جانا۔ کافی مشکل کام ہوتا ہے۔ نہ بھی جگہ ہو، تب بھی بعض لوگ زبردستی اپنی کاروں کو اندر لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں ان کو پیار سے سمجھائیں، آرام سے سمجھائیں، اور اگر کوئی پھر بھی قاعدے اور قانون کو توڑتا ہے۔ اس کی بالا افسر کو صرف شکایت کردیں تا کہ جو تربیت کا نظام ہے، وہ خود ہی ان کو سمجھائے اور ان کی اصلاح کی کوشش کرے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح کھانے کے وقت بعض لوگوں کے اپنے اپنے مزاج ہوتے ہیں۔ وہ کھانے میں بڑے نخرے بھی کرتے ہیں۔ لیکن جن کی کھانے پہ ڈیوٹی ہے، ان کو چاہئے کہ اسی طرح ان لوگوں کے نخرے برداشت کریں، جس طرح ماں اپنے بچے کو کھانا کھلاتے ہوئے اس کے نخرے برداشت کرتی ہے۔ کسی قسم کی بداخلاقی نہیں ہونی چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح صفائی کا نظام ہے۔ صفائی نہایت اہم چیز ہے۔ جلسہ گاہ کے جو کارکنان ہیں، ان کا صفائی کا اپنا ایک نظام ہے۔ جو ہیلتھ اینڈ سینیٹیشن والے ہیں ان کا اپنا نظام ہے۔ تو ہر نظام کا اپنا ایک نظام ہے۔ کسی بھی کام کو معمولی نہ سمجھنا چاہئے۔ بلکہ اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے اور خوش اخلاقی سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر ہر کارکن کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کے جو حالات ہیں۔ وہ صرف سیکیورٹی والوں کا کام نہیں ہے کہ سیکیورٹی پر نظر رکھیں۔ بلکہ ہر کارکن کو اپنے اپنے علاقے میں، اپنی جگہ پر جہاں جہاں ان کی ڈیوٹی ہے۔ بہت زیادہ توجہ سے بہت Vigilant ہو کے، اپنے دائیں بائیں نظر رکھنی چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان دنوں میں یاد رکھیں کہ ہمارے کام ہمیشہ دعاؤں سے ہوتے ہیں۔ اس لئے جہاں آپ ڈیوٹی دے رہے ہوں، وہاں دعاؤں پر بھی خاص طور پر زور دیں اور ہر کارکن یہ بھی یاد رکھے کہ جلسے کی ڈیوٹی، عبادات کی متبادل نہیں ہے۔ جہاں نمازوں کا حکم ہے، باجماعت نمازوں کا حکم ہے، وہ ادا کرنی بھی ضروری ہے اور اگر ڈیوٹی کے دوران بیت الذکر میں یا جو بھی جگہ ہے جلسہ گاہ میں۔ نمازوں کا موقعہ نہیں ملتا تو پھر ہر گروپ اپنی علیحدہ باجماعت نماز ادا کرے۔ اس کی پابندی ہونی چاہئے اور افسران کو، ناظمین کو، اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس کی پابندی ہو۔

اللہ کرے کہ یہ جلسہ ہر لحاظ سے انتہائی بابرکت ہو اور آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں خدمت کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ دعا کرلیں۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد نداء ہوئی۔ ابھی نماز کی ادائیگی میں کچھ وقت باقی تھا۔ حضورانور تشریف فرمارہے اور اس دوران مختلف ناظمین سے ان کے شعبہ کے کاموں کا جائزہ لیا۔

ناظم رہائش گاہ سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ جو مہمان آرہے ہیں۔ ان کی رہائش کے لئے کہاں کہاں انتظام کیا ہوا ہے۔ اس پر ناظم نے بتایا کہ مدرسۃ الحفظ میں ہے، عائشہ اکیڈمی ہے، گیسٹ ہاؤسز میں ہے، جامعہ کے ہوسٹل کی ایک عمارت میں ہے اسی طرح پیس ویلج کے مختلف گھروں میں ہے لوگوں نے اپنے گھروں کے مختلف حصے مہمانوں کے لئے دیئے ہوئے ہیں۔ اس وقت صرف امریکہ سے ہی قریباً پندرہ صد مہمان آچکے ہیں۔

اس پر حضورانور نے دریافت فرمایا کیا تمام مہمان باقاعدہ رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ اس پر ناظم صاحب نے بتایا کہ تمام مہمانوں کی رجسٹریشن کی جارہی ہے۔ حضورانور نے فرمایا کہ امریکہ سے آنے والوں کے تو اپنے Aims کارڈز استعمال ہو جائیں گے۔ اسی طرح جو باقی ملک ہیں ان کے بھی ہوسکتے ہیں۔

شعبہ مہمان نوازی کے ناظم صاحب نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ جہاں جہاں مہمانوں کی رہائشیں ہیں وہاں ان کے کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افسر صاحب جلسہ گاہ سے جلسہ گاہ کے انتظامات کے حوالہ سے دریافت فرمایا اور استفسار فرمایا کہ مردانہ جلسہ گاہ اور زنانہ جلسہ گاہ دونوں طرف بیوت الخلاء اور پھر ان کی ساتھ ساتھ صفائی کا کیا انتظام ہے۔

اس پر افسر صاحب جلسہ گاہ نے عرض کیا کہ باقاعدہ دونوں ہالوں سے ملحق مختلف حصوں میں بیوت الخلاء موجود ہیں۔ قریباً 80 کے قریب بیوت الخلاء مردوں کی طرف موجود ہیں اور اتنے ہی خواتین کی طرف ہیں اور صفائی کے لئے باقاعدہ شعبہ صفائی کی ٹیمیں کام کررہی ہیں۔

حضورانور نے فرمایا صفائی کا اچھا انتظام ہونا چاہئے اور یہ ساتھ ساتھ ہونی چاہئے۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو جامعہ کے طلباء یہاں موجود ہیں وہ کھڑے ہوجائیں۔ حضورانور نے فرمایا کیا آپ کو دو تین راتیں جاگنے کا تجربہ ہے یہ آپ کو ہونا چاہئے اگر دن رات کام کرنا پڑے تو آپ کو اس کا تجربہ ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تمام طلباء سے ان کی کلاسز اور جلسہ سالانہ کے موقع پر ان کی ڈیوٹیوں کے بارہ میں دریافت فرمایا:

چار پانچ طلباء نے جب عرض کیا کہ ہماری ڈیوٹی افسر صاحب جلسہ سالانہ کے دفتر میں ہے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: اتنے زیادہ طلباء کی ڈیوٹی دفتر میں لگادی ہے۔ جامعہ والوں کو ایسی جگہ ڈیوٹی دینی چاہئے جہاں سخت کام ہو۔

اس پر افسر صاحب جلسہ سالانہ نے بتایا کہ ان سب سے آگے مختلف جگہوں پر کام لینا ہے۔ بعض لنگر خانہ میں بھی کام کریں گے۔

بعدازاں آٹھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

ویب سائٹ پر جلسہ کی خبر

ویب سائٹ داسٹار (thestar.com) اس ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 لاکھ 80 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 6 ؍اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

انٹاریو میں اکتوبر کو (دینی) ورثہ کا مہینہ قرار دے دیا گیا۔

اس بل کے پاس کرانے کا مقصد (دینی) تاریخ اور ثقافت کے بارے میں معلومات کو بڑھانا ہے۔ آرٹیکل میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ یہ قرارداد ان دنوں میں پاس ہوئی ہے جبکہ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد ان دنوں کینیڈا کے دورہ پر ہیں۔ دورہ کا مقصد جلسہ سالانہ میں شرکت کرنا ہے جس کا آغاز خطبہ جمعہ سے ہوگا اور توقع کی جاتی ہے کہ کئی ہزار لوگ شامل ہوں گے اور تمام دنیا میں بذریعہ ایم ٹی اے نشر کیا جائے گا۔

7؍اکتوبر 2016ء

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر بیت الذکر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج جماعت احمدیہ کینیڈا کے چالیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہورہا تھا۔

جلسہ سالانہ کینیڈا

اور آج اس جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ اس جلسہ کی نمایاں خصوصیت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس اس جلسہ میں شرکت تھی۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے جماعت کینیڈا نے انٹرنیشنل سنٹر میں بعض بڑے وسیع وعریض ہال حاصل کئے تھے۔

یہ انٹرنیشنل سنٹر ٹورانٹو شہر کے جنوب مغرب میں واقع مسی ساگا (Mississaga) شہر اور ٹورانٹو ایئرپورٹ کے نزدیک ایک وسیع وعریض نمائش گاہ ہے۔ اس میں پانچ بڑے وسیع ہال اور متعدد چھوٹے ہال اور دفاتر اور متعلقہ تمام سہولتیں موجود ہیں۔

اس سنٹر کے ہال نمبر 5 میں مردانہ جلسہ گاہ اور ہال نمبر 3 میں لجنہ کی جلسہ گاہ بنائی گئی تھی جبکہ دیگر دو بڑے ہالوں میں مرد احباب اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

بڑے ہال سے ملحقہ ایک ہال میں جلسہ سالانہ کے مختلف دفاتر اور بک سٹور اور کتابوں کی نمائش لگائی گئی تھی۔ نیز رسالہ ریویو آف ریلیجنز شعبہ سلطان القلم، ہیومینیٹی فرسٹ، انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی اور شعبہ میڈیا اور پریس کے دفاتر بھی بنائے گئے تھے۔

اس انٹرنیشنل سنٹر کے تمام ہال ایئرکنڈیشنڈ ہیں۔ مردانہ ہال میں سٹیج بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور ہال کی دیواروں پر مختلف بینرز لگائے گئے تھے۔ ہال کے دونوں جانب کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ جبکہ درمیان میں نرم کارپٹ بچھا کر نیچے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جو ہال مردانہ جلسہ گاہ کے لئے استعمال ہوا اس کا رقبہ ایک لاکھ مربع فٹ ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوپہر ایک بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پولیس کے Escort میں جلسہ گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کے بارہ موٹرسائیکلز نے قافلہ کو Escort کیا اور ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر راستہ کو کلیئر کیا۔

ایک بجکر پینتیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔

جلسہ گاہ کے بیرونی احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضورانور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضورانور نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضورانور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

(اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ روزنامہ الفضل کے

13؍اکتوبر 2016ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر Live نشر ہوا۔ پرچم کشائی کی تقریب بھی Live دکھائی گئی۔

حضور انور کے خطبہ جمعہ کا یہاں براہ راست تین زبانوں انگریزی، عربی اور فرنچ میں رواں ترجمہ کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں کینیڈا کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت ہزارہا میل کے بڑے لمبے اور طویل سفر طے کرکے اپنی پچاس سالہ جوبلی کے اس تاریخ ساز جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے تھے۔ وہاں امریکہ سے بھی احباب ہزاروں کی تعداد میں اس جلسہ میں شمولیت کے لئے محض اس لئے پہنچے تھے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جلسہ میں شمولیت فرما رہے تھے۔

امریکہ سے آنے والی بعض فیملیز بھی ہزارہا میل کے طویل فاصلے طے کرکے جلسہ کینیڈا میں شمولیت کے لئے پہنچی تھیں۔ امریکہ کے علاوہ دنیا کے مزید تیس ممالک سے آنے والے احباب بھی اس جلسہ میں شمولیت کی سعادت پا رہے تھے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کینیڈا کے جلسہ میں اتنی کثرت سے بیرونی ممالک سے احباب آئے تھے۔

ان آنے والے سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔

پریس کانفرنس

نماز جمعہ و نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس انٹرنیشنل سنٹر کی ایک دوسری عمارت کے کانفرنس روم میں تشریف لے آئے جہاں پہلے سے الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا، CTV چینل، Tarvis CP24 چینل، مسی ساگا نیوز، ٹورانٹو سٹار، CTV نیوز اور TAG TV کے جرنلسٹس اور نمائندے موجود تھے۔ تین بجے پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

سب سے پہلا سوال سی ٹی وی (CTV) کی جرنلسٹ نائیومی صاحبہ نے کیا کہ ایک امن کے پیغام کی اور دوسری محبت کی سب سے بات کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے بہت ساری تحریکات کینیڈا میں کی ہیں۔ جیسا کہ Meet a Family .... ہے۔ اتنی ساری نفرت کے ہوتے ہوئے، آپ یہ کیسے کریں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جو بھی یہ گروپ کر رہے ہیں، یہ سب (دین حق) کی تعلیم کے خلاف ہے۔ پس ہم تو قرآن کریم کی پیروی کرتے ہیں اور اس میں کبھی کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ تم ایسا وحشیانہ سلوک کرو۔ جیسا کہ (-) کر رہے ہیں۔ سر قلم کرنا کبھی جائز نہیں ہو سکتا۔ خودکش حملہ بھی جائز نہیں ہے۔ کسی انسان کا بے سبب قتل ایسا ہی ہے جیسا کہ تمام انسانیت کا قتل۔ قرآن کریم ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے۔ پس مجھے علم نہیں کہ وہ یہ تعلیم کہاں سے لیتے ہیں۔ جو وہ عمل کر رہے ہیں۔ اس کا (دین حق) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی لئے ہم احمدی یہ پیغام پھیلا رہے ہیں اور یہی (دین حق) کا حقیقی پیغام ہے۔ جو قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ سے معلوم ہوتا ہے۔ ہم اپنی تعلیم اور کہیں سے نہیں لے رہے۔ ہم (دین حق) کے اس حقیقی پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنا پورا زور لگا رہے ہیں۔ وہ لوگ جن کو (دین حق) کا تھوڑا سا علم ہے یہاں تک کہ میڈیا کے لوگ بھی، وہ بھی جانتے ہیں کہ یہ انتہا پسند گروپ حقیقی (دین حق) پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔ بعض میڈیا والوں نے ان انتہا پسند گروپ سے سوالات کئے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کو حقیقی (دین) کا کوئی علم نہیں۔ پس یہ گروپ والے کہتے ہیں کہ ہمیں نہیں معلوم کہ (دین حق) کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔ لیکن ہم وہی کر رہے ہیں جو ہمارے بالا افسروں نے ہمیں حکم دیا ہے۔

اس کے بعد CP24 کے جرنلسٹ Travis نے سوال کیا کہ امریکہ کا صدارتی انتخاب ایک ماہ تک ہونے والا ہے۔ جس کا نتیجہ پوری دنیا کو متاثر کرے گا۔ اس مہم سے بہت سارے نازک معاملات ظاہری طور پر کھل کر سامنے آئے ہیں۔ جیسا کہ Racist اور مذہبی مسائل۔ Donald Trump جو کہ ریپبلکن نمائندہ ہے کہتا ہے کہ اگر وہ منتخب ہو گیا تو وہ تمام مسلمانوں پر کچھ مدت کے لئے پابندی لگا دے گا۔ آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے اور کیا آپ کسی خاص نمائندہ کا ساتھ دے رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسے جیتنے دیں، پھر میں جواب دوں گا۔ آپ ان مسلمانوں کے بارہ میں کیا کریں گے جو امریکہ میں رہتے ہیں۔ یہ تمام امور سیاست سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا یہ ایک قسم کی انتخابی چال ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر وہ منتخب ہو جائے گا تو ویسا کرے گا جیسا اس نے کہا ہے۔

بعدازاں ٹورانٹو سٹار کی جرنلسٹ حنا صاحبہ نے سوال کیا کہ میں سوچ رہی تھی کہ (-) میں امام کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت بہت سارے انتہا پسند گروپس ہیں جو اپنے مقاصد کے پیچھے کئی سالوں سے لگے ہوئے ہیں۔ وہ (-) ممالک میں اپنے ہی لوگوں کے ساتھ بہت وحشیانہ سلوک کر رہے ہیں اور (-) ممالک کے باہر بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے امام کی ضرورت بہت واضح ہے۔ (-) کو ایک ایسے وجود کی ضرورت ہے جو ان کی صحیح راستے کی طرف راہنمائی کرے۔ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے، اسلام کے بانی آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی اور بتایا تھا کہ آخری وقت میں ایسا زمانہ آئے گا کہ (دین حق) کی حقیقی تعلیم کو بھلا دیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو مہدی ہوگا۔

اسے مسیح کا بھی خطاب دیا جائے گا۔ اس مصلح کے آنے کے بارہ میں بہت سارے نشان آنحضرت ﷺ نے پہلے سے بتائے تھے۔ وہ سب نشان اب پورے ہو چکے ہیں۔ ہم یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ شخص آ چکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ ہیں۔ آپ نے سو سال پہلے مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی خلافت جاری ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرے خیال میں یا کسی مذہبی شخص یا عالم جس کو (دین حق) کی حقیقی تعلیم کا علم ہے۔ ان تمام مسائل کا حل جن کے سبب (-) ممالک میں پریشانی یا فساد برپا ہے اور تمام دنیا بے چینی میں ہے، فقط یہی ہے کہ اس شخص کو مان لیا جائے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہے اور جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے۔ ہم احمدی یہ مانتے ہیں کہ ایک دن اللہ کے فضل سے لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ (دین) کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور دنیا کے اکثر لوگ اس جماعت میں شامل ہو جائیں گے تاکہ کامل امن اور انصاف قائم ہو جائے۔

اس کے بعد مسی ساگا نیوز کے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کینیڈا کبھی کبھار آتے ہیں۔ آج آپ یہاں پیل ریجن مسی ساگا میں ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے اور آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے خیال میں یہ میرا چوتھا یا پانچواں کینیڈا کا دورہ ہے۔ احمدیہ (-) جماعت کینیڈا، اپنا پچاس سالہ جشن منا رہی ہے۔ تقریباً پچاس سال پہلے یہاں جماعت کا آغاز ہوا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت اچھی طرح سے قائم ہو چکی ہے۔ وہ اپنا سالانہ جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ ہر سال اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرتے ہیں۔ لیکن یہ سال جماعت کے یہاں پچاس سال مکمل ہونے کی وجہ سے خاص ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی کہ میں جماعت کے افراد کو مخاطب کروں۔ پس یہ وجہ ہے کہ میں ادھر آیا ہوں۔ مسی ساگا میں جلسہ اس لئے ہو رہا ہے کیونکہ اور کوئی وسیع جگہ نہیں مل سکی، جہاں یہ جلسہ منعقد کیا جائے۔ اس لئے انہوں نے کچھ ہال یہاں کرائے پر لئے ہیں۔ ہر سال یہ کرائے پر ہال لے کر یہاں جلسے کا انعقاد کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ میں یہاں ہوں۔ آج جمعہ ہے اور ہر جمعہ پر میں خطبہ دیتا ہوں جس میں اپنی جماعت کے افراد کو مخاطب ہوتا ہوں۔ جو کہ تمام دنیا میں ہمارے ٹی وی چینل سے مختلف زبانوں میں سنا اور دیکھا جاتا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ میں آج یہاں مسی ساگا میں ہوں۔

اس کے بعد سی ٹی نیوز کے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میں جانتی ہوں کہ احمدیہ جماعت ان الفاظ پر قائم ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ اس پیغام کو آج کے معاشرے میں پھیلانے کی کیا اہمیت ہے؟ میں تھوڑی تاخیر سے آئی ہوں اور معذرت خواہ ہوں اگر یہ سوال پہلے پوچھا گیا ہو۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے خیال میں یہ بات کافی واضح ہے کہ یہ پیغام آج کے دور میں کتنا اہم ہے، جہاں انتہا پسند گروپس بہت سارے مظالم اور وحشیانہ سلوک کر رہے ہیں۔ وہ یقیناً (-) کی نمائندگی نہیں کرتے۔ یہ ایک چھوٹا گروپ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ داعش کی ممبر شپ فقط چند ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ (-) کی تعداد کے لحاظ سے یہ نمبر بہت تھوڑا ہے۔ لیکن ان کا بڑھتا ہوا اثر بہت زیادہ ہے۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں خودکش حملے سے یا اور ایسے ظالمانہ فعل سے فساد برپا کر سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں جو پیغام پوری دنیا میں پھیلانے والا ہے وہ یہی ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ نہ صرف یہ کہ (-) اس کو پھیلائیں بلکہ سب کو یہ پھیلانا چاہئے۔ ہمیں آپس میں محبت کو بڑھانا چاہئے۔ ہمیں آپس میں سلامتی اور امن سے رہنا چاہئے۔ ہمیں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ بس یہی پیغام ہے جو ہر طرف پھیلانا ضروری ہے۔ ہم نے یہ نعرہ کس مقصد سے بنایا ہے۔ کیونکہ بانی سلسلہ جماعت احمدیہ نے (دینی) تعلیم اور قرآن کریم کا خلاصہ ان دو فقروں میں نکالا ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے خالق اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرو۔ پس اگر تم ایسا کرو گے تو سب ٹھیک رہے گا۔ اگر (-) اس بات کو سمجھ لیں تو میرا نہیں خیال کہ دوسرے لوگ ان پر انگلی اٹھائیں گے کہ یہ انتہا پسند ہیں اور ظالم ہیں اور یہ ایسے ہیں اور یہ ویسے ہیں۔

بعدازاں سی ٹی وی کی جرنلسٹ نیومی صاحبہ نے سوال کیا کہ میں آپ کے بارہ میں پڑھ رہی تھی کہ آپ پاکستان میں احمدیت کی تعلیمات پر عمل نہیں کر سکتے۔ یہ بات کینیڈا میں رہتے ہوئے عجیب لگتی ہے۔ ہمارا ملک ایک مختلف رنگ و نسل کے لوگوں کا ملک ہے۔ آپ کیسا محسوس کرتے ہیں جب آپ کینیڈا آتے ہیں اور آپ کا کینیڈا کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس کے سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب سے مجھے اس مقام پر منتخب کیا گیا میں پاکستان میں نہیں رہتا بلکہ لندن یوکے میں رہتا ہوں۔ وہاں بھی مذہب کی آزادی ہے۔ ہم جو چاہیں کریں جو چاہیں مانیں اور عمل کریں۔ تمام

مغربی دنیا میں یا تمام ممالک میں جہاں جمہوریت اچھی طرح قائم ہے۔ وہاں مذہب کی اور کئی قسم کی آزادی ہے۔ پس جب میں کینیڈا آتا ہوں تو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ میں پہلے سے ہی اس کا عادی ہوں۔ کیونکہ پچھلے تیرہ سال سے میں یوکے میں رہ رہا ہوں۔ میں دوسرے یورپین ممالک میں بھی سفر کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ آسٹریلیا اور دوسرے ممالک میں بھی گیا ہوں۔ ان سب ممالک میں اپنے آپ کو آزاد محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ جو میں کرتا ہوں اس کی میں (اشاعت) بھی کرسکتا ہوں اور اس کو بیان بھی کرسکتا ہوں۔ کینیڈا میں بھی ایسا ہی ہے۔ میں خوش ہوں کہ کینیڈا ملٹی کلچرل ملک ہے اور آپ کو مذہب کی آزادی کے ساتھ ساتھ اظہار رائے اور ہر قسم کی آزادی حاصل ہے۔

اس کے بعد Tag TV کی جرنلسٹ حلیمہ سعدیہ نے سوال کیا کہ ہم آپ کو (-) دنیا میں بہت بااثر وجود سمجھتے ہیں۔ اس وجہ سے میں جاننا چاہتی ہوں کہ بحیثیت (-) ہم کس طرح اس دنیا کے شہری کی ذمہ داری نبھا سکتے ہیں اور یہ کہ کن وجوہات کی بناپر (-) کا تنزل ہوا ہے۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر آج کے (-) (دین حق) اور قرآن کی حقیقی تعلیم پر عمل کریں تو وہ اپنے آپ میں بہتری لاسکتے ہیں۔ انتہا پسند (-) نے قرآن کریم کی اصلی تعلیم کو غلط پیش کیا ہے۔ (-) کی اکثریت قرآن کی حقیقی تعلیم سے ناواقف ہے۔ وہ قرآن کریم اور تفاسیر نہیں پڑھتے۔ بیشک بہت سے علماء گزرے ہیں۔ جنہوں نے قرآن کریم کی تفصیلی تفاسیر تصنیف کی ہیں۔ ان کی تفاسیر میں اس بات کا کہیں ذکر نہیں ملتا کہ ایسا وحشیانہ سلوک کرو۔ پس جس کی اصلاح کرنی ہے وہ (-) ہے۔ (-) کی اصلاح ہوگی تو پھر امن ہوگا۔ اتاترک نے ترکی میں جو قدم لیا تھا وہ یہ تھا کہ فسادی (-) کو سمندر میں غرق کردیا۔ پس جب تک حکومتیں ان (-) کے خلاف سخت اقدام نہیں لیتیں تب تک (-) کی اصلاح نہیں ہوسکتی کیونکہ وہی ہیں جو لوگوں کو (دین حق) کی غلط تعلیمات دیتے ہیں اور پھر ان کو فضولیات میں بھڑکا رہے ہیں۔

بعد ازاں ٹورانٹو سٹار کی جرنلسٹ حنا صاحبہ نے سوال کیا کہ انتہا پسندی کے خلاف جماعت احمدیہ کیا اقدام کررہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے یعنی ہم کوئی ظاہری اقدامات نہیں کرسکتے۔ جو ہم کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ (دین حق) کی حقیقی تعلیم کی (اشاعت) کریں۔ (-) میں سے وہ لوگ جو اس تعلیم سے باخبر ہیں اور وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم احمدی جو تعلیم دے رہے ہیں وہ حقیقی اور صحیح (دینی) تعلیم ہے تو بعض اوقات وہ احمدیت کے سفیر بن جاتے ہیں یا وہ احمدی ہوجاتے ہیں۔ بس یہ ایک Slow Process ہے اور ہم امید کرتے ہیں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، ایک دن انشاء اللہ ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور پھر یہ ظلم وستم ختم ہوجائے گا۔ پس کچھ ہمت اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ ہم خوب ہمت سے کام لیتے ہیں۔ ہم اپنا کام ترک نہیں کریں گے۔ جس ایک شخص نے (-) اور تمام دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کیا تھا وہ انڈیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں کا واحد اور اکیلا شخص تھا۔ تقریباً 108 سال آپ کو گزرے ہوئے ہوچکے ہیں۔ آپ کے دعویٰ کے بیس سال بعد آپ کی وفات ہوئی۔ جب آپ نے دعویٰ کیا، آپ اکیلے تھے اور جب آپ کی وفات ہوئی تو اس وقت تک 4 لاکھ احمدی ہوچکے تھے۔ اب ہم تقریباً 209 ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ افریقہ میں لاکھوں ہیں۔ ہر سال کئی لاکھ لوگ ہماری جماعت میں داخل ہورہے ہیں۔ پس اس طرح ہم ترقی کررہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اسی طرح ہم ان مسائل پر غلبہ پائیں گے۔ ہاں! یہ ایک وقتی سلسلہ ہے۔ لیکن اسی طرح مذہبی جماعتیں ترقی پاتی ہیں۔ 300 سال تک عیسائیت نہیں پھیلی تھی۔ یہاں تک کہ آخرکار جب بادشاہ نے عیسائیت قبول کی تو پھر وہ پھیلی۔ بانی جماعت احمدیہ کی پیشگوئی ہے کہ 300 سال نہیں گزریں گے کہ تم کہہ سکو گے کہ لوگوں کی اکثریت احمدیت کے دامن میں آچکی ہے۔ پس بفضل اللہ تعالیٰ ہم اسی کی امید کرتے ہیں۔ نہ صرف امید بلکہ ہمیں اس بات پر کامل یقین ہے۔

یہ پریس کانفرنس تین بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی۔

صوبہ اونٹاریو کی Premier کی حضور انور سے ملاقات

صوبہ اونٹاریو کی Premier حضور انور سے ملاقات کرنے کے لئے اپنے ایک صوبائی ممبر پارلیمنٹ اور بعض سٹاف ممبران کے ساتھ آئی ہوئی تھیں۔

موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ جلسہ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا آج یہاں 20 ہزار سے زائد لوگ تھے۔ آئندہ دنوں میں توقع ہے کہ یہ تعداد 25,24 ہزار ہوجائے گی۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ ہمارا اونٹاریو صوبہ ملک کی آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔ ملک کی 40 فیصد آبادی اس صوبہ میں ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ جو اس وقت امن کی خرابی کے حالات سامنے آرہے ہیں اس بارہ میں حضور ہماری رہنمائی فرمائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کامل انصاف کرو اور عدل کرو اور ہر ایک کو اس کا حق دو، کسی قوم ملک سے ناانصافی نہ کرو۔ حضور انور نے فرمایا: یہ جو ویسٹرن ممالک میں گروپس حملے کررہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ بڑی طاقتیں ان کے ملک کے ان لیڈروں کی مدد کررہی ہیں جو اپنے ملک میں عوام کے ساتھ انصاف نہیں کرتے۔ تو یہ بھی ایک وجہ ہے کہ پھر یہ گروپس انتقامی کارروائی کرتے ہیں۔ ان گروپس کی بے چینی کی یہ وجہ صحیح ہے یا غلط ہے لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی حکومتوں کو بڑی طاقتوں سے مدد مل رہی ہے۔ پس آپ لوگوں کو حکمت کے ساتھ پلاننگ کرنی پڑے گی اور اصل یہی ہے کہ عدل وانصاف سے کام لیں تو سارے مسئلے حل ہوجائیں گے۔

موصوفہ نے اس بات پر جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت احمدیہ ہمارے اس صوبہ اونٹاریو (Ontario) میں اچھا کام کررہی ہے اور صوبہ کی ترقی کے کاموں میں جماعت کا کافی حصہ ہے۔

اس ملاقات کے بعد یہاں انٹرنیشنل سنٹر سے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس کے Escort میں واپس پیس ویلیج کے لئے روانہ ہوئے اور ساڑھے چار بجے تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پریس ومیڈیا کوریج

جلسہ کے حوالہ سے 7/اکتوبر کو جو میڈیا اور پریس میں کوریج ہوئی۔

سٹی ٹی وی نیوز نے خبر دی کئی ہزار احمدی آج انٹرنیشنل سنٹر میں جمع ہوئے ہیں کہ اپنے خلیفہ کا خطاب سنیں۔ ایک احمدی دوست نے بتایا کہ یہ کینیڈا میں (-) کا سب سے بڑا جلسہ ہے اور اس میں 20 ممالک سے ہزاروں احمدی شامل ہورہے ہیں۔ ایک اور دوست نے بتایا کہ یہ ایک حیران کن بات ہے کہ ایک شخص سے ہزاروں لوگ ایسے متاثر ہوتے ہیں کہ ہر کسی کے پاس اپنی ایک کہانی ہے کہ کیسے خلیفہ کے سبب ان میں روحانی تبدیلی پیدا ہوئی۔

سی ٹی وی ٹورانٹو نے ویڈیو خبر دی کہ خلیفہ مسرور احمد، جو کہ احمدیوں کے لئے بشپ پوپ ہیں، کینیڈا میں سب سے بڑی (-) جماعت کو انہوں نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ دین حق کی حقیقی تعلیم امن پر مبنی ہے اور احمدی چاہتے ہیں کہ یہ پیغام دنیا میں پھیلے۔ یہ کینیڈا جماعت کا چالیسواں جلسہ سالانہ ہے۔ احمدیوں نے بہت سی تحریکات شروع کر رکھی ہیں تاکہ لوگوں کو پتہ لگے کہ دین حق کی اصل حقیقی تعلیم کیا ہے، جیسا کہ ..... Meet a Family Campaign اور ISIS کے خلاف بھی مختلف Campaigns کی ہیں۔ کئی سیاستدانوں نے جماعت کا اس حوالہ سے شکریہ ادا کیا ہے کہ وہ Syrian Refugees کی مدد کرتے ہیں۔ اس دورہ میں خلیفہ کی وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات بھی ہے۔

احمدیت کے خلیفہ کی انتہاپسندی کے نام تنقید

خلیفہ نے بتایا کہ دین حق کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ اور اس کی مخلوق کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ۔ انتہاپسندی کے خلاف جہاد کا یہ بھی طریقہ ہے کہ دین حق کی اصلی تعلیم کی اشاعت کی جائے۔ اس کام کو وقت ضرور لگے گا لیکن ایک دن بالآخر ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور پھر یہ ظلم وستم کے دور کا خاتمہ ہوگا۔ کسی کو بھی کوئی تکلیف نہ دو۔ اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ کسی کا جو بھی مذہب ہو اس کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔

ڈپٹی نذیر احمد

اردو کے نامور ادیب ڈپٹی نذیر احمد 6 دسمبر 1836ء کو بجنور میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم اپنے والد مولوی سعادت علی اور مولوی نصر اللہ سے حاصل کی اور پھر دہلی آکر دہلی کالج میں داخل ہوئے جہاں آپ نے عربی ادب، فارسی اور ریاضی کی تکمیل کی۔ مولانا الطاف حسین حالی، مولانا محمد حسین آزاد، ذکاء اللہ، پیارے لال آشوب اور منشی کریم الدین آپ کے ہم سبق تھے۔

تحصیل علم کے بعد ڈپٹی نذیر احمد پنجاب چلے آئے۔ جہاں وہ ترقی کرکے آہستہ آہستہ انسپکٹر مدارس ہوگئے۔ اسی دوران کلام مجید حفظ کیا اور انگریزی میں استعداد بڑھائی۔ پھر مسٹر ولیم میور کے اشتراک سے انڈین پینل کوڈ کا تعزیرات ہند کے نام سے ترجمہ کیا۔ جس سے متاثر ہوکر لیفٹیننٹ گورنر نے انہیں خانپور میں تحصیلدار مقرر کیا پھر کچھ عرصے بعد ڈپٹی کلکٹر بنادیئے گئے۔

بعد ازاں ڈپٹی نذیر احمد کی خدمات ریاست حیدرآباد نے حاصل کرلیں اور انہیں افسر بندوبست بنادیا۔

تاہم ڈپٹی نذیر احمد کی شہرت کا اصل سبب ان کے ناول ہیں۔ جن میں سے پہلا ناول مرآۃ العروس 1869ء میں شائع ہوا تھا۔ مرآۃ العروس کو اردو کا پہلا ناول تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد بنات النعش، توبۃ النصوح، فسانہ مبتلا، ابن الوقت اور رویائے صادقہ منظر عام پر آئیں۔

ان ناولوں کے ذریعے ڈپٹی نذیر احمد نے اصلاح معاشرہ کی خدمات انجام دیں جس کے اعتراف کے طور پر حکومت نے انہیں شمس العلماء کے خطاب سے نوازا۔ اس کے علاوہ قرآن پاک کا ترجمہ، الحقوق والفرائض، مطالب القرآن، امہات الامہ، مواعظ حسنہ اور قانون شہادت آپ کی دوسری کتابیں ہیں جن کا موضوع مذہب ہے۔

ڈپٹی نذیر احمد کا شمار اردو کے صاحب طرز انشاء پردازوں میں ہوتا ہے۔

3 مئی 1912ء آپ کی تاریخ وفات ہے۔

☆..........☆..........☆

4

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری۔ تقسیم انعامات اور خطاب۔ بنگلہ دیشی احباب سے ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

8/اکتوبر2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری

آج جلسہ سالانہ کینیڈا کا دوسرا دن تھا اور پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ میں خطاب تھا۔ گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ (Peace Village) سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے اور گیارہ بجکر چالیس منٹ پر لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں خواتین نے بھرپور نعروں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ طلعت صادق صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ منصورہ رؤف صاحبہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ؎

باب رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا

عزیزہ صبیحہ ہاشمی نے خوش الحانی سے پڑھا۔

تقریب تقسیم اسناد و میڈلز

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا تعالیٰ نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔

درج ذیل خوش نصیب طالبات نے یہ اسناد میڈلز حاصل کئے۔

ہائی سکول کی طالبات

1۔فکیحہ جمیل گریڈ12۔98فیصد نمبرز
2۔سیدہ صوفیہ جنود گریڈ12۔96فیصد نمبرز
3۔اعشنہ احمد گریڈ12۔95فیصد نمبرز
4۔شاکرہ خواجہ گریڈ12۔95فیصد نمبرز
5۔عائشہ ریان گریڈ12۔94فیصد نمبرز
6۔مریم خلیل گریڈ12۔93فیصد نمبرز
7۔نعمان محمود گریڈ12۔92فیصد نمبرز
8۔نحال مبارک گریڈ12۔92فیصد نمبرز
9۔ثمر محمود گریڈ12۔92فیصد نمبرز
10۔نبیلہ کوہل گریڈ12۔92فیصد نمبرز
11۔نیاب ملک گریڈ12۔92فیصد نمبرز
12۔رملہ محمود گریڈ12۔91فیصد نمبرز
13۔ثمرہ منگلہ گریڈ12۔91فیصد نمبرز
14۔نبیلہ چوہدری گریڈ12۔91فیصد نمبرز
15۔مہوش بٹ گریڈ12۔91فیصد نمبرز
16۔ناول ملک گریڈ12۔90فیصد نمبرز
17۔ضحیٰ احمد گریڈ12۔90فیصد نمبرز
18۔سارہ وقار گریڈ12۔90فیصد نمبرز
19۔کنزہ ملک گریڈ12۔90فیصد نمبرز
20۔تہمینہ صدف گریڈ12۔90فیصد نمبرز

کالج

1۔حبہ نور ایڈوانس ڈپلومہ ڈینٹل ہائجین 93 فیصد نمبرز

یونیورسٹی انڈر گریجوایٹ

1۔وجیہہ سعید بیچلر آف ایجوکیشن 92فیصد نمبرز
2۔ماریہ احمد مرزا بیچلر آف ایجوکیشن 89فیصد نمبرز
3۔تسمیہ منظور بیچلر آف ایجوکیشن 89فیصد نمبرز
4۔حارثہ محمود بی ایس سی آسٹروفزکس 85 فیصد نمبرز
5۔حفصہ ماجد ڈاکٹر آف میڈیسن 85فیصد نمبرز
6۔ماریہ وقار بی اے کاگنیٹو سائنس اینڈ سائیکالوجی 85فیصد نمبرز
7۔روبینہ شاہ بیچلر آف ایجوکیشن 84فیصد نمبرز
8۔ماریہ چیمہ بیچلر آف ایجوکیشن 84فیصد نمبرز
9۔ماریہ اقبال بیچلر آف آرٹ 84نمبرز
10۔عطیۃ الکریم پراچہ بیچلر آف اپلائیڈ سائنس سائیکالوجی 84فیصد نمبرز
11۔حنا ڈار بی اے کریمینالوجی اینڈ لاسٹڈیز 84نمبرز
12۔نائلہ محمود بی اے پولیٹکل سائنس 82فیصد نمبرز
13۔مریم وسیم بی ایس سی فارمیسی 81فیصد نمبرز
14۔سحرش حنا بیچلر آف ایجوکیشن 80فیصد نمبرز
15۔فریال جنود بیچلر آف کامرس 80فیصد نمبرز

یونیورسٹی پوسٹ گریجوایٹ

1۔فائضہ بھٹی ماسٹر آف کونسلنگ سائیکالوجی 95فیصد نمبرز
2۔عافیہ نصرت ماسٹر آف میتھ میٹکس
4۔خولہ منگلا ماسٹر آف ہیومن ریسورس مینجمنٹ 86فیصد نمبرز
5۔صدف سید ماسٹر آف پبلک پالیسی ایڈمنسٹریشن اینڈ لاء 85فیصد نمبرز
6۔رابیہ اسلم ماسٹر آف کمپیوٹر سائنس 85 فیصد نمبرز
7۔امیرہ ہاشمی ماسٹر آف ایجوکیشن 85 فیصد نمبرز
8۔آنسہ نرگس ماسٹر آف آرٹس ہیلتھ اینڈ ایجنگ 85فیصد نمبرز
9۔وردہ قاضی ماسٹر آف ایجوکیشن ڈیولپمینٹل سائیکالوجی 84فیصد نمبرز
10۔سارہ سعید ماسٹر آف سائنس ایپڈیمیولوجی 84نمبرز
11۔نورین سہیل ماسٹر آف ایجوکیشن 83فیصد نمبرز
12۔رابیہ شہاب ماسٹر آف پبلک ہیلتھ 80فیصد نمبرز
13۔نایاب عابد ماسٹر آف ایجوکیشن پالیسی اینڈ لیڈر شپ 80فیصد نمبرز

پاکستانی طالبات

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے تحت، پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں سے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی درج ذیل طالبات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے اسناد حاصل کیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے انہیں گولڈ میڈل پہنائے۔

1۔وجیہہ احمد او لیول۔کیمبرج یونیورسٹی 9اے
2۔وجیہہ احمد اے لیول۔کیمبرج یونیورسٹی 6اے
3۔امۃ المصور او لیول۔کیمبرج یونیورسٹی 8اے
4۔درعدن باسط او لیول۔کیمبرج یونیورسٹی 5 اے اور 3 اے
5۔وسیمہ رحمان ایف ایس سی۔ پری میڈیکل بلوچستان بورڈ سیکنڈ پوزیشن
6۔وسیمہ رحمان ایم بی بی ایس۔ بولان میڈیکل کالج تھرڈ پوزیشن
7۔مریم مبارک اے لیول۔کیمبرج یونیورسٹی 14اے
8۔نائلہ عظمت بی بی اے۔ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد
9۔امۃ الشافی ایم بی بی ایس۔ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز انڈیا
10۔امۃ المعیز ایم ایس سی، مائیکرو بیالوجی۔ پنجاب یونیورسٹی
11۔قانتہ فردوس ایم ایس زوآلوجی۔ لاہور کالج ویمن یونیورسٹی فرسٹ پوزیشن
12۔خلود مناعودہ بیچلر۔ آرکیٹیکٹ انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی 86.7 فیصد
13۔صائمہ عرفان ایف ایس سی فرسٹ پوزیشن

حفظ القرآن

جماعت احمدیہ کینیڈا کے تحت یہاں حفظ القرآن سکول بھی جاری ہے۔ اس سکول سے سال 2012ء اور سال 2013ء میں جن بچیوں نے قرآن کریم کا حفظ مکمل کیا ہے۔ ان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔

ان خوش نصیب بچیوں کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔عزیزہ مہک شہزادی دورانیہ دو سال تین ماہ
2۔شافیہ کاہلوں دورانیہ دو سال دو ماہ
3۔آصفہ کاہلوں دورانیہ تین سال
4۔مریم بھٹی دورانیہ دو سال
5۔عصمہ صباحت دورانیہ دو سال تین ماہ
6۔دانیہ چوہدری دورانیہ دو سال چھ ماہ
7۔شفاء اشفاق دورانیہ دو سال دس ماہ
8۔باسمہ گھمن دورانیہ دو سال دس ماہ
9۔باسمہ ساجد دورانیہ دو سال
10۔آنوش ساجد دورانیہ دو سال چار ماہ
11۔رامین طاہر دورانیہ دو سال
12۔ضحیٰ باجوہ دورانیہ دو سال دس ماہ
13۔دانیہ ناصر دو سال آٹھ ماہ

جماعتی انتظامات کے تحت عائشہ اکیڈمی کینیڈا سے عزیزہ یاسلہ احمد نور مبشرہ نے ڈپلومہ حاصل کیا۔ دورانیہ 3 سال۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ بجکر بیس منٹ پر لجنہ سے خطاب فرمایا۔

(اس خطاب کا خلاصہ روزنامہ الفضل مورخہ 14/اکتوبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب MTA انٹرنیشنل پر Live نشر ہوا اور یہاں جلسہ گاہ میں مقامی طور پر اس خطاب کے انگریزی، عربی اور فرنچ زبانوں میں رواں تراجم بھی ہوئے۔

حضور انور کے خطاب کے بعد لجنہ جلسہ گاہ پُر جوش اور ولولہ انگیز نعروں سے گونج اٹھی۔

بعد ازاں لجنہ اور بچیوں نے گروپس کی صورت

میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ افریقن امریکن خواتین اور بچیوں نے اپنے لوکل انداز میں نظمیں پیش کیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے بچوں والے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں مائیں اپنے چھوٹی عمر کے بچوں کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سن رہی تھیں۔

جلسہ کے دفاتر اور نمائش کا معائنہ

بعدازاں ایک بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال کے معائنہ کے لئے تشریف لے آئے جہاں جلسہ سالانہ کے بعض دفاتر اور نمائش وغیرہ لگائی گئی تھی۔

حضور انور نے دفتر رسالہ ریویو آف ریلیجنز، سلطان القلم، ہیومینیٹی فرسٹ، پریس اینڈ میڈیا اور انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی کا معائنہ فرمایا اور ان کے انچارج صاحبان سے گفتگو فرمائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیس ویلج بیت الذکر جانے کے لئے روانہ ہوئے اور پولیس کے بارہ موٹر سائیکلز نے قافلہ کو Escort کیا اور دوران سفر ساتھ ساتھ تمام راستے کلیئر کرتے رہے۔ دو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیس ویلج تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سرائے محبت تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔

بنگلہ دیشی احباب کی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں تشریف لائے جہاں امریکہ سے آنے والے بنگلہ دیشی احباب کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا۔

امریکہ سے 91 کی تعداد میں بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے احباب مرد وخواتین آئے تھے اور یہ سبھی امریکہ کے مختلف علاقوں سے آئے تھے اور بعض بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منتظمین سے دریافت فرمایا کہ یہ سب پرانے احمدی ہیں یا ان میں سے نئے بھی ہیں۔ اس پر انچارج صاحب بنگلہ ڈیسک یوایس اے نے بتایا کہ پرانے احمدی ہیں۔ چند نئے بھی ہیں اور آٹھ زیر دعوت مہمان بھی ہیں۔

بعدازاں حضور انور کے استفسار پر بعض احباب نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

ایک دوست نے بتایا کہ سال 2003ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ نیویارک میں رہتا ہوں اور IT فیلڈ میں ہوں فیملی بھی احمدی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اب آپ نومبائع نہیں رہے۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ گزشتہ 24 سال سے امریکہ میں ہوں اور انجینئر ہوں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا: آپ کی تو عمر 24 سال لگتی ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ عمر 32 سال ہے۔ 8 سال کی عمر میں آیا تھا۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ سافٹ ویئر انجینئر ہوں سال 2000ء میں امریکہ آیا تھا۔ پیدائشی احمدی ہوں۔ بیوی بیعت کر کے احمدی ہوئی ہے۔

ایک صاحب خالد اسلام نے عرض کیا کہ میں گزشتہ 29 سال سے امریکہ میں ہوں اور بیمار ہوں۔ لاس اینجلز سے میرا تعلق ہے۔ حضور انور نے فرمایا: خدا آپ کو صحت دے۔ ان صاحب کے بارہ میں انچارج صاحب بنگلہ ڈیسک نے بتایا کہ انہوں نے اپنے آفس میں باقاعدہ دعوت الی اللہ آفس بنایا ہوا ہے۔ وہاں بنگالی دوست آتے رہتے ہیں ان کو دعوت الی اللہ کی جاتی ہے۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں 1978ء میں احمدی ہوا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اب تو آپ پیدائشی احمدی کی طرح ہیں۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں چوتھی نسل سے احمدی ہوں۔ ہمارے خاندان سے عبدالواحد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود سے خط وکتابت کی تھی لیکن بیعت آپ کی وفات کے بعد کی تھی۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں واقف نو ہوں اور سائیکالوجی پڑھ رہا ہوں۔

ایک نومبائع سعید کرمانی نے بتایا کہ اس سال جلسہ سالانہ یوکے پر شامل ہوا تھا اور میں نے وہیں جلسہ کے دوران بیعت کی تھی۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ 1985ء سے احمدی ہوں۔ ایک صاحب نے بتایا کہ 1978ء سے احمدی ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اب تو آپ پرانے احمدی ہیں۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں گزشتہ 26 سال سے امریکہ میں ہوں۔ میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ سال 2015ء میں، اکتوبر میں احمدیت قبول کی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ تو اس سال جلسہ سالانہ یوکے پر آئے تھے اور مجھے ملے بھی تھے۔ جس پر موصوف نے عرض کیا کہ میں شامل ہوا تھا اور حضور انور سے ملاقات ہوئی تھی۔

ایک دوست جو احمدی نہیں تھے انہوں نے عرض کیا کہ حضور! میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔ اہلیہ سے بات کر کے فیصلہ کروں گا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے۔

اس کے بعد تمام فیملیز نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ سبھی احباب نے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بنگلہ دیشی مہمانوں کے تاثرات

بنگلہ دیش سے آنے والے غیر از جماعت مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

غازی شہید الرحمٰن صاحب بتاتے ہیں کہ تمام زندگی (-) سے جھگڑتے رہے اور سنی مساجد سے دور رہے۔ اب ان کی بیوی نے انہیں تاکید کی کہ آپ جماعت احمدیہ کے جلسہ پر جائیں۔ جلسے پر آ کر انہوں نے جماعت احمدیہ کی تربیت محبت اور عزت دیکھی وہ کہتے ہیں کہ اس جلسہ کے ساتھ میں (دین) کی طرف دوبارہ لوٹا ہوں۔

جلسہ کے آخری دن وہ سب لوگوں سے الگ ایک کرسی پر بیٹھے تھے اور ہجوم کی وجہ سے کھانے پر جانا پسند نہیں کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک خادم ان کے پاس آیا۔ انہیں کھانا اور پانی لا کر دیا اور پھر اس بات کا بھی انتظار کیا کہ وہ کھانا ختم کریں تا کہ وہ خادم ان کے کھانے کا ڈبہ پھینک سکے۔ اس واقعہ نے انہیں بہت متاثر کیا۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ جلسہ نے ان پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے اور انشاء اللہ وہ جماعت میں جلد داخل ہوں گے۔

ایک خاتون تمنا تزرین صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ وہ اپنی ذہنی طور پر معذور بیٹی کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کرنے آئی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ اس چھوٹی بچی کے سر پر شفقت سے پھیرا۔ حضور انور سے ملنے کے بعد اس بچی میں ایک خاص تبدیلی ظاہر ہوئی۔ جب ان کی بیٹی واپس پہنچی تو اپنی فیملی کے افراد سے پہلی مرتبہ بولنا شروع کر دیا۔ یہ بات سب کے لئے حیران کن تھی۔ تمنا صاحبہ کہتی ہیں کہ اب وہ شرائط بیعت پڑھ رہی ہیں۔ صرف یہ بات ان کو بیعت کرنے سے روک رہی ہے کہ وہ یہ شرائط پوری نہیں کر سکیں گی۔

ایک غیر از جماعت دوست زبیر حسین صاحب کہتے ہیں:

وہ جلسہ سالانہ امریکہ میں بھی شامل ہوئے تھے لیکن کینیڈا کے جلسہ پر آ کر مجھے زیادہ خوشی ہوئی کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ وہ آنے سے قبل اس بات پر تجسس رکھتے تھے کہ ایک جماعت کے انٹرنیشنل لیڈر کیسی طبیعت کے مالک ہوں گے۔ حضور انور کو دیکھ کر ان کی حیرانی کی حد نہ رہی کہ حضور انور اس قدر عاجز انسان ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ ایک سادہ طبیعت کے انسان ہیں لیکن ان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ ایک بڑے لیڈر ہیں۔ حضور انور اپنے تمام افعال میں اللہ تعالیٰ کو اولیت دیتے ہیں۔

ایک دوست فیصل احسن صاحب کہتے ہیں۔

حضور انور سے ملاقات کر کے انہیں بہترین روحانی تجربہ ہوا۔ اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ حضور انور نے تصویر کے دوران ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ اب وہ مقامی احمدی (بیت) میں باقاعدگی سے جائیں گے۔

شاہدہ امان صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ان کی ملاقات ہوئی اور حضور انور نے ان کو تصویر کے لئے پاس بلایا تو ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ یہ حضور انور کی تقاریر سے بہت متاثر ہوئیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا ماحول بہت روحانیت سے پُر تھا اور عمدہ تقاریر تھیں۔

❁❁❁❁❁

بقیہ از صفحہ 5: محترمہ مریم سلطانہ صاحبہ

ہمسایوں سے لسی منگوا کر اس سے کھانا کھا لیا، کبھی سوکھے روٹی کے ٹکڑے خرید کر ان کو دھو لیتی اور پھر ابال کر بچوں کو کھلا دیتیں اور یہ نصیحت کرتیں کہ کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا اور نہ ہی کسی کے آگے اپنی غرض بیان کر کے کچھ طلب کرنا۔ بلکہ جو اللہ تعالیٰ عطا کرے اس پر اس کا شکر ادا کرو۔

مجھے یاد ہے کہ حالات بہت تنگ تھے، گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہ تھا۔ لیکن میری ماں ہمیشہ کہتی کہ دیکھو اللہ تمہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا کیونکہ تم ایک شہید کی اولاد ہو۔ شہیدوں کے بچے ضائع نہیں کئے جاتے۔ میں آج اس پر گواہ ہوں کہ میری ماں کی کہی ہوئی باتیں سچی نکلیں اور خدا نے ہم پر اتنا فضل کیا، اتنا فضل کیا کہ اگر ہم ساری زندگی بھی خدا تعالیٰ کے ان احسانات کا شکر ادا کریں تو ہم اس کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ بلاشبہ یہ شہادت کی برکت تھی اور بلاشبہ یہ میری ماں کی دعائیں تھیں کہ جس کا پھل آج ہم اور ہماری نسلیں کھا رہی ہیں۔

مرحومہ نے انتہائی عزم وہمت کے ساتھ زندگی کے نشیب وفراز گزارے۔ مشکلات کا مقابلہ بڑی دلیری اور غیرت سے کیا۔ زندگی ہنستے ہوئے خوش مزاجی اور بھرپور انداز میں گزاری۔

اس لحاظ سے وہ خوش قسمت خاتون تھیں کہ دو خلفائے سلسلہ نے ان کا ذکر خیر کیا اور پھر ان کی اولاد کے لئے بھی دعائیں کیں۔ ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ ان پر ہمیشہ اپنی رحمتیں نازل کرتا رہے۔ اور ان کی قربانیوں کو قبول کرے اور جس طرح انہوں نے ہم سے پیار کا سلوک کیا اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ان سے سلوک فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا 5

جلسہ کا آخری دن۔تقریب تقسیم انعامات۔ظہرانہ۔فیملی ملاقاتیں اورمہمانوں کے تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

9/اکتوبر 2016ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ کینیڈا کا آخری دن

آج جلسہ سالانہ کینیڈا کا تیسرا اور آخری دن تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے گیارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ بارہ سے پندرہ موٹر سائیکلز پر مشتمل پولیس سکواڈ پہلے سے ہی حضور انور کی رہائش گاہ سے باہر موجود تھا۔

پولیس کے Escort میں قافلہ روانہ ہوا اور گیارہ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں داخل ہوئے ہر طرف سے پُرجوش اور بھرپور انداز میں نعرے بلند ہوئے اور جلسہ گاہ کچھ دیر تک نعروں سے گونجتی رہی۔

حضور انور کی آمد پر مہمان مقررین کی تقاریر کا سلسلہ جاری تھا۔حضور انور کی موجودگی میں مندرجہ ذیل چار مقررین نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

مہمان مقررین کی تقاریر

سب سے پہلے محمد فیاض صاحب،ممبر قانون ساز اسمبلی سسکاچوان صوبہ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

سسکاچوان (Saskatchewan) صوبہ کو خدا تعالیٰ نے بہت سے وسائل سے نوازا ہے۔اس کے باوجود کوئی بیت الذکر یہاں تعمیر نہیں ہوئی تھی۔ اب اللہ کے فضل سے دو بیوت الذکر بنائی جارہی ہیں۔محمود بیت ریجائنا میں اور بیت الرحمٰن سسکاٹون میں۔سسکاٹون کی جماعت خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے اس کی یہ خوش قسمتی ہوگی کہ حضور انور ان کی جماعت میں جمعہ پڑھائیں گے۔

اس کے بعد سرابنڈ رولیز لی، وفاقی حکومت کے وھپ (Whip) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

آپ سب کا شکریہ آپ کینیڈا تشریف لائے۔ مجھے فخر ہے کہ میں نے 35 سال کینیڈین آرمی کی وردی پہنی۔اس دوران میں دنیا کے بہت سے خطرناک علاقوں میں گیا۔ جہاں پر بھی گیا وہاں جماعت احمدیہ کے لوگوں نے بڑی محبت،لگن اور خدمت کا سلوک برتا۔اس بات کو میں ہمیشہ بہت عزیز رکھتا ہوں۔میں اپنی دل کی گہرائیوں سے آپ کا ممنون ہوں، نہ صرف آپ کینیڈا کے بہترین شہری ہیں، بلکہ آپ تمام دنیا کے بہترین شہری ہیں۔آپ سب پر خاص فضل ہے کہ ایسا شخص آپ کا امام ہے جو کہ نہایت باوقار،حکمت رکھنے والا اور نفیس انسان ہے۔

بعدازاں نودیپ بینز،منسٹر سائنس اور اقتصادیات نے اپنا ایڈریس پیش کیا:

آج مجھے خلیفہ کے قریب ہونے کا بہت اعزاز حاصل ہے۔آج یہاں مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگ اور سیاستدان موجود ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی کس قدر اہمیت ہے نہ صرف ان سب لوگوں کی نظر میں بلکہ کینیڈا کے ملک میں بھی آپ کی قدر ہے۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ میں آپ کو کینیڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو کا سلام پہنچانے کا شرف پا رہا ہوں۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ وہ پیارے حضور کی آٹوا میں آمد اور ان کے ساتھ ملاقات کے منتظر ہیں۔

میرے نانا کی پیدائش پاکستان میں ہوئی تھی اور مجھے ان مشکلات اور تکالیف کا علم ہے جن کا سامنا آپ کو پاکستان میں کرنا پڑتا ہے۔لیکن آپ نے پاکستان سے آکر نہایت محنت سے کام کیا اور 50 سال بعد آپ نے بڑی ترقی کی ہے۔آپ بہت ساری بیوت الذکر کینیڈا بھر میں تعمیر کر رہے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کا مستقبل بہت روشن نظر آرہا ہے۔

پچھلے سال جب نئی حکومت کا انتخاب کیا گیا تھا تو حکومت نے 25 ہزار شامی پناہ گزین کینیڈا میں لانے کا وعدہ کیا تھا۔اب تک کینیڈا میں 30 ہزار سے زائد پناہ گزین آچکے ہیں۔ اس ضمن میں جماعت احمدیہ نے بہت مدد کی۔بہت سارے شام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنے گھروں میں لائے اور دوسروں کے رہنے کا انتظام کیا۔اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے کینیڈا کا ساتھ دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اچھے اور ذمہ دار شہری ہیں۔

اس کے بعد جان ٹوری میئر آف ٹورانٹو نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

حضور کی آمد جو کہ ایک خاص موقعہ ہے کہ ہم اپنی روحانیت میں ترقی کریں اور جماعت احمدیہ کی کینیڈا میں تاریخی ترقیات کو منائیں۔

میں نے 50 سالہ جشن جوتھن فلپ سکوئیر میں منایا تھا اس موقعہ پر آپ کو مبارکباد دی تھی اور آج کے موقعہ پر میں خلیفہ صاحب کو جماعت کے کینیڈا میں اتنی مدت قائم ہونے کی مبارک پیش کرتا ہوں۔

اس کے علاوہ میں خلیفہ صاحب کو نیشنل پیس سمپوزیم شروع کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔خلیفہ صاحب دنیا بھر میں امن اور سلامتی کے پیغام کا پرچار کرتے ہیں، اس کا بھی میں نہایت ممنون ہوں۔ہمیں چاہئے ان سب باتوں کو اپنے دلوں میں خاص جگہ دیں، خاص طور پر جو آپ نے کل فرمایا تھا کہ سب انسانوں سے حسن سلوک کریں اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب کیا ہے۔آپ نے ہمیں سکھایا ہے کہ امن کو دنیا میں قائم کرنے میں ہم سب کا ایک کردار اور ذمہ داری ہے۔ان سب باتوں کو تمام کینیڈین پسند کرتے ہیں۔

احمدیہ جماعت ٹورانٹو میں 1990ء سے خوب مستحکم ہے۔ پیارے خلیفہ صاحب کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو میں 30 سال سے جانتا ہوں اور انہوں نے میری ہر مشکل وقت میں امداد کی ہے۔30 سال قبل انہوں نے مجھے ایک بیت الذکر کا ماڈل دکھایا تھا جو وہ میپل میں بنانا چاہتے تھے۔ تب وہ صرف ایک خواب تھا جو کہ پورا ہوگیا۔

ایک اور بات جس کا میں خلیفہ صاحب کے سامنے تذکرہ کرنا چاہتا ہوں وہ جماعت کے نوجوانوں کو تعلیم دینا اور صحیح راستے پر رکھنا ہے۔ جماعت سکول اور تعلیمی اداروں کے ساتھ خوب محنت کرتی ہے تاکہ نوجوان کسی قسم کی مشکل میں نہ پڑیں۔

مجھے نہایت فخر ہے کہ آپ کا جلسہ یہاں ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا ہے۔آپ ایک ایسی جماعت ہیں جس کی پہچان انسانیت کی ہمدردی اور حقوق ادا کرنا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ کو مذہب کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک میں مشکلات کا سامنا ہے۔لیکن میں تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا میں آپ کو محبت بھری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

اختتامی تقریب کا آغاز

بعدازاں جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مازن خباز صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم اسحاق فانسیکا صاحب (مربی کینیڈا) نے پیش کیا۔

بعدازاں مکرم توفیق احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ۔

ہے شکر رب عز و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

خوش الحانی سے پیش کیا۔

سندات خوشنودی اور علم انعامی کی تقسیم

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا، مجلس اطفال الاحمدیہ کینیڈا اور مجلس انصاراللہ کینیڈا کی بہترین مجالس کو سندات خوشنودی اور علم انعامی عطا فرمائے۔

خدام الاحمدیہ میں مجلس مسی ساگا ایسٹ نے بہترین مجلس ہونے کی حیثیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے علم انعامی حاصل کیا۔جبکہ مجلس ایڈمنٹن اور مجلس میپل نے دوم اور سوم آنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

خدام الاحمدیہ کے بہترین ریجن کے مقابلہ میں جی ٹی اے سنٹر ریجن نے اول پریری ریجن دوم اور یورک (York) ریجن نے سوم آنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

اطفال الاحمدیہ میں مجلس میپل (Maple) نے بہترین مجلس قرار پانے پر حضور انور کے دست مبارک سے علم انعامی حاصل کیا۔ جبکہ مجالس ویسٹرن ساؤتھ اور سسکاٹون نے دوم،سوم آنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

اطفال میں بہترین ریجن کے مقابلہ میں ریجن پریری اول، ریجن جی ٹی اے سنٹر دوم اور یورک ریجن سوم قرار پائے ان سب نے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

مجلس انصاراللہ کینیڈا میں کیلگری نارتھ ایسٹ مجلس علم انعامی کی حقدار قرار پائی تھی۔اس مجلس نے حضور انور کے دست مبارک سے علم انعامی حاصل کیا۔جبکہ مجالس پیس ویلج ایسٹ اور پیس ویلج سنٹر نے دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

بہترین ریجن کے مقابلہ میں ریجن پیس ویلج اول، ریجن کیلگری دوم اور ریجن پریری سوم قرار پائے۔ان سب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو اسناد عطا فرمائیں اور ان کو میڈلز پہنائے۔

درج ذیل خوش نصیب طلباء نے یہ اسناد اور میڈلز حاصل کئے۔

ہائی سکول کے طلباء

1۔عاطر خان گریڈ12-97فیصد نمبرز
2۔عبداللہ ملک گریڈ12-97فیصد نمبرز
3۔معیذ احمد گریڈ12-96فیصد نمبرز
4۔وحید احمد گریڈ12-93فیصد نمبرز
5۔ساجد احمد گریڈ12-93فیصد نمبرز
6۔مظہر اقبال گریڈ12-92فیصد نمبرز
7۔فیضان بیگ گریڈ12-91فیصد نمبرز
8۔مرزا شاہزیب احمد گریڈ12-90فیصد نمبرز

انڈر گریجوایٹ

1۔شمائل رضوان بی ایس سی مکینیکل انجینئر نگ 84فیصد نمبرز
2۔غلام احمد بی اے آنرز کنیولوجی اینڈ ہیلتھ سائنس 83فیصد نمبرز
3۔عاصم چوہدری بیچلر آف کامرس 80 فیصد نمبرز
4۔سلیمان داؤد بی اے اکنامکس 80فیصد نمبرز

پوسٹ گریجوایٹ

1۔عثمان احمد سید سی جی اے
2۔ڈاکٹر سید ناصر طاہر ایم ایس سی ریڈی ایشن سائنس میڈیکل فزکس 89فیصد نمبرز
3۔ملک فراز احمد ماسٹر آف مینجمنٹ سائنسز 88فیصد نمبرز
4۔رضوان احمد ماسٹر آف آرٹس چائلڈ سٹڈی اینڈ ایجوکیشن 86فیصد نمبرز
5۔۔اعزاز اللہ ماسٹر آف انجینئر نگ مکینیکل 86فیصد نمبرز
6۔فراض راجپوت ماسٹر آف انجینئر نگ کیمیکل 85فیصد نمبرز
7۔یحییٰ خان ماسٹر انجینئر نگ الیکٹریکل 85 فیصد نمبرز
8۔محمد رضوان قمر ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن 80فیصد نمبرز
9۔طاہر ملک ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن ان ایچ آر اینڈ گلوبل لیڈرشِ 80فیصد نمبرز

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے تحت، پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں سے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے درج ذیل طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے اسناد اور گولڈ میڈل حاصل کئے۔

نظارت تعلیم

1۔ولید مخدوم قیصر او لیول فرام ایڈیکسل 4 اے سٹار پلس 6 اے
2۔ساد احمد وڑائچ اے لیول فرام کیمبرج یونیورسٹی 3 اے سٹار پلس 1 اے
3۔ساجدہ نسیم ایف اے جنزل گروپ گرلز فرام بہاولپور بورڈ سیکنڈ
4۔ہلال حسنات مرزا بی ایس کمپیوٹر انجینئر نگ فرام کومساٹس فرسٹ
5۔اعجاز ظفر اللہ ایم ایس سی میتھ میٹکس فرام قائداعظم یونیورسٹی فرسٹ
6۔احتشام نجیب چوہدری گریڈ ٹویلو 97 فیصد نمبرز
7۔ایسا عبداللہ ایم ایس سی پٹرولیم انجینئر نگ فروم نیو میکسیکو انسٹیٹیوٹ آف مائننگ اینڈ ٹیکنالوجی یو ایس اے جی پی اے 3.87

روزنامہ الفضل کے مقابلہ مضمون نویسی میں اول

عبدالباسط قمر بقاپوری صاحب روزنامہ الفضل ربوہ کے صدسالہ مضمون نویسی مقابلہ میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر ایوارڈ کے حقدار قرار پائے۔مصنف کو سند خوشنودی دی گئی۔

حفظ القرآن سکول کے حفاظ

جماعت احمدیہ کینیڈا کے تحت یہاں حفظ القرآن سکول بھی جاری ہے۔اس سکول سے سال 2016ء میں جن بچوں نے قرآن کریم کا حفظ مکمل کیا ہے۔ان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سرٹیفیکیٹ عطا فرمائے۔ان 9 طلباء کو شمار کر کے حفظ القرآن سکول کینیڈا سے حفاظ کی کل تعداد 23 ہوگئی ہے۔الحمدللہ

ان خوش نصیب بچوں کے نام درج ذیل ہیں۔
1۔عزیزم حافظ راغب کھوکھر دورانیہ تین سال دو ماہ
2۔عزیزم حافظ ابصار احمد دورانیہ دو سال چار ماہ
3۔عزیزم حافظ جری اللہ خان دورانیہ دو سال پانچ ماہ
4۔عزیزم حافظ فراس احمد چوہدری دورانیہ دو سال پانچ ماہ
5۔عزیزم حافظ تفرید احمد ڈوگر دورانیہ دو سال چھ ماہ
6۔عزیزم حافظ ماہر احمد دورانیہ تین سال چھ ماہ
7۔عزیزم حافظ حزیم احمد تین سال چھ ماہ
8۔عزیزم حافظ طلحہ احمد تین سال چھ ماہ
9۔عزیزم حافظ فاران ہنجرا دورانیہ دو سال سات ماہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ بجکر پینتالیس منٹ پر اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

(اس خطاب کا خلاصہ روزنامہ الفضل مورخہ 15راکتوبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور کا خطاب ایک بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حاضری بھی سن لیں۔امیر صاحب نے اس وقت جو فگر دیا ہے وہ 25 ہزار 960 ہے۔13 ہزار 251، مرد، 12 ہزار 709 عورتیں اور اس وقت یہاں 32 ممالک کی نمائندگی ہو رہی ہے اور بیرون کینیڈا سے آئے ہوئے مہمانوں کی تعداد 4 ہزار 319 ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسہ مبارک کرے اور آپ لوگوں نے جو کچھ یہاں سنا اور دیکھا اور سیکھا اس کو اللہ تعالیٰ آپ کے دل اور دماغ میں قائم بھی رکھے اور عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور خیریت سے اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے گھروں میں واپس بھی لے کر جائے۔السلام علیکم......

بعدازاں مختلف گروپس نے باری باری دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور اپنی عقیدت اور فدائیت کا اظہار کیا۔افریقن لوگوں نے اپنے مخصوص انداز میں لاالٰہ الا اللہ کا ورد کیا اور ان کے ساتھ سارے ہال نے بیک زبان ہوکر کلمہ طیبہ کو دہرایا۔

بعدازاں خدام الاحمدیہ کے ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا۔اس کے بعد عرب احباب نے دعائیہ نظم پیش کی اور خلیفہ وقت سے اپنی فدائیت اور محبت کا اظہار کیا۔اس کے بعد بنگالی احباب نے بنگلہ زبان میں ترانہ پیش کیا۔اس کے بعد اطفال الاحمدیہ کے گروپ نے نظم پیش کی۔آخر پر طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا نے انی معک یا مسرور کے الفاظ پر مشتمل ترانہ پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب ظہرانہ

آج جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں شامل حکومتی سرکردہ حکام اور دیگر مہمانوں کے لئے ظہرانہ (Lunch) کا انتظام کیا گیا تھا۔جلسہ کے اختتامی اجلاس میں شامل ہونے والے مہمانوں میں! نودیپ بینز صاحب منسٹر سائنس و اقتصادیات، ڈیرل بریڈلی میئر بیلیز سرانیڈ رولیز لی وفاقی حکومت کے Whip، جان ٹوری میئر آف ٹورانٹو محمد فیاض ممبر قانون ساز اسمبلی صوبہ سسکاچوان، جگمیت سنگھ ڈپٹی لیڈر NDP پارٹی جوڈی سگرو ممبر آف پارلیمنٹ بلیک کریک، راب کیفر میئر بڑاڈ فورڈ سونیا سدھو ممبر آف پارلیمنٹ بریمپٹن ساؤتھ، سورایا ممبر آف پارلیمنٹ مارکھم شیرن ویبسٹر ایڈوائزر ٹو ایجوکیشن منسٹر جمیکا (Jamaica) اور اس کے علاوہ بعض اداروں کے ڈائریکٹرز۔ پرنسپلز، وکلاء، پروفیسرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔تقریب ظہرانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 459 تھی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس تقریب ظہرانہ میں شرکت فرمائی اور جملہ مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا تناول کیا۔

بعدازاں بہت سے مہمانوں نے فرداً فرداً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔حضور انور نے مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا اور گفتگو فرمائی۔مہمانوں نے درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

انٹرنیشنل سنٹر کے ایونٹ مینیجر نے جماعت کینیڈا کے پچاس سال مکمل ہونے پر ایک کیک تیار کیا ہوا تھا اور اس کے اوپر جماعت کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی کے بارہ میں لکھا گیا تھا۔

انتظامیہ کی درخواست پر حضور انور نے ازراہ شفقت اس کیک کے مختلف حصے کئے۔

بعدازاں ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے پولیس کے Escort میں روانہ ہوکر چار بجے پیس ویلج تشریف لے آئے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 21 فیملیز کے علاوہ 31 مرد حضرات اور 11 خواتین نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔اس طرح مجموعی طور پر 204 افراد نے شرف ملاقات پایا۔

ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا کی مقامی جماعتوں کے علاوہ پاکستان اور امریکہ سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات نو بجے تک جاری رہا۔بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مربی انچارج کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے 14 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے تاثرات

جلسہ سالانہ کینیڈا پر جو مہمان تشریف لائے، انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب اور جلسہ سالانہ کینیڈا کے بارہ میں

اپنے خیالات اور تاثرات کا اظہار کیا۔ان میں سے چند تاثرات یہاں پیش ہیں۔

ریڈیو سدا بہار کے میزبان راجہ اشرف صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان یا ہاتھ سے کسی دوسرے مسلمان کو نقصان نہ پہنچے۔دیکھیں آج (-) ایک دوسرے کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ یہ کون سا دین ہے؟ اللہ نے تو یہ فرمایا ہے کہ لوگوں کے درمیان صلح کراؤ۔اس میں اس کی ساری مخلوق شامل ہے۔اللہ کو تو اپنی مخلوق پیاری ہے اس لئے اللہ کو تو وہی پسند آئے گا جو اچھا کام کرے گا۔خلیفۃ المسیح کی تقریر سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔خلیفہ نے وہی تعلیمات بیان کیں جو قرآن نے فرمایا ہے اور جو (دین) بتاتا ہے۔

ویژن آف پاکستان ٹی وی اینڈ اسلام ٹوڈے کے نمائندہ بشیر خان صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آخری پیغام جو خلیفۃ المسیح نے آج 26 ہزار سے زائد......کو دیا ہے وہ یہ ہے کہ امن کو پھیلانے اور امن قائم کرنے کی ذمہ داری ہے ہم سب کی ہے۔خلیفۃ المسیح نے محبت اور عزت کے ساتھ رہنے کی تلقین کی۔ اس طرح ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے امن ہوگا۔

بریمپٹن سے آئے ہوئے ایک مہمان Medd Dabnat صاحب نے کہا: جلسہ بہت اچھا رہا اور اس میں سب کو بتایا گیا ہے کہ امن پھیلاؤ۔

ایک مہمان Shatab Dabnat نے بیان کیا: خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے اس امن کے پیغام کو پھیلانا نہایت ضروری ہے اور آج اس طرح کے راہنما کی دنیا کو اس وقت خاص ضرورت ہے۔

ایک مہمان Vindar Singh صاحب نے کہا: میرے لئے آج خلیفۃ المسیح کی تقریر بہت حیران کن تھی۔میرے پاس اپنے جذبات کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔نہایت بلند پایہ تقریر تھی اور آج مجھے جہاد کا صحیح مفہوم سمجھ آیا ہے۔

میپل (Maple) سے آئے ہوئے ایک مہمان **چارمن ہولنس** صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میری رائے میں آج امن اور رواداری کا پیغام بہت واضح تھا کہ ہم لوگوں کے ساتھ عدل وانصاف اور نرمی سے پیش آئیں اور انہیں کوئی تکلیف نہ دیں۔

ایک ممبر آف پارلیمنٹ Judy Sgro صاحبہ نے جلسہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب سن کر کہا:

خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب عین حالات کے مطابق تھا۔خلیفہ نے تمام لوگوں کے سپرد ایک کام کیا ہے کہ وہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام ساری دنیا میں پھیلائیں اور اس سے بڑھ کر یہ بھی کہ (-) اور غیر (-) اپنے تعلقات محبت کے ساتھ استوار کریں اور سب عدل اور انصاف سے کام لیں۔کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو تیسری جنگ عظیم ہوگی اور یہ بات بہت واضح نظر آرہی ہے۔خلیفۃ المسیح کے خطاب میں ہم سب کے لئے ایک اہم پیغام تھا۔عوام الناس اور سیاستدان دونوں کو مل کر کام کرنا ہوگا جس سے دنیا میں امن اور سلامتی قائم ہوگی۔ہم میں سے ہر ایک (-) اور غیر (-) کو دوسروں تک یہ پیغام پہنچانا چاہئے تا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ انتہاء پسند گروپوں کے اعمال کا (دین) کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ انتہاء پسند لوگ ہی ہیں جو اپنے مقاصد کے لئے دوسروں کو بدنام کر رہے ہیں۔

وان Vaughan شہر کے ڈپٹی میئر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت دلچسپ تھا۔مجھے بہت پسند آیا۔خلیفہ نے بتایا کہ جنگوں کا سبب مذہب نہیں ہے۔مذہب تو صرف امن اور محبت کی تعلیم دیتا ہے نہ کہ جنگ کی۔انہوں نے ہمیں بہت پُر حکمت نصیحت فرمائی ہے کہ اگر ہم محتاط نہ ہوئے تو تیسری جنگ عظیم کا خطرہ ہے، جو ایک ایٹمی جنگ ہوگی۔

ایک چرچ Seven Day Evangelist سے تعلق رکھنے والے مہمان **آئن میکڈونلڈ** صاحب کہا:

آج میرا دل بہت خوش ہے کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں امن وسلامتی کے بارہ میں بتایا۔اب ضروری ہے کہ لوگ جماعت احمدیہ کو پہچانیں۔جو جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو۔(-) وہ نہیں ہیں جو میڈیا لوگوں کو بتاتا ہے۔دین کی حقیقی تعلیم تو بڑی پُر امن ہے۔

ایک فوٹوگرافر اور گرافک ڈیزائنر رابعہ خان صاحبہ نے اپنے خیالات میں کہا:

آج تک میں نے جتنی بھی تقاریر سنی ہیں، ان میں سے یہ سب سے بہترین تقریر ہے۔خلیفہ نے محبت اور عدل وانصاف کے بارہ میں نہایت پُر اثر انداز میں سمجھایا ہے۔آج میرے ساتھ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ تقریر سن کر سب سمجھ میں آرہا تھا اور سیدھا دل میں اتر رہا تھا۔

میئر آف بیلیز سٹی ڈیرل بریڈلی (Darryl Bradley) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے خیال میں خلیفہ کا خطاب نہایت پُر زور تھا۔مجھ پر اس خطاب نے گہرا اثر کیا ہے اور جس طرح انہوں نے بین الاقوامی معاملات پر روشنی ڈالی اس سے مجھے معلوم ہوا کہ خلیفۃ المسیح نہ صرف احمدیوں کے لئے ہدایت کا باعث ہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہیں۔خلیفۃ المسیح نے جو باتیں اپنے خطاب میں بیان فرمائی ہیں میں انہیں کبھی بھول نہیں پاؤں گا۔

بریمپٹن سٹی کونسلر گرپریت ڈھیلوں صاحب نے اپنے تاثرات میں کہا:

خلیفہ صاحب کی صحبت میں بیٹھنا نہ صرف (-) کے لئے ایک خاصیت رکھتا ہے بلکہ سکھوں، عیسائیوں اور ہندوؤں اور ہر ایک مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے لئے خاص ہوتا ہے۔اس طرح کے وجود کے قریب ہونا جو کہ ہمارے معاشرے میں اتنی زیادہ اچھائی اور تمام دنیا میں اتنی زیادہ خیر پھیلا رہا ہے میری زندگی کا ایک خاص موقع ہے۔خلیفۃ المسیح کی تقریر نہایت اعلیٰ تھی۔صرف ان کو دیکھ کر ہی دل کو بشاشت محسوس ہوتی ہے۔ان کی باتیں تو انسان کو تبدیل کر دیتی ہیں۔

جرمن کونسلیٹ Peter Fahrenholtz نے حضور انور کی تقریر پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

میں نے آج تک دینی تعلیمات کے متعلق ایسا جامع خطاب نہیں سنا۔ میں نے دیکھا ہے کہ حضور انور کا Vision نہایت مثبت ہے۔انہوں نے حقیقی دین کو بیان فرمایا جو کہ امن، عدل اور محبت کی تعلیم دیتا ہے۔خلیفہ کے ہر لفظ میں ایک حقیقت نظر آرہی تھی۔ کاش کہ دنیا کا میڈیا جتنا وقت عراق کے بغدادی اور ISIS کے پراپیگنڈہ کو دیتا ہے اگر امن کے اس سفیر کو دے تو دنیا میں حقیقی امن اور سلامتی قائم ہوسکتی ہے۔

موصوف نے کہا: خلیفہ کے ہر فقرہ میں سچائی جھلک رہی تھی اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے ایک درد تھا جو کہ میں نے خود ان کے قریب بیٹھ کر محسوس کیا ہے۔ میں بے شک ایک سینئر ڈپلومیٹ ہوں اور دنیا بھر کے لیڈروں اور شخصیات سے ملا ہوں مگر ایسے عظیم وجود سے مجھے پہلی مرتبہ ملنے کا شرف حاصل ہوا اور میں ان کے اس پیغام کو جہاں تک ممکن ہوا آگے پھیلاؤں گا۔

جنگ اخبار کے ایک کالم نویس آصف جاوید صاحب جو اقلیتوں کے حقوق کے بارہ میں لکھتے ہیں وہ حضور انور سے ملے اور کہنے لگے:

مجھے یقین ہے کہ آپ کو پاکستان میں آپ کا کھویا ہوا وقار اور مقام واپس مل جائے گا۔آپ میرے ساتھ وعدہ کریں کہ جب آپ کو یہ مقام مل جائے تو آپ ہم سب کے ساتھ عدل و انصاف کریں گے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی تو میں نے کہا ہے کہ عدل وانصاف ہونا چاہئے۔

حضور انور کے استفسار فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ میں کراچی کا بدقسمت مہاجر ہوں۔اس پر حضور انور نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ پھر تو ہم برابر ہوئے اس فرق کے ساتھ کہ حکومت نے ہمارے خلاف قانون بنایا ہوا ہے۔اس پر موصوف نے دوبارہ عرض کیا کہ آپ وعدہ کریں کہ جب آپ **اقتدار میں ہوں گے تو ہم مہاجرین، سندھی اور بلوچوں سے بھی انصاف کریں گے۔**

موصوف نے کہا: جماعت احمدیہ جیسی جماعت دنیا میں کہیں نہیں ہے اور آج جس طرح میں نے محسوس کیا ہے اس کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔میں بہت خوش ہوں۔

منسٹر آف سائنس اینڈ فنانس Navdeep Bains صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آج مجھے خلیفہ کا قرب حاصل کرنے کا بہت بڑا اعزاز ملا ہے۔آج یہاں مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگ اور سیاستدان موجود ہیں۔یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی ایک اہمیت ہے۔نہ صرف ان سب لوگوں کی نظر میں بلکہ سارے ملک میں آپ کی قدر ہے۔

آپ کی جماعت نے یہاں گزشتہ پچاس سالوں میں بہت ترقی کی ہے۔آپ بہت ساری (بیوت) تعمیر کر رہے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کا مستقبل بہت روشن نظر آرہا ہے۔

موصوف نے کہا: اب تک کینیڈا میں 30 ہزار سے زائد پناہ گزین آچکے ہیں۔اس ضمن میں جماعت احمدیہ نے بہت مدد کی ہے۔بہت سارے شام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنے گھروں میں لائے اور دوسروں کے رہنے کا انتظام کیا۔میں اس پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔آپ لوگوں نے کینیڈا کا ساتھ دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اچھے اور ذمہ دار شہری ہیں۔ (جاری ہے)

❀❀❀❀❀❀❀

آرڈیننس فیکٹری

واہ کے مقام پر واقع پاکستان آرڈیننس فیکٹری، پاکستان کا وہ اہم ترین صنعتی ادارہ ہے جہاں پاکستان کی مسلح افواج کی ضروریات کے لئے اہم اسلحہ تیار کیا جاتا ہے۔اس فیکٹری کی تعمیر کا آغاز 2 مئی 1949ء کو ہوا تھا اور تکمیل 1952ء میں ہوئی تھی۔

پاکستان آرڈیننس فیکٹری تین یونٹوں پر مشتمل ہے۔یعنی انجینئرنگ فیکٹریز، ایکسپلوژو فیکٹریز اور فلنگ فیکٹریز

انجینئرنگ فیکٹریز میں ہلکے ہتھیار اور ان کا اسلحہ، شیل، کارٹرج کیز، آرٹلری اور ایئر کرافٹ ایمونیشن کے لئے فیوز اور پرائمر، مارٹر بم، ایئر کرافٹ بم، دستی بم اور میزائل وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔یہ فیکٹریاں مکمل مصنوعات تیار کرتی ہیں اور اس کے لئے ان کے پاس جملہ سہولتیں موجود ہیں۔جن میں آئرن اینڈ سٹیل فاؤنڈریز، براس فاؤنڈریز اینڈ رولنگ ملز، فورجنگ شاپ، میٹلرجیکل لیبارٹری، ٹول رومز اور ڈیزائن کے دفاتر شامل ہیں۔

ایکسپلوژو فیکٹریز میں کئی قسم کے ہائی ایکسپلوژو، پلاسٹک ایکسپلوژو پراپیلنٹ اور گن پاؤڈر تیار کرنے والے مختلف پلانٹ شامل ہیں۔جو مسلح افواج کی گولہ بارود کی تمام ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

جبکہ فلنگ فیکٹریز میں ہر قسم کے ابتدائی ایکسپلوژو تیار کرنے کے علاوہ دھات کے خولوں میں مختلف اقسام کی بارود بھرنے اور ہر طرح کی ایمونیشن کی اسمبلی کا کام کیا جاتا ہے۔

واہ کے مقام پر واقع یہ آرڈیننس فیکٹری پاکستان کی دفاعی ضروریات پورا کرنے میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے اور یوں پاکستان کی تعمیر و ترقی کا ایک روشن مینارہ بن چکی ہے۔

6

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

جلسہ سالانہ اور حضور انور کی ملاقات پر مہمانوں کے تاثرات۔ حضور نے ہمارا دل موہ لیا

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

9/ اکتوبر 2016ء

حصہ دوم آخر

ایک مہمان John Tory جو کہ میئر آف ٹورانٹو ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کی آمد ہمارے لئے ایک خاص موقع ہے کہ ہم اپنی روحانیت میں ترقی کریں اور جماعت احمدیہ کینیڈا میں تاریخی ترقیات کو منائیں۔ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر خلیفۃ المسیح کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے کینیڈا میں پچاس سالہ قیام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

خلیفۃ المسیح دنیا بھر میں امن اور سلامتی کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اس کا بھی میں نہایت ممنون ہوں۔ ہمیں چاہئے کہ خلیفۃ المسیح کی تمام باتوں کو اپنے دلوں میں خاص جگہ دیں۔ خاص طور پر جو آپ نے کل فرمایا تھا کہ سب انسانوں سے حسن سلوک کریں قطع نظر اس کے کہ ان کا مذہب کیا ہے۔ یہ بات ہمیں یاد رکھنی ہوگی۔ آپ نے ہمیں سکھایا ہے کہ امن کو دنیا میں قائم کرنے میں ہم سب کا ایک کردار اور ذمہ داری ہے۔ ان سب باتوں کو تمام کینیڈین پسند کرتے ہیں۔

ایک اور بات جو میں بتانا چاہتا ہوں وہ جماعت کی نوجوانوں کو تعلیم دینا اور ان کو صحیح راستے پر رکھنا ہے۔ جماعت سکول اور تعلیمی اداروں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خوب محنت کرتی ہے تا کہ نوجوان کسی قسم کی مشکل میں نہ پڑیں۔

مجھے نہایت فخر ہے کہ آپ کا جلسہ یہاں ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپ ایک ایسی جماعت ہیں جس کی پہچان انسانیت کی ہمدردی اور حقوق ادا کرنا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ کو مذہب کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک میں مشکلات کا سامنا ہے۔ لیکن میں تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا میں آپ کو محبت بھری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

Marilyn Iafrate بیان کرتی ہیں:

جلسہ سالانہ میں شمولیت کا یہ میرا نواں (9th) سال تھا۔ پچھلے جلسوں کے مقابلہ میں یہ جلسہ سب سے اچھا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطاب کو سننے کے لئے بیتابی سے انتظار تھا۔ میں نے ہر ایک کو دوسرے سے ادب سے پیش آتے ہوئے دیکھا اور اس جلسہ کی اہمیت کا بھی سب کو احساس تھا۔

سیکیورٹی کا نظام بہت اعلیٰ تھا۔ ساؤنڈ سسٹم بہت اچھا کام کر رہا تھا اور ویڈیو مانیٹرز بھی اعلیٰ قسم کے تھے۔ ترجمہ کے لئے Headsets کے استعمال کو دیکھ کر میں خوش ہوئی، کیونکہ ان کے بغیر ہمارا جلسہ میں آنے کا مقصد پورا نہ ہوتا، یعنی حضور کا کینیڈین لوگوں سے خطاب سننا۔ ہمیشہ کی طرح آپ مہمانوں سے بہت ادب اور احترام سے پیش آتے ہیں، اگرچہ ہم سب اس کے حقدار نہیں ہیں۔ ہم اس کے بہت مشکور ہیں۔

ہزاروں احمدیوں کو امن اور محبت کے حق میں سرشار دیکھ کر بہت اثر ہوا اور یہ منظر یورپ میں عرب میں Negativity کے برعکس تھا۔ حاضرین جلسہ کے اتحاد کو دیکھ کر مجھے اطمینان محسوس ہوا۔

Najva Amin اسسٹنٹ منسٹر آف ٹرانسپورٹیشن اونٹاریو:

جب میں پریمیئر کے ساتھ عورتوں کی طرف گئی تو بہت اچھا لگا۔ سب نے کھلے دل سے ہمارا استقبال کیا اور محبت سے پیش آئے۔ جو عورتیں پریمیئر کا دورہ کروا رہی تھیں، وہ سب ہی نہایت مؤدب اور خوش اخلاق تھیں۔

ڈیب شولٹے ممبر آف پارلیمنٹ کنگ وان:

ہمیشہ کی طرح ہی میں آج بھی بہت متاثر ہوا ہوں۔ جلسہ پر اتنے سارے رضا کار نظر آتے ہیں جو کہ اس جلسہ کو نہایت منظّم طریق سے چلا رہے ہیں لیکن خلیفہ صاحب کا یہاں موجود ہونا ہمارے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ میرے اندازے کے مطابق آج یہاں 25 ہزار سے زائد لوگ جمع ہیں اور اس لحاظ سے جلسہ کا منظّم طریق پر چلنا رضا کاروں کی ان تھک محنت کا نتیجہ ہے۔

مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہوتی ہے کہ آپ کی کمیونٹی اس علاقہ میں کام کر رہی ہے۔ ہمارا ہسپتال جو پیس ویلج کے پاس ہی بنایا جا رہا ہے آپ کی کمیونٹی نے شروع ہی سے اس میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ میں اس بات کا شکر ادا کر ہی نہیں سکتا کہ جس طرح آپ لوگوں نے شامی پناہ گزینوں کی ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعے ہر قسم کی مدد کی۔ ان کی رہائش کے علاوہ ہر قسم کی ضروریات کا پوری طرح خیال رکھا۔ نہ صرف یہاں بلکہ تمام دنیا میں ہیومینیٹی فرسٹ انسانیت کی بےلوث خدمت کر رہی ہے۔

میرے خیال میں آپ کی کمیونٹی نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتی ہے ان کو بچپن سے ہی محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ان کی سوچ اور عمل کا حصہ بنا دیتی ہے۔ پس یہ پورے کینیڈا کے لئے ایک مثال ہے۔

گارنٹ جینس ممبر آف پارلیمنٹ شیروڈ البرٹا۔ ڈپٹی منسٹر آف ہیومن رائٹس اور ریلیجن:

باوجود اتنی بڑی تعداد کے یہ جلسہ ہر لحاظ سے نہایت کامیابی سے منعقد کیا گیا۔ میری ملاقات تقریباً ایک ماہ قبل خلیفہ صاحب سے لندن میں ہوئی تھی اور ان کی یہاں شمولیت نے اس جلسہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ان کی راہنمائی میں آپ کی جماعت کینیڈین معاشرہ میں خوب خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ انسانیت کی خدمت اور مذہبی رواداری آج ایسے مسائل ہیں جو ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ میں نے اس ضمن میں بہت کام کیا ہے پاکستان میں جو آپ کو تکالیف کا سامنا ہے ان سے میں اچھی طرح واقف ہوں آپ کو معلوم ہے کہ کینیڈا میں ہم انسانیت کی خدمت اور ہر قسم کی آزادی کے قائل ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہم کینیڈین پوری دنیا کے لئے نمونہ بننا چاہتے ہیں خاص طور پر پاکستان جیسے ملک میں جو ناانصافی اور ظلم ہے اس کو دور کرنے کے لئے ہمیں بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔

خلیفہ صاحب سے ملاقات کا ایک بہت عمدہ تجربہ تھا۔ صرف آٹھ گھنٹے لندن میں رہا اور جماعت نے مجھے بہت ساری سیاست سے متعلقہ کتب دیں جس کے لئے میں بہت شکرگزار ہوں۔ خلیفہ صاحب سے مل کر اور بات کر کے بہت اچھا لگا۔

امرجیت سوہی۔ منسٹر آف انفراسٹرکچر کینیڈا:

السلام علیکم۔ اس جلسہ میں شامل ہونا میرے لئے باعث عزت ہے۔ میں البرٹا میں آپ کے بہت سے پروگرامز میں شامل ہوا ہوں وہاں بھی آپ کی کافی مضبوط کمیونٹی ہے۔ میرے خیال کے مطابق جماعت احمدیہ ایک نہایت ہی منظّم اور مضبوط کمیونٹی ہے جو عدل و انصاف اور سلامتی کو فروغ دیتی ہے۔

پیٹرک براؤن۔ لیڈر آف پروونشل پارٹی:

میں جلسہ پر کئی سالوں سے آ رہا ہوں اور آپ کی جماعت کا اتنا منظّم جلسہ دیکھ کر ہر بار دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس بار خلیفہ صاحب کے آنے سے جلسہ کی رونق دوبالا ہوگئی ہے۔ احمدیہ جماعت کے ساتھ ساتھ ٹورانٹو کے لئے بھی یہ فخر ہے کہ وہ یہاں تشریف لائے ہیں۔

جماعت احمدیہ نے کینیڈین معاشرے میں ہر طرح سے خدمات سرانجام دی ہیں۔ میرا جماعت کے ساتھ پرانا تعلق ہے اور میں نے پاکستان جا کر شہداء کی فیملیوں کے ساتھ ملاقاتیں بھی کی ہیں۔ اس سب سے مجھے اس بات کا احساس ہوا ہے کہ کینیڈا جیسا ملک کس حد تک مذہبی آزادی اور رواداری کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ اپنے آپ کو اس ملک میں ہمیشہ خوش آمد سمجھیں۔

لیڈر این دی پی پارٹی۔ انڈریا ہورواٹ:

میں جب بھی جلسہ پر آتی ہوں تو خوب فائدہ اٹھاتی ہوں۔ خاص کر اس بات کا کہ خلیفہ صاحب کا انگریزی میں براہ راست ترجمہ کیا جاتا ہے۔ ان کی سب باتیں سننے اور سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ نیز قرآن کریم کو خوبصورت قرأت سے بھی سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ جلسہ پر بہت لوگ آئے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ لوگ کس روحانی معیار کے ہیں اور اس جلسہ سے کیا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

جماعت کے بارہ میں جب میں نے پہلی مرتبہ سنا تھا تو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے الفاظ سے تعارف ہوا تھا۔ یہ صرف الفاظ ہی نہیں ہیں بلکہ جماعت کی بیشمار خدمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جماعت اونٹاریو کو ایک بہتر جگہ بنا رہی ہے۔ بعض اوقات لوگ بھول جاتے ہیں کہ کینیڈا جیسے ملک میں ان کو کتنی آزادی اور حقوق حاصل ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ ہمیشہ ان باتوں کو یاد رکھتی ہے۔

ہرندر ملہی۔ ایم پی پی بریمپٹن سپرنگ ڈیل:

کینیڈین پارلیمنٹ کے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ انہیں خلیفہ صاحب کو خوش آمدید کہنے کا موقعہ ملے گا۔ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا کہ جماعت احمدیہ کے ہمارے اوپر پچھلے بیس سالوں سے کتنے احسانات ہیں۔ مجھے نہایت خوشی ہے کہ ہمارے حلقہ (بریمپٹن) میں جماعت ایک بیت تعمیر کر رہی ہے۔

شیرن ویبسٹر۔ کنگسٹن جمیکا، سینئر ایڈوائزر ٹو ایجوکیشن جمیکا:

مجھے نہایت خوشی ہے کہ میں آج یہاں جلسہ پر آیا ہوں اور خلیفہ صاحب کا خطاب سنا ہے۔ اس پیغام کو میں اپنے ساتھ جمیکا واپس لے جاؤں گا۔ یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ آپ لوگ خواتین کو اپنی زندگیوں میں بہت سی اہم ذمہ داریاں دیتے ہیں۔ عمیر خان جو ہمارے ملک کے جماعت احمدیہ کے مربی ہیں ان کو میں نے آج صبح ٹی وی پر دیکھا جبکہ میں جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ لیکن ان کو دیکھ کر مجھے آج بھی یہاں آنے کا خیال آیا اور میں بہت خوش ہوا ہوں کہ میں نے یہ ایک اچھا فیصلہ کیا یہاں آ کر۔ جماعت احمدیہ کا نظام نہایت منظّم ہے۔ ان کا پیغام امن و سلامتی کا ہے۔ یہ باتیں میرے دل میں خاص جگہ رکھتی ہیں۔ آج مختلف معززین کے جماعت کے بارہ میں تاثرات سن کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کو کتنی مقبولیت حاصل ہے۔

کرسٹی ڈنکن۔ منسٹر سائنس:

جماعت احمدیہ کینیڈا میں جو خدمات کر رہی ہے

ان کا میں شکر گزار ہوں۔ جماعت احمدیہ میری فیملی کی طرح ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ ان کے خلیفہ صاحب آج یہاں پر موجود ہیں۔

نیتھن فلپ سکویئر ٹورانٹو میں جماعت احمدیہ کینیڈا کا پچاس سالہ جشن منا کر بہت خوشی ہوئی۔ جماعت احمدیہ ہر مشکل وقت میں کینیڈا کا ساتھ دیتی ہے۔ چاہے وہ فورٹ میکمری میں لگنے والی آگ کا افسوسناک واقعہ ہو یا خدام الاحمدیہ کا ایک ملین پاؤنڈز فوڈ غریبوں کے لئے جمع کرنا ہو۔ اس کے علاوہ خون کے عطیات کے کیمپس اور ہسپتال کی تعمیر کے اخراجات کی مدد وغیرہ بھی جماعت کرتی رہتی ہے۔ میں دلی طور پر امیر صاحب کینیڈا کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

لاؤرا البنیس۔ منسٹر آف امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ فار پرووِنس آف انٹاریو:

اس جگہ پر آنا میرے لئے بہت خاص بات ہے۔ یہ ایک خاص تہوار ہے جو پچاس سالہ جشن منعقد کیا جا رہا ہے کینیڈا میں اور چالیسواں جلسہ ہے۔ ہمارے درمیان خلیفہ صاحب موجود ہیں۔ پچھلی مرتبہ 2012ء میں تشریف لائے تھے۔ میرے لئے یہاں پر آنا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو بہت خدمت کرنے والی ہے اور اس کی ایک مثال ہمیں فورٹ میکمری کے واقعہ کے دوران جماعت کی طرف سے بھرپور تعاون میں نظر آتی ہے۔ اسی طرح شامی پناہ گزینوں کے آنے پر جو اہم کردار جماعت احمدیہ نے اونٹاریو اور جی ٹی اے میں ادا کیا۔ ہم اس لحاظ سے بہت عزت کرتے ہیں کیونکہ یہ باتیں کینیڈین قدروں کے عین مطابق ہیں جیسا کہ آپ کا نعرہ ہے۔ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔

سوین سپان۔ MP لبرل پارٹی مسی ساگا لیک شور:

یہ میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ ایک مرتبہ پھر میں جماعت کے جلسہ پر آئی ہوں۔ دوبارہ جماعت احمدیہ کے احباب سے ملاقات ہوئی اور زبردست جلسہ دیکھنے کو ملا۔ جلسہ میں انتظامی، کلچرل اور عدل ظاہری طور پر نظر آتا ہے۔ ہمارے اور آٹوا کے لئے یہ خوشی کا موقعہ ہے۔

جماعت احمدیہ ہمارے معاشرے کا اہم ترین حصہ ہے۔ جماعت احمدیہ جو امن، اتحاد کا پیغام پیش کرتی ہے، وہ ہمارے معاشرے سے مطابقت رکھتا ہے۔

خلیفہ صاحب کا کینیڈا میں آنا، نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے بلکہ تمام ملک کے لئے خاص بات ہے۔ ہمارا مستقبل کافی روشن ہے اگر ہم مل کر کام کریں جیسا کہ اس جلسہ پر جماعت احمدیہ نے کر کے دکھایا ہے۔

اندرا نادوہارس۔ MPP ایسوسی ایٹ منسٹر ایجوکیشن:

جماعت احمدیہ کے افراد میرے ساتھ جوش و جذبہ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ جلسے میں جیسے ہی خلیفہ صاحب تشریف لائے اس وقت خاص طور پر روحانی ماحول قائم ہو گیا تھا۔ خلیفہ صاحب کی موجودگی میں میرے لئے سٹیج پر آنا بڑے اعزاز کی بات تھی۔ جس کو میں کبھی نہیں بھلا سکتی۔ جماعت احمدیہ کا شکریہ کہ یہ لوگ اتنی محنت سے اچھے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔

اینڈریو لیزلی۔ فیڈرل گورنمنٹ وپ:

جماعت احمدیہ کے افراد بہت جذبے کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس پیمانے پر جلسہ منعقد کرنا ٹورانٹو جیسے شہر میں آسان نہیں ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ تمام کام رضاکارانہ طور پر ہو رہے ہیں۔ ہم شدت سے خلیفہ صاحب کا آٹوہ میں آنے کا انتظام کر رہے ہیں۔

یاسمین رتنسی۔ MP ڈان ویلی ایسٹ:

میں 2004ء سے جماعت احمدیہ کو جانتی ہوں۔ میری ذاتی ملاقات خلیفہ صاحب سے ہو چکی ہے۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کرتی ہوں۔ جماعت احمدیہ دین کی تعلیمات صحیح رنگ میں پیش کرتی ہے۔ خلیفہ صاحب کا عورتوں سے خطاب بہت اچھا لگا۔ خاص طور پر یہ بات کہ ایک ماں پورے خاندان کے لئے بطور بنیاد ہوتی ہے اور تمام معاشرے کو مضبوط بناتی ہے۔

فرینسکو سوربارا۔ MP واں:

جماعت احمدیہ سے مل کر ہمیشہ اچھا لگتا ہے۔ بہت سارے طریقوں پر جماعت احمدیہ لوگوں کی مدد کرتی ہے جیسا کہ ہسپتال بنانا، غرباء کو کھانا کھلانا، شامی پناہ گزین کی رہائش کا انتظام کرنا وغیرہ۔

سلمہ زاہد۔ MP سکاربرو سنٹر:

جماعت احمدیہ نے کینیڈا میں بلکہ تمام دنیا میں بہت سی خدمات کی ہیں۔ پناہ گزین کی بات ہو یا فورٹ میکمری کا حادثہ۔ جماعت احمدیہ ہمیشہ مدد کرنے میں پہل کرتی ہے۔

نودیپ بینز۔ منسٹر آف انوویشن سائنس اینڈ اکنامک ڈیویلپمنٹ:

جلسہ پر لوگ جو اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہیں اس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں نظر آتی ہے۔ جسٹن ٹروڈو کی طرف سے میں یہاں آیا ہوں۔ خلیفہ صاحب کو ان کا خاص سلام پہنچاتا ہوں۔ جماعت احمدیہ ہر مرتبہ تعاون میں اول ہوتی ہے۔

جون ٹیری۔ Mayor ٹورانٹو:

جماعت احمدیہ سے میرا تعلق تیس سال سے ہے۔ انتہائی منظّم جماعت ہے۔ کینیڈا میں کافی بیوت تعمیر کی ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ اہمیت ان کے جذبہ اور خدمت انسانیت میں نظر آتی ہے۔ نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ خلیفہ صاحب کے وجود میں ایک خاص کشش ہے جو کہ ہر کوئی محسوس کرتا ہے۔ جو کچھ بھی انہوں نے فرمایا ہے وہ کینیڈین ویلیوز کے مطابق ہے۔ دین کو بہت غلط سمجھا گیا ہے، اس لئے ان جلسوں کی وجہ سے دین کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔

راب کیفر۔ Mayor of Bradford

جماعت احمدیت کا بریڈفورڈ شہر کے ساتھ کافی گہرا تعلق ہے۔ نوجوان اپنا سالانہ اجتماع یہاں منعقد کرتے ہیں۔ میں اس اجتماع میں شامل ہوا ہوں اور ان کی انتظامیہ کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔ جو پیغام خلیفہ صاحب نے دیا ہے، اس کا ہم سب کو شکر ادا کرنا چاہئے۔ یہ بہترین پیغام ہے تمام دنیا کے امن کے لئے۔

راج سندھو۔ Councilor of Bradford

پچھلے آٹھ سالوں سے جلسے میں شریک ہو رہا ہوں۔ رضاکاروں کی خدمت اور انتظامیہ کی محنت دیکھ کر ہمیشہ حیران ہوتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کو میں اپنے شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ جلد ہی بریڈفورڈ میں اپنا جلسہ منعقد کریں گے۔ بریڈفورڈ میں خلیفہ صاحب کی آمد کا انتظار ہے۔

راج گریوال MP۔ بریمپٹن ایسٹ:

ہم الیکشن کے وقت مختلف گھروں میں لیف لیٹس دے رہے تھے۔ تب جماعت احمدیہ کے احباب ہمیں اپنے گھروں میں چائے کے لئے بلا لیتے تھے۔ پس مجھے اس جماعت کے ساتھ خاص پیار کا تعلق ہے۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، کا پیغام عین کینیڈین ویلیوز کے مطابق ہے۔ یہی کینیڈا کا مغز ہے۔

کمل کھیرا۔ Parliamentry Sec. Brampton West

جماعت احمدیہ کو میں کئی سالوں سے جانتی ہوں۔ جماعت احمدیہ سے ہی کینیڈا مکمل ہوتا ہے۔ خلیفہ صاحب کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہونا، میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔

بوب ڈلنی۔ MPP Missisaga Streetsville

سالانہ کیلنڈر مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد نہیں ہوتا۔ اس جلسے میں میں 16ویں مرتبہ شامل ہوا ہوں۔ خلیفہ صاحب کی آمد کی وجہ سے بہت لوگ جمع ہوگئے۔ اس کے باوجود انتظام بہترین رہا۔ پارکنگ، ٹریفک اور سکیورٹی کی چیکنگ، تمام امور باوقار اور ایک منظّم طریق کے ساتھ ہوتے رہے۔ یہی جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے۔ خلیفہ صاحب بالکل پوپ کی مانند ہیں۔ اگر کوئی …… نہ بھی ہو پھر بھی ایسے وجود کے ساتھ ایک جگہ اکٹھا ہو کر خاص اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سب توجہ کرتے ہیں۔ کینیڈا بہت ہی خوش قسمت ہے کہ خلیفہ صاحب لمبے عرصے کے لئے آئے ہیں۔

سمیر دوسل۔ President of the Canada Pakistan Business Council

اس جلسہ میں کئی سالوں سے شریک ہو رہا ہوں۔ یہ تمام دنیا کو امن و سلامتی پر اکٹھا کرنے کا اچھا طریقہ ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ کینیڈا میں رہتے ہوئے اپنے تمام خیالات کا آسانی سے اظہار کر سکتے ہیں۔

سونیا سدھو۔ MP Brampton South:

میں خلیفہ صاحب کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ تمام باتیں ان کی خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر ہم سب امن سے رہیں پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ آپس میں فساد ہو۔ یہ ایک بہترین پیغام ہے۔ اکثر احمدی احباب میرے حلقے میں ہر قسم کی مدد کرتے ہیں۔ میرا تعلق امرتسر سے ہے۔ اس لحاظ سے میرا جماعت احمدیہ سے ایک خاص تعلق ہے۔

امریکہ سے جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر 91 افراد پر مشتمل بنگلہ دیش کے احمدی احباب کا وفد آیا تھا۔

یہ سب امریکہ کے مختلف علاقوں میں مقیم ہیں۔ ان میں سے 8 غیر از جماعت زیر (دعوت) احباب بھی تھے۔

بعض غیر از جماعت نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا

غازی شہید الرحمٰن صاحب بتاتے ہیں:

ان کی بیوی ایک نیک عورت ہیں۔ بیوی نے انہیں تاکید کی کہ آپ جماعت احمدیہ کے جلسہ پر جائیں۔ اس جلسے پر آ کر انہوں نے جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت محبت اور عزت دیکھی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس جلسہ کے ساتھ میں (دین) کی طرف دوبارہ لوٹا ہوں۔ جلسہ کے آخری دن وہ سب لوگوں سے الگ ایک کرسی پر بیٹھے تھے اور ہجوم کی وجہ سے کھانے پر جانا پسند نہیں کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک خادم ان کے پاس آیا۔ انہیں کھانا اور پانی لا کر دیا۔ اس کا بھی انتظار کیا کہ وہ کھانا ختم کریں تا کہ وہ خادم ان کے کھانے کا ڈبہ پھینک سکے۔ اس واقعہ نے انہیں بہت متاثر کیا۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ جلسہ نے ان پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے اور انشاء اللہ وہ جماعت میں جلد داخل ہوں گے۔

تمنا تزرین صاحبہ بیان کرتی ہیں:

کہ وہ اپنی ذہنی طور پر معذور بیٹی کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کرنے آئی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ اس چھوٹی بچی کے سر پر شفقت سے پھیرا۔ حضور انور سے ملنے کے بعد اس بچی میں ایک خاص تبدیلی ظاہر ہوئی ہے۔ جب ان کی بیٹی واپس پہنچی تو اپنی فیملی کے افراد سے پہلی مرتبہ بولنا شروع کر دیا۔ یہ بات سب کے لئے حیران کن تھی۔ تمنا صاحبہ نے کہا ہے اب وہ بیعت کی شرائط پڑھ رہی ہیں۔ صرف یہ بات ان کو بیعت کرنے سے روک رہی ہے کہ وہ یہ شرائط پوری نہیں کر سکیں گی۔

زبیر حسین صاحب کہتے ہیں:

کہ وہ جلسہ سالانہ امریکہ میں بھی شامل ہوئے تھے۔ لیکن کینیڈا کے جلسہ پر آ کر مجھے زیادہ خوشی محسوس ہوئی کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ وہ اس بات پر تجسس رکھتے تھے کہ ایک جماعت کے انٹرنیشنل لیڈر کیسی طبیعت کے مالک ہوں گے۔ حضور انور کو دیکھ کر ان کی حیرانی کی حد نہ رہی کہ حضور

انور اس قدر عاجز انسان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ ایک سادہ طبیعت کے انسان ہیں لیکن ان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ ایک بڑے لیڈر ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حضور انور اپنے تمام افعال میں اللہ تعالیٰ کو اولیت دیتے ہیں۔

فیصل احسن صاحب کہتے ہیں:

کہ حضور انور سے ملاقات کرکے انہیں بہترین روحانی تجربہ ہوا۔ اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ حضور انور نے تصویر کے دوران ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ اب وہ مقامی احمدی بیت الذکر میں باقاعدگی سے جائیں گے۔

شاہدہ امان صاحبہ بتاتی ہیں:

کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی اور حضور انور نے ان کو تصویر کے لئے پاس بلایا تو ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے۔ یہ حضور انور کی تقاریر سے بہت متاثر ہوئیں۔ کیونکہ یہ اردو سمجھتی ہیں۔ موصوفہ نے بتایا ہے کہ جلسہ سالانہ کا ماحول بہت ہی روحانیت سے پُر تھا اور عمدہ تقریریں تھیں۔

سیریا سے آنے والے احباب کے تاثرات

جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر سیریا سے وہ احمدی احباب جو حال میں ہی کینیڈا تشریف لائے اور پہلی مرتبہ جلسہ میں شمولیت اختیار کی ان کے تاثرات یہ ہیں:

مکرم حسین عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں گزارے ہوئے لمحات میری زندگی کے خوبصورت ترین لمحات ہیں۔ میں ٹی وی پر مختلف جلسہ سالانہ دیکھا کرتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ خدایا کبھی مجھے بھی حضور انور کے ساتھ ایسے جلسے میں شرکت کی توفیق عطا فرما۔ لیکن میں سوچ نہیں سکتا تھا کہ میری دعا اتنی جلدی قبول ہو جائے گی اور خداتعالیٰ مجھے اس سے بہت زیادہ عطا کرے گا جتنا میں نے مانگا تھا۔ میں جلسہ سالانہ کے سٹیج کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ میری آنکھیں حضور انور کے چہرہ پر مرکوز تھیں اور ایسے میں ان مشکل ایام کی ان اذیت ناک لمحوں کی داستان میری آنکھوں کے سامنے آرہی تھی۔ جو کہ میں نے سخت حالات میں شام اور ترکی میں گزارے اور اس وقت میرا دل خداتعالیٰ کی حمد سے بھر گیا اور میں نے کہا کہ ایک وہ اذیت ناک دن تھے اور ایک یہ دن ہیں، میں حضور انور کے سامنے بیٹھا ہوں۔ یہ محض خداتعالیٰ کا فضل اور حضور انور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

مکرمہ ریم مصطفیٰ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جلسہ اتنی بڑی تعداد کے باوجود بہت زیادہ باترتیب اور منظّم تھا۔ مجھے سب سے زیادہ اس روحانیت کا احساس ہوا جو لوگوں کے چہروں پر نظر آرہی تھی۔ ہم ان تمام لوگوں کے شکرگزار ہیں جنہوں نے اس جلسہ کے کامیاب انعقاد تقاریر کے ترجمہ اور دیگر کاموں میں حصہ ڈالا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے ہماری روحانیت میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

مکرمہ سلمہ الجبولی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جلسہ کے نظم وضبط اور انتظام کو دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ جماعت ایک جسم کی طرح متحد اور ایک دوسرے کے تعاون سے عبارت ہے۔ ہم ٹرانسپورٹ کے شعبہ کے شکرگزار ہیں جنہوں نے ہمیں جلسہ پر لانے اور گھر واپس چھوڑنے کا احسن رنگ میں انتظام کیا۔ جلسہ میں مختلف ممالک، مختلف اقوام اور مختلف رنگوں کے افراد مل کر صرف ایک ہدف کے لئے کام کررہے تھے اور وہ یہ کہ دین اور امن کا پیغام دنیا تک پہنچایا جائے۔

ایک سیرین احمدی دوست احمد درویش صاحب لکھتے ہیں کہ یہ میرا پہلا جلسہ تھا۔ میں نے جب حضور انور ایدہ اللہ کو دیکھا تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اب میں اس دین میں داخل ہوا ہوں جو رسول خدا لے کرآئے تھے۔ حضور انور کو دیکھ کر میرے دل کی دھڑکن تیز ہوجاتی ہے اور میں بچوں کی طرح رونے لگتا ہوں۔ مجھے زندگی میں پہلی بار یہ محسوس ہوتا ہے کہ میرا دل اور عقل میرے اختیار میں نہیں ہیں۔

اس موقع پر میری زندگی میں سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور انور کی اقتداء میں میری نماز خشوع وخضوع اور تضرع سے معمور ہوگئی ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ مجھے اس زمین پر سب سے اتقیٰ انسان کے پیچھے نماز ادا کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔

میں ایک کینیڈین مہمان کو بھی لے کر آیا تھا۔ Gord Simpson نامی یہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ آیا تھا۔ یہ شخص پہلے عیسائی تھا لیکن اب ملحد ہو گیا ہے۔ جلسہ میں شرکت کے بعد اس نے کہا کہ میں نے زندگی میں کبھی محبت، بھائی چارہ اور امن و سلام کے بارہ میں اس طرح کا مخلصانہ اور سچا کلام پہلے کبھی نہیں سنا اور مجھے اس طرح کے دین کے بارہ میں جان کر بہت خوشی ہوئی ہے۔

ایک سیرین دوست فراس الشعلان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے پہلی بار جماعت کے کسی جلسہ میں شرکت کی ہے۔ اتنے لوگوں کو دیکھ کر میں حیران وششدر رہ گیا، پھر یہ لوگ صرف کینیڈا سے ہی نہیں بلکہ مختلف ملکوں اور علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ نیز یہ کسی ایک قوم سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ مختلف رنگوں اور قوموں سے ان کا تعلق تھا۔ اسی طرح جلسہ میں نئی ٹیکنالوجی کا استعمال اور اس کے اعلیٰ انتظامات اور حاضرین کا مختلف امور میں انتظامیہ کی ہدایات کا پاس کرنا اور اطاعت کا مظاہرہ کرنا نہایت ایمان افروز تھا۔

اور جو چیز میرے لئے سب سے بڑی خوشی کا باعث ٹھہری وہ حضور انور ایدہ اللہ کا دیدار اور آپ کے خطابات سے تینوں دن مستفیض ہونا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ حضور انور کے خطابات اور آپ کا کلام زخموں پر مرہم رکھنے والا تھا اور اس زمانے کی ضرورت کے عین مطابق تھا۔ حضور انور نے کس طرح گہرائی میں جا کر ان امور کے بارہ میں بات کی جن کی آج کے معاشرہ میں ہمیں ضرورت ہے۔ مثلاً عورتوں کو خطاب فرماتے ہوئے حضور انور نے جو یہ فرمایا کہ بچوں کی تربیت کی بنیادی ذمہ داری عورت کی ہے اور اسے چاہئے کہ وہ اولاد کو اعلیٰ اخلاق سکھانے اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی محبت کا بیج بونے کی کوشش کرنے اور بچیوں کو باوقار اور باحجاب لباس پہننے کی عادت ڈالے اور اس بارہ میں خود اپنا نمونہ پیش کرے تو اس کا اجر وثواب جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کے اجر وثواب کے برابر ہوگا۔ اسی طرح حضور نے عورت کے شرعی لباس کی حدود کا بھی ذکر فرمایا جو غیر معمولی طور پر مفید تھا۔

اکرم الجبولی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے اہل خانہ اور بچوں کے ساتھ اس جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ باوجود اس کے کہ ہم احمدی ہیں اور ہمیں کسی قدر اس جلسہ کا اندازہ تھا لیکن جب ہم جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو ہمیں روحانیت، خشوع اور خوشی کا ایک عجیب احساس ہوا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ سالہا سال سے ہم اس دن کے لئے خواب دیکھ رہے تھے اور یہ خواب اس جلسہ پر پورا ہوگیا جب حضور انور کو اپنے سامنے دیکھا۔ ہمارے بچے بھی بہت پُر جوش اور جذباتی ہوگئے اور آگے بڑھ بڑھ کر حضور انور کو دیکھنے کے لئے مشتاق تھے۔

احمد جبر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے جلسہ میں حضور انور کو پہلی بار دیکھا تو ایک لمحہ کے لئے محسوس ہوا کہ شاید یہ کوئی خواب ہے کیونکہ وہ محبوب جسے ہم صرف ٹی وی پر دیکھتے تھے اب ہم اور وہ ایک ہی مجلس میں تھے اور مجھے ایسے لگا جیسے ہم سب جلسہ کے شرکاء یک جان ہیں۔

سیرین احمدی محمد الحاج عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے تین دن ایسے تھے جن کو زندگی بھر نہیں بھلایا جاسکتا۔ دنیا کی سب سے اعلیٰ جماعت کے ہزاروں افراد کینیڈا میں اس دور میں بہترین انسان کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جلسہ کے انتظامات، استقبال، ہر ضروری چیز کی فراوانی حتیٰ کہ بچوں کی اچھل کود کو بھی مدنظر رکھ کر مختلف انتظامات کرنا غیر معمولی تھا۔

جلسہ نہایت مناسب مقام پر ہوا۔ جلسہ کا ماحول محبت اور اخوت کے جذبات سے پُر تھا۔ ہزاروں افراد کو بلانا اور ان کے نقل وحمل اور کھانے کا انتظام کرنا بذات خود ایک غیر معمولی امر ہے۔

حضور انور کے خطابات اور جلسہ کے دیگر خطابات اور ان کا ترجمہ بہت اچھا تھا۔ میں نے ایک صحافی ٹیم اور ایک (-) فیملی کو دعوت دی تھی وہ سب جلسہ کے حسن انتظام کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور انہوں نے خصوصی طور پر حضور انور کے آخری دن کے خطاب کو بہت پسند کیا۔ احمدیوں کی اپنے امام کے لئے محبت ان مہمانوں کے لئے حیران کن امر تھا۔

مکرم عبدالقادر عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے پہلی بار دیکھا کہ جلسہ کا کتنا بڑا کام ہوتا ہے اور کیسے ہر کارکن اپنے شعبہ میں شہد کی مکھی کی طرح بغیر کسی شور اور مشکلات پیدا کئے کام کرتا جاتا ہے۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ اسے خدمت کا موقع دیا جائے۔ خصوصاً جب انہیں پتہ چلتا کہ میں عربی ہوں تو میرے ساتھ غیر معمولی اہتمام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ یہ خلافت کی برکات اور حضور انور کی دعاؤں کی برکت ہے۔

اخبارات کی کوریج

آج کے دن بھی جلسہ سالانہ کے حوالہ سے اخبارات نے کوریج دی۔

جلسہ سالانہ میڈیا نیوز رپورٹ۔ 9/اکتوبر 2016ء

آن لائن اخبار دی نیوز مسی ساگا (The News Mississauga) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 30 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 9/اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

احمدیہ خلیفہ کی انتہا پسند نام نہاد (-) پر تنقید

خلیفہ احمدیت نے بتایا کہ (-) کے انتہا پسند نام نہاد (-) دین کی حقیقی تعلیم سے منہ پھیر کر لوگوں کو وعظ کرتے ہیں۔ دین میں کوئی ایسا حکم نہیں کہ خودکش حملے کئے جائیں، لوگوں کا بے جا قتل کیا جائے اور دیگر وحشیانہ سلوک لوگوں سے کیا جائے۔

اگر (-) دین کی سچی تعلیم پر عمل کریں گے تمام مسائل کا آپ ہی خاتمہ ہو جائے گا۔ ان مسائل کا پہلا حل یہ ہے کہ نام نہاد (-) کے خلاف سخت اقدام اور کارروائی کی جائے۔

افسوس کی بات ہے کہ چند لوگوں کے بدفعل کو دین کی تعلیم کہا جاتا ہے۔ اس کو حل کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ (دین) کی سچی تعلیم کی دعوت کی جائے۔

آن لائن اخبار دی ٹائمز کالونسٹ (Times Colonist) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 2ہزار ہے۔ اس نے اپنی 9/اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

ٹورانٹو کے بڑے جلسہ میں سیرین پناہ گزین کی شرکت

کئی صد سیرین پناہ گزینوں نے پہلی مرتبہ مذہبی آزادی کا فائدہ لیتے ہوئے مسی ساگا میں ایک جلسہ میں شرکت کی۔ دور دراز علاقوں سے ان کی آمد ہوئی، یہاں تک کہ کیلگری سے بھی ایک فیملی جلسہ پر آئی۔ ایک ریفیوجی نے بتایا کہ یہ سب تو ہم ٹی وی پر دیکھتے تھے۔ اس جلسہ میں خود شامل ہوکر ممکن نہیں کہ میں اپنی خوشی کا اظہار کرسکوں۔ ان صاحب نے مزید کہا کہ جو ملٹی کلچر اور مذہبی رواداری انہوں نے یہاں تجربہ کی ہے، ایک لمبا عرصہ سے انہیں یہ شام میں نہیں ملی۔

جماعت احمدیہ کے نمائندہ، صفوان چوہدری

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ از صفحہ 5 :۔ دورہ حضور انور کینیڈا

صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ پر پاکستان میں طرح طرح کی سختیاں کی جاتی ہیں فقط اس لئے کہ قرآن کریم کی عام (-) سے ہٹ کر تاویل کرتے ہیں۔ شام میں بھی احمدیوں پر اس وجہ سے ظلم کئے جاتے ہیں۔ اس پہلو سے شام سے آنے والوں کے لئے یہ جلسہ خاص اہمیت رکھتا ہے اور ان کے لئے یہ مذہب کی آزادی منانے کا ایک خاص موقع ہے۔

روزنامہ دی گلوب اینڈ میل (The Globe and Mail) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 3 لاکھ 46 ہزار ہے۔ یہی خبر اور بہت سے اخباروں میں بھی شائع ہوئی جن کے نام یہ ہیں، سی ٹی وی نیوز (CTV News)، سکوامش چیف (Squamish Chief)، سی پی 24 (CP24)، میٹرو نیوز (Metro News)، ٹورانٹو سن (Toronto Sun)، کینیڈا سٹینڈرڈ (Canada Standard)، بے ٹوڈے (Bay Today)، ان سائڈ ٹورانٹو (Inside Toronto)، کیمبرج ٹائمز (Cambridge Times)، دی گارڈین (The Guardian)، دی ریکارڈ (The Record)، بریمپٹن گارڈین (Brampton Guardian)، نیوز مینیٹو با (News Manitoba)، نیا گرا دس ویک (Niagra This Week)، پیری ساؤنڈ (Perry Sound)، مائی کاوارتھا (My Kawartha)، وینیپگ فری پریس (Winninpeg Free Press)، کنگسٹن ریجن (Kingston Region)، آور پرتھ (Our Perth)، اورنجول (Orangeville)، مسکوکا ریجن (Muskoka Region)، ہیملٹن نیوز (Hamilton News)، ان سائڈ ہالٹن (Inside Halton)، گیلف مرکیوری (Guelph Mercury)، یارک ریجن، ان تمام اخباروں کے پڑھنے والوں کی تعداد ایک محتاط اندازہ کے مطابق ایک ملین 5 لاکھ 10 ہزار ہے۔

(York Region) اس نے اپنی 9/ اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

سیرین ریفیوجی فیملی کینیڈا میں آزادی کی شکر گزار

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کینیڈا میں Thanksgiving Weekend منایا جارہا ہے۔ لیکن اس سیرین فیملی نے انوکھے طریق سے اس کو منایا۔ ٹرکی کے گوشت کی جگہ بٹر چکن تھا اور پمکن پائی کی بجائے میٹھی کھیر تھی۔ اس سیرین فیملی نے کینیڈا کے ہزاروں احمدیوں کے ساتھ جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت حاصل کی۔ الحاج عبداللہ کی شکرگزاری کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ بتاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں خلیفہ کا مقام بحیثیت پوپ کے ہے اور ہم کبھی تصور نہیں کرسکتے تھے کہ آپ شام تشریف لائیں گے۔ لیکن کینیڈا کے ملک میں ان سے ملاقات ہوگی، چونکہ یہ ایسا ملک ہے جو انسانی حقوق اور مذہب کی آزادی کا خاص خیال رکھتا ہے۔ 30/ اپریل 2013ء کو الحاج عبداللہ کے شام میں حالات کا ذکر اور ان کا ترکی سے بذریعہ ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا میں آنا اور احمدی اور غیر از جماعت لوگوں نے ان کی مدد کی اور اب وہ کینیڈا میں مطمئن ہیں اور جب اتوار کو حضور نے اختتامی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اپنے بچوں کی بجائے والدین کی خیریت کے لئے دعا نکلی جو ابھی بھی شام میں ہیں۔

آن لائن اخبار لنکا ویب (Lanka Web) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 9/ اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

ایک دن ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے۔

7/ اکتوبر 2016ء کو امام جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے پریس کانفرنس میں شمولیت اختیار کی۔ اس موقعہ پر حضور سے دنیا بھر میں امن اور دہشت گردی کے خاتمہ کے ضمن میں سوال کیا گیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اس سال جماعت احمدیہ کینیڈا، کینیڈا میں 50 سال پورا ہونے کا جشن منایا جارہا ہے اور جماعت احمدیہ کینیڈا نے مجھ سے درخواست کی کہ میں بھی اس میں شامل ہوں۔ امن قائم کرنے کے موضوع پر بات کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: دین ہر شکل وصورت میں دہشت گردی اور انتہا پسندی سے منع کرتا ہے اس لئے خودکش حملوں، سر قلم کرنا اور معصوم لوگوں کی جانیں لینا دینی تعلیمات کے مخالف ہیں۔ یہ وہ پیغام ہے جو ہم تمام اکناف عالم میں پھیلا رہے ہیں۔

حضور انور نے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کہ متعلق کئے گئے سوال کے جواب میں فرمایا:

اس پیغام کی اہمیت اور ضرورت دنیا کے آجکل کے حالات میں واضح ہے کیونکہ فسق و فجور دنیا کے اکثر حصوں میں پھیل چکا ہے۔ لہٰذا یہ پیغام نہ صرف ...... کے لئے ہے بلکہ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے ہے۔ آجکل کے معاشرے میں ہمیں ہمدردی، رحم دلی کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

دوران گفتگو حضور انور نے انتہاء پسند...... کے متعلق فرمایا کہ ان (-) نے دینی تعلیمات میں بگاڑ پیدا کردیا ہے۔

جب حضور انور سے کینیڈا کے متعلق سوال کیا گیا تو حضور نے فرمایا میں اس بات سے خوش ہوں کہ کینیڈا کے معاشرے کی بنیاد مختلف تہذیب وتمدن پر ہے جس میں مذہبی آزادی اور اس کے اظہار کی اجازت ہے اور جب بھی مجھے کینیڈا آنے کا موقع ملتا ہے، مجھے خوشی ہوتی ہے۔

دہشت گردی اور انتہا پسندی کی روک تھام کے سلسلہ میں جو کردار جماعت احمدیہ ادا کررہی ہے اس بارہ میں حضور انور نے فرمایا:

ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے یعنی ہم کوئی ظاہری اقدامات نہیں کرسکتے۔ جو ہم کرسکتے ہیں وہ یہ کہ (دین) کی حقیقی تعلیم کی (دعوت) کریں۔ بس یہ ایک (دھیما) Slow Process سلسلہ ہے اور ہم امید کرتے ہیں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، ایک دن انشاء اللہ ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور پھر یہ ظلم وستم ختم ہوجائے گا۔ ہم خوب ہمت سے کام لیتے ہیں۔ ہم اپنا کام ترک نہیں کریں گے۔

☆...........☆...........☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر۔ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

تقریب آمین

مکرم مبارک احمد تنویر صاحب انسپکٹر نظارت مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی پوتی سبیقہ احمد واقفہ نو بنت مکرم احمد صادق خان صاحب مربی سلسلہ نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور بعمر ساڑھے چار سال مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ امۃ الناصر رابعہ صاحبہ کو نصیب ہوئی۔ مورخہ 4/ اکتوبر 2016ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں خاکسار نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزہ محترم مجید احمد خان صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن پاک باقاعدگی سے پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم نصیر احمد صاحب ترکہ مکرم منیر احمد پرویز صاحب)

مکرم نصیر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم منیر احمد پرویز صاحب ولد مکرم محمد دین صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 1 بلاک نمبر 3 محلہ دارالنصر غربی منعم ربوہ برقبہ 15 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ اس قطعہ کی تقسیم بحصص شرعی ورثاء میں کردی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ ناصرہ اسلام صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ محمودہ حفیظ صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم ظہیر احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم قدیر احمد صاحب (بیٹا)
7۔ مکرمہ منزہ نوید صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرم طلعت عثمان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم ناصر احمد اعوان صاحب ترکہ مکرم طالب علی صاحب)

مکرم ناصر احمد اعوان صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم طالب علی صاحب ولد سردار علی صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 7 بلاک نمبر 16 محلہ دارالعلوم غربی برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کردیا جائے۔ جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم ناصر احمد اعوان صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ رشیدہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ مرحومہ (بیٹی)

تفصیل ورثاء شمیم اختر صاحبہ مرحومہ

I۔ مکرم محمد یٰسین صاحب (داماد)
II۔ مکرم منصور احمد صاحب (نواسہ)
III۔ مکرم ندیم احمد ناز صاحب (نواسہ)
IV۔ مکرمہ طاہرہ بی بی صاحبہ (نواسی)
V۔ مکرم تنویر احمد صاحب (نواسہ)
VI۔ مکرم نعیم احمد صاحب (نواسہ)
VII۔ مکرم مبارک احمد صاحب (نواسا)
VIII۔ مکرمہ مبارکہ کنول صاحبہ (نواسی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خالی پلاٹس کے مالکان متوجہ ہوں

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب صدر محلہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محلہ باب الابواب غربی ربوہ میں خالی پلاٹس کے مالکان سے فوری رابطہ کرنے کی درخواست ہے۔ ایک اہم کام کے سلسلہ میں ان سے رابطہ نہایت ضروری ہے۔

رابطہ نمبر 03336707410,0312706838

7

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

بیت العافیت کا افتتاح۔ اعلانات نکاح۔ فیملی ملاقاتیں اور تقاریب آمین

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

10/ اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں روزانہ مرکز لندن، ربوہ، قادیان اور دنیا کے مختلف ممالک اور جماعتوں سے ڈاک، خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں اور حضور انور انہیں ساتھ کے ساتھ ملاحظہ فرما کر ہدایات سے نوازتے ہیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات تحریر فرماتے ہیں۔

علاوہ ازیں کینیڈا کی جماعتوں سے بھی احباب جماعت کے خطوط بڑی تعداد میں روزانہ موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور انہیں بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج صبح کے اس سیشن میں پچاس فیملیز کے 230 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ سبھی وہ فیملیز تھیں جو اپنے پیارے آقا کو اپنی زندگی میں پہلی بار مل رہی تھیں۔ ان میں شہدائے لاہور کی دو فیملیز بھی تھیں۔ سبھی نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا اور ہر ایک ان بابرکت اور مبارک لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک گھڑیاں انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئیں اور یہ لوگ اپنے آقا کے قرب میں چند لمحات گزار کر تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔

سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نکاحوں کا اعلان

پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس وقت میں یہاں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اکثریت ان نکاحوں میں یا تو واقفین زندگی کے ہیں یا ان کے بچے بچیوں کے ہیں۔ نکاح اور شادی کے بارہ میں جو یہ آیات تلاوت کی گئی ہیں ان کا پڑھا جانا سنت بھی ہے۔ بعضوں کا خیال یہ بھی ہے کہ بعد میں یہ آیات پڑھی جانے لگیں۔ لیکن بہرحال ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جو تلقین فرمائی ہے اگر ان پر عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی رشتوں میں دوریاں پیدا نہ ہوں، کبھی رشتوں میں دراڑیں پیدا نہ ہوں۔ نہ خاوند اور بیوی میں، نہ ساس اور بہو میں، کیونکہ اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ تم اپنے رحمی رشتوں کا خیال کرو اور دونوں کو یہ تلقین ہے۔ لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی اور دونوں اگر اپنے رشتوں کے علاوہ ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا خیال رکھنے لگیں تو کبھی کسی قسم کی بدمزگی پیدا نہ ہو۔ اسی طرح ان آیات میں بار بار تقویٰ پر چلتے ہوئے سچائی کو قائم رکھنے کی طرف اور سچائی کے اعلیٰ معیار مقرر کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پھر سب سے بڑی بات جو آخری آیت میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ صرف دنیاوی خواہشات تمہاری زندگی کا مقصد نہ ہوں بلکہ یہ دیکھ لو کہ تم نے کل کے لئے، کیا آگے بھیجا ہے؟ وہ کل ہر شخص کے لئے ہے جن کی شادی ہو رہی ہے لڑکا اور لڑکی کے لئے بھی اور جو ساسیں اور سسر بن رہے ہیں، ان کے لئے بھی اور جو بچے پیدا ہونے والے ہیں، ان کے لئے بھی۔ لڑکا لڑکی جب اپنے کل کو دیکھتے ہیں تو وہ ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے انہوں نے اپنی زندگیاں گزارنی ہیں تا کہ یہ زندگی بھی جنت بنے اور آئندہ کی زندگی میں بھی ان کو جنت ملے۔

ساس اور سسر دونوں طرف کے، جب کل کو دیکھتے ہیں اور وہ ایسی عمر کو پہنچے ہوتے ہیں جس میں یقیناً ان کو یہ فکر ہونی چاہئے کہ ہمارے سامنے ہماری جو زندگی ہے بہت تھوڑی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اس لئے ہمیں تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنی بہوؤں، اپنے دامادوں کے ساتھ سلوک کرنا چاہئے۔ اسی طرح بچوں کے معاملے میں والدین نے دیکھنا ہے کہ وہ ایسی نسل پیچھے چھوڑ کر جائیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والی ہو۔ ایسی نسل چھوڑ کر جائیں جو دین پر قائم رہنے والی ہو اور یوں اس دنیا کو بھی جنت بنائیں اور اپنے والدین کے لئے اس دنیا میں بھی دعائیں کریں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان سے اس دنیا میں بھی رحم کا سلوک فرمائے اور مرنے کے بعد بھی ان سے رحم کا سلوک فرمائے اور آئندہ نیک نسلیں پیدا ہوتی چلی جائیں پس یہ نسلوں تک کی دعا ہے اور یہ نسلوں تک کے لئے تلقین ہے کہ تم لوگ کل کو دیکھو، اس دنیا کے کل کو بھی، پیچھے چھوڑے جانے والی نسلوں کے کل کو بھی اور آئندہ زندگی کے کل کو بھی۔ پس اس نصیحت میں یہ بہت بڑا سبق ہے۔ اگر ان باتوں کو یاد رکھا جائے تو کبھی رشتے نہ ٹوٹیں۔ کبھی گھروں میں گھریلو مسائل پیدا نہ ہوں۔ کبھی یہ شکوے پیدا نہ ہوں کہ خاوند بیوی کا خیال نہیں رکھ رہا۔ یا بیوی خاوند کا خیال نہیں رکھ رہی۔ ہر ایک کی اپنی اپنی ذمہ داری ہے اور اس کو ادا کرنا اس کا فرض ہے۔ اسی طرح نہ ساسیں بہوؤں سے شکوہ کریں، نہ بہوئیں ساسوں سے شکوہ کریں، نہ دوسرے رشتہ دار شکوہ کریں۔ پس ہر قائم ہونے والے رشتہ کو، ہر احمدی کو جو اس بات کا دعویدار ہے کہ ہم نے سچائی کو ماننا ہے اور سچائی پر قائم رہیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی باتوں کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ تا کہ اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور ہمیشہ قائم رہنے والے ہوں اور ان میں سے نیک نسلیں بھی پیدا ہوتی چلی جائیں۔ آمین

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆ عزیزہ قندیل گل بنت تنویر احمد بھٹی صاحب کا نکاح عزیزم عمار الناصر ورک ابن جمال عبدالناصر ورک صاحب سے طے پایا۔

☆ عزیزہ انیلہ ناصر بنت نصیر احمد ناصر صاحب کا نکاح عزیزم مرزا عمر احسان نیر ابن مرزا محمد یوسف نیر (مربی سلسلہ مرحوم) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ آنسہ مرزا بنت مکرم نصر احمد صاحب مرزا کا نکاح عزیزم فہیم ارشد ابن مکرم محمد ارشد شیخ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ خولہ میاں بنت مکرم نعیم محمد میاں صاحب کا نکاح عزیزم طلحہ احمد چوہدری ابن مبشر احمد چوہدری صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ نغمانہ طارق بنت مکرم طارق محمود خان صاحب کا نکاح عزیزم انصر جاوید ابن مکرم محمد سرور جاوید صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ مبشرہ فاروقی بنت مکرم رفیع احمد فاروقی صاحب کا نکاح عزیزم محمد رضا ابن مکرم انصر رضا صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ نوال مہدی بنت مکرم نسیم مہدی صاحب کا نکاح عزیزم تیمور احمد خان صاحب ابن مکرم احمد کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ ثمرہ احمد بنت مکرم چوہدری قمر احمد صاحب کا نکاح عزیزم قاسم ظفر ابن مکرم ظفر اقبال (شہید) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ ملیحہ جاوید بنت مکرم محمد سرور جاوید کا نکاح عزیزم محمد رضوان احمد ابن مکرم چوہدری فاروق احمد کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ ماہین منصور بنت چوہدری منصور احمد ناصر صاحب کا نکاح عزیزم دانیال ملک ابن مکرم حبیب اللہ طارق صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ زابیہ نوین شاہ بنت مکرم سید نوعید لقمان شاہ صاحب کا نکاح عزیزم اظہر حسین ابن مکرم امتیاز حسین صاحب کے طے پایا۔

☆ عزیزہ کاشفہ طارق بنت مکرم طارق احمد نسیم صاحب کا نکاح عزیزم فہد محمود ابن مکرم عامر خالد محمود صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا اور نکاحوں کی مبارکباد دی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس پروگرام میں 33 فیملیز کے 165 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں وان، بریمپٹن، مالٹن، مسی ساگا، پیس ویلج، ٹورانٹو اور

میپل سے آئی تھیں۔ یہ سبھی فیملیز بھی اپنی زندگیوں میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پا رہی تھیں۔ ان فیملیز نے جو چند گھڑیاں اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں اور ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے یادگار لمحات ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان سب کے لئے مبارک فرمائے۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے ختم ہوا۔

بعدازاں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر سے بیت الذکر کے لئے روانہ ہوئے راستہ کے دونوں اطراف پیس ویلج کے باسیوں کا ایک ہجوم تھا۔ ایک طرف مرد حضرات تو دوسری طرف خواتین اور بچیاں کھڑی تھیں۔ قدم قدم پر السلام علیکم حضور! کی آوازیں اس قدر بلند ہو رہی تھیں کہ کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ عشق و محبت اور فدائیت کا ایک شور برپا تھا۔ ہر چھوٹے بڑے کے ہاتھ میں کیمرہ تھا اور ایک ایک قدم پر بیسیوں تصاویر بن رہی تھیں۔ یہ فدائی لوگ اپنے پیارے آقا کے ایک ایک لمحہ کو اپنے کیمروں میں محفوظ کر رہے ہیں۔

احمدیہ پیس ویلج کا سارا ماحول ہی بڑا روح پرور ہے۔ یہ ایام بہت ہی مبارک اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں۔ اس امن کی بستی کا ہر مکین، ہر مرد، عورت، بچہ، بوڑھا ان برکتوں سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ پیاسوں کی پیاس بجھ رہی ہے۔ آنکھیں پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی ہیں۔ دل تسکین پا رہے ہیں اور ایمان بڑھ رہے ہیں۔

تقریب آمین

بیت الذکر میں تشریف آوری کے بعد پروگرام کے مطابق پہلے تقریب آمین ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت کریمہ سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ عزیزم ماہوم احمد، نجیب احمد خان، سفیر احمد، سلمان احمد، عباس مویز شافی، عریج عمران، ارسلان احمد ساجد، فوزان ساجد خواجہ، حمزہ فراز قریشی، مہیمن احمد ملک، مدثر احمد، عدیل حلیم باجوہ، عیان احمد، حسن یعقوب، عیان بٹ، ابدال احمد افضال، عزیزم عابد محمود، ابراہیم اسد اللہ انصر

عزیزہ امۃ النور، سائرہ ساغر خواجہ، صباعطیۃ السلام، عافیہ نیاب احمد، الینہ بشیر، عائشہ طاہر، نبیلہ احمد، نادیہ لیاقت، رائینہ ایمان باجوہ، امۃ الہادی، خدیجہ بشریٰ محمود، عائشہ علیانہ، عتیقہ سجل، ہادیہ احمد نور، عشاء ملک، مریم مرزا

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

11/ اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر بیت الذکر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا، حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 21 فیملیز کے 97 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا کی جماعتوں سکاربرو، مالٹن، مسی ساگا، ٹورانٹو، وان، بریمپٹن، پیس ویلج اور ریکس ڈیل کے علاوہ نائیجیریا، سیریا اور پاکستان سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ یہ سبھی وہ خوش نصیب لوگ تھے جو اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا کو مل رہے تھے۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔

بیت العافیت کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق سکاربرو (Scarborough) شہر میں بیت العافیت کے افتتاح کی تقریب تھی۔ بارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سکاربرو کے لئے روانگی ہوئی۔ قافلہ پولیس کے Escort میں روانہ ہوا۔ پولیس کے بارہ موٹر سائیکل قافلہ کو آگے پیچھے اور دائیں، بائیں Escort کر رہے تھے۔

یہاں بیت الذکر (Maple) سے سکاربرو کا فاصلہ 49 کلومیٹر ہے۔

سکاربرو آمد اور پُرجوش استقبال

ایک بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت العافیت سکاربرو تشریف آوری ہوئی۔ مقامی احباب مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرجوش استقبال کیا۔ بچوں نے دعائیہ خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو لوکل امیر فرحت ناصر صاحب اور مربی سلسلہ سکاربرو حنان سوبھی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر سکاربرو جماعت کے دونوں حلقوں سکاربرو ساؤتھ اور سکاربرو نارتھ کے صدران نے اور عاملہ کے ممبران نے بھی حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

تختی کی نقاب کشائی اور دعا

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے اندر تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد لوکل امیر سکاربرو مکرم فرحت ناصر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بیت العافیت کے کوائف پیش کئے۔

جماعت سکاربرو کا تعارف

سکاربرو جماعت کینیڈا کی پرانی جماعتوں میں سے ایک ہے۔ 1970ء سے پہلے یہاں احمدی آکر آباد ہوئے۔ اب اس جماعت کے دو حلقے ہیں اور تجنید پانچ صد پچاس ہے۔

سال 2008ء میں یہاں جماعت کو ایک چرچ کی عمارت خریدنے کی توفیق ملی۔ یہ عمارت 1911ء میں تعمیر کی گئی تھی۔ ابتداء میں ایک ریسٹورنٹ کے طور پر استعمال کی گئی۔ 2002ء میں اس کا استعمال بطور چرچ کے شروع ہوا۔ اس عمارت کو اب بیت کی شکل دی گئی ہے۔ یہ بیت بیت العافیت یونیورسٹی آف ٹورانٹو سے چند منٹ کے فاصلہ پر ہے۔

یہ عمارت 1.3 ملین ڈالرز میں حاصل کی گئی۔ جس میں سے ایک ملین ڈالر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے پیش کیا اور بقیہ تین لاکھ کی رقم لوکل جماعت کے ممبران نے ادا کی۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ 1.1 ایکڑ ہے۔ بیت کا جو مین ہال ہے اس کا رقبہ 2800 مربع فٹ ہے اور بیت میں دو صد لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ بیت کے ہال کا جو رقبہ ہے اس میں تو چار صد سے زائد لوگ، چار صد پچاس لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں اس پر لوکل امیر صاحب نے عرض کیا کہ اصل میں اتنے ہی لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ حضور انور نے فرمایا ہے لیکن جو یہاں کے قانونی تقاضے ہیں اس کے مدنظر دو صد کی تعداد رکھی گئی ہے۔

بیت کے علاوہ لائبریری بھی بنائی گئی ہے اور ایک مربی ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آفس بھی ہیں اور بیت کے بیرونی احاطہ میں 65 گاڑیاں پارک کی جا سکتی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر لوکل امیر صاحب نے بتایا کہ بیت کے مینارہ کی اونچائی 30 فٹ ہے اور گنبد بھی بنایا گیا ہے۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب جماعت جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب بھی موجود تھے۔ حضور انور نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ جو جرمنی میں (بیوت) بنا رہے ہیں وہاں مینارہ کی اونچائی 13 میٹر رکھتے ہیں۔ اس پر امیر صاحب جرمنی نے عرض کیا کہ ایسا ہی ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کے اردگرد کے علاقہ میں آباد احمدیوں اور نمازوں کی حاضری کا جائزہ لیا اور فرمایا اب (بیت) کو آباد کرنا بھی آپ کا کام ہے۔ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ آپ نے (بیت) بنا لی ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی سے باہر تشریف لائے تو ایک طرف ایک سیرین احمدی دوست مکرم فراس شعلان صاحب کی فیملی کھڑی تھی۔ فراس شعلان صاحب نے 2010ء میں بیعت کی تھی اور فروری 2016ء میں یہ فیملی سمیت کینیڈا آ گئے۔ ان کی حضور انور کے ساتھ 9/ اکتوبر 2016ء کو پہلی فیملی ملاقات تھی۔ لیکن یہ میاں بیوی ہی آئے تھے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ بچوں کو کیوں لے کر نہیں آئے تو انہوں نے بتایا کہ ان کی ایک بچی ذہنی مریضہ ہے جو بہت شور کرتی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے سب بچوں کو ہی ساتھ نہیں لا سکے۔ یہ فیملی Scarborough میں رہتی ہے۔

حضور انور نے انہیں فرمایا تھا کہ میں نے وہاں سکاربرو میں (بیت) کے افتتاح کے لئے آنا ہے تو آپ اپنے بچوں کو وہیں لے آئیں۔ چنانچہ آج یہ فیملی اپنے بچوں کو لے کر آئی ہوئی تھی۔ حضور انور ازراہ شفقت اس فیملی کے پاس تشریف لے گئے اور بیمار بچی کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی اور سب بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کے بعد فراس صاحب کی حالت نہایت جذباتی تھی وہ رو رہے تھے اور بار بار کہہ رہے تھے کہ اللہ نے ہم پر خاص فضل فرمایا ہے کہ خلیفہ وقت خود چل کر ہمارے پاس آیا ہے اور ہمیں برکتوں سے نوازا ہے۔

ملاقات کے بعد ان کی بیمار بیٹی سے اس کا نام پوچھا گیا تو اس نے فوراً بتا دیا۔ پھر باری باری اس

کے والدین اور بہن بھائیوں کے نام پوچھے گئے تو وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بتاتی چلی گئی۔ اس کے والد صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پوچھنے پر کہنے لگے کہ خدا کی قسم یہ اس کی زندگی میں پہلا موقع ہے کہ سب کے نام اسے یاد رہے ہیں اور ترتیب کے ساتھ بتاتی جارہی ہے۔ بچی کی والدہ نے بھی اسی بات کا اظہار کیا۔

بچی کی والدہ نے حضور انور کے ساتھ ملاقات میں ذکر کیا تھا کہ اس نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ حضور انور سے اپنی بیٹی کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کر رہی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی دعا سے انہیں یہ نشان دکھایا اور ان کی رؤیا بھی پوری ہوگئی۔

اس دوران بچے ایک لائن میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ایک احمدی دوست مکرم باسط اعوان صاحب بیت العافیت کے بالمقابل 43 گھروں پر مشتمل ایک کمپلیکس تعمیر کر رہے ہیں۔ مکرم امیر صاحب کینیڈا نے اس کا نقشہ حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ باسط اعوان صاحب خود بھی اس موقع پر موجود تھے۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں اپنے اس پراجیکٹ کے لئے دعا کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لائبریری میں تشریف لے آئے جہاں لوکل امارت کی مجلس عاملہ اور سکاربرو کے دونوں حلقوں کی مجلس عاملہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ارشاد فرمایا کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی مجلس عاملہ بھی آجائیں۔ چنانچہ ان دونوں مجالس نے بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

مقامی جماعت نے ایک کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کیک کے مختلف حصے کئے۔

بعد ازاں دو بجکر پینتالیس منٹ پر یہاں سے واپس پیس ویلج کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے واپسی پر بھی قافلہ کو Escort کیا۔ تین بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیس ویلج تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 33 فیملیز کے 170 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات حاصل کیا۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں، نارتھ یارک ویسٹن، ایوورڈ آف پیس، سکاربرو، ایکس ڈیل، کچنر واٹرلو، مسی ساگا، لندن اونٹاریو اور نیو فاؤنڈ لینڈ سے آئی تھیں۔ New Foundland سے آنے والی فیملیز دو ہزار چھ صد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل پینتیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی۔

عزیزم احسن موعود طاہر، ایشاء ناصر، امین طاہر، ایشل عثمان، سامیہ خلت باجوہ، علینہ چوہدری، عمارہ حلیم، امیر حلیم، اریان فیزان حامد، عطاء الحی باسل مظفر، جاذبہ خان، عیان زبیر، تفرید احمد ڈوگر، فوزیہ سلطان، کشف مصطفیٰ، لائبہ حلیم، ماریہ آفتاب، سندس حلیم، نداء الرحمٰن مہار، طاہر کاہلوں، عیاں مصطفیٰ، فاتح زمران ہادی، ملیحہ قمر، صباحت علی، عائلہ ممتاز، شیخ سفیر احمد، عاتقہ سہیل، عاقب مسعود کھوکھر، فوزیہ قمر، ہدیٰ عبدال، ثمائلہ حیات، سنیہا خاں ظہور، تشفاء محمود، امۃ الحی، ذیشان چوہدری۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

بیت الذکر، ایوان طاہر (جامعہ احمدیہ، مرکزی مشن ہاؤس) جامعہ ہوسٹل پیس ویلج (Peace Village) کے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے ہیں اور یہ امن کی بستی رات کو بھی اتنی روشن دکھائی دیتی ہے کہ دن کا گمان ہوتا ہے اور چراغاں کا منظر ایک عجیب خوشی کی کیفیت پیدا کرتا ہے اور پھر اس بستی کے مکین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہاں بابرکت قیام سے جو خوشی و مسرت اور لطف و سرور اور تسکین قلب پا رہے ہیں وہ ناقابل بیان ہے۔

❀❀❀❀❀❀

مکرم بلال احمد ناصر صاحب

مجلس انصار اللہ مالی کا چھٹا سالانہ اجتماع

امسال مجلس انصار اللہ مالی کو اپنا چھٹا نیشنل اجتماع مورخہ 16، 17 ستمبر 2016ء کو کروانے کی توفیق ملی۔ اجتماع کے لئے ریجن ساں کا انتخاب کیا گیا۔ ساں دارالحکومت باماکو سے تقریباً 450 کلومیٹر کے فاصلے پر شمال کی جانب واقع ہے۔ ساں میں جماعت کا اپنا مشن ہے اور مرکزی مشنری کے علاوہ 2 لوکل مشنریز کام کر رہے ہیں۔ ساں میں جماعت کا ایک ریڈیو (Radio Tolerance) بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے طور پر کام کر رہا ہے۔

اجتماع کے لئے ریجن ساں کے جماعتی مشن ہاؤس کے قریب ہی ایک سکول کا انتخاب کیا گیا اور وقار عمل کے ذریعہ اجتماع کے لئے سکول کو تیار کیا گیا۔ 15 ستمبر کی شام سے ہی مالی کے دیگر ریجنز سے وفود ساں مشن میں پہنچنا شروع ہوگئے اور 16 ستمبر کی دوپہر تک مختلف علاقوں سے وفود اجتماع میں شرکت کے لئے آتے رہے۔

اجتماع کا آغاز جمعۃ المبارک کے دن نماز تہجد سے ہوا اور نماز جمعہ و نماز عصر ادا کرنے کے بعد باقاعدہ پروگرام کا افتتاح ہوا۔ افتتاحی تقریب میں تلاوت، نظم اور عہد کے بعد مکرم امیر صاحب مالی نے فاستبقوا الخیرات کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد صدر انصار اللہ مکرم باشا کا تراورے صاحب نے انصار کو اجتماع میں خوش آمدید کہا اور انصار کو اجتماع میں بھرپور حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔

افتتاحی تقریب کے بعد مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نداء، حفظ قرآن، حفظ خطبہ ثانیہ اور سوال و جواب شامل تھے۔ ورزشی مقابلہ جات میں تیز پیدل چلنا، سوئی میں دھاگہ ڈالنا، میوزیکل چیئر، بلائنڈ ریس اور پینلٹی ککس کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ اختتامی تقریب میں مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی کی 60 جماعتوں کے 518 انصار نے اجتماع میں شرکت کی۔ نیز ریجن ساں کی مختلف سیاسی، مذہبی اور سوشل شخصیات نے بھی شرکت کی۔ ریجن ساں میں جماعتی ریڈیو کے علاوہ 3 پرائیوٹ ریڈیوز پر اجتماع کی پبلسٹی کی گئی اور بعد ازاں ان 3 ریڈیوز نے اجتماع کی کارروائی کی رپورٹ بھی اپنے ریڈیوز پر نشر کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس اجتماع کے بہترین نتائج عطا فرمائے۔ آمین

باطن و ظاہر

انور شعور لکھتے ہیں۔

اگر جھانکے کوئی باطن ہمارا
لڑائی ہی لڑائی، پھوٹ ہی پھوٹ
اگر دیکھے کوئی ظاہر ہمارا
بناوٹ ہی بناوٹ، جھوٹ ہی جھوٹ

(روزنامہ جنگ 28 مارچ 2015ء)

8

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

کینیڈین ٹی وی کو انٹرویو۔اہم سوال و جواب۔فیملی ملاقاتیں اور تقریب آمین

رپورٹ:مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

12/اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک،خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور کا ٹی وی انٹرویو

آج پروگرام کے مطابق CBC (کینیڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن) کے انتہائی اہم اور سینئر جرنلسٹ Mr. Peter Mansbridge حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔Mr. Peter کینیڈا کے سب سے بلند پایہ اور قابل قدر جرنلسٹ ہیں۔صرف کسی ملک کے صدر یا وزیراعظم کا انٹرویو لیتے ہیں۔موصوف صدر امریکہ باراک اوبامہ اور کینیڈا کے وزیراعظم جسٹن ٹروڈو کے انٹرویو لے چکے ہیں۔CBC ٹیلی ویژن چینل کینیڈا میں سب سے زیادہ دیکھے جانے والے چینلز میں سے ہے۔

گیارہ بجے بیت الذکر میں انٹرویو کا آغاز ہوا۔

جرنلسٹ Peter نے انٹرویو کے آغاز میں حضور انور کو کینیڈا میں خوش آمدید کہا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شکریہ ادا کیا۔

جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ یہ ہمارے لئے سنہری موقع ہے کہ ہم ان مسائل پر گفتگو کر سکیں جو (-) اور غیر(-) لوگوں کے لئے اہم ہیں۔خاص طور پر 9/11 کے بعد سے جس کو اب تقریباً 15 سال ہو چکے ہیں۔بہت سی کوششیں ہوئی ہیں کہ کسی طرح (-) اور غیر(-) کے درمیان جو فاصلے ہیں ان کو ختم کیا جائے لیکن اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ نارتھ امریکہ اور یورپ میں یہ فاصلے بڑھ رہے ہیں۔آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

میرے خیال میں یہی ایک اہم مسئلہ نہیں ہے جس کو ہمیں حل کرنا ہے۔اگر 9/11 کے بعد فاصلے پیدا بھی ہوئے یا دشمنیاں ہوئیں، تو اس کی وجہ 9/11 نہیں بلکہ اس سے پہلے 1991ء کی عراق جنگ ہے۔مگر اب جو موجودہ صورتحال ہے،میرے خیال میں 2008ء کے اقتصادی بحران کا نتیجہ ہے۔اس بحران کے نتیجہ میں بہت سے نوجوانوں کی ملازمتیں ختم ہو گئیں ان کے پاس کچھ کرنے کو نہیں تھا جس کی وجہ سے ان کی پریشانیوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور مجھے نہیں معلوم کہ یہ کس کی سازش تھی کہ اس کے بعد عرب دنیا میں عرب سپرنگ کا دور چلا اور القاعدہ کو دوبارہ توجہ کا مرکز بنایا گیا اور جب وہ ناکام ہوئے تو داعش نے جنم لیا۔تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ مغربی حکومتوں نے فاصلوں کو کم کرنے کی کوشش کی۔یہ ان میں سے ایک وجہ ہے جو میں نے بیان کی ہے۔

اس کے بعد جرنلسٹ نے عرض کیا:

آپ نے کچھ وضاحت سے اس پر روشنی ڈالی ہے۔آپ کے خیال میں اس کے نتیجہ میں (-) اور غیر(-) کے تعلقات پر خاص طور پر کیوں اثر پڑا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں سب سے زیادہ فساد (-) ممالک میں ہو رہا ہے۔وہ وہاں اپنے ہی لوگوں کو مار رہے ہیں۔عرب سپرنگ کی تحریک چلی اس پر بعض مسلمان لوگ اور تنقید نگار یہ کہتے ہیں کہ مغربی طاقتوں نے اپنا کردار صحیح طریق پر ادا نہیں کیا۔انہوں نے حکومتوں کے خلاف باغی گروہوں کی مدد کی اور انہیں بعد میں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور عراق کی جنگ میں بھی یہی ہوا اور اب کہتے ہیں کہ لیبیا کے بارہ میں بھی ہم سے غلطی ہوئی اور حکومت بدلنے کے بعد ہماری کوئی منصوبہ بندی نہیں تھی اور اب سب دیکھ رہے ہیں کہ شام میں کیا ہوتا ہے یہ حکومت کامیاب ہوتی ہے یا نہیں۔اب حالات پہلے سے بہت مختلف ہیں۔عراق کی جنگ میں کسی اور بڑی طاقت نے مخالفت نہیں کی اور نہ ہی لیبیا میں مگر اب دو بڑی طاقتوں کا آمنا سامنا یعنی روس اور امریکہ،روس نے دھمکی دی ہے کہ اگر امریکہ نے کوئی ان کے مفاد کے خلاف قدم اٹھایا تو وہ جوابی کارروائی کریں گے۔تو حالات کافی پیچیدہ ہیں۔

اس پر جرنلسٹ نے کہا: آپ کو روس اور امریکہ کے حالات کے بارہ میں کافی پریشانی ہے۔آپ اس طرف گزشتہ تقریباً دو سال سے توجہ دلا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تقریباً دو سال سے روس اپنی فوج اور جنگی ساز و سامان میدان میں لایا ہوا ہے تو یہ پریشانی کی بات ہے اور (-) دنیا میں فساد برپا ہے اور اب باقی دنیا بھی اس فساد کی لپیٹ میں آ رہی ہے۔مغربی ممالک 9/11 کے بعد (-) سے بددل ہوئے ہوں لیکن (-) کو 9/11 کی وجہ سے اتنی فکر نہیں تھی۔ان کی پریشانی تو اس وقت بڑھی جب ان کے اپنے ممالک کے حالات بگڑنے لگے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ ایک امن پسند راہنما ہیں جو کہ محبت نہ کہ نفرت اور ہم آہنگی نہ کہ غلط فہمی اور رواداری کی نہ کہ لڑائی کی تعلیم دیتے ہیں۔تو آپ کا پیغام اپنے ماننے والوں کے علاوہ دوسرے لوگوں میں کیوں نہیں جڑ پکڑ رہا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: جہاں تک (احمدیوں) کا تعلق ہے،ہم اس پیغام کو صحیح سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں اور جہاں تک باقی (-) کا تعلق ہے تو یہ ایک لمبی تاریخ ہے اور اس کے لئے ہزار سال پیچھے جانا پڑے گا۔آج سے 1400 سال پہلے آنحضورﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب (مومن) (دین) کی سچی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور پھر چودھویں صدی کے سر پر ایک شخص آئے گا یعنی ایک روحانی وجود جو (دین) کی سچی تعلیمات کو زندہ کرے گا اور اس کے سچے پیغام کو لوگوں تک پہنچائے گا۔اس شخص کی آمد کے لئے آنحضورﷺ نے بہت سی پیشگوئیاں فرمائیں جن میں مخصوص ایام میں سورج اور چاند گرہن کی پیشگوئی بھی ہے۔یہ نشان اپنے وقت پر 1894ء میں مشرقی ممالک اور 1895ء میں مغربی ممالک میں نظر آیا۔اس کے علاوہ اور بھی نشانات ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے جیسے کہ، اونٹنیاں سواری کے لئے استعمال نہیں کی جائیں گی بلکہ نئی سواری کے ذرائع، میڈیا اور رابطہ کے نئے ذرائع یہ تمام نشانات ظاہر ہو چکے ہیں اور اس شخص نے ہمیں (دین) کی یہ سچی تعلیم دی جن کو اگر دو جملوں میں بیان کیا جائے تو یہ ہے کہ انسان کے اوپر دو حقوق کا ادا کرنا ہے ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد اور اگر اس کو مزید اجمالاً کہا جائے تو ان الفاظ میں کہہ سکتے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس شخص کے بارہ میں پیشگوئیاں تھیں وہ شخص آ چکا ہے اور اس نے تن تنہا 126 سال قبل ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں دعویٰ کیا۔اس کے بعد احمدیت پھیلنا شروع ہوئی اور آپ کی وفات کے وقت آپ کے 4 لاکھ ماننے والے تھے اور اب جماعت دنیا کے تقریباً 209 ممالک میں پھیل چکی ہے اور دن بدن ترقی کی منازل طے کر رہی ہے اور یہی سچا پیغام ہے جس کو لوگ قبول کر رہے ہیں اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں اور اگر شامل نہیں ہوتے تو کم از کم وہ مانتے ہیں کہ (دین) کی تعلیمات جو جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے یہی سچی تعلیمات ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: جب آپ پیشگوئیوں کی بات کرتے ہیں تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ (-) دنیا میں ایک نازک موڑ پر ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: بالکل یہ بھی ایک پیشگوئی تھی کہ اگر تم اللہ کی تعلیم کو نہیں مانو گے اور سچی تعلیمات پر عمل نہیں کرو گے تو اس کے نتائج تمہیں بھگتنے پڑیں گے اور اس کا ایک نتیجہ بذریعہ جنگ انسانیت کی تباہی بھی ہے اور انسانیت کی تباہی کے اور بھی بہت سے ذرائع ہیں جن میں جدید ایٹمی ہتھیار بھی شامل ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ کے خیال میں یہ تباہی آ سکتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر ہم اپنی ذمہ داریاں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہیں اور اس میں تمام مخلوق شامل ہے چاہے وہ (-) ہوں یا کوئی اور ہو چاہے دہریہ ہوں۔ہمیں اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہوں گی۔

جرنلسٹ نے کہا: ہم دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ ان کشیدگیوں میں اضافہ ہوتا ہے اور مختلف لوگ اس کا مختلف ردعمل دکھاتے ہیں۔گزشتہ دو سال میں امریکی صدارتی مقابلہ میں ایک امیدوار نے کہا ہے کہ ہم تمام (-) پر امریکہ میں داخلہ ممنوع کر دیں گے یا کم سے کم ان پر بہت سی سختیاں عائد کر دیں گے۔بہت سے امریکی لوگوں کا رجحان پہلی بات کی طرف ہے کہ (-) کا امریکہ میں داخلہ ممنوع کر دیا جائے گا۔آپ کا اس بارہ میں کیا کہنا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا آپ نے کہا ہے کہ اگر وہ جیت گیا تو اور یہ ''اگر'' بہت بڑا ہے۔بہرحال جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے تو ہم تو سچے (دین) کے پیروکار ہیں اور ہم کسی بھی قسم کی انتہاء پسندی کو نہیں مانتے۔ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مسلمانوں کی جہاد کی اجازت صرف دفاعی طور پر دی گئی تھی جبکہ مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھائی گئی تھی اس وقت تلوار کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کی ضرورت تھی اور اب جبکہ (-) پر جنگ مسلط نہیں کی جا رہی تو ہمیں بھی انتہاء پسندی یا بدلہ یا تلوار کے ذریعہ دفاع کی ضرورت نہیں۔

جہاں تک باقی (-) کا تعلق ہے تو ممکن ہے کہ وہ (-) کا داخلہ ممنوع کر دے لیکن وہ ان لاکھوں

(-) کا کیا کرے گا جو پہلے سے امریکہ میں رہتے ہیں۔ وہ ان سے کیسا سلوک کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ روز بروز اپنے بیانات بدلتا رہتا ہے۔ چند روز قبل اس نے عورتوں کے بارہ میں بات کی اور پھر اسے معافی مانگنی پڑی اور اس لئے اپنی باتوں پر خود بھی یقین نہیں رکھتا اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ جیت گیا تو وہ اس قسم کے کوئی اقدامات نہیں کرے گا اور لاکھوں امریکی اس کے مخالف ہیں اور اگر اس نے ایسی روک تھام کی تو تمام ملک میں فساد ہوں گے۔ اگر وہ مشکلات پیدا کرتا ہے اور شہریوں کی حق تلفی کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں فساد ہوں گے اور ابھی تو اس قسم کے کوئی قوانین بھی نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض (-) بدلہ لیتے ہیں اور بغیر کسی وجہ کے نہایت ظالمانہ طریق سے لوگوں کو مارتے ہیں اور یہ صرف (-) ہی نہیں ہیں جو ایسا کرتے ہیں بلکہ اس ملک میں ایسے جنونیوں کی کمی نہیں جو آئے دن کسی سکول یا یونیورسٹی میں لوگوں کو مار دیتے ہیں اور یہ سب تو امریکہ میں پہلے ہی ہو رہا ہے اور وہاں بندوقوں پر کوئی پابندی بھی نہیں ہے اور اگر صدارت کے اس امیدوار نے ایسا کوئی قدم اٹھایا تو میں سمجھتا ہوں کہ خانہ جنگی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ حکومت کے خلاف محاذ آرائی کریں گے اگر حکومت مسلمانوں کے خلاف کوئی ظالمانہ قدم اٹھاتی ہے۔ اگر ایک آدمی (دہشت گرد) اتنا نقصان کر سکتا ہے تو بہت سارے لوگ مل کر کیا نہیں کر سکتے۔

میرے خیال میں جو بھی امریکہ کا صدر ہوگا وہ کوئی بھی فیصلہ بغیر سوچے سمجھے نہیں کرے گا۔ امید تو یہی ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: چلئے کچھ کینیڈا کے بارہ میں گفتگو کرتے ہیں۔ میں آپ کے سامنے ایک پول کے نتائج پیش کرنا چاہتا ہوں جو کہ سی بی سی نے کیا تھا اور اس میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ 68 فیصد کینیڈین لوگوں کا خیال ہے کہ اقلیتوں کو مزید کوشش کی ضرورت ہے کہ وہ معاشرہ کا حصہ بنیں جبکہ امریکہ میں اسی سوال کے جواب میں صرف 53 فیصد لوگوں نے اس رائے کا اظہار کیا۔ آپ اس سے کیا سمجھتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: چاہے کینیڈا ہو، امریکہ ہو یا کوئی مغربی ملک ہو کیونکہ لاکھوں لوگ جرمنی میں بھی آئے ہیں۔ اگر یہ پناہ گزین مستقل طور پر ان ممالک میں سکونت اختیار کرتے ہیں تو پھر ان پر لازم ہے کہ وہ امن وامان سے رہیں اور ان کے معاشرہ کا حصہ بنیں۔

لیکن جہاں تک مذہب کا تعلق ہے وہ اس سے بالکل مختلف چیز ہے۔ ہم احمدی (-) معاشرہ کا حصہ ہیں اور یہ آنحضور ﷺ کی حدیث سے واضح ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ جب آپ کسی ملک میں داخل ہو جائیں اور اس ملک سے ہر قسم کا فائدہ حاصل کر رہے ہوں یا مستقل شہری بن جائیں تو یہ آپ پر لازم ہے کہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے ملک اور قوم کی بہتری کے لئے کام کریں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ نے بعض برطانوی (-) کے بارہ میں تشویش کا اظہار کیا اور کہا ہے کہ ان کے امام نوجوانوں کو دہشت گردی کی طرف لے جا رہے ہیں یا صحیح طریق سے ان کو روکتے نہیں ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر (-) اس طریق پر چل رہے ہیں کہ نوجوان انتہاء پسندی کی طرف جا رہے ہیں تو اس میں ان (-) کا بھی ہاتھ ہے اس لئے ایسی (-) میں گورنمنٹ کو نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ نظر رکھنے سے مراد یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ ان (-) میں کیا تعلیمات دی جاتی ہیں اور یہ گورنمنٹ اور ان کی ایجنسیوں کا کام ہے کہ وہ ان پر نظر رکھیں اور یہ جاسوسی نہیں سمجھی جا سکتی کیونکہ یہ عوام اور قوم کی بھلائی کے لئے کام کیا جا رہا ہے۔ آپ پوری قوم کی زندگی داؤ پر نہیں لگا سکتے اس لئے نظر رکھنا ضروری ہے اور اسی لئے میں نے کہا تھا کہ جب ایک نئے ملک میں آ جائیں مقیم ہو جائیں تو معاشرہ کا حصہ بنیں اور جتنی بھی آپ کی صلاحیتیں ہیں طاقت ہے ان کو بروئے کار لاتے ہوئے ملک کے لئے ایک مفید وجود بنیں۔

معاشرہ کا حصہ بننے کا مطلب میرے نزدیک یہ ہے کہ ہم ملکی قانون کی پیروی کریں، قوم کی بہتری کے لئے محنت کریں اور اپنی صلاحیتوں سے ملک کو فائدہ پہنچائیں یہ ہے معاشرہ کا حصہ بننا اور اپنے نئے ملک کے بارہ میں کبھی برا نہ سوچنا۔

اور جہاں تک مذہب کا تعلق ہے تو حکومت کو اس میں دخل نہیں دینا چاہئے اور اپنے تمام شہریوں کو مذہبی آزادی فراہم کرنی چاہئے۔ اسی طرح (-) کو اپنے مذہب کی پیروی کی اجازت ہونی چاہئے۔ اگر آپ کے خیال میں معاشرہ کا حصہ بننے کا یہ مطلب ہے کہ وہ شراب پیئے یا ڈانس کلب میں جائے تو میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ اگر آپ کہیں کہ عورتوں سے ہاتھ ملانا معاشرہ کا حصہ ہے تو میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ ایک دفعہ ایک خاتون کالم نگار نے سوال کیا کہ آپ عورتوں سے کیوں ہاتھ نہیں ملاتے، آپ معاشرہ کا حصہ کیسے بن سکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ صرف ہاتھ ملانے سے تو انسان معاشرہ کا حصہ نہیں بنتا اور بھی کئی چیزیں ہیں جس سے حب الوطنی کا اظہار ہوتا ہے اور نہ ہی ہاتھ ملانے سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ انسان عورتوں کی بہت عزت کرتا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ میں تمہاری عزت کرتا ہوں اگر تم مشکل میں ہو تو میں پہلا شخص ہوں گا جو تمہاری مدد اور حفاظت کے لئے تمہارے اپنوں سے پہلے آؤں گا، یہ وہ عزت ہے جو عورتوں کی ہم کرتے ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: جیسا کہ آپ نے ابھی کہا اور یہ (-) اور غیر (-) میں سوال عام اٹھایا جاتا ہے اور وہ مردوں اور عورتوں کے تعلقات کے بارہ میں ہے اور بیوت میں جو عورتوں کو مقام حاصل ہے اس بارہ میں ہے۔ میں آپ کو ایک تصویر دکھانا چاہتا ہوں جو آپ کے جلسہ سالانہ کی ہے۔ اس میں ہزاروں لوگ ہیں لیکن کوئی عورت نظر نہیں آتی کیوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر آپ عورتوں کے ہال میں جائیں تو وہاں ہزاروں عورتیں ہیں اور میں نے اپنی تقریر وہیں کی تھی۔ عورتوں کا اپنا ہال ہے اور ان کے اپنے انتظامات ہوتے ہیں۔ تو مردوں اور عورتوں میں یہ علیحدگی مذہبی تعلیمات کی وجہ سے ہے اور جو لوگ بخوشی اس کی پیروی کرتے ہیں اس پر دوسروں کو اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ میں انہیں کہتا ہوں جن عورتوں کو اس پر اعتراض ہے وہ عورتیں، عورتوں کے ہال میں ایک دن گزاریں اور پھر بتائیں کہ وہاں انہیں زیادہ آرام اور خوشی میسر آئی یا نہیں۔ جب عورتیں علیحدہ ہوتی ہیں تو وہ آزاد اور مردوں سے بے فکر ہوتی ہیں انہیں اپنے فنکشن کرنے کی اور عورتوں کی تقاریر سننے کی آزادی ہوتی ہے اور میں بھی ان میں خطاب کرتا ہوں۔ ایک دفعہ شاید بی بی سی کی جرنلسٹ ہمارے پروگرام میں آئی، وہاں تقریباً 19 ہزار عورتیں تھیں۔ ان کا گراس روٹ سے لے کر سب سے بڑے لیول تک علیحدہ انتظام ہوتا ہے۔ اس جرنلسٹ نے پورا دن ہمارے ساتھ گزارنا تھا، جب وہ عورتوں کے حصہ میں گئیں تو انہیں کچھ اوپرا پن محسوس ہوا کہ یہاں کوئی مرد نہیں لیکن کچھ ہی دیر بعد وہ وہاں اچھا محسوس کرنے لگیں اور ان کو اس بات کی فکر نہ رہی کہ کوئی مرد انہیں دیکھ رہا ہے۔

تو یہ ایک مذہبی تعلیم ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے اور اس کا حکم پہلے مردوں کو ہے اور پھر عورتوں کو۔ مردوں کو حکم ہے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور شہوت سے عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اس سے اگلی آیت میں عورتوں کو حکم دیا گیا کہ اسی طرح وہ بھی پردہ کریں۔ تو یہ ایک مذہبی تعلیم ہے۔ پسند ہو یا نہ ہو۔ تمام احمدی پیدائشی احمدی تو نہیں بہت سے ایسے ہیں جو ہر سال بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں دوسرے فرقوں سے دوسرے مذہب سے آتے ہیں اور کئی تو بت پرست بھی شامل ہو کر اس تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔

میں ہمیشہ عورتوں سے پوچھتا ہوں کہ وہ بے چینی تو نہیں محسوس کر رہیں اور ان کو چاہئے کہ وہ عورتوں میں وقت گزار کر تو دیکھیں۔ ہاں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض احمدی بچیاں جنہوں نے ان تعلیمات کو گہرائی میں جا کر مطالعہ نہیں کیا وہ اظہار کریں لیکن جب وہ گہرائی میں مطالعہ کریں تو ان پر اس کی حکمت واضح ہو جاتی ہے۔ (دین) کے ہر حکم میں حکمت ضرور ہے۔

میں نے ایک کالمسٹ کا کالم پڑھا کہ زیادہ تر مرد ہی ہیں جو عورتوں کے حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ عورتوں کا یہ حق ہے کہ وہ ننگی ہو، بغیر کسی لباس کے ہو اور اس کالمسٹ نے یہ بھی لکھا کہ اگر کوئی (-) عورت حجاب اوڑھنا چاہتی ہے تو کسی مرد کو سوال اٹھانے کا کوئی حق نہیں۔ اس نے یہاں تک لکھا کہ مرد تو صرف اپنی شہوانی خواہشات کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ چونکہ آپ نے اس بات کو چھیڑا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ بہت سے غیر (-) لوگوں کے لئے مرد اور عورت کے تعلقات کے بارہ میں خیال ہے کہ دونوں جنس تمام معاملات میں برابر ہیں اور اس ملک کی کابینہ میں بھی 50 فیصد عورتیں ہیں اور کچھ ہی عرصہ قبل وزیر اعظم پر سخت تنقید کی گئی کہ وہ ایسی مسجد کیوں گئے جس میں صرف مردوں کو آنے کی اجازت تھی۔ تو یہ ایک حساس معاملہ ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے اسی لئے کہا تھا کہ حکومت کو مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ بحیثیت ایک مذہبی تنظیم، فرقہ ہمارا عقیدہ ہے کہ مرد وزن دونوں کو حجاب یعنی پردہ کرنا چاہئے اور کھلے عام نہیں ملنا چاہئے۔ لیکن جہاں تک سوال ہے مواقع کا تو پردہ کی وجہ سے کوئی روک نہیں۔ احمدی عورتیں مردوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوتی ہیں۔ ان میں ڈاکٹر، انجینئرز، آرکیٹیکٹ، سائنسدان، ریسرچر یعنی ہر طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ سب کام حجاب کے ساتھ ہوتے ہیں۔ پاکستان جو کہ ایک تھرڈ ورلڈ ملک ہے، وہاں بھی ہماری عورتیں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ وقت اب تھوڑا رہ گیا ہے اور گفتگو بہت دلچسپ ہو رہی ہے، میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اتنی گہرائی میں جا کر ان سوالات کے جواب دیئے۔ میں آپ کے خیالات کینیڈا کے بارہ میں جاننا چاہوں گا۔ آپ یہاں پہلے بھی آئے ہیں اور اس دفعہ آپ کا دورہ کافی طویل ہے۔ آپ کی بیوت کینیڈا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک موجود ہیں۔ جب آپ کینیڈا تشریف لاتے ہیں تو آپ کے کیا جذبات ہوتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: جہاں تک دنیاوی ترقی کا تعلق ہے تو کینیڈا ترقی کر رہا ہے۔ میں جب پچھلی دفعہ آیا تھا تو یہاں گھر نہیں تھے اور اب نئی آبادی ہے جس کا مطلب ہے کہ کینیڈا کی معیشت ترقی کر رہی ہے۔ اسی طرح بہت سی ضروری چیزوں میں اضافہ ہوا ہے مثلاً سڑکیں ہیں ان کی مرمت ہوتی ہے اور ان میں اضافہ بھی ہو رہا ہے اور کینیڈا کی عوام بہت محبت کرنے والی ہے۔

اور جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے تو یہ بھی ترقی کر رہی ہے۔ ہم نے نئی (بیوت) کی تعمیرات کا کام شروع کیا ہوا ہے، ابھی کل ہی سکاربرو میں ایک نئی (بیت) کا افتتاح کیا۔ تو ہم بھی بڑھ رہے ہیں۔ ہمارے بڑھنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ پاکستان سے لوگ آتے ہیں اور اب شام سے بھی لوگ آ رہے ہیں اور اس کے علاوہ کینیڈین بھی قبول کر رہے ہیں۔ ہمارا کام تو (دعوت الی

اللہ) کرنا ہے اور مذہبی قومیں چند سالوں میں ترقی نہیں پکڑتیں اس میں ایک مدت لگتی ہے۔ تو ہمیں امید ہے کہ ہم (دین) کا سچا پیغام کینیڈا میں اور تمام دنیا میں پھیلا پائیں گے اور ہمیں یقین ہے کہ لوگ اس پیغام کو اچھا اور سچا سمجھتے ہوئے قبول کریں گے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ کے خیال میں کینیڈا ایک روادار قوم ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ بات درست ہے کہ کینیڈا ایک روادار قوم ہے کیونکہ کینیڈا میں بہت سی قومیں آباد ہیں۔ اسی لئے برداشت کا جذبہ ہونا ضروری ہے۔ اگر برداشت نہ ہو تو فساد کا امکان رہتا ہے اور اپنے ہی ملک اور قوم کا نقصان ہوتا ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: کیا کینیڈا مسلمان اور غیر مسلمان قوموں کو قریب لانے کا بہتر کردار ادا کرسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کینیڈا اور دنیا کی تمام بڑی طاقتیں یہ کردار ادا کرسکتی ہیں۔ کیونکہ اس وقت جو بھی دنیا میں ہو رہا ہے وہ ناانصافی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ کینیڈا کا اقوام متحدہ میں بھی ایک کردار ہے اور G8 میں بھی اور اسے چاہئے کہ وہ بڑی قوموں کو چھوٹی قوموں کے ساتھ دیانتداری کا سلوک کرنے کی توجہ دلائے۔ بجائے اس کے کہ یہ قومیں اپنی ویٹو پاور کا استعمال کریں انہیں دوسروں کے حقوق دینے چاہئیں۔ لیگ آف نیشن کیوں ناکام ہوئی؟ اس لئے کہ انہوں نے اپنی طاقت کا دیانتداری سے استعمال نہیں کیا اور اس وقت اقوام متحدہ میں کیا ہو رہا ہے؟ لوگوں نے کہنا شروع کردیا ہے اور کالم نویس لکھتے ہیں کہ یہ اپنے کام نہیں کر پا رہی اور 1932ء میں جو معاشی انحطاط ہوا تھا اور بڑی قوموں کی طرف سے ناانصافیاں ہوئی تھیں وہی اب ہو رہا ہے اور دنیا ایک بہت بڑی تباہی کی طرف آگئی ہے اور اب تو بعض چھوٹی چھوٹی قوموں کے پاس بھی ایٹمی ہتھیار ہیں۔ تو کینیڈین گورنمنٹ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ ہم ورثہ میں کیا چھوڑ کر جائیں گے، لولے لنگڑے بچے اور ایک تباہ شدہ دنیا؟

جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ نے تو نہایت بھیانک تصویر پیش کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو ایک حقیقت ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے لاس اینجلس میں خطاب کیا، اس میں موجود ایک سینیٹر نے کہا کہ میں آپ کی بہت سی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں لیکن جو ایٹمی ہتھیار کے حوالہ سے بات کی ہے کہ وہ استعمال کئے جاسکتے ہیں اس سے اختلاف رکھتا ہوں۔ تو گزشتہ سال اسی سینیٹر نے کہا کہ آپ کی بات درست تھی۔

آخر پر جرنلسٹ نے حضور انور کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا: آپ کا قیمتی وقت نکالنے کا شکریہ۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کا بھی شکریہ۔

انٹرویو کا یہ پروگرام گیارہ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں بیس فیملیز کے 114 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز مسی ساگا، بریمپٹن، پیس ویلج اور ٹورانٹو کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس پروگرام میں 37 فیملیز کے 173 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان میں سے امریکہ اور پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز بھی تھیں۔ سیریا سے آئے ہوئے مہاجرین کی فیملی بھی تھیں اور شہدائے لاہور کی فیملیز بھی تھیں۔ یہ سبھی ایسے لوگ تھے جو اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا کو مل رہے تھے اور تسکین قلب پا رہے تھے۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لے آئے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 36 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی۔

عزیزہ سامیہ قدوس، عزیزہ ہانیہ محمود، عطیہ رزاق محمود، سارہ کاہلوں، نداء النصر، مایہ صدیقہ ملک، روحہ احمد، عائشہ صباحت، یسریٰ احمد، فاتحہ مبین، ایشان احمد، نائلہ مجیب خان، آعزہ احمد، نہان مدثر راجہ، سمیر احمد، عمران احمد خان، کاشف مجیب خان، حزیم احمد، امیر حسین اعوان، ہاشم طارق، دانیال احمد، زکی ایان احمد، انیس احمد رانا، طلحہ اسامہ، شایان بیگ، مازن عمر، سفیر احمد، حزقیل احمد، فاضل ملک، لبیب الرحمٰن، افرا احمد، سمیہ احمد، لائبہ یعقوب، ایمان سجل، کامران خاور خان، زرنب سجل

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

13 اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری رپورٹس، خطوط اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ لندن مرکز، ربوہ اور قادیان سے مختلف امور پر مشتمل معاملات اور رپورٹس ہدایت کے لئے روزانہ موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دیگر پروگراموں کے ساتھ ساتھ اس ڈاک کو روزانہ ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک سے اور پھر یہاں کینیڈا کی جماعتوں سے احباب جماعت کے خطوط سینکڑوں کی تعداد میں موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور ان خطوط کو بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور میں مصروفیت جاری رہی۔

بعدازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 42 فیملیز کے 180 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ یہ سبھی فیملیز وہ تھیں جنہوں نے اپنی زندگی میں اس سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں کی تھی۔ یہ ان کی پہلی ملاقات تھی۔ کینیڈا کی جماعتوں ویٹسن، وان، ملٹن، پیس ویلج، کچنر اور احمدیہ ابورڈ آف پیس کے علاوہ امریکہ اور بیلیز سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔

ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عشاق کے ہجوم میں سے گزرتے ہوئے بیت الذکر تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق پہلے تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچے اس تقریب میں شامل ہوئے۔

عزیزہ مناہل منصور، مہناورک، نبیلہ احمد، سبیکہ اختر، ذمل احمد، عزیزہ عاتقہ یعقوب، حمامۃ الامانی نائلہ ماجد، عزیزہ مریم کاشف، ملاحت احمد، نول اسلام، ذائنہ مظفر، ذنیرہ کاشف، باسمہ مرزا، امان بٹ، شائستہ ندیم، مائشہ یاسمین ملک، شائستہ رضوان، علیزہ ہادی، روحان عظیم، زہیب احمد، باسط احمد، فارس احمد سجل، لبیق احمد پاشا، نصر سہل، دانیال خان، عبدالمقیط، فاران ناصر، کاشف ناصر، بلال احمد، راغب احمد باجوہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھی اپنی رہائش گاہ سے اپنے دفتر یا نمازوں کی ادائیگی کے لئے بیت الذکر یا کسی پروگرام کے لئے باہر جانے کے لئے تشریف لاتے ہیں یا واپس گھر تشریف لاتے ہیں تو ہر اس راستہ پر، اس گلی میں اور اس موڑ پر جہاں سے حضور انور نے گزرنا ہوتا ہے۔ خواتین اور بچیوں اور بچوں کا ایک ہجوم جمع ہوتا ہے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی ان کے ہاتھ بلند ہو جاتے ہیں اور ہر طرف سے جہاں حضور! السلام علیکم کی آوازیں بلند ہوتی ہیں وہاں قدم قدم پر سینکڑوں کیمرے چل رہے ہوتے ہیں اور ان چند لمحات میں ہزاروں تصاویر بن جاتی ہیں۔ جو پیس ویلج کے ان باسیوں کے لئے اور ان کی آئندہ نسلوں کے لئے ایک انمول خزانہ ہیں اور ان کے گھروں کی زینت ہیں اور ان کے دلوں کی بھی رونق ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک کرے اور دائمی برکتوں کا موجب بنائے۔ آمین

9

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

واقفات اور واقفین نو کی کلاسیں۔ مجلس سوال و جواب۔ غانا میں حضور کے حالات کیسے تھے

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

14/ اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت الذکر کے دونوں ہال مرد احباب کے لئے مخصوص کئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ مرد احباب کے لئے دو مارکیز بھی لگائی گئی تھیں۔

خواتین کے لئے طاہر ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ طاہر ہال کے علاوہ خواتین کے لئے بھی دو مارکیز لگائی گئی تھیں۔ یہ سبھی جگہیں نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں اور آج حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد 7050 تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بجکر تیس منٹ پر بیت الذکر تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

(اس خطبہ کا خلاصہ روزنامہ الفضل مورخہ 18/ اکتوبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ دو بجکر تیس منٹ تک جاری رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ بیت الذکر ٹورانٹو (Toronto) سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہوا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

کلاس واقفات نو

اس کے بعد پروگرام کے مطابق چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لے آئے جہاں واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ناجیہ حسن نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ سدرہ سعید نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ باسمہ ساجد نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کا عربی متن پیش کیا جس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ صدف مرزا نے پڑھا۔

حضرت شہر بن حوشبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا کہ اے ام المومنین! آنحضرت ﷺ آپ کے ہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کون سی دعا کرتے تھے۔ اس پر حضرت ام سلمہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے یا مقلب القلوب...... کہ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت قدم رکھ اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔

بعد ازاں عزیزہ آنسہ نصیر مرزا نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پڑھا۔

میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے ہے اور جب انسان کی محبت خدا کے ساتھ اس درجہ تک پہنچ جائے کہ اس کا مرنا اور اس کا جینا اپنے لئے نہیں بلکہ خدا ہی کے لئے ہو جائے۔ تب خدا جو ہمیشہ پیار کرنے والوں کے ساتھ پیار کرتا آیا ہے اپنی محبت کو اس پر اتارتا ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے انسان کے اندر ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کو دنیا نہیں پہچانتی اور نہ سمجھ سکتی ہے اور ہزاروں صدیقوں اور برگزیدوں کا اسی لئے خون ہوا کہ دنیا نے ان کو نہیں پہچانا وہ اسی لئے مکار اور خود غرض کہلائے کہ دنیا ان کے نورانی چہرہ کو دیکھ نہ سکی۔

اس کے بعد عزیزہ عدیلہ مظفر نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ اسمارا کائنات، عزیزہ لبنیٰ سلیم، عزیزہ ودیعہ شہزادی اور عزیزہ سائرہ شفیق نے استقامت دین واقفات نو کا بنیادی وصف پر پریزنٹیشن دی۔

اس پریزنٹیشن کے بعد حضور انور نے فرمایا: قرآن شریف کیا ہے آپ میں سے کوئی بتائے۔ ایک واقفہ نو نے بتایا کہ قرآن کریم اللہ کی کتاب ہے۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب کیوں بھیجی ہے؟ اس پر بچی نے جواب دیا کہ ہمیں ہدایت دینے کے لئے۔

پھر حضور انور نے ایک حدیث بیان فرمائی کہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آنحضور ﷺ کا اٹھنا بیٹھنا کیسا تھا۔ بچی نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ کی تمام زندگی قرآن شریف ہی تھی۔ دوسری بچی نے جواب دیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب تھا کہ جو کچھ قرآن کریم میں ہے وہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق، اعمال اور اٹھنا بیٹھنا تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بچیوں نے سوالات کئے۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ کیسے پتہ لگے کہ خواب شیطانی ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: نفسیات کے جو ماہرین ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہر انسان کو رات میں تین چار خواب آتے ہیں۔ کچھ یاد رہ جاتے ہیں کچھ انسان بھول جاتا ہے یا پھر سارے بھول جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں خواب نہیں آتی۔ وہ اتنی گہری نیند سوتے ہیں کہ ان کو پتہ ہی نہیں لگتا کہ رات کیا ہوا ہے۔ خوابیں ہر ایک کو آتی ہیں۔ بعض دفعہ اچھی خواب بھی آتی ہے۔ اگر انسان کا دماغ نیک ہے، اس کے خیالات نیک ہیں تو اس کو اچھے خواب آتے رہیں گے۔ اگر رات کو تم لوگ گندی فلم دیکھ کر سوئے ہو یا کوئی اور بیہودہ چیز دیکھ کر سوئے ہو تو بعض دفعہ اس قسم کی خوابیں آتی ہیں۔ دماغ پر ان چیزوں کا ایک نفسیاتی اثر ہوتا ہے۔ بعض خوابیں ہوتی ہیں، جو اللہ تعالیٰ خاص طور پر کسی کی راہنمائی کے لئے دیتا ہے۔ اس میں بعض پیغام ہوتے ہیں۔ بعض چیزیں سمجھ نہیں آتیں۔ حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں جس طرح بادشاہ نے خواب دیکھی تھی۔ جو تعبیر کرنے والے تھے، انہوں نے کہا کہ یہ تمہارے دماغی خیالات ہیں۔ جس کی وجہ سے خواب آ گئی۔ سات گائیاں اور سات بالیوں کا کوئی مطلب نہیں۔ لیکن جو قیدی حضرت یوسفؑ کے ساتھ تھے۔ ان میں سے جو ایک رہا ہوا تھا۔ حضرت یوسفؑ نے اس کو کہا تھا کہ بادشاہ کو جا کر میرے بارہ میں بتانا۔ جب اس نے بادشاہ کی یہ خواب سنی تو اسے حضرت یوسفؑ کی یاد آ گئی۔ پھر حضرت یوسفؑ نے اس کی تعبیر کی کہ کس طرح تم پر اچھا زمانہ آئے گا۔ پھر قحط سالی کا زمانہ آئے گا۔ اس عرصہ میں جو تمہاری اچھی فصلیں ہوں گی ان کو قحط والے سالوں کے لئے سنبھال کر رکھ لینا۔ پھر حضور انور نے بچی کو بتایا کہ فصل کیا ہوتی ہے اور Harvesting کیا ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ گندم کا ایک حصہ ہوتا ہے جس کے اندر دانے بھرے ہوتے ہیں اس کو سٹہ کہتے ہیں۔ بہرحال وہ ایک خواب تھی جس کی تعبیر حضرت یوسفؑ نے کی۔ پھر قحط آیا پھر حضرت یوسفؑ کو بادشاہ نے قید سے نکال لیا۔ یہ ان کے لئے ایک رہائی کا ذریعہ بن گیا اور اس نے ان کو اپنا فنانس منسٹر بنا دیا۔ بعض خوابیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی تعبیر سمجھ نہیں آتی۔ لیکن حضرت یوسفؑ کو اللہ تعالیٰ نے خوابوں کے بارہ میں خاص علم دیا ہوا تھا۔ اس لئے انہیں خواب کی سمجھ آ گئی۔ تو انسانوں کو اللہ تعالیٰ بعض اچھی خوابیں دکھاتا ہے۔ جن کا اثر انسان کے دل پر ہوتا ہے۔ اگر کوئی اچھی خواب نہ ہو تو دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ خیال آتا ہے کہ اس کا اچھا نتیجہ نہ ہوگا۔ اس لئے کہتے ہیں کہ بعض خوابوں کے مطلب کی سمجھ نہیں آتی۔ اس لئے جب بھی کوئی خواب دیکھو، تمہارے دل پر اچھا یا برا اثر ہو، دونوں صورتوں میں صدقہ دے دیا کرو۔ اگر شیطانی خوابیں ہوتی ہیں، وہ اس طرح کی ہوتی ہیں کہ مثلاً بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں خواب آئی کہ حضرت مسیح موعود جھوٹے ہیں، یہ اگر خواب آئی تو یہ شیطانی خواب ہے۔......

حضرت مسیح موعود نے چیلنج کیا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔ تو اس قسم کی خوابیں شیطانی خوابیں ہوتی ہیں۔ سو آدمیوں کو اگر خواب آئے کہ حضرت مسیح موعود سچے ہیں اور ایک کو خواب آئی کہ وہ جھوٹے ہیں، تو وہ خود جھوٹا ہے، وہ خواب شیطانی خواب ہے۔ خوابوں کی تعبیر بھی مختلف ہوتی ہے، مثلاً ایک دفعہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود کے تیسرے بیٹے ہیں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں خواب دیکھی کہ محمد احسن نام کا ایک شخص ہے، جس کی قبر بازار میں ہے۔ اس کو بازار میں دفن کیا ہوا ہے۔ اب بعض لوگ کہیں گے کہ یہ اچھی خواب ہے، لوگ چلتے ہوں گے اور اس کی قبر پر دعا کرتے ہوں گے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود کو یہ خواب بتائی تو آپ نے فرمایا کہ محمد احسن نام کا ایک شخص یا تو احمدیت سے مرتد ہو جائے گا یا منافق ہوگا۔ بعد میں پھر ایسے حالات ہوئے کہ ایک شخص جو (رفیق) بھی تھے اور نام بھی ان کا یہی تھا خلافت ثانیہ کے وقت میں جماعت چھوڑ گئے۔ تو یہ بات ظاہر بھی ہوگئی۔ اس طرح خوابوں کی لمبی تفصیلات ہوتی ہیں۔ لیکن تمہیں سمجھ آئے یا نہ آئے تم صدقہ دے دیا کرو۔ اس لئے کہ ہر ایک تعبیر ہر ایک کو سمجھ نہیں آ سکتی۔ اس کا سادہ علاج یہ ہے کہ اچھی ہو یا بری ہو صدقہ دے دیا کرو۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ دین کا ارتقاء کے بارہ میں کیا نظریہ ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: (دین) کہتا ہے کہ ارتقاء ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ارتقاء ہوا ہے۔ انسان کی جو تکمیل ہوئی ہے وہ ارتقاء کے ذریعہ ہوئی ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں مانتے کہ ڈاروِن کی ارتقاء کی تھیوری ٹھیک تھی۔ نہ Beetle سے انسان بنا، نہ بندر سے۔ کچھ عرصہ ہوا نیشنل جیوگرافک نے ایک ریسرچ پیش کی کہ Beetle کی مختلف Selections ہوئیں، جن سے آخر انسان بنا۔ یہ تمام فضول بات ہے۔ ہاں، انسان کی اپنی الگ ترقی ہوئی، انسان ایک الگ نسل ہے۔ انسان آہستہ آہستہ ترقی کرتا گیا۔ پہلے انسان جانور کی طرح تھا۔ جنگلوں میں جانوروں کی طرح رہتا تھا۔ وہاں شکار کرتا تھا، پھر غاروں میں آ گیا پھر لوہے سے کام لینا شروع کیا۔ پھر Agriculture کا دور آیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ دوروں میں ترقی ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو دیکھ لو، Generation Gap ہی کافی ہے۔ تم دیکھو لو Instagram، Whatsapp، Ipad، Iphone اور فلاں فلاں چیزیں آتی ہیں۔ تمہاری دادی کو اس کا تصور بھی نہیں تھا، نہ نانی کو پتہ تھا۔ بلکہ بعضوں کی اماں کو بھی نہیں پتہ کہ یہ کیا چیز ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے دماغ کی ترقی ہوئی۔ جس طرح سوچیں بڑھتی گئیں، زمانہ ماڈرن ہوتا گیا اور علم بڑھتا گیا۔ اسی طرح تمہارے دماغ کی ترقی ہوئی، یہ ریسرچ یا علم کی پیاس بڑھتی گئی۔ یہ ہے اصل ارتقاء۔ پہلے چھوٹی سوچ تھی، جنگل کی زندگی، پھر غار کی، پھر لوہے کی، پھر کھیتی باڑی شروع ہوئی۔ چھوٹے چھوٹے آلات بنانے لگ گئے۔ افریقہ میں جب میں 1980ء کی دہائی میں تھا۔ بہت سارے چھوٹے کسان، چھوٹی زمینیں تھیں، ان کا آلہ تلوار کی مانند تھا۔ جس سے وہ کاشتکاری اور زمین کو نرم کرتے تھے۔ بس دو آلے ان کے پاس ہوتے تھے۔ ایک Hoe اور دوسرا کٹلس۔ جس سے وہ کاشتکاری کرتے تھے۔ اب تو ماڈرن فارمنگ ہوگئی ہے۔ ٹریکٹر وغیرہ آگئے ہیں۔ اسی طرح یورپ میں ہے۔ اگر تم ان کے میوزیم میں جاؤ۔ یہ تمہیں اپنے پرانے آلے دکھائیں گے۔ انسان کی ترقی ہی ارتقاء ہے۔ باقی بندر سے انسان نہیں بنا۔ انسان، انسان ہی تھا۔ اگر تم نے مزید پڑھنا ہے تو حضرت خلیفہ رابع کی کتاب Revelation Rationality پڑھ لو۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کیا ہے، ایک جسم تو نہیں ہے۔ وہ تو ایک نور ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا تھا کہ ذرا مجھے اپنا آپ دکھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا تم نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن آپؑ نے کہا کہ دکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس پہاڑ کو دیکھو۔ میں اس پر اپنا تھوڑا سا جلوہ ڈالوں گا۔ اگر تم نے اسے دیکھ لیا۔ پھر تم مجھے دیکھ سکتے ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ اس پہاڑ پر ایسی بجلی پڑی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ حضرت موسیٰؑ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر انہوں نے کہا اللہ میری توبہ میں نہیں دیکھتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ظاہری شکل نہیں ہے۔ وہ نور ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔ اوپر بھی ہے نیچے بھی ہے، دائیں بھی ہے بائیں بھی ہے۔ ابھی کینیڈا میں رات ہو رہی ہے اور ایشیا میں دن ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو دونوں نظر آرہے ہیں۔ نارتھ پول اور ساؤتھ پول بھی نظر آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی روشنی ہر طرف یکساں پڑ رہی ہے۔ اس طرح کی روشنی نہیں ہے۔ جس کی کچھ روشنی کم ہے۔ کشفی حالت میں اللہ تعالیٰ کی آواز سن سکتے ہو۔ بڑی طاقتور اور پُر جوش ایک کیفیت ہے۔ جسے تم سنتے ہی کہتی ہو کہ یہ اللہ ہے۔ جسے تم خواب میں دیکھو کہ ساتھ ہی کہو کہ اللہ نے یہ میرے دل میں بات ڈالی ہے۔ دل میں گڑھ جاتی ہے۔ بعض دفعہ تمثیلی رنگ میں بعض شخصیات میں نظر آتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اللہ ویسا ہے۔ صرف تمہاری تسلی کے لئے ہوتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ دیکھ لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کی شکل میں بول رہا ہے۔ وہ اللہ کی صفات کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اقبال کے جواب میں ایک نظم لکھی تھی۔ جو انڈیا پاکستان کا بڑا فلاسفر اور شاعر تھا۔ اس نے کہا کہ اللہ تو کہاں ہے تو نظر نہیں آتا۔ اس پر حضرت مسیح موعود کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ایک جواب لکھا کہ مجھے دیکھ شکل مجاز میں۔ یعنی میں ظاہری طور پر نظر آسکتا ہوں لیکن کس طرح؟ درختوں، آسمانوں، قدرت کی خوبصورتی، پہاڑ کی وادیوں، نیاگرا فال میں دیکھو۔ ہر جگہ نظر آرہا ہے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ بعض دفعہ انسان پر نفس کی وجہ سے غصہ اور سستی حاوی ہو جاتے ہیں، اس سے کیسے بچا جائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: حدیث نبویؐ میں آتا ہے کہ اگر تم کو غصہ آئے اور تم کھڑے ہو تو تم بیٹھ جاؤ اگر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ اور پانی پی لو۔ سستی کو دور کرنا تو تمہارا کام ہے۔ وہ تو ہمت سے دور ہوتی ہے۔ تمہارے اندر ول پاور (Will Power) ہونی چاہئے۔ سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو۔ تم اگر کہو کہ نیند آتی ہے تو تم اٹھارہ گھنٹے بھی سو کر سست ہی رہوگی۔ محنت کرنے والے چند گھنٹے سو کر فریش اٹھتے ہیں۔ باقی جہاں تک غصے کی بات ہے، بہرحال غصہ کے لئے استغفار کرنی چاہئے۔ استغفار زیادہ کیا کرو۔ اللہ سے مدد مانگو۔ دعا کیا کرو کہ اللہ میرا غصہ ٹھنڈا کر دے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ میرے دسویں میں 89 فیصد نمبر آئے ہیں۔ کیا میں ڈاکٹر بنوں؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر داخلہ ملتا ہے تو ضرور بنو۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کو اپنی والدہ کی کون سی نصیحت یاد آتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی کہتی تھیں کہ نماز پڑھو۔ نصیحت تو بچوں میں یہی کی جاتی ہے۔ جھوٹ کبھی نہیں بولنا۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ آنحضور ﷺ نے حضرت مسیح موعود کے بارہ میں بتایا تھا کہ کوئی نشان ہوگا جو پہلے کبھی نہیں ہوا؟

☆اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ ﷺ نے یہ نہیں کہا تھا کہ کبھی نہیں ہوا بلکہ ایک ہی مہینہ میں چاند سورج گرہن ہوتے رہے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس وقت ایک دعویدار ہوگا۔ جو دعویٰ کرے گا کہ میں وہی ہوں جو اس پیشگوئی کے مطابق آیا ہوں۔ وہ یہ تھی کہ جب پورا چاند ہوگا اور چاند کو گرہن لگنے کی جو تین راتیں ہیں یا تین تاریخیں یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ تو ان تین راتوں میں سے پہلی رات گرہن لگے گا۔ یہ باتیں میں پریس والوں کو بتاتا رہتا ہوں اگر تم ایم ٹی اے دیکھو تو تم کو پتہ ہو۔ بہرحال آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان تاریخوں میں سے پہلے دن چاند کو گرہن لگے گا اور پہلی تاریخ تیرہ بنتی ہے چاند کے مہینہ کی۔ سورج کے دنوں میں سے دوسرے دن کو گرہن لگے گا۔ یعنی ستائیس اٹھائیس انتیس کے دنوں میں سے۔ اس وقت سارے مہینے چاند کے حساب سے ہوتے تھے۔ یہ Gregorian Calendar نہیں تھا۔ لونر مہینہ میں سے ستائیس اٹھائیس اور انتیس سورج کے گرہن کے دن ہوتے ہیں۔ ان میں سے دوسرے دن سورج کو گرہن لگے گا۔ جو اٹھائیس رمضان کو لگا۔ رمضان کے مہینہ کی تیرہ کو چاند کو گرہن لگا۔ 1894ء میں یہ ایسٹرن ہیمسفیئر میں لگا۔ مشرقی دنیا میں دیکھا گیا۔ 1895ء میں ویسٹرن ہیمسفیئر میں لگا۔ یہاں امریکہ میں دکھائی دیا۔ اخباروں نے تمام واقعہ لکھا۔ تو یہ نشانی تھی جو پوری ہوگئی۔ یہ نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود نے اس کے بعد دعویٰ کیا۔ آپ نے اس سے پہلے ہی دعویٰ کیا ہوا تھا۔ آپ نے (-) کو فرمایا کہ تم یہ کہا کرتے تھے کہ یہ حدیث ہے کہ جب مسیح اور مہدی آئے گا تو چاند اور سورج کو ایک مہینہ میں گرہن لگے گا۔ وہ نشانی اب پوری ہوگئی۔ پہلے کہتے تھے کہ گرہن کی نشانی پوری نہیں ہوئی اس لئے آپ کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اب گرہن لگ گیا۔ پھر (-) کہنے لگے کہ حدیث جھوٹی ہے۔ قصہ ہی ختم ہوگیا۔ (-) نے تو اپنی جان چھڑانی ہوتی ہے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ میری دوست کہتی ہے کہ امام مہدی نے سیدوں میں سے ہونا تھا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے دوست سے پوچھو کہ کہاں لکھا ہوا ہے؟ جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وآخرین منھم لما ...... کہ آخرین میں سے بھی ایک شخص ہوگا جو پہلوں سے ملے گا۔ جو ابھی نہیں ملا وہ بعد میں ملے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ تو آنحضور ﷺ نے جواب نہیں دیا۔ دوسری دوبارہ پوچھا۔ پھر جواب نہیں دیا۔ تیسری دفعہ پوچھنے کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ جو کہ صرف ایک غیر عرب شخص تھے، اس عربوں کی مجلس میں۔ ایران کے رہنے والے تھے۔ ان کے کندھے پر آپ ﷺ نے ہاتھ رکھا۔ فرمایا کہ وہ ان میں سے ہوگا۔ ان میں سے کیا مراد ہے؟ یا تو وہ فارسی نسل میں سے ہوگا یا وہ غیر عرب ہوگا۔ جب غیر عرب ہوگیا تو سید کہاں سے ہوگیا۔ سید کا مسئلہ حل ہوگیا۔ اس لئے یہ مسئلہ تو آنحضور ﷺ نے حل کر دیا کہ وہ سید نہیں ہوگا۔ یہ بھی بتا دیا کہ وہ عرب نہیں ہوگا۔ سید کون ہے؟ یہاں پر ہم سید سید کہتے ہیں لیکن عربوں میں چلے جائیں تو پتہ نہیں چلتا کہ سید کون ہے۔ وہاں ہر ایک فرقے کے اپنے اپنے پیر ہیں۔ اسے کہو کہ کوئی حدیث یا قرآن سے ثابت کرو۔ ہم تو قرآن اور حدیث سے ثابت کرتے ہیں۔ پھر لوگ پوچھتے ہیں کہ وہ عربوں میں سے کیوں نہیں آیا۔ یا کسی اور ملک میں سے کیوں نہیں آیا۔ کیا صرف ہندوستان کی حالت ہی خراب تھی۔ جب حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تو سب سے بڑا مسلم ملک وہی تھا۔ بڑے ملکوں میں سے ایسا ملک تھا جس کی اکثریت خراب ہو رہی تھی۔ دین کے لحاظ سے۔ دینی تعلیم سے دور جا رہے تھے۔ تیس لاکھ مسلمان عیسائی ہوگئے تھے۔ عیسائی اتنی تبلیغ وہاں کرتے تھے۔ اس زمانہ میں وہی جگہ تھی جہاں مسیح موعود کو آنا چاہئے تھا اور وہ آ گیا۔

☆ایک بچی نے سوال کیا میری ایک سکھ دوست کہتی ہے کہ آپ کی جماعت میں کوئی مرتد کیسے ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر جماعت سے نکالا جائے تو مرتد نہیں ہوتا۔ مرتد وہ ہوتا ہے جو خود جماعت کو چھوڑے۔ ارتداد کا مطلب ہوتا ہے چھوڑنا، رد کرنا۔ اس کو مرتد کہتے ہیں۔ ایک ہوتا ہے جس کو جو اخراج کی سزا دیتے ہیں۔ اگر کسی نے دوسرے کا حق ادا نہیں کیا۔ قضا نے فیصلہ کیا کہ خاوند نے بیوی کا حق ادا نہیں کیا۔ یا کسی نے کسی کو مارا یا کسی نے کسی کے حقوق چھین لئے۔ یا کسی بھی قسم کا ظلم کیا۔ یا جماعت کے نظام کی خلاف ورزی کی۔ اس کو بتانے کے لئے کہ تم نے غلط کام کیا۔ تو جماعت اخراج کی سزا دیتی ہے۔ اگر معافی مانگ لے تو واپس بھی آجاتے ہیں۔ جو نہ معافی مانگے وہ نہیں آتا۔ اکثریت تو معافی مانگ کر آجاتی ہے۔ سزا تو ملنی چاہئے نا۔ برے کام کرو تو سزا ملنی چاہئے تو اخراج اس کو کہتے ہیں۔ یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ مخرج اور مرتد میں فرق ہے۔

اگر کوئی لڑکی کسی غیر مذہب والے سے شادی کر لے تو اخراج ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ (دین) کیا تعلیم دیتا ہے؟ (دین) کہتا ہے کہ لڑکی کو اپنی عصمت، اپنی عزت کی حفاظت کرنی چاہئے۔ جو نہیں کرتا وہ غلط کرتا ہے۔ جس کے بارہ میں پتہ لگ جائے کہ وہ (دینی) تعلیم پر عمل نہیں کر رہی۔ تو پھر ہم کہتے ہیں کہ تم (دینی) تعلیم پر عمل نہیں کر رہی۔ اس لئے ہمارا اور تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ ہم نے اس کو ڈنڈا نہیں مارا، اس کا سر نہیں پھاڑا، کسی کو کچھ نہیں کہا۔ بس یہی کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے تمہارا ہم سے تعلق نہیں۔ تمہارا نام ہم

جماعت میں شامل نہیں کرتے ہیں۔تمہارے سے چندہ نہیں لیں گے، اور تمہارے سے کوئی خدمت نہیں لیں گے۔ جب اثر ہی کوئی نہیں ہونا تو ہمارے بیچ بیٹھنے کا فائدہ ہی کیا ہے۔جن کا اثر تم پر زیادہ ہے، تم انہی کے ساتھ ہی رہو۔صرف اس لئے نکالا جاتا ہے۔(دین) کہتا ہے کہ شادیاں کرو، اپنی پسند سے بھی کرو۔آنحضورﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ شادی کرنے کے لئے لڑکا اور لڑکی کی پسند ہونی چاہئے۔ لیکن اس کا جو صحیح طریقہ ہے اس پر چلنا چاہئے۔اگر ماں باپ نہیں مانتے تو خلیفہ وقت کو لکھ کر دے سکتی ہو۔کئی لڑکیاں ایسے لکھتی ہیں۔ پھر ان کی پسند سے شادیاں بھی کروادی جاتی ہیں۔ بشرطیکہ وہ احمدی ہو۔لیکن تم کسی بھی جگہ چلی جاؤ، کسی کالج یا یونیورسٹی میں۔ یہاں تک کہ کسی کلب میں بھی، ہر جگہ اصول و قواعد ہیں۔ جب تم ان کو توڑتے ہو تو وہ تمہیں باہر کر دیتے ہیں۔تو جماعت کے بھی اصول ہیں۔ان کے اندر رہنا چاہئے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں۔تم لوگ جو احمدی واقف نو لڑکیاں ہو۔تمہیں چاہئے کہ تم اپنا دینی علم بڑھاؤ۔ تا کہ اس قسم کے سوالات کے جواب جو نئے نئے اٹھتے ہیں وہ خود دیا کرو۔

سوال۔ پیارے حضور میرا سوال ہے کہ محرم کا مہینہ کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: محرم کا مہینہ اسلامی مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔ دس محرم میں امام حسینؓ کو شہید کیا گیا تھا۔اس کے بعد ایک شیعہ فرقہ بن گیا۔بعض لوگ سوگ مناتے ہیں کہ امام حسینؓ کو شہید کیا گیا ہے۔اپنے آپ کو پیٹتے ہیں۔اس لئے دس محرم ان کے لئے بڑا افسوس کا دن ہے۔اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اگر ان دنوں میں کسی کی شادی ہونی ہے۔خاص کر کے ہمارے اردگرد شیعہ رہتے ہیں۔ ان دنوں میں ہم نہ تقریب رکھیں۔اس لئے نہیں کہ ہم انہیں ٹھیک سمجھتے ہیں صرف ان کے احترام میں۔ اگر کوئی ویسے چراغاں کیا ہوتا ہے۔تو نہ کریں۔مثلاً یہاں تم نے لائٹنگ کی ہوئی تھی تو میں نے روک دیا تھا کہ شاید پاس کوئی شیعہ ہو اور اس کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے۔ بہرحال یہ افسوس تو ہوتا ہے کہ ظالمانہ طریق پر آنحضورﷺ کے نواسے کو شہید کیا گیا۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ واقفات نو شادی کے بعد اپنی زندگی کیسے گزاریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: پہلے تو یہ ہے کہ اپنے اماں ابا کو کہو اور خود بھی کوشش کرو کہ ایسے لڑکے سے شادی کرو جو نیک ہو، دیندار ہو، نمازیں پڑھنے والا ہو تا کہ وقف نو کے کام کو پورا کرنے میں روک نہ ڈالے۔دوسرا یہ کہ جب شادی ہو جاتی ہے تو مختلف طبیعتیں ہوتی ہیں۔بعض دفعہ ایڈجسٹ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔اس لئے یاد رکھو کہ کوئی کامل نہیں ہوتا۔ ہر ایک میں چھوٹی چھوٹی کمیاں، برائیاں، خامیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر کوئی خاوند کوئی بیوی دوسرے کی برائی دیکھے تو اپنی آنکھ بند کرلے۔ بولنے کی جہاں ضرورت پڑے اور تبصرہ کرنا ہو تو زبان بند کرلو۔ اگر کوئی تمہارے پاس آکر ایک دوسرے کی برائی سنانا چاہے تو کان بند کرلو۔اگر اچھی چیز دیکھو تو منہ سے تعریف کرو۔اچھی بات ضرور سنو، دیکھو۔بس یہ تین برائیوں سے منہ پھیر لو اور تین اچھائیاں کو لو تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ آپ کی پسندیدہ دعا کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہر دعا مختلف وقتوں میں پسندیدہ بن جاتی ہے۔سب سے زیادہ میں درود شریف پڑھتا ہوں اور یہ بھی مجھے پسند ہے۔ ”رب انی لما انزلت......“۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس سات بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔

کلاس واقفین نو

بعدازاں پروگرام کے مطابق واقفین نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم صالح احمد نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم نعمان احمد نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزم عدنان احمد نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کا عربی متن پیش کیا اور اس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم شعیب کلیم نے پڑھا۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں دو بھائی تھے۔جن میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہتے اور دوسرے کوئی پیشہ کرتے تھے۔کاریگر بھائی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے بھائی کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہو سکتا ہے کہ تمہیں اسی کے سبب رزق دیا جا رہا ہو۔

(جامع ترمذی۔کتاب الزہد، باب فی التوکل علی اللہ)

اس کے بعد عزیزم مفلح احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود کا اقتباس پیش کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

انسان حیات طیبہ کا وارث نہیں ہو سکتا جب تک کہ وقف کی روح پیدا نہ کرے۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانہ الوہیت پر گرے اور اپنی جان، مال، آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کے لئے وقف کر دے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے۔

بعدازاں عزیزم رامش احمد نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ؎

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

خوش الحانی سے پڑھا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بچوں نے سوالات کئے۔

ایک نوجوان واقف نو نے سوال کیا کہ ایک احمدی واقف نو بچہ جماعت کا کس طرح مفید وجود بن سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: وقف نو کا مطلب ہے کہ تمہارے والدین نے تمہاری پیدائش سے پہلے تمہیں وقف کیا تھا۔ جب تم پیدا ہوئے تو اس سے پہلے ہی تمہاری والدہ نے یہ دعا کی تھی کہ جو بھی پیدا ہونے والا ہے۔اس کو میں دین کی خدمت کے لئے پیش کرتی ہوں۔ دین کی خدمت کس طرح ہوسکتی ہے؟ دین کی خدمت تب ہی ہوتی ہے جب دین جانتے ہو اور دین کیا ہے؟ ہم کون ہیں،...... ہیں؟ ایک ...... کے لئے دین کی گائیڈ لائن کہاں سے ملتی ہے۔قرآن مجید سے ملتی ہے۔پہلی بات تو یہ ہے کہ واقف نو کو یہ پتہ ہونا چاہئے کہ ایک خدا ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے اور جس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ میری عبادت کرو۔تو ایک نوجوان واقف نو بچے کو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نمازیں پڑھو۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ پھر اس کے بعد نمازیں ہیں۔نمازوں کا حق ادا کرو۔ پھر اگر نفل پڑھ سکو تو زائد عبادتیں بھی کرو۔اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی محبت بھی عطا کرے اور اس کے حکموں پر چلنے کی توفیق بھی دے۔ اللہ کے حکموں پر چلنا کیا ہے؟ قرآن کریم ہمارے لئے رہنما ہے اور اس میں بہت سارے حکم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ تمہیں ایک ایسی زندگی بسر کرنی چاہئے کہ تمہیں لوگوں کی خدمت کرنی چاہئے۔جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔ انصاف پر قائم رہنا چاہئے اور انصاف ایسا کہ پھر اگر تمہیں گواہی دینی پڑے تو کوئی پرواہ نہیں کرنی۔

اگر تمہیں کہا جائے کہ تمہارا بھائی یا کسی اور قریبی کے خلاف شکایت ہے کہ اس نے فلاں غلط کام کیا تھا تم بھی وہاں موجود تھے تو بتاؤ کہ کیا واقعی کیا تھا۔تم اس سے ڈر کر یا اس لئے کہ وہ میرا رشتہ دار ہے۔ یہ کہہ دو کہ مجھے نہیں پتہ، تو یہ غلط ہے۔اگر تم اس کی بات کو خود پھیلاؤ تو یہ صحیح نہیں۔لیکن اگر تمہیں گواہی کے لئے بلایا جائے تو بتاؤ کہ سچ کیا ہے۔ بہت سارے اور حکم ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیئے ہیں۔ یہ سوچو کہ وقف نو صرف ٹائٹل نہیں ہے، دین کی خدمت کا جذبہ ہونا چاہئے۔تم جو پڑھائی کرتے ہو اگر جماعت کو ضرورت ہوگی تو تمہیں جماعت کہے گی کہ ٹھیک ہے تم آجاؤ اور باقاعدہ وقف میں شامل ہو کر جماعت کا کام کرو اور اگر فوری طور پر ضرورت نہیں ہے تو کہیں گے کہ فی الحال تم اپنا کام کرو لیکن اس صورت میں بھی ایک واقف نو جو ہے اس کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کی سب سے بڑی اولیت یہی ہے کہ اس نے دین کا خادم بننا ہے۔اس کے لئے جہاں بھی ہے اس نے اپنا نمونہ قائم کرنا ہے، جس قسم کا کام بھی کر رہا ہے، اس نے اپنی دینی تعلیم کے مطابق عمل کرنا ہے۔

اس کے بعد ایک واقف نو خادم نے سوال کیا: عشاء کی نماز میں اگر تین رکعات چھوٹ جائیں تو وہ تین رکعت پڑھنے کے دو طریق ہیں۔ایک یہ کہ سب سے پہلی رکعت میں کھڑے ہوتے ہیں اور دوسری میں بیٹھتے ہیں اور تیسری میں سلام کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: سوال بھی کر رہے ہو اور جواب بھی دے رہے ہو۔ اگر تمہاری تین رکعتیں چھوٹ جائیں تو پہلی رکعت میں تم کھڑے ہو۔سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھو اور پھر بیٹھ جاؤ۔پہلی رکعت میں ہی بیٹھ جاؤ اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھو اور پھر سلام پھیرو۔

ایک نوجوان نے سوال کیا کہ مستقبل میں احمدی جب وزیر اعظم بن جائیں گے تو اس وقت خلافت کا سیاست میں کتنا اثر ہوگا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: مختلف قومیں جو دین میں شامل ہوں گی۔کوئی افریقن ہوگا، کوئی یورپین، کوئی ایشین۔یا مختلف ملکوں میں ہوں گے۔ جہاں تک ان کے حکومت کے معاملات کا تعلق ہے۔وہ اپنی حکومت کے کام چلائیں گے۔ جہاں دین کی گائیڈنس لینے کی ضرورت ہوگی، وہ خلافت سے اپنی گائیڈنس لیں گے۔اس کے لئے بھی قرآن کریم نے حکم دیا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ ایسا ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکومتوں کے بارہ میں بھی ہمیں گائیڈ لائن دے دی کہ انصاف سے چلاؤ۔اپنی امانتوں کا حق ادا کرو۔ اگر کوئی بھی ایک حکومت دوسری حکومت پر ظلم کرتی ہے، ایک احمدی حکومت دوسری ہمسایہ حکومت پر حملہ کر دیتی ہے۔کہتی ہے کہ میں نے خلیفہ وقت کی بھی بات نہیں ماننی۔ اس وقت باقی جو (-) حکومتیں اس کے اردگرد ہیں، وہ اکٹھی ہو کر ظلم کو روکنے کی کوشش کریں گی۔پھر اگر وہ رک جائے تو کوئی بے انصافی نہیں ہوگی۔ایک حد تک روحانی گائیڈ لائن انہیں خلافت سے ملے گی۔ کچھ حد تک ان حکومتوں کو قرآن کریم کے حکموں کے تحت ہی خلیفہ وقت کی بات ماننی ہوگی اور اکٹھے ہو کر ظلم کو روکنا ہوگا تا کہ اس ملک کو سزا ملے جو ظلم پر آمادہ ہے۔

ایک نوجوان نے سوال کیا کہ غیر از جماعت اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے براہین احمدیہ کی 50 جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا تھا مگر پانچ جلدیں لکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ جب پہلی چار جلدیں لکھی تھیں تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ تواتر سے آپ کو کہنا شروع کر دیا کہ آپ مسیح موعود ہیں۔پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی پا کر موقعہ کے لحاظ سے مختلف کتابیں لکھنی شروع کر دیں۔اس کے بعد پھر موقعہ کے لحاظ سے غیروں سے مباحثہ شروع ہو گئے۔ پھر ان مباحثات کے مطابق کتابیں لکھنی شروع کر دیں۔تراسی چوراسی کتابیں لکھیں۔عربی میں بھی لکھیں اردو میں بھی لکھیں۔ براہین احمدیہ کی جو چار کتابیں لکھی تھیں وہ 1880ء سے لے کر تین چار سالوں میں لکھی تھیں۔ آپ نے مزید لکھنے کا وعدہ اس وقت کیا تھا جب آپ نے دعویٰ نہیں کیا تھا اور اللہ نے آپ کو وہ مقام نہیں دیا تھا۔جب مسیح و مہدی کا مقام اللہ نے

آپ کو دے دیا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی راہنمائی کی کہ فلاں Contemporary Issue پر لکھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ میرے خیال میں جو میں نے باتیں لکھنی تھیں، وہ ان چار میں آ گئی ہیں۔ پھر پانچویں جلد جو لکھی وہ 1905ء میں تحریر فرمائی۔ یہ بھی فرمایا کہ جو مضمون میں نے بیان کئے ہیں۔ وہ اتنے بھاری ہیں کہ ایک مضمون میرے خیال میں دس جلدوں کے برابر ہیں۔

تو اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مضمون کے لحاظ سے پانچ ہی پچاس کے برابر ہو گئی ہیں۔ اصل مقصد یہ تھا کہ عیسائیت کے خلاف (دین) کا دفاع کیا جاتا۔ وہ آپ نے اپنے تمام لٹریچر میں کر دیا۔ جو کہنا چاہتے تھے وہ کہہ دیا۔ پچاس کیا، اس کی جگہ پچاسی لکھ دیں۔ (دین) کے دفاع میں جو لکھا جانا چاہئے تھا وہ آپ نے تحریر کیا۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ پانچ تھیں یا پچاس۔ سوال یہ ہے کہ ساری لکھ دیں اور اسی میں سارا کچھ سمو دیا گیا۔

☆ایک نوجوان نے سوال کیا کہ: نماز پڑھتے وقت کبھی کبھی توجہ ہٹ جاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر تمہاری توجہ کبھی کبھی ہٹتی ہے تو تم بڑے نیک آدمی ہو۔ ماشاءاللہ۔ اس میں کوئی بات نہیں۔ لیکن ہر دفعہ یہ نہیں کہ تم نماز کے لئے کھڑے ہو اور تمہیں یاد آ جائے کہ ٹی وی پر فلاں پروگرام آنا ہے جو میں نے جا کر دیکھنا ہے اور پچھلی قسط کہاں ختم ہوئی تھی۔ یا کمپیوٹر پر فلاں کام کرنا ہے یا کوئی اور فضول خیالات آتے ہیں۔ تو یہ ٹھیک نہیں ہیں لیکن اگر کبھی خیال آ جاتا ہے تو حضرت مسیح موعود نے اس کے حل کا یہ طریق بتایا ہے کہ نماز کے دوران جہاں سے کبھی تمہیں خیال آتا ہے، پھر تمہیں خیال آ جائے کہ یہ مجھے غلط خیال آیا ہے۔ تو تم پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو۔ اگر تم نے نیت باندھی ہوئی ہے اور تم رکوع میں نہیں گئے تو پھر دوبارہ اسی جگہ سے شروع کرو۔ بار بار اس دعا کو پڑھو اور اگر رکوع میں چلے گئے ہو تو توجہ کرو، استغفار کر کے اس خیال سے بچنے کی کوشش کرو۔ خیالات آ جاتے ہیں۔ لیکن یہی جنگ ہے۔ نماز قائم کرنے کا حکم قرآن کریم میں ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ نماز قائم کرنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے بار بار خیالات آ جاتے ہیں تو جب بھی خیال آ جائے، ان خیالات کو چھوڑ کر نماز کی طرف توجہ کرو، یہ بھی نماز کو قائم کرنا ہے۔ کوشش کرو، آہستہ آہستہ جب انسان کوشش کرتا ہے تو عادت پڑ جاتی ہے۔ پھر خیالات نہیں بھٹکتے۔

☆ایک نوجوان واقف نو نے سوال کیا کہ جب آپ گھانا گئے تھے تو آپ کو کیا مشکلات پیش آئی تھیں، سننے میں آیا ہے کہ وہاں پانی بھی بعض اوقات میسر نہیں ہوتا اور وہاں پر کتنے احمدی ہو گئے ہیں اب تک؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: میں تو وقف کر کے گیا تھا۔ مشکلات کیسی۔ مجھے تو کبھی احساس بھی نہیں ہوا کہ کچھ مشکل ہے۔ مشکل تو وہ ہوتی ہے کہ جب پیش آئے تو انسان سوچے کہ یہ مشکل ہے۔ پانی اگر نہیں تھا تو میں اپنی گاڑی پر ڈرم رکھ کر لے جاتا تھا اور کسی گندے تالاب سے ڈرم بھر کر لے آتا تھا اور گھر آ کر صاف کر لیتا تھا۔ یا بعض دفعہ وہاں کام کرنے والے مل جاتے تھے۔ وہ خود ہی پانی ڈال جاتے تھے۔ تو یہ چھوٹی موٹی چیزیں، وقف کے سامنے آتی ہیں۔ اس کو مشکل نہیں کہتے، اس کے لئے تیار ہو کر جانا چاہئے۔ جب زندگی وقف کی ہو تو پھر یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ یہ میرے لئے مشکل ہے۔

غانا میں میرا اندازہ ہے کہ کوئی ایک ملین سے زیادہ ہی ہوں گے۔ جب میں 80 کی دہائی میں وہاں تھا تب جلسوں پر بھی حاضری بہت نہیں ہوتی تھی۔ آٹھ دس ہزار ہوتی تھی۔ لیکن 1981ء میں حکومت کی طرف سے جو مردم شماری ہوئی تھی، جن لوگوں نے اپنے آپ کو احمدی لکھوایا تھا ان کی تعداد بھی تین لاکھ سے زیادہ تھی۔ جب اس وقت تین لاکھ تھی تو اب تو بہت زیادہ بیعتیں ہو گئی ہیں۔ میں بہت محتاط اندازہ لگا رہا ہوں۔ شاید اس سے زیادہ ہی ہوں۔ اب تو ہر سال احمدی ہوتے ہیں اور ہزاروں میں ہوتے ہیں۔ کچھ بیعتیں ہوئی تھیں، آج سے پندرہ سولہ سال پہلے لیکن وہ دور دراز علاقوں میں تھیں تو ان سے رابطہ نہیں رہا۔ بعض (-) نے ان کو ڈرا کر بھگا دیا۔ لیکن جب میری 2003ء میں خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد مربیان سے میٹنگ ہوئی تھی۔ میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ افریقہ میں جو بیعتیں ہوئی ہیں، ان سے رابطہ کیا جائے۔ ان کو واپس لے کر آئیں۔ جو نہیں ہیں ان کو (دعوت الی اللہ) کر کے بتائیں۔ اب ہم چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں بھی بیعتیں کرواتے ہیں۔ کوشش کرتے ہیں کہ وہاں (بیت) بن جائے تا کہ ان کا رابطہ جماعت سے رہے۔ بعض دور دراز علاقے ہیں جہاں جانے کا کوئی طریق نہیں ہے۔ صرف جنگلوں میں ایک سائیکل کا راستہ بنا ہوا ہے۔ جس میں ایک آدمی جا سکتا ہے وہاں کوئی گاڑی بھی نہیں جا سکتی۔ مجھے یاد ہے جب میں شمالی علاقہ میں تھا۔ ہمارا سکول وہاں تھا لیکن کوئی احمدی وہاں نہیں تھا۔ میں بس اکیلا احمدی تھا۔ پھر آہستہ آہستہ ایک لڑکا سکول میں آیا۔ پھر دو تین احمدی ہو گئے۔ پھر لوکل مشنری کو رکھا۔ پھر میرے بیوی بچے آ گئے۔ جب میں نے پہلی عید پڑھی تھی، وہاں ہم تین آدمی تھے۔ لیکن کیتھولک چرچ بڑا خوبصورت تھا۔ میرے گھر میں تو مٹی کے تیل سے لیمپ جلتا تھا۔ بجلی بھی نہیں تھی۔ ان کے ہاں جنریٹر چل رہے ہوتے تھے۔ موٹر سائیکل حتیٰ کہ ہر چیز ان کو مہیا تھی۔ ہم نے اگر پھرنا ہوتا تھا تو سائیکل پر پھرتے تھے۔ میں نے دیکھا تھا کہ پادری موٹر سائیکل پر دور دراز علاقے میں پہنچ جاتے تھے۔ کیونکہ شمال میں اکثر مشرک لوگ رہتے ہیں۔ ٹریڈیشنل (Traditional) قبیلہ کے لوگ ہیں۔ ہمارے تو پہلے یہ حالات تھے لیکن اب اللہ کے فضل سے وہاں جماعت بن چکی ہے۔ اس علاقہ میں جہاں مشرک لوگ تھے وہ (دین) کے بہت مخالف تھے لیکن اب ان کے بڑے بڑے امام بھی (احمدی) ہو گئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے (بیوت) بھی بڑی بڑی ہیں۔ ایک ٹمالے شہر تھا میری رہائش سے ستر میل دور کے فاصلہ پر تھا، وہاں چھوٹی سی (بیت) ہوتی تھی۔ جس میں میرے خیال سے زیادہ سے زیادہ سو لوگ نماز پڑھ سکتے تھے۔ اب وہ ڈبل سٹوری (بیت) ہے۔ اس (بیت) کے دو ہال ہیں جو یہاں کی اس (بیت) کے ہال سے بڑے ہیں۔ تو جماعت ترقی کر رہی ہے تو بڑی بڑی (بیوت) بن رہی ہیں۔ لوگ آتے ہیں اور (بیت) بھر جاتی ہیں۔ کئی کئی گاؤں وہاں پر بعد میں احمدی ہوئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے جماعت بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔

ایک واقف نو طالب علم نے سوال کیا کہ بعض لوگ پڑھنے کے بعد اور اچھی نوکری ملنے کے بعد اپنے والدین کی امداد کرتے ہیں مگر جو جامعہ میں پڑھتے ہیں وہ اپنے والدین کی مدد کیسے کریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: بات یہ ہے کہ ماں باپ نے اگر وقف اس لئے کیا تھا کہ واقف نو کا ٹائٹل مل جائے، بس یہ کافی ہے۔

لیکن اگر وقف حضرت مریمؑ کی والدہ کی طرح کیا تھا کہ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں اسے وقف کرتی ہوں، دین کی خاطر دیتی ہوں۔ انہوں نے یہ غرض نہیں رکھی تھی کہ دنیا کمائے گا، بلکہ دین کمائے گا، جو دین کمانے والے ہوتے ہیں۔ اگر وقف نو ہو تو یہ دیکھنا ہوگا کہ تمہیں وقف کرنا ہوگا تو پھر دنیا کو بھول جاؤ۔ پھر یہ بھول جاؤ کہ والدین کی مدد کرنی ہے۔ والدین کی مدد دوسرے بچے کر لیں۔ اگر کسی کے والدین اتنے غریب ہیں یا ایسی حالت میں ہیں کہ اور کوئی بچے بھی نہیں کہ ان کی مدد کریں تو پھر وقف نو جماعت کو لکھ کر اپنے آپ کو وقف سے فارغ کر لیں اور پھر دنیا کمائے۔ اصل وقف نو وہی ہے جو جماعت کی خدمت کر رہا ہے اور اسے پیسے کا کوئی لالچ نہیں ہے۔ اسے اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ پیسے آتے ہیں یا نہیں آتے اور وہ وہی لوگ ہیں جو وقف زندگی کر کے یا مربی بن کر یا (داعی الی اللہ) بن کر جامعہ میں پڑھ کر دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو ایم ایس سی کر کے، پی ایچ ڈی کر کے وقف کرتے ہیں۔ سکول کے ٹیچر لگے ہوئے ہیں۔ یا کوئی اور جماعت کا کام کر رہے ہیں۔ قادیان میں ہمارے بعض انجینئر ہیں، ربوہ میں بھی ہیں اور پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ ڈاکٹر ہیں، بہت تھوڑے پیسے لیتے ہیں۔ پاکستان میں بعض ڈاکٹر ہیں، ہو سکتا ہے کہ اگر وہ باہر اپنی سروس کر رہے ہوں تو روز کے دو تین لاکھ روپے کمائیں۔ جبکہ یہ ڈاکٹر جماعت کا کام کر رہا ہوتا ہے تو اسے مہینہ کے بعد چند ہزار روپے ملتے ہیں۔

وقف کا مطلب یہ ہے کہ دین کی خدمت کرنی ہے، دنیا کو نہیں دیکھنا۔ اس لئے مدد کا تو سوال ہی نہیں۔ ہاں، اگر مدد کرنی ہے، ایسے حالات ہیں تو جماعت ظالم نہیں ہے، نہ خلیفہ وقت کوئی ظلم کرتا ہے، اس لئے اس شخص کو کہے گا، ٹھیک ہے، حالات ایسے ہیں تو تم اپنے ماں باپ کی خدمت کرو۔ وقف سے تم فارغ ہو۔ وقف نو یا واقف زندگی دنیا نہیں دیکھتا بلکہ دین دیکھتا ہے۔ عہد کرتے ہو ''میں دین کو دنیا پر مقدم کرتا رہوں گا''۔ تو اس کا کیا مطلب ہے، مقدم رکھنا کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ بس دین کو دیکھا جائے اور یہ نہ سوچا جائے کہ پیسے آتے ہیں یا نہیں۔ اللہ کے فضل سے ابھی تو جماعت کے حالات بڑے اچھے ہیں۔ (-) اور مربیان کو الاؤنس ملتا ہے۔ مہینے کا گزارہ بھی ہو جاتا ہے۔ جو پرانے ہمارے (مربیان) گئے تھے۔ وہ تو اس طرح رہتے تھے کہ بعض پرانے (مربیان) نے مجھے بتایا ہوا ہے کہ وہ بریڈ خریدتے تھے اور ایک دو ٹکڑے پانی کے ساتھ کھا لیتے تھے کیونکہ سالن نہیں ہوتا تھا۔ یہی ان کا کھانا ہوتا تھا۔ تو یہ وقف ہے۔ کیتھلک پادریوں کا میں نے بتایا تھا کہ ایک پادری سے میں پوچھا کہ تم وہاں جا کر کیا کرتے ہو۔ وہاں ایک قبیلہ تھا جس کی دس ہزار آبادی تھی اور وہ اپنی زبان بولتے ہیں۔ اس نے کہا کہ ہم بائبل کا ترجمہ کرنا چاہتے ہیں تو میں وہاں جاتا ہوں، انہی لوگوں میں رہتا ہوں اور جو وہ کھاتے ہیں وہی کھاتا ہوں۔ زمین پر سو جاتا ہوں۔ تا کہ ہم ان کی زبان سیکھ کر بائبل کا ترجمہ کریں۔ تو یہ واقف زندگی کی روح ہونی چاہئے۔ پیسا کمانا واقف زندگی کی روح نہیں ہے۔

☆ایک نوجوان نے سوال کیا کہ حضور آپ نے تمام دنیا گھومی ہوئی ہے، آپ کو کون سی جگہ سب سے زیادہ پسند ہے؟

حضور انور نے فرمایا: دنیا کی ہر جگہ اچھی ہے۔ یورپ میں بہت خوبصورتی ہے اور سبزہ وہاں زیادہ ہے۔ یہاں بھی ویسٹ کوسٹ کا علاقہ کیلگری وغیرہ بہت خوبصورت ہے۔ لیکن یہاں ٹورانٹو کا جو علاقہ ہے، نیاگرا فالز کے علاوہ کوئی خوبصورت چیز مجھے قدرتی خوبصورتی کے لحاظ سے نظر نہیں آئی۔ ویسے لوگ بڑے اچھے ہیں۔ بڑے خوبصورت ہیں۔ ویسٹ افریقہ کا جو کوسٹل علاقہ ہے یا ایسٹ افریقہ کا علاقہ وہاں بہت خوبصورتی ہے۔

☆ایک بچے نے سوال کیا۔ آجکل سکول میں سب پارٹی کرتے ہیں۔ مجھ سے جب کوئی پوچھے کہ تم کیوں نہیں کرتے، تو میرا جواب کیا ہونا چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کس نے کہا ہے کہ نہ کرو۔ برتھ ڈے (Birthday) پارٹیز منع کی ہوئی ہیں، ان کے علاوہ اپنے دوستوں کو بلاؤ، دعوت ان کی کرو۔ برتھ ڈے ہم نہیں مناتے۔ ہمارا طریقہ منانے کا الگ ہے جو میں کئی مرتبہ بتا چکا ہوں۔ تم اپنے دوستوں کو بلانے کی بجائے، کیک کاٹنے اور وقت ضائع کرنے اور پیسے لگانے اور مغرب عشاء کی نماز بھی چھوڑ دینے سے بہتر ہے کہ کسی صدقہ میں پیسے دے دو۔ Save the Children ہے اور دوسری Charity بھی ہے۔ جو یتامیٰ کو پالتے ہیں، دوسرے بچوں کو تعلیم دلاتے

ہیں۔ دونفل پڑھو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں توفیق دی۔ وقف نو کو تو خاص طور پر یہ کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق دی کہ میرا ایک سال اچھا گزر گیا۔ آئندہ بھی اللہ گزارے اور مجھے نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس طرح سے اپنی برتھ ڈے مناؤ۔ تم کہو کہ ہم اس طرح مناتے ہیں۔ ہاں ایک دوسرے کی دعوت کرنا چاہئے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دعوتیں کرو اور دعوتیں قبول کرو، اس سے محبت بڑھتی ہے۔ یہ نہیں کہ اپنے آپ کو دنیا سے الگ تھلگ کرلو۔ ہم نے اپنے آپ کو الگ نہیں کرنا۔ دنیا میں رہنا ہے لیکن اپنی دین کی خوبیاں بتا کر رہنا ہے۔ دوستی بڑھاؤ گے تو تبھی تمہارے کوئی بات سنے گا۔ تبھی تم (دعوت الی اللہ) کرسکو گے۔

☆ ایک نوجوان نے سوال کیا کہ دہریہ یہ سوال کرتا ہے کہ عورت کبھی خلیفہ کیوں نہیں بنتی، اس سے لگتا ہے کہ مذہب میں مردوں کی طاقت ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ دہریہ کا سوال تو نہیں ہے۔ اگر عورت خلیفہ بن جائے گی تو کیا وہ خدا کو مان لیں گے۔ سوال یہ ہے کہ عورت کیوں نہیں بن سکتی؟ یہ بھی تو سوال ہے کہ عورت نبی کیوں نہیں بن سکتی؟ یہ سوچ کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو دین کے اصول مقرر کئے ہیں، ان میں سے یہ ہے کہ انبیاء ہمیشہ مردوں میں سے آتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء کے نائبین ہوتے ہیں جو خلفاء ہوتے ہیں وہ بھی مردوں میں سے ہوتے ہیں۔ یہ اللہ کا قانون چل رہا ہے۔ دوسرا عورتوں کے بعض دن ایسے ہوتے ہیں (دین) کے مطابق جن میں انہیں نماز پڑھنے سے رخصت ہے۔ قرآن کریم پڑھنے سے رخصت ہے، تو کیا ان دنوں میں وہ دینی کاموں سے رک جائیں گے۔ عورت کہے گی کہ آج تو مجھ پر پابندیاں ہیں۔ نہ میں تم کو کوئی دعا سکھا سکتی ہوں۔ نہ نماز پڑھا سکتی ہوں، نہ قرآن کریم کی کوئی بات سکھا سکتی ہوں۔ یہ سسٹم تو چل نہیں سکتا۔ ایک سہولت عورت کو دی ہوئی ہے اس کی مجبوری کی وجہ سے۔ باقی جو نیکی کے کام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں مردوں اور عورتوں کو برابر کا ثواب دیا ہے۔ مرد کو تیس دن پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم ہے، عورت کو تیئس یا پچیس دن نمازیں پڑھ لے تو اسے مرد جتنا ثواب ہے۔ یہ تو عورتوں کے حق میں بات جاتی ہے۔ اسی طرح اور بہت ساری باتیں ہیں۔ عورتوں کو اللہ نے نہیں کہا کہ تم جہاد کرو، اگر کہیں لڑنا پڑے، کہیں جہاد پر جانا پڑے، اسلام کی دفاعی جنگیں ہوئیں لیکن جب ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ مرد جہاد پر جاتے ہیں تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے تو کیا ہمیں بھی ثواب ہوگا کہ ہم گھروں میں رہتی ہیں اور بچوں کو سنبھالتی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں بھی جہاد کا ثواب ملے گا۔ جو ڈویژن آف لیبر (Division of Labour) اسلام میں ہے، اس میں مردوں کو خاص اور عورتوں کو خاص کام دیئے گئے ہیں۔ دونوں کو ثواب ایک جتنا دیا گیا ہے۔ یہ اصول تو ہر جگہ مقرر ہیں۔ دنیا کے اصولوں میں بھی مقرر ہیں۔ اسلام نے اگر کام کو تقسیم کر دیا تو اس پر ان کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ یہ صرف اعتراض کی باتیں ہیں۔ باقی دہریہ تو مذہب پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مذہب کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہر ایک بات کا اصول ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں میں نے ایک تقریر میں بھی ذکر کیا تھا۔ جو بھی پڑھانے والے ہیں اور دنیا کے لوگ ہیں وہ مانتے ہیں کہ جب تک مذہب نہیں آیا تھا، اخلاق بھی نہیں آئے تھے۔ مذہب نے آ کر اخلاق دیئے۔ ان فلاسفر یا دہریوں نے اگر کوئی اخلاق لئے ہیں تو انہیں سے لئے ہیں۔ جب غیر مہذب لوگ تھے، جنگلوں میں یا غاروں میں لوگ رہتے تھے۔ اس وقت کیا اخلاق تھے، جانوروں کی طرح رہتے تھے۔ بلکہ یہ لوگ فلمیں بھی بناتے ہیں کہ جانوروں والی حرکتیں کر رہے ہیں۔ یہ اخلاق مذہب نے سکھائے ہیں۔ مذہب پر اعتراض اب اس لئے کرتے ہیں کہ پابند نہیں رہنا چاہئے۔ یہ مذہب کو جانتے ہی نہیں، اس کو دیکھا اور سمجھا ہی نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کسی چیز کا علم نہ ہونا اور اس کو نہ دیکھنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس چیز کا وجود ہی نہیں ہے۔ پاکستان میں ایک گاؤں یا قصبہ ہے، منڈی بہاؤالدین، اگر کسی کینیڈین نے نہیں دیکھا تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ نہیں ہے۔ اگر وہ کہے کہ اس شہر کو نقشے میں ایسے ہی ڈال دیا ہے۔ تو اسے لوگ پاگل ہی کہیں گے۔ اسی طرح جس نے مذہب سے تعلق ہی پیدا نہیں کیا، کچھ دیکھا اور سیکھا ہی نہیں۔ اس کو پتہ ہی نہیں کہ مذہب کیا چیز ہے، اس کو پتہ ہی نہیں کہ اللہ کیا چیز ہے اور اس کے لئے اس نے کبھی کوئی کوشش ہی نہیں کی۔ اس کا اعتراض کر دینا کہ کوئی خدا ہے ہی نہیں۔ بیوقوفی کی باتیں ہیں۔ ہمارا خدا، جو کتاب ہے، آپ نے پڑھی ہے؟ انگریزی میں اس کا نام Our God ہے۔ اسے ضرور پڑھو۔ ہر وقف نو کو یہ کتاب پڑھنی چاہئے کیونکہ آجکل دہریت کا زور ہے۔ پھر یہ جو اعتراض کرنے والے ہیں۔ ان کو اگر دلیل سے جواب دو، تو بات نہیں کرتے۔ Richard Dawkins جو مشہور دہریہ ہے۔ ہمیشہ خدا پر اعتراض کرتا رہتا ہے۔ اسے میں نے تفسیر کبیر کا انگریزی سیٹ اور خلیفہ رابع کی کتاب Revelation, Rationality......... دی اور کہا کہ یہ پڑھ کر بتاؤ کہ خدا ہے کہ نہیں۔ تو اس کا جواب یہ تھا کہ مجھے کتابیں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، میں نہیں مانتا۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہمیں کہتے ہیں کہ ان کی کتابیں پڑھیں اور جب ہم کہتے ہیں کہ ہماری کتابیں پڑھو تو کہتے ہیں کہ ہمیں ضرورت نہیں۔ میں نے یہ تمام کتابیں امام عطاء المجیب راشد صاحب کے ذریعہ بھیجی تھیں۔

☆ ایک نوجوان نے سوال کیا کہ کیا آپ کینیڈا جماعت سے خوش ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ناراضگی کی کوئی وجہ ہے؟ اگر خوش نہیں ہوں تو ناراضگی کی کوئی وجہ ہونی چاہئے۔ کیا تمہیں کوئی وجہ نظر آتی ہے؟ اگر ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں تو بلاوجہ میں نے ناراض کیوں ہونا ہے۔ میں نے تو جلسہ پر ڈیوٹی دینے والوں کی تعریفیں کر دی ہیں۔ بس تمہاری بھی تعریف کر دی ہے جن لوگوں نے ڈیوٹی دی ہے۔

☆ ایک طفل نے سوال کیا کہ کیا Genetic Modification جو انسانیت کے لئے فائدہ مند ہے، غلط ہے، اگر ہے تو کیوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کسی بیماری کا اگر علاج کرنا ہے تو وہ درست ہے۔ لیکن Cloning کی اجازت نہیں ہے یا کسی کی شکل بدل دینا بھی درست نہیں ہے۔ اگر Stem Cell یا کسی اور Tissue کے ذریعہ سے ٹھیک کرنا ہے تو جائز ہے۔ ماں کے پیٹ میں جب Embryo ہو تو اس کا علاج کرنا بھی جائز۔ جو ناجائز ہے وہ یہ ہے کہ کسی چیز کی شکل نہیں بدلنی جو Cloning ہے۔ دوسری چیز ناجائز یہ ہے کہ خاوند اور بیوی کے نطفہ اور انڈے سے ہی پیدائش ہوسکتی ہے، کسی غیر مرد کے نطفہ کو عورت سے ملانا کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔

☆ پھر اسی بچہ نے دوسرا سوال کیا کہ پھل، سبزیاں اور اناج کو Genetically Modified کرنا جائز ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: بہت سارے جو پھل سبزیاں ہیں وہ اس طرح سے تیار کی جاتی ہیں تو تم کرسکتے ہو۔ مثلاً گندم، اس کی کاشتکاری آج سے پچاس سال پہلے ایک ایکڑ پر ڈھائی سو کلو ہوتی تھی۔ تو آج ہزار یا دو ہزار کلو ایک ایکڑ پر ہوتی ہے۔ تو اس کو انہوں نے اسی طرح ہی تیار کیا ہے۔ اسی طرح انسانوں میں بھی اگر Genetically اس کی بیماری کا علاج کیا جاسکتا ہے تو وہ جائز ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کے ان کے پاس مختلف طریقے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تم ریسرچ میں جاؤ تو Genetics میں ماسٹر کرو اور پی ایچ ڈی کرو اور پھر ریسرچ کرو۔

واقفین نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور نے اس کلاس میں شامل تمام واقفین نو کو قلم عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

احمدیہ امن انعام 2017ء

مکرمہ Setsuko Thurlow صاحبہ

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے جلسہ سالانہ یوکے 2016ء کے تیسرے روز 14 راگست 2016ء کو امن انعام کا اعلان کیا جسے Ahmadiyya ...... Peace Prize کہا جاتا ہے۔ یہ انعام جماعت احمدیہ یوکے کے زیر انتظام منعقد ہونے والی امن سمپوزیم کے موقع پر دیا جاتا ہے۔ یہ انعام 2009ء سے دنیا بھر میں امن کو فروغ دینے کے لئے منتخب شخصیات کو دیا جاتا ہے۔ امسال مکرمہ Setsuko Thurlow صاحبہ کو یہ انعام دیا جائے گا۔ موصوفہ Hiroshima پر گرائے جانے والے بم کے بعد بچ گئی تھیں اور اب Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے کام کر رہی ہیں۔ آپ کی پیدائش جنوری 1932ء میں ہیروشیما جاپان میں ہوئی۔ اگست 1945ء میں جب ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا گیا تو آپ کی عمر 13 سال تھی۔ اس کے بعد حالات کو دیکھ کر اور آپ کے تجربات نے آپ کی زندگی بدل دی۔ بذات خود Atomic Bomb کے نتائج دیکھ کر یعنی موت، عظیم تکالیف اور تباہی کو دیکھ کر آپ نے اپنی زندگی Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے وقف کر دی۔ آپ نے Nuclear جنگوں کے نتیجہ میں انسانی ہمدردی اور انسانی خدمت کے پہلو کو خاص طور پر اجاگر کیا ہے اور Nuclear کے موضوع سے متعلق خاموشی کو ختم کرنے کی بالخصوص کوشش کی اور Nuclear کے خلاف کئی مہمات جاری کیں۔ آپ اب کینیڈا میں رہتی ہیں اور وہاں کی نیشنل ہیں۔ کینیڈا اور جاپان دونوں نے آپ کے کام کو سراہا ہے اور آپ کو The Order of Canada Medal بھی ملا ہے جو کینیڈا کے شہری کے لئے سب سے بڑا انعام ہے۔ آپ کو جاپانی حکومت کی طرف سے Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے خاص نمائندہ بنایا گیا۔ آپ نے United Nations کی Assembly کی First Committe سے بھی خطاب کیا ہے۔ آپ کو Ahmadiyya .... Peace Price جماعت احمدیہ یوکے کے زیر انتظام امن سمپوزیم 2017ء کے موقع پر دیا جائے گا۔

10

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

کینیڈین پارلیمنٹ میں آمد۔ نماز باجماعت۔ ممبران کی ملاقات۔ ارکان کا کھڑے ہوکر استقبال اور خراج تحسین

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

15۔ اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور اپنے دست مبارک سے ان خطوط اور رپورٹس پر ہدایات تحریر فرمائیں۔

آٹوا کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ملک کینیڈا کے دارالحکومت آٹوا (Ottawa) کے لئے روانگی تھی۔ احمدیہ دارالامن (Peace Village) کے مکین صبح سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش گاہ بشیر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو پر جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا گیارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو ایک بہت بڑی تعداد احباب جماعت مرد و خواتین کی باہر جمع ہو چکی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ آٹوا (Ottawa) کے لئے روانہ ہوا۔

احمدیہ پیس ویلیج (Maple) سے آٹوا کا فاصلہ 495 کلومیٹر ہے۔ پروگرام کے مطابق راستہ میں Kingston شہر میں کچھ دیر کے لئے رک کر نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی جماعت نے یہ انتظام Travelodge ہوٹل کے ایک حصہ میں کیا ہوا تھا۔

285 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی تو مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا۔ اس موقع پر طیب مبارک احمد قریشی صاحب صدر جماعت Kingston اور دو سابقہ صدران جماعت طاہر احمد مرزا صاحب اور عثمان ورک صاحب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ لوکل صدر لجنہ کنگسٹن محترمہ مشال رحمان ملک صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے اندر تشریف لے آئے۔

جماعت کنگسٹن کا تعارف

Kingston شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ 1841ء میں کینیڈا کا پہلا دارالحکومت بنا تھا۔ اس شہر میں قریباً تیس سال قبل جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ یہاں مختلف وقتوں میں احمدی خاندان آکر آباد ہوتے رہے اور پھر ایک عرصہ قیام کے بعد یہاں سے نقل مکانی کرتے رہے اور یہی سلسلہ آج تک جاری ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں جماعت کی تعداد بڑھ نہیں سکی۔ اس وقت ان کی تجنید 40 کے لگ بھگ ہے۔

پروگرام کے مطابق پہلے نمازیں ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ڈائننگ ہال کے ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

بعدازاں کھانا کھایا گیا۔ یہاں سے آگے روانگی سے قبل مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں جماعت کے تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعدازاں یہاں سے ساڑھے تین بجے آٹوا (Ottawa) کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے آٹوا کا فاصلہ 210 کلومیٹر ہے۔ دو گھنٹے دس منٹ کے سفر کے بعد پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آٹوا (Ottawa) جماعت کے پہلے احمدیہ سنٹر میں تشرف آوری ہوئی۔

جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو یہاں کے مربی سلسلہ امتیاز احمد سراء صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آٹوا جماعت کے پہلے سنٹر کا تعارف

آٹوا (Ottawa) جماعت کا یہ پہلا سنٹر جو کہ 100 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ 1992ء میں تین لاکھ، ساٹھ ہزار ڈالرز کی مالیت سے خریدا گیا۔ بعدازاں مزید 23.5 ایکڑ کا قطعہ زمین ایک لاکھ ڈالر کی قیمت میں 2007ء میں خریدا گیا۔ اس طرح اس سنٹر کا کل رقبہ 123 ایکڑ سے زائد ہے۔ اس سنٹر میں ایک رہائشی حصہ اور نمازوں کے لئے ایک ہال پہلے سے ہی تعمیر شدہ ہے۔ مہمانوں کے قیام کے لئے بھی ایک ہال نما کمرہ موجود ہے۔ نماز کے لئے جو ہال ہے اس میں دوصد افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اسی سنٹر کے رہائشی حصہ میں حضور انور کا قیام ہے۔

2011ء تک یہی جگہ آٹوا جماعت کے سنٹر کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔

سال 2011ء میں جماعت نے چھ لاکھ پچاس ہزار ڈالرز کی مالیت سے 21 ہزار مربع فٹ پر مشتمل ایک وسیع وعریض عمارت اپنے نئے سنٹر کے طور پر خریدی۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ 5.93 ایکڑ ہے۔

یہ عمارت پہلے سکول کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ جولائی 2012ء میں اس کا استعمال بیت کے طور پر ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام بیت النصیر رکھا۔

اس عمارت میں مرد حضرات اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ نمازوں کے ہال ہیں۔ جہاں تین سو سے زائد افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اسی طرح مردوں کے لئے ایک علیحدہ ڈائننگ ہال ہے، ایک لائبریری ہے۔ تین دفاتر ہیں بچوں کی تفریح کے لئے ایک علیحدہ کمرہ ہے۔ ایک کمرہ مہمانوں کے لئے مخصوص ہے۔

اسی طرح لجنہ کے لئے ایک ملٹی پرپز ہال ہے۔ کھانے کے لئے دو علیحدہ کمرے مخصوص ہیں۔ ان کے تین دفاتر موجود ہیں۔ اس عمارت میں 17 بیوت الخلاء موجود ہیں۔ عمارت سے باہر ایک فٹ بال کا میدان اور ایک کھیل کا میدان ہے، اسی طرح باقاعدہ 57 کاروں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔

بیت النصیر آمد اور والہانہ استقبال

پروگرام کے مطابق سات بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے جماعت کے نئے سنٹر بیت النصیر کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً پانچ چھ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور کی بیت النصیر تشریف آوری ہوئی۔ جہاں 650 سے زائد احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ اور پُرجوش استقبال کیا۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے احباب نے پُرجوش نعرے بلند کئے۔ خواتین نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپ نے دعائیہ نظمیں اور خیرمقدمی گیت پیش کئے۔

اس موقع پر ریجنل امیر Ottawa مکرم اشرف سیال صاحب، صدر جماعت آٹوا ایسٹ علیم الدین احمد صاحب اور صدر جماعت آٹوا ویسٹ خامس الادا صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور مردوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور جہاں بچیاں خیرمقدمی گیت پیش کررہی تھیں۔ حضور انور کچھ دیر ان کے پاس کھڑے رہے۔ سارا ماحول ہی بڑا ایمان افروز تھا اور آج کا دن اس جماعت کے لئے خوشی ومسرت اور برکتوں والا دن تھا۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے مقامی جماعت Ottawa کے علاوہ کارنوال، کنگسٹن، مانٹریال، پیٹربرو، کیوبک سٹی اور ٹورانٹو سے احباب یہاں پہنچے تھے۔

بعض جگہوں سے تو احباب اور فیملیز بڑے لمبے فاصلے طے کرکے اپنے آقا کے استقبال کے لئے پہنچی تھیں۔

خصوصاً مانٹریال اور کنگسٹن سے آنے والے دوصد کلومیٹر، پیٹربرو سے آنے والے 293 کلومیٹر، کیوبک سٹی سے آنے والے 414 کلومیٹر اور ٹورانٹو سے آنے والے پانچصد کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے حضور انور کے استقبال کے لئے آٹوا (Ottawa) پہنچے تھے۔

بیت النصیر کی اس عمارت کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے لجنہ ہال اور بعض دفاتر دیکھے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

16/ اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت النصیر Ottawa میں تشریف لاکر

نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعتی سنٹر بیت النصیر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 54 فیملیز کے 248 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ آٹوا کی مقامی جماعت کے علاوہ مانٹریال اور کارنوال کی جماعتوں سے بھی فیملیز ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ کارنوال سے آنے والے 100 کلومیٹر اور مانٹریال سے آنے والی فیملیز 200 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے پہنچی تھیں۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد ان فیملیز کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ ان کی زندگیوں میں آج کا مبارک اور بابرکت دن ان کے لئے خوشی و مسرت اور ایک یادگار دن تھا۔ انہوں نے نہ صرف اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا بلکہ اپنے آقا کے قرب میں جو چند گھڑیاں گزاریں اور حضور سے باتیں کیں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں اور ان کے بچوں کے لئے بھی یہی لمحات ایک ایسا سرمایہ ہیں جس کا کوئی بدل نہیں ہے۔ اللہ کرے کہ ہم ان برکتوں سے حقیقی رنگ میں فیض پانے والے ہوں۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ کے لئے روانہ ہوئے اور سات منٹ کے سفر کے بعد اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجے اپنے دفتر بیت النصیر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 37 فیملیز کے 197 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ آٹوا کی مقامی جماعت کے علاوہ مانٹریال اور کیوبک سٹی کی جماعت سے بھی بعض فیملیز ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ مانٹریال سے آنے والی فیملیز دو صد کلومیٹر اور کیوبک سٹی سے آنے والی فیملیز 414 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کرکے حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

اس کے علاوہ بورکینا فاسو، فلسطین اور سیریا سے تعلق رکھنے والی فیملیز نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات پایا۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت میں تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل پینتیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

ان خوش نصیب بچوں کے نام درج ذیل ہیں جنہوں نے تقریب آمین میں شمولیت کی۔

عزیزم کاشف ورک، مبین احمد صدیقی، حنان احمد ملک، یوسف احمد چوہدری، فاران احمد، نعمان ملک، صفوان ملک، ابدال احمد نسیم، عاطف احمد نسیم، لقمان احمد، میاں اطہر احمد، کاشف احمد اعوان، یوسف عمر چوہدری، فاران احمد، حیان زنیر عفان، محمد الارہ، سفیر احمد میاں، نوراللہ خان، حارث ابراہیم احمد، حمزہ احمد، منابل خان

عزیزہ دربثین احمد، منتہٰ خان، باسمہ چوہدری، آئزہ اکرام اللہ، وشمہ سعید، تہمینہ رسول، بشریٰ احمد، شافعہ زکی، زارہ احمد، ردا احمد، تنزیلہ علیم سندھو، رومیشہ علیم سندھو، وفا سعید، مریم ایمان چوہدری۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

شہر آٹوا کا تعارف

کینیڈا کا دارالحکومت آٹوا (Ottawa)، کینیڈا کے جنوب مشرق صوبہ اونٹاریو (Ontario) میں واقع ہے۔ اس کی آبادی نو لاکھ ساٹھ ہزار سے زائد ہے۔ 1826ء سے اس شہر کا نام Ytown تھا۔ 1855ء سے اس شہر کا نام Ottawa رکھا گیا اور یہ نام دریائے Ottawa کی وجہ سے رکھا گیا۔ یہ شہر دریائے Ottawa کے کنارے آباد ہے اور اس شہر کا رقبہ 2778 مربع کلومیٹر ہے۔ اس شہر کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ یہ کینیڈا کے سب سے زیادہ تعلیم یافتہ شہروں میں سے ایک ہے اور اس شہر کی نصف سے زائد آبادی کالجز اور یونیورسٹیوں سے گریجوایٹ (Graduate) ہے۔

آٹوا میں دو جماعتیں

آٹوا شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو جماعتیں قائم ہیں۔ آٹوا ایسٹ جماعت کی تجنید 274 ہے اور آٹوا ویسٹ جماعت کی تجنید 162 افراد پر مشتمل ہے اور یہاں جماعت کے دو سنٹرز ہیں اور اب یہاں باقاعدہ ایک بڑی بیت کی تعمیر کا بھی پروگرام ہے۔

17 / اکتوبر 2016ء

﴿حصہ اول﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت النصیر آٹوا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

الٰہی جماعتوں کی تاریخ میں بعض دن ایسے بھی آتے ہیں جو اپنی خصوصیت کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتے ہیں اور آنے والے انقلاب کے لئے سنگ میل بنتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی فتوحات سے پُر تاریخ میں پہلے بھی ایسے کئی دن آئے جو آسمان احمدیت پر روشن نشانوں کی طرح چمکے۔ آج بھی ایک اور ایسا دن آیا جو کینیڈا کی سرزمین پر آئندہ عظیم الشان انقلابات اور فتوحات کا پیش خیمہ ثابت ہو گا اور جماعت کے لئے فتوحات کے نئے باب کھلیں گے۔

حضور انور کے اعزاز میں ایک اہم تقریب

آج حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک انتہائی اہم تقریب کا اہتمام Canadian Parliament Hill کے Sir John Macdonald Hall میں کیا گیا تھا۔

کینیڈین پارلیمنٹ ہل کا تعارف

کینیڈین پارلیمنٹ ہل کی تعمیر 1859ء سے 1866ء کے دوران مکمل ہوئی۔ 3 فروری 1916ء کو کینیڈا کی پارلیمنٹ کی عمارت کے Commons کے Reading Room میں آگ لگی جس نے قریباً ساری عمارت کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ صرف لائبریری اور عمارت کا Northwest Wing محفوظ رہا۔

1922ء میں پارلیمنٹ کی عمارت کی دوبارہ تعمیر مکمل ہوئی اور 92.2 میٹر اونچا ایک Tower بھی بنایا گیا جو 1927ء میں مکمل ہوا۔

کینیڈا کی یہ پارلیمنٹ بلڈنگ Parliament Hill کہلاتی ہے۔ آج اسی پارلیمنٹ ہل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حکومتی سرکردہ حکام کے ساتھ مختلف میٹنگز اور اپنے تاریخی خطاب کیلئے تشریف لے جا رہے تھے۔

پارلیمنٹ ہل تشریف آوری اور خوش آمدید

صبح دس بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Parliament Hill کے لئے روانگی ہوئی۔ دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پارلیمنٹ ہل تشریف آوری ہوئی۔

پارلیمنٹ کی کسی بھی عمارت میں جانے کے لئے یا اس کے کسی بھی حصہ میں جانے کے لئے بار بار سیکیورٹی کی سخت ترین چیکنگ سے گزرنا پڑتا ہے۔ قدم قدم پر سیکیورٹی سٹاف چیکنگ کے لئے موجود ہوتا ہے لیکن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے یہ سیکیورٹی پہلے سے ہی Waive کی جا چکی تھی اور حضور انور کو سیکیورٹی چیکنگ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔

پارلیمنٹ ہل پہنچنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی پارلیمنٹ کی بلڈنگ کے مین دروازہ پر لائی گئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو درج ذیل ممبران پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پورے اعزاز اور احترام کے ساتھ خوش آمدید کہا۔

ممبر آف پارلیمنٹ Judy Sgro

ممبر آف پارلیمنٹ Kamal Khera

ممبر آف پارلیمنٹ Ramesh Sangna

ممبر آف پارلیمنٹ Deborah Schulte

پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر احباب جماعت مرد و خواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی وہاں موجود تھے۔ ان سب نے نہایت پُر جوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ ان میں سے ہر ایک جذبہ ایمان سے پُر تھا اور ان کے دل خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے کہ آج کینیڈا کی سرزمین پر بھی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی تھی۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا:۔

"ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ سوائے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

آج وہ دن آیا تھا کہ کینیڈین قوم بھی اس چشمہ سے سیراب ہورہی تھی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کے اندر تشریف لے گئے ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ کے بعض حصے دکھائے اور لائبریری کا بھی وزٹ کروایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کی چھٹی منزل پر Spousal Lounge میں تشریف لے آئے۔ استقبال کرنے والے چاروں ممبران پارلیمنٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھے۔

اس موقع پر موصوفہ Judy Sgro صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں پروگرام پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں اس لاؤنج میں بعض منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز وغیرہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگز اور ملاقاتیں ہوں گی۔ اس کے بعد حضور انور نیچے ایک ہال میں تشریف لے جائیں گے جہاں ریفریشمنٹ کا بھی انتظام ہوگا اور بہت سے ممبران پارلیمنٹ وہاں حضور انور کو ملیں گے۔ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام بھی اسی ہال کے ایک حصہ میں ہوگا۔ پھر Lunch کے وقفہ کے بعد مزید ممبران لاؤنج میں آکر ملیں گے اور وزیر اعظم بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملیں گے۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران وزٹ گیلری میں تشریف لے جائیں گے۔ جہاں حضور انور کو سپیکر اور ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے خوش آمدید کہا جائے گا۔ اس کے بعد شام کو وہ تقریب ہوگی جس میں حضور انور اپنا ایڈریس پیش فرمائیں گے۔

حضور انور سے ممبران پارلیمنٹ کی ملاقاتوں کا پروگرام

چنانچہ گیارہ بجے ملاقاتوں کا یہ پروگرام شروع ہوا۔

سب سے پہلے ممبر آف پارلیمنٹ Hon. Andrew Lesie (چیف گورنمنٹ Whip) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے آئے۔ موصوف نے بتایا کہ میں آرمی سے ریٹائر ہوا ہوں اور اب ممبر پارلیمنٹ ہوں اور چیف Whip ہوں۔ جو میرا علاقہ ہے وہ آٹوا میں ہی ہے اور میں یہاں سے منتخب ہوا ہوں۔

موصوف نے کہا آٹوا میں بھی آپ کی کمیونٹی ہے اس دفعہ میں ٹورانٹو میں پہلی دفعہ آپ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔

میرے لئے یہ حیرت انگیز تجربہ تھا۔ بہت آرگنائزڈ اور منظّم تھا۔ جلسہ گاہ سے باہر جہاں پولیس کے کنٹرول میں پارکنگ تھی وہاں زیادہ اچھی آرگنائزیشن نہیں تھی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ ہمارا ڈسپلن آرمی کے ڈسپلن سے بہتر ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ جماعت دنیا میں امن کے قیام کے لئے انسانی اقدار قائم کرنے کے لئے جو کوششیں کررہی ہے وہ قابل قدر ہیں اور آپ معاشرہ کی بھلائی کے کاموں میں جو اپنا حصہ ڈال رہے ہیں وہ بہت عظیم ہے۔

موصوف نے کہا یہ میرے لئے اعزاز ہے کہ میں آج حضور سے مل رہا ہوں۔

ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro بھی اس میٹنگ میں موجود تھیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ Judy صاحبہ کا جماعت سے بہت پرانا تعلق ہے اور اب یہ ہماری ذاتی دوست بن چکی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جب میں پہلی دفعہ کینیڈا آیا تھا تو یہ مجھے رسیو (Receive) کرنے والوں میں شامل تھیں۔

ممبر پارلیمنٹ جوڈی نے عرض کیا کہ حضور انور سیسکاٹون (Saskatoon) کا بھی دورہ کررہے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ حضور انور بریمپٹن (Brampton) کا بھی دورہ کریں اور وہاں بھی آئیں۔

اس پر امیر صاحب کینیڈا نے عرض کیا کہ بریمپٹن سے پہلے سیسکاٹون کی تعمیر مکمل ہوگی۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا اس کا مطلب ہے حضور انور کو بار بار کینیڈا آنا پڑے گا۔

موصوفہ Judy صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ آج میں نے پارلیمنٹ سے باہر ایک خاتون کو دیکھا وہ صرف چار ماہ قبل کینیڈا آئی ہے وہ اس قدر جذباتی تھی کہ آج حضور انور پارلیمنٹ تشریف لا رہے ہیں اور میں اپنی زندگی میں حضور انور کا پہلی دفعہ دیدار کروں گی وہ بہت جذباتی تھی۔ اس کو دیکھ کر میں بھی جذباتی ہوگئی۔

ممبر پارلیمنٹ Andrew Leslie کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔

بعدازاں سینٹ کے دو ممبران Senator Peter Harder اور Senator Grant Mitchell حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔

سینیٹر Peter سینٹ میں حکومت کے نمائندہ بھی ہیں اور سینٹ کے اجلاسات میں حکومت کی طرف سے نمائندگی بھی کرتے ہیں۔

ان دونوں ممبران نے اپنا تعارف کروایا۔ سینیٹر Peter نے بتایا کہ نئے وزیر اعظم نے مجھے سینیٹ میں حکومت کا نمائندہ مقرر کیا ہے اس سے پہلے میں فارن آفس میں کام کرتا تھا۔ میں نے بہت سے ایسے معاملات پر کام کیا ہے، جن کے بارہ میں مجھے علم ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح بھی ان پر کام کررہے ہیں۔ ایک دوسرے کی عزت کرنا اور ہر شخص کے حقوق قائم کرنا اور معاشرہ میں رواداری اور انسانی اقدار کا قیام وغیرہ۔

موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور لوگوں کو ان اچھائیوں پر اکٹھا کررہے ہیں اور انسانی اقدار قائم کررہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

آپ لوگوں نے بھی ایک اچھا قدم اٹھایا ہے کہ آپ نے فی الحال سیریا میں ایئر سٹرائیک روک دی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو دوسرے ملکوں کی بھی راہنمائی کرنی چاہئے اور جہاں بھی جنگ کا خطرہ ہو آپ اس کو روکیں۔

حضور انور نے فرمایا آجکل امریکہ اور رشیا کے تعلقات میں تناؤ ہے اور یہ بڑھ رہا ہے۔ اگر اس کو نہ روکا گیا اور تعلقات مزید خراب ہوتے چلے گئے تو پھر بڑی تباہی آسکتی ہے۔ اس معاملہ میں کینیڈا کو اپنا رول (Role) ادا کرنا چاہئے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ کل کیا ہوگا۔

اس پر سینیٹرز نے کہا کہ کینیڈا کا کیا رول (Role) ہوسکتا ہے اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ کینیڈا G8 کا ممبر ہے۔ UNO کا ممبر ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کس طرح اس قسم کے حالات میں رول ادا کیا جا سکتا ہے۔ کس طرح معاملات کو سنبھالا اور کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ اب تو حالات ساتھ ساتھ بدل رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میں 2013ء میں لاس اینجلیز (امریکہ) میں ایک ریسپشن میں اپنے ایڈریس میں بتایا تھا کہ عالمی جنگ کے خطرات سر پر منڈلا رہے ہیں اور اس میں ایٹمی ہتھیار استعمال ہو سکتے ہیں تو اس تقریب میں موجود ایک سینیٹر نے کہا کہ میں آپ کی بہت سی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں لیکن جو ایٹمی ہتھیار کے حوالہ سے بات کی ہے کہ وہ استعمال کئے جاسکتے ہیں اس سے اختلاف رکھتا ہوں تو گزشتہ سال اسی سینیٹر نے کہا کہ آپ کی بات درست تھی۔

اس پر موصوف سینیٹر Peter Harder صاحب نے کہا کہ حضور کی بات درست ہے واقعی آجکل دنیا میں بے یقینی ہے۔ آپ کا امن کا پیغام بہت اہم ہے اور بڑا اپاورفل ہے۔

اس پر حضور انور نے ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اصل چیز انصاف ہے۔ معاشرہ کے ہر لیول پر انصاف ہونا چاہئے۔ آپ جو بھی پالیسی بناتے ہیں وہ انصاف کی بنیاد پر بنائیں اس میں کسی کی طرف بھی جانبداری نہیں ہونی چاہئے۔ پسند، ناپسند نہیں ہونی چاہئے جو بھی پالیسی ہو، فیصلہ ہو۔ انصاف اور عدل کی بنیاد پر ہو۔

ایک سینیٹر نے عرض کیا کہ آپ اپنی جماعت کو کیا پیغام دیتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا:۔

وہی پیغام ہے جو اسلام کے بانی آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو دیا تھا کہ ''حب الوطن من الایمان'' کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اگر اس پیغام پر عمل ہو تو پھر ملک میں کوئی خرابی، شرارت نہیں ہوگی اور حکومت کے لئے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ ہر ایک ملک کیلئے خیر خواہ اور وفادار ہو گا۔ کوئی پارٹی، کوئی گروہ ملک کے خلاف نہ ہوگا۔ اور ملک میں امن قائم ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا ہم احمدی قانون کی پابندی کرتے ہیں اور ملک کے لئے وفادار ہیں اور ملک کی ترقی کے لئے پوری کوشش کرتے ہیں۔

ایک سینیٹر نے سوال کیا کہ ہیومن رائٹس کے حوالہ سے حضور انور کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:۔

(دین) کا پیغام دو فقروں میں ہے اپنے خالق کو پہچانو اور اس کا حق ادا کرو اور پھر خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرو۔

جاپان میں مجھ سے ایک پادری نے پوچھا تھا کہ امن کی تعریف کیا ہے تو میں نے اُسے جواب دیا تھا کہ ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے، دوسرے کے حقوق نہ چھینے۔ اگر ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کر رہا ہوگا تو پھر معاشرہ میں امن ہوگا۔

حضور انور نے حقوق کی ادائیگی کے حوالہ سے عربوں کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک شخص گھوڑا فروخت کر رہا تھا۔ اور اس نے اس کی قیمت 500 درہم بتائی۔ خریدنے والا تھا وہ کہنے لگا کہ تمہارا گھوڑا تو فلاں نسل کا ہے اور یہ بہت مہنگا گھوڑا ہے اس کی قیمت تو 1500 درہم ہے۔ فروخت کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے پانچ صد درہم میں بیچنا ہے اور دوسری طرف خریدنے والا کہہ رہا ہے کہ تم بہت کم قیمت میں فروخت کررہے ہو۔ اس کی قیمت پندرہ صد درہم ہے۔

تو یہ ہے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی۔ اس طرح ہر ایک کے حقوق ادا ہوں تو معاشرہ میں امن قائم ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا آجکل مسائل کی وجہ سے، Job نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں میں بے چینی ہے۔ آپ کوشش کریں کہ لوگوں کو Jobs ملیں اور لوگ ترقی کریں۔

ان دونوں سینیٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات بیس منٹ تک جاری رہی۔

اس کے بعد درج ذیل تین حکومتی حکام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کیلئے آئے۔

ممبر آف پارلیمنٹ Pamela Goldsmith Jones (موصوفہ منسٹر آف فارن افیئرز کی پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں)

Pascale Massot (موصوفہ منسٹر آف فارن افیئرز کے آفس میں Asia Pacific کے لئے پالیسی ایڈوائزر ہیں)

Giuliana Natale صاحبہ (موصوفہ فارن افیئرز آفس میں سپیشل ایڈوائزر اور چیف آف سٹاف Privy Council Office ہیں)

ان ممبران نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ کے یہاں آنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔

ہیومن رائٹس فریڈم کے دفتر کی نمائندہ نے اپنے دفتر کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ہمارے

یہ پروگرام ہیں اور ہم احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ احمدیہ جماعت سے ہمارا تعلق ہے۔ آپ کی کمیونٹی ہمیں بتاتی ہے کہ آپ لوگوں کے کیا تجربات ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو یہ طاقت دے اور توفیق دے کہ آپ نے جو پلان بنایا ہے اس پر انصاف کے ساتھ عمل کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کا دفتر اچھا ثابت ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا کہ پہلے انہوں نے ریلیجس فریڈم کے لئے ایک سیکرٹری مقرر کیا تھا۔ اب ہم نے اپنے ملک کے ہر ایمبیسڈرز کو کہا ہے کہ آپ نے ہر جگہ ریلیجس فریڈم پر بھی کام کرنا ہے۔

اس پر حضور نے فرمایا یہ بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن صرف مذہبی آزادی پر فوکس نہ کریں بلکہ ہر قسم کی آزادی پر فوکس کریں تاکہ لوگوں کو ہر طرح سے آزادی ملے۔

سیکرٹری نے حضور انور سے سوال کیا کہ آپ کے کینیڈا کے دورہ کا مقصد کیا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں یہاں اس لئے آیا ہوں اپنی کمیونٹی کے لوگوں سے ملوں۔ ان کی راہنمائی کروں، ان کے مسئلے حل کروں ان کی تعلیم و تربیت ہو اور یہ ملک کے وفادار ہوں۔ اس کے علاوہ آپ لوگوں سے ملنا ہے اور بعض دوسرے پروگرام بھی ہیں۔

اس موقع پر Regina اور Lloydminster میں بیوت کے افتتاح کے پروگرام کا بھی ذکر ہوا اور امیر صاحب نے بتایا کہ آئندہ سال Saskatoon میں بھی بیت کے افتتاح کا پروگرام ہے۔

ممبر پارلیمنٹ Pamela Goldsmith نے کہا کہ وہ وینکوور (Vancouver) کی بیت کے وزٹ پر آنا چاہتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کا انتظام ہو جائے گا۔ امور خارجہ کے سیکرٹری آصف خان صاحب نے عرض کی کہ ہم اس کا انتظام کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ Pamela صاحبہ کو جلسہ سالانہ یوکے پر آنے کی دعوت دی اور بتایا کہ وہاں ہمارا جلسہ سالانہ ایک فارم لینڈ پر ہوتا ہے۔ عارضی طور پر ایک Village بنایا جاتا ہے۔ سارا سٹرکچر عارضی طور پر ہوتا ہے اور یہ تمام انتظام تین دن کے لئے ہوتا ہے۔ کھانا پکانے اور کھانے کھلانے کا انتظام رہائش کا انتظام اور تمام بنیادی ضروریات، فرسٹ ایڈ اور عارضی ہسپتال، غرض ایک عارضی شہر آباد ہوتا ہے۔ یہ سارے انتظامات جلسہ سے ایک دو ہفتہ قبل شروع ہوتے ہیں اور جلسہ کے ایک ہفتہ بعد دیکھیں گے تو آپ کو فارم لینڈ ہی نظر آئے گی۔

اس موقع ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro نے بتایا کہ وہ دو سال قبل جلسہ سالانہ یوکے پر گئی تھی۔ میں بڑا اچھا تاثر لے کر واپس آئی ہوں۔ میں وہاں بہت سے لوگوں سے ملی تھی۔ دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ بہت اچھا وقت گزرا تھا۔ اگر تم بھی جاؤ گی تو بہت سے لوگوں سے ملو گی۔ بڑا اچھا موقع ہوگا۔

ان تینوں ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سوا بارہ بجے تک جاری رہی۔

ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے ریفریشمنٹ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Parliament Hill کی دوسری منزل پر تشریف لے آئے۔ جہاں ایک ہال میں ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے ریفریشمنٹ کا انتظام تھا اور پروگرام کے مطابق دوران ریفریشمنٹ ممبران پارلیمنٹ نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنا تھا۔

چنانچہ ممبران پارلیمنٹ باری باری حضور انور کے پاس آتے۔ حضور انور نے سے گفتگو فرماتے اور ہر ممبر پارلیمنٹ حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پاتا یہ پروگرام قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس دوران قریباً 30 سے زائد ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکردہ حکام نے حضور انور کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ ان ممبران نے حضور انور سے درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ اجتماعی تصویر بھی بنوائی۔

کینیڈین پارلیمنٹ میں باجماعت نمازیں

بعد ازاں اسی ہال کے ایک حصہ میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

کینیڈین پارلیمنٹ کی تاریخ میں یہ پہلی باجماعت نماز ہے جو پارلیمنٹ میں ادا کی گئی ہے۔ اس سے قبل اس عمارت میں ایسا واقعہ کبھی رونما نہیں ہوا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز سے فارغ ہوئے تو چند اور ممبران پارلیمنٹ حضور انور سے ملنے کے لئے آگئے۔ ان سبھی نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنائی گئیں اور یہ سلسلہ کچھ دیر تک جاری رہا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھٹی منزل پر Spousal Laounge میں تشریف لے آئے۔ یہیں پر دوپہر کے کھانے کا پروگرام تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے پارلیمنٹ سے باہر پارک میں تشریف لے آئے اور چہل قدمی فرمائی۔ بہت سے احمدی احباب اور خواتین جو پارلیمنٹ سے باہر موجود تھے۔ حضور انور کو دیکھتے ہی پروانوں کی طرح اکٹھے ہوگئے اور ہر قدم پر شرف دیدار سے فیضیاب ہوئے۔ نوجوان بچوں اور بچیوں نے اپنے کیمروں سے اپنے پیارے آقا کی تصاویر بنائیں۔ اس سیر کے دوران یہ سبھی لوگ اپنے آقا کے اردگرد موجود رہے اور برکتیں حاصل کرتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس پارلیمنٹ ہل میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق دو بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران وزٹ گیلری میں لے جایا گیا۔ اور خصوصی جگہ پر بٹھایا گیا۔

حضور انور کے بارے میں پارلیمنٹ اجلاس میں سٹیٹمنٹ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro درج ذیل سٹیٹمنٹ پارلیمنٹ کے اجلاس میں پیش کر چکی تھیں۔

آج کچھ دیر پہلے جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد باضابطہ دورے کے لئے آٹوا (Ottawa) تشریف لائے ہیں اس دورے کے دوران آپ کیبنٹ منسٹرز، سینیٹرز، ممبران پارلیمنٹ اور وزیراعظم صاحب سے ملیں گے۔ ان ملاقاتوں سے آپ کا مقصد "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" کا پیغام پھیلانا ہے۔

خلیفۃ المسیح کی مسلسل یہ کوشش ہے کہ مذہب کا امن پسند اور خوبصورت چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کریں اور آپ کا یہ دورہ ایک ایسے وقت میں ہے جبکہ ہم اسلام کا تاریخی مہینہ منا رہے ہیں اور ہم دنیا کی تمام بڑی طاقتوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ امن، مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کی پاسداری میں کینیڈا کے ساتھ شامل ہو جائیں۔

میں خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو آپ کی انتھک محنت پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور آپ کی طرف سے اپنا اور کینیڈا کے لوگوں کا دوستی کا ہاتھ بڑھاتی ہوں شکریہ مسٹر سپیکر۔

کھڑے ہو کر خوش آمدید کہا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پارلیمنٹ کی کارروائی سنی بعد ازاں سپیکر پارلیمنٹ Mr. Geoff Regan نے کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا۔

"اب میں تمام معزز احباب کی توجہ گیلری کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں جہاں آج ہمارے درمیان حضرت مرزا مسرور احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر موجود ہیں۔"

اس پر سب سے پہلے وزیراعظم Justin Trudeau صاحب کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ہی سارے ایوان نے کھڑے ہو کر تالیاں بجاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

دنیا کی کسی بھی پارلیمنٹ میں ایسا واقعہ پہلی بار ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کے ایوان میں، تمام ممبران نے کھڑے ہو کر خلیفۃ المسیح کا اپنے ملک میں استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود کا الہام کہ "وہ بادشاہ آیا" آج ایک اور نئی شان کے ساتھ پورا ہوا کہ ایک بڑے ملک کی دنیوی پارلیمنٹ کے ممبران اپنے بادشاہ (وزیراعظم) سمیت ایک روحانی بادشاہ کے احترام میں کھڑے تھے۔ اور خلیفۃ المسیح کی طرف نظریں بلند کرتے ہوئے بزبان حال کہہ رہے تھے کہ "وہ بادشاہ آیا"

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس چھٹی منزل پر Spousal Lounge میں تشریف لے آئے۔

ایک منسٹر کی ملاقات

کچھ دیر بعد Hon. Ralph Goodale "منسٹر آف پبلک اینڈ ایمرجنسی Paeparedness" نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

موصوف نے عرض کیا کہ میں ریجائنا (Regina) کے علاقہ سے ہوں اور میں کوشش کروں گا کہ آپ کی بیت کے افتتاح کے موقع پر شامل ہوں۔

منسٹر نے عرض کیا کہ حضور کافی سفر کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میرا کینیڈا کا پچھلا دورہ 2013ء میں تھا۔ میں کینیڈا کے مغربی علاقوں وینکوور اور کیلگری آیا تھا۔ اس سے پہلے 2012ء میں ٹورانٹو آیا تھا۔ باقی دوسرے ممالک کے بھی دورے کرنے پڑتے ہیں اور کچھ دیگر مصروفیات اور شیڈیول طے ہوتے ہیں اس لئے یہاں کافی عرصہ بعد آرہا ہوں۔

منسٹر نے سوال کیا کہ آپ کی تعداد کیا ہوگی؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو پکے اور مخلص احمدی ہیں وہ 16-17 ملین ہوں گے باقی کئی ملینز ایسے احمدی ہیں جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں لیکن ان کا جماعت سے ابھی پختہ رابطہ اور تعلق نہیں ہے۔ میں ان کے بارہ میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ یہ کبھی Radicalise نہیں ہوسکتے۔

منسٹر نے سوال کیا کہ آپ اپنی کمیونٹی کی کس طرح تربیت کرتے ہیں کہ وہ Radicalise نہیں ہوسکتے؟

اس پر حضور انور نے ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ہمارا ٹریننگ کا نظام ایسا ہے کہ ہم بچپن سے ہی تربیت کرتے ہیں۔ بچپن سے ہی اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر۔امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

تقریب آمین

مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب معلم سلسلہ غازی اندرون ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ غازی اندرون ضلع شیخوپورہ کے ایک خادم مکرم رؤف احمد صاحب ولد مکرم محمد یونس صاحب عمر 27 سال نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 13۔اکتوبر 2016ء کو بعد نماز ظہر بیت الذکر غازی اندرون میں منعقد ہوئی۔ مکرم ملک مسعود الحسن صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے اس سے قرآن کریم سنا اور مکرم عطاء الرقیب منور صاحب مربی ضلع شیخوپورہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خادم کو باقاعدہ تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ڈاکٹر ہشام احمد فرحان صاحب بالٹی مور امریکہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 28/اکتوبر 2016ء کو مکرمہ شانزے خان صاحبہ بنت مکرم ساجد رفیق خان صاحب نیو جرسی امریکہ کے ساتھ مبلغ 20ہزار ڈالرز حق مہر کے عوض مکرم حامد محمود ملک صاحب مربی سلسلہ روچیسٹر (Rochester) امریکہ نے کیا۔ دلہا مکرم ملک ولی محمد صاحب مرحوم آف بھکہ شریف ضلع سرگودھا کا پوتا اور دلہن مکرم رفیق احمد خان صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے اس نکاح کے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم سفیر احمد ثاقب صاحب
ترکہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ)

مکرم سفیر احمد ثاقب صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 3 بلاک نمبر 41 محلّہ دارالعلوم شرقی نور برقبہ 1 کنال میں سے 5 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کردیا جائے۔ جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرم نصیر احمد صاحب (خاوند)
2۔مکرمہ فرزانہ نواز کاہلوں صاحبہ (بیٹی)
3۔مکرم ناصر احمد صاحب (بیٹا)
4۔مکرم سفیر احمد ثاقب صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم مرزا اطہر احمد صاحب
ترکہ مکرم مرزا اظہر احمد صاحب)

مکرم مرزا اطہر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 4 بلاک نمبر 15 محلّہ گولبازار دارالصدر برقبہ 10 مرلہ میں سے 1/6 حصہ بقدر 1 مرلہ 182 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ ورثاء کے نام منتقل کردیا جائے۔

1۔مکرم مرزا اطہر احمد صاحب (بیٹا)
2۔مکرم مرزا ناصر محمود احمد صاحب (بیٹا)
3۔مکرمہ امۃ الحی منورہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
4۔مکرمہ امۃ النور صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم منیر حسین صاحب
ترکہ مکرم عبدالکریم صاحب)

مکرم منیر حسین صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم عبدالکریم صاحب ولد اللہ رکھا صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 12 بلاک نمبر 1 محلّہ دارالرحمت غربی برقبہ 2 کنال میں سے 5 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کردیا جائے۔ جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔مکرم محمد اشرف صاحب مرحوم (بیٹا)
I۔مکرمہ کلثوم بی بی صاحبہ زوجہ محمد اشرف صاحب (بہو)
II۔مکرمہ ثناء اشرف صاحبہ بنت محمد اشرف صاحب (پوتی)
III۔مکرم سہیل اشرف صاحب ولد محمد اشرف صاحب (پوتا)
IV۔مکرمہ آنسہ اشرف صاحبہ بنت محمد اشرف صاحب (پوتی)
V۔مکرمہ سحرش اشرف صاحبہ بنت محمد اشرف صاحب (پوتی)
3۔مکرم ارشد احمد صاحب مرحوم (بیٹا)
I۔مکرمہ شمیم اختر صاحبہ زوجہ ارشد احمد صاحب (بہو)
II۔مکرم حسنین احمد صاحب ولد ارشد احمد صاحب (پوتا)
III۔مکرم ثقلین احمد صاحب ولد ارشد احمد صاحب (پوتا)
IV۔مکرمہ ماہم ارشد صاحبہ بنت ارشد احمد صاحب (پوتی)
V۔مکرم فہد ارشد صاحب بن ارشد احمد صاحب (پوتا)
VI۔مکرمہ فضاء ارشد صاحبہ بنت ارشد احمد صاحب (پوتی)
4۔مکرم منیر حسین صاحب (بیٹا)
5۔مکرم عبدالمجید صاحب (بیٹا)
6۔مکرم نذیر احمد صاحب (بیٹا)
7۔مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
8۔مکرمہ پروین اختر صاحبہ (بیٹی)
9۔مکرمہ نسرین اختر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ڈیلیوری کیس کیلئے خواتین اپنے شوہر کا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ و بچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری اور نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈیلیوری کیس کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ از صفحہ 2۔ دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

کرتی ہے اور خدا کا حق ادا کرنا ہے۔ اس کے بندوں کا حق ادا کرنا ہے اور لوگوں سے محبت کرنی ہے، اپنے وطن سے محبت کرنی ہے اور ملک کی ترقی کے لئے کام کرنا ہے اور ہمیشہ امن اور صلح سے رہنا ہے، ہمارے پروگراموں میں (بیوت) میں، اجلاسات میں، ہمارے جامعات میں، تعلیمی اداروں اور مجالس میں ہر جگہ یہی سکھایا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بس اللہ کا فضل ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں ڈنمارک میں ایک نوجوان سے ملا تھا وہ (دین) سے دور چلا گیا تھا اور انتہاء پسندوں کے ساتھ مل گیا تھا جب اس نے دیکھا کہ اس کے جو دوست ہیں ان میں سے ایک داعش کے ساتھ مل گیا ہے اور دوسرا شراب میں ملوث ہو گیا ہے۔ جب اس نے ان کی حالت دیکھی تو اسے پتہ چلا کہ احمدیت ہی اصل اور حقیقی (دین) ہے۔ چنانچہ واپس آیا اور پھر مجھے ملا۔

حضور انور نے فرمایا: سات سال کی عمر سے ہمارے بچے بچیاں اپنی تنظیم میں شامل ہو جاتے ہیں۔ بچوں اور بچیوں کی علیحدہ علیحدہ تنظیم ہے۔ جہاں ان کو دینی علم سکھایا جاتا ہے۔ آداب سکھائے جاتے ہیں، اخلاقی تعلیمات دی جاتی ہیں۔ پھر ان کے مقابلے ہوتے ہیں۔ کھیلوں کے بھی مقابلے ہوتے ہیں۔ ہم احمدی اپنے بچوں اور نوجوان نسل کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احمدی تعلیم میں آگے نکل رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ماں باپ کا بھی ایک کردار ہے۔ انہیں اپنے بچوں کو دیکھنا چاہئے۔ بچوں کا خیال رکھنا چاہئے جس حد تک بھی رکھ سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ دنیا میں جہاں بھی جائیں گے احمدیوں کا کریکٹر دوسروں سے مختلف دیکھیں گے۔ نائیجیریا میں ''بوکوحرام'' ملک میں تباہی پھیلا رہی ہے اور ایک ملین احمدی ملک کی خدمت کر رہا ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم بچپن سے ہی اپنے بچوں کو اچھے اخلاق سکھاتے ہیں اور ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام کرتے ہیں۔

اس پر منسٹر نے عرض کیا کہ آپ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ میں آپ سے ملا ہوں۔ میں ایک بار پھر آپ کو کینیڈا آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

منسٹر کے ساتھ یہ ملاقات تین بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی کمیونٹی کے بہت سے لوگ پارلیمنٹ سے باہر آئے ہوئے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں پارلیمنٹ میں آنا ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔

موصوفہ نے آخر پر حضور انور کے لئے نیک تمناؤں اور خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے خاص دعا کی درخواست کی۔ (جاری ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

11

پارلیمنٹ ہاؤس میں پرائم منسٹر سے ملاقات۔ سر محمد ظفر اللہ خان ایوارڈ لینے والی لوئی آربر کا ایڈریس

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

17 اکتوبر 2016ء

حصہ دوم

پرائم منسٹر کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پرائم منسٹر کینیڈا Justin Trudeau کی ملاقات تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کی تیسری منزل پر Cabinet Room میں تشریف لے گئے جہاں پرائم منسٹر حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

وزیراعظم نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں آج خلیفۃ المسیح کو اپنے ملک میں Welcome کر رہا ہوں۔ مجھے اس بات کا علم ہے کہ آپ کی کمیونٹی محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ کا کینیڈا کا یہ سب سے لمبا دورہ ہے اور ٹورانٹو کے بعد سسکاٹون (Sascatoon) اور کیلگری (Calgary) بھی جا رہے ہیں۔

ہمیں آپ کی کمیونٹی پر فخر ہے کہ آپ لوگ کینیڈا کی ترقی میں حصہ لے رہے ہیں۔ حضور انور کی لیڈرشپ پر خوش ہیں اور بہت احترام کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کھلے دل کے ساتھ آپ نے Welcome کیا ہے۔ آپ کے پرائم منسٹر منتخب ہونے پر مجھے موقعہ نہیں ملا کہ آپ کو براہ راست ذاتی طور پر مبارکباد دوں۔ اب میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اب مجھے موقعہ مل رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: میں نے خط کے ذریعہ مبارکباد بھجوائی تھی۔

اس پر پرائم منسٹر نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے پارلیمنٹ کا سیشن دیکھا ہے۔ بہت اچھا تھا۔ میں محظوظ ہوا ہوں۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ بڑے پُرسکون تھے۔

اس پر پرائم منسٹر نے کہا: شروع میں مجھے کچھ سوالوں کا جواب دینا پڑتا تھا۔ کوشش یہی ہوتی ہے کہ Calm رہوں اور دوسروں کا احترام کروں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نے پارلیمنٹ میں ایسی باتوں پر اور مسائل پر بحث کی ہے جو آجکل ہر جگہ ایشو بنے ہوئے ہیں۔ انتہاء پسندی اور دہشت گردی کے حوالہ سے بات کی ہے۔

پرائم منسٹر نے کہا: احمدیہ کمیونٹی کینیڈا میں اعلیٰ اقدار کے قیام کے لئے بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ جس پر ہمیں فخر ہوتا ہے۔ جماعت نے یہاں سیرین ریفیوجیز کو بھی سنبھالا ہے۔ ریفیوجیز کے معاملہ میں بھی آپ کا بڑا مثبت کردار ہے۔

وزیراعظم نے کہا: ایک اور مثال یہ ہے کہ آپ ہر قسم کی شدت پسندی کی مذمت کرتے ہیں۔ آپ ملک کے وفادار لوگ ہیں۔

وزیراعظم نے کہا: گزشتہ حکومت میں ریلیجیس فریڈم کا ایک دفتر تھا۔ ہم نے اب اس ادارے کو تبدیل کیا ہے۔ کیونکہ سابقہ دفتر کے کچھ سیاسی مقاصد تھے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس دفتر کے قیام کا مقصد صرف انسانیت ہونا چاہئے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ اس کی دنیا میں بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہر جگہ انصاف کی کمی ہے۔ حضور انور نے دعا کی کہ خدا تعالیٰ ہر اچھے کام میں آپ کی مدد کرے جو آپ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ ایسے قدم اٹھائیں جو دنیا کو امن کے قریب لے آئیں۔

اس پر وزیراعظم نے کہا کہ ہماری بھی یہی خواہش ہے۔

وزیراعظم کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ One to One ملاقات قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں وزیراعظم Justin Trudeau حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ساتھ والے کمرے میں لے آئے۔ جہاں پر درج ذیل چھ منسٹرز موجود تھے۔

1۔ Hon. Navdeep Bains
(Ministers of Innovation, Science & Economic Development)

2۔ Hon. Kirsty Duncan
(Minister of Science)

3۔ Hon. Harjit Sajjan
(Minister of Defence)

4۔ Hon. Melanie Joly
(Minister of Heritage)

5۔ Hon. John McCallum
(Minister of Immigration, Citizenship and Refugees)

6۔ Hon. Carla Qualtrough
(Minister of Sports and Persons With Disabilities)

ان کے علاوہ ممبر پارلیمنٹ Hon. Judy Sgro بھی موجود تھیں۔

اس کمرہ میں وزیراعظم اور دیگر چھ منسٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات قریباً نصف گھنٹہ جاری رہی۔

وزیراعظم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دوبارہ Welcome کہا اور جماعت کی خدمات کا ذکر کیا اور بتایا کہ احمدیہ جماعت وہ کمیونٹی ہے جو دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کا بھی شکریہ۔ میں خاص طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے احمدی ریفیوجیز کو قبول کیا ہے۔ سیریا سے آنے والی فیملیز اور لاہور کے شہداء کی فیملیز کو قبول کیا ہے۔

حضور انور نے وزیراعظم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جب میں 2012ء میں پہلی دفعہ آپ سے ملا تھا اس وقت میں نے آپ کے لئے دعا کی تھی اور کہا تھا کہ آپ ایک دن وزیراعظم بنیں گے پتہ نہیں آپ کو یاد ہے یا نہیں۔ اس پر وزیراعظم نے کہا مجھے اچھی طرح یاد ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے اس وقت یہ بھی پتہ تھا کہ آپ ان لوگوں میں شامل ہیں جو انسانی حقوق کی قدر کرتے ہیں۔ اس پر وزیراعظم نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں کہہ سکتا ہوں کہ ہر پارٹی احمدیہ جماعت کو سپورٹ کرتی ہے۔ احمدیوں کے اصول اور اقدار کی ہم تعریف کرتے ہیں۔

دوسرے تمام منسٹرز نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور کے ساتھ منسٹر کینیڈین آف Heritage آنریبل Melanie Joly بیٹھی ہوئی تھیں۔ موصوفہ نے کہا کہ اگلے سال کینیڈا کی 150 ویں Aneversery ہے۔ اس کو ہم منا رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ احمدیہ کمیونٹی اس میں بھرپور حصہ لے گی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت کینیڈا بھی اپنے پچاس سال منا رہی ہے اور ان کی تقریبات منعقد ہو رہی ہیں۔ امسال ان کا چالیسواں جلسہ سالانہ تھا۔ یوکے میں ہمارا امسال پچاسواں جلسہ سالانہ تھا جس میں 38 ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے تھے اور کینیڈا کے جلسہ میں حاضری 25 ہزار کے قریب تھی۔

پرائم منسٹر نے سوال کیا کہ احمدیہ کمیونٹی کا جو یوکے اور کینیڈا میں ہے کیا اس میں کوئی فرق ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دونوں ملکوں میں حکومتی سطح پر اچھے تعلقات ہیں۔ یوکے میں سب سے پہلے احمدیہ پارلیمانی گروپ بنا تھا۔ اب کینیڈا میں بھی بن چکا ہے۔ کینیڈا میں احمدی یوکے سے کم ہوں گے لیکن یہاں حکومت کے ساتھ جو تعلقات ہیں اور حکومت کا جو رسپانس ہے وہ یوکے سے زیادہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں کچھ مسلمان تنظیمیں ہیں جو اس بات پر راضی نہیں کہ ہمارے ان کے ساتھ قریبی تعلقات ہوں۔ جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ انسانیت کی اقدار کے قیام کے لئے سب مل کر کام کریں۔ آپس میں اتحاد ہو تو اس میں بہتری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: باقی جو دوسرے مذاہب ہیں ان سے یہاں بھی اور یوکے میں بھی اچھے تعلقات ہیں۔

وزیراعظم نے حضور انور سے سوال کیا کہ آپ ایک ایسی تنظیم ہیں جس کی مخالفت ہوتی ہے تو میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ دوسرے Minority Issues کو کس طرح دیکھتے ہیں۔ مثلاً Gender Issues ہے، اکنامک ایشوز ہے اسی طرح ریلیجیس فریڈم ہے اس بارہ میں ہماری راہنمائی فرمائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ نے ایک سوال میں بہت سے Issues شامل کئے ہیں۔ ہمیں ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ دیکھنا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: میں ایک مذہبی آدمی کی حیثیت اور (دین) کی حیثیت سے، (دینی) تعلیم کے مطابق یہی کہوں گا کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی ملنی چاہئے۔ مثلاً ہر عورت کو یہ حق ہے کہ پوری طرح تعلیم حاصل کرے۔ لیکن کچھ مذہبی معاملات ایسے ہیں جس پر حکومت کو دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔ مثلاً حجاب ہے، Segregation ہے، مرد اور عورت اپنے مختلف پروگراموں میں علیحدہ علیحدہ ہالوں میں بیٹھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو Segregation کا Issue ہے آپ کو یہ دیکھنا چاہئے کہ عورت کیا چاہتی ہے اگر وہ علیحدہ بیٹھنا چاہتی ہے اور علیحدہ بیٹھنے میں زیادہ آرام اور سہولت محسوس کرتی ہے اور آزادی محسوس کرتی ہے تو پھر حکومت کو اس میں روک نہیں ڈالنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے اکنامک Issue کی بات کی ہے۔ یہ میرے نزدیک ایک بڑا ایشو ہے۔ مالی مشکلات کی وجہ سے کچھ ایسے نوجوان ہیں جو مایوسی کا شکار ہو کر شدت پسند گروہوں کی

طرف مائل ہوئے ہیں۔
کچھ حد تک عراق کی جنگ کے بعد بھی یہ ایشوز بڑھا ہے اور پھر 9/11 کے بعد مزید بڑھا ہے اور کچھ نئی تنظیمیں اور گروپس بنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ 2008ء کے اکنامک کرائسز کے بعد دہشت گردی زیادہ بڑھی ہے اور داعش کا قیام ہوا ہے اور پھر اس کے بعد عرب سپرنگ بھی ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دہشت گرد تنظیموں نے نوجوانوں کی بے چینی اور مایوسی سے فائدہ اٹھایا ہے۔ نوجوانوں کے پاس ملازمتیں نہیں تھیں۔ اکنامک کرائسز کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنی ملازمتوں سے محروم ہوئے۔ اس بات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انتہاء پسند، دہشت گرد تنظیموں نے ان نوجوانوں کو پیسہ کا لالچ دیا۔ چنانچہ بہت سے لوگ جا کر دہشت گرد تنظیموں میں شامل ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے کینیڈا کے حوالہ سے پڑھا ہے کہ یہاں سے جو لوگ عراق، سیریا دہشت گردی کے لئے گئے ہیں ان میں سے بیس فیصد عورتیں ہیں اور یہ بڑی خطرناک بات ہے اگر عورتیں Radicalise ہوتی ہیں تو پھر انہوں نے اپنے بچوں کو بھی یہی ٹریننگ دینی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یورپ کے ممالک تو مسلمان دنیا کے قریب ہیں اس لئے یورپ میں دہشت گردی کے آنے کا ایک بڑا خطرہ ہے بلکہ بعض واقعات ہو بھی گئے ہیں۔

یورپ کی نسبت آپ لوگ کینیڈا میں ...... ممالک سے دور تو ہیں لیکن آپ کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ہم محفوظ ہیں۔ یہاں بھی یہ دہشت گرد گروپ خطرہ بن سکتے ہیں۔

اس پر وزیر اعظم نے کہا حضور بالکل صحیح کہہ رہے ہیں Radicalisation اور شدت پسندی کو ختم کرنے کے لئے ہم سب کو مل کر اکٹھا کام کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا اگر (-) اپنی حقیقی تعلیم پر عمل کریں تو وہ کبھی بھی دہشت گرد نہیں بن سکتے۔ کیونکہ اسلام کے بانی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے حب الوطن من الایمان کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اگر اپنے ملک سے محبت ہو تو پھر آپ کی ہر کوشش ملک کی ترقی کے لئے ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اسی وجہ سے ہم احمدی لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے لوگ Radicalise نہیں ہوتے کیونکہ ہم (دین) کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔

وزیر اعظم نے آخر پر ایک دفعہ دوبارہ حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

وزیر اعظم کینیڈا اور ان کی کابینہ کے چھ منسٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چار بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہل سے ہوٹل Fairmount Chatfau Laurier تشریف لے آئے۔ یہ ہوٹل پارلیمنٹ سے پانچ منٹ کی مسافت پر ہے۔ پروگرام کے مطابق یہاں کچھ وقت کے لئے عارضی قیام تھا۔ بعد ازاں دوبارہ پارلیمنٹ ہل کے لئے روانگی تھی۔ جہاں Sir John A Macdonald Hall میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک تقریب (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہل کے لئے روانہ ہوئے اور چھ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Sir John A Macdonald Hall میں تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور کی آمد سے قبل آج کی اس اہم تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

پارلیمنٹ تقریب میں شریک مہمان

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں حکومت کینیڈا کے چھ منسٹرز، 57 نیشنل ممبران پارلیمنٹ، درج ذیل 11 ممالک کے ایمبیسیڈرز،

جرمنی، جمیکا، انڈیا، پیرو، سری لنکا، اسرائیل، ہالینڈ، قزاقستان، انگولا، کروشیا اور وینزویلا

اس کے علاوہ USA ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری اور لیبیا کی ایمبیسی کے نمائندہ شامل ہوئے۔

صوبہ Ontario کے ایک منسٹر بھی شامل ہوئے۔

اس کے علاوہ 30 سے زائد بعض اہم شخصیات شامل ہوئیں۔ جن میں!

☆Chief of Staffs for Ministers Director Evangelical Fellowship

☆Chief Communication Officer of Canadian Red Cross

☆Assistant Commissionar RCMP

☆Professors and Deans and Vice President of University of Ottawa and Carlton University

☆Director National Canadian Council for Muslims

☆President of Progressive Muslims Canada

☆ہیومن رائٹس آفس کینیڈا کے نمائندہ Religious Freedoms and Inclusion

☆Indo-Canadian Business Chamber

☆US گورنمنٹ USCIRF آفس کے نمائندے

☆Think Tank Members

یہ سبھی لوگ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز John Macdonald Hall میں تشریف آوری کے بعد سٹیج پر تشریف لے آئے۔

تقریب کا آغاز

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد آصف خان صاحب (سیکرٹری امور خارجیہ) نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا آج ہم یہاں John McDonald عمارت میں موجود ہیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہم کینیڈا کی حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی پارلیمنٹ کی فرینڈ شپ ایسوسی ایشن کی صدر جودی سگرو کا بھی جنہوں نے آج کے پروگرام کو تشکیل دیا۔ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تمام معزز مہمانان کرام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن میں منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ، سینیٹرز، مختلف ممالک کے سفراء، مذہبی رہنما اور دیگر شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہیں۔

سر محمد ظفر اللہ خان ایوارڈ

پروگرام کے آغاز میں ''سر محمد ظفر اللہ خان ایوارڈ'' جو کہ عوام کی خدمت کرنے پر دیا جاتا ہے کی تقریب ہوگی۔ اس ایوارڈ کا اعلان گزشتہ ہفتہ جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر بھی ہوا تھا جہاں 26 ہزار لوگ موجود تھے۔

سر ظفر اللہ خان ایوارڈ ان شخصیات کو دیا جاتا ہے جنہوں نے عوامی شعبہ جات میں اور انسانیت کے لئے غیر معمولی خدمات سرانجام دی ہوں۔ سر ظفر اللہ خان پاکستان کے بانیوں میں سے ایک تھے اور قرارداد پاکستان آپ نے قلم بند کی تھی۔ آپ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے اور اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز بھی پایا۔ آپ کو 1962ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا۔ 1970ء تا 1973ء آپ بین الاقوامی کورٹ آف جسٹس عالمی عدالت ہیگ کے چیف جج کے طور پر خدمات ادا کرتے رہے۔ آپ نہ صرف دنیاوی طور پر کامیاب تھے بلکہ آپ کو مذہبی علوم میں بھی دسترس حاصل تھی۔ آپ ایک مخلص احمدی تھے اور آپ کو اس بات پر فخر تھا کہ آپ چھوٹی عمر سے ہی جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور بانی جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اپنی زندگی میں بیشمار کامیابیوں کے باوجود آپ نے سادگی اور عاجزی کی زندگی گزاری۔ احمدیت کی ایک اور مایہ ناز شخصیت ڈاکٹر عبدالسلام نوبیل انعام یافتہ، سر ظفر اللہ خان کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ریٹائرمنٹ کے بعد سر ظفر اللہ خان نے اپنی تمام جمع پونجی خیراتی کاموں کے لئے وقف کر دی۔

پس سر محمد ظفر اللہ خان کا ایوارڈ اس لئے ایسی شخصیت کو دیا جاتا ہے جن میں اخلاص کے ساتھ معاشرے اور خدمت انسانیت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہو۔

امسال جس شخصیت کو یہ ایوارڈ دیا جارہا ہے اس شخصیت کی تعلیمی اور انسانی حقوق کے حوالہ سے لمبی دیرینہ خدمات ہیں۔ 70 اور 80 کی دہائیوں میں ان کی سپریم کورٹ آف انٹاریو میں تقرری ہوئی۔ 1987ء میں ہائی کورٹس آف جسٹس اور 1990ء میں کورٹ آف اپیل میں تقرری ہوئی۔ 1999ء میں ان کی تقرری سپریم کورٹ آف کینیڈا میں کر دی گئی۔ اس سال کی انعام یافتہ یہ شخصیت 27 یونیورسٹیوں سے انعامات حاصل کر چکی ہے اور ان کی انسانی حقوق کے حصول کی سرگرمیوں میں انتھک محنت جاری ہے۔ 2004ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کی تقرری اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے ہائی کمشنر کے طور پر ہوئی۔ ایک نڈر اور بہادر لیڈر کے طور پر آپ 2007ء سے Companion of the Order of Canada رہیں۔ نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سال 2016ء کا سر ظفر اللہ خان ایوارڈ آنر یبل لوئی آربر (Hon. Louis Arbour) کو پیش کیا جاتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ لوئی آربر صاحبہ کو یہ ایوارڈ عطا فرمایا:

آنر یبل لوئی آربر کا ایڈریس

اس کے بعد آنر یبل لوئی آربر نے اپنے ایڈریس میں کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح! مہمانان کرام، معزز خواتین و حضرات۔ میں چند الفاظ میں اس بات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ یہ ایوارڈ میرے لئے باعث عزت ہے۔ یہ ایوارڈ اس شخصیت کے نام پر ہے جو ایک عظیم فقیہ، وکیل، جج اور عظیم سفارتکار تھے۔ یہ بات میرے لئے اور بھی باعث اعزاز ہے کہ میں اس نام سے تعلق جوڑ سکوں کیونکہ سر ظفر اللہ خان انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں چیف جج تھے اور میں اس عدالت کی ایک رکن ہوں۔ میں اس طرف بھی آپ کو توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ میرا تعارف پہلی بار جماعت احمدیہ سے اس وقت ہوا جب میں اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کی ہائی کمشنر تھی۔ میری ملاقات جنیوا (Geneva) میں احمدیہ جماعت کے ایک وفد سے ہوئی اور اس وقت سے جماعت احمدیہ کی امن کے فروغ کے لئے ان مشکل حالات میں کوششوں سے متاثر ہوں۔ آپ کو آج کی بہت خوبصورت شام مبارک ہو۔

سائنس منسٹر کا ایڈریس

اس کے بعد منسٹر آف سائنس کرسٹی ڈنکن نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح، حکومت کے ممبر آف پارلیمنٹ سینیٹر، معززین، مہمانان کرام اور دوستو، میں آپ سب کو سلام اور خوش آمدید کہتی ہوں۔ السلام علیکم میرا نام کرسٹی ڈنکن ہے۔ آج میں آپ سے مل کر بہت خوش ہوئی ہوں۔

آج یہاں خلیفۃ المسیح کے ہمراہ ہونا نہایت خوش قسمتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ اور سربراہ پارلیمنٹ آئے ہیں۔ پارلیمنٹ ہل کے تمام ممبر آج خلیفۃ المسیح کے ساتھ ان کی جماعت کی خوشی منانے اور اپنی سپورٹ دکھانے آئے ہیں۔ کینیڈا کی پہچان ملٹی کلچرازم ہے۔ ہمارا ملک مختلف رنگوں نسلوں کے لوگوں کے سبب قائم ہے۔ میں چاہوں گی کہ آپ مجھے اپنے ذاتی خیالات کا اظہار کرنے کا موقعہ دیں۔ پچھلی مرتبہ میں جماعت احمدیہ کے ساتھ Thanks Giving کے موقعہ پر تھی۔ جو ایک ایسا وقت تھا جس میں رشتہ داروں اور عزیزوں کا شکر ادا کرتے ہیں۔ یہاں کی احمدیہ جماعت کا پیغام ہے کہ وہ خلیفۃ المسیح کے دورہ پر نہایت شکرگزار ہیں اور یہ کہ وہ خلیفۃ المسیح کے کینیڈا کے دورہ کا اشد انتظار کر رہے تھے۔ احمدیہ جماعت کینیڈا میں مختلف طریقوں سے انسانیت کی خدمت ادا کر رہی ہے۔ چاہے وہ محترم لال خان ملک صاحب کے ساتھ مختلف منصوبے تیار کرنا ہو یا ہسپتالوں کے لئے پیسے جمع کرنا ہوں یا پاکستان میں سیلاب زدگان کے لئے عطیہ اکٹھا کرنا ہو۔ ہر موقعہ پر احمدیہ جماعت اپنا نعرہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کو بلند کرتی ہے۔ Fort McMurray کے حادثہ پر آپ نے ہزاروں ڈالر ان خاندانوں کو دیئے۔ جو اس مشکل سے متاثر ہوئے تھے۔ اسی طرح آپ ہمیشہ انسانیت کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ کبھی ملین پاؤنڈ کھانا جمع کر کے یا کبھی مختلف خاندانوں اور پناہ گزین کی رہائش کا انتظام کر کے۔ ہم آپ کی کوششوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مجھے یہ خوش نصیبی حاصل ہے کہ میں آپ کی محبت، مہمان نوازی اور خدمت انسانی روزانہ اپنے دفتر سے دیکھتی ہوں۔ ایک نوجوان لڑکی جس کا نام طاہرہ شفقت ہے اور جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتی ہے، میرے دفتر میں خوب کام کرتی ہے۔ وہ لوگوں کی خدمت کے لئے انتھک زور لگاتی ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ بہت سے لوگ آپ کے ان نمونوں سے متاثر ہو کر ایسی ہی خدمت بجالائیں گے۔ ہم سب آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اور خلیفۃ المسیح کی خیریت سے واپسی کے لئے دعا گو ہیں۔ شکریہ

بعدازاں کمشنر ڈاکٹر جیمس زوگبی (ان کا تعلق امریکہ کے ادارہ انٹرنیشنل ریلیجیس فریڈم سے ہے) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح، ممبر آف پارلیمنٹ اور معزز مہمانان کرام۔ خاکسار کو آج یہاں آپ سب کے ساتھ موجود ہونے کی نہایت خوشی ہے۔ میں ویسٹ کمیشن انٹرنیشنل ریلیجیس فریڈم کی طرف سے آپ کو سلامتی کو پیغام دیتا ہوں۔ میرے کینیڈین دوستو! خاکسار آپ کو تہ دل سے بتانا چاہتا ہے کہ مجھے نہایت خوشی اس بات کی ہوئی جب آپ کے وزیراعظم نے شامی پناہ گزین کو سادہ لیکن زوردار الفاظ میں خوش آمدید کہا ''آپ کو نئے گھر میں خوش آمدید'' اس فقرہ سے کینیڈا کی قدروں اور حکومت کی حکمت عملی کا خوب پتہ چلتا ہے۔ ان کے الفاظ میرے لئے ذاتی طور پر خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ میرے والد ایک سو سال قبل پناہ گزین بن کر ماؤنٹ لبنان سے سفر کرتے ہوئے شامی پاسپورٹ کے ساتھ کینیڈا میں داخل ہوئے۔ انہوں نے کوشش کی کہ وہ نیویارک امریکہ میں اپنی فیملی سے آملیں۔ کیونکہ شامیوں کے لئے امریکن ویزا کی کچھ روکیں تھیں۔ میرے والد کو غیرقانونی طور پر امریکہ میں کسی کاغذ کے بغیر داخل ہونا پڑا۔ دس سال بعد ان کو یہ سہولت دی گئی۔ انہوں نے 1942ء میں امریکی شہریت حاصل کر لی۔ میں نے ان کا شہری بننے کا سرٹیفکیٹ دفتر میں لگایا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ میری امریکن صدارتی Appointment فریم میں لگائی ہوئی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں امریکن کمیشن کا ممبر ہوں۔ یہ میری ذاتی کہانی ہے۔ اس لحاظ سے کینیڈا بھی میرا ملک ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم ہمیشہ ترقی پر ہیں۔ اس سے کینیڈا کی صلح پسندی اور لوگوں کو ہر لحاظ سے آزادی اور موقعہ دینا کی اقدار ثابت ہوتی ہیں۔ یہ ایسی قدریں ہیں جن کے ہم سب خواہاں ہیں۔ ہم آپ سب کے ساتھ جو کینیڈا میں رہتے ہیں ان تمام قدروں کو پسند کرتے ہیں۔

خلیفۃ المسیح امریکن کمیشن انٹرنیشنل ریلیجیس فریڈم کی طرف سے مجھے نہایت اعزاز ہے کہ میں آج آپ کے ساتھ ہوں۔ کمیشن کی لمبی تاریخ جماعت کے ساتھ مل کر خدمت کرنے کی ہے۔ ہمیشہ سے احمدیہ جماعت کی یہ بات بہت متاثر کن ہے کہ اس بات کے باوجود کہ آپ پر بہت سے مظالم کئے جاتے ہیں، آپ پھر بھی دوسرے مظلوم لوگوں کے ساتھ بہت اچھے سلوک سے پیش آتے ہیں۔ دنیا میں برداشت کی قوت کم ہو رہی ہے۔ لیکن احمدیہ جماعت پھر بھی رواداری اور انسانی قدروں پر زور دیتی چلی جا رہی ہے۔

آپ کی طرح ہم یہ مانتے ہیں کہ اپنے مذہب پر امن اور آزادی کے ساتھ عمل کرنا ہر انسان کا ایک بنیادی حق ہے۔ جس کی قدر کرنی چاہئے۔ حکومت یا حکومت کے کسی بھی فرد کو ان کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہئے۔ افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ واضح سچائی پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف تو ہم سب مانتے ہیں کہ مذہب کی آزادی ایک بنیادی حق ہے لیکن اس بنیادی حق کو بار بار غصب کیا جاتا ہے جس میں ہم سب کا قصور ہے۔ اس لئے ہمیں عاجزی کے ساتھ لیکن چست ہو کر اس آزادی کے لئے لڑنا ہوگا۔ ہم میں سے بعض لوگوں کے حقوق غصب کئے جاتے ہیں۔ یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ بہت سارے لوگوں کو دنیا میں دھمکی دی جاتی ہے اور ہولناک اذیتیں صرف اس لئے دی جاتی ہیں کہ وہ اپنے مذہب پر عمل کر رہے ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ احمدیہ جماعت کو بھی مختلف ممالک میں مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ پاکستان میں احمدیوں نے ملک کی آزادی اور ترقی کے لئے قیادت کے رنگ میں خوب کردار ادا کیا۔ اس کے باوجود اس ملک کا کانسٹیٹیوشن اور قانون ان بنیادی باتوں سے روکتا ہے جیسا کہ وہ اپنی عبادت گاہوں کو (بیت) کہیں یا نمازیوں کی طرح نماز ادا کریں یا قرآن کریم کا کوئی حصہ دوسروں کو سنائیں یا اپنے کسی بھی عقیدہ کی اشاعت کریں۔ احمدیوں کو اس بات سے بھی روکا جاتا ہے کہ وہ (بیوت) تعمیر کریں۔ جلسہ کریں۔ اس بات سے بھی کہ وہ اپنا ووٹ ڈالیں۔ سب سے بڑھ کر پاکستان اس بات میں بری طرح ناکام ہے کہ وہ احمدیوں اور دوسری اقلیتوں یعنی عیسائیوں، ہندوؤں اور شیعہ کے ساتھ نہایت ظالمانہ سلوک ختم کر سکے۔ لیکن احمدیوں کی مخالفت پاکستان تک ہی محدود نہیں، اس جماعت کو انڈونیشیا، سعودی عرب، مصر اور دنیا کے مختلف ممالک میں نہایت مشکلات کا سامنا ہے۔ ان تمام مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ اپنے اصولوں پر مضبوطی سے قائم ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ اپنے پر ہونے والے مظالم کو برداشت کرتی ہے۔ بلکہ وہ ایسی جماعت ہے کہ دوسری اقلیتیں جو ظلم کا شکار ہیں۔ ان کے حقوق کے لئے بھی لڑتی ہے۔

عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آپ سب کو آپ کی انسانیت کی خدمت پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اس بات پر بھی آپ کو مبارک ہو کہ آپ ایسی قدروں کے لئے کھڑے ہوتے ہیں جن کو اہم سمجھتے ہیں۔ ایسی قدریں کہ مرد و زن کو آزادی حاصل ہو اور وہ ایک دوسرے کی قدر اور عزت کرنے والے ہوں۔ ان لوگوں کے حقوق کی طرف متوجہ ہوں جو مظالم کا شکار ہیں۔ ان کے حقوق کی ہم حفاظت کریں کہ وہ اپنے مذہب پر جس طرح بھی چاہیں عمل کریں۔

احمدیہ فرینڈشپ ایسوسی ایشن کی پریزنٹیشن

بعدازاں احمدیہ فرینڈشپ ایسوسی ایشن کی سربراہ آنریری جوڈی سگرو نے ایک پریزنٹیشن دی۔

عزت مآب خلیفۃ المسیح السلام علیکم۔ امیر صاحب، ممبر آف پارلیمنٹ اور احمدیہ جماعت کے عزیز دوستو! جو ہماری فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں، ان تمام کو السلام علیکم۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں ہونا ہمارے لئے نہایت عزت کا موجب ہے۔ میں یہاں آکر بے حد خوش ہوں اور یہاں پر آکر بہت اچھا لگا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کینیڈا کی ایک لمبی تاریخ ہے جو کہ آزادی اور جمہوریت کو دوسرے ممالک تک پہنچانے پر مبنی ہے۔ یہ وہی بات ہے جیسا کہ آپ کی کمیونٹی اس اصول پر گامزن ہیں۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ ان باتوں کو ذہن میں رکھ کر میں خلیفۃ المسیح کے لئے ایک چھوٹا سا تحفہ لائی ہوں کہ آپ ہمارے پاس یہاں تشریف لائے۔ آپ کے اہم پیغام کا بہت شکریہ۔ آپ نے پارلیمنٹ کے افراد کی راہنمائی کی۔ مجھے نہایت خوشی ہے کہ میں آپ کو کینیڈین چارٹر فار رائٹس اینڈ فریڈم (Canadian Charter for Rights and Freedom) کا ایک فریم پیش کرنا چاہتی ہوں جس پر وزیراعظم صاحب نے دستخط کئے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اسے بہت پسند کریں گے۔ پارلیمنٹیرین فرینڈشپ گروپ کی طرف سے میں آپ کو یہ پیش کرنا چاہتی ہوں۔

(جاری ہے)

حضرت مصلح موعود کی وسعت حوصلہ

امیر امان اللہ شاہ افغانستان جس کے عہد میں کئی احمدی شہید کئے گئے 1927ء میں ہندوستان کے دورہ پر آیا۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے خیر مقدمی پیغام بھیجا گیا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے تحریر فرمایا:

جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کی طرف سے میں ہز میجسٹی امیر کابل کی خدمت میں ان کے سرزمین ہند میں (جو کہ جماعت احمدیہ کے مقدس امام کی جائے پیدائش ہے) ورود کے موقع پر نہایت خلوص سے خیر مقدم کہتا ہوں۔

''ہم ہز میجسٹی کی وفادار احمدی رعایا افغانستان کے ساتھ اس دعا میں متحد ہیں کہ ہز میجسٹی کا سفر یورپ نہایت اور آپ اپنی مملکت میں سالماً غانماً واپس تشریف لائیں۔

بہ سر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی''

شیر علی سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح
امام جماعت احمدیہ قادیان

اس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار انقلاب لاہور نے لکھا۔

''ہمیں یہ معلوم کر کے بے انتہا مسرت ہوئی کہ جماعت احمدیہ قادیان کے امام صاحب نے اعلیٰ حضرت شہریار غازی افغانستان کے ورود ہند پر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں خیر مقدم کا محبت آمیز پیغام بھیج کر اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا ہے اور قادیان کے جرائد نے اس پیغام کو نہایت نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔

''آج سے کچھ مدت پیشتر دو تین احمدیوں کے رجم پر جماعت احمدیہ اعلیٰ حضرت شہریار افغانستان کی حکومت کی سخت مخالف ہو گئی تھی اور ان دنوں میں امام جماعت اور جرائد قادیان نے نہایت تلخ لہجے میں حکومت افغانستان کے خلاف احتجاج کیا تھا............

یہ نہایت قابل تعریف بات ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے اس ہنگامی وجہ اختلاف کو فراموش کر کے مہمان محترم کا خیر مقدم کیا۔ اس طرز عمل کا اثر ایک طرف عام مسلمانان ہند پر بہت اچھا ہوگا۔ دوسری طرف افغانستان میں رہنے والے احمدیوں کے تعلقات اپنے بادشاہ اور اس کی حکومت کے ساتھ زیادہ خوشگوار ہو جائیں گے............''

(الفضل 23 دسمبر 1927ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

12

پارلیمنٹ ہل کینیڈا میں حضور کا معرکۃ الآراء خطاب۔ ہر مہمان کی زبان پر تحسین و آفرین

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

17۔ اکتوبر 2016ء

﴿حصہ سوم آخر﴾

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں اپنا خطاب ارشاد فرمایا جس کا ترجمہ دیا جا رہا ہے۔

خطاب حضور انور بمقام پارلیمنٹ ہل کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی نازل ہو۔ سب سے پہلے تو میں آپ سب کا اور خاص طور پر Judy Segro صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نہ کوئی سیاسی شخصیت ہوں اور نہ ہی کسی سیاسی تنظیم کا لیڈر ہوں بلکہ جماعت احمدیہ عالمگیر کا سربراہ ہوں جو کہ خالصۃً مذہبی اور روحانی جماعت ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کس کا کیا بیک گراؤنڈ ہے۔ ہم سب انسانیت کے ناطے متحد ہیں۔ تمام قوموں اور تنظیموں کو انسانی اقدار کے قیام اور دنیا کو ان کا گہوارہ بنانے کے لئے مشترکہ کوششیں کرنی چاہئیں۔ اگر انسانی اقدار اور انسانی حقوق کی کسی ایک ملک یا علاقہ میں پامالی ہو تو اس سے دنیا کے دیگر حصے بھی متاثر ہوتے ہیں اور یہ مظالم پھر مزید بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر دنیا کے کسی ایک ملک یا ایک علاقہ میں انسانی اقدار قائم ہوں، اچھائی اور خوشحالی ہو تو اس کا مثبت اثر دنیا کے دیگر علاقوں اور لوگوں پر بھی پڑے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب تو نت نئے ذرائع مواصلات اور نقل و حمل کے ذرائع کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کے بہت قریب آچکے ہیں اور جغرافیائی حدود کے پابند نہیں رہے۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ ایک دوسرے سے اس قدر منسلک ہونے کے باوجود ہم روز بروز ایک دوسرے سے دور ہو رہے ہیں۔ یہ انتہائی افسوسناک امر ہے اور دکھ کا باعث ہے کہ متحد ہونے اور بنی نوع انسان میں محبت پھیلانے کی بجائے دنیا نے نفرت، ظلم اور ناانصافی پھیلانے میں بہت زیادہ کردار ادا کیا ہے۔ لوگ اپنی ناکامیوں کی ذمہ داری خود لینے کو تیار نہیں ہیں، ہر شخص دوسرے کو مورد الزام ٹھہرا رہا ہے اور اپنے سوا ہر ایک کو دنیا کے اختلافات اور لڑائیوں کا باعث سمجھتا ہے۔ ہم اس وقت انتہائی غیر یقینی صورتحال سے گزر رہے ہیں اور کوئی بھی حقیقی طور پر اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ہمارے ان اعمال کے عارضی اور دوررس نتائج کیا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت جبکہ دنیا بھر میں (دین) کا خوف بڑھ رہا ہے، میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ (دین حق) ایسا نہیں ہے جیسا آپ میڈیا میں سنتے یا دیکھتے ہیں۔ جتنا مجھے (دین) کا علم ہے وہ تو یہی ہے کہ (دین) کی تعلیمات اس کے نام کے موافق ہیں۔ (دین) کے لفظ کا مطلب ہی امن، محبت اور ہم آہنگی ہے اور اس کی تمام تعلیمات انہی اعلیٰ اقدار کے گرد گھومتی ہیں۔ تاہم اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض (-) گروہ ایسے ہیں جن کے اعتقادات اور اعمال بدقسمتی سے اس سے کلیۃً متضاد ہیں، جو (دین) کی بنیادی تعلیمات کے برخلاف (دین) کے نام پر ہولناک مظالم اور دہشت گردی کر رہے ہیں۔ پس ان باتوں کے پیش نظر میں آپ کے سامنے (دین) کی سچی اور پُرامن تعلیم پیش کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ جگہ جہاں آپ نے مجھے بڑی جرأت سے بلایا ہے یہ کوئی مذہبی جگہ نہیں اور ہوسکتا ہے کہ اکثر آپ میں سے مذہب میں ذاتی دلچسپی نہ رکھتے ہوں۔ لیکن بطور قانون ساز آپ کو بعض اوقات ایسے معاملات پیش آتے ہوں گے جن کا اثر مذہبی لوگوں پر ہوتا ہے۔ اس تناظر میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم سورۃ البقرہ آیت 257 میں واضح فرماتا ہے کہ ''دین میں کوئی جبر نہیں''۔ کیا ہی واضح اور جامع تعلیم ہے جو اپنے اندر آزادی ضمیر، آزادی مذہب اور آزادی فکر لئے ہوئے ہے۔ پس میرا ایمان ہے اور یہی میری تعلیم ہے کہ ہر انسان کو چاہے وہ کسی بھی ملک، شہر، قصبے یا گاؤں سے تعلق رکھتا ہو مذہب اختیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے اور پھر ہر فرد کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ پُرامن طریق پر اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکے۔ بنیادی انسانی حقوق میں اس آزادی کی بھی ضمانت ہونی چاہئے اور قانون ساز اسمبلیوں اور حکومتوں کو چاہئے کہ وہ غیر ضروری طور پر ان معاملات میں دخل اندازی نہ کریں ورنہ احتمال ہے کہ ان کی مداخلت کو اشتعال انگیزی کا باعث گردانا جائے اور اس سے مایوسی اور بے سکونی پیدا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آجکل ہم دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح (-) حکومتیں اس طرح کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی کر رہی ہیں اور ان ممالک میں عدم استحکام اور اختلافات کی بنیادی وجہ بھی یہی ہے۔ اس سے صرف انتہا پسند مذہبی رہنماؤں اور دہشت گردوں کو فائدہ ہو رہا ہے، جو لوگوں کی مایوسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بربریت، فساد اور احمقانہ جھگڑوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ تاہم یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ مغربی حکومتیں جو حقیقی جمہوریت کے دعویدار ہیں، بالکل معصوم اور بے قصور ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ مغرب میں بعض اوقات ایسے قوانین اور اصول وضع کئے جاتے ہیں جو کہ عالمی مذہبی آزادی اور برداشت کے علمبردار ہونے کے مغربی دعووں کے منافی ہیں۔ بعض اوقات ایسے قوانین بنائے جاتے ہیں جو اس نقطہ نظر کے مخالف ہیں کہ مغربی دنیا میں ہر شخص آزاد ہے کہ وہ جو چاہے ایمان رکھے اور اپنے مذہب کے مطابق امن کے ساتھ رہ سکے۔ یہ دانشمندانہ قدم نہیں ہے کہ حکومتیں اور اسمبلیاں لوگوں کے بنیادی مذہبی عقائد اور اطوار پر پابندی لگائیں۔ جیسا کہ حکومتوں کو اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہئے کہ خواتین کیا لباس پہنتی ہیں۔ انہیں ایسے قانون وضع نہیں کرنے چاہئیں کہ مذہبی عبادت گاہ کیسی نظر آنی چاہئے۔ اگر وہ اپنی طاقت کا غلط استعمال کریں گے تو اس سے معاشرہ میں زیادہ بے چینی اور مایوسی پھیلے گی اور اگر ان امور کی طرف توجہ نہ کی گئی تو یہ بڑھتے چلے جائیں گے اور معاشرہ کے امن کو نقصان پہنچائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں ہرگز یہ نہیں کہتا کہ انتہاء پسندانہ طبقہ کو برداشت کرنا چاہئے یا انہیں اپنے خیالات اور عقائد کی پیروی کی اجازت دے دینی چاہئے۔ جہاں بھی اور جب بھی کوئی شخص اپنے مذہب کو بنیاد بنا کر ظلم کرے، ناانصافی کرے، دوسروں کی حق تلفی کرے یا ریاست کے خلاف کام کرے یا کسی بھی طور سے ملکی سالمیت کو متاثر کرے تو یقیناً یہ حکومت اور حکام کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام ایسی منفی سرگرمیوں کو سختی سے روکے۔ ایسے حالات میں حکومت اور ممبران اسمبلی اور دیگر متعلقہ حکام کے لئے یہ بالکل جائز ہے کہ ایسے لوگوں کی بیخ کنی کرے اور ملکی قانون کے مطابق ان کو سزائیں دے۔ تاہم میری نظر میں یہ بات غلط ہے کہ ایسے مذہبی عقائد اور اطوار جن پر پُرامن رہتے ہوئے عمل کیا جا رہا ہے، ان میں غیر ضروری طور پر ریاست مداخلت کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(دین) جسے ہم جانتے ہیں اور جس پر ہم ایمان لاتے ہیں، وہ تو ہمیں سکھاتا ہے کہ بطور...... وطن سے محبت کرنا تمہارے ایمان کا ایک لازمی جزو ہے۔ (دین) کے مطابق کسی کا ملک وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے اور جہاں سے وہ فوائد حاصل کرتا ہے اور جب ایسی تعلیم ...... کے دل و دماغ میں راسخ ہوگی تو اس کے لئے ناممکن ہوگا کہ وہ اپنے ملک کے لئے برا سوچے یا اپنے ملک کے نقصان کا خواہاں ہو۔

(دین) کے مطابق نہ صرف ملکی قانون ایسے لوگوں کو سزا دے گا جو اپنے ملک کے خلاف قدم اٹھاتا ہے بلکہ ایسے لوگ یقینی طور پر خدا کے حضور بھی جوابدہ ہیں اور خدا تعالیٰ ان سے ان کے بداعمال اور غداری کا محاسبہ کرے گا۔ چنانچہ ایک حقیقی (مومن) سے ڈرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کسی حکومت کو ضرورت ہے کہ وہ معمولی مذہبی امور اور طریقوں کے خلاف قوانین بنائے جن سے افراد معاشرہ یا ریاست کو کوئی نقصان اور خطرہ نہیں۔ ایسے معاملات پر قانون سازی کرنے کو یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ غیر ضروری مداخلت ہے اور اس آزادی کو پامال کرنا ہے جس کی پاسداری کا مغرب بڑے فخر سے دعویٰ کرتا ہے۔ یعنی یہ کہ ہر فرد کو اپنی ذات میں مکمل آزادی اور خود مختاری کا پورا حق ہے۔ ایسی غیر منصفانہ مداخلت بلاشبہ کوئی مثبت نتیجہ ظاہر نہیں کرسکتی، اس سے صرف بے چینی، بے سکونی اور بداعتمادی بڑھے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ حکومت اور ممبران اسمبلی کا کام ہے کہ اپنی قوموں کے محافظ کے طور پر وہ اپنے شہریوں کے حقوق پامال کرنے کی بجائے ایسے طریق پر قانون سازی کریں جس سے ان کے شہریوں کے حقوق قائم ہوں۔ اس پر فوری عملدرآمد ہونا چاہئے تاکہ تمام لوگوں کے حقوق ہمہ وقت قائم رکھے جاسکیں خواہ وہ مسلمان ہوں، عیسائی ہوں، ہندو ہوں، سکھ ہوں یا اور کسی مذہب کے ہوں یا لامذہب ہوں۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ یہ بڑی دکھ کی بات ہے کہ (-) ملکوں اور بعض غیر مسلم ترقی یافتہ ممالک میں بھی بعض ایسی پالیسیاں بنادی گئی ہیں جو کہ آزادی کے بنیادی اصولوں کی جڑ کاٹنے والی ہیں جس سے عوام کے مختلف طبقات میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے بڑی طاقتوں کو چاہئے کہ وہ دکھاوے کی بجائے بڑی تصویر کو سامنے رکھیں اور دیکھیں کہ کس طرح وہ اپنے ملکوں میں امن قائم

کر سکتے ہیں۔ انہیں چاہئے وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کا ملک اور باقی دنیا متحد ہو جائے اور ہمیشہ خوشحالی کی طرف گامزن رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لیکن بدقسمتی کی بات ہے کہ بجائے یہ کہ وہ مستقبل کے بارے میں سوچیں، لگتا ہے اکثر حکمران اور حکومتیں اقتدار حاصل کرنے کی دوڑ اور دوسروں پر اپنی فوقیت ثابت کرنے کی جنگ میں لگی ہوئی ہیں۔ نتیجتاً اقتدار اور برتری کی اس ہوس کی وجہ سے وہ بڑھ چڑھ کر اپنے شہریوں کے ذاتی اور مذہبی معاملات میں دخل اندازی کر رہی ہیں۔ ایسی پالیسیاں غیر ضروری ہیں اور دنیا کو مزید عدم استحکام کی طرف لے کر جانے والی ہیں۔ خاص طور پر اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہم پہلے ہی بہت سی مشکلات اور مسائل کا سامنا کر رہے ہیں جو کہ معاشرے کے امن کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر کہا جاتا ہے کہ ماحولیات میں تبدیلی بھی انسانی آبادی کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ پھر اقتصادی لحاظ سے بھی دنیا غیر یقینی کی صورتحال سے دوچار ہے۔ پھر دنیا کے اکثر حصوں میں عدم تحفظ اور بدامنی کا بھی مسئلہ بنا ہوا ہے۔ یہ تمام مسائل غیر منصفانہ حکمت عملی، عدم مساوات اور عدم توازن کا نتیجہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم ماحولیاتی تبدیلی کو ہی لے لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ گلوبل وارمنگ کی ایک بڑی وجہ مغرب میں آنے والا صنعتی انقلاب اور کثرت کے ساتھ جنگلات کا کاٹا جانا ہے۔ اب جبکہ یہ ممالک ترقی یافتہ بن چکے ہیں تو کاربن میں کمی اور دوسری صنعتی پابندیوں کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ تاہم ایسے قواعد و ضوابط چائنا اور ہندوستان جیسی ابھرتی ہوئی طاقتوں کی ترقی کو سست اور ان میں رکاوٹ پیدا کریں گے۔ اس لئے یہ ابھرتی ہوئی طاقتیں ان پابندیوں کو غیر منصفانہ اور منافقانہ تصور کرتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ یہ بڑی طاقتوں کی طرف سے ان کی ترقی کو روکنے اور ان کی طرف سے ورلڈ آرڈر کو چیلنج کرنے کے خلاف ایک قدم ہے۔ اس لئے ماحولیاتی تبدیلی کا مسئلہ صرف ماحولیات تک محدود نہیں بلکہ یہ دنیا کی بدامنی میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے اور قوموں کے درمیان تناؤ بھی پیدا کر رہا ہے۔ اسی طرح عالمی اقتصادی مسائل کے تناظر میں اب ماہرین یہ بات ماننے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ مختلف حکومتوں کی غیر دانشمندانہ پالیسیاں اور اقتصادی غیر یقینی صورتحال اب اس موڑ پر آ چکی ہے جہاں یہ امن عالم کو بھی خطرہ میں ڈال رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان وجوہات کے علاوہ اور بھی بہت سے عوامل ہیں جو دنیا کے امن پر اثر انداز ہو رہے ہیں اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کا تانا بانا خود غرضی اور غیر منصفانہ پالیسیوں سے جا کر ملتا ہے جو مختلف ممالک نے نافذ کی ہوئی ہیں۔ بہرحال ان خطرات کے پیش نظر دنیا ایک بڑی تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس عدم استحکام کی وجہ سے حکومتوں اور عوام دونوں کی پریشانی اور خوف میں مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس بہت سے تکلیف دہ مسائل ہیں اور دنیا کو سمجھ نہیں آ رہی کہ کس مسئلہ کو سب سے پہلے لیا جائے۔ کیا وہ گلوبل وارمنگ اور ماحولیاتی تبدیلیوں پر پہلے توجہ دیں یا معاشی مسائل پر بات کریں یا پھر دہشت گردی، انتہاء پسندی سے جنگ کو سب سے اوپر رکھیں۔ یا پھر وہ حال ہی میں شام میں پیدا ہونے والے حالات کو دیکھیں جہاں روس اور امریکہ کھلم کھلا ایک دوسرے کے خلاف باتیں کر رہے ہیں؟ یا پھر بالکل حال ہی میں یمن اور امریکہ میں ہونے والے تنازعہ کو لیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے نزدیک ہمارے سامنے اس وقت سب سے نازک اور ضروری مسئلہ دنیا میں امن کا فقدان ہے اور انتہائی افسوس کی بات ہے کہ (-) ممالک اس فساد اور عدم استحکام کا مرکز بنے ہوئے ہیں حالانکہ ان کے مذہب نے انہیں امن کے قیام کے لئے نہایت اعلیٰ تعلیمات دی ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کی سورۃ المومنون کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’(حقیقی مومن وہ ہیں) جو کہ اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں‘‘۔ حکومتوں کی چابیاں حکمرانوں کے سپرد کرنا ایک بہت بڑی امانت ہے۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ملکوں کے یہ حکمران وفاداری اور کامل انصاف کے ساتھ اپنی قوم کی خدمت کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اکثر معاملات میں بڑے بڑے وعدے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں اور ان پر عملدرآمد نہیں کیا جاتا۔ اس لئے اگر قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کیا جاتا تو حکومتوں اور عوام الناس کے مابین کسی قسم کے اختلافات اور تنازعات نظر نہ آتے۔ نیز اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 9 میں فرماتا ہے کہ اگر ایک قوم یا فرد کی دوسری قوم یا فرد سے دشمنی ہو تب بھی عدل و انصاف کا سلوک کرنا چاہئے خواہ کیسے ہی حالات ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے۔ جبکہ آجکل ہم معاشرے کے ہر طبقہ میں لوگوں اور حکومتوں کے درمیان عدل و انصاف کی بجائے معاشرتی بے انصافی اور حق تلفی ہی دیکھ رہے ہیں۔ اس طرح کی عدم مساوات براہ راست دنیا کے امن وامان پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ پھر قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت 10 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کسی قوم یا اقوام کا ایک دوسرے کے ساتھ تنازعہ ہو تو ہمسایہ اور دوست اقوام کو ان میں صلح کروانی چاہئے۔ اگر بات چیت کے ذریعے سے امن قائم نہ ہو سکے تو تمام اقوام کو ظلم کرنے والی قوم کے خلاف متحد ہو کر اسے روکنا چاہئے۔

تب اگر ظالم قوم انصاف پر قائم ہو جائے تو پھر اس پر بے جا پابندیاں نہیں لگانی چاہئیں اور نہ ہی اس کی ہتک کی جانی چاہئے بلکہ اس اچھائی کی وجہ سے ایسی قوم کو آگے بڑھنے کا موقع دیا جانا چاہئے تا دیرپا امن کا قیام ممکن ہو سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم (-) ممالک کے درمیان موجودہ تنازعہ کا جائزہ لیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ظالم کے خلاف متحد ہونے والے اصول کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اگر ہمسایہ ممالک اپنے ذاتی مفادات کو پس پشت ڈال کر اور غیر جانبداری کے ساتھ بیچ میں پڑتے تو بہت عرصہ پہلے ہی یہ مسائل حل ہو چکے ہوتے۔ تاہم موجودہ بدامنی کی وجہ صرف اسلامی ممالک ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے اس گلوبل ولیج میں رہنے والے دوسرے ممالک کا بھی اس بدامنی میں اہم کردار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر دنیا کی بڑی طاقتوں نے ہر دور میں انصاف سے کام لیا ہوتا تو آج ہمیں ان فسادات کا سامنا نہ کرنا پڑتا، نہ داعش اور نہ ہی شام اور ایران کے شدت پسند گروپ ظاہر ہوتے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دنیا کی بعض بڑی طاقتوں نے امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا نہیں کیا بلکہ ایسی حکمت عملیاں اختیار کیں جن میں ان کا اپنا مفاد شامل تھا۔ مثال کے طور پر بعض مغربی ممالک کی نظر ہمیشہ عرب ممالک میں پائے جانے والے تیل کے ذخائر پر رہی ہے اور یہ بات بڑے لمبے عرصہ تک ان کی پالیسیوں پر اثر انداز رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ان ممالک نے ممکنہ نتائج کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑی تعداد میں عرب ممالک کو اسلحہ فروخت کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں جو بھی کہہ رہا ہوں یہ کوئی نئی اور ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ یہ دستاویزاتی طور پر موجود حقائق ہیں۔ مثلاً 2015ء میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جانب سے شائع کی جانے والی رپورٹ کے مطابق ’’دہائیوں کی اسلحہ کی بے خوف وخطر تجارت نے داعش کی انتہا پسند کارروائیوں کو جنم دیا ہے‘‘۔ اس رپورٹ کے مطابق اکثر اسلحہ جو کہ داعش استعمال کر رہی ہے روس اور امریکہ میں استعمال ہوتا تھا۔ مزید برآں Arms Control at Amnesty کے ایک محقق Mr. Patrick Wilcken نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ نت نیا اور مختلف قسم کا اسلحہ جو کہ داعش کے استعمال میں ہے ایک واضح مثال ہے کہ اسلحہ کی غیر محتاط تجارت کس طرح بڑے پیمانے پر مظالم کا باعث بنتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مسلمان ممالک کے پاس ایسے جدید ہتھیار بنانے والی اسلحہ کی اعلیٰ فیکٹریاں نہیں ہیں جو مشرق وسطیٰ میں استعمال ہو رہے ہیں۔ چنانچہ مسلمان دنیا میں جو جنگی ساز وسامان استعمال کیا جا رہا ہے اس کا ایک بڑا حصہ باہر سے برآمد کیا جا رہا ہے۔ اگر بڑی طاقتیں اسلحہ کی خرید وفروخت بند کر دیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ جنگ میں شامل حکومتوں، باغیوں اور دہشت گردوں کی اسلحہ کی سپلائی لائن کاٹ دی گئی ہے تو اس قسم کے تصادم کو فی الفور ختم کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ہر ایک جانتا ہے کہ سعودی عرب یمن کے خلاف جنگ میں مغرب سے خریدا ہوا اسلحہ استعمال کر رہا ہے جس سے عورتوں اور بچوں سمیت ہزاروں معصوم شہری مارے جا رہے ہیں اور بے انتہاء تباہی آ رہی ہے۔ بالآخر ہتھیاروں کی اس قسم کی تجارت کا کیا نتیجہ ہو گا؟ یمن کے لوگ جن کی زندگیاں اور مستقبل تباہ کئے جا رہے ہیں وہ نہ صرف نفرت لئے ہوئے ہوں گے اور سعودی عرب سے بدلہ لیں گے بلکہ وہ سعودی عرب کو ہتھیار مہیا کرنے والوں کے خلاف اور بالعموم مغرب کے خلاف بھی متنفر ہو جائیں گے۔ ان کی نوجوان نسل کے پاس مستقبل کی کوئی امید نہ ہو گی اور اتنے گھناؤنے مظالم کو دیکھتے ہوئے یہ نوجوان شدت پسندی کی طرف مائل ہو جائیں گے اور اس طرح دہشت گردی اور شدت پسندی کا ایک نیا خوفناک دور شروع ہو جائے گا۔ ان تباہ کن اور گھناؤنے نتائج کے سامنے چند کروڑ ڈالرز کی کیا حیثیت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ نہ صرف آج مسلمان ممالک کے لئے خطرہ ہے جو کہ اس وقت دنیا کے فسادات کا مرکز بنے ہوئے ہیں بلکہ اس کا دائرہ کار اس سے کہیں بڑھ کر ہو گا۔ جیسا کہ ہم پیرس، برسلز اور امریکہ میں ہونے والے حالیہ دہشت گردی کے حملے دیکھ چکے ہیں۔ اسی طرح کینیڈا میں بھی گزشتہ دو سالوں میں چھوٹے پیمانے پر دہشت گردی کے واقعات سامنے آئے ہیں جس سے آپ سب بخوبی آگاہ ہوں گے۔ بیشک کینیڈا عرب ممالک سے ہزاروں میل دور واقع ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں پتہ ہے کہ (-) نوجوان یہاں سے دہشت گرد گروپوں میں شامل ہونے کے لئے شام اور عراق جا پہنچے ہیں۔ سب سے بڑھ کر خطرہ کی بات یہ ہے کہ کینیڈا حکومت کے اپنے اعداد وشمار کے مطابق شام اور عراق جانے والوں میں سے بیس فیصد عورتیں ہیں جس کا مطلب ہے کہ یہ عورتیں نہ صرف خود انتہا پسندی کا شکار ہوئی ہیں بلکہ وہ اپنے بچوں کے ذہنوں کو بھی زہر آلود کر دیں گی۔ اس دہشت گردی اور انتہاء پسندی سے نپٹنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کی وجوہات اور علامات کا جائزہ لیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مغرب میں رہنے والے مسلمانوں میں سے اکثر کو حقیقی (دین) کا علم ہی نہیں ہے یا (دینی) تعلیمات کی بنیادی سمجھ بوجھ ہی نہیں ہے۔ پس ان کی یہ انتہاء پسندی کسی عقیدہ یا نظریہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی محرومیوں کی وجہ سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے خیال میں آن لائن Radicalisation

یا مساجد میں نفرت آمیز تعلیم دینے یا شدت پسندانہ لٹریچر کی تقسیم کے علاوہ مغرب میں رہنے والے نوجوان (-) کی شدت پسندی اختیار کرنے کی ایک بڑی وجہ معاشی بحران بھی ہے اور کئی شائع شدہ رپورٹوں نے اس بات کی توثیق کی ہے۔ (-) نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جنہوں نے ڈگریاں تو لے لی ہیں لیکن اپنی اس تعلیم کے باوجود ان کو موزوں نوکریاں نہیں ملیں جس کی وجہ سے وہ بالکل الگ تھلگ ہو کر رہ گئے ہیں۔ چنانچہ ان معاشی مشکلات کی وجہ سے وہ شدت پسند (-) اور دہشت گرد بھرتی کرنے والوں کا آسان شکار بن گئے۔ اس لئے اگر نوجوانوں کو بہتری کے مواقع پیدا کئے جائیں اور انہیں ملازمتیں مل جائیں تو یہ ملک کو پُرامن اور محفوظ بنانے کا ذریعہ بن جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر عالمی سطح پر صرف بڑی طاقتوں اور اقوام متحدہ جیسے عالمی اداروں نے ہر حال میں اپنے بنیادی اصولوں پر حقیقی طور پر عمل کیا ہوتا تو ہم دنیا کے اکثر حصوں میں دہشت گردی کا مہلک مرض نہ دیکھتے اور نہ ہی دنیا کے امن اور تحفظ کو مسلسل برباد کیا جا رہا ہوتا اور ہم پناہ گزینوں کا یہ سنگین مسئلہ نہ دیکھتے جس نے یورپ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں میں خوف و ہراس پھیلایا ہوا ہے۔ لاکھوں معصوم لوگ بھاگ کر یورپ آ پہنچے ہیں۔ ان میں سے ہزاروں لوگ یہاں کینیڈا میں بھی ان دہشت گردوں سے بچ کر آئے ہیں جنہوں نے ان کے ملکوں کو زہر آلود کر دیا ہے۔ گو کہ ان پناہ گزینوں میں زیادہ تر شریف لوگ ہی ہیں لیکن جیسا کہ ہم نے حال ہی میں یورپ اور کچھ حد تک یہاں شمالی امریکہ میں بھی دیکھا ہے کہ ایک دو منفی واقعات بھی ان ملکوں میں خوف و ہراس پھیلانے کے لئے کافی تھے۔ پس ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں کس قدر بے یقینی کی حالت ہے اور کس طرح نفرت اور بے چینی دنیا کے اکثر حصوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ میں پھر سے کہوں گا کہ اس کی بنیادی وجہ عدل و انصاف کا نہ ہونا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس عدل و انصاف کی کمی کی وجہ سے عالمی معاشی بحران بھی پیدا ہو گیا ہے اور گزشتہ چند سالوں میں امیر اور غریب کے درمیان فرق بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ ترقی یافتہ اور امیر قوموں نے بیشک غریب ممالک میں سرمایہ کاری کی ہے لیکن انہوں نے ان ملکوں کی ترقی کے نام پر ذاتی مفادات کو ترجیح دی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کو چاہئے تھا کہ وہ لالچ اور غریب ممالک کے حقوق کے استحصال کی بجائے ان کے حقوق کی حفاظت کرتے اور ان کی ترقی کے لئے کوشش کرتے۔ انہیں غریب ممالک کے لوگوں کی خلوص دل کے ساتھ مدد کرنی چاہئے تھی تا کہ وہ عزت اور وقار کے ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے۔ لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم کی سورۃ طٰہٰ کی آیت 132 میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ''تم دوسروں کے مال و متاع کی طرف اپنی لالچ سے بھری ہوئی نظروں سے نہ دیکھو!'' اگر ساری دنیا صرف اسی ایک اصول پر کاربند ہو جاتی تو دنیا کا معاشی نظام عدل و انصاف پر قائم ہو جاتا۔ منافع مساوی طور پر تقسیم ہوتا اور یہ قومیں بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دولت کا معاوضہ حاصل کرنے والی بن جاتیں اور پھر ہم یہ انصاف دیکھتے کہ حریص بن کر ہر قیمت پر دولت اور طاقت حاصل کرنے کی بجائے عالمی تجارت کے پیچھے انسانی حقوق ادا کرنے کی لگن ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس بے انصافی کی ایک مثال ہمیں دنیا کی سیاست میں بھی ملتی ہے۔ بعض ملکوں میں تو آمریت اور غیر منصفانہ حکومتیں قائم ہیں۔ لیکن بڑی طاقتیں ان کے ظلم و بربریت سے بالکل لاتعلق بنی ہوئی ہیں کیونکہ یہ حکومتیں ان کا ساتھ دے رہی ہیں اور ان کے مفادات حاصل کرنے میں ان کی مددگار ثابت ہو رہی ہیں۔ لیکن دوسری طرف ایسے ممالک جن کے لیڈرز ان بڑی طاقتوں کے سامنے سر نہیں جھکاتے تو وہاں باغیوں کی بڑی خوشی سے مدد کی جاتی ہے یہاں تک کہ ان حکومتوں کی تبدیلی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ ساری حکومتیں اپنے لوگوں کے ساتھ ایک جیسا ہی سلوک کر رہی ہیں۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ ان میں سے بعض حکومتیں بڑی طاقتوں کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں جبکہ بعض نہیں کر رہیں۔ مؤخر الذکر میں عراق اور لیبیا آتے ہیں جن کی حکومتیں مغربی پالیسی کے نتیجہ میں ختم کر دی گئیں۔ اسی طرح گزشتہ چند سالوں میں سیریا میں بھی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وقت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کینیڈا کا عراق کی جنگ میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ درست تھا اور میں کینیڈا کی حکومت کے اس فیصلہ سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ جب تک اس تنازعہ کے خاص حالات اور اس کو حل کرنے کے لئے ذرائع واضح نہیں ہو جاتے اس وقت تک سیریا میں فضائی حملوں کو بند کر دینا چاہئے۔ بڑے پیمانہ پر اقوام متحدہ کو بھی سیاست، ناانصافی اور یک طرفی سے لاتعلق ہو کر دنیا میں امن کے قیام کے لئے کردار ادا کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھے امید ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اقوام متحدہ اور دنیا کی دوسری قوموں کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے تا کہ حقیقی اور دیرپا امن کا قیام ہو سکے۔ اس کے علاوہ تو کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ اگر یہی حالات جاری رہے تو دنیا تو پہلے ہی ایک جنگ عظیم کی صورت میں ہونے والی بڑی تباہی کی طرف تیزی سے گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا کے حکمرانوں اور پالیسی سازوں کو حکمت عطا فرمائے تا کہ ہم اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کے لئے اپنے پیچھے ایک ایسی دنیا چھوڑ کر جائیں جو امن اور خوشحالی کی دنیا ہو نہ کہ تباہ شدہ اقتصادی نظام اور معذور بچے۔

آخر پر میں ایک مرتبہ پھر یہاں دعوت دینے پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر سینتیس منٹ تک جاری رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب جونہی ختم ہوا۔ ہال میں موجود تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر تالیاں بجائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد ڈنر کا پروگرام ہوا۔ تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں کھانا کھایا۔

کھانے کے پروگرام کے بعد تمام مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملے۔ شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ ان مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہو کر بیت النصیر تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

آج پارلیمنٹ ہل میں حضور انور کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ حضور کا خطاب مہمانوں کے دلوں تک پہنچا اور بہت سے مہمان اپنے خیالات اور دلی جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

حضور انور کے خطاب پر مہمانوں کے تاثرات

ممبر پارلیمنٹ کارلا کالٹروف (Carla Qualtrough) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

تقریر نہایت اہمیت کی حامل اور مؤثر تھی۔ ہمیں اس طرح کی اور مجالس کی ضرورت ہے تا کہ امن و امان میں اضافہ ہو۔ میرے علاقہ میں احمدیہ جماعت یہ کام کر رہی ہے اور اس سے بہت فرق پڑا ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نکولا ڈی اوریو (Nicola Di Iorio) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور کی شخصیت باکمال تھی اور الفاظ نہایت مؤثر کن۔ آپ کی تقریر نہایت شاندار تھی جس میں تمام دنیاوی مسائل کو اختصار کے ساتھ پیش کیا۔ آپ نے مذہب کے پس منظر میں دنیا کے مسائل پر روشنی بھی ڈالی۔ جماعت احمدیہ ایک زبردست جماعت ہے اور مذہبی تنظیموں کے لئے ایک مثال ہے۔ حضور اقدس نے ہمیں اس طرف بھی متوجہ کیا کہ ہمیں مذہبی معاملات میں برداشت ہونی چاہئے اور یہ کہ جارحیت کا نتیجہ مزید جارحیت ہوتی ہے۔ ہم ایک بڑی تبدیلی لا سکتے ہیں اگر ہم سب اس ایک وصف کو اختیار کریں یعنی۔ برداشت۔ میں حیران ہوں، کیونکہ میرا خیال تھا کہ حضور چند الفاظ شکرگزاری کے ادا کر کے بیٹھ جائیں گے۔ لیکن جو تقریر آپ نے بیان فرمائی شاید ہی میں نے اس سے بہتر کوئی تقریر سنی ہو۔ انہوں نے ان تمام مسائل جن کا سامنا تمام دنیا کو ہے۔ روشنی ڈالی جیسے کہ آب و ہوا میں تبدیلی، اقتصادی مسائل، خانہ جنگی اور آپ نے بیان کیا کہ اس کی بنیادی وجہ ناانصافی ہے۔ آپ نے آجکل کے مسائل کے حل بھی بیان فرمائے جیسے آپ نے فرمایا کہ مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے یا اسلحہ کی خرید و فروخت۔ مجھے آج کے پروگرام میں شامل ہو کر بے حد خوشی ہوئی اور میں اس امن کے سفیر کے بیان کو سن سکا۔ یہ تن تنہا تمام دنیا کو (دین) سے متعارف کروا رہے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ امرجیت سوہی (Amarjeet Sohi) نے کہا:

یہ میرے لئے باعث فخر ہے کہ میں حضور اقدس کے الفاظ میں دینی تعلیمات سن سکا اور یہ کہ ہم کس طرح اپنے معاشرے میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں۔ اس پیغام کا مجھ پر گہرا اثر ہوا کیونکہ میں خود مہاجر ہوں اور خود تجربہ کر چکا ہوں کہ ریسزم کا انسان پر کیا اثر ہوتا ہے۔ میرے لئے سب سے اہم پیغام یہ تھا کہ ہمیں ایسا معاشرہ قائم کرنا ہے جس میں ہم ایک دوسرے کے اختلافات کو برداشت کریں اس کے ساتھ ہمیں عدل و انصاف قائم کرنا ہوگا۔ ہم سب کو مل کر (دین) کے خلاف نفرت کو اور ہر طرح کی نفرت کو روکنا ہے۔

ممبر پارلیمنٹ گریگ فارگس (Greg Fergus) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

تقریر کا مجھ پر گہرا اثر ہوا اور مجھے جان کر خوشی ہوئی کہ (دین) ایک امن پسند مذہب ہے۔ یہ تقریر مجھے بہت پسند آئی کیونکہ اس میں ان تمام اقدار کا ذکر تھا جن پر میرا یقین ہے یعنی آزادی، برداشت اور امن۔ میں ایک باعمل عیسائی ہوں اور رومن کیتھولک چرچ سے تعلق رکھتا ہوں اور جو پیغام آج دیا گیا ہے میرا بھی اسی پر ایمان ہے۔ حضرت اقدس اور احمدیہ جماعت ہماری کمیونٹی میں مختلف مسائل حل کرنے میں بہت معاونت کرتی ہے۔

ممبر پارلیمنٹ فیصل الخوری (Faycal El-Khoury) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں خلیفہ کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں اور وہ تمام خدمات جو آپ کی جماعت انسانیت کی

کرتی ہے میں اس کے لئے دل سے ممنون ہوں اور امید ہے کہ یہ کام اسی طرح جاری رہے گا۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ احمدیہ جماعت کے بہت سے لوگ میرے دوست ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ خلیفہ کو لمبی صحت وسلامتی والی عمر نصیب ہو اور وہ اپنے کام کو خوش اسلوبی سے ادا کرتے چلے جائیں۔

میری فرانس لیلونڈ (Marie-France Lalonde) نے کہا:

یہ ہمارے لئے باعث فخر ہے کہ مجھے خلیفہ کا خطاب جو نہایت پُرحکمت تھا سننے کا موقعہ ملا اور دنیا کے امن وسلامتی کا جو نظریہ حضور کا ہے وہ بھی سننے کا موقعہ ملا۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ خلیفہ تمام دنیا میں یہ پیغام خود پہنچا رہے ہیں اور یہ خاص طور پر ضروری ہے کیونکہ لاعلمی ڈر پیدا کرتی ہے اور حضور اپنی ذاتی مصروفیات میں سے وقت نکال کر یہ پیغام لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ جوڈی سگرو (Judy Sgro) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

ہم تمام پارلیمنٹ کے ممبران کے لئے حضور کی تقریر نہایت متاثر کن تھی۔ حضور کی تقریر نصائح سے پُر تھی کہ ہم کس طرح تیسری جنگ عظیم سے بچ سکتے ہیں۔ یہ بات حضور کے خطاب سے واضح تھی کہ ہمیں اس تباہی سے بچنے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون اور محنت کی ضرورت ہے۔ آپ کا ہی وہ پیغام ہے جو اس وقت ساری دنیا کو پہنچانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام مذاہب ان چھ (6) الفاظ کے بارہ میں سوچیں کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے تا کہ وہ اپنے پیغام کو پھیلاتے چلے جائیں۔

چیف امام اور سکالر محمد جبارا (Muhammad Jebara) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں ایک سنی امام ہوں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ اس تقریر نے دنیا میں قیام امن کی بنیاد رکھی ہے۔ اس تقریر کی آج کی دنیا میں اشد ضرورت ہے۔ خلیفہ کی تقریر حکمت سے پُر تھی کیونکہ آپ نے کسی ایک فریق پر الزام نہیں لگایا بلکہ فرمایا کہ دنیا کی بے چینی تمام گروہوں کی کمزوریوں کی وجہ سے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو قبول کرنا چاہئے اور پھر بہتری کی طرف قدم اٹھانا چاہئے۔ الغرض آپ نے اپنے خطاب میں اس دینی تعلیم کی طرف توجہ دلائی کہ کوئی انسان غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ نہایت اعلیٰ تقریر اور برموقع۔ حضور نے بہت سے ایسے مضامین بیان فرمائے جن کی ضرورت تھی اور قانون ساز لوگوں کو متبادل حل بتائے۔ حضرت اقدس نہایت دوراندیش اور نہایت متوازن سوچ کے حامل ہیں۔ آپ نے جو یہ فرمایا کہ انصاف کے قیام میں توازن ہونا چاہئے۔ آپ نے (دینی) نظریہ کو نہایت خوبصورت رنگ میں پیش فرمایا اور بہت سے مشکل پہلوؤں کو اس خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ لوگوں کے جذبات کو بھی ٹھیس نہ پہنچے۔

ممبر پارلیمنٹ کیون وا (Kevin Waugh) نے کہا:

نہایت دلچسپ گفتگو تھی حضور کے کلام کی رفتار بہت مناسب تھی کہ سامعین کو ان کا پیغام جذب کرنے کا موقعہ ملے۔ حضور نے مختصر الفاظ میں بہت سے عناوین پر روشنی ڈالی۔ میں خاص طور پر اس بات سے متاثر ہوا کہ آپ نے اپنی تقریر میں بہت سے حوالے قرآن کریم سے پیش کئے، بحیثیت ایسے شخص کے جس کی دینی معلومات بہت کم ہے یہ ایک خوش کن پہلو تھا جس سے علم میں بھی اضافہ ہوا۔

ہائی کمشنر جمیکا جینس میلر (Janice Miller) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ جو بات خلیفہ نے کہی کہ تمام لوگوں کو حق حاصل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ رہیں۔ ایسے پیغامات جن میں امن، برداشت اور آزادی کا پیغام ہو آجکل کے دور میں نہایت ضروری ہیں۔

جرمن سفیر ورنر وینٹ (Werner Wnendt) نے کہا:

جن الفاظ میں حضور اقدس نے مستقبل کی تصویر کشی کی ہے ہم سب بھی ایسا ہی پُرامن مستقبل کے خواہاں ہیں۔ اس تقریر سے ہم یہ سمجھ سکے ہیں کہ (دین) پُرامن مذہب ہے اور ہم سب یورپ میں آنے والوں کے ساتھ مل کے رہ سکتے ہیں۔ آپ کی تقریر کا سب سے اہم پیغام یہ تھا کہ ہم سب کو دنیا کی بہتری کے لئے کوشش کرنی ہوگی اور اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ عوام الناس کو انفرادی طور پر اپنی اپنی زندگیاں گزارنے کی اجازت ہو۔

ممبر پارلیمنٹ کرسٹی ڈنکن (Kirsty Duncan) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفہ صاحب کے ساتھ جو وقت ملا وہ بہت ہی پُراثر اور عاجز کرنے والا تھا۔ ایک بات جو خاص طور پر میرے دل کو لگی وہ یہ کہ جو ایک بار دوست بن جائے وہ ہمیشہ کے لئے دوست ہو جاتا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں کئی پہلو بیان فرمائے مثلاً عدل و انصاف، امن، نوجوان، اقوام متحدہ اور ہم سب کو مل کر انسانیت کی بہتری کے لئے کوشش کرنا۔ احمدیہ جماعت میرے لئے ایک مہربان فیملی کی طرح ہے۔

گارنیٹ جینس (Garnett Genuis) نے کہا:

عظیم پیغام تھا کہ کس طرح مذہب اور مذہبی راہنما معاشرے میں قیام امن اور عصر حاضر کے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ آپ نے یہ بات بھی اجاگر کی کہ کس طرح اسلحہ کی خرید وفروخت کو کنٹرول کر کے ہم ایک دوسرے کے ساتھ امن سے رہ سکتے ہیں۔ عموماً ہم ایک دوسرے پر الزامات تراشتے رہتے ہیں لیکن حضور اقدس نے وضاحت فرمائی کہ کس طرح مغرب اور دوسرے ممالک اپنے اپنے کردار ادا کرتے ہوئے دنیا کی حالت بہتر بنا سکتے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ راج سینی (Raj Saini) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور کا اس بات پر زور دینا کہ دین ایک امن پسند مذہب ہے نہایت اہم تھا اور جو (-) اس امن کے پیغام کی پیروی نہیں کرتے وہ سچے (-) نہیں۔

ممبر پارلیمنٹ ماجد جوہری (Majid Jowhari) نے کہا:

تقریر کا اہم حصہ یہ تھا کہ دنیا میں قیام امن کس طرح ہو سکتا ہے؟ یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے جس کو ہم سب نے مل کر حل کرنا ہے اور بھی بہت سے چیلنج ہیں معاشرتی بحران اور دہشت گردی ان سب کیلئے ہمیں سخت محنت اور مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

سینئر امیگریشن جج اور اس سال کے سر ظفر اللہ خان ایوارڈ حاصل کرنے والی **لوئیس آربر (Louise Arbour)** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

نہایت صاف زبان میں حضور نے ہماری کمیوں اور کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ ساتھ مغربی معاشرے کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی اور یہ کہ بعض دفعہ ان کے عوامل میں منافقت ہے اور اقلیتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے۔

آٹوا پولیس کے نمائندہ ڈیو زکریا (Dave Zachrias) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے لئے حضور کی موجودگی میں ہونا باعث اعزاز ہے۔ حضور نے اپنے خطاب میں انتہاء پسندی اور دوسرے معاشرتی مسائل پر روشنی ڈالی اور ان کے بنیادی وجوہات کی طرف بھی توجہ دلائی اور اس طرف بھی توجہ دلائی کہ کون سے ممالک دہشتگردی کے ممد ہیں اور اسلحہ فراہم کر رہے ہیں جن کی وجہ سے خانہ جنگی اور تشدد ہو رہا ہے۔

کولیشن آف پروگریسو کینیڈین مسلمز کی صدر سلمہ صدیقی نے کہا:

میں اس بات سے بہت متاثر ہوئی کہ حضور نے نہایت باریکی میں جا کر اس طرف توجہ دلائی کہ اگر عورتوں میں انتہاء پسندی آئے گی اور وہ دہشتگردی کی طرف جائیں گی تو نہ صرف وہ خود بلکہ ان کی اولاد بھی اس سے متاثر ہوگی۔ میں سمجھتی ہوں کہ میں اس کمیونٹی کا حصہ ہوں اس لئے باوجودیکہ میرا پاؤں ٹوٹا ہوا تھا میں پھر بھی اس پروگرام میں شامل ہوئی۔

شان تاثیر (Shan Taseer) صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور کی تقریر سنی ہے انتہائی بولڈ بیان تھا اس سے پہلے کبھی ایسا بیان نہیں سنا اور اس کی وجہ یہ کہ خلیفہ کے ہاتھ میں کشکول نہیں ہے اور انہوں نے مغرب کو ان کی اصلیت دکھائی۔ حضور کی تقریر میرے دل کی آواز تھی۔

ایک سکھ مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں سمجھ رہا تھا کہ کوئی روحانی موضوع پر تقریر ہوگی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج جو تقریر حضور نے فرمائی وہ تاریخ میں نہایت سنہری الفاظ میں لکھی جائے گی۔ جب میں نے اس بارہ میں سوچا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ایک نہایت روحانی شخص ہی اتنی طاقتور تقریر کر سکتا ہے اور جب میں نے اس پر مزید تدبر کیا تو معلوم ہوا کہ یقیناً ایک روحانی شخص ہی اس دلیری کے ساتھ یہ تقریر کر سکتا ہے اور آپ کی اس شجاعت نے ثابت کر دیا کہ آپ ایک روحانی شخصیت ہیں۔ حضور نے ایک مغربی پارلیمنٹ میں کہا کہ دنیا کی بے چینی میں مغربی ممالک کا بھی ہاتھ ہے۔ مثلاً انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ اسلحہ جو مغربی ممالک بیچتے ہیں وہ دہشتگردوں کے ہاتھ میں کیسے پہنچ جاتا ہے۔ آپ نے اس بات کو بھی واضح کیا کہ جو کینیڈین لوگ دہشتگردی کے لئے جاتے ہیں ان میں سے 20 فیصد خواتین ہوتی ہیں اور وہ آنے والی نسلوں کی بھی اسی رنگ میں رنگین کر دیں گی، میں نے اس بارہ میں کبھی نہیں سوچا تھا۔ مجھے یہ بات بھی اچھی لگی کہ حضور نے قرآن کے حوالہ سے بھی بات کی کہ ہمیں اپنے عہد (امانت) پورے کرنے کی ضرورت ہے اور انہوں نے نہایت خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ حکومت بھی ایک امانت ہے اور حکومتی عہدیداران کو اپنے ان عہدوں کا کماحقہٗ حق ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ...... نے عوام کو گمراہ کیا ہے اور اس وجہ سے فساد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حضور نے اسی طرح مغربی ممالک کو بھی چیلنج کیا کہ وہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ آزادی ضمیر اور آزادی حقوق کو قائم کرتے ہیں اس لئے اب ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ان دعوؤں پر عمل کر کے دکھائیں اور مذہبی امور میں مدافعت نہ کریں جیسے حجاب پر پابندی یا عبادتگاہوں پر پابندی، میرے خیال میں آپ نے نہایت حکمت وفراست سے مغرب کو توجہ دلائی ہے۔

...... **سفیر رافائل باراک (Rafael Barack)** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

کیا ہی متاثر کن تقریر تھی۔ امن کے لئے اہم پیغام تھا اور یہ کہ تمام مذاہب کو کس طرح ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ آج دین کے بارہ میں میری سوچ بدل گئی ہے اور اس کی قدردانی بھی بڑھ گئی ہے۔ اس تقریر کو شائع کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہئے اور اگر لوگ اس پیغام کی پیروی کریں گے تو دنیا کے گھمبیر سے گھمبیر مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔ مجھے حضور کے خطاب میں برداشت کا پہلو بہت پسند آیا اور یہ کہ تمام لوگوں کے حقوق ادا کئے جائیں۔ چاہے وہ (-) ہوں یا یہودی سب کے حقوق ادا ہونے چاہئیں۔ اہم اور متاثر کن پیغام تھا۔ امن کے لئے اہم پیغام اور یہ کہ تمام مذاہب کو کس طرح ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔

❁❁❁❁❁❁

13

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

حضورانور کا انٹرویو، تقریب آمین، فیملی ملاقاتیں، میڈیا کوریج اور نماز جنازہ حاضر و غائب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

18۔اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے بیت النصیر آٹوا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایت سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر بیت النصیر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

میڈیا گروپس، Metroland Media کی نمائندہ جرنلسٹ Bayer Dodge حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئی ہوئی تھی۔

حضور انور کا انٹرویو

ملاقاتوں کے دوران بارہ بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک دوسرے کمرہ میں انٹرویو کے لئے تشریف لائے۔

جرنلسٹ برائیر ڈاج (Bryer Dodge) نے عرض کیا:

میں اس علاقہ میں (New Orleans Paper) کی طرف سے کام کرتی ہوں اور ٹورانٹو سٹار کی نمائندگی کر رہی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ وقت آپ کے لئے بہت دلچسپ ہے۔ آپ کے لئے بھی اور آپ کی جماعت کے لئے بھی کیونکہ کل آپ Parliament Hill میں تھے۔ آپ کی پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ کیا باتیں ہوئیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:

دنیا کے حالات سے متعلق مشترکہ نکات پر بات چیت ہوئی۔ یہ بات ہوئی کہ ہم کیسے حالات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ دنیا ایک Crisis سے گزر رہی ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کینیڈا پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اب جو بھی ہوگا اس کا سب پر اثر ہوگا کیونکہ دنیا ایک Global Village بن چکی ہے۔ کوئی بات کہیں پر بھی ہو سب پر اس کا اثر پڑے گا۔ سوال یہ ہے کہ ہم Syrian Crisis اور Refugees Crisis کے مسائل کا کیسے حل نکالیں۔ دنیا کو بعض مشترکہ مسائل کا سامنا ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا۔ کینیڈا میں Refugees کے متعلق کوئی بات ہوئی؟ اس بارہ میں بات ہوئی کہ کینیڈا اس مسئلہ کو کیسے حل کر رہا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:

کینیڈا کی گورنمنٹ پہلے سے ہی اچھا کام کر رہی ہے اور پناہ گزینوں کو جگہ دے رہی ہے اور کینیڈا کے لوگ پناہ گزینوں کے ساتھ اچھا تعاون کرتے ہیں۔ اس لئے اس بارہ میں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: بعض لوگ اس تشویش کا اظہار کرتے ہیں کہ کینیڈا کی گورنمنٹ Radicalisation کو روکنے کے لئے اچھے اقدام نہیں کر رہی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا:

تمام حکومتوں اور کینیڈا کی حکومت کو ایسے اقدام کرنے چاہئیں جن سے Radicalisation کا خاتمہ ہو۔ آپ کو مجھ سے بہتر پتا ہے کہ کینیڈا کی حکومت اس پر عمل کر رہی ہے یا نہیں۔ کل کی ملاقات سے مجھے تاثر ملا ہے کہ گورنمنٹ کو بہت زیادہ احساس ہے کہ Radicalisation کو روکنا چاہئے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ سب سے ضروری کام کون سا ہے جس سے Radicalisation کو ختم کیا جا سکے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:

تمام بڑی حکومتوں کا ایک گروپ ہے۔ ان کی یو این جنرل اسمبلی میں ایک آواز ہے۔ کینیڈا G-8 ممالک کا بھی حصہ ہے۔ ان سب کی ایک اکٹھی کوشش ہونی چاہئے۔ اس لئے میں ہمیشہ کہتا ہوں اور کل بھی میں نے اشارۃً اپنے خطاب میں کہا تھا کہ گورنمنٹ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور Radicalisation کو ختم کرنے کے لئے اقدام کرنے چاہئیں۔ مثلاً یوکے میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو مولویوں کے زیر اثر ہے۔ وہاں میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ گورنمنٹ کو ان کے مدرسوں، سکولوں اور مساجد پر جہاں خطبات دیئے جاتے ہیں گہری نظر رکھنی چاہئے۔ انٹرنیٹ کا بھی ایک کردار ہے۔ اس کو بھی مانیٹر کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے اقدام ہیں جو اٹھانے چاہئیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا۔ اس وقت امریکہ کے ایک Presidential Candidate نے بعض ایسے اقدام تجویز کئے ہیں جو بہت سخت ہیں۔ آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:

لگتا ہے کہ آپ کی رائے میں وہ بھی Radical ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا۔ Radical لفظ کے معنی اور اس کی تجاویز کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ واقعتاً Radical ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا:

جس طرح وہ اپنی Campaign چلا رہا ہے لگتا ہے کہ وہ پریذیڈنٹ نہیں بننا چاہتا۔ اگر وہ امریکہ کا پریذیڈنٹ بن جاتا ہے تو امریکہ میں بہت سے Ethnic گروہ ہیں۔ افریقن امریکن کی لاکھوں میں تعداد ہے۔ اسی طرح مسلمان بھی ہیں۔ اگر وہ یہ کہتا ہے کہ وہ افریقن کے ساتھ ایسا سلوک کرے گا اور مسلمانوں کے ساتھ بھی اور ایشیا کے لوگوں کے ساتھ بھی تو یہ فضول بات ہے۔ اگر وہ واقعتاً جیت جاتا ہے میرا نہیں خیال کہ وہ سب کچھ کرے گا جو وہ کہتا ہے اور نہ ہی اپنی بیان شدہ پالیسیوں پر عمل کرے گا۔ کیونکہ اس کو ایک پارٹی کی حمایت ہے اور پارٹیوں کی اپنی Manifesto ہوتی ہے جس پر عمل کرنا لازمی ہوتا ہے۔ میرا نہیں خیال کہ وہ سب کچھ کرے گا جو وہ کہہ رہا ہے۔ ہاں جو وہ کر رہا ہے وہ صرف الیکشن جیتنے کی ترکیب ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا۔ اس کے بعض اعمال سے نفرت اور دقیانوسی تصورات پھیل رہے ہیں۔ غیر......لوگوں کو آپ اس بارہ میں کیا نصیحت کرتے ہیں۔ خاص طور پر کینیڈا اور امریکہ کے لوگوں کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟ وہ اپنے مسلمان دوستوں سے کیسا رویہ اختیار کریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:

اگر ایک مسلمان اچھا شہری ہے تو انہیں ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ یہی اصل بات ہے۔ چونکہ وہ دونوں ایک ہی ملک کے شہری ہیں تو انہیں امن کے ساتھ رہنا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمان اپنے ملک کے وفادار نہیں اور اس معاشرے سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ یہ سچی بات نہیں ہے۔ کیونکہ اگر وہ وفاداری نہیں کر رہے تو یہ ان کا اپنا عمل ہے۔ (دین) کی تعلیم نہیں ہے۔ (دین) کی تعلیم تو یہ ہے کہ اپنے وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جیسے آپ اپنے خالق کا حق ادا کرتے ہیں اسی طرح مخلوق کا بھی حق ادا کرنا چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ہم وطن کی عزت کریں۔ اگر یہ ہو تو پھر کوئی نفرت باقی نہیں رہے گی اور نہ ہی کوئی اور مسئلہ پیدا ہوگا۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ نے انٹرنیٹ کے بارہ میں ذکر کیا۔ لیکن وہ ایک فائدہ مند چیز بھی ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی جماعت نئی ایجادات کو نوجوان ...... کے فائدے کے لئے استعمال کر سکتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:

ہمیں تو صرف احمدی نوجوانوں کی فکر ہے۔ ہم Radicalised نہیں ہو رہے باوجود اس کے کہ ہمارے نوجوان انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔ ان کے پاس بھی انٹرنیٹ کی Access ہوتی ہے۔ لیکن اس میں سے بری چیزیں لینے کی بجائے وہ اس سے سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے بہت سے فائدے بھی ہیں۔ اگر طلباء کو سکھایا جائے اور والدین مانیٹر کریں تو پھر انٹرنیٹ کے ذریعہ کوئی Radicalisation نہ ہو اور حکومتوں کو بھی بعض اقدام کرنے چاہئیں۔ مجھے نہیں پتہ کہ آپ کی آزادی پر اثر پڑتا ہے یا نہیں لیکن انٹرنیٹ بعض حالات میں مانیٹر ہونا چاہئے۔ لیکن بعض صورتوں میں انٹرنیٹ کی کمپنیاں کبھی بھی کسی شخص کے ذاتی اکاؤنٹ میں مداخلت کی اجازت نہیں دیتیں۔ لیکن ملک کے فائدہ کے لئے ان کو یہ کرنا چاہئے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا۔ کینیڈا کے رہائشیوں کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:

احمدیوں کا یہی پیغام ہے کہ ہم قانون کی پابندی کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم تو ہمیشہ اس بات کو مانتے ہیں جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ اپنے وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ یہی پیغام میں ہمیشہ سے دیتا آیا ہوں۔ ہمارے بچوں کو شروع سے یہی سکھایا جاتا ہے کہ تم نے قانون کی پابندی کرنے والا بننا ہے، تم نے ملک کا وفادار بننا ہے اور تم نے ملک میں رہتے ہوئے معاشرے کا حصہ بننا ہے۔ بچوں کے علاوہ بڑوں کو بھی یہی سبق دیا جاتا ہے۔ خاص طور پر جو یہاں ہجرت کر کے آتے ہیں۔ لہٰذا یہاں جو احمدی مہاجرین ہیں وہ بھی اچھی طرح معاشرے میں ہم آہنگی اختیار کر چکے ہیں اور جب کوئی معاشرے کا حصہ بن جائے پھر وہ اپنے آپ کو اجنبی محسوس نہیں کرتا۔ جیسے میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ جب آپ قانون کی پابندی کرنے والے ہوں گے تب آپ کو ملک کے تمام قوانین پر عمل کرنا ہوگا۔

یہ انٹرویو بارہ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں دوبارہ فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 24 خاندانوں کے 112 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

آٹوا (Ottawa) کی مقامی جماعت کے علاوہ مانٹریال (Montreal) سے بھی بعض فیملیز 200 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پندرہ منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

بعدازاں تصاویر کا پروگرام ہوا۔ لوکل مجالس عاملہ، خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کی مجلس عاملہ اور دیگر کارکنان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اس کے بعد سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النصیر کے بیرونی احاطہ اور قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا اور باقاعدہ بیت کی تعمیر کی پلاننگ کے لئے جگہ کا جائزہ لیا۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں بھی تشریف لے گئے اور کھانے کے انتظام کا معائنہ فرمایا۔

اب پروگرام کے مطابق یہاں بیت النصیر سے رہائش گاہ کے لئے روانگی تھی اور پھر وہاں سے آگے واپس ٹورانٹو کے لئے روانگی تھی۔

تمام احباب جماعت مرد و زن، بچے بچیاں، جوان بوڑھے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور یہاں سے رہائش گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ دو بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

ٹورانٹو روانگی

اب پروگرام کے مطابق یہاں سے ٹورانٹو، Peace Village کے لئے روانگی تھی۔

چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ مانٹریال (Montreal) سے خدام کی ایک ٹیم سیکیورٹی ڈیوٹی کے لئے آٹوا (Ottawa) آئی تھی۔ ان سبھی خدام کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرف مصافحہ بخشا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ ٹورانٹو کے لئے روانہ ہوا۔

آٹوا (Ottawa) سے احمدیہ پیس ویلج (Maple) کا فاصلہ 495 کلومیٹر ہے۔ پروگرام کے مطابق راستہ میں Kingston شہر میں کچھ دیر کے لئے رک کر نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔

مقامی جماعت نے یہ انتظام Travelodge ہوٹل کے ایک ہال میں کیا تھا۔

210 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ سات بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ بعدازاں یہاں سے آگے سفر جاری رہا اور مزید 285 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد رات دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیس ویلج (Peace Village) تشریف آوری ہوئی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی احمدیہ ایونیو سے گزرتے ہوئے بشیر سٹریٹ میں داخل ہوئی تو اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر ہزاروں افراد جن میں مرد و زن، بچے بچیاں شامل تھے نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور اپنے آقا کا بڑا والہانہ استقبال کیا۔ تین دن کے وقفہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیس ویلج میں دوبارہ آمد پر ہر کوئی خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ سبھی نے اپنے ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے اور ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور پھر اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

Parliament Hill میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وزٹ کی بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی۔

حضور انور کے بارے میں

وزیراعظم کا ٹویٹ

وزیراعظم Justin Trudeau نے خود اپنے ٹویٹر اکاؤنٹ پر لکھا:

مجھے آج Ottawa میں احمدیہ جماعت کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد سے مل کر خوشی ہوئی۔
#CaliphinCanada

اس Tweet کو 2750 لوگوں نے آگے Retweet کیا اور 3773 لوگوں نے اسے پسند کیا۔

میڈیا کوریج

کینیڈا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ دیکھا جانے والا خبروں کا TV چینل The CBC National نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ وزیراعظم جسٹن ٹروڈو (Justin Trudeau) کی ہونے والی میٹنگ کی خبر دی۔ نیز کینیڈا کے سب سے زیادہ مشہور اور قابل جرنلسٹ Peter Mansbridge نے حضور انور کا جو انٹرویو لیا تھا اس کی جھلکیاں نشر کیں اور ساتھ بتایا کہ یہ انٹرویو اس ہفتہ کے دوران نشر کیا جائے گا۔

TV چینل کی اس خبر کو پانچ ملین افراد نے دیکھا۔

سوشل میڈیا (ٹویٹر، فیس بک) کے ذریعہ 4.5 ملین افراد تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے Parliament Hill کے دورے اور وزیراعظم کی حضور انور کے ساتھ ملاقات اور میٹنگ کی خبر پہنچی۔

ٹویٹر اور سوشل میڈیا کے ذریعہ وزیراعظم کے علاوہ وفاقی وزراء اور پارلیمنٹ کے ممبران نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات اور حضور انور کے پارلیمنٹ وزٹ کے بارہ میں خبر دی۔

کینیڈا کے سب سے زیادہ پڑھے جانے والے فرانسیسی اخبار Le Journal Montreal (جس کے قارئین کی تعداد چھ لاکھ سے زیادہ ہے) نے حضور انور کے پارلیمنٹ وزٹ کی خبر اس بات پر اعتراض کرتے ہوئے دی کہ ...... نے پارلیمنٹ میں نماز ادا کی اور خواتین ممبران پارلیمنٹ نے اپنے سروں کو کیوں ڈھانپا ہوا تھا۔ گو اس صحافی نے مخالفانہ طرز پر خبر دی لیکن اس مخالفت کے نتیجہ میں کینیڈا کی ایک بڑی فرانسیسی بولنے والی تعداد کو احمدیت کا پیغام پہنچا۔

اس صحافی نے اپنی خبر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذکر (احمدیت) کے خلیفہ کے خطاب کے حوالہ سے کیا۔ نیز پارلیمنٹ کے ان ممبران کا ذکر کیا جنہوں نے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا اور اس صحافی نے ان ممبران سے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔

اسی دن پارلیمنٹ کی ممبر جوڈی سگرو (Judy Sgro) کے چیف آف سٹاف نے اس کا جواب دیا۔ جو اس اخبار نے اسی دن شائع بھی کیا۔

چیف آف سٹاف نے اس کے جواب میں لکھا کہ ان ممبران نے اپنی مرضی سے اپنا سر ڈھانپا تھا نہ کسی کے کہنے پر۔ کیونکہ احمدی مرد و خواتین حضرات ہمیشہ باحیا رہتے ہیں اور پردہ کا لحاظ کرتے ہیں اس لئے جوڈی سگرو نے اپنی خوشی سے اپنا سر ڈھانپا۔

اس خبر اور پھر اس کے جواب کے ذریعہ کینیڈا کے سارے فرانسیسی صوبہ میں احمدیت کا پیغام پہنچا۔

19 اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 52 خوش نصیب خاندانوں کے 255 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان کے علاوہ 14 خواتین نے انفرادی طور پر علیحدہ علیحدہ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی مختلف جماعتوں Brampton، Abode of Peace، Maple، Vaughn، بیری، مالٹن، پیس ویلج اور ٹورانٹو سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان، بنگلہ دیش اور شارجہ سے آنے والی بعض فیملیز اور احباب نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ان سبھی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے طلباء اور طالبات کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے تین بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس پروگرام میں 35 فیملیز کے 145 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس کے علاوہ 14 سنگل افراد نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں شہدائے لاہور کی فیملیز بھی تھیں اور سیریا سے عرب مہاجرین کی فیملیز بھی تھیں۔ ہر ایک ان میں سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف اور مشکلات دور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ

باہر نکلے۔

طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور ان کی پریشانیوں اور تکالیف اور مشکلات راحت وسکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں اور یہ بابرکت گھڑیاں انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئیں۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر سے بیت الذکر جانے کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ کے دونوں اطراف مرد وخواتین کے ہجوم نے والہانہ انداز میں اپنی فدائیت اور محبت کا اظہار کیا۔ خواتین جہاں پیارے آقا کے دیدار سے خود فیضیاب ہو رہی تھیں وہاں اپنے چھوٹے بچوں کو دونوں ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے اپنے آقا کا دیدار کروا رہی تھیں۔ سردی کے موسم میں یہ عشاق اپنے آقا کے دیدار کے لئے گھنٹہ گھنٹہ بلکہ اس سے زائد وقت کھڑے رہتے ہیں کہ نہ جانے کس وقت حضور انور کا اس راہ سے گزر ہو اور ہم خلیفۃ المسیح کے چہرہ کی ایک جھلک دیکھ سکیں۔

انتظار کرنے والوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو دور دور سے اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک عرب احمد درویش صاحب بھی ہیں جن کے گھر کا راستہ بذریعہ کار 40 منٹ ہے لیکن کار نہ ہونے کی وجہ سے یہ اکثر بس پر دو گھنٹے کا سفر کر کے آتے ہیں اور پھر اس جگہ پر اپنے آقا کے دیدار کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جہاں سے حضور انور کا گزر ہونا ہوتا ہے اور پھر جب حضور انور ان کے قریب سے گزرتے ہیں تو یہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتے اور اکثر بے اختیار ہو کر بلند آواز سے کہتے ہیں، احبک یا (-) کہ اے (حضور) میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

روزانہ چار گھنٹے کا سفر اور دو تین گھنٹے بیت کے اردگرد گزارنے سے ان کا واحد مقصد خلیفہ وقت کی زیارت اور حضور کے پیچھے نماز ادا کرنا ہے۔

کسی زمانے میں ان کا تعلق سیریا کے بعض متشدد گروپس سے تھا ان کے بھائی عبداللہ درویش صاحب نے پہلے بیعت کی تو یہ اپنے بھائی کے سخت مخالف ہو گئے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی تو احمدیت سے شدید مخالفت اور نفرت محبت میں بدل گئی۔ اکثر کہتے ہیں کہ نماز کی جو لذت خلیفہ وقت کی اقتداء میں نصیب ہوئی ہے۔ ایسی لذت مجھے پہلے کبھی کہیں بھی نہیں ملی۔

ان پروانوں میں ایک نوجوان میاں بیوی بھی ہیں جو ہر اس راہ پر آن کھڑے ہوتے ہیں جہاں سے خلیفہ وقت کا گزر ہونا ہوتا ہے۔ جب حضور انور تین دن کے لئے آٹوا تشریف لے گئے تو یہ جوڑا پروانوں کی طرح وہاں بھی جا پہنچا۔ جب ان سے بات ہوئی تو کہنے لگے کہ ہم دونوں مانٹریال سے قریباً 500 کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئے ہیں اور ہم نے ایک ماہ کے لئے پیس ولیج میں ایک بیسمنٹ کرایہ پر لی ہے اور ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیارے آقا کا دیدار کریں اور حضور کی اقتداء میں زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کریں۔

ان راہوں پر کھڑے ہونے والوں کے نیک جذبات، ان کے دلوں کی کیفیات اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اپنے محبوب آقا کو اپنے درمیان اپنے گلی کوچوں میں چلتا ہوا دیکھ کر ان لوگوں کے نصیب جاگ اٹھے ہیں۔ اللہ یہ سعادتیں اس بستی کے مکینوں کے لئے مبارک کرے۔ آمین

20۔اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی خدمت میں روزانہ مرکز لندن اور دنیا کے دوسرے مختلف ممالک سے رپورٹس اور خطوط موصول ہوتے ہیں اور حضور انور ساتھ ساتھ ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

نماز جنازہ حاضر وغائب

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبدالرحیم صاحب مرحوم کی نماز جنازہ حاضر اور نو مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم عبدالرحیم صاحب نے 15 راکتوبر 2016ء کو 53 سال کی عمر میں وفات پائی۔

مرحوم انتہائی ملنسار، غریب پرور اور دل موہ لینے والی شخصیت کے مالک تھے۔ اپنی اہلیہ سے ان کا سلوک بہت اعلیٰ تھا۔ جماعتی تحریکات پر باقاعدہ چندوں کے علاوہ مالی قربانی دل کھول کر کرتے۔ گردوں کی لمبی بیماری کے دوران نہایت صبر کا مظاہرہ کیا۔ خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔

درج ذیل احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم رانا منور احمد خان صاحب (کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

27 راگست 2016ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب کاٹھگڑھی سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے بیٹے اور حضرت چوہدری عبدالسلام صاحب کاٹھگڑھی کے پوتے تھے جنہوں نے 1903ء میں حضرت مسیح موعود کے سفر جہلم کے دوران لاہور میں دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم نے ملازمت کا آغاز تعلیم الاسلام کالج کی لائبریری سے کیا۔ پھر 50 سال دفتر وصیت میں انتہائی اخلاص سے خدمت کی توفیق پائی۔ آدھی رات کو بھی کسی موصی کی وفات کی خبر ملتی تو وصیت کی کارروائی کے لئے اسی وقت دفتر چلے جاتے تاکہ ورثاء کو اس معاملہ میں پریشان نہ ہونا پڑے۔ مرحوم نہایت سادہ مزاج، خوش اخلاق وملنسار تھے۔ ہر ایک سے اچھا اور دوستانہ تعلق تھا۔ دفتر میں تمام کارکنان سے باہم محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ وہ سبھی آپ کی عزت کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم خالد احسان صاحب (آف لاہور)

14 راگست 2016ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ 2001ء میں بیعت کی اور بہت جلد ایمان و اخلاص میں ترقی کی۔ مجلس انصار اللہ علاقہ لاہور میں بطور آڈیٹر اور نائب ناظم علاقہ خدمات بجالاتے رہے۔ اپنی اہلیہ کے ساتھ مل کر بچوں کو دینی تعلیم اور قرآن کریم سکھانے کی کلاسز لگاتے رہے۔ دعوت الی اللہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خادم خلق انسان تھے۔ نہایت شریف النفس اور مرنجاں مرنج تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

☆ مکرمہ صادقہ ثریا صاحبہ (ربوہ)

10 جون 2016ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مخلص اور تعاون کرنے والی خاتون تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔ آپ مکرم لیاقت احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ منصوبہ بندی کمیٹی ربوہ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرمہ بڈیا صاحبہ (مصطفیٰ آباد فیصل آباد)

سال 2013ء میں 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ انڈونیشیا سے آئی تھیں۔ جائیداد وغیرہ چچا نے چھین لی تھی۔ 1964ء میں فیصل آباد میں بیعت کی۔ نمازوں کی پابند، خلافت سے محبت رکھتی تھیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔

☆ مکرمہ مصباح النصر صاحبہ (اہلیہ مکرم نوید احمد باجوہ صاحب۔ ربوہ)

مرحومہ کا بچپن ہی سے جماعت کے ساتھ عمدہ تعلق تھا۔ ناصرات اور لجنہ اماء اللہ میں خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ دیندار، دعا گو، صابر وشاکر اور بہادر خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ مریم سکول ربوہ میں ٹیچر تھیں اور بیسٹ ٹیچر کے انعامات لیا کرتی تھیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

☆ مکرم رشد المنان صاحب (ابن مکرم عبدالمنان شاد صاحب مرحوم یوکے)

26 راگست 2016ء کو 47 سال کی عمر میں انگلستان میں وفات پا گئے۔ مرحوم اعلیٰ صفات کے مالک، خوش مزاج، غریبوں کے ہمدرد، رشتوں کو عزت دینے والے اور جوڑنے والے نیک انسان تھے۔ آپ جماعت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ خلیفہ وقت کے ساتھ بڑا پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔ صدر صاحب جماعت کے ساتھ تعاون مثالی تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم)

16 ستمبر 2016ء کو 74 سال کی عمر میں انگلستان میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کا بچپن قادیان میں گزرا۔ تہجد گزار نیک خاتون تھیں۔ لمبا عرصہ کرونڈی میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے غیر معمولی اور گہرا لگاؤ تھا۔ حضور انور کے خطبات اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے درس القرآن کی ریکارڈنگ بہت باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ آپ کا زیادہ تر وقت تلاوت قرآن کریم اور جماعتی کتب ورسائل کے مطالعہ میں گزرتا۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر عبداللہ پاشا صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ (آف لاہور)

گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، بہت نیک، پرہیزگار اور صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ خلافت سے انتہائی پیار اور اخلاص کا تعلق تھا۔ حضرت مسیح موعود اور خلافت کے لئے بہت غیرت رکھتی تھیں۔ آپ اپنے گاؤں 33 چک ضلع سرگودھا کی 30 سال صدر لجنہ رہیں اور انتہائی محنت اور اخلاص کے ساتھ اس ذمہ داری کو سرانجام دیتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم امتیاز احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ (جرمنی) کی نانی تھیں۔

☆ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب (آف چک L9/128 ضلع ساہیوال۔ حال ربوہ)

3 راگست کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے ساہیوال قیام کے دوران نائب امیر ضلع ساہیوال کے علاوہ مقامی جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ آپ کچھ عرصہ سے ربوہ کے محلّہ بشیر آباد میں اپنے بیٹے مکرم انوار احمد انوار صاحب مربی سلسلہ کے پاس مقیم تھے۔ آپ کے ایک پوتے مکرم سلطان نصیر احمد صاحب بھی مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 34 فیملیز کے 175 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں Durham، Peace Village، Scarborough، Abode of Peace، Rexdale، Weston، Bradford، Milton، Brentford، Toronto اور Richmond Hill سے آئی تھیں۔

یہ سبھی وہ فیملیز تھیں جو اپنے پیارے آقا سے اپنی زندگی میں پہلی بار مل رہی تھیں۔ ان میں شہدائے لاہور کی فیملیز بھی تھیں اور سیریا سے آنے والے مہاجرین کی فیملی بھی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا سے باتیں کیں اور آقا کے قرب میں چند لمحات گزارے ان کے دلوں کو تسکین ملی اور سینے برکتوں سے بھر گئے اور برسوں کی دیدار کی پیاس بجھی۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی۔

عزیزم فاران احمد، حارث ابراہیم احمد، حاشر احمد خان، انتصار احمد، محمد صدیقی، رومان علی ملک، سلمان احمد، زیان ہادی، توفیق احمد، توحید احمد، یوسف کریم، زین احمد، سالک ہنجراء، ذیشان باسط مرزا، جذبہ شہزاد، ارسلان باجوہ، حسیب احمد، جاذب احمد، محتد اجوئیہ، فیض احمد، ایقان احمد

عزیزہ ہادیہ یوسف، لبیقہ رشید، ملاحت احمد، علیشا مقصود، فائزہ شہزادی، سبیکہ احمد، عارفہ بشریٰ سید، عطیہ الکافی، حنا احمد

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تازہ ہوا اور دھوپ بطور قدرتی اینٹی بائیوٹکس

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

یورپ کے ایک رسالہ Awake مارچ 2015ء کے مطابق سائنس دانوں نے بیسویں صدی کے دوران جب اینٹی بایوٹکس کی دریافت کی تو انہیں امید تھی کہ یہ نئی ادویہ بعض بیماریوں کا خاتمہ کر دیں گی اولاً تو ایسے ہی ہوا لیکن ان کے کثرت استعمال سے Anti Biotic Resistant Bacteria نے جنم لے لیا ہے۔ اس وجہ سے بعض سائنس دان ماضی کی بیماریوں کی روک تھام کرنے کے طریقہ علاج پر نظر ثانی کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک تازہ ہوا اور دھوپ کے فوائد سے استفادہ کرنا بھی شامل ہے۔

ماضی سے ایک سبق

انگلستان ماضی میں امراض کے علاج کے لئے دھوپ اور تازہ ہوا کی کثرت سے حمایت کرتا رہا ہے چنانچہ ایک مشہور فزیشن جون لٹسم Johnlettsom (1744-1815ء) نے بچوں کے تپ دق کے علاج کے لئے تازہ ہوا اور دھوپ کا نسخہ تجویز کیا۔ 1840ء میں ایک سرجن جارج بانڈنگ George Bonding نے نوٹ کیا کہ جو لوگ کھلی ہوا میں کام کرتے ہیں جیسے کاشت کار، گڈریے مویشی چرانے والے انہیں عموماً ٹی بی کا مرض نہیں ہوتا لیکن جو لوگ بند جگہوں میں زیادہ وقت گزارتے ہیں انہیں اس بیماری کا احتمال زیادہ ہوتا ہے۔

فلورنس نائٹنگل Florence Nightingale (1820-1910) نے فوجی سپاہیوں کی مرہم پٹی میں جدت پیدا کر کے بڑی شہرت حاصل کی۔ جبکہ وہ کرائمین (Crimean) جنگ کے برطانوی فوجیوں کی مرہم پٹی کر رہی تھی کہ کیا تم مریضوں کے بیڈ روم میں رات کے وقت جاتے ہو صبح کھڑکیاں کھلنے سے پہلے جاؤ تو تمہیں احساس ہوگا کہ ہوا کم مقدار اور غیر مناسب بو کا احساس دلاتی ہے چنانچہ اس نے یہ تجویز دی کہ مریض کے بیڈ روم کی ہوا اسی طرح تازہ ہونی چاہئے جیسے کہ بیڈ روم سے باہر تازہ ہوا ہوتی ہے لیکن اس سے مریض کو ٹھنڈ نہ لگ جائے اس نے کہا کہ دوسری بات جو میرے تجربہ میں آئی ہے وہ تازہ ہوا کے علاوہ روشنی ہے اس سے مراد سورج کی روشنی کرنیں اور دھوپ ہے۔ مریض کے بستر کو دھوپ لگوانا اور اس کے کپڑوں کو دھوپ میں رکھنا صحت کو تقویت دیتا ہے۔

سائنس نے 1800ء سے بہت ترقی کی ہے تاہم جدید تحقیق اسی قسم کے نتائج پر پہنچی ہے۔ مثلاً 2011ء میں چین میں ایک تحقیق سے ثابت ہوا کہ کالج کے رہائشی کمروں میں جہاں زیادہ طالب علم رکھے جائیں اور ہوا کی آمد و رفت کم ہو انہیں سانس کی متعدی بیماریوں کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے جان لیا ہے کہ قدرتی Ventilation یعنی باہر کی تازہ ہوا کا بلڈنگ کے اندر سے گزرنا انفیکشن کنٹرول کیلئے بہت ضروری ہے چنانچہ انہوں نے 2009ء میں اس بارے میں Guide Lines بھی جاری کی ہیں۔ یہ تو سب درست ہے لیکن اس کے پس پردہ وہ کون سی سائنس ہے جو ثابت کرتی ہے کہ دھوپ اور تازہ ہوا انفیکشن کو روکتی ہے۔

قدرتی جراثیم کش طریقے

یونائیٹڈ کنگڈم کی وزارت صحت کی تحقیقات کے مطابق سائنس دان یہ کوشش کر رہے تھے کہ وہ دیکھیں کہ کتنی دیر ہوا خطرناک رہے گی اگر کوئی بائیولوجیکل جنگی ہتھیار جس میں ضرر رساں بیکٹیریا ہو لندن پر پھٹ پڑے رات کے وقت یہ تجربہ کیا گیا تو دیکھا گیا کہ دو گھنٹے کے بعد بیکٹیریا مر چکا تھا لیکن جب بیکٹیریا کو ایک بند ڈبے میں اسی جگہ اور اسی ٹمپریچر اور اسی قسم کے آبی بخارات کے ماحول میں رکھا گیا تو دیکھا گیا کہ بیکٹیریا دو گھنٹے بعد بھی زندہ ہے یہ Open Air Factor کہلاتا ہے جو اچھی طرح واضح ہو گیا ہے۔ دھوپ میں بھی جراثیم کش قدرتی خاصیتیں ہیں۔ The Jounral of Hospital Infection واضح کرتا ہے کہ کثرت سے Microbes جو ہوا کے ذریعے انفیکشن کا باعث ہیں دھوپ کو برداشت نہیں کر سکتے۔

ہم اس سے کس طرح استفادہ کر سکتے ہیں؟ ہمیں کھلی ہوا اور دھوپ میں باہر نکل کر کچھ وقت ضرور گزارنا چاہئے اور سورج کی کرنوں میں تازہ ہوا میں سانس لینا چاہئے۔

☆............☆............☆

مربی سلسلہ۔ مکرم مولانا محمد صدیق امرتسری

مرحبا اے جانثارِ دینِ احمد مرحبا
اپنا جیون دین کی خاطر بسر تو نے کیا

تُو نے افریقہ و یورپ کو دیا درسِ ھُدیٰ
مشرکوں کو بت پرستوں کو بنایا با خدا

احمدیت کا تُو شاعر اور مربی کامگار
عندلیبِ گلشنِ احمد کا تھا تُو جانثار

شاعری کے فن میں تیرا اپنا ہی تھا اک مقام
تُو نے لوگوں کو پلایا نیکی و تقویٰ کا جام

تیرے ہر اک شعر میں تھی تازگی، رخشندگی
تیرے نغموں میں ہدایت کی تھی اک تابندگی

اے خدا صدیق پر نازل ہوں تیری رحمتیں
جنت الفردوس میں پائیں وہ مومن برکتیں

خواجہ عبدالمومن

14

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

تقریب بیعت۔ طالبات کی کلاس۔ تحقیقی موضوعات پر بریفنگ اور سوال و جواب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

21۔ اکتوبر 2016ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت الذکر کے دونوں ہالوں میں مردوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ نیز مردوں کے لئے دو مارکیز بھی لگائی گئی تھیں۔ خواتین کے لئے ایوان طاہر میں انتظام کیا گیا تھا نیز خواتین کے لئے بھی دو مارکیز لگائی گئی تھیں۔

پیس ویلج کی جماعتوں کے علاوہ اردگرد کے حلقوں سے بھی احباب جماعت بڑی تعداد میں جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔ مجموعی طور پر 6400 مرد و خواتین نے حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بجکر تیس منٹ پر بیت الذکر میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

(اس خطبہ کا خلاصہ روزنامہ الفضل مورخہ 25/ اکتوبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجکر تیس منٹ پر ختم ہوا اور یہ خطبہ جمعہ بیت الذکر سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہوا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب مرحوم اور محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

بیعت کی تقریب

اس کے بعد پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔ بیعت کرنے والوں میں 14 نومبائعین اور دس نومبائعات شامل تھیں۔ حضور انور کے دست مبارک پر تین نومبائع افراد کو ہاتھ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان تین افراد کے پیچھے ایک نومبائع اپنے تین بچوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اس کے علاوہ باقی نومبائعین پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔

بیعت کی یہ تقریب MTA پر براہ راست نشر ہوئی اور ایک عالمی رنگ اختیار کر گئی۔ دنیا بھر کے ممالک کی جماعتوں نے اس بیعت کی تقریب میں شرکت کی سعادت پائی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

طالبات کی کلاس

پروگرام کے مطابق چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لائے اور کالج اور یونیورسٹی کی طالبات کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ خولہ ساہی صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ عالیہ ظفر صاحبہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ ماریہ اقبال صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی اور عزیزہ ثناء ممتاز صاحبہ نے اس کا ترجمہ بیان کیا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ پروگرام کس نے بنایا ہے؟ یہ لجنہ کا کام تو نہیں ہے۔ احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی صدر کا کام ہے۔

اس پر بتایا گیا کہ ہر یونیورسٹی کی اپنی AMSA کی صدر ہوتی ہے۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا: ایک سنٹرل بھی تو AMSA کی صدر ہوتی ہے۔

اس پر منتظم نے عرض کیا کہ وہ نیشنل سیکرٹری تعلیم کے تحت ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سیکرٹری تعلیم کا تو کوئی کام نہیں ہے۔ AMSA کو خود اپنا پروگرام بنانا چاہئے۔

اس کے بعد خولہ میاں صاحبہ نے نظم پیش کی۔

بعد ازاں لبیدہ رشید صاحبہ نے حیاء کے عنوان پر مضمون کا پہلا حصہ پیش کیا۔

سویڈن میں 28 مئی 2016ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اور ناصرات کو ایک مطمح نظر دیا کہ الحیاء من الایمان۔ یعنی حیا ایمان کا حصہ ہے۔ آج ہم حیاء کی اہمیت کے بارہ میں بیان کریں گے۔ قرآن کریم بار بار یہ نصیحت بیان فرماتا ہے کہ سچے مومن وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کے احکامات سنتے ہیں اور ان کی پیروی کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک حیاء کا پہلو اختیار کرنا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اور اجر عظیم تیار کئے ہیں۔ اس ماہ کے آغاز میں جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء کے موقع پر لجنہ سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حیاء کا مقصد عورتوں کی عزت اور پاکیزگی بڑھانا ہے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ الحیاء من الایمان یعنی کہ اس حدیث کی روشنی میں جن لوگوں میں حیاء نہیں، ان میں ایمان نہیں۔ اس لئے یہ لازمی ہے کہ ہم اس بات کو سمجھیں کہ حیاء الٰہی صفت ہے۔ تاریخ ایسی مومن عورتوں کی مثالوں سے بھری پڑی ہے جو مجسم حیاء تھیں۔ ایسی ہی ایک مثال قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے دو عورتوں کو اپنے جانوروں کو پانی پلانے میں مدد کی تھی جو حیاء کی وجہ سے پیچھے کھڑی تھیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے پس ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس حیا سے لجاتی ہوئی آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس حیاء سے اتنا خوش ہوا کہ ایسا واقعہ جس کو لوگ بھلا چکے ہوتے اس کو قرآن کریم میں محفوظ فرما دیا اور اس طرح تا قیامت لوگوں کے لئے باعث نصیحت ہوا۔

اس کے بعد عزیزہ مبشرہ صاحبہ نے اسی مضمون کا دوسرا حصہ پیش کیا۔

ہمارے لئے حضرت عائشہؓ میں بھی ایک بہترین مثال ہے۔ آنحضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے متعلق فرمایا کہ آدھا دین عائشہ سے سیکھو۔ عظیم بادشاہوں اور سرداروں نے حضرت عائشہؓ سے دین سیکھنے کا شرف حاصل کیا اور آپؓ نے اس تمام عرصہ میں حیاء کا پہلو نہ چھوڑا اور حیاء اور پردے کی ایک زبردست مثال قائم کی۔

ایک اور مثال حضرت خولہؓ کی ہے اسلام کی ایک عظیم مجاہدہ ہے۔ ایک موقعہ پر جب مسلمان اور رومن افواج کی جنگ ہو رہی تھی، مسلمان فوج نے دیکھا کہ چہرہ ڈھانکے ایک فوجی نہایت بہادری سے دشمن فوج کا مقابلہ کر رہا ہے۔ جب یہ فوجی واپس لوٹا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے پوچھا کہ اے مجاہد اسلام اپنا نام تو بتاؤ، ہماری آنکھیں تمہارے چہرے کو دیکھنے کے لئے ترس رہی ہیں پس اپنے چہرہ سے پردہ ہٹاؤ۔ اس پر اس مجاہد نے نقاب گرانے سے انکار کر دیا۔ اسے پھر کہا گیا کہ اے نوجوان ہم تمہارا چہرہ دیکھنے کے خواہاں ہیں۔ اس پر مجاہد نے کہا اے سپہ سالار میں نافرمان نہیں لیکن خدا کا یہ حکم ہے کہ میں بے پردہ نہیں ہو سکتی میں ایک عورت ہوں اور میرا نام خولہ ہے۔ پس انہوں نے نقاب اتارنے سے انکار کر دیا۔ بحیثیت ایک احمدی عورت کہ ہمیں ان مثالوں کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے جن کی معاشرہ میں عظیم خدمات ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے سارے کام حیاء کے دائرہ میں رہ کر کئے۔ اگر ہم مسلسل دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے تو ہماری حیاء ہمارے لئے روک نہیں ہوگی بلکہ ہمارے لئے طاقت اور اعتماد کا باعث ہوگی۔ جب ہم نوکریوں اور سکولوں میں جائیں گے۔ حیاء کے ذریعہ ہم لوگوں کو دین سے بھی متعارف کرا سکتے ہیں جیسے کہ لجنہ اماء اللہ نے اپنی کامیاب نیشنل تحریک Je Suis Hijabi کے ذریعہ کیا۔ حیاء ایک اعلیٰ وصف ہے جس کے ذریعہ ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ دنیا بھر کی لجنہ اماء اللہ اس الٰہی وصف کو خلوص نیت سے اختیار کرنے والی ہوں اور احمدی خواتین حیاء کا بہترین نمونہ بن جائیں جو کہ سچی مومنہ کی نشانی ہے۔ آمین

بعد ازاں عزیزہ نزہت خورشید صاحبہ (ایم اے) نے اپنی پریزنٹیشن دی۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ انہوں نے Political Theory میں ایم اے کیا ہے۔

انہوں نے بتایا میں اپنی ماسٹرز کی ڈگری یارک یونیورسٹی میں سیاسی نظریہ (Political Theory) میں کر رہی ہوں۔ میری ریسرچ کا عنوان ہے Psychological Impact of Historical and Political events on Muslims میں اپنی ریسرچ کے آغاز میں ہی ہوں اور چاہتی ہوں کہ ان واقعات کو مزید سٹڈی کرکے اپنے مقالے میں شامل کروں۔ مثال کے طور پر ایک Political Theorist جس کو میں سٹڈی کر رہی ہوں وہ Franc Pheno ہے جس نے نفسیاتی اثرات پر زور دیا ہے کہ کیوں کالونیز بنائی گئیں اور افریقنوں کو غلامی میں جکڑا گیا۔ اسی Pheno کے خیالات کو لے کر میں یہ ثابت کرنا چاہتی ہوں کہ سالہا سال کی مغربی مداخلت اور جبر سے آج مسلمانوں پر بھی انہی افریقنوں کی طرح نفسیاتی اور جسمانی اثرات اثر انداز ہیں۔ ثقافتی سامراجیت اور غیر مساوی عالمی اقتصادی طریقوں کے ذریعہ بھی جو مغرب نے مسلمان ممالک کے ساتھ کئے۔ (And through the cultural imperialism of Capitalism and its unequal global economic practices.) Pheno نے بتایا ہے کہ احساس کمتری جبر کے نتیجہ میں بھی ہو جاتا ہے اور میں بھی

یہی ثابت کرنا چاہتی ہوں کہ مغرب کی مداخلت کی وجہ سے مسلمان ممالک آج کے دور میں اسی احساس کمتری میں مبتلا ہیں۔ پس اسی وجہ سے یا تو مسلمان مغرب کی نقل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا جھوٹا جواز بنا کر بدلہ لینے کا سوچتے ہیں۔ افریقن کے متعلق Pheno نے یہ تجویز کیا تھا کہ اپنی ثقافت کو دوبارہ زندہ کریں اور اپنی مایوسیوں اور پریشانیوں کو مثبت رنگ میں دور کرکے معاشرتی اور سیاسی حیثیت کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح میں بھی یہ ظاہر کرنا چاہتی ہوں کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے آپ کو بااختیار بنانے کے لئے وہ اپنے کھوئے ہوئے ایمان کو دوبارہ قائم کریں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ریسرچ بہت اہم ہے کیونکہ ہم جو احمدی ہیں ہمیں ہمیشہ سے اس بات کا علم تھا کہ مسلمان اندرونی طور پر زخمی ہوچکے ہیں کیونکہ انہوں نے اسلام کی اصل بنیادی تعلیمات کو چھوڑ دیا ہے۔ میرے خیال میں میری ریسرچ سے ثابت ہوجائے گا کہ مسلمانوں کی روحانی اور اخلاقی حالت کی گراوٹ کس طرح ہوئی اور وہ تعلیم کی کمی اور قیادت نہ ہونے کی وجہ سے اپنی شناخت کھو بیٹھے۔

اس کے بعد عزیزہ عائشہ میاں اکرم صاحبہ نے اپنی پریزنٹیشن دی۔

میں یونیورسٹی آف ونڈزر میں پی ایچ ڈی کے دوسرے سال میں ہوں اور میرا مضمون سوشیالوجی ہے۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے میں نے جو مقالہ کا عنوان چنا ہے۔ اس پر میں نے پہلے ہی کچھ ریسرچ کی تھی اور وہ یہ ہے Muslim Women Identity religious freedom and racism in Canada. عام طور پر کینیڈا کو ایسا ملک جانا جاتا ہے جو نئے آنے والوں کو کھلی بانہوں سے خوش آمدید کہتا ہے اور آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ خاص طور پر ہر ایک اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کرسکتا ہے۔ مگر پچھلے کچھ سال سے یہاں سیاسی اور سماجی حالات بدل رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے 42 فیصد مسلمان خواتین نے مختلف طریقوں سے امتیازی سلوک محسوس کیا ہے۔ میں نے اپنی ریسرچ کے دوران 7 ایسی مسلمان عورتوں سے انٹرویو کیا ہے جو کینیڈا میں ہی پیدا ہوئیں اور یہیں جوان ہوئیں اور جو حجاب لیتی ہیں کہ وہ کینیڈین مسلمان کے طور پر کیا محسوس کرتی ہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ یہاں نسل پرستی بڑھ رہی ہے اور ایسا محسوس کرایا جاتا ہے جیسے ہم کہیں باہر سے ہیں اور بعض جگہ اپنے مذہبی عقائد کی وجہ سے بے عزتی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان سب باتوں کی وجہ سے یہ عورتیں تذبذب کا شکار ہیں۔ کہ وہ حجاب اتار دیں کیونکہ یہ ان کی شناخت کا ایک اہم رکن ہے۔ جب میں نے اپنی یہ ریسرچ مکمل کی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے ایڈمنٹن پولیس میں کنسلٹنٹ کی جاب مل گئی۔ پولیس سے کئی مسلمان عورتوں نے پوچھا کہ کیا اگر یہ پولیس آفیسر بن گئی تو اپنا حجاب پہنے رکھے گی؟ اس کے لئے ہم نے نمونہ کے طور پر ایک حجاب بنایا جو یہاں کے حفاظتی معیار کے مطابق تھا۔ (سکرین پر پولیس کا یونیفارم اس حجاب کے نمونہ کے ساتھ دکھایا گیا)۔ اگرچہ یہ حجاب پوری طرح دینی حجاب کی عکاسی نہیں کرتا مگر یہ ایک قدم ہے جس سے کینیڈا میں ...... عورت کی پہچان ہوسکتی ہے۔ کچھ عرصہ سے دوسری تنظیموں میں بھی پالیسی بدلی ہے جیسا کہ RCMP۔ میری کوشش ہے کہ اپنی پی ایچ ڈی کے دوران خاکسار یہ ریسرچ اور سٹڈی آگے بھی جاری رکھے تا کہ ہم (-) عورتوں کے لئے مثبت تبدیلی ہوتی رہے۔

اس کے بعد سارہ چرکی صاحبہ نے اپنی پریزنٹیشن دی۔

میں QUEBEC یونیورسٹی میں ماحولیاتی معلومات کے نظام میں پی ایچ ڈی کر رہی ہوں اور میرا مضمون میں (Responsible Innovation and Information System) موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے بچنے کے لئے انفارمیشن سسٹم، جدید سافٹ ویئرز اور IT کے ذریعے کام کرکے مختلف آرگنائزیشن اور لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ Responsible Innovation ایک نیا نظریہ ہے جس کو یورپ میں اپنایا گیا ہے جس میں شفاف طریق سے ایک دوسرے سے مل کر ایسا کام کرنا جو خوبیوں کے لحاظ سے اور پائیداری کے لحاظ سے سوسائٹی کے لئے ضروری ہو۔ ماحولیاتی تبدیلی کے خلاف لڑائی میں 2015ء کی کانفرنس ایک تاریخی کانفرنس تھی جس میں حصہ لینے والے تمام لوگوں نے متفق فیصلہ کیا کہ ہم کاربن کے اخراج کو کم سے کم کریں گے اور دنیا کے درجہ حرارت کو 2 ڈگری سے کم رکھنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے لئے آرگنائزیشن آپس میں مل جل کر کام کریں آئندہ کے لئے ایسا لائحہ عمل بنائیں جس سے ہم یہ ٹارگٹ حاصل کرسکیں۔ جس کے لئے جدید طریقوں کو اپنانا ضروری ہوگا۔ انفارمیشن سسٹم، سوسائٹی میں ماحولیاتی تبدیلی کے حوالے سے واقعی ایک بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ مگر اس کے کچھ منفی اثرات بھی ہوتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا آپ اپنا Subject سائنسی طور پر ڈیل کر رہی ہیں یا معاشرتی طور پر؟

اس کے جواب میں موصوفہ نے عرض کیا دونوں طرح۔ اصل میں میرا تعلق سوشل سائنس سے ہے اس لئے میں اس کے مطابق اس پر کام کر رہی ہوں اور جو اس کا معاشرتی اثر ہے اس کو سٹڈی کر رہی ہوں اور ساتھ ساتھ ماحولیاتی اور اخلاقی طور پر آب و ہوا کی تبدیلی کا اثر ہوتا ہے اسے ذمہ داریاں متعارف کروا کر حل کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ یہ خیال مجھے حضور انور کے عدل کے موضوع پر بہت سے خطابات ہیں وہاں سے آیا تھا کہ ہمیں عدل سے کام لینا چاہئے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کیا آپ نے میرا تازہ خطاب سنا ہے؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا جی سنا ہے۔ میں نے ایک مقالہ لکھنا شروع کیا ہے جس کے 3 حصے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: چین اور انڈیا کو کس طرح مطمئن کریں گے جو کہ ترقی پذیر ممالک ہیں جو انڈسٹری میں ترقی کر رہے ہیں۔ امریکہ اور یورپ نے تو 50,40 سالوں میں خوب ترقی کی ہے اور ان کی انڈسٹری انتہاء تک پہنچ گئی ہیں اور اب کہتے ہیں کہ دنیا کی آب و ہوا تبدیل ہو رہی ہے۔ تو اب چین اور انڈیا کہتے ہیں کہ جب ہم 50,40 سالوں میں ان کی طرح ترقی کرلیں تو پھر اس کے بارہ میں سوچیں گے۔

کینیڈا آبادی کے لحاظ سے چھوٹا ملک ہے لیکن چین اور انڈیا کی آبادی بہت زیادہ ہے۔ انڈسٹری میں ترقی سے قبل یورپ و امریکہ کی بددیانتی اور غلط پالیسیوں کی وجہ سے انہوں نے اپنے جنگلات کاٹ ڈالے اور اب یہ ترقی یافتہ ممالک کہتے ہیں کہ آب و ہوا کا خیال رکھو۔ اس پر یہ ترقی پذیر ممالک مغربی طاقتیں مشرقی ممالک کے خلاف ہیں۔ حضور انور کے استفسار پر موصوفہ نے عرض کیا کہ میں یہاں بطور طالبعلم آئی تھی اور اب میں یہاں مستقل رہائش پذیر ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سب پریزنٹیشنز کرنے والیوں کا تعلق سوشل سائنس کے ساتھ ہے۔ کیا یہاں کوئی خالص سائنس میں پی ایچ ڈی نہیں کر رہا۔

ایک طالبہ نے عرض کیا کہ میں فارمیسی پڑھ رہی ہوں۔ میرا سوال ہے کہ ان ممالک میں لجنہ کس طرح مختلف پروفیشنل میڈیکل سروسز جماعت کو فراہم کرسکتی ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کو چاہئے کہ بچوں کی تربیت کریں اور ان کو بچوں کی صحت پر خاص توجہ کرنی چاہئے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا ہم دوسرے ممالک یا دوسرے علاقوں میں وقف عارضی کرکے میڈیکل سروسز فراہم کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ صرف تعلیم یافتہ لجنہ یہ کرسکتی ہیں سب نہیں۔ آپ کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ لجنہ کو ایک ٹیم تشکیل دینی چاہئے جو اس کام میں تعلیم یافتہ ہوں اور جن میں دوسری لجنہ کو صحت کی دیکھ بھال سکھانے کی صلاحیت ہو۔ مثلاً کہ کس طرح گھروں کی صفائی کرنی چاہئے اور کس طرح حفظان صحت ہو۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہاں بہت سے گھر ایسے ہیں جہاں صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ بعض اوقات تو صفائی کے بغیر 20,10 دن گزر جاتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ مجھے یہاں کا تو علم نہیں۔ لیکن یوکے میں سکولوں سے شکایات آتی ہیں کہ ایشیائی طلباء کی مائیں بچوں کی صحت کا خیال نہیں رکھتیں یہاں تک کہ ان کے ناخن تک نہیں تراشتیں۔

آپ کو چاہئے کہ آپ لجنہ کو اپنی تجاویز دیں اور وہ دیکھیں کہ ان تجاویز پر کس طرح عملدرآمد ہوسکتا ہے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں Meticulous Genetics میں کام کر رہی ہوں۔ میں خاص طور پر کینسر کے Genes پر کام کر رہی ہوں جس میں ایک جین (Gene) پر سٹڈی کر رہی ہوں کہ وہ کہاں سے اور کس طرح کام کرتا ہے؟

اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا جسم کے اندر سے ہی کوئی اینٹی باڈی پیدا ہوں گی۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ کیونکہ جین (Gene) کنٹرول کرتا ہے اس کی گروتھ وغیرہ۔ تو ہم ریسرچ کر رہے ہیں کہ اگر وہ جین ختم ہوجائے تو ہم کس طرح اس کا اثر واپس لاسکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جین کنٹرول کرتا ہے جب وہ متاثر ہوتا ہے یا انفیکٹڈ (Infected) ہوتا ہے۔ جب پروٹین نہیں بن رہی ہوتی تو وہ کینسر بن جاتا ہے۔ سٹم سیل Stem Cell کے ذریعے ہوسکتی ہے؟

موصوفہ نے عرض کیا کہ ہم کسی ماڈل جین (Gene) پر کام کرتے ہیں اور میں ایک ایسے Worm پر کام کر رہی ہوں جس کا پاتھ وے انسان کے Gene کے پاتھ وے جیسا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یعنی جب جین (Gene) ختم ہوگیا تو اس کو ڈویلپ (Develop) کرنا ہے۔ یا اس کی ایک طرح سے ری برتھ (Rebirth) کرنی ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ جب جین (Gene) ختم ہوجاتا ہے تو اس کا کام ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کسی اور طریقے سے ہوجائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کہاں تک ریسرچ پہنچی ہے؟

موصوفہ نے عرض کیا کہ میرا کام جہاں تک ہے مجھے دو Suppressor ملے ہیں جن پر ہم مزید ریسرچ کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کے متعلق کہیں اور بھی ریسرچ ہو رہی ہے؟ یعنی یہ پتہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ کون سا خاص جین (Gene) ہے جو یہ کرتا ہے؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ جین کا پتہ چل گیا ہے مگر وہ کس طرح یا کس طریقے سے کرتا ہے یہ پتہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ لندن میں کسی نے والدین کا جینز (Genes) لے کر ماں کا کسی اور عورت کے ساتھ بدل کر کیا ہے (کیونکہ وہ Fertilize نہیں کر رہا تھا) تو کیا اس طرح کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انہوں نے جین (Gene) بدل دیا نہ۔ یہ تو ایک طرح کی کلوننگ

(Cloning) ہے۔ اس کی مذہبی حوالے سے اجازت نہیں ہے۔

بعدازاں حضور انور نے فرمایا: اور کون ہے خالص سائنس میں؟

اس پر ایک طالبہ نے عرض کیا کہ میرا Medical Radiation Science کا Background ہے۔ یعنی میں Radiation Therapy کیا کرتی تھی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو بڑی خطرناک چیز ہے۔ پوری طرح اپنے آپ کو ڈھانپتی ہو۔ احتیاط کرتی ہو۔

موصوفہ نے عرض کیا: اب تو سائنس نے اتنی ترقی کرلی ہے کہ دوسرے کمرے سے ہی کمپیوٹر میں دیکھ کر تھراپی ہوجاتی ہے۔ اب کیونکہ میرے الحمدللہ تین بچے ہوگئے تھے تو مجھے اپنی فیلڈ چھوڑنی پڑی تھی مگر اب میں ماسٹر آف میڈیکل فزکس کرنا چاہتی ہوں۔

ایک طالبہ نے عرض کیا کہ میں فزکس میں ماسٹر کررہی ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کمال ہوگیا۔ تھیسس (Thesis) بھی لکھ رہی ہو؟ کیا نام ہے مضمون کا؟

موصوفہ نے بتایا Theoretical Atomic Physics

اس پر حضور انور نے فرمایا: یعنی اس میں میتھ میٹکس (Mathematics) زیادہ ہوتا ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ ایسا ہی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اٹلی میں جو ڈاکٹر عبدالسلام کا انسٹیٹیوٹ ہے آپ وہاں جاسکتی ہو۔

ایک طالبہ نے عرض کیا کہ میں پاکستان سے پچھلے سال آئی ہوں میں نے B.Sc Honors کیا ہے Medical Radiation Sciences کے طور پر اور یہاں کینیڈا آکر پوسٹ گریجوایٹ آنرز کیا ہے اور اب میں Technologist جاب کررہی ہوں۔

ایک طالبہ سے حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ بچے کو بھی پال رہی ہو اور ساتھ ساتھ پڑھائی بھی کررہی ہو۔ تمہارا شوہر بھی مدد کرتا ہے؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ جی حضور وہ پاکستانی ہے اور کافی مدد کرتے ہیں وہ خود بھی پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ یہ تھوڑا مشکل ہے۔ میرا بھی یہی سوال ہے کہ کس طرح ہم باہمی طور پر ایک دوسرے کی مدد کے ساتھ گھر میں توازن برقرار رکھ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: عورت کے لئے بڑا جہاد یہی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرے تاکہ وہ مستقبل میں کامیاب سائنسدان، ریسرچرز، ڈاکٹرز، انجینئرز اور اچھے سیاستدان بن سکیں۔ میں نے یہ بات یہاں یا کہیں اور کسی خطاب میں بھی کہی تھی۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ حضور یہی میری نیت ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کے ساتھ ساتھ میں بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کرلوں اور میں کوشش کرتی ہوں کہ بہانے بہانے سے اپنے ساتھیوں اور پروفیسرز کو دعوت الی اللہ بھی کروں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر یہ نیت ہے تو بہت اچھا ہے۔ اگر اپنی تعلیم آپ دعوت الی اللہ کے لئے بھی استعمال کررہی ہیں تو یہ بھی اچھا ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ میرا ایک اور سوال ہے ڈے کیئر (Day Care) کے متعلق۔ میں نے اپنے بچہ کو جب وہ ڈیڑھ سال کا تھا ڈے کیئر میں ڈالا تھا تاکہ میں اپنی پڑھائی پر زیادہ توجہ دے سکوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: جب بچہ 3,2 سال کا ہو تو اسے ماں کی توجہ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور اس عمر میں زیادہ وقت دینا چاہئے۔ یہی عمر ہوتی ہے جب بچہ اپنی ماں کو صحیح طرح پہچانتا ہے اور سمجھتا ہے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں سائیکالوجی پڑھ رہی ہوں۔ میرا سوال تھا کہ آجکل دماغی امراض پر بہت سٹڈی اور ریسرچ ہورہی ہے اور بہت سی دوائیاں اس میں استعمال ہوتی ہیں۔ کیا یہ صحیح طریق ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دماغی امراض کی سب سے زیادہ وجہ مایوسی اور پریشانی (Frustration) ہے یا Discontentment ہے یا جیلیسی ہے یا حسد ہے۔ بہت ساری وجوہات ہیں۔ بعض اوقات شادی کے بعد جھگڑوں کی وجہ سے ڈپریشن ہوجاتا ہے۔ بعض دفعہ ورزش نہ کرنے سے بھی ہوجاتا ہے اور دماغ پر ضرورت سے زائد بوجھ ڈال لینا وغیرہ۔ تو اس کا حل ہے کہ گھروں کے مسائل حل ہوجائیں اور قناعت پیدا ہوجائے یعنی Contentment ہوجائے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان دوسرے کی دولت یا سٹیٹس دیکھ کر حسد نہ کرے بلکہ اگر کوئی دینی لحاظ سے آگے ہو تو صرف اس کو لینے کی کوشش کرے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اس سے بندہ ذہنی طور پر ٹھیک رہے گا اور اللہ یاد رہے گا۔ اس لئے بجائے دنیا دیکھنے کے اللہ کو دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ دل کو اطمینان اور تسلی دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ ہونا چاہئے۔

پس Frustration بڑھنے کی وجہ سے دنیا میں دماغی امراض بڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ Preferences دنیاداری ہوگئی ہے اور اس کی وجہ سے بے چینی ہوگئی ہے اور بے چینی کی وجہ سے Frustration ہے اور پھر Frustration کی وجہ سے آگے بیماریاں بڑھ رہی ہیں یہ ہیں عمومی وجوہات۔ اس لئے پنجوقتہ نمازیں پڑھو اور ذکر الٰہی کرو اور جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ دوسرے کے مال کو دیکھ کر یہ نہ کہو کہ کاش یہ میرے پاس بھی ہوتا۔ بلکہ اس کے برعکس جب کسی کو نیکی کرتے دیکھو تو خواہش کرو کہ کاش میں بھی یہ نیکی کرسکتا۔

حضور انور نے مراکش کی ایک طالبہ سے پوچھا کہ تمہیں سمجھ آئی؟ پھر فرمایا کہ یہ لوگ کبھی اردو اور کبھی انگریزی میں سوال کررہی ہیں اس لئے میں بھی دونوں زبانوں میں جواب دے رہا ہوں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ جب ہم یونیورسٹی یا کہیں اور کوئی دعوت الی اللہ کے پروگرام کرتے ہیں اور فلائرز تقسیم کرتے ہیں تو غیراز جماعت یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت ﷺ کا نام اس پر نہیں لکھنا چاہئے۔ کیونکہ لوگ اسے پھینک دیتے ہیں اس طرح بے ادبی ہوتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ان سے کہو کہ تم میں سے کسی مسلمان کا نام محمد یا احمد نہیں ہے؟ تو وہ جب اپنے نام کے سائن وغیرہ کرتے ہیں تو وہ کاغذ گاربج وغیرہ میں چلے جاتے تو اس طرح کیا بے ادبی نہیں ہوتی؟ ایک طریقہ یہ ہے کہ فلائرز پر صرف بانی اسلام (Holy Prothet of Islam) لکھ لیا کرو۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں نے سپورٹس میڈیسن Kinesiology کررہی ہوں اس میں جو خاص میری توجہ تھی وہ پبلک ہیلتھ پالیسی کو لوگوں میں پھیلانا تھی کہ کس طرح ہم دنیا کے مختلف حصوں میں خاص گروپس یا خاص علاقہ کے لوگوں کو خاص کر عورتوں اور بچوں کو ایسے پروگراموں میں لاسکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم تو صفائی کے لئے یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا الطہور شطر الایمان۔ صفائی ایمان کا حصہ ہے۔ النظافۃ من الایمان۔ نظافت ایمان کا حصہ ہے۔ پھر حفظان صحت کے لئے یہ بتایا کہ تمہیں اپنے کھانے کو ننگا نہیں رکھنا چاہئے ڈھک کر رکھنا چاہئے۔ پانی تک کو ڈھک کر رکھنا چاہئے۔ پھر جیسے پرانے زمانہ میں جب لوگ واش رومز وغیرہ کے لئے باہر جاتے تھے کیونکہ ٹائلٹ وغیرہ نہیں ہوتے تھے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صفائی کے لئے بجائے جانوروں کی ہڈیاں وغیرہ استعمال کرنے کے کم از کم صاف پتھر استعمال کرو۔ کیونکہ ہڈیوں وغیرہ میں بیکٹیریا اور جراثیم وغیرہ ہوتے ہیں۔ پس بڑی واضح تعلیم صحت کی دیکھ بھال کے لئے اسلام نے پیش کی ہے، حفظان صحت کے لئے بھی اور Sanitize کرنے کے لئے بھی۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ مجھ سے سوال ہوا ہے کہ کس طرح ہم مسلمان عورتوں یا لوگوں کو اس طرف لے کر آئیں۔ کون سا طریقہ اپنائیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ مسلمان عورتیں اتنی آگے نہیں ہوں گی اور اس میں حصہ نہیں لیں گی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر ان مسلمان عورتوں کو نہیں پتہ تو وہ Ignorant (جاہل) ہوں گی۔ کیونکہ زیادہ تر ان پڑھ لوگ ہیں۔ تم لوگوں کو تو علم ہے کیونکہ آپ لوگ پڑھ رہے ہیں۔ افریقہ یا کسی بھی ترقی پذیر ملک میں یہی حال ہے اور یہ صحت کی دیکھ بھال اور Sanitation وغیرہ کا برا حال ہے۔ تبھی تو ابولا (EBOLA) وہاں سے نکلا تھا۔ گندگی کی وجہ سے ہوا تھا۔ تو وہ مسلمان ملک تو نہیں ہیں سارے عیسائی ملک ہیں۔ تھرڈ ورلڈ ملک کا حال ہے کیونکہ ان کے پاس ایسی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ تعلیم نہیں ہے اور وسائل بھی نہیں ہیں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا لڑکیاں پڑھائی کے سلسلے میں دوسرے ملک یا دور جاکر رہ سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ یونیورسٹی کی طالبہ ہیں اور آپ کے والدین راضی ہیں بھیجنے کے لئے تو ٹھیک ہے اور یہ بات یقینی ہونی چاہئے کہ آپ وہاں لڑکیوں کے ساتھ ہی رہیں۔ لڑکے لڑکیوں کے ایک ہی ہوسٹل میں نہ ہوں۔ تو پھر جاسکتی ہو۔ ہماری بہت سی لڑکیاں ہیں جو چین میں جاکر پڑھائی کررہی ہیں، بلکہ یورپ اور مشرقی یورپ میں بھی کچھ ہماری طالبات پڑھ رہی ہیں۔ اگر آپ کے والدین آپ پر پُراعتماد ہیں تو آپ جاسکتی ہیں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا یہ بیوی کا حق ہے کہ وہ شادی کے بعد کبھی بھی حق مہر مانگ سکتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بیوی کا حق ہے کہ وہ شادی سے پہلے بھی حق مہر مانگ سکتی ہے۔ حق مہر ہے ہی اس لئے کہ تم پہلے دو۔ خاوند کا فرض ہے کہ وہ دے۔ یہ ضروری نہیں کہ میاں بیوی میں کوئی جھگڑا ہو اور تم قضاء میں جاؤ اور کہو کہ میرا حق مہر دلا کر دیں۔ حق کا مطلب کیا ہے یہی نا کہ یہ تمہارا Right ہے۔

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ میں نے جتنی عورتوں سے سنا یا پوچھا ہے تو زیادہ تر یہی کہتی ہیں کہ ان کو نہیں ملا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نہیں ملا تو یہ ان کی اپنی کمزوری ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے ایک (رفیق) نے کہا کہ حضور میری دو بیویاں ہیں اور میرا پانچ پانچ سو حق مہر ہے دونوں بیویوں کا۔ اس زمانے میں 500 کافی رقم ہوتی تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کیا تم نے ان کے ہاتھ پر حق مہر رکھا تھا؟ ہر ایک کو دیا پانچ پانچ سو روپیہ۔ جواب دیا کہ نہیں دیا۔ بلکہ انہوں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ معاف۔ حضور نے فرمایا نہیں، جاؤ اور ان کے ہاتھ پر رکھو۔ وہ بے چارے غریب بندے تھے انہوں نے کسی سے قرضہ لیا اور جاکر ایک بیوی کو 500 اور دوسری کو بھی 500 روپیہ دیا اور کہا کہ تم نے میرا حق مہر معاف کردیا تھا اب یہ واپس کردو۔ بیویوں نے کہا کہ ہم تو تمہیں غریب آدمی سمجھے تھے کہ تم نے دینا تو ہے نہیں تو گھر میں فساد کیوں ڈالیں۔ اس لئے ہم نے کہا کہ چلو معاف کیا۔ اب تم نے دے دیا ہے تو اب کوئی معاف نہیں ہونا۔ پس حق مہر کبھی بھی معاف نہیں ہوتا۔ خاوند کو کوشش کرنی چاہئے کہ پہلے دن دے دے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت مراکش کی طالبہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اپنے شوہر سے حق مہر لے لیا ہے؟

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ اعلانات صدر۔امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

تقریب آمین

مکرم وسیم احمد صاحب مربی سلسلہ مرید کے ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں۔

ملک عبدالسلام ولد مکرم ملک کلیم الرحمٰن صاحب عمر 9 سال نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ جس کی تقریب آمین مورخہ 10 ر اکتوبر 2016ء کو مرید کے ضلع شیخوپورہ میں ہوئی۔ محترم عطاء الرقیب منور صاحب مربی ضلع نے اس سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ خاکسار کو قرآن پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن پاک باقاعدگی سے پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم بشارت احمد بھلر صاحب معلم سلسلہ نوکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ نوکوٹ ضلع میر پور خاص کے دو بچوں ظفر اللہ عمر ولد مکرم محمد عمر مرڑانی صاحب اور ملائکہ یونس ولد مکرم محمد یونس مرڑانی صاحب نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ ان بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو اور خاکسار کی اہلیہ کو نصیب ہوئی۔ ان بچوں کی آمین کی تقریب مورخہ 12 ر اکتوبر 2016ء کو بعد نماز مغرب نوکوٹ شہر میں منعقد ہوئی جس میں مکرم مبشر احمد رند صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد نے بچوں سے قرآن مجید سنا اور مکرم راشد احمد عقیل صاحب صدر جماعت نوکوٹ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن پاک باقاعدگی سے پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد داؤد ناصر صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم داؤد احمد میر صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع بھکر کو برین ہیمبرج ہوا ہے۔ عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ تمام احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت سے نوازے اور فعال لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم تنویر الدین صابر صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے تایا زاد بھائی مکرم برکت اللہ صاحب ولد مکرم عنایت اللہ صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ گزشتہ دو ہفتوں سے سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مسعود احمد پاشا صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا عطاء الشافی واقف نو مورخہ 13 ر اگست 2016ء کو شادی کے 20 سال بعد پیدا ہوا۔ پیدائش کے کچھ دن بعد بیمار ہو گیا ہے۔ لاہور ریفر کیا گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے کامل صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم میاں محمد سلیمان صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم میاں عبدالمومن طاہر صاحب جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21 ستمبر 2016ء کو محض اپنے فضل و کرم سے نواسے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ناصر محمود صاحب کا پوتا اور مکرم فرخ ناصر صاحب کا بیٹا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام رومان احمد ناصر عطا فرمایا ہے اور اسے وقف نو کی تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صحت و سلامتی والی لمبی زندگی والا اور جماعت و خاندان کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم چوہدری عبدالعظیم مہار صاحب آف محمود آباد فارم حال دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمارے بیٹے مکرم جمیل احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ رشیا کو ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد مورخہ 19 ستمبر 2016ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام سجیل احمد عارش عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک غلام مصطفیٰ اعوان صاحب آف ڈھپئی ضلع سیالکوٹ کا نواسہ اور مکرم چوہدری لعل دین صاحب مہار کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے نیک، خادم دین، والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور درازی عمر والا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم منصور احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم اسامہ احمد صاحب میلبورن آسٹریلیا کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے بیٹی کا نام روحا بشریٰ احمد تجویز ہوا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ ددھیال کی طرف سے مکرم چوہدری سردار خان صاحب اور مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کاہلوں صاحب آف چک چھور کی نسل سے ہے۔ ننھیال کی طرف سے مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب و مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب چک 24 ضلع سانگھڑ کی نسل ہے۔ احباب سے دعا درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالح، صحت والی لمبی عمر والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالحمید مبشر صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد گلہار کالونی کوٹلی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ مقصودہ بیگم صاحبہ مورخہ 7 ر اکتوبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اگلے روز محترم مبشر احمد شاد صاحب مربی ضلع کوٹلی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین محترم امیر صاحب ضلع کوٹلی نے دعا کروائی۔ مرحومہ کے شوہر تقریباً 8 سال قبل وفات پا گئے تھے۔ مرحومہ نے تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ نرم مزاج اور خوش اخلاق طبیعت کی مالک تھیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حاجی مبشر احمد چیمہ صاحب سیکرٹری جائیداد محلہ نصیر آباد عزیز ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری ناصر احمد کھرل صاحب ساکن گمبٹ گوٹھ ثناء اللہ ضلع خیر پور مورخہ یکم نومبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 2 نومبر کو بعد نماز ظہر بیت العزیز نصیر آباد میں مکرم حافظ مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ ایک لمبا عرصہ سے اپنی گوٹھ میں بطور صدر لجنہ اماء اللہ خدمت کی توفیق پا رہی تھیں۔ مرحومہ نیک، ملنسار، مہمان نواز، خوش مزاج اور نفاست پسند تھیں۔ مرحومہ اپنی گوٹھ کی تمام لجنہ سے نہایت مشفقانہ تعلق رکھتی تھیں۔ نماز باقاعدگی سے ادا کرنے والی اور تہجد گزار، خلافت احمدیہ کی سچی فدائی اور واقفین زندگی سے بہت پیار کا تعلق رکھتی تھیں۔ بچوں کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے چمٹے رہنے کی اور خلیفۃ المسیح کا حقیقی سلطان نصیر بننے کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا اور متعدد نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اس غم کے موقع پر بہت سے دوست احباب تعزیت اور ہمدردی کے لئے ہمارے گھر آئے اور بہت سے احباب نے ٹیلی فون پر بھی اظہار افسوس کیا خاکسار ان سب کا از حد ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے نیز دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے کراچی کے ضلع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ از صفحہ 5: دورہ حضور انور کینیڈا

موصوفہ نے عرض کیا کہ ابھی تک نہیں لیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لیکن تم نے اس کو معاف تو نہیں کرنا۔ جب بھی تمہیں دے دے تم لے لینا۔ یعنی جب بھی اسے اچھی جاب وغیرہ ملے اور رقم اچھی ہو تو تم مانگ لینا۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسی حدیث ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ ایسی عورت کو برکت ملتی ہے جو حق مہر لیتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایسی کوئی حدیث نہیں ہے۔ برکت اسی میں ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو حق مہر وقت پر ادا کر دے۔ اگر کسی نے کوئی قرضہ لیا ہوا ہے اور مانگنے پر ادا نہیں کر رہا تو کس طرح برکت پڑ سکتی ہے۔ حق مہر مناسب ہونا چاہئے یہ نہ ہو کہ خاوند پر بہت زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے جو وہ ادا ہی نہ کر سکتا ہو۔ اس لئے جماعت میں اکثر حق مہر جو رکھا جاتا ہے وہ آدمی کی 6 ماہ سے ایک سال تک کی آمدنی ہوتی ہے۔ یہاں اوسطاً ایک آدمی 3 ہزار ڈالرز کماتا ہے تو اگر تمہارا حق مہر 18 ہزار ڈالرز سے 36 ہزار ڈالرز تک ہے تو یہ مناسب ہے۔ لیکن باہمی رضامندی سے حق مہر کم بھی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ زبردستی یا دکھاوے کے لئے زیادہ حق مہر لکھوانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے جس کی آدمی کو استطاعت نہ ہو۔

طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس سات بجکر بیس (20) منٹ پر ختم ہوئی۔ (جاری ہے)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

15

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

طلباء کی کلاس۔ تحقیقی موضوعات پر پریزنٹیشن۔ سوال و جواب اور اہم معلومات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

21 اکتوبر 2016ء

(حصہ دوم آخر)

طلباء کی کلاس

پروگرام کے مطابق سات بجکر پچیس منٹ پر کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم مرتاض ریاض صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم برہان گورایہ صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم فراز الٰہی صاحب نے Blood Cancer کے عنوان پر اپنی پریزنٹیشن پیش کی۔

میری تحقیق کا نچوڑ Cancer ہے اور اس مضمون سے جو خاص چیز میں نے پیش کرنی ہے، وہ یہ ہے کہ The in-regulating gene expression RNA. Role of the Protein PHF6 ہے، جو پورے جسم کی پیداوار کو کنٹرول کرتی ہے۔ ہمیں علم ہے کہ مختلف قسم کے کینسر ہیں۔ میری تحقیق Leukemia پر ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں بلڈ کینسر بھی کہتے ہیں اور اسی طرح بلڈ کینسر کی بھی کئی مختلف اقسام ہیں اور جس پر میری خاص توجہ ہے وہ T-AII کہلاتا ہے۔ جو خاص طور پر سفید بلڈ سیلز پر اثر انداز ہوتا ہے۔ PHF6 پروٹین پندرہ فیصد بچوں اور چالیس فیصد بڑوں میں Mutate ہوتا ہے۔ اس سلائیڈ میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ایک عام انسان کے بلڈ سیل کی شکل کیسی ہوتی ہے اور دوسری سلائیڈ میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ جن کو Leukemia ہوتا ہے، ان کا خون کس طرح ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دوسری میں بلڈ سیلز زیادہ ہیں اور بڑے ہیں اور ان میں کینسر ہے اور وہ عام بلڈ سیل کی طرح کام نہیں کرتے۔

پہلی بات یہ ہے کہ جسم میں کینسر پیدا کیسے ہوتا ہے۔ یہ وجوہات کینسر کے Hallmark کہلاتے ہیں۔ یہ 10 نشانیاں ہیں جو کہ کینسر کی علامات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ لیکن اس پریزنٹیشن میں ان (10) دس کو اختصار سے چار بیان کروں گا۔ پہلی بات جو ہے وہ لامتناہی نشوونما ہے۔ یعنی ہمیشہ رہنے والا کینسر۔ اس کو رگوں تک رسائی کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ اردگرد کے Tissues پر حملہ کرے۔ تبھی یہ کینسر کہلائی جاتی ہے۔ خاکسار کی تحقیق کا محور سیلز کا لامتناہی طور پر بڑھنا ہے۔ کیونکہ کینسر کو بڑھنے کے لئے غیر معمولی طور پر پروٹین پیدا کرنی پڑتی ہے۔ اس مرحلہ پر RNA مداخلت کرتی ہے۔ پروٹین جسم میں پیدا ہوتی ہے جب DNA کاپی ہو کر RNA بن جاتا ہے۔ RNA پھر پروٹین بنتی ہیں، جس کی وجہ سے تمام جسم میں پروٹین پیدا ہوتی ہیں۔ تو ہمارے خیال میں PHF6 کا RNA کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اور جب یہ جسم میں نہ ہو تو پھر کینسر بہت زیادہ پروٹین پیدا کر لیتا ہے۔ تو اس تھیوری کو پرکھنے کے لئے ہم نے ایک پروٹین ناک ڈاؤن تجربہ کیا۔ اس تجربہ میں ہم نے یہ کوشش کی کہ پروٹین کو سیل میں ختم کیا جائے جس طرح کہ انسانوں میں ہوتا ہے ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ حالات پیدا کریں جس طرح کسی کینسر کے مریض میں ہوتے ہیں۔ پروٹین کو ختم کرنے کے لئے ہم Gene کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم ایک وائرس لیتے ہیں اور پھر پروگرام کرتے ہیں کہ وہ Gene کو نشانہ بنائیں۔ PHF6 کو نشانہ بناتے ہیں اور اس طرح سیل مزید پروٹین پیدا نہیں کرتے۔ اسی طرح جیسے کسی شخص کو T-AII ہوتا ہے ہم یہ لیب میں کرتے ہیں اور ہمارے پاس بہت سے سیلز کی ایک پلیٹ ہوتی ہے جس میں ہم اپنے سارے وائرس ڈالتے ہیں اور سیلز میں سے پروٹین ختم کر دیتے ہیں اور یہ ہم وہ حالات پیدا کر پاتے ہیں جیسے کہ کسی کینسر کے مریض میں ہوتے ہیں۔ PHF6 پروٹین کے سیلز کو ناک ڈاؤن کرنے کے بعد ہم ان کو جمع کرتے ہیں اور Gene کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو پہلی تصویر میں ہم دیکھتے ہیں جو سیمپل ہیں جن میں کوئی وائرس نہیں ڈالا گیا تو یہ پہلی صورت ہے اس کی 1.0 یہ اس کی نارمل حالت ہے۔ تو پھر جب ہم وائرس شامل کرتے ہیں تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ PHF6 کم ہو جاتا ہے تو اس سے مجھے سمجھ آتا ہے کہ میرا طریق کامیاب ہو رہا ہے اور میں 90 فیصد اس کو ناک ڈاؤن کر لیتا ہوں اور پھر توجہ RNA پہ کرتا ہوں یا یوں کہیں کہ پروٹین کی پروڈکشن پر کیا اثر ہوتا ہے۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب ہم PHF6 ناک ڈاؤن کرتے ہیں، تو اس میں 1.5 گنا اضافہ ہوتا ہے۔ تو ظاہر ہوا کہ جب PHF6 موجود نہ ہو تو کینسر زیادہ پروٹین پیدا کر پاتا ہے اور اپنی تھوڑی سی جو نشوونما ہے اس کو قائم رکھ پاتا ہے۔ اس تحقیق کا نچوڑ یہ ہے کہ اس سے ہم بنیادی بائیولوجیکل (Biological) عوامل جن سے کینسر پھیلتا ہے سمجھ پاتے ہیں اور اس بات کے علم میں آنے سے ہم امید کرتے ہیں کہ اس سے آئندہ علاج کی صورت پیدا ہوگی۔ انشاءاللہ۔

بعد ازاں حضور انور نے طلباء سے فرمایا کہ پریزنٹیشن پیش کرنے والے سے آپ سوال پوچھیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا جب PHF6 کو ناک ڈاؤن کرتے ہیں تو اس کا کینسر پر کیا اثر ہوتا ہے؟

اس پر موصوف نے جواب دیا۔ میری تحقیق کے مطابق PHF6 ٹیومر کو روکتی ہے۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ 4 ہال مارک ہیں جن کی وجہ سے کینسر پھیلتا چلا جاتا ہے۔ کینسر پھیلنے کے لئے جن حالات کی ضرورت ہوتی ہے اس میں مدافعت PHF6 کرتی ہے۔ تو یہ ایک طرح سے ٹیومر کو روکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کیا آپ کی یہ تحقیق جاری ہے یا ابھی شروع ہونی ہے؟ یا اس کا نتیجہ کیا ہے کیونکہ آپ نے اس کے بارہ میں کچھ بتایا نہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا: میں اب تیسرے سال میں ہوں۔ ابھی تک یہ سمجھ پایا ہوں کہ مریض میں PHF6 تبدیل ہوتا ہے لیکن پہلے ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ PHF6 کیا کردار ادا کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کیا کوئی لیبارٹری میں مریضوں پر ٹیسٹ کیا ہے؟

موصوف نے عرض کیا: یہ ابھی صرف لیبارٹری تک محدود ہے لیکن میری خواہش ہے کہ اس کو دوا بنایا جائے پھر انشاءاللہ کچھ تجربہ کے لئے مریضوں کو دیئے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کو دوا کی طرف توجہ کرنی چاہئے یہ آپ کا لائحہ عمل ہونا چاہئے۔

حضور انور کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ میں M.Sc کر رہا ہوں اور ریسرچ اور میڈیسن میں داخلہ کی درخواست دے چکا ہوں۔ کینیڈا میں میڈیکل میں داخلے کے لئے سخت مقابلہ ہے اس لئے ماسٹر کی ڈگری اس میں مدد ہوتی ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: اس میں اگلا قدم کیا ہے۔ آپ کیا کر سکتے ہیں کہ یہ ثابت ہو کہ PHF6 اہم ہے۔

اس پر موصوف نے بتایا: کینسر ریسرچ اگلے قدم پر دو طریق پر تقسیم ہے۔ ایک قسم بنیادی حیاتیات کی تحقیق ہے۔ اس قسم میں آپ کو بہت مطالعہ کرنا ہوگا۔ دوسری قسم طبی ہے۔ میں بنیادی حیاتیات کی طرف متوجہ ہوں۔ میں ان سائنسدانوں کو وسائل اور علم دینے کی کوشش کرتا ہوں جو کلینیکل ریسرچ میں ہیں تا کہ وہ علاج ڈھونڈ سکیں۔ پس میں بہت سے تجربے اور ٹیسٹ کرتا ہوں تا کہ ثابت ہو کہ پروٹین یہاں مراد ہے۔ جیسا کہ C2 Hybridization کا تجربہ ہیں۔ اس میں میں پروٹین کا اچھی طرح معائنہ کرتا ہوں۔ پروٹین کو ڈال کر دیکھا جاتا ہے کہ کیا اس میں بھی کینسر آتا ہے کہ نہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی مختلف تجربے ہوتے ہیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: کیا وہ مریض جن کا کینسر اخیر تک پہنچ چکا ہے ان پر بھی یہ Knock Down طریق فائدہ مند ہوگا یا صرف ان مریض پر جن کا کینسر شروع کے مراحل میں ہے۔

اس پر موصوف نے جواب دیا۔ میری ریسرچ کینسر کی حیاتیات پر ہے نہ کہ طب پر۔ مجھے نہیں معلوم کہ طبی لحاظ سے یہ کتنا اثر انداز ہے۔ یہ جواب وہ لوگ دے سکتے ہیں جو میری ریسرچ سے علاج کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس نے تو ابھی Application کی نہیں۔ صرف لیبارٹری ٹیسٹ کر رہا ہے۔ ڈاکٹر بنے گا پھر Apply کرے گا۔ پھر دیکھیں گے کہ تحقیق کہاں تک پہنچتی ہے۔ اگر اس کو ابھی Knock Down سوال کئے تو یہ Knock Out ہو جائے گا۔

اس کے بعد عزیزم فراز احمد راجپوت نے Chemical Engineering کے عنوان پر اپنی پریزنٹیشن دی۔

موصوف نے بتایا کہ Chemical Engineering کے شعبہ میں Maggill یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کر رہا ہوں۔ جس موضوع پر میں ریسرچ کر رہا ہوں، اس کا تعارف کرتے ہوئے میں ایک واقعہ بتانا چاہتا ہوں جو کہ نہایت بڑا ماحولیات پر اثر انداز ہونے والا واقعہ تھا۔ چھ سال قبل میکسیکو کے خلیج میں تیل کی پائپ پھٹنے سے بہت زیادہ تیل پھیل گیا تھا۔ اس حادثہ کے نتیجہ میں کئی افراد جاں بحق ہو گئے تھے۔ کئی لاکھ بیرل کے تیل کا نقصان ہوا۔ جب پائپ کو ٹھیک کیا گیا تو تحقیق سے معلوم ہوا کہ برف کے موٹے ٹکڑے پائپ کے اندر جمے ہوئے تھے جن کے سبب پائپ میں دھماکہ ہوا۔ اب اگر آپ کو یاد ہو پانی فقط زیرو سیلسیئس سے کم پر برف بنتا ہے۔ لیکن سمندر کا درجہ حرارت تین سے چار سیلسیئس ہے۔ اس سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنے زیادہ درجہ حرارت پر پانی کیوں جم رہا ہے۔ میری ریسرچ اس مسئلہ کو سمجھنے پر مبنی ہے۔ یہ سمجھنے کے لئے کہ برف تین یا چار سیلسیئس پر کیوں

جم رہی ہے۔ پہلے ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ برف بنتی کیسے ہے؟ درجہ حرارت جب کم ہوتا ہے تو پانی کے Molecules اس طرز پر دوبارہ بیٹھ جاتے ہیں کہ وہ Molecules آپس میں بہت مضبوط طریق سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ پانی کا مضبوط طریق پر جڑنا برف کہلاتا ہے۔ جتنا پانی اور Molecules کم درجہ حرارت پر جم جاتا ہے اتنا ہی بڑا برف کا ٹکڑا بنتا ہے۔ جس پائپ لائن میں برف تین چار سیلسیئس درجہ حرارت پر جم رہی تھی، وہاں پانی کے ساتھ کچھ قدرتی گیس بھی تھی۔ ان گیسوں کے سبب پانی زیادہ درجہ حرارت پر بھی برف بن گیا۔ اس طرح ان پائپ لائنز میں کچھ برف کے ٹکڑے بن گئے جب قدرتی گیس Molecule برف کے ٹکڑے میں پھنس جاتا ہے۔ تو اس صورت میں پانی کے Molecule آپس میں جڑے رہتے ہیں۔ ان گیس Molecule کی وجہ سے پانی زیادہ درجہ حرارت پر بھی آپس میں جڑا رہتا ہے۔ چونکہ بعض گیس قدرتی طور پر خود ہی آگ پکڑ لیتی ہے۔ اس لئے یہ گیس Hydrates کو جلانے والی برف کہا جاتا ہے۔ اس گیس Hydrate کا بننا ایک بڑا سبب تھا کہ پائپ لائن میں برف کے ٹکڑے بن گئے اور اس طرح رکاوٹ پیدا ہوگئی۔

میری ریسرچ اس بات کو سمجھنے پر مبنی ہے کہ یہ برف کے ٹکڑے کیسے بنتے ہیں اور ہم انہیں کیسے بننے سے روک سکتے ہیں۔ جیسے کہ میں نے پہلے بتایا تھا کہ اتنے زیادہ پانی کے Molecule برف کے ٹکڑے میں شامل ہو جاتے ہیں اتنا ہی بڑا برف کا ٹکڑا بن جاتا ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ پانی کے Molecule برف کے ٹکڑوں سے دور رہیں۔ ان Molecule کو گیس Hydrate سے بھی دور رکھنا ہے۔ میری ریسرچ سے پتا لگتا ہے کہ بعض پلاسٹک پانی کے Molecule کو برف بننے سے روکتے ہیں۔ ایک اور فائدہ پلاسٹک استعمال کرنے کا یہ ہے کہ پلاسٹک بہت سستا میٹیریل ہے۔ اس کام کے لئے بہت کم مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اخراجات کے لحاظ سے سستا طریق ہے۔

میں اپنے لیب میں یہ پلاسٹک خود بناتا ہوں اور جس طریق پر میں ان کو بنانا چاہوں میں بناتا ہوں۔ میں اس بات کا تجربہ کرتا ہوں کہ کن کیمیکلز سے یہ پلاسٹک بنتے ہیں۔ جب میں پلاسٹک بنا لیتا ہوں۔ پھر میں یہ دیکھتا ہوں کہ یہ پلاسٹک کس حد تک گیس Hydrate کو بننے سے روکتا ہے۔ یہ جو بڑا ٹینک سکرین پر آپ کے سامنے ہے یہ پانی سے بھرا ہے۔ اس کو میں دو یا تین درجہ حرارت پر لے جا سکتا ہوں۔ یہی سمندر کا درجہ حرارت ہے۔ میرے پاس ایک اور ڈبہ ہے جس کے اندر میں پانی اور پلاسٹک کو ملاتا ہوں جن سے Hydrate بنتے ہیں۔ پھر میں ان میں Methane گیس ڈالتا ہوں۔ جس سے درجہ حرارت گرتا ہے تو Hydrate بنتے جاتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ کن وجوہات سے کتنے Hydrate بنتے ہیں۔ اس ریسرچ کے تحت بعض پلاسٹک کو استعمال میں لا کر میں نے برف کو بننے سے ستر فیصد تک روکا ہے۔

ابھی تک میں نے Hydrate کے منفی پہلو بیان کئے ہیں۔ یہ کہ ہمیں ان کو بننے سے کیوں روکنا چاہئے۔ اب میں ان کے فوائد بتانا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ Hydrate قدرتی طور پر سمندر کی زمین پر بنتے ہیں۔ اس لئے بہت ساری قدرتی گیس Hydrate کی شکل میں سمندر میں موجود ہے۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انہیں کیسے نکالا جائے کہ بہت زیادہ قدرتی گیس ہمیں مل جائے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ یہ قدرتی طور پر خود بخود بنتے ہیں، ہم ان گیس Hydrate سے گرین ہاؤس گیس کو کم کر سکتے ہیں۔ اگر ہم یہ گرین ہاؤس گیس جیسے کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ اور Methane کو سمندر میں ڈالیں تو وہ خود ہی Hydrate بن کر سمندر کی زمین پر چلی جائے گی اور اس طرح فضا میں گرین ہاؤس گیس کم ہو جائیں گی۔

پریزنٹیشن ختم ہونے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اب اپنے سوال کریں۔ اس نے اتنی تیزی سے سب کچھ بتا دیا ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ پلاسٹک سے دنیا میں آلودگی بڑھتی ہے۔ تو آپ کے اس طریق سے دنیا میں آلودگی زیادہ ہوگی۔

اس پر موصوف نے بتایا: یہ پلاسٹک جو ہم بناتے ہیں صرف ان پائپ لائنز میں ڈالی جاتی ہے۔ جہاں برف بن رہی ہوتی ہے۔ جب ان کا کام ہو جائے تو ان کو نکالا بھی جا سکتا ہے۔ یا پھر یہ پائپ لائن میں ہی رہتی ہیں۔ اس طرح یہ سمندر کو گندہ نہیں کرتے۔

حضور انور نے استفسار فرمایا: کیا یہ پائپ کے اندر ڈالیں گے یا باہر پینٹ کریں گے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا: پائپ لائنز کے اندر ڈالیں گے۔ جہاں پانی اور Hydrate موجود ہیں، وہاں یہ پلاسٹک جا کر برف پر حاوی ہو جاتی ہے۔ اس طرح برف بننے سے رک جاتی ہے۔ اس طرح ہم انہیں پانی اور قدرتی گیس کے ساتھ ملاتے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا۔ ایسی پلاسٹک استعمال میں لانی ہوگی جو پانی میں رہ سکے اور خراب نہ ہو۔ یہ ایسی پلاسٹک ہونی چاہئے کہ پانی سے مل کر کسی بھی طرح اثر انداز نہ ہو۔ اس پر میں ریسرچ کر رہا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: تو یہ پلاسٹک برف پر کلیۃً حاوی ہو جائے گی اور پائپ کے اندر سب کچھ ہوگا اور یہ اس لئے ہوگا کہ گیس جلد نہ بنے اور یہ ایک خود بخود طریقہ کار ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا: اصل منشاء برف بننے سے روکنا ہے۔ پھر گیس برف بننے سے خود ہی رک جائے گی اور گیس ہی رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کی ریسرچ میں برف کو کتنی حد تک روکنا ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا: جتنی زیادہ برف ہو اتنی ہی دقت آتی ہے۔ وہ دوبارہ پانی نہیں بنتی، اس لئے کوشش ہے کہ برف نہ ہی ہو۔ کیونکہ جتنی زیادہ گیس ہو، اتنا نقصان ہونے کا خدشہ ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: کیا اس سے بہتر کوئی حل نہیں ہے؟

موصوف نے عرض کیا: کئی اور حل ہیں۔ مگر ان میں اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ بعض انڈسٹری دوسرے طریق کو استعمال کر رہی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: کیا یہی ایک بڑا حادثہ ہوا تھا جو پچھلے سالوں میں ہوا اور کیا اس حادثہ سے قبل اس مسئلہ پر کوئی کام ہو رہا تھا۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ یہ ایک بڑا حادثہ تھا۔ اس طرح کے اور بھی کئی حادثات ہوئے لیکن اس مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہو رہا تھا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: ابھی ریسرچ کس حد تک ہوئی ہے اور کمپنیاں اس بارہ میں کیا کر رہی ہیں اور کتنے پیسے دیتی ہیں؟

موصوف نے عرض کیا کہ کمپنیاں یونیورسٹی کو پیسے دیتی ہیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: اگر برف تین چار درجہ حرارت پر جم رہی ہے، اس کا مطلب پانی میں کسی قسم کی آلودگی ہے۔ آپ کے پلاسٹک کے ذریعہ حل سے مزید گندگی پھیلے گی۔ اس طریق سے Isomation ہوگی۔ جو کہ خود آلودگی ہے۔ کینیڈا اور امریکہ میں پلاسٹک کی کوالٹی چیک ہو جائے گی لیکن چین جیسے ملک میں اگر یہ طریق استعمال کریں گے تو پلاسٹک کی کوالٹی گر جائے گی جس کی وجہ سے بہت آلودگی پھیلے گی۔ آپ کا یہ حل مناسب ہے یا نہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: تمہارا پروڈکٹ گیس ہے یا پانی؟ اگر پانی خراب ہو بھی جائے کیا فرق پڑے گا۔

موصوف نے جواب دیا: اگر پانی گندہ ہوگا تو برف زیادہ بن جائے گی لیکن پلاسٹک کے ساتھ کم ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کہتے ہیں کہ یہ پانی ہے۔ گیس کے زیادہ ہونے سے برف زیادہ بنے گی۔ آپ کے پلاسٹک ڈالنے سے کمی آجائے گی۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح خون کی نالیاں بند ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹر Stent ڈال دیتے ہیں۔ کیا آپ بھی ایسا کریں گے۔ یہ اس لڑکے کا سوال ہے۔ پائپ لائن وقتاً فوقتاً تبدیل کرنا ہوگا کیونکہ گیس کے سبب پائپ خراب ہو جائے گی یا اور کوئی کیمیکل ڈالو گے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا: یہ بھی دیکھا جا رہا ہے کہ کون سے کیمیکل ڈالے جائیں تا کہ برف نہ بنے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر برف زیادہ بن جائے گی۔ تو پریشر زیادہ ہونے کے سبب پائپ کے پھٹنے کا خدشہ زیادہ ہو جائے گا۔ یہ ایک اور مسئلہ ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا: اگر ہم کچھ نہ کریں تب تو پائپ ضرور پھٹے گا۔ اگر ہم پلاسٹک کے استعمال سے برف کے بننے کو کلیۃً روک دیں تو پھر یہ مسئلہ حل ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: آپ ابھی اس پلاسٹک کو استعمال کر رہے ہیں۔ یا ابھی ریسرچ ہی کر رہے ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ ابھی صرف تحقیق ہی کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے لڑکے نے یہ سوال کیا ہے کہ اس سے مزید آلودگی پیدا ہوگی۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ اگر کم پلاسٹک استعمال کر کے برف کے بننے کو پوری طرح روک دیا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ پلاسٹک کی بناوٹ ایسی ہو کہ وہ پانی کو آلودہ نہ کرے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر ایسا کرو گے تو فی الحال حل نکل آئے گا۔ شائد ٹیکنالوجی ترقی کر لے اگر جنگ عظیم نہ ہو تو پائپ کو سکین کر کے صورتحال دیکھی جا سکتی ہے۔ ابھی سمندر کے نیچے اس کو دیکھنے کے لئے کون جائے گا۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: آپ نے اپنی پریزنٹیشن میں ایک بڑے پائپ کے حادثہ کا بتایا تھا۔ اگر پلاسٹک ڈالنے کے باوجود پائپ پھٹ جائے تو پلاسٹک کا پانی اور سمندر کے جانوروں پر کیا اثر ہوگا۔

اس پر موصوف نے کہا: اگر یہ پائپ پھٹ جائے پھر حیاتیاتی مسئلہ ہوگا۔ لیکن پلاسٹک کی مقدار اتنی کم ہے کہ سمندر پر بہت کم اثر انداز ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: سمندر کا پانی ویسے ہی آلودہ ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کتنی نیچے جاتی ہے یہ پائپ لائن۔ پانچ سو میٹر تک جاتی ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ پانچ سو سے ایک ہزار میٹر تک نیچے جاتی ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: اگر CO_2 اور دوسری گرین ہاؤس گیس کو سمندر میں ڈالا جائے تو یہ پانی کو Acidic بنا دے گا۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ جیسے ہی ہم یہ گیس ڈالتے ہیں ویسے ہی یہ برف بن جاتی ہے۔ یہ پانی کے ساتھ React کر کے Acid نہیں بنتی۔ جیسے ہی ڈالا جاتا ہے یہ برف بن کر سمندر کی زمین پر چلا جاتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں موصوف نے بتایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ پلاسٹک برف بننے ہی نہ دے۔ بعد میں اگر پلاسٹک کو استعمال میں لانا ہو۔ تو اس پر تحقیق کر رہا ہوں کہ پانی سے کس قسم کا پلاسٹک کم اثر انداز ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ فاصلہ کے بعد انجکشن پلانٹ لگائے جائیں جو خود بخود ہی پلاسٹک مناسب مقدار میں پھینکتے

جائیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہی ہم کر رہے ہیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ آپ نے بتایا تھا کہ پانی کو برف بننے سے روکنے کے لئے پلاسٹک کا استعمال کیا جارہا ہے۔ میں نے اپنی تحقیق میں Colligative Properties کے بارہ میں سیکھا ہے۔ اگر پانی میں مزید Molecule ڈالے جائیں تو وہ برف نہیں بنے گا۔ صرف زیرو درجہ حرارت پر برف بنے گا۔ تو کیا آپ پلاسٹک کے ساتھ یہی طریق عمل میں لارہے ہیں۔ یا آپ اس طریق کو استعمال میں کیوں نہیں لاتے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا: یہ پلاسٹک پانی کے جمنے کا درجہ حرارت تبدیل نہیں کرتا۔ یہ صرف برف کے گرد لپٹ جاتا ہے۔ مزید پانی کو برف بننے سے روکتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ پلاسٹک صرف برف پر ہی چسپاں ہوگی۔ اگر درجہ حرارت مناسب رہے گا تو پلاسٹک کی ضرورت نہیں رہے گی۔ صرف جہاں درجہ حرارت گرے گا وہاں پلاسٹک لگا دی جائے گی۔ جہاں پر Liquid سے Solid بننا شروع ہوگا ساتھ ہی پلاسٹک لگا دی جائے گی۔ یہ حل سو فیصدی نہیں ہے۔ کیونکہ تم ستر فیصد برف بننے سے روکتے ہو۔ کچھ مدت بعد پلاسٹک والی برف اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ تیل کی روانگی میں دقت آئے گی۔

اس کے بعد سعد وڑائچ صاحب نے اپنی پریزنٹیشن پیش کرتے ہوئے کہا: میں نے اپنا بیچلر آف الیکٹریکل انجینئرنگ پاکستان میں Nust یونیورسٹی سے مکمل کیا ہے۔ ایک مہینہ پہلے ٹورانٹو آیا ہوں۔ اب میں انجینئرنگ میں ماسٹر کرنا چاہتا ہوں۔ میری تحقیق اس پر مبنی ہے کہ سٹیم پائپ لائن میں شگاف کو کیسے روکا جائے۔ میں آپ کو چین میں ایک تیل کے دھماکے کے بارہ میں بتاؤں گا۔ وہاں پائپ میں پریشر بڑھنے کے سبب پائپ پھٹ گیا۔ اکیس لوگ جاں بحق ہو گئے۔ سٹیم جنریٹر دنیا کے ساٹھ فیصد بجلی کے پلانٹس میں استعمال ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: نیوکلیئر پاور پلانٹ میں یا دوسرے میں بھی استعمال ہوتا ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا: نیوکلیئر اور کول اور آگ وغیرہ تمام پلانٹ میں استعمال ہوتا ہے۔ سٹیم انجن کا بنیادی کام سٹیم بنانا ہوتا ہے۔ اس سٹیم سے ٹربائنز چلتے ہیں جن سے بجلی بنتی ہے۔ سٹیم جنریٹر میں کئی ہزار پائپ ہوتے ہیں۔ جو کہ بہت لمبے اور گولائی میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ جب بہت گرم پانی ان میں سے گزرتا ہے۔ تو ان پائپ کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ وقت کے ساتھ پائپ کے اندر گرم پانی کے گزرنے کے سبب زنگ آجاتا ہے۔ باہر بھی شگاف پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر ان شگاف کو وقت پر دیکھا نہ جائے تو پھٹ کر سخت نقصان کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے واقعہ بیان کیا ہے۔ میری تحقیق یہ ہے کہ ان شگاف کو دیکھا جائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ پائپ کس میٹیریل سے بنی ہوتی ہے؟

موصوف نے عرض کیا: یہ پائپ Alloy 6 Hundred اور Alloy 4 Hundred کی بنی ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ان Alloy میں بھی زنگ لگ جاتا ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا: ایک سٹین لیس سٹیل پائپ بنایا گیا تھا۔ جس کو زنگ کم لگتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر کوئی پلاسٹک کوٹنگ ہو یا فائبر گلاس وغیرہ ہو تو۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ پانی چونکہ بہت گرم ہوتا ہے۔ اس لئے پلاسٹک کو بھی خراب کر دیتا ہے۔ ہمیشہ یہ خدشہ رہتا ہے کہ اس کو زنگ لگ جائے گا۔ اس کا حل فقط وقت پر شگاف کو پہچاننا ہے۔ ہماری تحقیق یہ تھی کہ Conductor کے گرد Magnetic Fields لگائی گئیں۔ Edi-Current Induce کیا گیا۔ Edi Current Technique سے کمپنیاں اپنے پائپ میں شگاف کا پتہ لگاتی ہیں۔ پائپ یا دوسری لوہے کی چیزوں میں Edi-Current Probe کو پائپ میں ڈالا جاتا ہے۔ شگاف کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ لیکن یہ ہر شگاف کا پتہ نہیں لگا سکتا۔

حضور انور نے فرمایا: کیا وہ ہر پائپ کو اوپر سے ہی سکین کر لیتے ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا: فی الحال ہم ظاہری طور پر یہ تحقیق نہیں کر رہے بلکہ کمپیوٹر پر کر رہے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں Edi-Current Technology کی اس طرز پر ضرورت ہے کہ وہ شگاف کا حقیقی طور پر پتہ لگا سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: کیا تم پائپ کے بارہ میں یہ پتہ نہیں کر سکتے کہ اس کی کام کرنے کی مدت کتنی ہے؟ اس سے پہلے پہلے تم پائپ کو بدل دو۔

اس پر موصوف نے عرض کیا: پانی اور سٹیم کا درجہ حرارت اور مقدار وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اگر کوئی Leakage ہو جائے تو سلفائیٹ کے سبب بہت جلدی زنگ لگ سکتا ہے۔ اس لئے اسے مسلسل مونیٹر کرنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر پلانٹ کے پاس ایک Stand By پلانٹ ہونا چاہئے۔ پھر کام مہنگا ہو جائے گا۔ ایک وقت میں ایک ہی پائپ کو تبدیل کرتے ہو۔

اس پر موصوف نے عرض کیا: اگر کوئی پھٹ نہ جائے۔ اس تصویر میں ہم اندر کے شگاف کو دیکھتے ہیں اگر وہ کچھ بڑا ہو جائے تو خدشہ ہوتا ہے۔ تو یہ Edi-Current Technology ہمیں شگاف کے بارہ میں صحیح معلومات دیتی ہے۔ یہ Probe تمام پائپ کے اندر سے سکین کر کے ہمیں شگاف کا سائز بتا دیتی ہے۔ اگر پائپ کے کل سائز میں کوئی بھی تبدیلی ہو تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک شگاف پیدا ہو چکا ہے۔ ایک اور طریق بھی ہے جس سے Fusion Technique کہتے ہیں۔ اس طریق میں تین Frequencies سے شگاف کی گہرائی کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ Frequency کو زیادہ یا کم کرنے سے شگاف کی گہرائی کا پتہ لگایا جاتا ہے کہ آیا کم ہے یا زیادہ۔ اس طریق سے ہم شگاف کے سائز کا صحیح پتہ لگا سکتے ہیں۔ اس تصویر میں دیکھ سکتے ہیں کہ اس طریق سے شگاف کا کیا سائز پتہ لگا اور حقیقت میں اس کا کیا سائز ہے۔ بہت ہی کم فرق ہے۔ چوڑائی میں بھی اور گہرائی میں بھی۔ ہماری اس ٹیکنالوجی سے حقیقتاً شگاف کا کافی حد تک صحیح اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ان سب تحقیقات سے ہم شگاف کا دس فیصد پتہ لگا سکتے ہیں۔ ابھی بھی بہت تحقیق کی ضرورت ہے اور ہم مختلف تجربے کرتے جا رہے ہیں جن سے سٹیم جنریٹر محفوظ طریق سے چل سکے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: آپ کو کتنی دفعہ ان شگاف کو چیک کرنا ہوگا کہ کوئی حادثہ نہ پیش آئے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا: سالانہ طور پر سب پائپ کو چیک کیا جاتا ہے جب پلانٹ کچھ مدت کے لئے بند ہوتا ہے۔ اگر ساٹھ فیصد سے زائد Tube Wall کو نقصان ہو، تو اس پائپ کو تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اگر ایک بیرل میں بہت سے پائپ اس حالت کو پہنچ چکی ہیں، تو وہ تمام بیرل کو تبدیل کر دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پائپ کی Thickness کتنی ہوتی ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا: 0.75 انچ۔ پائپ صرف چند ملی میٹر کی ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کتنی ملی میٹر کی Corrosion ہو تو خدشہ آ جاتا ہے؟

موصوف نے عرض کیا کہ 60 فیصد۔ اگر 60 فیصد Tube Wall باقی ہے تو پھر تبدیل کی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خطرہ صرف نیوکلیئر پلانٹ میں ہے کہ سب میں ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا: جس حادثہ کا میں نے ذکر کیا ہے چین میں۔ وہ Coal Fire پاور پلانٹ تھا۔ لیکن گرمی کی شدت کے سبب نقصان ہوا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: Radioactive خدشہ کے سبب نہیں۔ لیکن نیوکلیئر پلانٹ میں اس کا بھی خدشہ ہوتا ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ نیوکلیئر پلانٹ میں اس کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: روس میں جو Chernobyl کا حادثہ ہوا تھا یاد ہے؟ اس وقت پیدا ہو گئے تھے میرے خیال میں 1986ء کی بات ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس کا اثر ابھی تک چل رہا ہے۔ یا جو جاپان میں سونامی آیا تھا، وہاں بھی نیوکلیئر لیک کی وجہ سے تباہی زیادہ ہوئی تھی۔ لیکن اس کے علاوہ بھی پائپ کے پھٹنے کا خدشہ رہتا ہے۔ گرمی کی وجہ سے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ اسی لئے ہم ٹیکنالوجی کو بہتر کرنا چاہ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تمہیں چاہئے کہ ایسے میٹیریل کا پتہ کرو جس کی Corrosion کم ہو۔

اس پر موصوف نے عرض کیا: پہلے یہ 400، 600 Alloy استعمال کرتے تھے لیکن ان سے Corrosion زیادہ ہوتی تھی۔ اس لئے اب یہ Stainless Steel استعمال کرنے لگ گئے۔ اس سے کافی فرق آیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: میرا خیال تھا کہ Stainless Steel کو زنگ لگنے کا زیادہ خطرہ ہے؟ اگر اسی Alloy کے ساتھ Fiber Glass ڈالیں۔ تو شاید بہتر ہو جائے۔ کیا خیال ہے؟ اس بارہ میں ریسرچ کرو۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: کتنے فیصد فرق ہے آپ کے اندازہ میں اور حقیقی شگاف کے سائز میں اور کیا وجوہات کے سبب یہ فرق ہے؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ 10 فیصد فرق ہے ہمارے اندازہ اور حقیقی شگاف میں۔ اگر Probe کو ایک Frequency پر استعمال کیا جائے تو بہتر نتائج آتے ہیں۔ اگر تین Frequency پر کیا جائے تو اتنا اچھا اندازہ نہیں ہوتا۔ لیکن مختلف Frequencies کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی وقت میں ہم مختلف شگاف کی گہرائیوں کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: کچھ مدت قبل نسان کمپنی نے اپنے گاڑیوں پر ایک ایسا پینٹ لگایا جس سے بہت مدت تک پانی Repel ہوتا ہے۔ آپ کوئی ایسا Repellent پائپ کے اندر کیوں نہیں استعمال کرتے جس سے Corrosion بہت کم ہوگی اور پائپ کی پائیداری زیادہ ہو جائے؟ پائپ تو آپ نے بہر حال تبدیل کرنا ہے، تو شگاف تلاش کرنے کی بجائے کوئی ایسا پینٹ کیوں نہیں استعمال کرتے جس سے پائپ لمبی مدت تک خراب نہ ہو؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہاں Repellent کا سوال نہیں۔ یہاں تو پانی کے پریشر کی وجہ سے Corrosion ہوتی ہے جو بہر حال ہونی ہی ہے۔

موصوف نے عرض کیا: ایسا ہی ہے۔ Fueled پانی اس میں ہوتا ہے۔ جس کی گرمی کی شدت بہت ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس کا کوئی Outlet بنائیں تو اس کا پریشر Cusecs پانچ سو سے ہزار تک ہو رہا ہوگا۔ Cusecs کا مطلب ہے Cubic Feet per Second۔ اس پریشر سے جب گرم پانی نکل رہا ہو تو Corrosion تو ہونی ہی ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: پاکستان ریفائنری میں میں انجینئر تھا۔ تو گزشتہ سوال کی

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر۔امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

تقریب آمین

مکرم عبدالجبار خان بلوچ صاحب معلم سلسلہ 24 چک نبی پور ضلع سانگھڑ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزہ عائشہ کنول بنت مکرم زاہد محمود صاحب 24 چک نبی پور نے 11 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اب اللہ کے فضل سے ترجمہ سیکھ رہی ہے۔ اس کی تقریب آمین مورخہ 6 نومبر 2016ء کو ہوئی۔ مکرم ظفر اللہ وسیم صاحب مربی سلسلہ سانگھڑ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا مکرم شاہد محمود صاحب صدر جماعت 24 چک نے کروائی۔ عزیزہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار اور سابقہ معلمین کے حصہ میں آئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب نائب وکیل المال اول تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ملک نادر حسین صاحب ابن مکرم ملک سلطان احمد صاحب آف کھوکھر غربی ضلع گجرات کا اسلام آباد کے ایک ہسپتال میں بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ بشریٰ سرفراز صاحبہ اہلیہ مکرم سرفراز احمد صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ محترمہ منظور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ 9 نومبر 2016ء کو تقریباً 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز عشاء مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب صدر محلّہ دارالفتوح شرقی نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی صدر صاحب نے کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹی، 2 نواسے، ایک نواسی، 2 بھائی اور ایک بہن چھوڑی ہیں۔

اہل محلّہ اور عزیز و اقارب تعزیت کیلئے آئے ہم سب کے دلی طور پر شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزاء خیر عطا کرے نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں جگہ دے، درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم آصف اعجاز صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ یکم نومبر 2016ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام انتصار احمد عطا فرما کر وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد حیات صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے، مکرم اعجاز احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین کا خادم اور خلافت کا سچا اطاعت گزار بنائے اور صحت وتندرستی والی فعال عمر عطا فرمائے۔ آمین

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔

اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات میں حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبر: 0092 47 6215 448
0092 47 6212 473
موبائل نمبر: 0333 6706649
Email: info@nazarattaleem.org
Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

ہمدردی مخلوق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔“

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور ونزدیک سے آتی ہے لیکن وہ اپنا علاج معالجہ خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ احمدی احباب وخواتین کے عطیات کے ذریعہ ہی انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن سب ضرورت مندوں کیلئے یہ خدمت بجالانا احباب جماعت کے خاص تعاون سے ہی ممکن ہے احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایاجات ہسپتال کی مد امداد نادار مریضاں اور مد ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ از صفحہ 5: حضور انور کا دورہ کینیڈا

وضاحت میں کہنا چاہتا ہوں کہ ایسی صورت میں ہم Heat Coating نہیں استعمال کرتے۔ نہیں تو Transfer Difference زیادہ ہو جائے گا، نیز، اگر پانی ٹیوب کو مس نہیں کر رہا تو پائپ کے پھٹنے کا خدشہ ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ایک مقصد اس کا یہ بھی ہے کہ پانی کو ٹھنڈا کیا جائے اور اگر Repellent لگا دیا جائے تو یہ نہیں ہو سکے گا۔ آپ ویسے کر کیا رہے ہیں؟

اس پر طالب علم نے کہا: میں ابھی پاکستان سے اے لیول کر کے آیا ہوں اور یہاں یونیورسٹی آف ٹورانٹو میں ڈبل میجر کا ارادہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر چیز نے فنا ہونا ہے، اسی طرح ان سب کو بھی تبدیل کیا جاتا ہے۔

موصوف پریزنٹر نے عرض کیا: جو ٹیکنالوجی شگاف کا پتہ لگانے میں استعمال ہو رہی ہے، وہ بھی کام کرتے ہوئے نقصان اٹھاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: تو اس کا یہ فائدہ ہے کہ پورا ایریل تبدیل کرنے کی بجائے، ایک پائپ کا ہی پتہ لگا کر اسے تبدیل کیا جاتا ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: یہ طریق صرف تب استعمال ہو سکتے ہیں جب پلانٹ بند ہے۔ جب پلانٹ چل رہا ہے، پھر بھی خدشہ ہے کہ کہیں کوئی شگاف پھٹ جائے کوئی ایسا طریق ہے کہ پلانٹ کے چلتے ہوئے یہ پائپ مانیٹر کئے جائیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: وہی تو وہ ریسرچ کر رہا ہے۔ Early Diagnose کا مطلب کیا ہے؟ یہی کہ جلدی پتہ لگایا جا سکے کہ خطرہ کہاں ہے۔ یہی ان کا سوال ہے، اسی پر وہ بات کر رہے ہیں۔

موصوف پریزنٹر نے عرض کیا۔ ہم نے ایک Pipeline Detection Gauge بنائی تھی۔ وہ Live کام بھی کر سکتی ہے۔ اس کے اندر GPS بھی ہے جو بتا دیتا ہے کہ شگاف کہاں پیدا ہوا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: تو پھر اس کو ٹھیک کیسے کیا جائے گا؟ وہ سوال کر رہے ہیں کہ چلتے چلتے ٹھیک کرو؟

اس پر موصوف پریزنٹر نے کہا: یہ صرف ایک Detect کرنے کا طریقہ ہے۔ پھر اگر خدشہ کا پتہ لگ جائے تو پلانٹ کو بند کر دیا جائے۔

طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس آٹھ بجکر تیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور نے طلباء کو جو قلم عطا فرمائے تھے۔ حضور انور نے اپنے ہاتھ میں لے کر برکت بخشی اور فرمایا نماز کے بعد طلباء میں تقسیم کر دیں۔ طلباء کی تعداد 175 تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

16

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

پیس سمپوزیم۔عمائدین کے ایڈریسز۔حضور انور کا خطاب۔اجتماعی ڈنر اور مہمانوں کے تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

22۔اکتوبر2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک،خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پیس سمپوزیم کا پروگرام

آج ایوان طاہر میں Peace Symposium کا پروگرام تھا۔ پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر کے ایک میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں اس سمپوزیم میں شرکت کے لئے آنے والے مہمانوں میں سے Mayor of Vaughan، Maurizio Bevilacqua صاحب،ممبر پارلیمنٹ Deb Schulte صاحب اور Vaughan شہر کی کونسلر Marilyn Iafrate حضور انور کی آمد اور ملاقات کے منتظر تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں سے تعارف حاصل کیا اور ان کا حال پوچھا۔

حضور انور نے ممبر پارلیمنٹ Deb Schulte صاحب کو لندن آنے کی دعوت دی۔ موصوف 22 سال ممبر پارلیمنٹ رہے ہیں اور بوجوہ Parliament Hill کے پروگرام میں شرکت نہ کر سکے تھے۔ جماعتی انتظامیہ کی طرف سے ان کو دعوت نہ مل سکی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہال مہمانوں سے بھر چکا تھا۔آج کے اس پیس سمپوزیم میں 614 غیر از جماعت اور غیر...... مہمان شامل ہوئے جن میں مختلف علاقوں کے میئرز، کونسلرز، اخبارات کے جرنلسٹس، ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

پانچ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ساغر باجوہ صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

میئر آف وان کا ایڈریس

بعدازاں میئر آف وان، ماریزیو بیولاآکوا (Mayor of Vaughan Maurizio Bevilacqua) نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

السلام علیکم، خلیفۃ المسیح! مکرم امیر صاحب کینیڈا، میں وان (Vaughan) کے 3 لاکھ 25 ہزار لوگوں کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ہم آپ کے دورہ کے منتظر تھے اور جہاں تک مجھے علم ہے حضور کا یہ چوتھا دورہ ہے۔ جب ہم اس کمیونٹی کی بات کرتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ قول ہوتا ہے۔ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ ہم محبت کو بطور اسم بیان کرتے ہیں لیکن اگر ہم محبت کو فعل کی حالت میں بیان کریں تو اس فعل کو ثابت کرنے کے لئے اظہار کی ضرورت بھی ہوتی ہے اور جب میں حضور کے بارہ میں سوچتا ہوں تو سب سے پہلے حضور کا امن، محبت اور ہمدردی کا پیغام سامنے آتا ہے اور ایک اور چیز جس کی دنیا کو ضرورت ہے وہ ہے بین المذاہب گفتگو اور بین المذاہب رواداری۔ خلیفۃ المسیح! آپ اس کا اظہار کیپیٹل ہل واشنگٹن ڈی سی، برٹش ہاؤس آف پارلیمنٹ اور یورپین پارلیمنٹ میں والہانہ طور پر کر چکے ہیں۔ان تمام تقاریر میں حضور نے نہایت فصاحت وبلاغت سے انسانی حقوق اور بین الاقوامی تعلقات پر روشنی ڈالی۔ ہر اس موقع پر بہت سے منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ، سیاستدانوں اور مذہبی راہنماؤں نے شمولیت اختیار کی جن کا مقصد زندگی میں پُرامن دنیا کا قیام ہے۔

حضور! آپ نے ترقی پذیر ممالک کی بھلائی کی طرف خاص توجہ دی ہے۔خاص طور پر آپ نے ان کو تہذیب اور خوراک، صاف پانی اور بجلی کے حصول میں راہنمائی فرمائی ہے۔ یہ صرف ایک مثال ہے جو میں پیش کر رہا ہوں کہ آپ اپنے عمل سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

وہ عظیم پیغام جو خلیفۃ المسیح ہمارے پاس لائے ہیں وہ امید اور ہم آہنگی کا ہے اور اس سارے پروگرام کا مقصد کیا ہے، یہی کہ ہم سب انفرادی طور پر آپس میں مل کر ایک بہتر کل کے لئے کوشاں رہیں۔ہم صرف سوچ بچار تک اور محض دعا تک ہی محدود نہیں رہ سکتے بلکہ ہمیں اس سے زیادہ کرنے کی ضرورت ہے یعنی عملی طور پر کچھ کر دکھانے کی ضرورت ہے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم دعاؤں اور غوروخوض کے بعد عملی تدابیر بھی کریں تا کہ انسانیت کے اعلیٰ ترین مقاصد کا حصول ہو سکے۔

امسال جماعت احمدیہ کے کینیڈا میں 50 سال پورے ہونے پر مختلف پروگرام تشکیل دیئے گئے تھے، ہمیں اس بات کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ جماعت احمدیہ کی کمیونٹی نے غیر معمولی خدمات کی ہیں۔ جماعت کی موجودگی کا احساس ہر روز کی شہری زندگی میں ہوتا ہے۔ یہ علاقہ پیس ویلج کہلاتا ہے کیونکہ اس علاقہ سے اس لفظ امن کا والہانہ اظہار ہوتا ہے۔ یہ ایسی جگہ ہے جہاں محبت کی جیت ہے جو تمام مسائل کو ڈھانپ لیتی ہے اور یہ ایک ایسی کمیونٹی ہے جس کی پیروی دوسری کمیونٹی کرتی ہیں۔

اب میں تھوڑے سے وقت میں جماعت احمدیہ کی مختلف تحریکات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ آپ کی مہم Meet a .... Family ایک ایسی مہم جس میں اختلافات کو دور کرنا اور ملک بھر میں کینیڈین لوگوں کو ملا دینا مقصد تھا۔

Stop the Crisis اس تحریک میں تمام ملک میں دہشت گردی کے خلاف ویڈیو اور تقاریر کے ذریعہ لوگوں کو توجہ دلائی اور کس طرح نوجوانوں میں اس رجحان کو روکا جا سکتا ہے۔

Je Suis Hijabi اس مہم میں اس خیال کا رد کیا گیا کہ (دین) میں عورتوں کے حوالہ سے جو غلط تصورات پائے جاتے ہیں ان کا جواب دیا جائے۔

Fast with a ..... Friend ایک تحریک جس کا مقصد لوگوں کو روزہ کا تجربہ کروانا تھا۔

Millions pounds of food اس مہم میں اس بھوک کی طرف توجہ مبذول کی گئی اور غریب کینیڈین لوگوں کی زندگی میں بہتری کے سامان پیدا ہوئے اور بنیادی سطح پر لوگوں کی مدد کی۔ حضور ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے محبت کو فعلی رنگ میں دکھا دیا۔

سابق ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

اس کے بعد ڈیبرا شولٹ (Deborah Schulte) سابق ممبر آف پارلیمنٹ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

السلام علیکم، آج میرے لئے خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں یہاں ہونا باعث عزت ہے۔ تمام معزز مہمانان کا یہاں ہونا، احمدیہ جماعت کے سربراہ کی موجودگی میں ہم سب کے لئے باعث فخر ہے۔آج میرا پیغام شکریہ کا پیغام ہے۔ میں حضور انور کا پارلیمنٹ ہل پر تشریف آوری کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جہاں حضور نے اپنے پُرشوکت خطاب میں ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ پر زور دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ حضور نے اپنے بیان میں ہمیں مذہبی آزادی کے قیام کی طرف توجہ دلائی اور بعض حکومتی پالیسیوں پر بھی روشنی ڈالی اور ہم شکر گزار ہیں کہ آپ نے وقت نکال کر ان اہم موضوعات پر روشنی ڈالی۔ میں ملک لال خان امیر جماعت احمدیہ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں آپ نے مجھے انگلستان کے جلسہ سالانہ پر مدعو کیا۔ یہ میرے لئے زبردست تجربہ تھا جہاں مجھے دنیا سے آئے ہوئے احمدی سربراہوں سے ملاقات ہوئی اور معلومات میں اضافہ ہوا کہ کس طرح دنیا بھر میں جماعت احمدیہ لوگوں کی مدد کر رہی ہے۔ مجھے حضور کے خطابات سننے کا بھی موقع ملا۔

میں احمدیہ کمیونٹی کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جس طرح آپ نے ابھی تھوڑی دیر پہلے سنا کہ جماعت احمدیہ اس شہر میں کس اہمیت کی حامل ہے اور میں بذات خود ہر ایک احمدی کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جو خدمت خلق میں مصروف ہیں۔ انہوں نے شام سے آنے والے پناہ گزین کو کینیڈا میں منتقل ہونے میں گورنمنٹ کی مدد کی ہے اور ہسپتال کے لئے فنڈز جمع کئے ہیں اور جلد ہم ہسپتال کا تعمیراتی کام شروع کر دیں گے۔ جماعت احمدیہ باقی تنظیموں کے لئے بطور نمونہ ہے۔ حضور اب چند دنوں میں مغربی کینیڈا کے دورہ پر روانہ ہوں گے، میری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں کہ جس طرح یہاں آپ نے امن کا پیغام پہنچایا، وہاں پر بھی اس کا موقعہ ملے اور آپ کا پیغام دنیا بھر میں پھیل جائے۔ شکریہ

حضور انور کی خدمت میں تحفہ

بعدازاں میرلین ائیفریٹ کونسلر سٹی آف (Marilyn Iafrate Vaughan) نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح سے یہ میری پہلی ملاقات ہے۔ میں بہت خوش ہوں اور اس پروگرام میں شامل ہونا میرے لئے باعث عزت ہے۔ میں ایک چھوٹا سا تحفہ پیش کرنا چاہتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آپ اس کو اپنے ساتھ یوکے لے جاسکیں گے۔ یہ ایک تختی ہے جس میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے پچاس

سال کی تقریب کا نشان ہے اور اس میں ایک خاص چاندی کا سکہ پیوست ہے۔

چنانچہ موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم فرحان احمد کھوکھر صاحب نائب امیر کینیڈا نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

خطاب حضور انور

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر انگریزی زبان میں اپنا خطاب فرمایا۔ جس کا اردو ترجمہ دیا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کا آغاز بسم اللہ...... کے ساتھ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان! السلام علیکم......آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ اس موقع پر سب سے پہلے تو میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے بڑی محبت کے ساتھ ہماری دعوت قبول کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ (دین) کا ایک فرقہ ہے جو بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کی ایک پیشگوئی جو انہوں نے 1400 سال پہلے کی اس کے مطابق قائم ہوا۔ اس لحاظ سے احمدیت باقی فرقوں سے منفرد ہے کیونکہ بیشک رسول کریم ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ (-) تفریق کا شکار ہو جائیں گے مگر آپ ﷺ نے کسی خاص فرقہ کا ذکر نہیں فرمایا۔ رسول کریم ﷺ نے اس پیشگوئی میں ایک ایسے زمانہ کی خبر دی جب (-) کی اکثریت (دین) کی حقیقی تعلیم کو بھلا دے گی اور ان کے اعمال دین سے مطابقت نہ رکھیں گے۔ مگر اس کے ساتھ رسول کریم ﷺ نے ایک خوشخبری بھی دی کہ اس روحانی تاریکی کے زمانہ میں خدا تعالیٰ ایک شخص کو مسیح موعود اور امام مہدی (یعنی خدا سے ہدایت یافتہ) بنا کر بھیجے گا۔ وہ پوری دنیا کو (دین) کی صحیح اور پُرامن تعلیم سے منور کر دے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور ہم احمدی (-) یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے فرقہ کے بانی ہی وہ مسیح موعود اور امام مہدی ہیں، جو بانی اسلام ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق بھیجے گئے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی میں (دین) کی حقیقی تعلیمات پر دائمی روشنی ڈالی اور دنیا کو بتایا کہ حقیقی (دین) کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس سب سے پہلے تو میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو کوئی جدت پسند یا نیا (دین) سکھانے والا فرقہ نہ سمجھا جائے بلکہ ہم تو (دین) کی ان حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جو قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ نے بیان فرمائی ہیں۔ ان عظیم تعلیمات کو دو فقروں میں سمویا جا سکتا ہے کہ اپنے خالق حقیقی سے پیار کرو اور اس کے حقوق ادا کرو اور دوسرا اس کی مخلوق سے پیار کرو اور اس کے حقوق ادا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس (مومنوں) کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بالخصوص انسان کے ساتھ جسے اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات قرار دیا ہے سے پیار، محبت اور ہمدردی کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ درست ہے کہ ہم احمدی (-) امن پسند ہیں اور دوسرے مذاہب اور فرقوں کے ساتھ پُرامید اور پیار کے تعلقات استوار کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ اس وجہ سے نہیں کہ ہم (دین) سے منحرف ہوگئے اور اس کی تعلیمات کے اندر کسی بھی رنگ یا شکل میں جدت پیدا کر دی ہے بلکہ یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم (دین) کی اصل تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی ہی (دین) کی بنیادی تعلیمات کا محور ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب میں بتاتا ہوں کہ کس طرح قرآن کریم نے (مومنوں) کو ان دو بنیادی اصولوں کو پورا کرنے کے متعلق تعلیم دی ہے۔ قرآن کریم کی سب سے پہلی سورۃ کی سب سے پہلی آیت ہی بیان کرتی ہے کہ ''اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے'' اس کے بعد دوسری آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا مالک ہے۔ پھر تیسری آیت میں دوبارہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ سو قرآن کریم کی ابتدائی آیات سے ہی روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ صرف (مومن) ہی اللہ تعالیٰ (جو کہ بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے) سے فیض نہیں پاتے بلکہ وہ تو رب العالمین ہے۔ وہ صرف مسلمانوں کا رب نہیں بلکہ وہ تو عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں، سکھوں اور ہر عقیدہ کے ماننے والوں کا رب ہے۔ وہ تو ان لوگوں کا بھی رب ہے جو اس کے وجود سے انکاری ہیں۔ اس لئے قانون فطرت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تو تمام بنی نوع انسان کی بقا کے لئے ذرائع مہیا فرمائے ہیں۔ یہ تمام (مومنوں) کے لئے ایک عمومی سبق ہے کہ وہ ہرگز یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ صرف انہی کے لئے ہے، بلکہ وہ تو تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے بلکہ ہر قسم کی مخلوق کے لئے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کے علاوہ قرآن کریم میں سورۃ الانبیاء کی آیت 108 میں اللہ تعالیٰ نے بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اس دنیا میں صرف مسلمانوں کے لئے پیار، محبت اور ہمدردی کا ذریعہ بنا کر نہیں بھیجا بلکہ تمام مذاہب اور عقیدوں کے ماننے والوں کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ خلاصہ یہ کہ قرآن کریم کی ابتدائی آیات یہ ثابت کرتی ہیں کہ کوئی شخص اور کوئی قوم خدا تعالیٰ کے اوپر اجارہ دار کا دعویٰ نہیں کر سکتی، کیونکہ وہ تمام انسانیت کا خدا ہے۔ مزید یہ کہ وہ بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور اس نے رسول کریم ﷺ کو تمام بنی نوع انسان کے لئے امن، محبت اور پیار کا سرچشمہ بنا کر بھیجا ہے، خواہ وہ کسی بھی ذات، عقیدہ اور رنگ سے تعلق رکھتے ہوں۔ جب یہ اسلام کے بنیادی عقائد ہوں گے تو حقیقی...... کے لئے کیونکر ممکن ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ کسی قسم کا جبر، ناانصافی یا ظلم کریں؟ یقیناً ایک سچا...... تو یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ کسی دوسرے کو نقصان پہنچائے یا ان کے متعلق بری نیت رکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہی وہ نیک تعلیمات ہیں جن کی بناء پر جماعت احمدیہ اپنا پیغام محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں دنیا بھر میں پھیلا رہی ہے۔ یہی وہ نیک تعلیمات ہیں جن کی وجہ سے احمدی (-) کسی سے عداوت اور نفرت نہیں رکھتے۔ یقیناً بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے قیام امن کا بنیادی اصول ایک فقرہ میں بیان فرما دیا ہے۔ آپ ﷺ کے الفاظ جتنے سادہ ہیں اتنے ہی شاندار بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں دوسروں کے لئے وہی پسند کرنا چاہئے جو ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ ہم اپنی زندگیوں سے کیا چاہتے ہیں؟ کیا ہم سختیاں اور ملال چاہتے ہیں؟ کیا ہم ناانصافی چاہتے ہیں؟ کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بے دردی اور سنگدلی کا سلوک کیا جائے؟ کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم غربت کا شکار ہو جائیں اور روز رات کو بھوکے پیٹ سوئیں؟ کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے موذی بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں اور انہیں تعلیم مہیا نہ ہو اور خطرات سے دوچار رہیں؟ یقیناً کوئی بھی عام انسان ان میں سے کسی چیز کو نہیں چاہے گا۔ لہٰذا بطور (مومن) ہمیں چاہئے کہ ہم صرف اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی خوشحالی چاہیں۔ ہمیں اپنے دل انسانیت کے لئے کھولنے چاہئیں۔ ہمیں دوسروں کے دکھ اور درد کو اپنا دکھ اور درد سمجھنا چاہئے۔ یہ ایک (مومن) کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق ادا کرے، ان کے لئے نیک خواہشات رکھے، ان کا خیال رکھے اور بوقت ضرورت ان کی مدد کرے قطع نظر اس کے کہ ان کا مذہب کیا ہے اور وہ کہاں سے تعلق رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً بعض اوقات ایسے حالات آ جاتے ہیں جو لوگوں کے درمیان لڑائی جھگڑے کا باعث بنتے ہیں۔ انسانی فطرت ہی ایسی ہے کہ ہر ایک کا ہر بات پر متفق ہو جانا ناممکن ہے۔ سو وقت بوقت اختلافات ظاہر ہوتے رہتے ہیں، لیکن ان اختلافات کو حل کرنے کی کنجی یہی ہے کہ دوسروں پر اپنے مفادات کو ترجیح دینے کی بجائے عدل اور انصاف سے کام لیا جائے۔ کسی بھی اختلاف کو ختم کرنے کے لئے انصاف ایک بنیادی تقاضا ہے۔ اگر ایک شخص بااخلاق اور باانصاف نہیں تو جو بھی شکایت یا تکلیف ہے وہ مزید بڑھے گی اور امن کی بجائے نفرت اور حقارت میں اضافہ ہی حاصل ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سو قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو انصاف پر قائم رہنے اور دوسروں سے بہترین سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن کریم نے سورۃ النساء کی آیت 136 میں انصاف کے نہایت اعلیٰ معیار کا تقاضا کیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم تقاضا کرتا ہے کہ سچائی کی خاطر ایک مسلمان اپنے تمام تر ذاتی مفادات کو ترک کرنے والا ہونا چاہئے۔ مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنی تمام خواہشات اور رشتے داریوں کو ایک طرف رکھ کر خدا تعالیٰ کی خاطر گواہی دیں۔ اس آیت میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ انصاف کو قائم کرنے کی خاطر اگر انسان کو اپنے نفس کے خلاف، اپنے ماں باپ کے خلاف یا اپنے پیاروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو خوشی سے دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(دین) یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک انسان کی سب سے پہلی وفا ہمیشہ سچائی کے ساتھ ہونی چاہئے۔ اس لئے اسے کبھی حقائق کو نہیں چھپانا چاہئے، اور نہ ہی جھوٹی گواہی دینی چاہئے۔ انسان کو کبھی اپنی ذاتی خواہشات کے پیچھے نہیں چلنا چاہئے کیونکہ اس سے تعصب اور دشمنی جنم لیتے ہیں اور وہ صحیح اور جائز بات سے دور ہوتا جاتا ہے۔ یہ سنہری اصول دنیا کے مسائل حل کرنے اور ہر قسم کی نفرت کو امن، برداشت اور باہمی عزت و احترام میں بدلنے کا ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر قرآن کی سورۃ النحل آیت 91 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ نہ صرف سچ بولیں اور انصاف سے کام لیں بلکہ دوسروں پر احسان بھی کریں اور یہ قرآن کریم کے احکامات کی کوئی آخری حد نہیں، کیونکہ جب ایک شخص کسی دوسرے پر احسان کرتا ہے تو اس بات کا احتمال رہتا ہے کہ وہ بھی بدلے میں کچھ چاہے گا، یا اس کو یاد کراتا رہے گا کہ اس نے اس پر احسان کیا ہے۔ لہٰذا قرآن کریم کہتا ہے کہ انسان کو ایسے عطا کرنا چاہئے جیسے رشتہ داروں کو عطا کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ دوسروں کے ساتھ ایسے برتاؤ کرے جیسے وہ اپنے پیارے اور قریبی رشتہ داروں سے برتاؤ کرتا ہے۔ یعنی وہ دوسروں سے ہمدردی اور محبت کرنے والا ہو اور بغیر کسی بدلہ کے دوسروں کی خدمت کے لئے تیار رہے جیسے ماں بے لوث ہو کر اور بغیر کسی انعام یا بدلہ کے اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس (دین) تو (مومنوں) کے اندر بے غرضی اور نیکی کی روح پھونکتا ہے اور انہیں بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے اپنے دل کشادہ کرنے کا حکم دیتا

ہے۔ اگر اس سنہری اصول پر عمل کیا جائے تو ہم اپنے گرد قائم نفرت کی دیواروں کو گرا سکتے ہیں۔ اس سے وہ رکاوٹیں ختم ہو سکتی ہیں جو بنی نوع انسان میں تفریق ڈالتی ہیں۔ یہ اصول معاشرے کے اندر انفرادی سطح سے لے کر عالمی سطح تک امن کے قیام کی کنجی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا کی تاریخ میں پہلے بھی قوموں کے درمیان تنازعات اٹھے ہیں اور بڑے دکھ کی بات ہے کہ یہ آج بھی جاری ہیں۔ ان معاملات کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم نے سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اعلیٰ ظرفی اور برداشت کا ایک دائمی اصول بیان فرما دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کہتا ہے کہ دشمنی اور نفرت بھی ناانصافی اور انتقام کی آگ میں بدلنی نہیں چاہئے۔ بلکہ انصاف ہی وہ بابرکت راستہ ہے جو تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی طرف لے جاتا ہے۔ قرآن کریم سورۃ انفال کی آیت 62 میں فرماتا ہے کہ مسلمان کا فرض ہے کہ وہ مسلسل امن کے قیام کے لئے کوششیں کرتا رہے اور اس کے لئے ہاتھ سے کوئی موقع جانے نہ دے۔ اس آیت میں قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ کسی جنگ یا لڑائی کے بعد اگر مخالف فریق صلح کی طرف طرح ڈالتا ہے تو آپ کو ضرور اس موقع سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اس سے اگلی آیت میں قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ اگر آپ کو یہ گمان گزرے کہ دوسرے فریق کی نیت میں فتور ہے اور وہ دھوکہ دینے کی کوشش میں ہے تو اس کے باوجود بھی خدا پر توکل کرتے ہوئے آپ کو امن کے قیام کی کوشش میں سرگرداں رہنا چاہئے۔ پس جب بھی اور جہاں بھی قیام امن کی ہلکی سی کرن نظر آئے یا ذرہ بھر بھی امید پیدا ہو تو مسلمانوں کو تاکیدی حکم ہے کہ وہ بلا کسی خوف پورے عزم کے ساتھ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور امن کے اس راستہ سے ہٹنے کے لئے کسی قسم کے بہانے یا وجوہات نہ ڈھونڈتے پھریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ اسلامی تعلیمات ہیں اور یہ رسول کریم ﷺ کا پاک عمل ہے۔ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ قیام امن کے حوالہ سے رسول کریم ﷺ ایک منفرد حیثیت رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی انسان عدل و انصاف کے آئینہ سے اسلام کے ابتدائی زمانہ پر نظر ڈالے تو وہ جان لے گا کہ آنحضور ﷺ اور خلفاء راشدین کے دور میں لڑی جانے والی جنگیں دفاعی طرز کی جنگیں تھیں اور ان کی ابتداء کبھی بھی مسلمانوں نے نہ کی گو کہ دشمن ان پر بہیمانہ مظالم ڈھاتا تھا اور وہ ظلم کی چکی میں پستے تھے۔ آنحضور ﷺ تو ہمیشہ امن اور صلح جوئی کے لئے راضی رہتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جنگ و جدل کے خاتمہ کے لئے قرآن کریم سورۃ محمد کی آیت 5 میں ایک اور سنہری اصول بیان فرماتا ہے۔ قرآن کریم تاکید کرتا ہے کہ جنگ کے اختتام پر فاتح فریق کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ رحم دلی کا ثبوت دیتے ہوئے تمام قیدیوں کو آزاد کر ڈالے۔ ان غلاموں کو یا تو احسان کے طور پر یا مناسب فدیہ لے کر آزاد کر دیا جائے۔ مگر آج ہم سب شاہد ہیں کہ قیدیوں کو سالہا سال کس طرح بہیمانہ حالات میں رکھا جاتا ہے اور ان میں انصاف یا آزادی شاید ہی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کے بالمقابل جنگ بدر کے بعد جو کہ ایک عظیم الشان جنگ تھی جس میں مکہ کے غیر مسلم ہمیشہ کے لئے اسلام کو نیست و نابود کر دینا چاہتے تھے۔ اس جنگ میں آنحضور ﷺ نے نہایت رحم دلی سے کام لیا۔ بدلہ لینے کی بجائے جو سزا آپ نے تجویز کی وہ آنے والے وقتوں کے لئے اپنی ذات میں دو مخالف فریقوں کے درمیان اتحاد پیدا کرنے کی نہایت اعلیٰ مثال تھی۔ جنگی قیدیوں پر تشدد کرنے یا ان سے بدلہ لینے کی بجائے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو قیدی پڑھنا یا لکھنا جانتے ہیں وہ ان پڑھ مسلمانوں کو پڑھائیں۔ اس طرح ان کا تعلیم فراہم کرنا ان کی قید سے رہائی کا باعث بن گیا۔ اس طرح کی مثالوں کا ملنا محال ہے کہ کس طرح جنگ اور بدامنی کے حالات کا بھی نیک نتیجہ سامنے آیا۔ جن لوگوں کا مسلمانوں کے ساتھ جابرانہ سلوک تھا ان سے رحم دلی کا سلوک کیا گیا اور ان سے استاد کے طور پر کام لیا گیا۔ اس مثال سے آنحضور ﷺ کی سیرت کے دو پہلو نہایت واضح طور پر نمایاں ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ ﷺ نے نہ تو ان لوگوں سے بدلہ لیا اور نہ ہی کوئی بدسلوکی کی جنہوں نے آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ پر مظالم ڈھائے تھے۔ دوسرا آپ نے ثابت کیا کہ آپ کے نزدیک تعلیم و تربیت کی کس قدر اہمیت ہے؟ آپ کی خواہش تھی کہ لوگ زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کریں اور اس کا راز تعلیم کے حصول میں مضمر تھا۔ کوئی دنیاوی بندہ اس طرز سے نہیں سوچتا۔ یقیناً آپ ﷺ اپنی حکمت اور شان میں منفرد نظر آتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج چند خاص (-) کے بعض قابل نفرت افعال کی وجہ سے دنیا میں (دین) کو ایک پُر تشدد اور برداشت سے عاری مذہب سمجھا جا رہا ہے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ (دین) ہی وہ مذہب ہے جس کی تعلیمات آزادی ضمیر اور آزادی مذہب جیسے اصولوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ (دین) واضح طور پر یہ تعلیم دیتا ہے کہ مذہب میں کسی قسم کا کوئی جبر نہیں اور مذہب تو دل کا معاملہ ہے۔ یہ درست ہے کہ ابتدائی مسلمانوں نے بعض جنگیں لڑیں لیکن یہ جنگیں نہ تو کبھی ملکوں اور حدوں پر قبضہ کرنے کے لئے لڑی گئیں اور نہ ہی غیر مسلموں کو مجبوراً اسلام قبول کروانے کے لئے بلکہ ان کا اصل مقصد مذہبی آزادی کو ہمیشہ کے لئے ایک عالمی اصول کے طور پر قائم کرنا تھا۔ قرآن کی تعلیمات اس بارے میں نہایت واضح ہیں۔ مسلمانوں کو اس طرح کی دفاعی جنگ کی اجازت سورۃ حج کی آیت 41 میں دی گئی ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اجازت اس لئے دی گئی کہ مسلمانوں پر ان لوگوں کی طرف سے حملے کئے جا رہے تھے جو نہ صرف اسلام بلکہ مذہب کا بھی خاتمہ چاہتے تھے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر مسلمانوں کو لڑنے کی اجازت نہ دی جاتی تو نہ کوئی کلیسا، نہ کوئی گرجا، نہ کوئی مسجد اور نہ ہی کوئی دوسری عبادت گاہ محفوظ رہتی۔ چنانچہ جب آنحضور ﷺ اور آپ کے صحابہ نے جنگوں میں حصہ لیا تو اس کا مقصد لوگوں کی عبادت کے حق کا دفاع کرنا تھا تاکہ وہ جیسے چاہیں عبادت کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں جہاں (دین) پر اکثر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ (دین) دوسروں کے حقوق تلف کرتا ہے جبکہ حقیقت مکمل طور پر اس کے برعکس ہے۔ (دین) وہ مذہب ہے جس کی تعلیمات نے تمام لوگوں اور تمام مذاہب کے حقوق کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ (دین) یہودیوں اور عیسائیوں کا محافظ ہے۔ یہ ہندوؤں اور سکھوں کا محافظ ہے اور یہ دیگر تمام مذاہب اور عقائد کا محافظ ہے۔ (دین) کے یہ انوکھے اور اعلیٰ معیار ہیں جن کے قیام کے لئے پہلے مسلمانوں نے اپنی جانیں دے دیں تا مذہب کی حفاظت کی جا سکے اور آزادی مذہب کی ضمانت دی جا سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح سورۃ طٰہٰ آیت 132 میں ایک اور اسلامی حکم مذکور ہے۔ جس میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کوئی قوم کسی دوسری قوم کے مال پر لالچ کی نظر نہ ڈالے اور اس مال کی حرص نہ کرے جو ان کا نہیں ہے۔ تاہم آج کے دور میں ہر ایک حاسدانہ خواہش کرتا ہے کہ وہ دوسروں کے مال و متاع پر قابض ہو جائے اور ان کے مال و دولت سے ناجائز فائدہ اٹھائے اور آجکل ہونے والی جنگوں کی یہی بنیادی وجہ ہے۔ یقیناً اس خود پسندی اور لالچ نے انسانی اقدار کو نابود کر ڈالا ہے اور عالمی امن کو بار بار متاثر کیا ہے۔ مثلاً بعض حکومتیں بعض ممالک میں انسانی حقوق کی پامالی کو اس لئے مکمل طور پر نظرانداز کر دیتی ہیں ان کی نظر اس ملک کے تیل یا معدنی ذخائر پر ہوتی ہے۔ مگر عوام نہ تو اندھی ہے، نہ گونگی اور نہ ہی بہری۔ وہ جانتے ہیں کہ ان پالیسیوں کی بنیاد عدل پر نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس فطرتی طور پر اس کا نتیجہ غصہ اور بے چینی کی صورت میں نکلتا ہے۔ ان کی یہ نفرت اپنے ملک کے رہنماؤں تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کا اثر ان عالمی طاقتوں پر بھی پڑتا ہے جو دولت کی ہوا و حرص کی وجہ سے صرف اپنا فائدہ ہی سوچتی ہیں اور دوسروں کی بھلائی کی کوئی پرواہ نہیں کرتیں۔ اس لئے حکومتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے امور میں انصاف سے کام لیں اور ذاتی مفادات سے باہر نکل کر دنیا کا فائدہ دیکھیں۔ اگر اسلام کی تعلیمات کو حقیقی رنگ میں اپنایا جائے تو فساد اور بدامنی کو ہمیشہ کے لئے روکا جا سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مگر آج عمومی طور پر (-) اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کے ملک ہاتھوں سے نکل رہے ہیں۔ یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ گو (-) کو براہ راست ایسی تعلیم دی گئی ہے جو کہ مختلف قوموں اور حکومتوں کے درمیان امن کی ضامن ہے، پھر بھی یہ (-) ہی ہیں جو دوسروں سے بڑھ کر خود اپنی اقدار کے ساتھ غداری کر رہے ہیں۔ (دین) تو صرف عدل، انصاف، رحم دلی اور سخاوت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ......دنیا میں صرف لالچ اور نفرت ہی دیکھنے کو ملتی ہے۔ مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آج ہمیں جو دنیا میں غیر یقینی اور فساد کی حالت نظر آ رہی ہے اس کے ذمہ دار صرف (-) ہی ہیں۔ دنیا کی بڑی طاقتیں بھی غیر منصفانہ پالیسیاں اختیار کرنے کی وجہ سے قصوروار ہیں جو کہ آگ پر تیل کا کام کر رہی ہیں جس کے نتیجہ میں عدم استحکام میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہ بڑی طاقتیں قیام امن کے لئے کوششیں کرنے کی بجائے ذاتی مفادات کو ترجیح دے رہی ہیں بلکہ ان فسادات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جیسا کہ بعض بڑی طاقتیں (-) حکومتوں کو ہتھیار فروخت کر رہی ہیں اور بعض باغیوں کو ہتھیار مہیا کر رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید یہ کہ مغرب میں بننے والے ہتھیار دہشت گرد تنظیموں کے ہاتھ لگ چکے ہیں اور اس طرح ان فتنوں کو بیرونی طور پر بھڑکایا جا رہا ہے۔ جو میں کہہ رہا ہوں یہ کچھ نیا نہیں بلکہ لوگوں میں پہلے سے مشہور باتیں ہیں۔ مزید فکر کی بات یہ ہے بڑی طاقتوں میں ایک دوسرے کے خلاف گروہ بندی ہو رہی ہے۔ ترقی پذیر ممالک کی نسبت ان بڑی طاقتوں کا اثر کہیں زیادہ ہے اس لئے بڑی طاقتوں میں گروہ بندی دنیا کے مستقبل کے لئے نہایت خطرناک ہے۔ ہمیں ایسے امور کو فوری حل کرنا چاہئے ورنہ ہم دیوانہ وار ایک تباہ کن اور قیامت خیز جنگ کی طرف جا رہے ہیں۔ اس جنگ کے نتیجے کے بارہ میں سوچنا بھی محال ہے۔ اس جنگ کے نتیجے میں آنے والی آفت اور تباہی آنے والی کئی نسلوں تک جاری رہے گی۔ اس لئے ہم امید رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ انسانیت کو عقل اور فہم و فراست عطا فرمائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا کرے کہ ہر مذہب اور ہر قوم دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کرنے والی ہو اور ہر قسم کی ناانصافی پر انصاف غالب آ جائے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ تمام لوگ اپنے خالق حقیقی کو پہچانیں اور انہیں اس حقیقت کا احساس ہو جائے کہ خدا ہی ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور وہ نہایت رحیم و کریم اور وہ ہر مذہب اور عقیدہ کے تمام لوگوں کے لئے چاہتا

ہے کہ وہ اس دنیا میں متحد ہوکر رہیں اور تمام بنی نوع انسان اس کے فضل، رحم اور پیار کی بدولت ہم آہنگی اور امن کے ساتھ یکجا ہو جائے۔ خدا کرے کہ یہ روح دنیا میں پیدا ہو جائے۔ خدا کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں حقیقی امن دیکھنے والے ہوں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایک بار پھر آپ کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر اٹھارہ منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوا۔ مہمانوں نے کافی دیر تک تالیاں بجاتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

ڈنر کا پروگرام

اس کے بعد ڈنر کا پروگرام ہوا۔ تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

ڈنر کے بعد مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آتے رہے، ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور نے ہر ایک کے ساتھ گفتگو فرمائی۔

مہمانوں سے ملاقات کا یہ پروگرام قریباً ایک گھنٹہ بیس منٹ تک جاری رہا۔

اس کے بعد قریباً ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور کے خطاب پر مہمانوں کے تاثرات

حضور انور کے آج کے خطاب نے مہمانوں کے دلوں پر گہرا اثر کیا۔ اس حوالہ سے بہت سے مہمانوں نے اپنے خیالات اور دلی جذبات کا اظہار کیا۔

☆پادری چارلز (Pastor Charles Olango-Uganda Martyrs United Church of Canada) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جہاں تک میں نے دیکھا ہے خلیفۃ المسیح! (دین) کے سب سے بہترین رہنما ہیں اور جس طریقہ سے اور جن باتوں کا حضور نے ذکر کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے عین مطابق ہے اور باقی (-) راہنماؤں کو بھی اسی طریق پر پیغام پہنچانا چاہئے۔ دین اپنے ماننے والوں کو اس بات کا پابند کرتا ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کی بھی حفاظت کریں اور یہ دینی تعلیم میں نے پہلی بار سنی ہے اور میں حضور کی تقریر سے نہایت متاثر ہوا ہوں اور حضور کی خواہش تھی کہ تمام ادیان اور مذاہب کے راہنما مل بیٹھ کر بات چیت کر سکیں۔

☆ایلس۔ مالٹن انٹاریو (Alice-Malton Ontario) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں خلیفۃ المسیح کے دورہ کو خاص اشتیاق سے دیکھ رہی ہوں، کچھ ماہ پہلے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر اور پھر جلسہ سالانہ کینیڈا پر اور حضور کے پارلیمنٹ کے دورہ پر جب وزیر اعظم سے بھی ملاقات ہوئی۔ میری دلی تمنا تھی کہ خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہو سکے اور آج ملاقات ہو گئی۔ حضور کا پیغام نہایت پُر زور تھا اور آپ دنیا میں ایک ایسے شخص ہیں جو امن اور سلامتی اور محبت سب کے لئے چاہتے ہیں۔ میں اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔

☆ہائیڈی مینوٹی - (Heidi Minuti - Retired Teacher) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے بعد میں جذبات سے لبریز ہوں۔ میں حضور کے امن پسند پیغام سے بہت متاثر ہوں اور حضور ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں اگر ہم ان کا پیغام سنیں اور عمل کریں۔

☆گریگ کینیڈی (Greg Kennedy) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں آج اپنی بہن کے ساتھ آیا ہوں کیونکہ اس نے ماضی قریب میں ہی دین قبول کیا ہے اور ہم دیکھنا چاہتے تھے کہ جماعت احمدیہ کی کیا تعلیمات ہیں اور حضور کا پیغام سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ میری بہن اتنی محبت کرنے والے اور ساتھ دینے والے اور لوگوں کی خدمت کرنے والے لوگوں میں شامل ہوئی ہے۔ جو باتیں میں نے آج سیکھی ہیں میں ان سے بہت خوش ہوں۔

☆سوزن فینل۔ میئر آف بریمپٹن (Susan Fennel - Former Mayor of Brampton) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں جماعت احمدیہ کو گزشتہ 30 سال سے جانتی ہوں اور کئی پروگرام جن میں خلیفۃ المسیح نے شمولیت اختیار کی تھی میں بھی ان میں شامل ہو چکی ہوں اور یہ میرے لئے باعث اعزاز ہے کہ مجھے آج کے پروگرام میں بھی مدعو کیا گیا۔ حضور کا پیغام ہمیشہ ہی امن کا گہوارہ ہوتا ہے اور ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا اعلان کر رہا ہوتا ہے اور میں لوگوں کو یہ بتانا چاہتی ہوں، خاص طور پر ان لوگوں کو جو اللہ کا پیغام نہیں سمجھتے کہ یہ ایک امن کا پیغام ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں کہ لوگوں یا جانوروں کا یا کسی جاندار چیز کو نقصان پہنچایا جائے۔ یہ ہے خدا کا پیغام ہم سب کے لئے۔

☆ریورنڈ روبرٹ لائل (Reverend Robert Loyal - Minister a St. Andrew's Presbyterian Church) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں آج کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں اور اس کی وجہ حضور کا پیغام تھا جس میں امن، محبت اور امید کا پیغام تھا اور یہ ایسا پیغام ہے جس کا رنگ نسل شرق وغرب کسی خاص وقت یا جگہ سے تعلق نہیں بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کے لئے تھا اور اس خطاب کی اہمیت یہ بھی ہے کہ دنیا میں بہت سی غلط معلومات اور افواہیں اور خوف وہراس پھیلا ہوا ہے لیکن آج کے پیغام میں یہ بات واضح تھی کہ ہمارے درمیان مشترک چیزیں زیادہ ہیں اور اختلاف کی باتیں کم ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی خوشخبری ہے جسے لوگوں کو سننے کی ضرورت ہے۔

☆ڈاکٹر آئین برک۔ (Dr. Ian Burke PC Party Ontario Representative) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں حضور کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ میں نے حضور کے خطاب کو نہایت متاثر کن پایا۔ آپ کا پیغام محبت اور عدل وانصاف کا پیغام تھا۔ میری خواہش ہے کہ حضور کا یہ پیغام اور پھیلے۔

☆الما۔ ٹورانٹو میں ٹیچر ہیں۔ - (Alma - Teacher in Toronto) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے خیال میں یہ نہایت خوش کن بات ہے کہ حضور دنیا بھر کے لئے امن کا پیغام پیش کر رہے ہیں اور پیغام کو صرف (-) تک محدود نہیں کیا بلکہ تمام رنگ ونسل کے لوگوں کے لئے آپ کا پیغام تھا اور آپ کا پیغام نہایت اہمیت کا حامل ہے اگر ہم دنیا کے حالات کا جائزہ لیں اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ یہ واضح پیغام تھا اور سب کو یہ سننا چاہئے۔

☆ماسمو جنوبال۔ نائب پرنسپل کیتھولک سکول (Massmo Janobal - Vice Principal of a Catholic School) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جب بھی مجھے اس طرح کے پُر زور خطاب سننے کا موقع ملتا ہے تو میں ضرور شامل ہوتی ہوں اور خلیفۃ المسیح کے خطاب میں بہت سی ایسی باتیں تھیں جنہیں میں ذاتی طور پر بھی مانتی ہوں۔ اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔

☆محمد الحلو اجی۔ صدر نائل ایسوسی ایشن آف انٹاریو (Muhammed Elhalwagy President of the Nile Association of Ontario) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آج کا پیغام نہایت واضح تھا کہ ہم سب کو محبت کے ساتھ رہنا چاہئے اور ہمیں کسی سے نفرت کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم ایک دوسرے سے نفرت کرتے رہیں گے تو امن قائم نہیں ہو سکتا۔ جب میں نے حضور کا خطاب پارلیمنٹ میں سنا تو مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ پارلیمنٹ میں اس طریق پر کوئی (-) راہنما اس طرح خطاب کر سکتا ہے۔ حضور میں خوف کی کوئی جھلک نظر نہیں آئی اور نہایت نڈر طریق پر آپ نے تقریر کی اور لوگوں کو یقین ہو گیا کہ یہی دین کا صحیح اور سچا پیغام ہے اور آپ نے کہا کہ یہ جو جنگیں ہو رہی ہیں ان کے پیچھے کچھ لوگ ہیں جو اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ آج کے خطاب میں حضور نے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے حوالہ سے بات کی کہ یہ سب کا لائحہ عمل ہونا چاہئے اور یہی سچ ہے۔ میں 1980ء سے احمدی ہوں اور گزشتہ 15,10 سالوں میں جماعت سے دور ہو گیا ہوں لیکن اب مجھے خیال آتا ہے کہ مجھے جماعت کے ساتھ تعلق رکھنا چاہئے۔

☆سانٹا الوئی۔ یوگینڈا مدر چرچ (Santa Aloi - Uganda Mother Church) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کا آج کا پیغام عفو ودرگزر اور قیام امن کے بارہ میں تھا۔ خاص طور پر یہ کہ سب مذاہب ایک خدا کو مانتے ہیں لیکن مختلف ناموں سے اسے یاد کرتے ہیں اور حضور نے خاص طور پر ......کو توجہ دلائی کہ تمہیں قیام امن کے لئے زیادہ کوشش کرنی ہے یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔

☆سرندر سدھو۔ (Surrinder Sidhu) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ ایک زبردست موقع تھا حضور کے خطاب کی وجہ سے جس میں آپ نے امن، محبت اور تمام دنیا کی بہتری کے بارہ میں باتیں بیان کیں۔

☆فیڈل۔ طالبعلم (Fidel - Student) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

تمام پروگرام، حضور کا خطاب نہایت عمدہ تھا اور میرے دل میں اتر گیا اور حضور سے ملاقات کو بیان کرنے کے میرے پاس الفاظ نہیں۔ یہ میری زندگی کا نہایت اہم تجربہ تھا۔

☆فرشتہ۔ شیعہ مسلمان طالبعلم (Frishtah - Shia Muslim Student) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور کا دین اور امن کے بارہ میں خطاب عین میری سوچ کے مطابق تھا اور حضور کے چہرہ پر جو نور عیاں تھا بہت خوبصورت تھا۔

☆گیرتھ کالوے اور ڈینا کالوے (Garith Calaway & Daina Calaway) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

نہایت مؤثر پیغام تھا اور نہایت خوشکن تبدیلی تھی اس سے جو ہم روز دنیا میں دیکھتے ہیں۔

☆باراکاتھ (Barakath) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آپ کا خطاب نہایت مؤثر اور دنیا کے تمام لوگوں کے لئے تھا۔ میری خواہش ہے کہ یہ پیغام دنیا کے تمام لوگوں تک پہنچ سکے۔

☆لوسی کرانول۔ پبلک ریلیشن گائینیز اور کاریبین کمیونٹی (Lucy Cranwell - PR for the Guyanese & Caribbean Community) نے اپنے خیالات کا اظہار

کرتے ہوئے کہا:

خلیفہ کی تقریر سے میں نے بہت سی ایسی باتیں سیکھی ہیں جن کا مجھے پہلے علم نہ تھا۔ نہ صرف یہ کہ آپ نے خطاب فرمایا بلکہ اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ ہم کیسے ایک دوسرے سے محبت کر سکتے ہیں اور کس طرح تمام انسانیت ایک ہے۔ ان کی ایک بات کا مجھ پر گہرا اثر ہوا کہ بحیثیت انسان ہم کسی نہ کسی بات پر اختلاف کر سکتے ہیں لیکن ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم اس کا حل کیسے نکال سکتے ہیں۔ ہمیں پہلے اپنی بات سمجھنے کی ضرورت ہے پھر ہم عدل وانصاف کے ساتھ مسائل حل کر سکتے ہیں۔ ایک اور بات جس نے مجھے ششدر کر دیا وہ یہ ہے کہ اگر ہم اپنے اختلافات دور نہ کریں اور مل کر رہنا نہیں سیکھ سکے تو پھر اس کے نتیجہ میں آنے والی نسلیں اس کا خمیازہ بھگتیں گی۔ ہمیں خدا نے بتایا ہے کہ ہمیں باوجود اپنے اختلافات کے مل کر رہنا چاہئے۔

☆میگن۔ طالبعلم یارک یونیورسٹی (Megan - Student at York University) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے آج یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے اور یہ دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے کہ جماعت احمدیہ کس طرح مختلف طبقات کے لوگوں کو قریب لا رہی ہے اور میرے خیال میں اسی چیز کی دنیا کو ضرورت ہے۔

☆ابوبکر یوسف۔ ممبر زمیتا کمیونٹی (Abu Bakr Yousaf - Member of Zumita Community) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جو میں نے سنا اور دیکھا اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ حضور نے اپنے خطاب میں رسول اللہ ﷺ کی بہت سی مثالیں پیش کیں اور ہمیں توجہ دلائی کہ ہمیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے اسوہ سے یہ بھی ثابت کیا کہ انہوں نے جبراً کبھی بھی کسی کو اسلام میں داخل نہیں کیا اور رسول اللہ ﷺ نے کس طرح تمام انسانیت کی خدمت کی۔ حضور نے قرآن کریم کے حوالہ سے بھی دینی تعلیم پر روشنی ڈالی جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے لا اکراہ فی الدین اور کس طرح رسول اللہ ﷺ نے عیسائی، یہودی، ہندو یا کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کو ان کے حقوق دیئے اور توجہ دلائی کہ بحیثیت انسان ہم سب ایک ہیں۔ حضور نے اپنی تقریر میں دکھی انسانیت کی طرف بھی توجہ دلائی کہ ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ حضور بیان کر رہے تھے کہ ہمیں جبر، ظلم وتشدد اور خود غرضی کو چھوڑ کر مل کر رہنا ہوگا اور یہی رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے۔

☆گنیش۔ آئی ٹی پروفیشنل (Gannesh - IT Professional) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے خلیفہ سے مل کر خوشی ہوئی اور اس طرح کے پروگرام میں شامل ہو کر خوشی محسوس کرتا ہوں۔

☆مقصود۔ طالبعلم (Maqsood - Student) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

کاش کہ ہم سب ایسا ہی سوچتے جیسا کہ حضور نے بیان کیا۔ میں حضور کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں یہ پیغام اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کروں گا۔

☆کرشہ (Krisha) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرا یہاں آنا میرے لئے باعث عزت اور فخر ہے اور یہ تقریر جس کا موضوع امن تھا بہت اچھی تھی۔ ہم ٹیلیویژن پر بہت سی تقاریر سنتے ہیں جس میں جنگ وجدل اور نفرت پھیلائی جاتی ہے۔ اس لئے یہ محبت اور امن پسند باتیں سن کر خوشی ہوئی۔

☆شانٹیل (Chantelle) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی اور آپ لوگوں کا مجھے مدعو کرنا میرے لئے باعث فخر ہے اور تقریر میں ان باتوں کا ذکر تھا کہ ہم کیسے مل کر رہ سکتے ہیں اور میں امید کرتی ہوں کہ اور لوگ بھی اس پیغام کو سن سکیں گے۔

☆انیتا ثمرہ (Anita Samra) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ ایک نایاب موقع تھا خلیفہ کی تقریر سننے کا اور دینی کمیونٹی کو دیکھنے کا۔ میرے لئے نہایت خوشی کا باعث ہے اور مجھے حضور کے آٹوگراف لینے کا موقع بھی ملا۔

☆ہیو کورٹنی۔ ڈیزائنر (Hugh Courtney - Designer from Toronto) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور کا خطاب نہایت پُرتاثیر تھا۔ میں بہت خوش اور متاثر ہوں۔ خلیفہ میں ایک رعب ہے اور جب میں آپ کے قریب پہنچی تو ایک لرزہ سا مجھ پہ طاری تھا اس لئے یقیناً آپ میں کوئی قوت (قدسی) ہے۔ حضور ایک عاجز انسان ہیں اور یہ عاجزی انسان محسوس کر سکتا ہے۔

☆فرانسس عطاؤ۔ ممبر آف یوگنڈا میٹرز چرچ (Francis Atao - Member of Uganda Matters Church of Canada) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ہم کس طرح اس قول یعنی محبت سب کے لئے اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکتے ہیں اور آپ نے خود اپنے عمل سے دکھایا کہ کس طرح ہم اس پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔ آپ نے دینی تعلیمات پر روشنی ڈالی جس سے واضح ہو گیا کہ جو باتیں میڈیا میں (دین) پر کی جاتی ہیں وہ جھوٹ ہیں اور جو باتیں خلیفہ نے بیان کیں وہ سچ ہیں اور یہ کہ حقیقی مومن دوسروں کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔

☆جیک گرین برگ۔ انٹاریو پی سی یوتھ ایسوسی ایشن (Jack Greenberg - Ontario PC Youth Association) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفہ کی تقریر جذبات سے بھری تھی جس سے میری بہت حوصلہ افزائی ہوئی اور آپ نے اپنے خطاب میں دنیا میں قیام امن کے حوالہ سے گفتگو فرمائی۔ میرے خیال میں خلیفہ نہ صرف احمدیوں کے لئے بلکہ تمام (-) کے لئے ایک زبردست آواز ہیں۔ خلیفہ نے یہ جو بات فرمائی کہ اس کا مجھ پر گہرا اثر ہوا کہ ہم ایک اور جنگ عظیم برداشت نہیں کر سکتے اور یہ کہ تمام قوموں کو مل کر کام کرنا ہے اور اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہے۔

☆پیارا سنگھ کادووال۔ مصنف (Pyaara Singh Kadowal - Writer) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جو الفاظ حضور نے بیان فرمائے قیام امن کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اگر ہم ان آدھی نصائح پر بھی عمل کر سکیں تو ہماری انفرادی اور معاشرتی زندگیوں میں امن قائم ہو جائے گا جو جنگیں ہو رہی ہیں وہ ختم ہو جائیں گی۔ میں آج کی تقریر سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔

☆پیٹر زورانٹس۔ ریل اسٹیٹ (Peter Zorontos - Real Estate) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں اظہار تشکر کرنا چاہ رہا تھا، حضور نے مجھے اس کا موقع عنایت فرمایا۔ مجھے حضور سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔

☆ہرجوت (Harjot) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے اچھا لگا۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ بہت اچھا تھا۔

پیس سمپوزیم کی میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نیشنل پیس سمپوزیم کی پریس اور میڈیا میں کوریج ہوئی۔

اخبار Global News میں کوریج ہوئی جس کی روزانہ پڑھنے والوں کی تعداد پانچ لاکھ ہے۔

اس کے علاوہ پیس سمپوزیم کے پروگرام میں چار مختلف زبانوں کے میڈیا والے لوگ حاضر تھے۔ جن میں آٹھ اردو، چھ پنجابی، ایک عربی اور ایک بنگالی تھے۔ ان سب کا تعلق بعض TV چینل، ریڈیو چینل اور مختلف اخبارات سے تھا۔

سوشل میڈیا Twitter اور Instragram کے ذریعہ تین لاکھ 92 ہزار افراد تک پیس سمپوزیم کے بارہ میں خبر پہنچی۔

ڈاکٹر نصرت جہاں کی یاد میں

آؤ مجھ سے سنو حوصلوں کا بیاں
عزم وہمت کی ہے یہ عجب داستاں
ایک نازک سی جاں جو تھی نصرت جہاں
کہ تھی دنیائے طب کی وہ روح رواں
کیسے اس کو ملے منزلوں کے نشاں
اک دعا کا شجر اس کا تھا سائباں

مشکلیں تھیں بہت زندگی تھی کڑی
سب حوادث سے بے خوف ہو کر لڑی
ہر مصیبت کے آگے تھی تنہا کھڑی
اس کی ہر بات تھی حوصلوں کی لڑی
آہنی عزم و ہمت کی تھی وہ چٹاں
اک دعا کا شجر اس کا تھا سائباں

مرحلے زیست کے سب سنورتے رہے
سب کو راحت کے سامان ملتے رہے
اس کے اٹھتے قدم آگے بڑھتے رہے
راہ کے پیچ وخم سب نکلتے رہے
آج ہر لب پہ ہے اس کا حسن بیاں
اک دعا کا شجر اس کا تھا سائباں

اس کو حاصل ہوا ایک اعلیٰ مقام
اس کو مولیٰ نے بخشی رضائے امام
اس کو ملتی رہے اک سکینت مدام
ہو سدا اس کا خلد بریں میں قیام
ایسی منزل کا تھا اس کو ہر پل گماں
اک دعا کا شجر اس کا تھا سائباں

ڈاکٹر۔و۔توصیف

17

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

جامعہ احمدیہ کے طلباء سے ملاقات۔ سوال و جواب۔ حضور انور کی قیمتی نصائح اور راہنمائی

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

23۔اکتوبر 2016ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک اور خطوط، رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں حضور انور کی مصروفیت رہی۔

جامعہ احمدیہ میں پروگرام

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ کینیڈا میں تشریف لائے۔ مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ ہادی علی چوہدری صاحب اور جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کرام نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت تمام اساتذہ کرام اور سٹاف کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ کی گیلری سے گزرتے ہوئے نمائش بھی ملاحظہ فرمائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ کے ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں جامعہ کے تمام طلباء کلاس وائز اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک طرف مدرسۃ الحفظ کے طلباء بھی بیٹھے ہوئے تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حافظ فراس احمد نے کی۔ قرآن کریم کی تلاوت کا ترجمہ پروگرام میں نہیں رکھا گیا تھا۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ترجمہ رکھنا چاہئے تھا۔ یہ ضروری ہے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک طالبعلم عزیزم فرخ طاہر صاحب کو بلایا اور خود قرآن کریم سے ان آیات کا ترجمہ نکال کر دیا۔ جس پر اس طالبعلم نے یہ ترجمہ پڑھا۔

اس کے بعد عزیزم مصلح الدین صاحب نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب امارات الساعۃ)

بعدازاں عزیزم فرخ طاہر نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

سے منتخبہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد عزیزم عمر فاروق نے حضرت اقدس مسیح موعود کے عہد مبارک میں شمالی امریکہ میں نفوذ احمدیت کے عنوان پر تقریر کی۔

دوسری تقریر عزیزم سید لبیب جنود نے خلافت احمدیہ کے ذریعہ شمالی امریکہ میں احمدیت کا نفوذ کے موضوع پر کی۔

بعدازاں حفظ القرآن کلاس کے طالبعلم عزیزم ایان میاں نے قرآن کریم کو حفظ کرنے کی اہمیت پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔

اس کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تمام طلباء کلاس وائز بیٹھے ہوئے ہیں۔ جس پر پرنسپل صاحب نے عرض کیا کہ تمام کلاسز کو، کلاس وائز بٹھایا گیا ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا ایک مربی اور (داعی الی اللہ) کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

ایک طالب علم نے بتایا کہ ایک مربی اور داعی الی اللہ کی سب سے بڑی ذمہ داری یہی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہئے اور روزانہ فجر کی نماز سے پہلے کم ازکم دو گھنٹے تہجد پڑھنی چاہئے، پھر قرآن کریم کی تلاوت کرے اور نماز فجر کے بعد بھی قرآن کریم کی تلاوت کرے۔ یہ سب سے بنیادی بات ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان ملکوں میں رہ کر تم سردیوں میں تو دو گھنٹے تہجد پڑھ لو گے مگر گرمیوں میں کیا کرو گے؟

پھر حضور انور نے دریافت فرمایا اور کیا ذمہ داری ہے؟ یہ تو ہر (مومن) کا فرض ہے، نمازیں پڑھنا، اللہ سے تعلق قائم کرنا، بلکہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہر احمدی کو کم ازکم دو نفل تو صبح پڑھنے چاہئیں۔ لیکن مربی تو جماعت کے لوگوں کی Cream ہے۔ جس نے تربیت بھی کرنی ہے اور (دعوت الی اللہ) بھی کرنی ہے۔ (دعوت الی اللہ) اور تربیت کے لئے تو پھر اپنا نمونہ قائم ہونا چاہئے اور نمونے قائم کرنے کے لئے جہاں اللہ سے تعلق پیدا کرنا ہے، قرآن کریم کا علم سیکھنا ہے اور اس کو گہرائی میں جاننا ہے۔ قرآن کریم کا علم کس طرح آئے گا۔ سب سے پہلے تو آنحضرت ﷺ کے اسوہ سے جو ہمیں باتیں پتہ لگتی ہیں، جو آپ نے وضاحتیں کی ہیں پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھنا بڑا ضروری ہے۔ بہت سارے جامعہ کے طلباء، وہاں افریقہ میں بھی میں نے دیکھے ہیں، افریقن طلباء جو تعلیم کے لئے پاکستان بھی آئے، ان میں سے بعض ایسے تھے جو بڑے شوق سے کتابیں خریدتے تھے، اپنی لائبریری بناتے تھے اور پھر ان کتب کو پڑھتے تھے۔ جامعہ میں ہوتے ہوئے انہوں نے بہت سارے حوالے یاد کر لئے تھے۔ جو (دعوت الی اللہ) میں کام آتے ہیں۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنا نمونہ قائم کرنا ہے۔ ہر چیز میں نمونہ بنیں تاکہ جماعت کے لوگوں کی تربیت کرسکیں۔ ہر ایک کی نظر آپ پر ہوتی ہے۔ عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کا ایک شعر ہے اس کا ایک مصرعہ ہے۔ ع

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں

اس کا اگلا مصرعہ کیا ہے۔

اس پر ایک طالب علم نے بتایا:

شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

تو اس پر حضور انور نے فرمایا: تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وصل حاصل کرنا۔ وصل کیا ہوتا ہے۔ سادسہ میں ہو گئے ہو اور ابھی بھی بے اعتمادی سے جواب دے رہے ہو۔

اس پر ایک طالب علم نے بتایا: ملاقات۔

حضور انور نے فرمایا: ہاں ''ملنا''۔ تو اللہ تعالیٰ سے ملنے میں، تعلق رکھنے میں، اس کی قربت حاصل کرنے میں یہ ضروری ہے لیکن ایک چیز شرط ہے۔ ایک مصرعہ ہے۔ ع

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو

اس کا اگلا مصرعہ کیا ہے؟

اس پر ایک طالب علم نے بتایا:

کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اب یہ شعر صرف پڑھنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ عمل کرنے کے لئے ہیں اور سب سے زیادہ ایک مربی اور (داعی الی اللہ) اور جامعہ کے طالب علم کے ہر فعل اور عمل سے اس کا اظہار ہونا چاہئے۔

بعدازاں ایک طالب علم نے سوال کیا کہ ''جب آپ خلیفہ بنے تھے اور اس وقت سے لے کر اب تک آپ کی طبیعت میں کوئی ایسی تبدیلی آئی ہو جس کو آپ نے خود بھی نوٹس کیا ہو''۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو دوسرے دیکھنے والے ہیں ان کو پتہ ہونا چاہئے۔ تبدیلی تو دس منٹ کے بعد ہی آجاتی ہے۔ کیونکہ اللہ کا خوف زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ پہلے دس پندرہ منٹ پتہ ہی نہیں لگتا کہ ہو کیا گیا ہے۔ اس کے بعد پھر خیال آجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ہی سنبھال لے گا اور پھر سنبھال لیتا ہے۔ باقی میں تو جیسا پہلے تھا ویسا اب ہوں۔

ایک طالب علم نے عرض کیا: ''آج کل دماغی امراض (Mental Illness) اور ڈپریشن کافی لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ بطور مربی ہم ان کی کیسے مدد کرسکتے ہیں اور کیا دینی تعلیمات دوا کے طور پر استعمال کرسکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب۔ نسخہ تو دے دیا۔ اللہ سے تعلق پیدا کرو، لو لگاؤ، ایک یہ ہے کہ دنیاوی خواہشات کی وجہ سے دماغی امراض (Mental Illness) دنیا میں زیادہ پیدا ہو رہی ہے، دوسری طرف بہت کم کیسز ایسے ہیں جو فنیٹک (Fanatic) ہو جاتے ہیں یا مذہبی طور پر اتنے ڈوب جاتے ہیں کہ پھر ان کو دماغی عارضہ اور طرح کا ہو جاتا ہے۔ لیکن ان میں اکثریت نہیں ہے۔ Exceptions تو ہر جگہ ہوتے ہیں لیکن عموماً جس میں دنیاداری زیادہ ہے یا دنیا کی خواہشات زیادہ ہیں، ان کی جب خواہشات پوری نہیں ہوتیں اور Frustration ہوتی ہے۔ بے چینیاں ہوتی ہیں۔ ماں باپ کو بعض دفعہ بچوں کی وجہ سے پریشانیاں ہو جاتی ہیں اور بعض کو مالی معاملات کی وجہ سے ہو جاتی ہیں بعض کے اور مسائل ہیں تو اس کا حل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کیا جائے، اس پر بھروسہ کیا جائے، اس سے مانگا جائے، اس سے تعلق پیدا کیا جائے، ایک تو یہ چیز ہے جس کو آج کل دنیا میں پیدا کرنا چاہئے، دنیاوی خواہشات زیادہ ہیں اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ جب کسی کی دنیا دیکھو، کسی کا مال و دولت دیکھو تو اس پر لالچ کرکے اس کی طرف نظر کرکے وہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو، تمہیں اس میں حسد اور حرص پیدا نہ ہو لیکن کسی کا دین دیکھو اور خدا کی راہ میں اس کی قربانی دیکھو تو کوشش کرو کہ میں بھی اس مقام تک پہنچوں تاکہ اللہ سے تعلق قائم ہو تو یہی ایک نسخہ ہے جس کے لئے انبیاء آتے ہیں جس کے لئے مذہب کی تعلیمات ہیں اور اسی بات کو حضرت مسیح موعود نے بار بار دہرایا ہے کہ میں اسی مقصد کے لئے آیا ہوں کہ بندے کو خدا سے ملاؤں۔ جو دوریاں پیدا ہو گئی ہیں ان کو نزدیک کروں۔ تو یہ ایک ایسی چیز نہیں ہے جو ایک دم یا ایک نصیحت سے پیدا ہو جائے گی یا Over Night کسی میں تبدیلی لے آئیں گے۔ دنیا کا جو ماحول ہے اتنا زیادہ بگڑ چکا ہے اور خواہشات اتنی بڑھ چکی ہیں،

Frustrations اتنی زیادہ ہیں، بے چینیاں اتنی زیادہ ہیں، قناعت میں کمی ہوچکی ہے۔ مستقل ایک Process ہے جس کو ہم نے بار بار کہہ کہہ کے کم ازکم جن لوگوں کی ذمہ داریاں ہم پر ہیں، ان میں قائم کرنا ہے لیکن سب سے پہلے اپنے آپ میں پیدا کرنا ہوگا۔ بعض نیک لوگوں میں بزرگوں میں اس لئے بے چینیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ یہ لوگ کیوں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں کرتے۔ کیوں اپنی تباہی کے سامان پیدا کررہے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ کو بے چینی اگر تھی تو دنیا کے لئے تھی، لوگوں کے لئے تھی دنیا کی خواہشات کے لئے نہ تھی، فلعلك باخع نفسك ۔اللہ تعالیٰ نے جو کہا وہ اس لئے کہا کہ دنیا کے لئے تم بے چین ہو، وہ بے چینی گھبراہٹ کیوں تھی، وہ اس لئے تھی کہ لوگ اپنے خدا کو پہچانیں اور ہلاکت سے بچیں لیکن ایک دنیاوی خواہشات کے لئے بے چینیاں ہیں ڈپریشن ہیں اور پھر مریض بن جاتے ہیں وہ اور چیز ہے۔ ان ملکوں میں چند دن ہوئے ایک ماں میرے پاس آئی ڈپریشن کی مریضہ تھی، ساتھ اس کے بیٹا بھی تھا، میں نے چند سوال کئے بیٹے سے بھی اور اس کی والدہ سے بھی۔ میں نے اس لڑکے کی حالت دیکھ کر کہا تم اصل وجہ ہوا پنی ماں کی ڈپریشن کی۔ ماں رو پڑی اور کہتی ہاں یہی وجہ ہے۔ تو یہ چیزیں ہوتی ہیں۔ تو اس لئے ہم جو جامعہ کے طالب علم ہیں جوان ہیں، اپنے اپنے ماحول میں اپنے ساتھیوں کو اس وقت ہی اس بات کی طرف مائل کرو کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ ان ملکوں میں رہ کر بجائے اس کے کہ یہاں کی بے حیائیوں اور غلط باتوں کو سیکھیں، اچھی باتیں ہر قوم میں ہوتی ہیں، اچھی باتوں کو اپنائیں۔ بری باتوں سے بچیں۔ اپنی ایک جو انفرادیت ہے، اپنی ذمہ داری ہے اسے محسوس کریں اور انہیں قائم کریں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: حضور کے غیر از جماعت احباب کے ساتھ جو خطاب ہوتے ہیں ان کے بعد ان کا کیا تاثر ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: جو میرے پاس ملنے آئے وہ یہی کہہ رہے تھے کہ آپ نے بڑے اچھے الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ایک سردار جی کہہ رہے تھے کہ آپ بڑی طاقتوں کو اور بڑی حکومتوں کو یو این او (UNO) وغیرہ کو بھی سب کچھ کہہ دیتے ہیں تو وہ بہت جذباتی ہو کر اس بارے میں میرے سامنے رو پڑے۔ تو بعض لوگوں پر اس طرح بھی اثر ہوتا ہے۔ ایسا تو نہیں ہوسکتا کہ میں کہوں اور سب لوگ میری بات مان لیں۔ بعض صرف ادب کی وجہ سے اچھے اخلاق دکھانے کے لئے سب کچھ اچھا کہہ دیتے ہیں لیکن بعض لوگوں کے چہروں سے ظاہر ہو رہا ہوتا ہے کہ ان پر اثر ہو رہا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ سو فیصد جو تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ وہ واقعی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ اصل تعریف تو تب ہے جب اس پر عمل ہو۔ جب عمل نہیں کرنا تو پھر کوئی فائدہ نہیں۔ میں ہر ہفتہ اتنی باتیں کرتا ہوں، کچھ نہ کچھ نصیحت تو ہر ایک کے لئے ہوتی ہے۔ تم مجھے بتاؤ تمہارے پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ ایک دن ایک گھنٹہ مجلس میں بیٹھ کر بہت اثر ہو جائے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: جب آپ کینیڈا آتے ہیں ہمیشہ گرمیوں میں آئے ہیں، اس دفعہ سردی میں آکر کیسا لگ رہا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہاں سردی بس جلدی شروع ہوگئی ہے۔ یو کے اور یورپ میں یہ موسم ایک مہینہ بعد آجائے گا لیکن سردی اچھی ہے۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اتنی جلدی سردی آجائے گی۔ پھر بھی احتیاطاً میں گرم کپڑے لے آیا تھا۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا: حضور جب ہم مربی بن کر جماعتوں میں جائیں گے سیاست دیکھ کر ہمارا کیا ردعمل ہونا چاہئے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سیاست کیا ہوتی ہے؟ ایک ملک کی سیاست ہوتی ہے، ایک خاندانی سیاست ہوتی ہے، بعض لوگوں کو ویسے ہی ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی عادت ہوتی ہے۔ اگر تم جماعت کی سیاست کی بات کر رہے ہو بعض لوگوں کے غلط رویے ہوتے ہیں۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ سامنے کچھ اور کہتے ہیں اور پیچھے کچھ اور کہتے ہیں۔ مربیان کو میں ہمیشہ یہی نصیحت کیا کرتا ہوں کہ انہیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے کسی بھی فریق کا حصہ نہیں بننا۔ اگر غلط بات دیکھو تو رد کروا گر تم دیکھو کہ اگر بڑا بھی بات کر رہا ہے، جس سے آپس میں رنجشیں پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ بدظنیاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ یا جماعت کی بات ہے تو اس میں تو فتنہ برداشت ہو ہی نہیں سکتا۔ تو جو بھی ہے تم اسے روکو۔

ایک بزرگ تھے ان کو ایک شخص نے آکر کہا فلاں شخص آپ کے بارہ میں فلاں بات کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تم نے بھی گناہ کیا کہ مجھے آکر یہ بات بتائی اور اس نے بھی گناہ کیا۔ ان باتوں سے رنجشیں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ چیزیں تمہیں جماعت کو بتانی ہوں گی۔ یہ نہیں دیکھنا کہ ہماری عمر کیا اور کرنے والے کی عمر کیا ہے۔ اصل کام تربیت ہے۔ مربی کا مطلب ہی تربیت کرنے والا ہے۔ اگر ہم تقویٰ کی بات کرتے ہیں تو ہمارا ہر کام تقویٰ کے مطابق ہونا چاہئے اور ہر قسم کے دوغلا پن سے بالا ہونا چاہئے۔

سیاست کیا ہے، دوغلا پن ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ حکمت ہے۔ یہ حکمت نہیں ہے۔ حکمت تو یہ ہے کہ کس کو اس طریق سے سمجھایا جائے کہ برائیاں دور ہوں۔ حکمت یہ نہیں کہ برائیاں پھیلائی جائیں۔ یا یہ ہے کہ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے تو ہم نے سچی بات کہہ دی۔ سچی بات کہنے والے بدو بھی تھے۔ کیا وہ بڑے پسند کئے جاتے ہیں۔ (دین) کی تاریخ میں وہ اکابر صحابہؓ جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی صحبت سے حصہ پایا۔ کیا کبھی دیکھا گیا کہ انہوں نے ان بدوؤں کی طرح اعتراض کیا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ کا کسی نے پلو پکڑ لیا اور کھینچنے لگا۔ کیا وہ صحابہؓ جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی تربیت سے حصہ لیا ایسا کیا؟ کبھی نہیں۔ تو بعض لوگ بدو پنا دکھاتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اصلاح کر رہے ہیں۔ تو اس طرح کی بہت سی باتیں ہیں چاہے تم اس کو سیاست کی بات کہہ دو یا کوئی اور نام دے دو۔ یا پھر آپس میں گروپ بندی ہو جائے گی۔ دوسروں کے خلاف شکایتیں شروع ہو جائیں گی۔ مرکز میں لکھنا شروع کر دیں گے۔ پھر بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جیسے بے نام خط لکھ دیتے ہیں اور کسی کے نام پر شکایت لگا دیتے ہیں۔ دس پندرہ بندوں کے نام پر کسی عہدیدار کے خلاف شکایت لگا دیتے ہیں۔ ان ساری چیزوں سے تم نے بچنا ہے۔ اول تو جماعتی طور پر کسی ایسے خط پر جو بے نام ہے کارروائی کی نہیں جاتی۔ جس میں اتنی جرأت ہی نہیں کہ کسی کا قصور بتائے۔ یا کوئی غلطی دیکھی ہے تو بتائے۔ یا کسی عہدیدار کے خلاف شکایت کرنی ہے تو بتائے تو پھر اس میں منافقت پائی جاتی ہے۔ تم لوگوں نے کسی پارٹی کی طرف نہیں ہونا۔ تو جب دیکھو کہ دو فریق ایسے ہیں تو مربی نے تعلق تو بہرحال قائم رکھنا ہے۔ گھروں میں بھی جانا ہے۔ لیکن مربی نے وہاں جا کر چائے کی پیالی بھی نہیں پینی۔ ان کے گھر سمجھانے کے لئے ضرور جاؤ۔ جو دو فریق لڑے ہوئے ہیں، دونوں کے گھر جاؤ۔ ان کو سمجھانے کے لئے لیکن نہ اس کے گھر سے کھانا پینا ہے نہ دوسرے کے گھر سے تاکہ تم پر الزام نہ لگے کہ مربی صاحب فلاں کی Favour کر رہے ہیں۔ اس طرح کے اور بہت سے مسائل آتے ہیں جب فیلڈ میں جاؤ گے تو دیکھو گے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا: بعض لوگ حضور انور کو ہفتہ وار خط نہیں لکھنا چاہتے، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ حضور انور کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ بہانہ ہے۔ اگر تو حقیقت میں ایسا ہے تو پھر ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ میرے لئے دعا کر رہا ہو اور کم ازکم دو نفل تو روز پڑھتا ہو۔ لیکن اگر دعا بھی نہیں کر رہے اور خط بھی نہیں لکھ رہے تو تعلق نہیں قائم ہوسکتا۔ لمبے لمبے خط نہ لکھو۔ ایک دو صفحے کے لکھو۔ مہینہ میں ایک یا دو خط لکھو تاکہ تعلق قائم ہو جائے۔ کام کی بات بھی لکھنی ہو تو مختصر خط لکھا جاسکتا ہے۔ میں تو ہمیشہ جماعتی طور پر بھی اور ذاتی طور پر بھی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو خط لکھا کرتا تھا۔ تو پہلے سوچتا تھا کہ کیا مضمون ہونا چاہئے۔ پھر سوچتا تھا کہ چار پانچ لائنوں سے زیادہ خط نہیں ہونا چاہئے۔ تاکہ ان کی نظروں کے سامنے سارے Points آجائیں۔ ایسے خط کے جواب بھی آجاتے ہیں۔ تین صفحوں کا خط بھی لکھو گے تو میری ڈاک کی ٹیم کو چلا جائے گا اور وہ ایک لائن کا خلاصہ نکال کر مجھے دے دیں گے۔ ہوسکتا ہے جو خلاصہ وہ بنائیں اس میں وہ Points نہ آسکیں جسے تم واضح کرنا چاہتے ہو۔ اس لئے مختصر بات کرنی چاہئے۔ جامعہ کے طلباء اور مربیان کو تو ضرور لکھنا چاہئے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: اپنی نمازوں میں سوز اور تڑپ کیسے پیدا کر سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لمبا عرصہ پریکٹس کرو گے تو سوز پیدا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود نے بتایا ہے کہ رونے والی شکل بناؤ تو ایک وقت رونا آجائے گا۔ کوئی ایسی چیز جس سے تمہیں درد محسوس ہو۔ جس کے بارہ میں تم دعا کرنا چاہتے ہو، اس کے بارہ میں دعا کرو، دل سے جب دعا نکلتی ہے تو اوروں کے لئے بھی سوز آجاتا ہے۔ ایک پرانے مربی تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں عمرہ یا حج پر گیا اور وہاں مسجد نبوی میں بیٹھا تھا۔ تو سجدہ کیا لیکن رقت پیدا نہیں ہو رہی تھی۔ دل چاہتا تھا کہ سوز پیدا ہو۔ تو اتنے میں ایک ریلا آیا اور میری کمر پر اتنی زور سے لات ماری کہ میری چیخ نکل گئی۔ تو اس چیخ کے بعد میری ایسی ہائے نکلی کہ جب میں سجدہ میں گیا تو سوز پیدا ہو گیا اور مزہ آگیا۔ اس سے پہلے کہ کسی کی ٹانگ تمہیں پڑے تم خود ہی سوز پیدا کرو۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: بعض لوگ جماعت میں ایسے ملتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ جوان کو دکھ ہے وہ نظام کی طرف سے ہے اور جماعت پر کافی تنقید بھی کرتے ہیں۔ اگر مربی سلسلہ کو ایسا محسوس ہو کہ اس شخص کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، وہ واقعی سخت ہے لیکن صحیح ہے۔ تو اس صورتحال میں مربی کو کیا کرنا چاہئے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے تو اس معاملہ کی گہرائی میں جاؤ۔ یہ دیکھو کہ اس شخص کے جو جذبات ہیں، کیا وہ اس کی انا کی وجہ سے ہے اور کیا اس وجہ سے اس کی دوری ہوئی ہے۔ اگر کسی میں ایمان مضبوط ہے، تو ایسے شخص کا ایمان ان باتوں سے متزلزل نہیں ہوتا۔ نہ وہ جماعت سے پیچھے ہٹتا ہے نہ خلافت سے۔ وہ بار بار لکھتا ہے کہ یہ باتیں میرے خلاف ہوئی ہیں۔ کئی دفعہ ایسا ہو چکا ہے جس کا میں خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں۔ ہمارے مرکزی دفاتر بھی بعض دفعہ غلط رپورٹ کر دیتے ہیں۔ جب ان لوگوں کے خطوط مجھے براہ راست آتے ہیں اور میں تحقیق کرواتا ہوں تو بات اور ثابت ہوتی ہے۔ اس پر میں مرکزی عہدیداروں کو بھی سزا دیتا رہا ہوں۔ بعضوں کو معطل بھی کیا۔ بعضوں کو یہ بھی کہا کہ بیٹھ کر استغفار کرو تو بعض دفعہ ایسی چیزیں ہو جاتی ہیں۔ بدظنی نہیں قائم ہونی چاہئے۔ خلافت سے تعلق اور نظام جماعت سے تعلق میں سب کو مضبوط ہونا چاہئے۔ ہاں مربی کا کام ہے کہ ہر ایک کو سمجھائے کہ ٹھیک ہے یہ ہو گیا غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ انصار اللہ خدام الاحمدیہ میں بھی میں کہتا رہتا ہوں کہ بعض دفعہ ایک شخص جو دور گیا ہے وہ غلط فیصلے کی وجہ سے دور گیا ہے۔ تمہارے عہدیداروں کے خلاف ہو گیا ہے۔ فلاں شخص کو کچھ شکایات تھیں تمہارے عہدیداروں کے خلاف، جن کے سبب وہ دور ہو گیا۔ اس لئے مربی کو

چاہئے کہ انہیں قریب لائے۔ خاص کر اگر مربی بھی نوجوان ہے۔ نوجوانوں سے تعلق پیدا کرو۔ انہیں قریب لاؤ۔ انہیں کہو کہ یہ چیز غلط ہے کہ تم نظام کے خلاف بولو۔ فلاں عہدیدار سے تکلیف پہنچی، تو ایسا ہوسکتا ہے۔ فیصلہ بھی غلط ہوسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی چرب زبانی کی وجہ سے میرے سے غلط فیصلہ کروالیتا ہے اور دوسرے کا حق مار لیتا ہے۔ تو وہ میرا قصور نہیں۔ وہ اپنے پیٹ میں آگ کا گولا بھر رہا ہے۔ تو یہ چیزیں تو چلتی ہیں۔ لیکن نظام اور خلافت سے اس وجہ سے دوری نہیں ہونی چاہئے۔ بعض ایسے مخلصین ہیں کہ بار بار لکھتے ہیں لگتا ہے جیسے مچھلی کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ جو پانی سے باہر نکال دی جائے۔ تو انہیں سمجھاؤ، قریب لاؤ، انہیں کہو کہ بار بار معافی مانگیں۔ جب تحقیق ہوگی اگر وہ صحیح ہیں تو ان کے حق میں فیصلہ ہو جائے گا۔ اصل چیز یہ ہے کہ ایمانوں کی مضبوطی ہونی چاہئے۔ اس لئے ایمان کی مضبوطی کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: دنیا کے لیڈر سے آپ ملتے رہتے ہیں۔ ان کی طبیعت کو سمجھ کر کچھ ایسی نصائح آپ بتائیں جن سے ان پر اثر ہو۔ جن سے مربیان کو فائدہ ہو سکے۔ کس طرح ہم کسی سیاستدان کے دل پر اثر کر سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو ہر ایک کی انفرادی طبیعت ہوتی ہے۔ ایک عمومی بات یہ ہے کہ تم لوگ احمدی ہو مربیان ہو، تمہارے پاس دلائل ہیں۔ اگر نیکی ہے اور تقویٰ ہے۔ تو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ حق بات کہو اور Balance ہو کر کہو۔ تو کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا۔ بعض بڑے بڑے سیاستدان میرے منہ پر کہہ گئے ہیں کہ تم بات کرتے ہو بڑے آرام سے کرتے ہو سچی کرتے ہو اور اسی سچی بات میں ہمارے منہ پر چپیڑ مار دیتے ہو۔ ہم کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ ایسے بھی Reaction ہوتا ہے۔ طریقہ آنا چاہئے۔ یہ دیکھو کہ ان کی نفسیات کیسی ہے۔ اگر Rudely کسی سے بولو گے، صرف اعتراض کئے جاؤ گے تو عزت نہیں ہوگی۔ حکمت نہیں ہوگی۔ اسی لئے (دعوت الی اللہ) اور ہر ایک کام میں اللہ تعالیٰ نے موعظہ حسنہ کا کہا ہے۔ تمہارا وعظ حکمت کے ساتھ ہونا چاہئے تو اکثریت پر اس کا اچھا اثر ہوتا ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: جامعہ طلباء کے لئے شادی کرنے کا بہترین وقت کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب تم ضرورت محسوس کرو شادی ہونی چاہئے لیکن انتظامی طور پر میں اس وقت اجازت دیتا ہوں جب تم خامسہ میں پہنچ جاؤ۔ کم از کم رشتہ کر لینا چاہئے۔ لیکن نکاح نہیں۔ نکاح شادی کے قریب جا کر کرو۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: نماز کے دوران ذہن کبھی کبھی ادھر ادھر چلا جاتا ہے؟ اس کا کیا حل ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وقف نو کی کلاس میں بھی کسی نے کہا تھا کہ کبھی کبھی خیالات نماز میں ہٹ جاتے ہیں۔ اگر کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے تو تم بڑے نیک آدمی ہو۔ لوگوں کے تو اکثر چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ قیام نماز کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ جب ذہن ادھر ادھر جائے تو اس کو واپس لاؤ وہیں جہاں سے چھوڑا تھا۔ رکن نماز کا اگر ہو گیا سجدہ میں تھے پھر کھڑے ہو گئے اگر اسی رکن میں تھے تو شیطان سے پناہ مانگو اور پھر دوبارہ اسی جگہ کو دوہراؤ۔ اگر دوسری حالت میں آگئے ہو دوبارہ توجہ پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ ایسا کرو گے تو آہستہ آہستہ عادت ہو جائے گی۔ لیکن اس کی طرح نہ کرو کہ پوری نماز ہی سفر میں گزر جائے۔ جس شخص کا سفر دہلی سے شروع ہوا اور کلکتہ سے ہوتے ہوئے بخارا پہنچا اور لاکھوں کا کاروبار کر کے مکہ آگیا۔ اتنا نہیں ہونا چاہئے۔ خیال جلدی بدل جانا چاہئے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا: حضور آجکل بہت لوگ مذہب سے ہٹ رہے ہیں اور خدا پر ان کا ایمان ختم ہو رہا ہے۔ انہیں کیسے (دعوت الی اللہ) کی جائے؟

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے تو انہیں بتاؤ کہ خدا ہے۔ جو خدا کو نہیں مانتا اس کو پہلے خدا کے وجود پر لانا ہوگا۔ اگر تم کہہ دو کہ جماعت احمدیہ سچی ہے یا (دین) سچا مذہب ہے۔ تو وہ کہے گا تمہارے لئے ہوگا مجھے اس سے کیا۔ پہلی بات تو یہ کہ خدا پر یقین پیدا کرو۔ خدا کے وجود پر یقین پیدا کرواؤ۔ تمہارے پارلیمنٹ میں ہی ایک شخص آیا ہوا تھا جو کہتا تھا کہ مجھے خدا پر یقین نہیں ہے۔ میں نے مذہب کو چھوڑ دیا ہے۔ لیکن آج چند باتیں تمہاری سن کر مجھے یہ پتہ لگ گیا ہے کہ مذہب کوئی چیز ہے۔ جب مذہب ہے تو خدا بھی کوئی ہوگا۔ تو حکمت سے بعض باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ اس لئے پہلی بات یہ ہے کہ خدا پر انہیں یقین دلاؤ۔ خدا کا وجود کیا ہے، اس کے لئے خود بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو اور دلیلیں بھی پڑھو۔ موٹی دلیلوں کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب ہمارا خدا پڑھو۔ کیا وہ کتاب سب لوگوں نے پڑھی ہے، کیا تمہاری لائبریری میں ہے؟ اس کو پڑھنا چاہئے تا کہ خدا کے وجود پر تمہیں یقین آئے۔ انہوں نے اس میں کئی دلیلیں دی ہوئی ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ باتیں آگے چلتی ہیں۔ لندن گلڈ ہال میں ایک مذہبی کانفرنس ہوئی تھی اکیسویں صدی کا خدا کے موضوع پر۔ مختلف قسم کے لوگ آئے تھے، یہودی، عیسائی، بڑے کارڈنل اور ربائی بھی اور سیاستدان بھی تھے۔ وقت تو زیادہ نہیں تھا۔ میں نے حضرت مسیح موعود کی بعض پیشگوئیاں جیسا کہ طاعون اور زلزلہ کی پیشگوئی اور زار کی جو سیاستدانوں کے لئے خاص ہوتی ہے۔ اس کی حالت کی پیشگوئی ان سب کا ذکر کیا تھا۔ اگر خدا نہیں تو یہ کس طرح پوری ہوئیں۔ ان میں کئی لوگ دہریہ بھی تھے، جنہوں نے کہا کہ تم نے ہمیں کچھ سوچنے کا دیا ہے۔ تبدیل نہ ہوں کم از کم توجہ تو اس طرف ہو۔ تو حکمت سے اور موقعہ محل دیکھ کر باتیں کرنی ہوتی ہیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: حضور انور نے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ سے صحیح تعلق پیدا کرنا ہو تو آنحضرت ﷺ سے حقیقی پیار پیدا کرنا ہوگا۔ یہ حقیقی پیار کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تک پہنچنے کے لئے رسول اللہ ﷺ ایک وسیلہ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ اللہ اور اس کے فرشتے رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، درود سمجھ کر بھیجنا چاہئے۔ یہی بڑا ضروری ہے۔ اسی سے پھر محبت بڑھتی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کے پیارے کو انسان پیار کرتا ہے تو پھر اللہ بھی پیار کرتا ہے۔ اس میں مسئلہ کیا ہے۔ سوال کھول کر واضح کرو۔

اس پر طالب علم نے کہا: پیار کا اظہار کس طرح کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی غیرت ہونی چاہئے۔ دین کی غیرت ہونی چاہئے۔ جہاں کوئی (دین) یا رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کرتا ہے تو غیرت میں جواب دینا چاہئے لیکن حکمت کے ساتھ جواب ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ بیٹھ کر لغویات سنو اور پھر وہاں بیٹھے رہو۔ یا تو جواب دو یا غیرت کا اظہار یہ ہے کہ اس مجلس سے اٹھ کر آجاؤ اگر جواب نہیں آتا۔ بہت سارے اظہار ہیں محبت کے۔ اپنے لوگوں سے محبت ہو۔ جیسے اظہار کرتے ہو، ویسے ہونا چاہئے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا: بعض (-) ہم سے کیوں نفرت کرتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ تم ان سے محبت کرو، اس لئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو مانتے ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ...... پڑھتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ان سے نفرت تو کوئی نہیں۔ ہاں ان کے غلط کاموں سے نفرت ہے۔ کسی شخص سے نہیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو انہیں کہو، تمہارا کام تمہارا عمل تمہارے ساتھ ہے لیکن ہم تو تمہارے ساتھ اس لئے نفرت نہیں کریں گے کہ تم آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے ہو۔ جو ہمیں بہت پیارے ہیں۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا: قرآن کریم کا سب سے پرانا نسخہ کہاں ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو مجھے پتہ نہیں کہ کدھر ہے۔ لیکن بعض پرانے نسخے ترکی کے میوزیم میں موجود ہیں۔ ابھی انہیں برمنگھم میں ایک نسخہ ملا۔ قرآن کریم کے بعض لکھے ہوئے حصہ انہیں ملے۔ جن پر جب تحقیق کی گئی تو پتہ لگا کہ وہ ساتویں صدی کے ہیں۔ یہ تو مختلف جگہوں پر ہیں۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا: آپ کو ایک دن میں کتنے خط آتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ خط تو بیشمار آتے ہیں، پندرہ سولہ سو تو آتے ہوں گے۔ لیکن جو میں خود دیکھتا ہوں وہ پانچ چھ سو ہیں۔ باقی میں اپنی ٹیم کو دے دیتا ہوں جو پڑھ کر اور خلاصے بنا کر مجھے دے دیتے ہیں۔ ہفتہ میں سات آٹھ ہزار خط کا خلاصہ بن کر آتا ہے۔ اس طرح روزانہ ہزار خطوں کا خلاصہ بن کر آجاتا ہے۔ پھر کہو گے لکھتے کتنا ہو، جواب کتنے دیتے ہو۔ کبھی تمہیں میرے دستخط کے ساتھ جواب آیا ہے۔ بہت سارے خط پرائیویٹ سیکرٹری کے دستخط کے ساتھ آجاتے ہیں۔ میں بھی بہت سے خطوط پر دستخط کرتا ہوں۔ پانچ چھ سو پر روزانہ کر دیتا ہوں۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ سب سے اچھا طریقہ دعوت الی اللہ کرنے کا کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے بھی میں نے بتایا ہے کہ وہ شخص کیسا ہے، کس چیز پر یقین رکھتا ہے۔ کسی کو خدا پر یقین نہیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے اگر تم کہو کہ احمدیت سچی ہے، وہ کہے گا، ہوگی سچی۔ اس لئے پہلے اسے خدا پر یقین کرواؤ۔ اگر مذہب کو سمجھتا ہے تو سچے مذہب کی نشانیاں بتاؤ۔ (دین) کیسا سچا مذہب ہے۔ (دین) میں کون کون سی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں، احمدیت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود آئیں گے اور قرآن کریم کی پیشگوئیاں کس طرح پوری ہوئیں۔ ہر ایک کو دیکھ کر (دعوت الی اللہ) کی جاتی ہے۔ بحث نہیں کرنی کسی سے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ آپ کا پسندیدہ شوق کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا بتاؤں کیا شوق ہے۔ اب تو کوئی شوق رہا ہی نہیں۔ اب تو تم لوگوں سے مل کر ہی سارے شوق پورے ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کبھی بھی مجھے موقعہ ملے۔ اگر چند گھنٹے فارغ ہو جاؤں تو شکار کا شوق ہے۔ شوٹنگ کر لیتا ہوں۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا: آپ کو کینیڈا کے وقف نو سے کیا امید ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب تمہارے پیدا ہونے سے پہلے تمہاری ماں نے تمہیں وقف کیا تھا کس بات پر کیا تھا۔ اسی بات پر کیا تھا جو حضرت مریمؑ کی والدہ نے کہا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی خاطر بیٹی دیتی ہوں یا جو بھی بچہ پیدا ہو۔ امید یہی تھی کہ وہ دین کی خدمت کرنے والے ہوں۔ اللہ سے تعلق ہو اور دین کی خدمت کرنے والے ہوں۔ دنیا کی طرف دیکھنے والے نہ ہوں۔ اس لئے وقف نو کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کی ہے۔ اس کے لئے ضروریات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو۔ دین سیکھو، دین کیا ہے۔ قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پڑھو۔ صرف اس کو حفظ کرنا کافی نہیں۔ اس کا ترجمہ تشریح تفسیر بھی آنی چاہئے۔ پھر اس کو اپنی زندگی کا حصہ بناؤ پھر اس کے مطابق (دعوت الی اللہ) کرو۔

(جاری ہے)

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

18

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

طلباء سے ملاقات کا بقیہ حصہ۔عرب احباب کے پروگرام میں شرکت۔فیملی ملاقاتیں اور تقریب آمین

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

23۔اکتوبر 2016ء

حصہ دوم آخر

ایک طالب علم نے سوال کیا: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا کہ کینیڈا میں سو سال کے اندر (دین) کا غلبہ ہوگا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ Potential ہے۔ اگر دوسری روکیں نہ آئیں اور حالات نہ بدلیں تو پھر ہی یہ Potential قائم رہ سکتا ہے۔ اس میں صلاحیت ہے تو ہو جائے گا لیکن حالتیں بدلتے جاؤ تو پھر وقت آگے بھی چلا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ سے غلبہ کا وعدہ کیا تھا نا، لیکن ان کی قوم کی حالت کی وجہ سے غلبہ آگے چلا گیا۔ تو کینیڈین اللہ تعالیٰ کے زیادہ لاڈلے تو نہیں۔ کام کرتے رہیں گے تو ٹھیک ہے۔ نیکیوں پر قائم رہیں اور اپنی حالت ٹھیک رکھیں لیکن اگر برائیوں میں بڑھتے جائیں اور برائیوں کے قانون زیادہ پاس ہوتے جائیں، سکولوں میں غلط رویے اختیار کرتے چلے جائیں تو اپنی نسلیں تباہ کریں گے پھر ہوسکتا ہے کہ وقت آگے چلا جائے۔ سو سال سے ڈیڑھ سو سال لگ جائیں لیکن ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ عیسائیت کے پھیلنے کے لئے تین سو سال سے زیادہ عرصہ لگا تھا۔ لیکن اب تین سو سال نہیں گزریں گے کہ تم دیکھو گے کہ اکثریت دنیا کی احمدیت کے جھنڈے تلے ہوگی۔ اصل چیز یہ ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: عربی سیکھنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ بول چال کرو۔ تمہارے ایک عرب استاد بھی یہاں آگئے ہیں۔ حضور نے استاد کو دیکھ کر فرمایا کہ آپ عرب ہیں؟ آج آپ پاکستانی لگ رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اپنے استاد سے عربی بولا کرو۔ عربی کا پرانا سلیبس بڑا مشکل تھا۔ میں نے اسے دیکھا تھا۔ اس سے زبان بھی نہیں آسکتی تھی۔ اس لئے میں نے ممہدہ اور اولیٰ میں نیا سلیبس بھیجا تھا۔ میں نے دیکھا ہے کہ یوکے کے جامعہ میں شروع کروا کر فائدہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بعض بچے جو جامعہ میں نہیں تھے لیکن شوق رکھتے تھے۔ انہوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا۔ بعض بچے جی سی ایس سی کرکے انہوں نے صرف ایک ڈیڑھ مہینہ عربی سلیبس پڑھا اور اچھے بھلے عربی کے فقرے بنالیتے ہیں بلکہ عربوں سے بولتے بھی ہیں۔ میں نے ان کی ڈیوٹی عربوں کے ساتھ لگائی تھی جلسے کے دنوں میں، ایک دو بچوں کی، تو وہ عرب کہہ رہے تھے کہ یہ بڑے اعتماد سے اور صحیح طرح سے عربی بول رہے تھے۔ ایک اعتماد ہونا چاہئے اور دوسرا جرأت ہونی چاہئے۔ پھر ایک شوق بھی ہونا چاہئے، یہ ساری چیزیں ہوں گی تو عربی آجائے گی۔ بلکہ کوئی بھی زبان آجائے گی۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: سیرین لوگ سیریا سے نکل کر مختلف ممالک میں جارہے ہیں۔ اس پر لگتا ہے کہ کوئی خدائی تقدیر ہے۔ اگر ان سے رابطہ بنانا ہے اور دعوت الی اللہ کرنی ہے تو کس طرح کرنی چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ عرب بولنے والے جتنے بھی ہیں ان کو چاہئے کہ عرب پاکٹس کو تلاش کریں۔ وہاں جائیں اور انہیں دیکھیں کہ کیا تمہارے حالات ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ انہیں قریب لائیں۔ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے بارہ میں بتائیں۔ آنحضرت ﷺ اور قرآن شریف کی پیشگوئیوں کی روشنی میں انہیں سمجھائیں جو آیت آج پڑھی گئی ہے اس کی روشنی میں بتاؤ۔ یہ موقعہ انہیں ملا ہے آپ جاکر انہیں (دعوت الی اللہ) کریں۔ پیغام پہنچایا جائے۔ باقی زبردستی تو کسی سے نہیں کی جاسکتی۔ آنحضرت ﷺ کو بھی بلّغ کا حکم تھا۔ کوئی زبردستی نہیں تھی۔ (دعوت الی اللہ) راستے تلاش کرو۔ یہ تو میں مربیان کو کہتا رہتا ہوں جو جو پاکٹس بنی ہیں (دعوت الی اللہ) کے نظام کے تحت ہر قوم کی پاکٹس کو تیار کیا جائے اور ان کے لئے خاص پروگرام کیا جائے۔ شعبہ (دعوت الی اللہ) کو بھی میں یہی کہتا ہوں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: کینیڈا میں جب ہم دعوت الی اللہ کرتے ہیں اور بعض دفعہ لوگ کہتے ہیں ٹھیک ہے آپ کا پیغام اچھا ہے۔ آپ اپنے دائرہ میں رہو ہم اپنے دائرہ میں رہتے ہیں۔ دین کے بارہ میں سیکھنا نہیں چاہتے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے ہم بیٹھ جائیں۔ پنجابی میں کہتے ہیں ڈھیری ڈھادے۔ خاموشی سے بیٹھ جائیں گے۔ نہیں بیٹھیں گے۔ کیلگری میں سی بی سی کی نمائندہ نے ایسا ہی سوال کیا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ ہم تمہاری جان نہیں چھوڑنے والے، لگاتار لگے رہیں گے۔ تم نہیں مانو گی تو تمہارے بچے اور تمہاری نسلیں مان لیں گی۔ ہم نے اپنا کام جاری رکھنا ہے۔ مشنری ورک اسی طرح ہوتا ہے۔ ایک نسل نہیں مانے گی تو دوسری مانے گی۔ ہمارا کام تو یہی ہے کہ انسانیت کو بچائیں۔ جب تک انسانیت اس دنیا میں قائم ہے۔ ہم نے کام کرتے چلے جانا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے کہیں نہیں دعویٰ کیا کہ میری نسل میں جو ہیں وہ سب مان لیں گے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں سینکڑوں سے ہزاروں ہوئے اور ہزاروں سے لاکھوں اور اب اور بڑھ گئے اور دنیا میں پھیل گئے۔ دنیا میں جماعت کا تعارف ہوگیا۔ دنیا جماعت کو جاننے لگ گئی ہے۔ دنیا میں اعتراض ہونے لگ گئے ہیں کہ تم جماعت کی Favour کیوں کرتے ہو یا کیوں نہیں کرتے۔ تعارف ہر طرف بڑھ رہا ہے۔ اس پر نیک فطرت لوگوں کی توجہ بھی پیدا ہوگئی ہے۔ مان بھی لیں گے۔ لیکن یہ کہنا کہ سو فیصد لوگ مان لیں گے۔ کبھی نہیں ہوا، نہ کبھی ہوگا۔ لیکن اگلی نسل اور اس سے اگلی نسل ان میں کچھ ماننے والے آتے رہیں گے۔ تین سو سال کا عرصہ جو دیا ہے وہ اس لئے دیا ہے کہ مختلف نسلیں مانیں گی۔ اگر یہ نسل اس قابل نہیں تو شاید اگلی نسل مان لے گی۔ ہم نے اپنا کام کرنا ہے۔ جو ہمارے سپرد ہے۔ تھکنا نہیں۔ تھک گئے تو ختم ہوگئے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: جب کوئی انسان خواب دیکھتا ہے۔ تو اس کو کتنی اہمیت دینی چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بعضوں کو خواب دیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ ایک لطیفہ مشہور ہے کہ کوئی کسی کو اپنے خواب سنا رہا تھا تو وہ عورت کہتی کہ ٹھہرو میں ایک گھنٹہ کے بعد تمہیں ملوں گی۔ ایک گھنٹہ بعد آکر اس نے کہا کہ میں نے بھی یہ خواب دیکھ لی ہے۔ نفسیات دان کہتے ہیں کہ ہر ایک انسان رات میں تین چار خواب دیکھتا ہے۔ بعضوں کو یاد رہ جاتی ہے اور بعضوں کو نہیں یاد رہتی۔ لیکن بعض ایسی خوابیں ہوتی ہیں جن میں ایک پیغام ہوتا ہے۔ ایک شوکت ہوتی ہے۔ وہ یاد بھی رہ جاتی ہے اور اس کا دل پر اثر بھی ہوتا ہے۔ بعض لوگ خوابیں لکھتے ہیں کہ درود پڑھتے ہوئے دیکھا یا قرآن شریف پڑھتے سنا۔ جب جاگ آتی ہے تو وہی پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ بعض خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ ہر ایک کو ان کی تعبیر بھی نہیں آتی۔ ہر ایک تعبیر بھی نہیں کرسکتا۔ اس لئے حضرت مصلح موعود نے ایک اچھا نسخہ بتایا ہے کہ بیشک تمہارے پر خواب کا اچھا اثر ہے یا برا اگر یاد رہتی ہے تو صدقہ دے دیا کرو۔ زیادہ تردد کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر سمجھتے ہو کہ ایسی خواب ہے جو جماعتی رنگ کی ہے، اس میں کوئی پیغام ہے تو مجھے لکھ دیا کرو۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: خلیفہ بننے کے بعد آپ کا اپنے قریبی دوستوں کے ساتھ رویہ میں کوئی فرق آیا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میرا تعلق تو کسی سے نہیں بدلتا۔ ہاں اب میرے پاس اتنا وقت نہیں جیسے پہلے تھوڑی دیر بیٹھ لیا کرتا تھا۔ لمبا عرصہ پہلے بھی نہیں بیٹھتا تھا۔ اب تو کام کی نوعیت ہی بدل گئی۔ باقی تعلق ہے اور تعلق رہنا چاہئے۔ وہ تو ختم نہیں ہونا چاہئے بلکہ تعلق میں مزید وسعت اور بہتری پیدا ہوگئی۔ ان دوستوں سے بھی اور دوسروں سے بھی۔ ہاں یہ ان سے پوچھ سکتے ہو جو میرے دوست ہیں۔ تمہارے ساتھ میرا رویہ تو نہیں بدلا۔ میرا خیال ہے میں نے کوشش کی ہے نہ بدلوں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: ممہدہ کے لئے کیا نصیحت ہے جس سے ہمیں فائدہ ہو؟

حضور انور نے فرمایا کہ ہر روز جو کلاس میں پڑھتے ہو، ہوسٹل یا گھر میں آکر اسے پھر پڑھو اور دوہرا لیا کرو۔ ممہدہ کا تو سلیبس بڑا آسان ہے۔ اس میں جو فیل ہوتا ہے، میں اسے باوجود کوشش کے رعایتی پاس نہیں کرسکتا۔ اگر یہ انتظامیہ بعض دفعہ سختی کرتی ہے اور بعضوں کو یہ فیل کرکے رزلٹ بھیج دیتے ہیں صرف یہاں نہیں بلکہ دوسری جگہوں پر بھی لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ رعایت کروں میرے خیال سے پچیس تیس فیصد میں ان کا رزلٹ مانتا ہی نہیں۔ پاس کر دیا کرتا ہوں۔ لیکن ممہدہ کا اتنا بنیادی کورس ہے کہ ان کو پڑھنا چاہئے اور سیکھنا چاہئے اور شروع سے ہی نمازوں کی عادت ڈالو۔ شروع سے ہی عادت ڈالو کہ فجر سے پہلے دو نفل پڑھو۔ اپنی زندگی کو ریگولیٹ کرو۔ اپنا ایک ٹائم ٹیبل بناؤ اور اس پر عمل کرو۔ پہلے دن سے اگر عادت پڑ جائے گی تو آخر تک صحیح نظام ہوگا۔ پھر جب فیلڈ میں جاؤ گے تو اسی کی عادت رہے گی۔ اس لئے روزانہ کا ایک چارٹ بناؤ اور اسی کے مطابق عمل کرو۔ ایک تو جامعہ کا سٹڈی ٹائم ہے پھر اخبار پڑھنے کا ٹائم ہے۔ پھر جنرل نالج کے حصول کے لئے کچھ وقت ہے۔ پھر نمازوں کے اوقات ہیں۔ کھانا کھانے کے لئے وقت ہے یا سونے کے لئے وقت ہے۔ چھ سات گھنٹے سو کر اس کے بعد بقایا سترہ گھنٹے اپنا ٹائم ٹیبل بناؤ۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: آپ کو حضرت مصلح موعود کے ساتھ کوئی ذاتی واقعہ یاد ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود کی جب وفات ہوئی تو میں 15 سال کا تھا۔ کئی چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں لیکن میں ایک واقعہ بتا دیتا ہوں، پہلے بھی بعضوں کو بتا چکا ہوں۔ مرزا شریف احمد صاحب جو حضرت مصلح موعود کے سب سے چھوٹے بھائی تھے، میرے دادا، جب میں گیارہ سال کا تھا تو وہ 1961ء میں فوت ہو گئے تھے۔ غالبًا انسٹھ یا اٹھاون کی بات ہے۔ مجھے وہ باہر لے جایا کرتے تھے بازار وغیرہ جیسے بچوں کو لے جایا کرتے ہیں۔ دادوں کو شوق ہوتا ہے بچوں کی انگلیاں پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ ایک دن مجھے کہتے چلو۔ حضرت مصلح موعود کے گھر جانا ہے۔ قصر خلافت میں گئے تو (بیت) مبارک کی طرف ایک دروازہ ہوا کرتا تھا جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نماز کے لئے آیا کرتے تھے اور اوپر والی منزل پر رہتے تھے۔ وہ نیچے آ کر کھڑے ہو گئے اور مجھے کہا کہ تم اوپر جاؤ اور جا کر بتاؤ کہ میں آیا ہوں۔ میں اوپر گیا حضرت مریم صدیقہ صاحبہ جنہیں چھوٹی آپا کہتے ہیں۔ وہاں حضرت مصلح موعود کے ساتھ تھیں۔ میں نے انہیں کہا کہ مرزا شریف احمد صاحب آئے ہیں اور حضور سے ملنا ہے۔ ان دنوں میں حضور کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ یہ ساٹھ کی بات ہوگی کیونکہ وہ لیٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک کرسی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے سرہانے رکھ دی تا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اس پر آ کر بیٹھ جائیں۔ میں نیچے گیا اور ان کو بلا کر اوپر لے آیا۔ آ کر وہ کرسی پر نہیں بیٹھے۔ حضور کے سرہانے نیچے فرش پر بیٹھ گئے۔ کرسی پیچھے کر دی۔ کوئی جماعتی باتیں تھیں وہ کرتے رہے مجھے تو سمجھ نہیں آئی ویسے بھی میں دور چلا گیا تھا۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے اور سلام کیا اور بڑے احترام سے کچھ دیر کھڑے ہو کر الٹے قدموں واپس گئے اور تھوڑی دور جا کر سیدھا ہوئے۔ تو یہ پہلا سبق بغیر بولے انہوں نے مجھے سکھایا کہ خلافت کا احترام کیسے کرنا چاہئے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ان سے باتیں کر رہے تھے، ان کی نظر میں بھی ایک خاص تعلق ٹپک رہا تھا۔ باتوں سے بھی لگ رہا تھا مجھے سمجھ تو نہیں آ رہی تھی لیکن میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ دونوں طرف سے ایک محبت ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: پاکستان آپ کو کتنا یاد آتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم خود وہاں سے دوڑ آئے ہو مجھے کیا پوچھ رہے ہو۔ کبھی کبھی ربوہ کی گلیاں یاد آتی ہیں۔ میں اپنے خاندان کا پہلا لڑکا ہوں جو ربوہ میں پیدا ہوا تھا۔ اس لئے میری یادیں ربوہ کے ساتھ بہت ہیں۔ جب مٹی اڑتی تھی، کچی گلیاں تھیں، پھر گلیوں اور سڑکوں پر پہاڑی کی سرخ رنگ کی مٹی پڑنا شروع ہوئی تا کہ تھوڑا سا ربوہ کا جو رنگ ہے وہ نہ اٹھے۔ پھر موٹی روڑی پڑنا شروع ہوئی۔ پھر سڑکیں بن گئیں۔ اب تو ربوہ بڑا ڈویلپ ماشاء اللہ ہو گیا ہے۔ مجھے یاد ہے جب چوہدری ظفراللہ خان صاحب وزیر خارجہ تھے یا ربوہ کے شروع کی بات ہے۔ جلسہ کے دن تھے۔ اس زمانہ میں نصرت ہائی سکول میں جلسہ ہوا کرتا تھا۔ (بیت) اقصیٰ میں تو بہت بعد میں گیا۔ عورتوں کا لجنہ کے احاطہ میں اور مردوں کا نصرت ہائی سکول میں ہوتا تھا۔ قصر خلافت میں ہی چوہدری ظفراللہ خان صاحب ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا گیسٹ ہاؤس ہوا کرتا تھا۔ ایک دفعہ شدید بارش ہوگئی۔ لوگ بڑے آرام سے بیٹھے رہا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں ربوہ میں ایک ہی جیپ ہوا کرتی تھی۔ جو ناظر اصلاح وارشاد مقامی چوہدری فتح محمد سیال ہوتے تھے یا ان کی جگہ کوئی اور بدل گئے تھے۔ بہرحال وہ اس میں آئے تو ہمارے گھر کے قریب پہنچے تو اتنا زیادہ کیچڑ اور دلدل بن گئی تھی کہ وہ فور ویل ڈرائیو جیپ وہاں پھنس گئی۔ میں گھر کے دروازہ سے باہر نکل کر نظارہ دیکھنے لگا۔ ایک طرف فوجی کھڑے ہیں۔ خدام زور لگا رہے ہیں۔ دھکے دے رہے ہیں۔ لیکن جیپ اپنی جگہ سے ہل نہیں رہی۔ تو یہ حال ہوا کرتا تھا ربوہ کا۔ تو اس زمانہ کی یادیں بھی ہیں اور پھر اس زمانہ کی یادیں بھی ہیں۔ ربوہ پھر یاد آتا ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: انسان اپنے آپ کو مزکی کس طرح بنا سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بیٹھے بیٹھے تو انسان مزکی نہیں بن جاتا۔ اللہ تعالیٰ کی یاد، خوف اور خشیت یہی چیزیں ہیں۔ یہ ہوں گی تو انسان ہر برائی سے بچنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ اس کی باریکی میں جانے کی کوشش کرو۔ تم لوگ خاص طور پر جو دنیاوی تربیت اور ہدایت پر مامور ہونے والے ہو۔ اس چیز کے لئے خاص طور پر کوشش کرنی چاہئے۔ ایک دن میں تو نہیں بن جاتا۔ مسلسل کوشش ہونی چاہئے۔ دعا اور فضل پھر عاجزی چاہئے۔

یہ پروگرام ایک بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو قلم عطا فرمائے اور سب طلباء نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعدازاں ایک بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹاف روم میں تشریف لے آئے اور اساتذہ کرام سے باری باری ان کے مضامین کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں تصاویر کا پروگرام ہوا۔ تمام کلاسز، اساتذہ، سٹاف، مدرسۃ الحفظ کے طلباء اور مدرسۃ الحفظ کے اساتذہ نے باری باری گروپ کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ کی لائبریری کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ دوران معائنہ ساتھ ساتھ بعض امور دریافت فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی سالانہ جلد تیار ہوتی ہے وہ بھی منگوا کر اپنی لائبریری میں رکھیں۔

لائبریری کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مدرسۃ الحفظ میں تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا اور ہدایات فرمائی کہ بچوں کو روزانہ دودھ کا ایک گلاس اور ایک ابلا ہوا انڈا دیا کریں۔ مدرسۃ الحفظ ربوہ میں یہ باقاعدہ طلباء کو مہیا کیا جاتا ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عائشہ اکیڈمی کا معائنہ فرمایا جہاں خواتین اساتذہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچیوں نے گروپ کی صورت میں عربی قصیدہ پیش کیا۔

ظہرانہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر کے ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں جامعہ کی طرف سے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ تمام طلباء اور اساتذہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔ اس موقع پر مختلف جماعتی عہدیداران کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

بعدازاں دو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر آنے کے لئے ایوان طاہر تشریف لائے۔

عرب احباب کا تربیتی پروگرام

آج ایوان طاہر کے ایک ہال میں عرب احباب اور فیملیز کا ایک تربیتی اجتماعی پروگرام منعقد ہو رہا تھا۔ جس میں 180 کی تعداد میں عرب احباب مرد و خواتین شامل تھے۔ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب (عربی ڈیسک یوکے) اس پروگرام کا انتظام کر رہے تھے اور پروگرام اپنے اختتام کے قریب تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر آنے سے قبل اس پروگرام میں تشریف لے آئے۔ جونہی حضور انور کے چہرہ مبارک پر عرب احباب کی نظر پڑی تو عرب احباب نے بڑے پُر جوش انداز میں نعرے بلند کئے۔ اھلاً وسھلاً ومرحبا کی صدائیں ہر طرف سے بلند ہو رہی تھیں۔ کئی احباب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ خواتین بھی رو رہی تھیں اور بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ ایسا جوش اور ایسی والہانہ محبت کا اظہار تھا کہ جیسے جذبات کا کوئی ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بہہ رہا ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے تشریف فرما ہوئے اور آج کے اس پروگرام کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ جس پر عرب احباب نے کہا کہ بہت اچھا اور مفید پروگرام رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ سب کے ساتھ فیملیز ملاقاتیں ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک سے ملاقات ہو جائے گی۔ اکثر عرب فیملیز کے ساتھ ملاقات ہو بھی چکی ہے۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کے حصہ میں تشریف لے آئے۔ جہاں ایک طرف بچیاں گیت پیش کر رہی تھیں تو دوسری طرف مائیں اپنے چھوٹے بچوں کو حضور انور کے قریب کر رہی تھیں تا کہ یہ بچے حضور انور سے پیار لے سکیں۔ حضور انور نے کمال شفقت سے ان بچوں کو پیار دیا۔ بہت جذباتی مناظر تھے ایک طرف حضور انور ان بچوں کو پیار کر رہے تھے تو دوسری طرف ماؤں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 160 خوش نصیب افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی افراد نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل چالیس بچوں اور بچوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی۔ عزیزم جاذب احمد، جواد احمد، منیب احمد، صباحت احمد، ولید احمد، ولید رانا، فاران خان، حارث احمد، شایان چیمہ، شفاعت عدیل ملک، اطہر عرفان، کاشف نوید، ماحد گوندل، ریان اٹھوال، عیان اسماعیل، حیان احمد، زوریز صالح، عزیز عبدالشافی، چوہدری نعمان، ظافر احمد رسول، عزیزہ ملیحہ ذکریا، سبیقہ طارق، شافیہ اکبر، عاتکہ کشف، علیشہ باجوہ، عالیہ باجوہ، نور ارسلان، بریرہ ربانی، بی بی حبیبہ، احسان تنویر، ہادیہ گوندل، کاشفہ باجوہ، مائرہ باجوہ، نمارالیانہ، ماہ نور علی، سبیقہ باجوہ، شمائلہ احمد، عظمیٰ الماس فاروقی، بریرہ محمود قریشی، عزیزہ دانیہ صفی

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

19

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

مسی ساگا کی میئر، سیرین خواتین، ماریشس کے آنریری کونسلر سے ملاقاتیں اور تقریب آمین

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

24۔اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الذکر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروف رہے۔

میئر مسی ساگا کی ملاقات

ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں میئر آف Mississauga Bonnie Crombie صاحبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئی ہوئی تھیں اور حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔

میئر نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور سے مل کر بہت اچھا لگا۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ آپ سے ملاقات ہوئی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: بہت شکریہ آپ یہاں آئی ہیں۔

میئر نے عرض کیا: میں معذرت چاہتی ہوں کہ میں آپ سے Thanks Giving Weekend پر نہیں مل سکی جبکہ دوسرے سیاستدان ملنے آئے تھے۔ کیونکہ میں اپنی فیملی کے ساتھ تھی۔ میں سوچ رہی تھی کہ میں نے آپ سے ملنے کا یہ بہترین موقعہ کھو دیا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: فیملی سے ملنے کا پلان بھی ضروری ہوتا ہے۔

میئر نے کہا: خاص طور پر سیاست کی زندگی میں ضرورت ہوجاتا ہے، نہیں تو ہمیں باقی دنوں میں فیملی سے ملنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ میں معذرت چاہتی ہوں کہ میرا پلان آپ کی ملاقات کے ساتھ مکس ہو گیا۔ اس دفعہ کینیڈا میں آکر آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: بہت اچھا لگ رہا ہے۔

میئر نے کہا: ہم بہت خوش قسمت ہیں۔ کیونکہ ہمارے شہر کے علاقہ میں سب سے زیادہ اردو بولنے والے لوگ رہتے ہیں اور اس میں مختلف رنگ ونسل کے لوگ رہتے ہیں۔ لیکن ہم خوش ہیں کہ یہاں سب سے بڑی......کمیونٹی رہتی ہے۔

حضور کے استفسار پر میئر نے کہا: میں نے تھوڑی بہت اردو اور پنجابی بھی سیکھ لی ہے۔ ہمارا یہ پُرزور طریق پر ماننا ہے کہ ہر ایک کو آزادی کے ساتھ برابر موقعہ ملنا چاہئے تاکہ آگے بڑھ کر کامیاب ہوسکیں۔ یہی قانون سب پر ایک طرح ہی لاگو ہو۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میرے پاس ناانصافی کے لئے صبر کا کوئی مادہ نہیں ہے۔ جب کبھی ناانصافی کی بات ہوتی ہے تو ہم اسی وقت اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ دوسرے لوگ بھی ہماری اس بات کے بارہ میں کہتے ہیں کہ ہم نے صحیح قدم اٹھایا ہے۔ میں یہ کہنا پسند کروں گی کہ ہمارے جتنے بھی مختلف روایات اور طریق ہیں ان کے ساتھ ہمیں آگے بڑھنا چاہئے۔ مسی ساگا میں تمام سال بہت سے پروگرام ہوتے ہیں اور ہم ان سب میں شریک ہوتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: جس طرح آپ نے بتایا ہے تو یہ ایک ملٹی کلچرل سوسائٹی ہے۔

میئر نے کہا: بہت زیادہ ملٹی کلچرل ہے۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں۔ ہمارے ان تمام پروگراموں میں الگ الگ مذاہب کے لوگ شریک ہوتے ہیں، جیسے ہندو، سکھ، عیسائی یہاں تک کہ یہودی کمیونٹی بھی۔ جیسا کہ ہم ابھی اردو زبان کے بارہ میں بات کر رہے تھے اسی طرح ہمارے ہاں اردو، پنجابی، پولش اور تھوڑی سی ہندی، مگر عربی بہت زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اپنے شہر میں بہت سارے سیرین پناہ گزین کو شامل کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کافی احمدی ریفیوجی ہیں ان کا تعلق بھی مسی ساگا شہر سے ہے۔

میئر نے عرض کیا: ہمارے ہاں کافی زیادہ احمدی ہیں۔ ہمارے پاس ایک یا دو احمدی بیوت ہیں یا ایک بیت اور ایک سنٹر ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہم مسی ساگا شہر میں ایک (بیت) ضرور بنائیں گے۔ اس وقت وہاں ہماری باقاعدہ (بیت) نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کے بطور میئر ہوتے ہی وہاں (بیت) بن جائے۔

اس پر میئر نے کہا: میں بھی یہی امید رکھتی ہوں۔ ہم کمیونٹی کے ساتھ اس میں بھرپور حصہ لیں گے۔ ہم اس بارہ میں بات کر رہے تھے کہ لوگوں کو کس طرح کینیڈین کلچر میں شامل کرنا ہے اور یہ بات کہ جماعت احمدیہ کس قدر وطن کی محبت اور وفا کے بارہ میں تعلیم دیتی ہے۔ بیشک یہ ایک مشکل امر ہے کیونکہ دونوں میاں بیوی کام کررہے ہوتے ہیں اور اکثر ان کے پاس وقت نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ خاوند دوسرے ملک میں ہونے کی وجہ سے فیملی کی مشکلات اور بھی بڑھ جاتی ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو اچھے رنگ میں تربیت کرسکیں۔

مسی ساگا شہر کے حوالہ سے بات ہوئی تو امیر صاحب کینیڈا نے عرض کیا: جلسہ سالانہ بھی وہاں ہوتا ہے اور انٹرنیشنل سنٹر بھی مسی ساگا میں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: لیکن اب ہمیں جلسہ سالانہ کے لئے اس سے زیادہ بڑی جگہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ جگہ ہمارے آنے والے جلسوں کے لئے چھوٹی ہوجائے گی۔

میئر صاحبہ نے حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اتنے لوگ آپ کے جلسہ پر آنے لگے ہیں۔ مجھے پہلے جلسہ پر آنے کا موقعہ اس وقت ملا تھا جب میں فیڈرل ممبر تھی۔ جب سٹیون ہارپر کی حکومت آگئی تو میں نے Early Retirement لے لی لیکن میں خدمت کا شوق رکھتی تھی اس لئے کونسلر بن گئی۔ شاید آپ Hazel McCallion سے ملے ہوں جو مسی ساگا کی سب سے زائد عرصہ کے لئے میئر رہی ہے۔ 36 سال وہ میئر کے عہدہ پر فائز تھیں۔ اس کے بعد میں میئر بنی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میری دعا ہے کہ اب آپ سب سے زائد عرصہ کے لئے میئر بنیں۔

میئر نے کہا: میں بھی اسی طریق پر کام کر رہی ہوں جس طریق پر ہیزل نے کام کیا۔ نیز میں مختلف قسم کے لوگوں کے ساتھ کام کرنا پسند کرتی ہوں۔ شہر کو بہتر بنانے کے لئے Transportation پر خوب کام ہو رہا ہے، خاص کر اس لئے کہ لوگوں کی تعداد بہت بڑھ رہی ہے اس لئے اس نظام کو جدید کرنا اور وسعت دینا بہت ضروری ہے۔ اس طرح ہم ترقی کر رہے ہیں۔ ہم کیا کرسکتے ہیں جس سے شہر کی بہتری ہو؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: میرے خیال سے آپ اچھا کام کر رہی ہیں۔

میئر نے بتایا کہ: ہم اپنے آپ کو Edge شہر کہتے ہیں، کیونکہ ہم ٹورانٹو کے کونے پر واقع ہیں۔ ہم کینیڈا کے چھٹے نمبر پر بڑے شہر ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا آپ کا شہر ٹورانٹو میں Merge ہوگا یا ٹورانٹو آپ کے شہر میں؟

میئر نے کہا: ہم کسی صورت میں بھی ٹورانٹو میں شامل نہیں ہوں گے۔ مسی ساگا اور ٹورانٹو کے اچھے تعلقات ہیں۔

میئر نے عرض کیا: ہمیں نہایت اعزاز ہے کہ آپ کینیڈا ہمارے پاس تشریف لائے ہیں۔ آپ اس دورہ میں کافی مصروف رہے ہیں۔ کیا آپ کو دوسرے شہر اور صوبے دیکھنے کا موقع ملا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں آٹوا گیا تھا اور وہاں کافی مصروفیت تھی۔

میئر نے کہا: آپ جسٹن ٹروڈو وزیراعظم سے بھی ملے تھے۔ یہ بھی مجھے پتہ لگا ہے کہ آپ نے
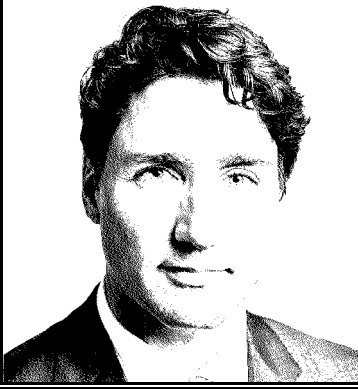
جسٹن ٹروڈو۔ وزیراعظم کینیڈا

بہت سارے انٹرویو کئے ہیں؟ Peter Mansbridge نے بھی ایک انٹرویو کیا جو نشر ہونے والا ہے۔ اس انٹرویو کو پورا کینیڈا دیکھے گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی باتوں سے سب لطف اندوز ہوں گے۔

حضور انور کے استفسار پر امیر صاحب کینیڈا نے بتایا کہ مسی ساگا میں جماعت کی تعداد دو ہزار کے قریب ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا ہم مسی ساگا میں پیس ویلیج نما کچھ بنا سکتے ہیں اور وہاں ابھی باقاعدہ (بیت) بھی نہیں ہے؟

اس پر میئر نے کہا: اگر زمین مل جائے، تعمیر کی اجازت تو مل جائے گی۔ مذہبی اداروں کی تعمیر کے لئے میں ہمیشہ مستعد ہوں۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ میئر نے ہمارے پچاس سالہ جشن کے سلسلہ میں خوب مدد کی تھی اور سٹی ہال کے پروگرام میں شامل ہوئی تھیں۔

اس پر میئر نے کہا: میں نے ایک تقریر بھی کی تھی جس میں بتایا تھا کہ آپ کی جماعت مسی ساگا اور

کینیڈا میں خوب خدمات بجالا رہی ہے اور ہم خوشی سے آپ کا جشن مناتے ہیں۔ ہمارے تمام کونسلرز اور مسی ساگا کے دیگر معززین اور مہمان بھی آئے تھے، اس حد تک لوگ آئے تھے کہ سٹی ہال بھر گیا۔

میئر نے عرض کیا کہ: آپ کی جماعت رفاہ عام کے کاموں میں ہماری مدد کرتی ہے۔ ہم آپ کی جماعت کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے کہ 10 ہزار پاؤنڈ وزن میں ضرورت مند لوگوں کے لئے کھانا جمع کیا۔

اس پر حضور انور نے جماعت کو ہدایت فرمائی کہ: اگلے سال آپ اس کو بھی بڑھائیں۔ کم سے کم دگنا کر دیں۔

میئر نے بتایا: ہم نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ ملازمتیں دے رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر آپ اپنے نوجوانوں کو مصروف رکھیں گے اور کام دیں گے تو کم خدشہ ہے کہ وہ انتہا پسند بنیں گے۔

میئر نے کہا: بالکل ٹھیک ہے۔ نہ صرف کام کے لحاظ سے بلکہ سکولوں میں بھی ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان کو مصروف رکھیں اور ان کے والدین سے اچھے تعلق قائم کریں اور اس طرح ان کو دیگر کاموں میں مصروف رکھیں۔ میں جانتی ہوں کہ آپ کی جماعت اس لحاظ سے بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ Humanity First بھی بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ نہ صرف کینیڈا میں بلکہ تمام دنیا میں۔

میئر نے عرض کیا کہ: ہمیں آپ کے دورے کا شرف کب تک حاصل ہوگا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اس ماہ کے آخر تک میں ٹورانٹو سے ویسٹرن کینیڈا چلا جاؤں گا۔

میئر نے عرض کیا: جتنی دیر کے لئے آپ آئے ہیں آپ کو کینیڈا کا صحیح پتہ لگے گا۔ کیا آپ نے البرٹا اور وینکوور دیکھے ہیں۔ وہاں کی خوبصورتی ٹورانٹو سے بہت الگ ہے۔ یہاں کی زمین فلیٹ ہے اور وہاں بہت سے پہاڑ ہیں۔ وینکوور میں جماعت احمدیہ کے لوگ کتنے ہیں؟

اس پر آصف خان سیکرٹری امور خارجہ نے بتایا کہ: ایک ہزار سے زیادہ ہیں۔

اس پر میئر نے کہا: مجھے بہت خوشی ہے کہ مسی ساگا میں یہاں سے دوگنی جماعت ہے۔

اس پر حضور انور نے بتایا کہ: کیلگری میں تین ہزار سے زیادہ تعداد ہے۔ مسی ساگا میں ٹورانٹو کے بعد سب سے زیادہ احمدی ہونے چاہئیں۔

میئر نے کہا: بالکل ٹھیک ہے۔ میں نے آپ کی جماعت کی ہاؤس آف کامن آٹوا میں بھی بات کی ہے۔ آپ بہت زیادہ انسانیت کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں۔ یہی جذبہ ہم مسی ساگا کے لوگ رکھتے ہیں۔ کچھ مدت پہلے ایک واقعہ ہوا تھا جو مذہبی آزادی کے خلاف تھا۔ میں اس واقعہ کے خلاف کھڑی تھی۔ اس کی نفی کی تھی۔ میرے خیال سے ایسے واقعات ڈونلڈ ٹرمپ کی وجہ سے ہیں۔ Intolerance کا واقعہ ہوا تھا اور میں اس کے خلاف پریس میں خوب بولی تھی۔ پولیس کو بھی بلایا گیا تھا۔

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ایک مضمون چھپا تھا جس میں مسی ساگا کی میئر پر الزام لگایا گیا تھا کہ پاکستانیوں کے بہت قریب ہے۔ اس طرح ہم لوگوں کو خراب کر رہے ہیں اور انتہا پسندی کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔

میئر نے کہا: یہ باتیں مسی ساگا میں برداشت نہیں کی جاسکتیں۔ ہم سب کو خوش آمدید اور عید مبارک اور دیوالی مبارک اور میری کرسمس کہتے ہیں۔

میئر نے عرض کیا: میں آپ کے پاس خاص وقت نکال کر آئی ہوں کیونکہ مجھے پتہ لگا کہ میں ایک واحد سیاستدان ایسٹرن کینیڈا کی ہوں جو آپ سے نہیں ملی۔ میں نے آپ سے ضرور ملنا تھا۔ باقی سب کام چھوڑ کر آئی ہوں۔ میرے لئے یہ بہت اعزاز کی بات ہے کہ میں آج آپ سے مل سکی اور میں مسی ساگا اور تمام کاؤنسلرز کی طرف سے سلام کا تحفہ پیش کرتی ہوں۔

حضور انور کے استفسار پر میئر نے بتایا کہ ہمارے کونسلرز بعض لبرل اور بعض کنزرویٹو کے ہیں۔

حضور نے استفسار فرمایا کہ: میئر کا انتخاب کیسے کیا جاتا ہے؟

اس پر میئر نے بتایا: میں سیدھی منتخب کی گئی ہوں۔ میرے خیال سے مجھے تریسٹھ فیصد ووٹ ملے تھے۔ انشاء اللہ اگلی دفعہ اس سے زائد ہوگا۔ ہماری کوشش ہے کہ ہر لحاظ سے تجارتی طور پر یا فیملی کے طور پر مسی ساگا کا شہر کامیاب ہو۔ اس لئے ہم نے اپنی کمیونٹی کے لئے بہت پارک اور دیگر چیزیں تیار کی ہیں اور مزید بناتے رہیں گے۔

اس کے بعد میئر صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں ایک سرٹیفکیٹ پیش کیا اور شکریہ کے جذبات کا اظہار کیا۔

میئر آف Mississauga کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ اصحہ خلیل صاحبہ کی عیادت کے لئے Humber River Hospital تشریف لے گئے۔ محترمہ اصحہ خلیل صاحبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ممانی جان ہیں۔

یہ ہسپتال پیس ویلج سے 20 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ موصوفہ کے علاج اور رابطہ رکھنے کے حوالہ سے ڈاکٹر تنویر احمد صاحب کو ہدایات دیں۔ (ڈاکٹر تنویر احمد صاحب امریکہ سے آئے ہوئے ہیں اور اس وقت قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر ہیں)

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لے آئے۔ سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط، رپورٹس ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

سیرین خواتین کی اجتماعی ملاقات

آج پروگرام کے مطابق سیرین خواتین کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا۔ اس پروگرام میں 56 خواتین اور 25 بچیاں شامل تھیں۔ پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں تشریف لائے۔

حضور انور کی آمد سے قبل ہی ان سب کی آنکھیں اشکوں سے تر تھیں اور زبان سے خدا کے شکر کا اظہار ہو رہا تھا۔ جونہی حضور انور ہال میں داخل ہوئے۔ سب نے کھڑے ہو کر عربی قصیدہ پڑھا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوالات کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ اکثر خواتین نے اسی بات کا اظہار کیا کہ حضور انور کو بالمشافہ دیکھنا ہمارا خواب تھا اور آج حضور انور کو اپنے سامنے پا کر ہمارا خواب پورا ہو گیا ہے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ پہلے تو حضور انور سے صرف خواب میں ہی ملاقات ہوتی تھی اور جس رات حضور انور کو خواب میں دیکھتے تھے۔ اس سے اگلا سارا دن ایک عجیب خوشی اور سرور کی کیفیت میں گزرتا تھا۔ اب حضور انور کو سامنے دیکھا ہے تو ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں ہے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور انور ہمارے گھر آئے ہیں۔ کھانا تناول فرمایا ہے اور ہمارے گھر میں نماز پڑھائی ہے۔ ہم نے یہ خط قبل ازیں حضور انور کی خدمت میں تحریر کیا تھا۔ جس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا خواب پورا فرمائے۔ اس لئے درخواست ہے کہ حضور انور ہمارے گھر تشریف لائیں۔

حضور انور نے فرمایا سب کی ہی یہ خواہش ہے اور سب کی طرف جانا ممکن نہیں ہے۔ لیکن آپ کی خواب کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب نے جماعت احمدیہ کے مادی اور روحانی مائدہ پر مل کر کھانا کھایا ہے۔ اس طرح آپ کا خواب پورا ہو گیا ہے۔

اس پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قلم، چاکلیٹ اور حجاب عطا فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں چالیس فیملیز کے 195 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں Brampton، Vaughan، Abode of Peace، Peace Village، Richmond Hill، Windsir، Mississauga سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی اپنے پیارے آقا کی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نو بجکر بیس منٹ پر بیت الذکر تشریف لائے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 40 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

عزیزم دیان احمد، رحمان اسد جنجوعہ، آفتاب احمد، ہاشم احمد بلوچ، فارس شاذ، دانیال بشارت، عارب مسعود، نصر رضوان رشید، ثاقب احمد نورالدین، ساغر احمد، زکریا ولی احمد، آدم احمد بھٹی، جہان الدین، یاسر احمد، محمد امان افضل شیر خان، لبید احمد راشد، عزیزہ ماہ نور خولہ حسین، نائمہ خلود خان، بشریٰ رحمان، حدیقہ احمد، علیشاہ شکیل، یمنا نوید چوہدری، صباحہ طارق، مدیحہ ملک، تانیہ باجوہ، لونہ عودہ، ایشان عطا، عنایہ نور، ہبۃ الشکور خان، ایمان ابراہیم، عروش عطیۃ الشافی بلال، ضوئی بلال، زبدہ احمد جاوید، وریشا احمد، لجین سعادت، مدیحہ احمد، نادیہ بی خان، خدیجہ علی، یسریٰ ماہم اور عطیۃ الاسلام چٹھہ۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

25 اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعاولیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ٹورانٹو میں ماریشس کے آنریری کونسلر کی ملاقات

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل، ٹورانٹو میں ماریشس کے آنریری کونسلر Mr. Banwarilal Sennik اپنی اہلیہ کے ساتھ حضورانور کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے اور حضورانور کی آمد کے منتظر تھے۔

موصوف نے بتایا کہ میں نے حضورانور کا پیس سمپوزیم کا ایڈریس سنا تھا اور ویڈیوز دیکھی تھی۔ مجھے حضور انور کو ملنے کا شوق پیدا ہوا۔ حضور انور کا خطاب بہت مؤثر تھا۔ آپ کے خیالات بہت اچھے ہیں۔ آپ دنیا میں امن، رواداری اور انسانی اقدار کے قیام کے لئے بڑے اخلاص اور سچائی سے کام کر رہے ہیں اور لوگ آپ کی بات کو توجہ سے سنتے ہیں۔ اس بات سے ہمیں آپ سے ملنے کی خواہش ہوئی ہے۔ ہم نے حضور کو TV پر دیکھا تھا۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم حضور سے مل رہے ہیں۔

پاکستان میں رہ کر کام کرنے کے حوالہ سے موصوف کے استفسار پر حضورانور نے فرمایا: پاکستان میں ہمارے خلاف قانون بنا ہوا ہے۔ ہم اصطلاحات استعمال نہیں کرسکتے، (نداء) نہیں دے سکتے اور نہ میں اپنی کمیونٹی سے بات کرسکتا ہوں۔ یہاں لندن میں تو میں ہر جمعہ کے دن خطبہ دیتا ہوں۔ ہمارے TV چینل MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوتا ہے اور ساتھ مختلف اہم زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی Live نشر ہوتا ہے۔

پاکستان میں قیام کی صورت میں مجھے بند کمرے میں رہنا پڑے گا اور اگر اپنی ذمہ داریاں ادا کروں تو پھر جیل میں رہنا پڑے گا دونوں صورتوں میں اپنے فرائض ادا نہیں کرسکتا۔

موصوف کے ایک سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی قادیان میں پیدا ہوئے اور وہیں مدفون ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں (دین) کی حالت بگڑ جائے گی تو اس وقت خدا تعالیٰ ایک مصلح اور ریفارمر کو بھیجے گا۔ اس وقت ایک نبی ایک اوتار آئے گا۔ جو مسیح اور مہدی کہلائے گا اور (دین) کی حقیقی تعلیم سے......کو آشنا کرے گا اور دنیا کو بتائے گا کہ (دین) کی اصلی اور حقیقی تعلیم کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہر مذہب میں کسی کے آخری زمانے میں آنے کی پیشگوئی موجود ہے اور یہ آنے والا شخص ایک ہی ہوسکتا ہے۔ دو نہیں ہوسکتے۔ جس اوتار اور نبی کے آنے کی پیشگوئی تھی۔ اس ایک نے ہی آنا تھا تا کہ وحدت قائم ہو اور امت واحدہ کا قیام عمل میں آئے۔

ہمارا یہ ایمان اور عقیدہ ہے کہ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تشریف لائے اور آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

قرآن کریم میں آپ کی آمد کے جو نشانات تھے اور آنحضرت ﷺ نے آپ کے آنے اور دعویٰ کے لئے جو نشانیاں بیان فرمائی تھیں وہ سب پوری ہوچکی ہیں۔

ایک نشان چاند اور سورج گرہن کا بھی تھا۔ آپ ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب آنے والا مسیح ومہدی کا دعویٰ کرے گا تو اس کی صداقت کے لئے رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو مخصوص ایام میں گرہن لگے گا۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ چاند کے گرہن کی جو تین تاریخیں ہیں، ان میں سے پہلی تاریخ کو چاند کو گرہن لگے گا اور اسی طرح سورج کے گرہن کی جو تین تاریخیں ہیں ان میں سے درمیانی تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق آپ کے دعویٰ کے بعد ایسا ہی وقوع میں آیا۔ 1894ء میں ایشیا میں یہ گرہن لگا اور پھر 1895ء میں دنیا کے دوسرے حصہ امریکہ وغیرہ میں یہ گرہن لگا۔

حضورانور نے فرمایا یہ ایک ظاہری نشان تھا جو پورا ہوا۔ اسی طرح اور بھی بہت سے ظاہری نشانات تھے جو سب پورے ہوگئے۔

حضورانور نے فرمایا: ہم (-) کو کہتے ہیں کہ آنے والا آچکا ہے اس کو قبول کرو اور ایک ہو جاؤ لیکن وہ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے آنا ہے لیکن ابھی تک آیا نہیں ہے۔

حضورانور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات 1908ء میں ہوئی اور پھر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق خلافت کا سلسلہ شروع ہوا اور میں پانچواں خلیفہ ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ میں دو مقاصد لے کر آیا ہوں ایک یہ کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے رب کو پہچانے اور اس کے حقوق ادا کرے اور دوسرے یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہو۔ بعض دفعہ انسان کا حق ایسا ہوتا ہے کہ حق ادا کرنے والے کی عبادت سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ پس ہر انسان کو چاہئے کہ وہ دوسرے انسان کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے۔

کونسلر صاحب کی اہلیہ کہنے لگیں کہ آپ کا طریق بہت اچھا ہے کہ آپ وقت کے ساتھ ساتھ Mould ہوتے جاتے ہیں۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: ہم کہیں بھی اور کسی جگہ بھی Mould نہیں ہو رہے۔ ہم تو (دین) کی اصل اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور ہمارا ہر عمل (دین) کی حقیقی تعلیم کے مطابق ہے۔

حضورانور نے فرمایا: جب صحابہؓ اور مخالفین کے درمیان جنگیں ہوئیں تو تاریخ ثابت کرتی ہے کہ مسلمانوں نے کبھی بھی پہلے حملہ نہیں کیا اور کبھی بھی پہل نہیں کی۔ مسلمانوں نے ہمیشہ اپنا دفاع کیا ہے اور اپنے اوپر ہونے والے حملہ کا جواب دیا ہے۔ قرآن کریم میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی ہے اور بعض شرائط کے ساتھ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ اب اگر تمہیں اپنے دفاع کی اجازت نہ دی جاتی تو پھر کوئی عبادت خانہ، ٹمپل، چرچ، Synagogues اور مساجد باقی نہ رہتیں یہ سب تباہ کردی جاتیں۔

تو ہم کہتے ہیں کہ جنگ کی اجازت اس صورت میں ہے کہ جب مذہب کو بچانا ہے اور انسانیت کو بچانا ہے۔ ایک (مومن) کا فرض ہے کہ جہاں اس نے مسجد کی حفاظت کرنی ہے وہاں چرچ کی بھی حفاظت کرنی ہے اور Synagogues کی بھی حفاظت کرنی ہے۔

موصوف کونسلر کا تعلق ہندوستان سے ہے۔ حضرت کرشن علیہ السلام کا ذکر ہوا تو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ میں کرشنؑ کے رنگ میں بھی آیا ہوں اور کرشن علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ امن کے قیام اور انسانیت کی اقدار اور معاشرہ میں رواداری قائم کرنے کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ ہندو مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچائیں اور مسلمان ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ میں ہندوؤں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے اس حد تک جانے کے لئے تیار ہوں کہ میں اپنے ماننے والوں کو کہوں گا کہ گائے کا گوشت نہیں کھانا تا کہ ہندوؤں کے جذبات مجروح نہ ہوں اور سب امن سے رہیں اور امن برباد نہ ہو۔

حضورانور نے فرمایا یہ (-) کی اصل اور حقیقی تعلیم ہے اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کرنے کی تعلیم ہے۔

قرآن کریم کی تو یہ تعلیم ہے کہ دوسروں کے بتوں کو بھی برا نہ کہو ورنہ وہ تمہارے خدا کو برا کہیں گے۔ تو قرآن کریم کی یہ تعلیم تو چودہ سو سال سے ہے اس لئے ہم تو Mould نہیں ہو رہے۔

موصوف کونسلر کی اہلیہ صاحبہ کہنے لگیں کہ خدا ہر جگہ نظر آتا ہے ہر مذہب میں نظر آتا ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک ہی خدا ہے کوئی اسے اللہ کہتا ہے اور کوئی God کہتا ہے اور کوئی بھگوان کہتا ہے۔ ہر نبی ایک ہی تعلیم لایا ہے۔ حضرت بدھاؑ، حضرت زرتشتؑ، حضرت کرشنؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب خدا کے نبی تھے قرآن کریم تو کہتا ہے کہ ہر قوم میں نبی بھیجا تا کہ لوگوں کو ایک خدا کا پتہ لگے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہر قوم کا نبی سچا ہے اور ہم نبی کو سچا مانتے ہیں۔ اللہ سب کا ایک ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انسان کو اخلاق مذہب نے سکھائے اس سے پہلے انسان جانوروں کی طرح زندگی گزارتا تھا۔

موصوفہ کہنے لگیں کہ حج پر مسلمان لوگ جاتے ہیں اور وہاں سے انگوٹھیاں لے کر آتے ہیں اور ان پر اللہ لکھا ہوتا ہے اور ہم بھی پہن لیتے ہیں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: خدا تو سب کا ایک ہی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل یہی ہے کہ ایک ہی خدا ہے اور باقی سب اس کی مخلوق ہے۔ ہم سب کو آپس میں مل جل کر رہنا چاہئے تا کہ معاشرہ میں امن اور رواداری اور انسانیت اعلیٰ اقدار کا قیام ہو اور اسی کے لئے ہم کوشاں ہیں۔

ماریشس کے کونسلر کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 42 فیملیز کے 254 افراد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں Brampton، Mississauga، بریڈفورڈ، Peace Village، Abode of Peace اور Vaughan کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ ان سبھی نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چالیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ عزیزم سلمان علیانہ، میکائیل مبشر خان، سجیل احمد، زین احمد، وجاہت احمد چوہدری، ابراہیم حسین، سید جلیس احمد مسرور، عیان احمد شیخ، دانیال، ضیاء، یوسف احمد صابر، توحید منگلا، احیان احمد چغتائی، رفیع احمد خان، خاقان سعید، موحد اسلم عمران، جلیس حسین، مسرور احمد، علیان خان، ایقان عبداللہ، مطہر احمد، عزیزہ عنایہ ہدیٰ چوہدری، عریج رمضان، شمائلہ وہاب، صوفیہ ارم، شافیہ احمد، فوزیہ احمد کاہلوں، یسریٰ رؤوف، عطیہ شہزاد، نبیلہ عفت، ہانیہ عمر مرزا، سیدہ انوشہ افتخار، فاتحہ ندرت، مدیحہ نعیم، عطیۃ الحی محمود، ماہم احمد، کاشفہ بشیر باجوہ، زویا چوہدری، مریم ہدیٰ سید، ہدیٰ عرفان، کنزا احمد

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

❁❁❁❁❁❁

20

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

ایک اخبار کو انٹرویو۔ تقریب آمین۔ فیملی ملاقاتیں اور دفتری مصروفیات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

26۔اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دفتری مصروفیات

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن مرکز، ربوہ اور قادیان اور دنیا کے مختلف ممالک کی جماعتوں سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ روزانہ اسی طرح ڈاک باقاعدہ موصول ہوتی ہے اور حضور انور باقاعدگی سے روزانہ ساتھ کے ساتھ ملاحظہ فرما کر ہدایات عطا فرماتے ہیں اور پھر یہ ہدایات متعلقہ جماعتی اداروں اور جماعتوں کو ساتھ ساتھ بھجوادی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ کینیڈا کے احباب جماعت کی طرف سے، جن میں یہاں مقیم سیرین عرب احباب بھی شامل ہیں۔ بڑی تعداد میں روزانہ خطوط موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور ان خطوط کو بھی ملاحظہ فرماتے ہیں۔

حضور انور کا اخبار کو انٹرویو

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں کینیڈا کی ایک بڑی اخبار گلوب اینڈ میل (Globe and Mail) کی جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے سے موجود تھیں۔ اس اخبار کی روزانہ ایک ملین سرکولیشن ہے۔

جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ: میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ پاکستان میں آپ کو کس قدر تکلیف دی جارہی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں کا عمومی طور پر یہ عقیدہ ہے کہ جس شخص نے مسلمانوں اور تمام دنیا کی اصلاح کے لئے آنا تھا وہ ابھی تک نہیں آیا۔ لیکن ہم مانتے ہیں کہ وہ شخص آچکا ہے۔ اس شخص کا لقب جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی مسیح اور مہدی اور نبی کا ہے۔ یہی تنازعہ کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اسی لئے مسلمان ہم سے نفرت کرتے ہیں اور اسی وجہ سے 1974ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں حکومت نے ایک قانون پاس کیا تھا۔ جس میں احمدیوں کو ملکی قانون میں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس کے باوجود ہم وہاں رہتے تھے۔ ہم (دین) پر (-) کی طرح ہی عمل کر رہے تھے۔ (بیوت) میں (نداء) دیتے تھے۔ چہ جائیکہ دوسرے (-) ہمیں (-) سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ ہم (دین) کی تعلیمات پر پوری طرح عمل کر رہے تھے۔

پھر ضیاء الحق کے دور حکومت میں 1984ء میں یہ قانون مزید Reinforced کروایا گیا اور یہ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے تھا کہ احمدی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ وہ مسلمانوں کی طرح عبادت نہیں کر سکتے۔ اذان بھی نہیں دے سکتے یہاں تک کہ السلام علیکم بھی نہیں کہہ سکتے۔ اگر ایسا کرو گے تو تین سال کے لئے جیل کی سزا ہوگی تو اس مسئلے کا یہی پس منظر ہے۔

ہر ایک احمدی پاکستان میں اس تکلیف کا شکار نہیں تھا۔ بعض احمدی جو زیادہ فعال نہیں ہیں یا دور دراز علاقہ میں رہتے ہیں یا اپنے ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک رکھتے ہیں۔ وہ عام زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کے سروں پر قانونی تلوار لٹکی ہوئی ہے۔ کسی وقت بھی قانون انہیں پکڑ سکتا ہے۔

2010ء کے سانحہ میں جب دو احمدی (بیوت) پر انتہاء پسندوں کی طرف سے حملہ کیا گیا اور تقریباً 85 احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ تو اس واقعہ کے بعد ہمدردی کرنے کی بجائے دشمنی اور نفرت مزید بڑھ گئی۔ (-) نے اس کو مزید ہوا دی۔ اس وجہ سے دور دراز علاقوں میں رہنے والے احمدی بھی جو آرام سے زندگی گزار رہے تھے۔ ان کو بھی اب مشکلات کا سامنا ہے۔ تکلیفیں مزید بڑھ رہی ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ جب تک یہ قانون موجود ہے احمدی کچھ نہیں کر سکتے۔ پولیس یا قانون جاری کرنے والے یا حکومت جس کے پاس بھی احمدی جائیں قانون ساتھ نہیں دیتا۔ تم نے سلام کہا تو تم کو سزا ملے گی۔ قانون والے کہتے ہیں کہ لوگوں سے یہ برداشت نہیں ہوتا کہ تم مسلمانوں جیسے عمل کرو۔

ایک وقت تھا کہ بہت سے قصبے اور شہر تھے جہاں احمدی امن سے رہتے تھے۔ لیکن اب (-) اور انتہا پسند گروپ ہر قصبہ اور شہر میں پہنچ جاتے ہیں اور عوام کو کہتے ہیں کہ تم احمدیوں کو قتل کرو۔ بیشک ان دور دراز علاقوں میں مخالفین کا خاص زور نہ ہو۔ پھر بھی ایک خوف ہے کسی وقت بھی کوئی لوگوں کے بیچ آکر حملہ نہ کردے۔ (-) کی نفرت احمدیوں کے لئے بڑھتی جارہی ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: حکومت نے ایسا قانون کیوں پاس کیا جس سے احمدی اتنے مشکلات میں پڑ گئے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی تو بات ہے۔ حکومت کو مذہب کے معاملات میں دخل انداز نہیں ہونا چاہئے۔ حکومت کو سیکولر اور جمہوری ہونا چاہئے۔ لیکن جمہوریت کے نام پر یہ سب کچھ ہورہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں کا مطالبہ ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے تو یہ قانون پاس کردیا۔ تم یہ کہہ لو کہ ہم غیر مسلم ہیں لیکن ہمیں اس بات پر کیسے مجبور کر سکتے ہو کہ ہم اپنے آپ کو......کہیں۔ جو بھی میں مانتا ہوں مجھے یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ مانوں۔ یا کم از کم اس پر عمل کروں۔ میں جو چاہوں اپنے بچے کا نام رکھ سکوں۔ بیشک وہ John ہو یا احمد، یا کرشن ہو، حکومت کو ان معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔ جو نام مجھے پسند ہے مجھے حق ہے کہ میں اپنے بچے کا نام رکھوں۔ (-) کے پاس پاکستان میں کوئی سیاسی طاقت نہیں ہے۔ پارلیمنٹ میں (-) کے پاس زیادہ سیٹس نہیں ہیں لیکن لوگوں کو بھڑکانے کی ان کے پاس طاقت ہے۔ وہ لوگوں کو اکٹھا کر کے سڑکوں پر لے آتے ہیں۔ جو چاہے وہ کرتے ہیں۔ یہ ایک چیز ہے جس سے حکومت ڈرتی ہے۔ وہ نہیں چاہتی کہ ان لوگوں کے خلاف کوئی ایکشن لے۔ اس صورت میں اگر وہ سخت اقدام اٹھائیں تو میرا نہیں خیال کہ دو ماہ سے زائد نہیں لگیں گے کہ سب کچھ نارمل ہوجائے گا۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: اب میں آپ سے کینیڈا کے متعلق پوچھنا چاہتی ہوں؟ احمدیہ جماعت کے پاس کینیڈا میں رہتے ہوئے کون کون سی آزادی حاصل ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہاں پر تو ہمیں آزادی حاصل ہے۔ ہم اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔ دوسروں کو (دعوت الی اللہ) بھی کر سکتے ہیں۔ یہاں اچھی نوکریاں بھی مل جاتی ہیں۔ ہر چیز کی آزادی ہے۔ یہ حقوق سب سیکولر حکومتوں میں ہونے چاہئیں جو جمہوریت کا دعویٰ کرتی ہیں۔ پاکستان میں ضیاء الحق کے دور کے بعد ایسا ہوا کہ احمدی ووٹ بھی نہیں ڈال سکتا۔ اگر ووٹ ڈالنا ہے تو اپنے آپ کو پہلے غیر مسلم قرار دینا ہوگا اس کے بعد ووٹ ڈالنے کے اجازت ملے گی۔ ہم اپنے آپ کو (-) مانتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو کیسے غیر (-) قرار دے دیں۔ اس کی وجہ سے ہم نیشنل الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتے۔ نہ ہی لوکل الیکشن یا کسی اور الیکشن میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ ایک وجہ ہے کہ اسمبلی یا سیاسی اقتدار کی جگہوں پر ہماری کوئی آواز نہیں ہے مغربی ممالک کے لوگ جو ہم سے کہتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کیا کریں تو ہم انہیں بتاتے ہیں کہ ہمیں کسی سے کوئی چیز کی ضرورت نہیں پاکستانی حکومت کو احساس دلا دو کہ ایک عام شہری ہونے کے ناطے احمدیوں کے پاس برابر حقوق ہونے چاہئیں۔ کم از کم ووٹ ڈالنے کا حق ہونا چاہئے۔ ٹھیک ہے تم نے ہمیں غیر مسلم قرار دے دیا لیکن پاکستان کے شہری ہونے کی بنا پر ووٹ کا حق تو دو۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ کے خیال سے یہ مسئلہ عنقریب کہیں بدلے گا۔ یا کوئی بہتری آئے گی؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ اس قانون کو کبھی کوئی حکومت ختم کرنے کی جرأت کرے گی۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: اس کا کیا مطلب ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر اللہ ایسی طاقتور حکومت لے آئے جو اس کو بدل سکے، یا کوئی معجزہ ہو تو تبدیلی آئے گی۔ ہم بس معجزہ کا انتظار کر سکتے ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: امریکہ میں ایک الیکشن ہونے والا ہے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ تمام مسلمانوں پر امریکہ میں بین لگا دینا چاہئے۔ کیا آپ کا پیغام محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، اس کے لئے بھی ہوگا جو کہ کلیۃً میں کہوں گی نفرت پھیلا رہا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: بالکل آپ کا کیا مطلب ہے کہ ہم ڈونلڈ ٹرمپ سے نفرت کرتے ہیں یا نہیں؟

جرنلسٹ نے سوال کیا: میں جاننا چاہتی ہوں کہ آپ کا اس کے بارہ میں کیا خیال ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: وہ تو بس امریکن لوگوں میں نفرتیں پیدا کر رہا ہے۔ ہم پہلے ہی اتنے مسائل اور مشکل وقت سے گزر رہے ہیں۔ اگر کوئی انسان مزید مصیبتیں اور نفرتیں پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اسے انسانیت کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ ایسا شخص تو انسانیت کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: ایسے انسان کو آپ کیا پیغام دیں گے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: میرے......ہونے کے باوجود کیا اسے میرا پیغام پہنچ جائے گا؟! وہ تو یہ کہے گا کہ میں تمہاری بات نہیں سننا چاہتا۔ ابھی دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ میرے خیال سے وہ اپنے لوگوں میں بھی اپنی شہرت کھو رہا ہے۔ نفرتیں پیدا کر کے انسان حاصل ہی کیا کر سکتا ہے؟ مجھے پتہ چلا

ہے کہ کنزرویٹو لیڈر کا بھی یہاں کینیڈا میں انتخاب ہونے والا ہے۔ کل ایک امیدوار نے اعلان کیا کہ ایک شخص یہاں بھی ہے اگر وہ منتخب کیا گیا تو وہ مسلمانوں پر پابندیاں لگانے کی کوشش کرے گا۔ وہ حجاب اور (بیوت) کی تعمیر پر روک لگا دے گا۔ (بیوت) کے مینار بننے پر بھی پابندی لگا دے گا۔ پس ڈونلڈ ٹرمپ سے کوئی سبق سیکھنے کی بجائے یہاں پر بھی اس کے نظریات لائے جا رہے ہیں۔ یہ آپ کے ایک لیڈر نے یہ بات کرنی شروع کر دی۔ نفرت پیدا کرنے کی بجائے ہم سب کو مل کر کوشش کرنی چاہئے کہ انسانیت کی بہتری پر کام کریں اور وہ صرف آپس میں امن پیدا کرنے سے ہوسکتی ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: عجیب بات یہ ہے کہ امریکہ میں لوگوں کی ایک بھاری تعداد اس کا ساتھ دے رہی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ اس کو سپورٹ کیوں کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہوسکتا ہے ان میں سے بعضوں کو مسلمانوں کے ساتھ ذاتی تجربات ہوئے ہوں۔ جس کی وجہ سے ان کو مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا ہوگئی۔ لیکن میرے خیال سے ان میں سے اکثریت کو معلوم ہے کہ اگر وہ منتخب کیا گیا تو وہ سب کچھ نہیں کرے گا جس کا وہ دعویٰ کر رہا ہے۔

یہ ایک بہت بڑا اقدم ہے۔ میرا نہیں خیال کہ ایک امریکن صدر جس کی ذہنی حالت قائم ہے وہ مسلمانوں کو بین کرنے کا ایسا کوئی قدم اٹھائے گا۔ اگر مسلمانوں کو امریکہ میں آنے پر پابندی لگا دی جائے تو جو کئی ملین مسلمان امریکہ میں رہ رہے ہیں تو ان کا کیا کرو گے۔ وہ مسلمان معاشرے میں اچھی طرح راسخ ہیں لوگوں کو جانتے ہیں۔ غیر مسلمان بھی ان سے ہمدردی کرتے ہیں۔ بس میں ان کے لئے دعا کروں گا۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ کینیڈا کے مسلمانوں کے سلوک کے بارہ میں کیا کہیں گے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کینیڈا ایک ملٹی کلچرل ملک ہے۔ اس میں مختلف رنگ و نسل کے لوگ رہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے آپ بھی ہجرت کر کے آئی ہوں۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا: میرے والد یہاں ہجرت کر کے آئے تھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی میں کہہ رہا ہوں۔ اصل کینیڈین تو وہ ہیں جو لوکل ہیں۔ باقی سب خود یا ان کے آباؤاجداد ہجرت کر کے ایک وقت میں یہاں آئے تھے۔ اس معاشرہ میں میرے خیال سے اتنی برداشت ہے یا یہ کہہ لو عادت ہوگئی ہے کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ رہ لیتے ہیں یا کینیڈین لوگوں کو دوسرے لوگوں کو اپنے معاشرے میں شامل کرنے کی صلاحیت ہے۔ یہ لوگ مختلف قوموں اور ملکوں سے ہیں۔ مختلف مذاہب کے ہیں۔ یہاں پر بہت سارے کلچر شہریت اور مذاہب اور زبانیں ہیں تو کس کو تم ہاتھ لگاؤ گے۔ کس کے خلاف اقدام اٹھاؤ گے۔

جرنلسٹ نے عرض کیا: بیشک ہم ہر قسم کے لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم کسی سے نفرت نہیں کرتے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ چونکہ آپ ملٹی نیشنل ہیں اس لئے آپ اس نفرت میں نہیں بڑھیں گے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: Islamophobia کے خلاف لڑنے میں آپ ہمارے ساتھ ہیں۔ اس کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ حرکتیں اور فساد انتہا پسند گروپ یا دہشت گرد گروپ کر رہے ہیں وہ مذہب کو نہیں جانتے اور دوسروں کو ...... سے ڈرا رہے ہیں۔ اگر آپ اسلام کی تعلیم اور تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کبھی بھی اس طرز پر لوگوں نے عمل نہیں کیا۔ جہاد کیا ہے؟ آجکل مسلمان دنیا سب سے زیادہ تکلیف جھیل رہی ہے۔ جہاں مسلمان مسلمان کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ حکومتیں اپنے لوگوں کے خلاف اور باغیانہ گروپ حکومتوں کے خلاف لڑ رہی ہیں۔ اس وجہ سے بڑے انتہا پسند گروپ جیسا کہ داعش اور طالبان اور دیگر گروپ نکل آئے ہیں۔ وہ سب اسلام کی حقیقی تعلیم سے منہ پھیر رہے ہیں۔ میں ہمیشہ یہی کہا کرتا ہوں کہ صرف ان لوگوں کے عمل دیکھ کر یا کسی ایک شخص کے عمل دیکھ کر جیسا کہ فرانس اور بیلجیئم میں حادثات ہوئے تھے بعض گروپ مغرب میں کہتے ہیں کہ سب مسلمان ایک ہی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس لئے ہمیں مسلمانوں سے ڈرنا چاہئے کیونکہ ان کا یہی اسلام ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ اسلام کی اصل تعلیم کو دیکھنا ہوگا۔ یہ انتہا پسند گروپ مسلمانوں کی کل آبادی کے نہ ہونے کے برابر ہے۔ وہ یہ سب صرف اپنے ذاتی مقاصد حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ اسی لئے ہم احمدی کہتے اور (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں کہ (دین) کی حقیقی تعلیم کامل انصاف ہے۔ قرآن میں لکھا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات سے نہ روکے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تمہیں انصاف ضرور کرنا ہوگا اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی انصاف کرنا ہوگا تو یہ ہے اصل تعلیم۔ جب مسلمانوں کو پہلی مرتبہ جنگ کی اجازت دی گئی تھی اور وہ ایک لمبے عرصہ کے بعد دی گئی تھی اس عرصہ میں مسلمانوں کو مکہ میں طرح طرح کی اذیت دی گئی تھی۔ پھر بانی اسلام ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تھے۔ پھر مکہ کے کافروں نے وہاں پر بھی آ کر آپ پر حملہ کیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دفاع کی اجازت دی۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اب تمہیں اجازت دی جاتی ہے کہ اپنا دفاع کرو کیونکہ یہ مخالف لوگ صرف دنیاوی مقاصد کے لئے نہیں لڑ رہے بلکہ یہ مذہب کو ہی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اب اگر وہ مخالفین نہ روکے گئے تو کوئی چرچ یا مندر یا یہودی معبد نہ رہے گا۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف سے جو دفاع کی اجازت دی گئی وہ اس بات کی اجازت دی گئی تھی کہ تمام مذاہب کو بچایا جائے۔ اس لئے اسلام کہتا ہے کہ تم نے چرچ مندر اور یہودی معبد اور مسجد کا دفاع کرنا ہے۔ صرف یہ نہیں کہا کہ مسجد کا۔ تو یہ ایک دلیل ہے کہ مسلمانوں کو مذہب کے دفاع کے لئے لڑنا چاہئے۔ ہمیں تمام عبادت گاہوں کو بچانا ہوگا۔ اس پیغام کے سننے کے بعد میرا نہیں خیال کہ کوئی اسلام سے نفرت ہونی چاہئے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: یعنی ساتھ دینے سے آپ کی مراد ہے کہ آپ تمام مذاہب کا دفاع کریں گے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہاں بالکل، ہم کر رہے ہیں اگر تم کسی احمدی کو بلاؤ کہ میرے چرچ کی حفاظت کرو تو وہ ضرور آئے گا۔

آخر پر جرنلسٹ نے عرض کیا: آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہمیں یہاں بلایا اور یہ موقعہ فراہم کیا۔

اخبار Globe and Mail کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انٹرویو ایک بجکر تیس منٹ پر ختم ہوا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ مکرم ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ایک وفد کی ملاقات

اس کے بعد ایک بجکر چالیس منٹ پر جیوئش (Jewish) کمیونٹی کے چار افراد پر مشتمل وفد نے حضور انور سے ملاقات کی۔

اس وفد میں Greator Toronto کی جیوئش کمیونٹی کی نائب صدر Sara Lefton صاحبہ، ڈپٹی ڈائریکٹر کمیونیکیشن اینڈ پبلک ریلیشن Steve McDonald صاحب اور انٹرفیتھ امور کی ذمہ دار Kimmel Ariella صاحبہ شامل تھیں۔

وفد کے ممبران نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے کہ ہم خلیفۃ المسیح سے مل رہے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ کینیڈا میں یہودیوں کی تعداد تین لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ ٹورانٹو ریجن میں دو لاکھ سے زائد ہے۔ یہودیوں کی تعداد کے لحاظ سے اسرائیل اور امریکہ کے بعد کینیڈا میں تیسری بڑی یہودی کمیونٹی ہے۔

حضور انور نے مذہبی آزادی کے حوالے سے فرمایا کہ مذہبی آزادی کے حق کو دنیا بھر میں تسلیم کیا جانا چاہئے۔ ہم قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ (دینی) تعلیم میں جہاد وغیرہ کا حکم ہے لیکن اس کے لئے بعض حالات کا ہونا ضروری ہے اور اس کے لئے بعض شرائط ہیں تب وہ جائز ہوتا ہے۔ جہاں تک (دینی) تعلیم کا تعلق ہے (دین) صرف امن و سلامتی کا پیغام دیتا ہے۔ ہر ایک کے ساتھ اچھے طریق سے پیش آنے اور عدل و انصاف کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

وفد کے ممبران نے بتایا کہ 50 سے 55 ریبائی ہمارے بورڈ میں شامل ہیں اور ہمارے سب کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں اور دوسری تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔

وفد نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ٹورانٹو ریجن میں مجموعی طور پر یہود کے دوسو سے زائد Synagogues ہیں۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہم (دینی) تعلیمات کی روشنی میں انسانی اقدار کو اہمیت دیتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ تمام مذاہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ رب العالمین ہے اور وہ سب کا رازق ہے۔ چہ جائیکہ وہ یہودی، مسلمان، عیسائی، ہندو، سکھ یا کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتا ہو۔ سب کا رازق خدا ہے۔ پس اگر ہم یہ بات مانتے ہیں تو ہمیں خوشی سے مل کر آپس میں رہنا چاہئے۔ پس ہمیشہ انسانی قدروں کا خیال رکھیں اور ایک ہو کر ان کے لئے کام کریں تا کہ ہمارے معاشرہ میں امن قائم رہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمیں محبت اور امن کی تعلیم کو بغور سمجھنا چاہئے اور اپنے لوگوں کو بھی سمجھانا چاہئے۔ ہم تو یہی کرتے آئے ہیں۔ ہم سب ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے: ...... کہ سب ایک ہی بات پر اکٹھے ہو جاؤ جو تم سب کے لئے برابر ہو اور وہ ایک بات واحد اور قادر مطلق خدا ہے وہ ہر مذہب کا ہر قوم کا خدا ہے پس اگر ہم اپنے آپ کو سچے مومن مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر بھی ایمان ہے تو پھر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کس مذہب کا ہے۔ سب کو باہم مل کر کام کرنا ہوگا تا کہ ہم سب کا ایمان بڑھے تا کہ ہم اس خدا کا مقصد پورا کریں۔ جو قادر مطلق ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق اس دنیا میں امن سے رہے۔

اس پر وفد کے ممبران نے عرض کیا: یہودیت میں بھی ہم اسی چیز کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم اس دن کے منتظر ہیں کہ یہ تمام باتیں پوری ہوں اور ہم سب امن سے رہیں۔ ہمارا بھی یہی ایمان ہے کہ ہم سب ایک آدم کی نسل ہیں۔ ہمارا آغاز ایک ہے۔ اس لئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میرے والدین کسی کے والدین پر فوقیت رکھتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہم سب آدم کی اولاد ہیں۔ اس طرح ہم سب بھائی بہن ہیں۔ پس ہمیں امن سے رہنا چاہئے اگر ہم اس قول کا پاس کر لیں کہ تمام انسان آدم اور حوا کی اولاد ہیں تو تمام انسانیت اخوت کے رشتہ میں بندھ جائے اور دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

حضور انور نے ایک یہودی عالم کا دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے امریکہ کے ایک ریبائی کے بارہ میں یاد ہے جو مجھے لندن میں ملے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ جب میں پہلی

دفعہ مسجد اقصیٰ کے اس حصہ میں گیا جو مسلمانوں کے پاس ہے۔ اس مسجد میں یہودیوں کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن میں یہودی ہوتے ہوئے بھی وہاں گیا تو مسجد کے مسلمان خادم نے میرے سے پوچھا کہ تم مسلمان ہو۔ تمہارا کیا دین ہے، میں نے جواب دیا کہ لاالٰہ الا اللہ۔ یہ میرا ایمان ہے۔ اس پر وہ مجھے لے گیا اور مسجد دکھائی۔ لیکن پھر کہا کہ مجھے ابھی بھی شک ہے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ میں نے کہا تمہیں اور کیا بتاؤ۔ پھر اس نے کہا پورا کلمہ سناؤ۔ میں نے کہا محمد رسول اللہ تو اس نے پھر کچھ مسجد کا حصہ دکھایا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ مجھے ابھی بھی آپ کے مسلمان ہونے پر یقین نہیں آرہا۔ یہ کیا ماجرا ہے؟ اس پر میں نے اسے کہا کہ دراصل میں یہودی ہوں۔ لیکن کلمہ کے پہلے حصہ پر تو مجھے مذہبی ایمان ہے اور دوسرے حصہ یعنی محمد رسول اللہ پر میرا ذاتی ایمان ہے کیونکہ اگر انصاف کی نظر سے تاریخ کو دیکھا جائے تو عرب کی جو حالت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت تھی۔ اس کی اصلاح کوئی نبی ہی کرسکتا تھا۔ اس لئے مجھے تو یقین ہے کہ محمد ﷺ خدا کے سچے نبی تھے جنہوں نے وحشی عربوں کی حالت کو بدل ڈالا۔

پس ایک خدا کو مانیں اور ہر مذہب کے بانیوں اور لیڈروں کا احترام کریں تو دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا پس اگر ہم نے انسانی قدروں کا پاس نہ کیا اور امن وسکون کے ساتھ زندگی گزارنے کی کوشش نہ کی تو پھر تباہی ہمارے راستہ پر ہوگی۔ اب تو بعض چھوٹی چھوٹی قوموں نے بھی نیوکلیئر ہتھیاروں تک رسائی حاصل کرلی ہے۔ اور کسی بھی وقت ایک بٹن دبانے سے آدھی دنیا آناً فاناً تباہ ہو جائے گی۔ اس لئے امن کے قیام کے لئے بہت زیادہ محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا تھا کہ میں دو کاموں کے لئے آیا ہوں ایک یہ کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے رب کو پہچانیں اور اس کے حقوق ادا کریں اور دوسرے ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر ان دونوں باتوں پر عمل کرلیا جائے تو دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔

یہودی وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ ملاقات دو بجے تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے حضور انور کے ساتھ دفتری ملاقات کا شرف پایا۔

اس کے بعد سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس پروگرام میں 35 فیملیز کے 160 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل آٹھ جماعتوں سے آئی تھیں۔

Brampton، Vaughan، Woodbridge، Peace Village، Hamilton، نیو مارکیٹ، Mississauga، ایمری ویلج

اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر جانے کے لئے جونہی ایوان طاہر سے باہر تشریف لائے تو راستہ کے دونوں اطراف مرد وخواتین اور بچوں بچیوں کا ایک بڑا ہجوم تھا۔ یہ لوگ سردی کے اس موسم میں قریباً دو گھنٹے اس راہ پر محض اس لئے کھڑے تھے کہ یہاں سے کسی وقت حضور انور کا گزر ہونا ہے اور وہ اپنے پیارے آقا کا دیدار کریں گے اور حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کریں گے۔ سبھی اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو السلام علیکم کہہ رہے تھے اور اپنی سعادت اور خوش نصیبی پر بے حد خوش تھے کہ ان کا پیارا آقا ان کے اتنا قریب ہے۔ حضور انور ان کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہتے تو ان کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھتے اور یوں ہر ایک ان بابرکت لمحات سے فیض پاتا۔

تقریب آمین

بیت الذکر تشریف آوری کے بعد آمین کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چالیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم نبیل احمد، صہیب منگلا، ابرار احمد اعجاز، حسیب احمد کاہلوں، ہاشم شہزاد چوہدری، حمزہ احمد سعید شیخ، زیان علی، اویس عثمان، عبدالسلام دانش، معیز وسیم، ثمر احمد خان، عطاء الشافی، علی احمد، فاران محمود، کامران افضل، شایان احمد قریشی، ماحد محمود، تاشف ندیم، حزقیل احمد، اوصاف احمد مرزا، معیز احمد طاہر، محبّ احمد طاہر، تعظیم خلیفہ

عزیزہ عریبہ کھوکھر، ثناء رؤف، ھبہ ظفر، زویا سید، امۃ الصبوح باجوہ، عروسہ صابر، شافیہ خان، شافیہ احسن، درثمین احمد، درعدن مہک، مریم احمد، شمائلہ علیشاہ مسعود، عزیزہ رضیہ سراء، کاشفہ مسعود، عدیلہ احمد، شانزے ملک، عزیزہ زارہ احمد

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

27/اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری خطوط، ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 58 فیملیز کے 218 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل 13 جماعتوں سے آئی تھیں۔

Weston، Abode of Peace، Hamilton، Peace Village، Woodbridge، Toronto، بریڈفورڈ، وڈسٹاک، Vaughan، Mississauga اور سینٹ کیتھرین، مارکھم اور بریمپٹن (Brampton)

ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور ہر ایک ان میں سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ پریشانیوں اور تکالیف اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کے لئے اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور یہ بابرکت لمحات ان کی زندگیوں کو راحت اور سکون عطا کر گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کا قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوا۔

اس راہ پر کھڑے ہیں

آج موسم سرد تھا اور بارش بھی تھی لیکن اس کے باوجود اس احمدیہ بستی کے مکین ہزاروں کی تعداد میں اس راہ پر کھڑے تھے جہاں سے ان کے پیارے آقا نے گزرتے ہوئے بیت الذکر تک جانا تھا۔ مرد احباب کے علاوہ خواتین اور بچوں اور بچیوں کا ایک بڑا ہجوم تھا جو اس راہ پر کھڑا تھا۔ ان میں بوڑھی عورتیں بھی تھیں جو وہیل چیئر پر تھیں، ماؤں نے اپنے بچوں کو گودوں میں اٹھایا ہوا تھا اور اپنے آقا کی آمد کی منتظر تھیں۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر سے باہر تشریف لائے تو حضور انور کے چہرہ پر نظر پڑتے ہی ان کے ہاتھ بلند ہوگئے اور حضور! السلام علیکم کی آوازوں کا ایک تلاطم برپا ہوا۔ حضور انور بار بار اپنا ہاتھ بلند کرکے السلام علیکم کہتے۔ ایک ایک قدم پر سینکڑوں کیمرے چل رہے تھے اور ان چند لمحات میں ہزاروں تصویریں بن گئیں جو ان مکینوں کے لئے اور ان کی آئندہ نسلوں کے لئے ایک انمول خزانہ ہیں۔ ان کے گھروں کی بھی رونق ہیں اور ان کے دلوں کی بھی زینت ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ یہ لوگ اپنے گھروں کو بھول گئے ہیں اور سارا سارا دن ان راہوں پر کھڑے گزار دیتے ہیں جہاں سے کسی وقت ان کے پیارے آقا اور محبوب امام کا گزر ہوتا ہے۔ یہ برکتوں اور سعادتوں کے حصول کے دن ہیں اور اس امن کی بستی کا ہر مکین ان برکتوں سے فیضیاب ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

☆............☆............☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا (21)

یارک یونیورسٹی کے چانسلر اور سائنس منسٹر کے ایڈریسز نیز حضور انور کا پُرمعارف خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

28۔اکتوبر 2016ء

آج نماز فجر کے وقت میں پندرہ منٹ کی تبدیلی ہوئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے وقت کے مطابق چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت الذکر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پیس ولیج کے علاوہ اردگرد کی جماعتوں سے بڑی تعداد میں احباب جماعت مردوخواتین شامل ہوئے۔

بعض لوگ امریکہ سے بھی بڑے لمبے سفر طے کرکے آئے تھے۔ بعض بذریعہ کار چار سے پانچ گھنٹے کا سفر طے کرکے پہنچے تھے اور بعض ایسے بھی تھے جو بذریعہ جہاز چار گھنٹے کا سفر طے کرکے پہنچے تھے تا کہ اپنے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرسکیں۔

نماز جمعہ کی مجموعی حاضری 9356 تھی جس میں پانچ ہزار سے زائد مرد احباب اور چار ہزار سے زائد خواتین تھیں۔ مردوں کے لئے بیت الذکر کے دونوں ہال اور بیت کے بیرونی احاطہ میں دو بڑی مارکیز لگا کر انتظام کیا گیا تھا۔

خواتین کے لئے ایوان طاہر میں اور اس کے علاوہ دو بڑی مارکیز لگا کر انتظام کیا گیا تھا۔

دور کی جماعتوں سے صبح سے ہی لوگ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگ آئے کہ شعبہ خدمت خلق کو دوہزار سات سو کاروں کی پارکنگ کا انتظام کرنا پڑا اور شعبہ ضیافت نے ان مہمان احباب کے لئے دوپہر کو ساڑھے چھ ہزار افراد کا کھانا تیار کیا اور پھر شام کے لئے قریباً پانچ ہزار احباب کا کھانا تیار کیا۔ بعض مہمانوں نے رات بھی قیام کیا۔ ان کی رہائش کا انتظام بھی کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بجکر پینتیس منٹ پر بیت الذکر میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

(اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ روزنامہ الفضل مورخہ یکم نومبر 2016ء میں شائع ہوچکا ہے)

حضور انور کا خطبہ جمعہ دو بجکر تیس منٹ پر ختم ہوا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

آج کا خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر کیا گیا۔

حضور انور کا یارک یونیورسٹی میں خطاب

آج پروگرام کے مطابق York University (ٹورانٹو) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب تھا۔

York University کینیڈا کی بڑی یونیورسٹیز میں سے ایک ہے۔ اس یونیورسٹی کی تاریخ 1959ء سے شروع ہوتی ہے۔ اس میں 11 فیکلٹیز ہیں اور اس وقت 53 ہزار سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اساتذہ کی تعداد 7 ہزار کے قریب ہے۔ اس یونیورسٹی سے اب تک تین لاکھ کے قریب طلباء تعلیم حاصل کرکے فارغ ہو چکے ہیں جو مختلف شعبہ جات میں اپنی خدمات بجالا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پولیس کے Escort میں یونیورسٹی کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس کے بارہ موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے۔

قریباً پندرہ منٹ کے سفر کے بعد چھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یونیورسٹی میں تشریف آوری ہوئی۔ یونیورسٹی کے مین گیٹ پر چانسلر آف یارک یونیورسٹی Greg Sorbara صاحب اور رضا مریدی صاحب جو کہ Minister of Research, Innovation and Science ہیں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ ایک گیسٹ روم میں لے آئے۔ یہاں مختصر قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

آج کی تقریب احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے تعاون سے ہو رہی تھی۔ حضور انور کے استفسار پر صدر AMSA نے بتایا کہ اس وقت یونیورسٹی میں 80 احمدی طلباء اور 150 احمدی طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور احمدی طلباء کی ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو یہاں سے تعلیم حاصل کرکے فارغ ہوچکی ہے۔

بعد ازاں ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں طلباء، اساتذہ اور مہمان حضرات کی بڑی تعداد اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکی تھی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم باسل بٹ صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

چانسلر یونیورسٹی کا ایڈریس

بعد ازاں گریگ سوربارا (Greg Sorbara) چانسلر آف یارک یونیورسٹی نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

گریگ سوربارا۔ چانسلر یارک یونیورسٹی کینیڈا

السلام علیکم! عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں بطور چانسلر "یارک یونیورسٹی" کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں آپ کے خطاب کا انتظار کر رہا ہوں۔ میں سوچتا ہوں کہ سامعین میں سے اکثر جانتے ہوں گے کہ خلیفۃ المسیح 2003ء سے جماعت احمدیہ کے روحانی لیڈر ہیں۔ اس مقام پر خلیفۃ المسیح کو جماعت احمدیہ کے لاکھوں افراد کی روحانی تربیت کرنی ہے جو کہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ نے زراعت کے بارہ میں تعلیم حاصل کی ہے اور زمین کی دیکھ بھال کا آپ کو تجربہ ہے۔ آپ میں سے اکثر کو نہیں معلوم ہوگا کہ آپ نے افریقہ غانا میں زراعت کا ایک معجزہ دکھایا تھا اور وہ یہ تھا کہ پہلی مرتبہ غانا میں گندم اگائی گئی۔ عزت مآب خلیفۃ المسیح! جماعت احمدیہ کینیڈا کی پچاس سالہ تقریبات منعقد ہو رہی ہیں، یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے لوگ کینیڈا بھر میں جوش و خروش کی کیفیت میں ہیں۔ آپ نے تمام مصروفیات کے باوجود جماعت کو پچھلے کئی ہفتوں سے بہت وقت دیا ہے۔ آپ کی موجودگی نے وینکوور سے کیلگری اور ٹورانٹو سے آٹوا تک سب کو متاثر کر رکھا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے جماعت تیزی سے پھیل رہی ہے جس طرح اور دوسری کینیڈین تنظیمیں پھیل رہی ہیں۔ جماعت کا مشن یہ ہے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ جماعت کے ایسے مشن کی آواز پوری دنیا میں پہنچنی چاہئے۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ میرا تعلق اس جماعت سے کم از کم مقامی طور پر یارک ریجن میں کافی دیر سے ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ جماعت کی ابتداء میں یہاں کے ایک مربی کی محنت سے وان (Vaughan) میں ایک خوبصورت اور پُرکشش بیت کی تعمیر شروع ہوئی اور مکمل ہوئی۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس (بیت) کی اطراف کئی ہزار لوگ بس چکے ہیں۔ خاص طور پر ان لوگوں نے اپنا اثر اپنے اطراف میں اور دوسری جگہوں پر ڈالا ہے۔ ہم سب خلیفۃ المسیح کے خطاب کو سننے کے لئے منتظر ہیں اور خاص طور پر میں کیونکہ یہاں کا چانسلر ہونے کی حیثیت سے میں سننا چاہتا ہوں کہ آپ کیا خطاب فرمائیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کے خطاب سے اور آپ کے مشن سے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، لوگ فائدہ اٹھائیں۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقعہ دیا کہ میں اس پوڈیم پر اپنا کچھ اظہار خیال کرسکوں۔ شکریہ

ریسرچ اور سائنس منسٹر کا ایڈریس

بعد ازاں رضا مریدی صاحب (Minister of Research, Innovation and Science) نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔
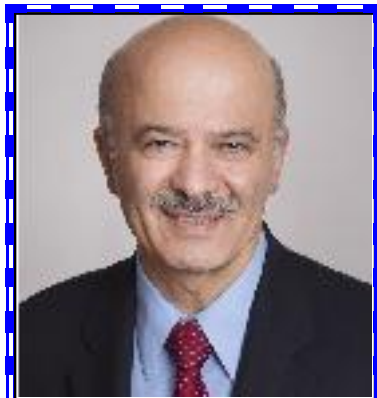
رضا مریدی صاحب۔ منسٹر کینیڈا

عزت مآب خلیفۃ المسیح، چانسلر Sorbara صاحب اور تمام حاضرین۔ میں بہت خوش نصیب

ہوں کہ آج میں وزیر اعلیٰ صوبہ اونٹاریو کیتھلن ون اور انٹاریو کی حکومت کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہم اونٹاریو میں آپ کی مہمان نوازی کر کے بہت خوش ہوتے ہیں۔ ہم آپ کے ٹورانٹو اور صوبہ اونٹاریو کے مستقبل کے دوروں کے منتظر رہیں گے۔ یہ علاقہ ملٹی کلچر ہے۔ اس میں اظہار رائے کی کھلی آزادی ہے نیز مذہبی رواداری بھی ہے جس پر تمام کینیڈا میں ہم عمل کرتے ہیں۔ ٹورانٹو کے اندر 200 سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اس سے زیادہ مذاہب پر لوگ عمل کرتے ہیں۔ نہ صرف ٹورانٹو میں بلکہ تمام کینیڈا میں ہر کوئی اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کرتا ہے۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم کینیڈین ہیں اور ہم آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔ بیشک وہ اسلام کی کوئی شاخ ہو یا عیسائیت کی یا یہودیت کی، ہندوازم، بدھ ازم یا کوئی بھی اور مذہب ہو۔ یہ کینیڈا کی خوبصورتی ہے۔ کچھ سال قبل میں نے اونٹاریو Legislature میں یہ Motion پیش کیا تھا جو کہ 21 فروری انٹرنیشنل زبانوں کا دن تھا۔ بعض آپ میں سے جانتے ہوں گے کہ یہ پیشکش کی شروعات بنگلہ دیش سے ہوئی جہاں فوج نے کئی طالب علموں کو مار دیا جو اپنی زبان بولنے کے لئے کوشش کر رہے تھے۔ اس سانحہ کے سبب UNO نے انٹرنیشنل زبانوں کا دن شروع کیا۔ مجھے یہ خوش نصیبی حاصل ہے کہ میں اس دن کو اونٹاریو Legislature میں لے کر آیا۔ اس طرح اونٹاریو میں بھی انٹرنیشنل زبانوں کا دن منایا جانے لگا۔ اس کے حق میں تمام پارلیمنٹ کے ممبر نے ووٹ دیا تھا۔ میں نے اپنے ایڈریس میں اس دن کہا کہ اگر میں دنیا کی چھ ہزار زبانوں میں Hello کہنا چاہوں تو ہم کئی ہفتے یہاں کھڑے رہیں گے۔ لیکن میں نے 40 مختلف زبانوں میں یہ کہا۔ السلام علیکم کے ساتھ اور کئی زبانوں میں سلام کیا۔ یہ کینیڈا ہے جہاں ہم ایک دوسروں کی خاصیتوں کو قبول کرتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہمارا مختلف ہونا ہی ہماری قوت ہے۔ دنیا کے بعض مما لک میں وہ لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں کہ مذہب کی آزادی ہونی چاہئے اور زبانیں بولنے کی آزادی ہونی چاہئے۔ آج ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ بہت ساری جنگیں چل رہی ہیں۔ ان کی بنیادی وجہ اپنے ملک پر فخر کرنا اور دوسروں کے مذہب، زبان اور رواج وغیرہ کی عزت نہ کرنا ہے۔ یہ میرے مذہب میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ میں مسلمان پیدا ہوا تھا اور یہ سب مشرق وسطیٰ میں دیکھا جارہا ہے۔ وہاں بہت مسائل ہیں۔ لیکن (-) دنیا میں ایک راہنما ہیں جو کہ حضرت مرزا مسرور احمد ہیں۔ خلیفۃ المسیح آپ (-) دنیا کو اپنی تعلیم، کتب، تقاریر اور میٹنگ کے ذریعہ راہنمائی کر رہے ہیں۔ کیونکہ آپ امن، اخوت، تمام لوگوں میں انصاف وغیرہ کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ آپ نے یہ قدم اٹھایا۔ نیز ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ یہاں آئے۔ آپ کے ساتھ میری دوسری ملاقات ہے۔ پہلی ملاقات کچھ سال قبل ہوئی تھی جب McQuinty انٹاریو کے Premier تھے۔ تب Hilton ہوٹل میں آپ سے ملنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آج بھی میں خوش قسمت ہوں کہ آپ کے ساتھ ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی کئی مرتبہ ملنے کا موقعہ ملے گا۔ ایک مرتبہ پھر اونٹاریو میں خوش آمدید۔ ہم آپ کے آئندہ مزید دوروں کے منتظر رہیں گے۔ آخر میں میں کہوں گا محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ یہ ایک بہت اچھا پیغام ہے اور میں اس کی ہمیشہ بات کرتا رہتا ہوں۔ یہاں سے جانے سے قبل میں ایک خاص احمدی کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ویسے تو اس جماعت سے بہت مرد و خواتین ایسے ہوئے ہیں جو اپنی خاصیت رکھتے ہیں۔ لیکن ایک ان میں سے بہت عظیم وجود پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام تھے۔ آپ میں سے بعض جانتے ہوں گے کہ میں خود Physicist ہوں۔ وہ سائنس کے بہت عظیم وجود ہیں۔ جنہوں نے انسانیت اور سائنس کی خوب خدمات سرانجام دی ہیں۔ ہمیں ہمیشہ انہیں یاد رکھنا چاہئے۔ انہوں نے اٹلی میں ایک سنٹر بنایا تھا جس کا نام Centre for Theoretical Physics ہے۔ اس میں تمام دنیا سے سائنسدان اکٹھے ہوتے ہیں تا کہ وہ اپنی تعلیم اور تحقیق کو مزید بڑھائیں۔ ایک مرتبہ پھر خلیفہ صاحب کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ پھر ہمارے ہاں تشریف لائے۔ خاص کر سال کے اس وقت میں جب ہم جماعت احمدیہ کینیڈا کا پچاس سالہ جشن منا رہے ہیں۔ شکریہ۔ السلام علیکم

خطاب حضور انور

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں اپنا خطاب فرمایا۔ خطاب کا موضوع Justice in and Unjust World تھا۔

اس خطاب کا اردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کا آغاز بسم اللہ الرحمان الرحیم سے فرمایا اور اس کے بعد تمام مہمانوں کو السلام علیکم ...... کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج ہمارے گرد دنیا مسلسل تبدیل ہورہی ہے اور ترقی کی جانب گامزن ہے۔ گزشتہ چند دہائیوں میں تو بلاشبہ غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ تکنیکی ترقی کو لیں تو روز بروز جدید تکنیکی اور سائنسی ایجادات ہو رہی ہیں۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں ترقی ہورہی ہے۔ مثلاً جدید ذرائع مواصلات اور الیکٹرانکس میں مسلسل تیزی سے ترقی ہورہی ہے اور اس ترقی اور ریسرچ سے ہماری زندگیوں میں کافی آسانیاں پیدا ہورہی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنی عقل اور ذہانت کو استعمال کر کے آگے بڑھا ہے اور اپنی مہارت، پیداوار اور سہولیات میں اضافہ کیا ہے۔ تاہم یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ جہاں انسانیت تیز رفتاری سے ترقی کر رہی ہے وہاں اس میں دوریاں پڑ رہی ہیں اور مسلسل تفرقہ کا شکار ہورہی ہے۔ عالمی امن اور استحکام دن بدن تباہ ہو رہا ہے اور خطروں سے گھر رہا ہے۔ بعض مما لک کے حکمران اور حکومتیں اپنی عوام کے حقوق مہیا کرنے میں ناکام ہورہی ہیں اور ان پر شدید مظالم کر رہی ہیں اور ناانصافی برت رہی ہیں، جس کے ردعمل میں عوام بھی ان کی مخالفت میں اٹھ رہی ہے اور باغی گروہ بن رہے ہیں اور اس قسم کے متنازعہ علاقے دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کے لئے زرخیز میدان بنے ہوئے ہیں۔ اس طرح ایسے گروہوں نے بہت سے مما لک میں اپنی جڑیں پکڑ لی ہیں۔ بعض ایسی مثالیں بھی ہیں کہ جن ملکوں میں خانہ جنگی ہورہی ہے وہاں بعض بیرونی طاقتیں ان ملکوں کے حکمرانوں کی مدد کر رہی ہیں جبکہ بعض باغی عناصر کی مدد کر رہی ہیں۔ چنانچہ دونوں گروہوں کو ظاہری اور خفیہ طور پر بیرونی معاونت حاصل ہے اور اس کے نتائج ہم سب خون خرابہ، فساد اور معصوم لوگوں کے بہیمانہ قتل و غارت کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں جدید ٹیکنالوجی اچھائی کی محرک بنی ہے، وہاں اسے برائی اور تباہی کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ ایسی ٹیکنالوجی بھی حاصل کر لی گئی ہے کہ ایک بٹن کے دبانے سے قومیں صفحہ ہستی سے مٹ سکتی ہیں۔ میں وسیع تباہی مچانے والے ہتھیاروں کی طرف اشارہ کر رہا ہوں جو ہماری سوچ سے بھی بڑھ کر دہشت، تباہی اور بربادی کرنے کے قابل ہیں۔ ایسے ہتھیار تیار کئے جارہے ہیں جو کہ نہ صرف موجودہ تہذیب کو تباہ کر سکتے ہیں بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی دکھ اور تکلیف ہی چھوڑیں گے۔ موجودہ دور میں ہم معاشرے کے بہت سے طبقات میں دوہرے معیار اور منافقت دیکھ رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بدامنی، ان لوگوں کے لئے جو انسانیت کا درد رکھتے ہیں سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدیہ جماعت عالمگیر کے امام ہونے کی حیثیت سے یہ وہ مسئلہ ہے جو کہ مجھے ہر دوسرے مسئلہ سے زیادہ پریشان کئے ہوئے ہے۔ بطور ایک ...... رہنما، میرے لئے یہ ذاتی طور پر تکلیف کا باعث ہے کہ آج جو فساد برپا ہے اس کا مرکز نام نہاد (-) ہیں اور اس تمام فساد کو (دین) سے منسوب کیا جارہا ہے۔ ایک طرف تو زیادہ تر جنگیں اور جانوں کا نقصان (-) دنیا میں ہورہا ہے جبکہ دوسری طرف نام نہاد (-) نے اپنی دہشت کا دائرہ مزید پھیلا دیا ہے اور یہاں مغرب میں بھی معصوم لوگوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ ایسے لوگ اپنے نفرت انگیز اور برے اعمال کو (دین) کے نام پر جائز قرار دے رہے ہیں۔ (دین) کی خدمت کرنے کی بجائے۔ یہ تمام (دین) کے نام کو بدنام کرنے کے درپے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ (دین) کے لفظ کا مطلب ہی امن، تحفظ اور محبت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس لحاظ سے ہمیں یہ ماننا ہوگا کہ یا تو دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کے مذموم اقدامات کلیۃً (دین) کی تعلیمات کے مخالف ہیں یا پھر یہ ماننا ہوگا کہ امن کی بجائے (دین) حقیقتاً ایسا مذہب ہے جو انتہا پسندی اور فساد کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ ان دونوں مخالف بیانات میں سے کون سا ٹھیک ہے۔ ہمیں بہرصورت (دین) کی حقیقی تعلیمات دیکھنا ہوں گی۔ ہمیں (دین) کے بنیادی ماخذ یعنی اس کی مقدس کتاب قرآن مجید کو دیکھنا ہوگا اور مزید یہ کہ اس کے بانی حضرت محمد ﷺ کے نمونہ کو دیکھنا ہوگا۔ اس لئے جو وقت میسر ہے اس میں آپ کے سامنے میں (دین) کی حقیقی تعلیم پیش کرتا ہوں جس کے بعد آپ بہتر طور پر سمجھ سکیں گے کہ دنیا میں موجود تفرقہ اور فساد (دینی) تعلیم کے باعث ہے یا پھر اس کی وجہ (دین) کی حقیقی تعلیمات سے دوری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بانی اسلام حضرت محمد ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی چند لفظوں میں دنیا اور تمام قوموں کے درمیان امن قائم کرنے کی بنیاد بیان فرمادی تھی۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا کہ دوسرے کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ میرے خیال میں یہ ازلی ابدی اصول آج بھی وہی اہمیت رکھتا ہے جیسے کہ ماضی میں رکھتا تھا۔ یقیناً ہر انسان اپنے لئے امن اور تمام پریشانیوں اور دکھوں سے خلاصی پسند کرتا ہے۔ ہر انسان امید کرتا ہے کہ اس کے پاس پُرسکون زندگی کے ذرائع ہوں جس میں سختیاں نہ ہوں۔ ہر انسان اچھی صحت چاہتا ہے تا کہ وہ اپنی زندگیوں سے تلخی اور درد کو دور کر سکے۔ ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ معاشرے میں اس کا ایک اچھا مقام ہو اور دوسروں سے عزت ملے۔ اسی طرح ہر حکومت اور ہر قوم بھی ایسی خوشحالی اور ترقی چاہتی ہے۔ تاہم کتنی قومیں اور کتنے مما لک ہیں جو درحقیقت دوسروں کے لئے بھی امن، ترقی اور کامیابی چاہتے ہیں؟ زبانی دعووں کی حد تک تو یہ کہنا بہت آسان ہے کہ ہاں ہم دوسروں کے لئے بہتر چاہتے ہیں۔ تاہم عملاً یہ بہت زیادہ مشکل اور دشوار ہے۔ جہاں بھی فائدہ کی بات ہو، اکثر لوگ اپنے مفاد اور اپنی بھلائی کو دوسروں کے حقوق پر فوقیت دیتے ہیں۔ یہ انفرادی سطح پر بھی سچ ہے اور اجتماعی طور پر قومی سطح پر بھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

افسوس ہے کہ آج ہمیں بے غرضی کی بجائے خودغرضی ہی نظر آتی ہے۔ اکثر لوگ اور قومیں اپنے حقوق کو فوقیت دیتے ہیں اور اپنے مقاصد اور خواہشات پوری کرنے کی خاطر دوسروں کے حقوق پامال اور غصب کرنے پر تیار ہوتے ہیں۔ (-) دنیا میں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حکمران اور عوام نے اپنے

مذہب کی حقیقی تعلیمات چھوڑ دی ہیں اور فتنہ وفساد میں پڑے ہوئے ہیں۔ مختصر یہ کہ حکمران اپنی عوام کو تحفظ دینے اور ان کے حقوق قائم کرنے کے فریضہ میں ناکام ہوچکے ہیں اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے باغی گروہ بھی درست اور انصاف کے طریق سے بھٹک گئے ہیں۔ ہم بار بار مشاہدہ کرتے ہیں کہ دنیا کی اہم طاقتیں انصاف اور استحکام کے رستہ پر چلنے کی بجائے صرف اپنے مفادات حاصل کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ مسلمان حکومتوں کی مدد یا مخالف گروہوں کی مدد کا فیصلہ کریں، اس کی بنیاد اس پر نہیں ہوتی کہ کیا ٹھیک اور درست ہے، بلکہ اس پر ہوتی ہے کہ کون سا گروہ ان کے مفادات بہتر طور پر پورے کرسکتا ہے۔ جبکہ اسلام تو کہتا ہے کہ جیسے ہم اپنی بہتری کی خواہش رکھتے ہیں اور اس کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح ہمیں دوسروں کی بہتری اور ان کے حقوق ادا کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر اس سنہری اصول پر عمل کیا جائے تو اس سے دنیا میں حقیقی امن اور تحفظ کی راہ ہموار ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام امن قائم کرنے کے لئے امانتوں کے حق پورے کرنے پر بھی بہت زور دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ نساء آیت نمبر 59 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو واضح طور پر حکم دیا گیا ہے کہ ان امانتوں کا حق ادا کریں جو ان کو دی گئی ہیں۔ ان میں وہ امانتیں اور عہد بھی شامل ہیں جو انفرادی سطح پر کئے جاتے ہیں اور وہ بھی جو اجتماعی سطح پر کئے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک ذاتی امانتوں کا تعلق ہے تو انسان کو نہ دوسروں کی املاک اور حقوق غصب کرنے چاہئیں اور نہ ہی دوسروں کے حقوق کی ادائیگی سے روگردانی کرنی چاہئے۔ جہاں تک اجتماعی امانتوں کا تعلق ہے تو اس کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ عوام ریاست کے لئے ایسے نمائندے منتخب کرے جو ان کے خیال میں قوم کا حقیقی سرمایہ ہوں۔ جب انتخاب اور نامزدگی کا موقع آئے تو یہ نہ ہو کہ صرف اپنے اتحادی اور پارٹی ممبر کو ہی ووٹ دینا ہے، بلکہ چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ جس عہدہ کے لئے انتخاب کیا جارہا ہے اس کے لئے کون زیادہ موزوں اور قابل ہے۔ اس کے بعد جو منتخب ہوجائیں اور جنہیں حکومت کی کلید سپرد کر دی جائے تو پھر انہیں اپنے فرائض مکمل دیانتداری اور انصاف سے ادا کرنے چاہئیں۔ پس یہ تعلیم جمہوریت کا وہ معیار ہے جسے اسلام بڑے فخر سے پیش کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر معاشرے میں ہر فرد کے ذمہ بعض امانتیں اور فرائض ہوتے ہیں اور معاشرے کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ عام شہری اور حکمران ایک دوسرے کے فرائض حقیقی انصاف سے ادا کریں۔ اگر...... دنیا ان اصولوں پر عمل کرتی تو ہم وہ فتنہ و فساد نہ دیکھتے، جس کی لپیٹ میں آج کئی ملک آچکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں ذاتی طور پر یقین رکھتا ہوں کہ اس قرآنی اصول کی عالمگیر اہمیت ہے اور صرف مسلمان دنیا کے لئے نہیں بلکہ یہ تمام دنیا کے لئے مفید ہے۔ تمام ملکوں کے شہریوں کو اپنی پارلیمان اور اسمبلیوں کے لئے ایسے افراد کو منتخب کرنا چاہئے جن کو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ قوم کی بہتری اور ترقی کے لئے کام کریں گے۔ جہاں افراد یا کسی مخصوص پالیسی کے لئے ووٹ دینے کا معاملہ ہو وہاں ذاتی تعلقات اور پارٹی کی پیروی کرنے کی بجائے یہی راہنما اصول اپنانا چاہئے۔ اگر ملکی راہنما کرپٹ اور ذاتی مفادات پر توجہ مرکوز کرنے کی بجائے اپنے لوگوں کی ترقی کے لئے کوشش کرنے والے ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ لوگ اپنی حکومتوں کے خلاف کھڑے ہوں یا خانہ جنگی اور اختلافات بڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس سے بڑھ کر پھر بڑی طاقتوں اور اقوام متحدہ جیسے عالمی اداروں کو بھی عہدوں اور امانتوں کے حق ادا کرنے کا یہ اصول ہمیشہ مقدم رکھنا چاہئے۔ کمزور ملک ہمیشہ بڑی طاقتوں سے مدد لینے پر مجبور ہوتے ہیں اس لئے بڑی طاقتوں کو چاہئے کہ وہ اپنی اس امانت کا حق ادا کریں جو کمزور ممالک نے ان کے سپرد کی ہوئی ہے۔ بڑی طاقتوں کو چاہئے کہ وہ پسماندہ ممالک کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں مدد کرنے کی مخلصانہ کوشش کریں اور انہیں اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ کمزور ممالک کی ترقی اور خوشحالی میں ہی دنیا کا فائدہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح اقوام متحدہ میں یہ نہیں ہونا چاہئے کہ بعض ممالک تو اپنی ناجائز طاقتوں کا اظہار کرتے پھریں یا سیکیورٹی کونسل کے مستقل ممبران صرف ذاتی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے طریق پر ویٹو کا حق استعمال کریں جس سے اکثریت کا مفاد خطرہ میں پڑ جائے۔ بلکہ اقوام متحدہ کے تمام ممبران کو چاہئے کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کریں اور دنیا میں امن وسلامتی کے قیام کے عہد کو پورا کریں جس پر اس ادارے کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ قومیں نہ تو اپنے عہدوں کو پورا کر رہی ہیں اور نہ ہی عدل و انصاف کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ حال ہی میں اقوام متحدہ کے سابق اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری Anthony Banbury نے ایک آرٹیکل شائع کیا جس میں انہوں نے اقوام متحدہ (جہاں وہ خود کام بھی کر چکے ہیں) کی اپنے مقاصد میں ناکامی کا ذکر کیا۔ وہ نیویارک ٹائمز میں لکھتے ہیں: میں اقوام متحدہ سے پیار کرتا ہوں مگر وہ ناکام ہو رہی ہے۔ بیوروکریسی بہت زیادہ ہے اور نتائج بہت کم۔ اقوام متحدہ کے اصولوں اور مقاصد پر عمل کرنے کی بجائے یا حقیقت کو بنیاد بنانے کی بجائے بہت سے فیصلے سیاسی وجوہات کی بناء پر کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں: اگر اقوام متحدہ اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنا چاہتی ہے تو اس کی ازسرنو تجدید کی ضرورت ہے۔ جہاں ایک بیرونی کمیٹی ہو جو سسٹم کی نگرانی کرے اور مناسب تبدیلیوں کی سفارش کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اقوام متحدہ کے قریبی بھی اب اعلانیہ اس کی کمیوں کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ یہ دنیا کا امن اور سلامتی برقرار رکھنے میں ناکام ہوچکی ہے۔ جہاں تک مغربی ممالک کی غلط خارجہ پالیسیوں کی بات ہے تو اس کی گزشتہ سالوں میں تازہ مثال 2003ء میں ہونے والی عراق کی جنگ ہے۔ یوکے کے سابق وزیرخارجہ David Miliband جو اس وقت انٹرنیشنل ریسکیو کمیٹی کے صدر ہیں نے کچھ عرصہ پہلے عراق کی جنگ کے دیرینہ اثرات کے حوالہ سے بات کی۔ عراق میں دہشت گردی اور مستقل عدم استحکام کے حوالہ سے اخبار The Observer کو انٹرویو دیتے ہوئے David Miliband صاحب نے کہا: عراق کی موجودہ صورتحال کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ عراق پر ہونے والا حملہ یا اس کے بعد کے حالات کو خاص طور پر دیکھا جائے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا صدام حسین عراق کو متحد رکھ سکتا تھا یا داعش جیسی تنظیموں سے عراق کو بچا سکتا تو انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ اس کا معمولی امکان تھا۔ یہ بیان سابق ممبر برٹش پارلیمنٹ کا ہے جنہوں نے عراق جنگ کے حق میں ووٹ دیا تھا۔

اسی طرح ایک مشہور کالم نگار Paul Krugman نے حال ہی میں نیویارک ٹائمز میں لکھا کہ عراق کی جنگ کوئی معصومانہ غلطی نہ تھی۔ یہ ایک ایسا معرکہ تھا جس کی بنیاد انٹیلیجنس کی خبروں پر رکھی گئی تھی جو بعد میں غلط نکلیں۔ عوام کی تسلی کے لئے جو دلائل دیئے گئے وہ صرف اور صرف بہانے اور جھوٹے بہانے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چنانچہ جن لوگوں نے ابتدائی طور پر عراق کی جنگ کی حامی بھری یا وہ جو اقوام متحدہ کے حامی تھے وہ بھی اپنی غلطیوں اور ان کے بھیانک نتائج تسلیم کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ ایسی ناانصافیوں نے دنیا کے امن کو تباہ و برباد کر ڈالا ہے اور داعش جیسی دہشت گرد تنظیموں کو حکمران بننے اور آگے بڑھنے کے قابل بنا دیا ہے۔ ایسے گروہ اب نہ صرف مسلم دنیا بلکہ ساری انسانیت کے لئے خطرہ بن گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لیکن ابھی بھی نہیں لگتا کہ دنیا ماضی کے سبق سے کچھ سیکھ رہی ہے۔ وزارت خارجہ کی غیر منصفانہ پالیسیاں ابھی بھی غالب ہیں اور مختلف ممالک میں جنگ بھڑکا رہی ہیں جس کے نتیجہ میں معصوم بچوں، عورتوں اور مردوں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ بعض بڑی طاقتیں اپنے کاروباری مفادات کو ہر چیز پر فوقیت دیئے ہوئے ہیں اور دوسرے ملکوں کو جدید ترین اسلحہ بیچ رہی ہیں باوجود اس کے کہ صاف نظر آرہا ہے کہ یہ اسلحہ معصوم لوگوں کو ناکارہ کرنے اور ان گنت جانوں کے ضیاع کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ میں جو بھی کہہ رہا ہوں کوئی ڈھکی چھپی یا نئی بات نہیں بلکہ یہ باتیں ایک عرصہ سے عام ہیں۔ مثلاً بعض مغربی ممالک سعودی عرب کو مسلسل اسلحہ بیچ رہے ہیں جو یمن کے لوگوں کو ٹارگٹ کرنے کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ کسی مسلمان ملک کے پاس اتنے بڑے پیمانے پر اسلحہ بنانے والی فیکٹریاں نہیں جو ایسے جان لیوا اور جدید ہتھیار بنا سکیں۔ پس مغربی ممالک ہی ان کا ذریعہ ہیں۔ بعض بڑی طاقتیں مسلمان حکومتوں کو اسلحہ بیچ رہی ہیں جبکہ دوسری حکومتیں انہی ملکوں میں باغی عناصر کو اسلحہ بیچ رہی ہیں۔ پس ہر دو فریق کو بیرونی طور پر اسلحہ اور مدد فراہم کی جارہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عام فہم بات ہے کہ اگر اسلحہ کی یہ تجارت روک دی جائے تو مسلمان ممالک کے پاس ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے کوئی اسلحہ نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ بعض مغربی ممالک کے تجزیہ نگاروں نے بھی اس قسم کی عالمی تجارت کرنے والوں کی منافقت اور اخلاقی گراوٹ پر آواز اٹھائی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اگر اس تجارت کے متعلق سوال کیا جائے تو حکومتیں یا تو ایسے سوالات کو بالکل ہی نظرانداز کر دیتی ہیں یا ایسے کاموں کو جائز قرار دینے کی کوشش کرتی ہیں جو کہ صریحاً ناجائز ہیں۔ اگر انہیں کسی بات کی فکر ہے تو یہ کہ ان کے چیک کلیئر ہوں تا کروڑوں ڈالرز ان کے قومی بجٹ میں شامل ہوسکیں۔ مختصر یہ کہ پیسہ بولتا ہے اور اخلاقیات کا نام ونشان بھی دیکھنے کو نہیں ملتا۔ اب ایسے ماحول میں زمین پر امن کیسے قائم ہوسکتا ہے جہاں دہشت گرد تنظیمیں کثیر تعداد میں بھاری اسلحہ اور فنڈز حاصل کرنے میں مسلسل کامیاب ہوتی نظر آرہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں اکثر یہ سوال اٹھاتا ہوں کہ دہشت گرد تنظیم داعش کے لئے یہ کیسے ممکن ہوا کہ وہ اتنی امیر ہوگئی۔ وہ اپنے کروڑوں ڈالرز کہاں سے حاصل کرتی ہے؟ اس کی فنڈنگ ابھی تک کیوں نہیں روکی گئی؟ وہ کس طرح تیل کی تجارت اور اسلحہ خرید رہے ہیں؟ مغربی طاقتوں اور اقوام متحدہ نے تو طاقتور ملکوں پر بھی نہایت سخت پابندیاں لگائی ہوئی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ داعش جیسی تنظیموں کی فنڈنگ کو نہیں روک سکے؟ اب اس قدر تاخیر کے بعد بھی جب داعش کی

فنڈنگ روکنے کی کوشش کی جارہی ہے تب بھی وہ کروڑوں ڈالرز کمار ہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حال ہی میں کینیڈا کے وزیر برائے امن عامہ (Public Safety) نے اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ داعش کو اسلامی مملکت کے نام سے کبھی نہیں پکاریں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ داعش نہ تو (دین) ہے اور نہ ہی کوئی مملکت ہے۔ ان کا یہ بیان بہت عمدہ تھا اور اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مغربی ممالک اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ایسے جنگ و جدل کا (دین) سے کوئی واسطہ نہیں۔ تاہم ان گروپس کی فنڈنگ اور نشوونما کو روکنے کے لئے مؤثر طریقے اختیار نہیں کئے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے دنیا میں جاری عدل و انصاف کی کمی کے متعلق تفصیلی بات کی ہے اس لئے اب میں بیان کروں گا کہ اسلام کے نزدیک عدل کے کیا معنی ہیں؟ جیسا کہ وقت محدود ہے میں قرآن کریم کی دو آیات بیان کروں گا جو کہ اسلام کی بے نظیر عدل اور انصاف کی تعلیم پر روشنی ڈالتی ہیں۔ سورۃ نساء کی آیت نمبر 136 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے (اور) اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو (تمہاری گواہی) تمہارے اپنے (خلاف) یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف (پڑتی) ہو۔ اگر وہ (جس کے متعلق گواہی دی گئی ہے) غنی ہے یا محتاج ہے تو (دونوں صورتوں) میں اللہ ان دونوں کا (تم سے) زیادہ خیر خواہ ہے۔ اس لئے تم (کسی ذلیل) خواہش کی پیروی نہ کیا کرو۔ تا عدل کر سکو اور اگر تم (کسی شہادت کو) چھپاؤ گے یا (اظہار حق سے) پہلو تہی کرو گے تو (یاد رکھو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔

اس سورۃ میں (مومنوں) کو یہ تاکید کی گئی ہے کہ وہ اپنے خلاف اور اپنے گھر والوں کے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار رہیں تاکہ سچ کا بول بالا ہو اور عدل قائم ہو سکے۔ ایک (مومن) کی سچائی کے ساتھ وابستگی ہر چیز سے بالا ہونی چاہئے۔ اسی طرح سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے ایماندارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے ایستادہ ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔ مسلمانوں کو اپنے ہی نفسوں کے خلاف گواہی دینے کی نصیحت کرنے کے بعد اس آیت میں قرآن کریم نصیحت کرتا ہے کہ مسلمان تمام لوگوں سے عدل اور احسان کا سلوک کریں چاہے وہ ان کے مخالف اور دشمن ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ انصاف کا وہ اعلیٰ معیار ہے جس کی تعلیم اسلام دیتا ہے لیکن اگر موجودہ حکومتیں ان تعلیمات پر عمل پیرا نہیں تو یہ ان کا قصور ہے۔ لہٰذا ان حکومتوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے اسلام کو موردالزام ٹھہرانا ناانصافی اور غلط ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں پھر سے کہتا ہوں کہ مغربی دنیا بھی ذمہ داری سے بری نہیں ہے اور یہ ان پر منحصر ہے کہ وہ ذاتی مفادات پورے کریں یا غیر جانبدارانہ طور پر ہماری آئندہ نسلوں کے بہتر اور روشن مستقبل کے لئے کام کریں۔ اگر ہر پالیسی کی بنیاد عدل اور انصاف پر ہوگی تو تمام اختلافات جنہوں نے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے خود بخود بغیر کسی فساد، خونریزی اور ظلم کا رستہ اپنائے حل ہو جائیں گے۔ اگر ہم حقیقت میں امن چاہتے ہیں تو ہمیں عدل سے کام لینا ہوگا۔ ہمیں عدل و انصاف کو اہمیت دینا ہوگی۔ جیسا کہ اسلام کے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں دوسروں کے لئے وہی پسند کرنا چاہئے جو اپنے لئے پسند کریں۔ ہمیں دوسروں کے حقوق کی پاسداری کے لئے بھی ویسا ہی عزم اور جوش دکھانا چاہئے۔ جیسا کہ ہم اپنے لئے دکھاتے ہیں۔ ہمیں اپنی سوچ کو بلند کرنا چاہئے اور اپنے فائدہ کی بجائے صرف وہی دیکھنا چاہئے جو دنیا کے لئے اچھا ہے۔ اس دور میں امن قائم کرنے کے یہی ذرائع ہیں۔

خطاب کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں دل کی گہرائیوں سے خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام فریقوں اور تمام قوموں کو فہم و فراست عطا کرے تا وہ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے بے غرض ہو کر مل جل کر کام کرنے والے ہوں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور کا یہ خطاب سات بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوا۔ تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر کافی دیر تک تالیاں بجائیں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یونیورسٹی کے چانسلر Greg Sorbara اور منسٹر رضا مریدی صاحب کے ساتھ گیسٹ روم میں تشریف لے آئے۔ یہاں چائے اور ریفریشمنٹ کا پروگرام تھا۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یونیورسٹی کے چانسلر اور منسٹر رضا مریدی صاحب سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی واپس پیس ویلج کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ قریباً پچیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیس ویلج تشریف آوری ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

مکرم ڈاکٹر ابراہیم منیب احمد صاحب کے گھر آمد

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم ڈاکٹر ابراہیم منیب احمد صاحب ابن مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر ابراہیم صاحب کا گھر پیس ویلج میں ناصر سٹریٹ پر واقع ہے۔

یہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر قیام فرمایا۔ اس دوران ناصر سٹریٹ پر پیس ویلج کے مکینوں کا ایک ہجوم اکٹھا ہو چکا تھا اور مسلسل نعرے لگا رہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناصر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ بشیر سٹریٹ پر آنا تھا۔ یہ سارا راستہ ہی مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں یہ لوگ جمع تھے کہ جب بھی ان کے پیارے آقا کا اس راستہ سے گزر ہوگا تو وہ جہاں اپنے آقا کا دیدار کریں گے وہاں السلام علیکم کہنے کی سعادت پائیں گے۔

رات ساڑھے دس بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر آنے کے لئے پیدل روانہ ہوئے تو ان عشاق نے بڑے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ خواتین اور بچیاں اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ اس راستہ پر دائیں بائیں ہر طرف سے سینکڑوں کیمرے مسلسل تصاویر بنا رہے تھے۔ حضور انور کے ایک ایک لمحے کی تصویر جہاں ان کے دلوں پر بن رہی تھی وہاں ان کے کیمروں میں بھی محفوظ ہو رہی تھی۔ اللہ یہ سعادتیں اس بستی کے مکینوں کے لئے مبارک کرے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور کے خطاب پر مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب نے سامعین کے دلوں پر گہرا اثر ڈالا اور بعض مہمانوں نے برملا اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

Cat Courier Indigines Elder Member of University of Toronto نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آج کا دن ایک تحفہ تھا۔ ایسی باتیں سن کر بہت لطف آتا ہے کہ ہم سب مل کر دنیا کے امن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح انسانوں کی خدمت اور انسانوں کے برابر کے حقوق کے بارہ سن کر دل کو خوشی ہوتی ہے۔ جو بات مجھے خاص طور پر پسند آئی، وہ یہ تھی کہ خلیفۃ المسیح نے جو کچھ بھی کہا وہ دل کی گہرائی سے کہا۔ جب کوئی سچائی کی باتیں دل سے کرتا ہے تو وہ ہمیشہ یادگار رہتی ہیں یہ بھی کہ وہ دنیا کی دوسری طرف سے آ کر وہی پیغام پیش کر رہے ہیں جسے ہم پسند کرتے ہیں۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں کہ آج کی اس تقریب میں شامل ہوا۔

John Muthangi Kenyan Cathelic Priest From North York نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کو دنیا کے مسائل اور مشکلات کا خوب علم ہے۔ یہ سن کر میں بہت حیران ہوا تھا کہ ان کو کتنا گہرا علم ہے۔ جو باتیں انہوں نے قرآن کریم سے پیش کیں وہ نہایت آسان زبان میں سمجھ آ گئیں۔ یہ بات خاص طور پر مجھے پسند آئی کہ خلیفہ صاحب نے بیان کیا کہ دنیا میں جو مختلف جنگیں ہو رہی ہیں وہ کسی خاص طاقت کی مدد یا اس کی سرپرستی میں ہو رہی ہیں اور اگر بڑی حکومتیں امداد کرنا چھوڑ دیں یہ سب کچھ ختم ہو سکتا ہے۔

ایک طالبہ Sheryl Cress نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ بہت اچھا موقعہ تھا جس میں ہم سب کو دین کی بعض حقیقی تعلیمات کا پتہ لگا۔ اب مجھے دین کا کچھ علم حاصل ہو گیا ہے اب میں صرف گمان پر نہیں چل رہی۔ خلیفہ صاحب نے امن کے حوالے سے خوب اچھی باتیں کیں۔ یہ بات خاص طور پر تعریف کے لائق ہے کہ خلیفہ صاحب نے سمجھایا کہ ہم میں بہت ساری باتیں تعلیمات کے حوالہ سے ملتی جلتی ہیں لیکن ہماری ایک دوسرے کی ناآشنائی کی وجہ سے سمجھی نہیں جاتیں۔ یہ بات سمجھا کر بہت اچھا لگ رہا ہے کہ ہماری اور آپ لوگوں کی بنیادی اقدار ایک ہی ہیں۔ آپ سب کا شکریہ کہ آپ نے اس پروگرام کا انعقاد کیا۔

Candidate of Record Constentine Tubus Conservative Party Vaughan نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے علاقہ میں بہت احمدی رہتے ہیں۔ پہلی دفعہ خلیفۃ المسیح کی باتیں سن کر بہت اچھا لگا۔ مجھے پتہ لگا ہے کہ خلیفۃ المسیح نے یورپین پارلیمنٹ اور دنیا کے دوسرے حکومتی اداروں میں خطاب کیا ہے۔ اس لحاظ سے آج مجھے خوشی ہے کہ مجھے خلیفۃ المسیح کی باتیں سننے کا موقعہ ملا۔ یہ بات خلیفۃ المسیح نے خوب واضح کی کہ آج انسانیت کے لئے امن کتنا ضروری ہے اگر امن نہیں ہے تو باقی سب ہیچ ہے۔ ان کی باتیں نہایت آسان لیکن خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ بات تعریف کے لائق ہے کہ آج کی دنیا میں جبکہ (-) میں بہت انتہا پسند تنظیمیں فساد برپا کر رہی ہیں۔ ایک ایسی (دینی) جماعت ہے جو کھلے طور پر اس فساد کو برا کہتی ہے اور (دین) کے بارہ میں صحیح پیغام پہنچاتی ہے۔

Yousar Albrani جرنلسٹ نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ خلیفۃ المسیح نے آپس میں صلح کے ساتھ رہنے کے بارہ میں بتایا۔ ایک جرنلسٹ ہونے کے لحاظ سے میں اکثر امن اور عورتوں کے حقوق کے بارہ میں لکھتی ہوں۔ لیکن جب ایک اتنا بڑا لیڈر اس بارہ میں بات کرتا ہے تو وہ ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ وہ دنیا کے تمام لوگوں کو ایک اچھا پیغام دے رہے ہیں۔ یہ بات خلیفۃ المسیح نے وضاحت سے بیان کی کہ...... دنیا میں جو مسائل چل رہے ہیں۔ ان کے پیچھے دوسری حکومتوں کا ہاتھ ہے۔ یہ بات میرے دل کو بہت اچھی لگی کہ خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ ان کو ذاتی طور پر دکھ ہوتا ہے جب وہ دنیا کے حالات کے بارہ میں پڑھتے ہیں۔ میں آپ کو اور خلیفۃ المسیح کو کہوں گی کہ یہ اچھا کام جاری رکھیں کیونکہ اس وقت دنیا کو اس کی اشد ضرورت ہے۔

Swami Bhagwan Shankar Divine Light Awakening Society Canada نے کہا:

میں عظیم خلیفۃ المسیح کے بارہ میں سب سے پہلے کہنا چاہوں گا جو روحانیت ان کو حاصل ہے وہ الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ جب سے میں نے ان کو دیکھا ہے میرے دل کو ایک خاص لذت حاصل تھی۔ ان کو دیکھ کر ہی ایک روحانیت قائم رہی۔ میں ان کے لئے بہت خوش ہوں کہ وہ یہاں آئے ان کے پاس ایک خاص خداداد طاقت ہے۔ وہ دل کی گہرائی سے تمام دنیا کے امن کی بات کرتے ہیں۔ میرے خیال میں انہوں نے یہ بات نہایت واضح کردی کہ دین کا دہشت گردی اور انتہاء پسندی سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ دین ایک امن پسند مذہب ہے۔ یہ قرآن کریم کی بات مجھے بہت پسند آئی کہ انسان کو سب سے پہلے خودغرضی کو چھوڑ کر دوسروں کے بارہ میں سوچنا چاہئے۔ بیشک اگر اپنی کوئی برائی یا اپنے کسی قریبی کی برائی کو تسلیم کرنا پڑے۔ کیونکہ سچائی سچائی ہی ہے۔ یہ بات بھی انہوں نے بتائی کہ بڑی حکومتیں چھوٹی حکومتوں پر پابندیاں تو لگا دیتی ہیں لیکن ساتھ ہی وہ ایسے کام کرتی ہیں جن سے دنیا کا امن خراب ہوتا ہے اور ان تنظیموں کو بڑھاوا ملتا ہے۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ دنیا میں ہم امن نہیں قائم کرسکتے۔ اگرچہ تمام روحانی کتب میں امن کے بارہ میں لکھا ہے اور ہمارے پاس پیسہ بھی خوب ہے۔ یہ بات بھی خلیفہ صاحب نے سمجھائی کہ ہم اگر خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں تو ہم اس کی تمام مخلوق سے کیوں نہیں کرتے۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ میرے خیال میں بلکہ مجھے کامل یقین ہے کہ خلیفۃ المسیح نے جو بھی باتیں کہیں وہ خلوص نیت سے کہیں کیونکہ میرا دل ان کی باتوں سے لرزتا تھا۔ ان کو دیکھ کر ہی ایک خاص لذت حاصل ہوتی تھی۔ وہ کسی کو خوش کرنے نہیں آئے تھے نہ ہی کوئی بات منوانے بلکہ ان کی باتیں صرف سچائی کی باتیں تھی جو خود ہی سمجھ آرہی تھیں۔ میں بھی انہیں کی طرح دعا کرتا ہوں کہ انسانیت کو ان تمام اقداروں کا علم ہوجائے اور وہ ان کی قدر کریں۔

ٹورانٹو سے آنے والی ایک مہمان Hillary Puncharad نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح نے آج دین کی بہت سی باتیں پس منظر کے ساتھ ہمیں سمجھائیں جبکہ میڈیا ایسا نہیں کرتا۔ دین کے بارہ میں انہوں نے جو باتیں بیان کیں وہ سن کر بہت اچھا لگا۔ میں ایک بدھسٹ ہوں اور مجھے بتایا گیا کہ خلیفۃ المسیح کی حیثیت دالائی لاما یا پوپ کی مانند ہے۔ اس بات کی مجھے بہت خوشی ہے کہ میں ان کے ساتھ ایک ہی کمرہ میں بیٹھ سکی۔ میرے خیال سے بہت لوگوں کو ان کا پیغام دیکھنا اور سننا چاہئے۔ اس سے بہت فائدہ ہوگا۔

Mississauga سے آنے والی ایک مہمان خاتون Sharmain صاحبہ نے کہا:

آج جو باتیں خلیفۃ المسیح نے کیں وہ بہت حکیمانہ تھیں۔ یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ خلیفۃ المسیح سیدھی بات کرتے ہیں اور ایسی بات کرنے سے بالکل نہیں ڈرتے۔ احمدیہ جماعت حقیقی (دین) کا نمونہ ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ میڈیا (دین) کی یہ تصویر نہیں پیش کرتا۔ جو بھی باتیں خلیفۃ المسیح نے کہیں ہم سب جانتے ہیں کہ وہ سب سچ ہیں۔ میں ہمیشہ دین کے بارہ میں یہ گمان رکھتی تھی لیکن آج خلیفۃ المسیح نے وہ سب کچھ آسان زبان میں سمجھا دیا۔ جتنا بھی مجھے علم ہے کہ جماعت احمدیہ مختلف خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوتی ہے اور میں کہوں گی کہ آپ اپنا کام جاری رکھیں۔ خلیفۃ المسیح کی باتوں سے مجھے سوچنا پڑتا ہے کہ میں کیا خدمت کر رہی ہوں اور میں خود کتنی نیک ہوں۔ میں اپنی زندگی میں کیا کر رہی ہوں۔ خلیفۃ المسیح نے بالکل ٹھیک کہا کہ دنیا کو صرف پیسے کی فکر ہے لیکن اصل فکر دوسروں کی امن اور ہمدردی کی ہونی چاہئے۔ خلیفۃ المسیح کو بات کرنے کا بہت اچھا انداز حاصل ہے۔ وہ نہایت حکیمانہ طور پر باتیں سمجھاتے ہیں۔ وہ ایسی باتیں کرتے ہیں جن کو سن کر انسان سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ جس سے ایک مزید علم کی پیاس پیدا ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوا ہے کہ تمام سامعین کو یہی محسوس ہوا ہوگا۔

Mario Romaldi مہمان از نارتھ یارک نے کہا:

جو باتیں خلیفۃ المسیح نے کہیں وہ سب عام سچائیاں ہیں۔ کوئی بھی شخص جو سن رہا تھا نہیں کہہ سکتا کہ خلیفۃ المسیح کی بات کے ساتھ میں متفق نہیں ہوں چہ جائیکہ اس کا کیا عقیدہ ہے۔ دنیا کا امن صرف سب لوگوں کو مل کر ایک مقصد کے لئے کام کرنے پر حاصل ہوسکتا ہے۔ بہت سے لوگ ہال میں موجود تھے لیکن خلیفہ صاحب نے اس انداز میں باتیں فرمائیں کہ لگ رہا تھا جیسے اکیلا انسان ان سے گفتگو کر رہا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر124769 میں دانیال عبیدہ احمد

ولد اسرار احمد پراچہ قوم...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمال پلازہ کہکشاں کالونی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ دانیال عبیدہ احمد گواہ شد نمبر 1۔ منیب اسماعیل ولد محمد ادریس احمد گواہ شد نمبر 2۔ ڈاکٹر محمد ادریس احمد ولد محمد اسماعیل

مسل نمبر124770 میں عقیل احمد

ولد محمد سلیم قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹیکسلا ضلع وملک راولپنڈی، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 مارچ 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستا ن ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عقیل احمد گواہ شد نمبر 1۔ انتصار احمد ولد انوار احمد گواہ شد نمبر 2۔ انوار احمد ولد مشتاق عالم

مسل نمبر124771 میں مدثر احمد بلوچ

ولد نصیر احمد قوم بلوچ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نورنگر ضلع وملک عمرکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 مئی 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مدثر احمد بلوچ گواہ شد نمبر 1۔ معلم اطہر احمد طاہر ولد مظفر احمد گواہ شد نمبر 2۔ نعیم احمد ولد منیر احمد

مسل نمبر124772 میں عاصم محمود

ولد چوہدری کفایت اللہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع وملک فیصل آباد، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 فروری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 76000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عاصم محمود گواہ شد نمبر 1۔ زبیر احمد ولد خواجہ مبشر احمد گواہ شد نمبر 2۔ فرحان احمد ولد ناصر احمد سعید

مسل نمبر124773 میں مشتاق احمد

ولد مختار احمد خاں قوم شکرانی پیشہ زراعت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی شکرانی ضلع وملک بہاولپور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 15 ایکڑ 5 لاکھ روپے (2) رہائشی مکان ایک کنال 5 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 90 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مشتاق احمد گواہ شد نمبر 1۔ ظہور احمد ولد منظور احمد گواہ شد نمبر 2۔ لقمان احمد ولد محمد رفیق احمد

مسل نمبر124774 میں فراز احمد نور

ولد محمد انیس قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پورن نگر ضلع وملک سیالکوٹ، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5۔ اپریل 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ فراز احمد نور گواہ شد نمبر 1۔ اطہر احمد نور ولد محمد انیس گواہ شد نمبر 2۔ مسرور احمد ولد جمشید احمد

مسل نمبر124775 میں ارشد محمود

ولد محمد یونس قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 فروری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد

22

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

خطبہ نکاح، سرائے انصار کا افتتاح، عاملہ لجنہ کو ہدایات اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

29۔اکتوبر 2016ء

﴿حصہ اول﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت الذکر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 49 خاندان کے 245 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Milton، Brampton، Maple، بیری، Toronto، Abode of Peace، Rexdale، Mississauga، کچنر، Peace Village، Woodbridge، Weston، سینٹ کیتھرائن

علاوہ ازیں امریکہ سے آنے والے بعض احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لے جاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نکاحوں کا اعلان

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:

خطبہ نکاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ان دونوں نکاحوں میں، جو دونوں بچیاں ہیں وہ محمود احمد چیمہ صاحب سابق (مربی) انڈونیشیا کی نواسیاں ہیں۔ گویا کہ ننھیال کی طرف سے یہ خاندان، ان بچیوں کے نانا واقف زندگی تھے۔ اسی طرح ماریہ چیمہ جو ہیں وہ واقف زندگی کی بیٹی اور نواسی بھی ہیں۔ یہ خاندان ربوہ میں بڑا لمبا عرصہ رہا۔ بلکہ ابھی بھی یہ جو مختار چیمہ صاحب کا داماد بن رہا ہے یہ ربوہ کا ہی ہے۔

ربوہ میں رہنے والے اکثر وہ لوگ تھے جو دین کی خدمت کرنے والے تھے یا ان لوگوں نے ربوہ آکر اپنے بچے وہاں بسائے۔

تنویر احمد مہار صاحب کے والد یا چیمہ صاحب کے داماد کے دادا محکمہ زراعت میں کام کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے ساری عمر اپنے بچے ربوہ میں رکھے۔ اس لئے کہ دینی تعلیم ان کو ملتی رہے۔ ربوہ کا جو ماحول تھا، جب تک اس میں حکومت کا دخل نہیں تھا۔ ایک ایسا ماحول تھا جہاں آپس میں ہر ایک ملنے والے کو، ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ ایک دینی ماحول تھا، لغویات سے پاک ماحول تھا، وہ زمانہ تھا جب نہ کوئی ٹی وی (TV) تھا، نہ انٹرنیٹ تھا، نہ آئی فون تھا۔ لوگوں کے لئے دلچسپیاں یہ تھیں کہ شام کو کھیل کے میدان میں آئیں۔ نمازوں پر باقاعدہ ہوں، صبح فجر کی نماز پر اطفال الاحمدیہ، بچے اٹھ کر صل علیٰ کیا کرتے تھے۔ ہر محلے سے آوازیں آرہی ہوتی تھیں۔ ربوہ کا ایک ماحول تھا۔ اس ماحول میں مکرم محمود چیمہ صاحب کے بچے بھی رہے ہیں۔ محمود چیمہ صاحب تو خود زیادہ تر میدان عمل میں رہے۔ لیکن بچوں کو اکثر ربوہ میں رکھا۔

اسی طرح تنویر مہار صاحب کے خاندان کو میں جانتا ہوں۔ انہوں نے بھی ربوہ میں وقت گزارا۔ وہ لوگ اس سوچ کے ساتھ ربوہ میں آئے تھے کہ ہمارے بچوں کو دینی علم حاصل ہو۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں۔ بیشک دنیاوی نوکریاں بھی کیں۔ دنیا بھی کمائی لیکن ساتھ ساتھ دین کا علم اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی سوچ بھی ان میں قائم رہی۔

پس یہ سوچ ہے جو آئندہ نسلوں میں بھی قائم رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہر قائم ہونے والا رشتہ اس بات کو یاد رکھے کہ جو ان کے آباؤ اجداد نے، ان کے باپ دادا نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد پورا کرتے ہوئے قربانیاں دیں۔ اس کو انہوں نے بھی جاری رکھنا ہے۔ یہ جو آیات پڑھی گئی ہیں آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اپنی کل کو دیکھو اور وہ کل یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔ اپنے آپ کو بھی اس تعلیم کے مطابق ڈھالو۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہو اور نیکیوں کی طرف قدم بڑھاؤ۔ دنیا تمہارا مقصود نہ ہو بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے دین اصل مقصد ہو۔

یہ کل ہر شخص کے لئے ہے، اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی کہ ہر آنے والا دن دین کی بہتری کی طرف ایک نیا قدم ہونا چاہئے۔ ہر آنے والا دن اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے والا ہونا چاہئے۔ پھر کل یہ بھی ہے کہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے اس کی طرف نظر رکھو۔

پھر کل یہ بھی ہے کہ اپنے بچوں کی ایسی تربیت کرو چاہے تم کینیڈا میں رہ رہے ہو، امریکہ میں رہ رہے ہو، یہاں کا ماحول جیسا بھی ہے پھر بھی بچوں میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی سوچ قائم رہے۔ ان کی تربیت اس نہج پر ہو کہ وہ بڑے ہو کر یہ دعا کرنے والے ہوں کہ...... کہ اے ہمارے رب ہمارے ماں باپ پر رحم کر جنہوں نے ہماری بچپن میں پرورش کی، ہمیں دین سکھایا، ہمیں اس ماحول کے گند سے بچایا اور خود اللہ تعالیٰ کے قریب کیا۔ گویا کہ پھر ماں باپ کے لئے یہ دعا کر کے بچے اگلے جہاں میں بھی ان کے درجات میں بلندی کا باعث بن رہے ہوں گے۔ خود بھی دین سے منسلک ہو کر آئندہ نسلوں کی بھی حفاظت ہوتی چلی جائے گی۔ پس یہ سوچ ہونی چاہئے اور یہ آیات جو نکاح میں رکھی گئی ہیں اور یہ آخری آیت جو آئندہ کے مستقبل کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی خالص رضا کو حاصل کرنے کی غرض کی سوچ سے رکھی گئی۔ یہ معمولی بات نہیں ہے۔

خوشی کے موقع پر شادیوں کے بعد جوانی میں بہت ساری باتوں کو انسان بھول جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس موقع پر بھی تمہیں خدا یاد رہنا چاہئے اور تمہیں اپنی آئندہ کی زندگی یاد رہنی چاہئے اور تم میں یہ سوچ قائم ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنے بچوں کی بھی تربیت کرو۔

اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والا رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت بھی ہو اور ان کی نسلوں میں بھی ہمیشہ خلافت اور جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق قائم رہے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:

عزیزہ جویریہ ظفر بنت مکرم ظفر احمد صاحب کا نکاح عزیزم زین نادر ابن مکرم محمد منور نادر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ ماریہ احمد چیمہ بنت مکرم مختار احمد چیمہ صاحب (وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا) کا نکاح عزیزم رضاء المحسن مہار ابن مکرم تنویر احمد مہار صاحب کے ساتھ طے پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

سرائے انصار کا افتتاح

پروگرام کے مطابق چار بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بشیر سٹریٹ پر واقع عمارت سرائے انصار میں تشریف لائے۔ یہ عمارت مجلس انصار اللہ کینیڈا نے بطور گیسٹ ہاؤس حاصل کی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عمارت کا معائنہ فرمایا اور دعا کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو مہمان بھی یہاں ٹھہریں آپ کے پاس ان کا باقاعدہ اندراج ہونا چاہئے۔

عاملہ لجنہ کو ہدایات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت مریم میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضور انور نے صدر صاحبہ لجنہ سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے نئے سال کا پروگرام بنالیا ہے اس پر صدر صاحبہ نے عرض کیا کہ ہم اس پراسس میں ہیں کہ ہر سیکرٹری کے ساتھ نیا پروگرام بن رہا ہے ویسے ہم دو سال کا اکٹھا پروگرام بنالیتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا جب آپ کا سال یکم اکتوبر سے شروع ہوا ہے تو پھر ایک مہینے میں نیا پروگرام بن جانا چاہئے تھا۔

جنرل سیکرٹری صاحبہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ کی کتنی مجالس ہیں اور کتنی مجالس کی طرف سے آپ کو باقاعدہ رپورٹس آتی ہیں۔ اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ ستمبر 2016ء تک ہماری 84 مجالس تھیں اب اکتوبر

2016ء سے 91 ہوگئی ہیں۔ ریجنز میں بعض نئے حلقے بنے ہیں جن کی وجہ سے تعداد بڑھی ہے۔

مجالس ہمیں باقاعدگی سے رپورٹس بھجواتی ہیں۔ ستمبر تک ہمیں 84 مجالس میں سے 83 مجالس کی رپورٹس موصول ہوچکی ہیں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ رپورٹ پر تبصرہ کس طرح کرتی ہیں۔

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ہر شعبے کی سیکرٹری، اپنے شعبہ کے حوالہ سے اپنا تبصرہ لوکل سیکرٹریان کو خود بھجوادیتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا صدر صاحبہ کی طرف سے تبصرہ نہیں جاتا۔ اس پر جنرل سیکرٹری نے عرض کیا کہ صدر صاحبہ سیکرٹریان کے تبصرہ کو چیک کرلیتی ہیں۔ صدر صاحبہ نے بھی حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ وہ رپورٹس کو دیکھتی ہیں۔

سیکرٹری دعوت الی اللہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے آئندہ سال کا کیا پروگرام بنایا ہے۔

اس پر سیکرٹری دعوت الی اللہ نے عرض کیا کہ ہم نے ایک پیس کانفرنس رکھی ہے جو آئندہ ماہ مانٹریال (Montreal) میں ہے۔ ہر ماہ نمائش لگانے کا پروگرام بھی ہے۔ ہم داعیات الی اللہ کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: بیعتوں کا کیا ٹارگٹ رکھا ہے۔ اس پر سیکرٹری دعوت الی اللہ نے بتایا کہ اس سال ہماری 24 بیعتیں ہوئی ہیں۔ جیسا کہ حضور انور نے ہمیں ہدایات دی تھیں کہ ہم ان سے باقاعدگی کے ساتھ اپنا رابطہ رکھیں۔ ہم کوشش کررہے ہیں کہ ہماری داعیات الی اللہ کی تعداد زیادہ بڑھے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری دعوت الی اللہ نے بتایا کہ 24 کے ساتھ ہی ہمارا رابطہ قائم ہے اور ہر ماہ ہمارا رابطہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ سارے کینیڈا میں پھیلی ہوئی ہیں اور جو وہاں کی متعلقہ صدر ہے کیا اس کا ان نومبائعات سے رابطہ ہوتا ہے۔

اس پر سیکرٹری دعوت الی اللہ نے بتایا کہ سارے کینیڈا میں پھیلی ہوئی ہیں اور متعلقہ صدر کا ان سے رابطہ ہوتا ہے۔

سیکرٹری تربیت نومبائعات سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کا نومبائعات سے باقاعدہ رابطہ رہتا ہے۔

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا۔ ان کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے۔ ہم ان کے ساتھ رپورٹنگ کے ذریعہ بھی رابطے رکھتے ہیں۔ براہ راست بھی رابطہ ہے، واٹس ایپ پر بھی رابطہ ہے۔ ہر ماہ ہماری کانفرنس کال ہوتی ہے جس میں نومبائعات بھی رابطہ کرسکتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: نومبائعات زیادہ تر کس قوم کی ہیں؟

اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ سفید فام کینیڈین 21 ہیں اور 40 ایسی ہیں جو ایشین ممالک کی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری تربیت نومبائع نے بتایا کہ گزشتہ تین سال میں نومبائعات کی تعداد 71 ہے۔ ان میں سے 52 ایسی ہیں جو فعال ممبرز ہیں اور جو باقی ہیں ان کے لئے ہم کوشش کررہے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ رابطہ کا کیا طریق ہے؟

اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ پہلے صدران مجالس رابطہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اگر ان سے رابطہ نہ ہوسکے تو پھر مردوں کے ذریعہ سے کوشش ہوتی ہے یا مربیان کے حوالہ کردیا جاتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مربیان نہیں بلکہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوتی ہیں رابطہ کا ذریعہ بھی انہیں کو بنانا چاہئے۔ اس طریق سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ جس کے ذریعہ سے بیعت ہوئی ہے وہ آیا صرف (دعوت الی اللہ) میں ہی فعال ہے یا بعد کے تعلق اور رابطہ میں بھی عملی طور پر کام کررہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جس نے بیعت کروائی ہے۔ کیونکہ بیعت تو ایک لمبا عرصہ کے بعد ہوتی ہے ایک دن میں تو نہیں ہوجاتی تو اس کی دوستی تو قائم رہتی ہے۔ جس نے بیعت کروائی ہے اگر وہ خود نماز پڑھنے والی نہیں، قرآن کریم پڑھنے والی نہیں، MTA نہیں دیکھتی یا صرف ایک دفعہ جوش میں آکر (دعوت الی اللہ) کی اور پھر جوش ٹھنڈا ہوگیا۔ لوگ تو مختلف وجوہات کی وجہ سے بیعت کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جملہ باتوں سے متاثر ہوجاتے ہیں تو آپ کو یہ سب باتیں دیکھنی چاہئیں۔ اس طرح آپ کو عملی طور پر بیعت کروانے والے کی بھی اصلاح کا موقع مل جاتا ہے اور جو سیکرٹری تربیت ہے وہ باقاعدہ دیکھے اور اگر اس میں کوئی کمی ہے تو سیکرٹری نومبائعات اس کو بتاسکتی ہے اور جو نومبائعات کی حقیقی تربیت ہے وہ بھی ساتھ ساتھ ہونی چاہئے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: ان 52 نومبائعات میں سے چندہ کے نظام میں کتنی شامل ہیں۔

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا 22 نومبائعات شامل ہیں اور لجنہ کا ممبر شپ چندہ دیتی ہیں۔ باقی بھی کوشش کررہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ممبر شپ کا چندہ دیتی ہیں یا نہیں۔ انہیں کہیں کہ ایک یا دو ڈالر سال کے ادا کرکے تحریک جدید اور وقف جدید میں شامل ہوجاؤ۔

حضور انور نے فرمایا: سیکرٹریان تحریک جدید اور وقف جدید کے پاس لسٹ ہونی چاہئے اور وہ انہیں شامل کرنے کی کوشش کریں یہاں کوئی شرط نہیں ہے کہ کتنا چندہ دینا ہے۔ ممبر شپ چندہ تو آپ نے ہر کمانے والی کا اس کی آمد پر ایک فیصد رکھا ہوا ہے اور جو نہیں کمانے والی ان کا 24 یا 25 ڈالرز ہے۔

اس پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ 24 ڈالرز ممبر شپ چندہ اور 24 ڈالرز اجتماع کا چندہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے اس ماہانہ چندہ کی ادائیگی میں کئی دفعہ روک پیدا ہوجاتی ہے۔ اس لئے نومبائعات کو چندہ تحریک جدید اور وقف جدید کی عادت ڈالیں۔ ایک دو ڈالر ادا کریں تو ان کو پھر عادت پڑ جائے گی۔ شروع میں عادت ڈالنے کے لئے ان دونوں چندوں سے شروع کریں پھر ممبر شپ اور جماعتی چندے بعد میں آئیں گے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: ان نومبائعات کے لئے کوئی سلیبس بھی بنایا ہوا ہے۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ تین لیول کا سلیبس تین سالوں تک کے لئے بنا ہوا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: نومبائعات میں سے تربیت کے بعد کتنی Mainstream میں آجاتی ہیں؟

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا۔ الحمدللہ کافی بڑی تعداد Mainstream میں آجاتی ہے۔ پھر ڈیوٹیاں بھی دیتی ہے اور بعض عہدیدار بھی بن جاتی ہیں۔

سیکرٹری تعلیم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا۔ آپ کا اگلے سال کا کیا منصوبہ ہے؟ آپ جو کہتے ہیں کہ ہم نے دو سال کی منصوبہ بندی پہلے ہی کی ہوئی ہے تو ان دو سالوں میں، اس سال کی کیا منصوبہ بندی کی ہوئی ہے۔

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا: قرآن کریم میں سے سورۃ النور کا ترجمہ اور تفسیر شامل ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کلاسز میں کتنی تعداد شامل ہوتی ہے۔ لجنہ کی تجنید کیا ہے۔

اس پر سیکرٹری تجنید نے بتایا کہ لجنہ کی تجنید 10 ہزار 160 ہے اور جنرل سیکرٹری نے عرض کیا کہ رپورٹس کے مطابق ان کے ریکارڈ میں تجنید 9 ہزار 589 ہے۔

حضور انور نے فرمایا تو اس کا مطلب ہے کہ جنرل سیکرٹری کے پاس جو رپورٹس ہیں ان میں 600 کی کمی ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری مال سے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس تجنید کیا ہے۔ اس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ستمبر تک کی رپورٹ کے مطابق جو چندہ ادا کرنے والی ہیں ان کے مطابق تعداد 8 ہزار 690 ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے اتنا فرق تو ہونا چاہئے لیکن جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری تجنید کا آپس میں فرق نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں مال کے ساتھ فرق ہونا چاہئے۔ وہ ٹھیک ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری تجنید اور جنرل سیکرٹری کو ہدایت فرمائی کہ اپنی انفارمیشن Update کرلیں۔

بعد ازاں حضور انور نے سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ آپ پرچہ بھی لیتی ہیں اور سال کے پرچوں میں شامل ہونے والوں کی کتنی Average آتی ہے؟

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ مارچ کے امتحان میں اس دفعہ شامل ہونے والوں کی تعداد 5500 تھی اور ستمبر میں جو امتحان ہوا تھا اس کا رزلٹ ابھی فائنل نہیں ہوا۔ اس لئے ابھی معین تعداد کا علم نہیں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا ساڑھے پانچ ہزار تو اچھی تعداد ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا: سلیبس میں کیا شامل ہے۔

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا: ایک حصہ جو ہے وہ قرآن پاک کا ہے پھر حدیث کا ایک حصہ ہے۔ پھر دعاؤں کا حصہ ہے۔ پھر اس میں حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک کتاب ہوتی ہے۔ اس وقت جو کتاب نصاب میں شامل ہے وہ (-) اصول کی فلاسفی ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو بہت پڑھی لکھی عورتیں ہیں وہ تو (-) اصول کی فلاسفی پڑھ لیں گی۔ جو کم پڑھی لکھی ہیں ان کے لئے بھی ہلکی پھلکی کوئی چیز رکھیں۔ بہت سارے اسائلم سیکرز یا ریفیوجیز (Refugees) سری لنکا، تھائی لینڈ یا ملائشیا سے یہاں آئے ہیں ان میں بہت ساری عورتیں پاکستان سے آنے والی ایسی ہیں جو کچھ نہیں جانتیں۔ کیونکہ پاکستان میں وہاں کے حالات ایسے ہیں کہ رابطے نہیں ہوتے پروگرام، اجلاسات کم ہوتے ہیں۔ اس لئے وہاں امتحانوں میں شامل ہونے کی کافی کمی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کشتی نوح میں سے ہماری تعلیم والا حصہ ہر دفعہ ضرور رکھیں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اس کو بار بار پڑھو۔ بار بار پڑھ کر کبھی تو یہ احساس ہوگا کہ اس پر عمل کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس میں خاص طور پر عورتوں کی تعلیم کے حوالہ سے جو حصہ ہے وہ پڑھیں۔ اول تو ساری کتاب ہی پڑھنے والی ہے۔ اس خاص حصہ کو نکال کر عورتوں کو دیں۔ پھر آسان آسان حصے لے کر پرنٹ کرکے عورتوں کو دیں کہ ان کو پڑھو۔ اس کا امتحان ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: **پھر جو الفضل اخبار ربوہ سے چھپتا ہے۔ اس میں میرے خطبات کے سوال و جواب تیار کرکے وہ شائع کرتے ہیں۔ گزشتہ سالوں کے ان سوال و جواب میں دیکھیں جو تربیتی اور علمی اور تعلیمی پہلو تھے وہ سارے نکال کر پرنٹ آؤٹ نکال کر خواتین کو دیں کہ اس کو پڑھیں پھر اپنے امتحان میں اس میں سے بھی سوال ڈالیں۔**

حضور انور نے فرمایا: مشکل چیزیں تو آپ پڑھ لیں گے لیکن سمجھ کوئی نہیں آتی۔ اس لئے برکت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود کی کوئی کتاب یا اس کا کچھ حصہ ضرور رہنا چاہئے۔ لیکن ساتھ یہ بھی کوشش ہونی چاہئے کہ صرف کتاب پڑھ کے ہم نے خانہ پوری نہیں کرنی بلکہ کچھ نہ کچھ سکھانا بھی ہے۔ سکھانے کا فائدہ تبھی ہے کہ ہر بار ان کی نظروں کے سامنے ایک چیز آتی رہی۔

سیکرٹری تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ میرے خطبات باقاعدہ کتنی خواتین سنتی ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ جو باقاعدہ

وقت پر سنتی ہیں ان کی تعداد 3175 ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ کی تجنید کے مطابق یہ تیسرا حصہ ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: جو خواتین جمعہ پر آتی ہیں۔ جمعہ کے خطبہ میں بھی خطبہ کا خلاصہ بیان ہوتا ہے تو اگر لجنہ کی طرف سے کوشش ہو تو اس کا فائدہ ہوگا۔ خود ان کے ذہنوں میں ہوگا تو اپنے خاوندوں کو اپنے بچوں کو Discussion میں بتا سکیں گی۔

حضور انور نے فرمایا: اب ایک خطبہ ایک مہینہ کا لے لیا کریں۔ اگر سارے نہ بھی لینے ہوں تو ایک خطبہ لے کر جس میں خاص طور پر تربیتی پہلو زیادہ ہوں۔ اس کے سوال و جواب کو آگے چلائیں۔ اگر ایک مضمون پر خطبات کا سلسلہ ہے تو ان خطبات کو لے لیں۔ مثلاً عملی اور اعتقادی تبدیلی کے اوپر میں نے کئی خطبات دیئے تھے۔ اس کے انہوں نے سوال و جواب بنائے ہوئے ہیں تو آپ وہ لے کر سب خواتین کو دے سکتی ہیں۔

ان کی تو ایک پوری کتاب بن سکتی ہے۔ کم از کم اس کے 100 صفحات تو ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ حضور انور کا جو بھی تازہ خطبہ ہوتا ہے ہم اس کے سوال و جواب بنا کر مجالس کی سیکرٹری تربیت اور صدران کو فوراً بھجواتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا پھر اس کا فیڈ بیک کیا ہوتا ہے۔ فیڈ بیک بھی تو ہونا چاہئے۔ اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہم اپنی جنرل باڈی میٹنگ میں، اجلاسات میں، تعلیم اور تربیت کی میٹنگ اور ضرور Discuss کرتے ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہم نے وصیت کی طرف توجہ دی ہے تو چھ ماہ میں ہماری ایک سو گیارہ ممبرات نے وصیت کی ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری مال سے دریافت فرمایا کہ کمانے والی خواتین کی تعداد کیا ہے۔

اس پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ 1269 ہے۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا: اس میں نصف تعداد 630 یا اس کے کچھ زائد کو موصی ہونا چاہئے۔ گو کہ موصی عورتوں کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔ لیکن ان میں اکثریت وہ ہے جو کمانے والی نہیں۔ پھر نوجوان لڑکیاں ہیں جو سٹوڈنٹ ہیں وہ اس تعداد میں شامل ہیں۔ پس کوشش یہ ہونی چاہئے کہ کمانے والیوں کی تعداد کا نصف وصیت کے نظام میں شامل ہو۔ یہ سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ وصیت کی طرف لے کر آئیں۔ رسالہ الوصیت جو ہے اس کو بار بار پڑھوائیں۔

حضور انور نے فرمایا رسالہ الوصیت کا عام لوگوں کے لئے بھی پڑھنا بہت ضروری ہے۔ اس میں (دین) کی تاریخ ہے، پھر خلافت کیا ہے وصیت کیا ہے۔ یہ چیزیں اگر پکی ذہنوں میں بیٹھ جائیں تو اگلی نسلوں کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ باقی علمی دلائل حاصل کرنے کے لئے تو بہت سا مواد موجود ہے۔ جن کو شوق ہے (دعوت الی اللہ) کا وہ اس کے حصول کے لئے کوشش کر لیتے ہیں۔

آپ تربیت کر لیں تو علم آپ ہی حاصل ہو جائے گا۔ شعبہ تعلیم اور تربیت دونوں کو مل کر Co-ordinate کرنا ہوگا۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ ابھی ہم نے سلیبس اس طرح بنایا تھا کہ کتاب شرائط بیعت کے منتخب حصے شامل کئے تھے۔ کیونکہ ہمیں بعض لجنہ کی طرف سے ایسا اظہار ملا تھا کہ ہم سے کتابیں پڑھی نہیں جاتیں۔ بہت زیادہ سلیبس ہو جاتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اسی لئے تو میں نے کہا ہے کہ سلیبس آسان اور مختصر رکھیں۔ اب رسالہ الوصیت کو رکھیں ایک سال کے لئے۔ اب اسی کو پڑھائیں۔

سیکرٹری خدمت خلق کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کیا کام کر رہی ہیں۔ آپ کے اس علاقہ Haiti میں زلزلہ آیا ہے۔ کیا لجنہ نے مدد کے لئے کچھ دیا ہے۔

اس پر سیکرٹری خدمت خلق نے بتایا کہ ہم نے لوگوں سے چندہ وغیرہ حاصل کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ نے خدمت خلق کے فنڈ میں سے ان کو کچھ نہیں دیا۔ ہیومینیٹی فرسٹ کو مدد کے لئے دے دیتیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب آپ نیا پلان کریں۔ پچھلے پلان پر نہیں چلنا۔ پہلے آپ نے اجازت لی تھی اور کچھ رقم، ہیومینیٹی فرسٹ کو دے دیتی تھیں۔ اب آپ نئے طور پر اپنی عاملہ میں ڈسکس کریں کہ کیا کرنا ہے۔ ویسے تو Haiti میں ہیومینیٹی فرسٹ کام کر رہی ہے۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے سالانہ بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ ہمارا بجٹ تین لاکھ، تین ہزار 583 ڈالرز ہے۔

حضور انور نے اجتماع کے بجٹ اور اخراجات کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہمارا اجتماع کا بجٹ ایک لاکھ 67 ہزار ڈالرز تھا اور گزشتہ سال ہمارے اجتماع پر 26 ہزار پانچصد ڈالرز خرچ آیا تھا۔ اس سال ہمارا اجتماع اگست میں ہوا ہے۔ اس کے اخراجات ابھی فائنل نہیں ہوئے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہم نے افریقہ کے لئے دو لاکھ ڈالر کا وعدہ کیا تھا جو ہم نے ادا کر دیا ہوا ہے اور اس سال بھی ہمارا پروگرام ہے اور ہم عاملہ میں ڈسکس کر کے اپنا وعدہ بھجوائیں گے۔

سیکرٹری ناصرات سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی تجنید کیا ہے۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ 2208 ہے۔ لیکن صدران اور سیکرٹریان صاحبان کے مطابق 2105 ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: ان کی تربیت کا کیا پروگرام ہے۔ کیا سلیبس بنایا ہوا ہے۔ آپ نے جو تین کیٹگری بنائی ہیں۔ اس میں 7 تا 10 سال کی عمر کا سلیبس کیا ہے، 10 تا 12 سال کی عمر کا کیا سلیبس ہے اور 12 تا 15 سال کا کیا سلیبس ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اجتماع میں صرف کھیلوں کا مقابلہ تو نہیں ہے۔ تلاوت کا مقابلہ کروا دیا۔ آجکل آمین کروا رہے ہیں۔ لڑکیاں قرآن کریم پڑھنے میں لڑکوں سے نسبتاً بہتر ہیں۔ لیکن پھر بھی لگتا ہے کہ بعضوں نے صرف ''آمین'' کے لئے پڑھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ان ملکوں میں تربیت پر زور دیں۔ پانچ نمازوں کی ادائیگی ہے۔ قرآن کریم کا پڑھنا ہے، روزانہ تلاوت کرنا ہے اور جو بارہ تا پندرہ سال کی لڑکیاں ہیں ان کو کچھ نہ کچھ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا چاہئے یا کم از کم جو سورتیں یاد ہیں ان کا ترجمہ سیکھنا چاہئے۔

اس کے علاوہ عمومی تربیت کی باتیں ہیں۔ اس پہلو سے بھی دیکھیں۔ یہ بھی دیکھیں کہ خطبہ سننے والی کتنی ہیں۔ اس کو سمجھنے والی کتنی ہیں۔ اردو میں سمجھ نہیں آتی تو اس کا انگلش ترجمہ ہے۔ اگر یہ نہیں تو اس کا خلاصہ انگریزی میں بھی آجاتا ہے وہ دیکھتی ہیں کہ نہیں۔ انگریزی ترجمہ (مرکزی جماعتی ویب سائٹ) پر آجاتا ہے۔ پاکستان تحریک جدید سے چار پانچ دنوں میں آجاتا ہے۔ اس کو سنایا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ناصرات کو ان ممالک میں سنبھالنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ سکولوں میں جو کچھ سیکھ کر آتی ہیں۔ پھر اس بارہ میں سوال کرتی ہیں۔ تو ان کے سوالوں کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔ خاص طور پر یہاں کی جو مشکلات ہیں جن سے تربیت پر اثر پڑتا ہے ان کو دیکھیں۔ ناصرات کی تربیت کر لیں باقی سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

سیکرٹری ناصرات نے عرض کیا کہ حضور انور کا خطبہ جمعہ ناصرات کی ویب سائٹ پر ڈالا جاتا ہے تا کہ وہاں سے سن لیں۔ اسی طرح خطبہ کے پوائنٹس لے کر ایک پریذنٹیشن تیار کی جاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: پوائنٹس لینے والا کون ہے۔ کوئی اچھا ہونا چاہئے ہر ایک کا اپنا اپنا ذریعہ ہوتا ہے۔

جب میں نے لندن میں مربیان سے میٹنگ کی تو میں نے انہیں کہا کہ اس کے پوائنٹس نکالو۔ ایک نے تیس پوائنٹس نکالے اور دوسرے نے 67 پوائنٹس نکال لئے تو یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی صلاحیت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری صنعت و تجارت سے دریافت فرمایا کہ مجھے شکایت آئی ہے کہ جلسہ کے موقع پر سٹالوں پر جالی دار برقعے فروخت ہو رہے تھے۔ یہ کون سے جالی دار برقعے ہیں۔ اس پر سیکرٹری نے عرض کیا کہ جالی دار برقعہ اس طرح کا ہوتا ہے کہ نیٹ کا کپڑا ہوتا ہے اس پر لائننگ لگی ہوتی ہے۔ اس میں سے لباس نظر نہیں آتا اور یہ چپکتا بھی نہیں ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری اشاعت سے رسالہ کی اشاعت کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ رسالہ النساء تین دفعہ سال کے دوران شائع ہوا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ ہم اس رسالہ کے لئے ہر مجلس سے دو آرٹیکل لیتے ہیں اور پھر اس میں سے انتخاب کرتے ہیں۔ ہماری ایک کمیٹی بھی ہے جو بھی اعتراضات دین کے خلاف آتے ہیں ہم اس کے جوابات فوری طور پر اپنے آرٹیکل میں دیتے ہیں۔

سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ ہم سوچ رہے ہیں کہ حضور انور کے خطابات میں سے جو تربیت کے حوالہ سے نکات ہیں۔ ان کو کتابی شکل میں شائع کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھا ہے کریں۔

حضور انور نے فرمایا: نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ نے تربیت اولاد کے اوپر ایک کتاب شائع کی ہے اس کا کوئی انگریزی ترجمہ کر سکتا ہے تو کرے۔ امریکہ میں ترجمہ کرنے والے تیز ہیں حالانکہ کینیڈا کو بھی تیز ہونا چاہئے۔

سیکرٹری ضیافت نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ جو بھی پروگرام ہوتے ہیں اس میں کھانے کا بندوبست کرتی ہوں۔

سیکرٹری تحریک جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ چندہ تحریک جدید میں لجنہ کا کتنا حصہ ہے۔ اس پر سیکرٹری تحریک جدید نے بتایا کہ چھ لاکھ 37 ہزار ڈالرز لجنہ کا حصہ ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: جماعت کا کل وعدہ دو ملین ڈالرز کا ہے۔ تو اس طرح تیسرا حصہ آپ کا ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ پہلی دفعہ ہوگا کہ میں آپ کے ملک سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کروں گا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: گزشتہ تین سالوں میں آپ کے تحریک جدید کے چندہ میں کتنا اضافہ ہوا ہے۔

اس پر سیکرٹری تحریک جدید نے بتایا کہ سال 2012ء میں 4 لاکھ 37 ہزار ڈالرز تھا۔ 2013ء میں ہمارا چندہ 4 لاکھ 90 ہزار تھا۔ 2014ء میں 5 لاکھ 39 ہزار ڈالرز اور 2015ء میں 6 لاکھ 22 ہزار ڈالرز تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: تقریباً پچاس فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ماشاءاللہ

حضور انور نے سیکرٹری وقف جدید سے دریافت فرمایا کہ ابھی دو تین ماہ رہتے ہیں آپ کا چندہ کتنا ہو چکا ہے۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا 3 لاکھ 58 ہزار ڈالرز جمع ہو چکا ہے اور گزشتہ سال ہمارا چندہ پانچ لاکھ 41 ہزار ڈالرز تھا۔

حضور انور نے شاملین کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹریان نے بتایا کہ تحریک جدید میں شاملین کی تعداد 14 ہزار ہے۔ لجنہ اور ناصرات دونوں شامل ہیں۔ جبکہ وقف جدید میں شاملین کی تعداد 13 ہزار 660 ممبرات میں سے 12 ہزار 660 ہے۔ یعنی 93 فیصد ممبرات شامل ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کمال کر دیا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری صحت جسمانی نے بتایا کہ لجنہ کے کھیلوں کے پروگرام ہوتے

ہیں۔ طاہر ہال میں دن تقسیم کئے ہیں۔ خدام، انصار کے علاوہ لجنہ کے لئے بھی بعض دن مخصوص ہیں۔ان میں کھیلوں کا پروگرام ہوتا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر محاسبہ نے بتایا کہ ستمبر 2015ء میں آخری آڈٹ کیا تھا۔ باقی ہر سہ ماہی کے اخراجات کا حساب ہوتا ہے اور رپورٹ کو آڈٹ بھی کیا جاتا ہے۔

معاون صدر (برائے وقف نو) کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ:

لجنہ کی جو عورتیں واقفات نو ہیں ان کا پروگرام آپ نے وہی رکھنا ہے جو جماعتی ہے اور ان کے سارے پروگرام لجنہ نے خود کرنے ہیں۔ کسی مرد کو لجنہ کی واقفات نو کلاس میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی خاص پروگرام ہو۔ اس کی مجھ سے اجازت لینی ہے۔ اب لجنہ کو آپ نے ہی سنبھالنا ہے۔ لجنہ بھی اور ناصرات بھی، مردوں سے اپنے پروگرام نہیں کرواتیں۔ مردوں کو ان کے پروگراموں کی اجازت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ میں پڑھی لکھی عورتیں ہیں۔ عائشہ اکیڈمی چلا رہی ہیں۔ حافظ قرآن بھی ہیں۔ دینی علم رکھتی ہیں۔ مضامین لکھتی ہیں اس لئے آپ خود اپنے پروگراموں کو ہر جگہ سنبھال سکتی ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو واقفات نو بچیاں 15 سال سے اوپر ہیں ان سے Bond فل کروائیں۔ جنہوں نے ابھی تک نہیں کیا۔ ان سے پوچھیں اگر وہ فل کرنا نہیں چاہتیں تو انہیں کہو پھر واقفات نو سے فارغ ہو جاؤ۔ جو وقف نو میں نہیں رہنا چاہتی اس کو وقف سے فارغ کر دیا جائے گا۔

سیکرٹری انچارج پراپرٹی نے بتایا کہ ہماری دو جائیدادیں ہیں ایک یہ بیت مریم ہے اور ایک بیت نصرت ہے۔

سیکرٹری رشتہ ناطہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ ناطہ کی لسٹ ریکارڈ میں کل تعداد اور اب تک جو رشتے کروائے ہیں ان کا جائزہ لیا اور ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

طلاق اور خلع کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس طرف بھی توجہ دیں۔ بعض دفعہ لڑکے باہر سے شادیاں کر کے یہاں آتے ہیں۔ یہاں ان کے رشتہ دار بھی ہوتے ہیں۔ یہاں آتے ہیں اور لڑکیوں کو چھوڑ دیتے ہیں یا لڑکیاں شادی کر کے باہر سے یہاں آتی ہے اور یہاں پہنچ کر لڑکوں کو چھوڑ دیتی ہیں اور چند ماہ بعد دونوں میاں بیوی میں آپس میں لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

حضور انور نے سیکرٹری رشتہ ناطہ کو فرمایا کہ آپ کو یہ بھی علم ہونا چاہئے کہ جو رشتے آپ نے کروائے ہیں ان میں سے کتنے طلاق اور خلع پر منتج ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج سے تین چار سال پہلے طلاق، خلع کی ریشو عموماً ہر جگہ 13 فیصد تھی اور اب یہ بڑھ کر 20,19 فیصد ہو چکی ہے۔ اس رجحان کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ تربیت کے شعبہ کا یہ بھی کام ہے۔ ایک تو کچھ لڑکیوں میں بھی برداشت نہیں ہے اور دوسری طرف کچھ لڑکوں میں بھی آوارگیاں ہیں۔ دونوں چیزیں شامل ہیں۔ آپ پہلے یہ دیکھا کریں کہ حقائق کیا ہیں۔ اس کے مطابق ہر معاملہ کو سلجھایا کریں۔ برداشت کا مادہ دونوں میں نہیں رہتا جس کی وجہ سے علیحدگیاں بھی ہوتی ہیں۔ اب یہ بات پرانی ہو گئی ہے کہ اپنا گھر بسانے کے لئے دونوں برداشت کر لیتے تھے تا کہ گھر کی بات باہر نہ نکلے۔ لیکن یہ ماحول اب نہیں ہے۔ اب اگر بات سامنے نہیں آئے گی تو سارے حالات کی ذمہ داری لڑکی کے اوپر آ جائے گی اور پھر جو بچے ہیں وہ علیحدہ ڈسٹرب ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے ان کی تربیت پر اثر پڑتا ہے۔ تو مسائل کا یہ ایک سلسلہ ہے ہمیں اس سے اچھی طرح سے نپٹنا ہوگا۔

سیکرٹری نے عرض کیا کہ ہمارا ایک پراجیکٹ ہے ہم اس پر کام کرنا چاہتے ہیں جو ہدایات الفضل میں آتی ہیں۔ ہم ان کو اکٹھا کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: بڑی اچھی بات ہے کریں۔ لیکن الفضل میں آپ کی یو کے کی کلاسز کی کوریج نہیں ہوتی تو یہ MTA پر آجاتی ہیں۔ ان کی ریکارڈنگ سن لیا کریں۔

بعد ازاں مجلس عاملہ کی سیکرٹریان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سوالات کرنے کی اجازت چاہی۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ جو بچیاں یونیورسٹی جاتی ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ ہم باقاعدہ تعلیم و تربیت کی کلاسوں میں نہیں آسکتیں یا کم آتی ہیں تو ان کے لئے ہم دسمبر میں دو دن کا ایک کیمپ کرتے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر کہ یہ کہاں ہوتا ہے۔ سیکرٹری نے بتایا کہ نیشنل لیول پر اور ریجنل لیول پر ہوتا ہے۔ یہاں جو پانچ ریجن ہیں ان کا اکٹھا پروگرام بیت الذکر میں ہوتا ہے اور سوال و جواب بھی ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال کتاب کشتی نوح تھی۔

حضور انور کا یہ ارشاد تھا کہ یہ کتاب پڑھی جائے اور بڑی بچیوں کو سمجھایا بھی جائے۔ ان کو اس بارہ میں بتایا بھی گیا تھا۔

اب اس دفعہ دسمبر میں دوبارہ یہ پروگرام ہے تو اس میں ہم کون سی کتاب یا کون سا عنوان رکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: رسالہ الوصیت میں سے پوائنٹس نکال کر رکھیں۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ ہم لوگ چاہتے ہیں کہ حضور انور کے خطبات، خطابات اور ایڈریسز سب لجنہ سنے اور ان پر عمل کرے لیکن ہماری کوشش میں بہت کمی رہ جاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کوشش میں کمی رہتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فذکّر کا حکم دیا ہے، نصیحت کرنے کا حکم دیا ہے۔ سو فیصد ٹارگٹ تو سال میں حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ میں بھی اپنے خطبات میں بار بار نصیحت کرتا رہتا ہوں۔ ہم نے تو کوشش کرنی ہے اور کرتے رہنا ہے۔ لوگوں کے کانوں میں روئی بھری ہوئی ہے کبھی تو کسی کے کان سے روئی باہر نکلے گی۔ اگلے دن کسی اور کو فرق پڑ جائے گا۔ بہرحال کوشش ہونی چاہئے۔

آپ کی جو نئی نسل ہے ان سے محبت و پیار سے بات کریں۔ پیار سے سمجھائیں۔ سختی سے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آج ایک آدمی ملنے آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ میری بیوی کا خاندان احمدی نہیں تھا۔ تو یہاں میں ان کو اپنے قریب لایا ہوں۔ لجنہ کے اجلاس میں یا جمعہ کی نماز پر وہ گئی تو وہاں اسے کہا گیا کہ تمہیں تو احمدیت کا پتہ ہی نہیں تم کہاں سے آ گئی تو اس پر وہ، بجائے قریب آنے کے بالکل ہی دور گئی۔ حالانکہ کمزور بھی ہوتی ہیں۔ کامل تو کوئی نہیں ہے جو اپنے آپ کو سمجھتی ہیں وہ بھی نہیں ہیں۔ اس لئے کمزوروں کو ساتھ ملانا اصل کام ہے۔ جو پہلے ہی فعال ہیں ان کو شامل کر لینا کوئی کمال نہیں ہے۔ ایسی نوجوان بچیوں کی ٹیم بنائیں جن کی اپنی تربیت اچھی ہے اور مضبوط ایمان کی ہیں۔ وہ اپنی ساتھی لڑکیوں کے ساتھ تعلق میں بڑھیں اور ان کو جماعتی طور پر قریب لائیں۔ ہر ملک کے حساب سے اور عمر کے حساب سے یہ ٹیمیں بننی چاہئیں۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ ہماری بعض لجنہ ممبرز گزشتہ دس سالوں سے Active نہیں ہیں۔ ان کو ہم کیسے قریب لا سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی تو میں بتا رہا ہوں۔ جو دس سالوں سے پیچھے ہیں تو ان کو کچھ عہدیدارات کے خلاف شکوے ہیں یا ان کے خاوندوں کو مرد عہدیداران سے شکوے ہیں یا ان کی اپنی دنیاوی ترجیحات زیادہ ہیں تو ان کے ساتھ رابطے کریں۔ ان کے گھر جائیں۔ کم از کم کوئی ذاتی تعلق تو پیدا ہو۔ ایسی ٹیمیں بنائیں جو رابطہ رکھیں۔ اسی سے تربیت شروع ہو جائے گی۔ ہر ایک کی نفسیات کے مطابق تربیت کا پلان بننا چاہئے۔

مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہاں دجالی طاقتیں بھی زیادہ کام کر رہی ہیں تو ان کے توڑ کے لئے پھر پلاننگ بھی صحیح ہونی چاہئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بالحکمۃ اور موعظۃ حسنۃ کا اصول بتایا ہے کہ پیار سے بات کرو۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعون کے پاس بھیجا تھا تو قولاً لیّنا فرمایا کہ نرم زبان استعمال کرو۔ نرمی سے بات کرو یہ نہیں تھا کہ پہلے دن ہی جا کے سوٹا پھینک کر سانپ بنا دیا یا ہاتھ سفید کر دیا۔ یہ فوری طور پر نہیں تھا۔ معجزہ دکھانے کے باوجود بھی نرم زبان استعمال کی اور آپ لوگوں کے پاس تو معجزہ بھی نہیں اس لئے سخت زبان کون سنے گا۔

آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے ان لوگوں سے ضرور مشورہ بھی کرو لیکن ان کے ساتھ جو نرمی کا سلوک کرنا ہے اور تمہارا ان کے ساتھ جو محبت و پیار کا سلوک ہے اس نے ہی ان کو تمہارے قریب کیا ہوا ہے۔ اگر آپ جیسی شخصیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمادیا کہ یہ صرف تمہاری شخصیت کی وجہ سے قریب نہیں آ رہے بلکہ اپنا رویہ نرم رکھو تو یہ قریب رہیں گے اور قریب آئیں گے۔

پس جو تمام عہدیدارات ہیں ان کو اور ان کی ٹیموں کو نرم رویہ رکھنے ہوں گے۔ تھوڑی دیر بعد رعب نہ ڈالنے لگ جایا کریں۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا جس طرح حضور نے ابھی ہدایات دی ہیں۔ ہم یہ سب ہدایات واقفات نو کے لئے بھی جمع کرتی ہیں لیکن وہ اجتماعات پر نہیں آ رہیں اور پروگراموں میں حصہ نہیں لے رہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: وقف نو کے اجتماع پر آنا ضروری ہے ان کے پیچھے پڑو اور پھر دیکھو کہ جنہیں کوئی شوق نہیں ہے تو ان کو کہو کہ ہم تم کو فارغ کرنے کی سفارش کر دیتے ہیں۔ ان کو ایک دو وارننگ دے دو اس کے بعد ان کے بارہ میں مجھے معلومات دے دو۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ حضور نے سیکولر ایجوکیشن کے بارہ میں فرمایا تھا کہ ہم لڑکیوں کو سائنسز کی طرف لے کر جائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا میں نے لڑکیوں کو ٹیچرز اور ڈاکٹرز بننے کے لئے کہا تھا۔ ویسے عمومی طور پر جس کا رجحان زیادہ ہے وہ خالص سائنس کی طرف بھی آ سکتی ہیں۔ وقف نو کی کلاس میں زیادہ ڈاکٹر اور ٹیچر بننے کے بارہ میں کہا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: طالبات کی یونیورسٹی سٹوڈنٹ کی جو کلاس تھی اس میں سارے سوشل سائنس اور دوسری مختلف سائنسز کی طالبات تھیں تو میں نے وہاں کہا تھا جو خالص سائنس ہے اور اس کے مضامین ہیں ان میں بھی ہماری طالبات ہونی چاہئیں۔

ایک سیکرٹری نے عرض کیا کہ حضور انور کا ارشاد ہے کہ جو تعلیم ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا کام سیکولر ایجوکیشن ہے اور جو تربیت ہے اس کا کام لجنہ کی تربیت کرنا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: سیکرٹری تعلیم کے دونوں کام ہیں دینی تعلیم بھی ہے اور ساتھ دنیاوی تعلیم بھی ہے۔ دونوں کام ہی ساتھ ساتھ چلیں گے۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ ایک لڑکی نے مجھے کہا میں ڈاکٹر نہیں بننا چاہتی، میرے والد مجھے زبردستی ڈاکٹر بنانا چاہتے ہیں۔ میری شادی ہو جانی ہے۔ میں نے تو گھر میں رہنا ہے تو میں ڈاکٹر کیوں بنوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا اگر پڑھی لکھی ہوں گی تو بچوں کی تربیت اچھی کرے گی۔ گائیڈنس کر سکتی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ چھ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔

(جاری ہے)

23

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ کو قیمتی ہدایات۔ تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں مفید رہنمائی

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

29۔ اکتوبر 2016ء

حصہ دوم

نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ کو ہدایات

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر کے میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ چھ بجکر پینتیس منٹ پر شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائب صدران سے ان کے کاموں کے حوالے سے دریافت فرمایا: جس پر نائب صدران نے اپنے سپرد کاموں کے بارہ میں بتایا کہ مختلف ریجنز، علاقے اور عاملہ کے بعض شعبوں کی نگرانی ان کے سپرد ہے۔

حضور انور نے قائد عمومی سے مجالس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر قائد عمومی نے بتایا کہ انصار کی 76 مجالس ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر قائد عمومی نے بتایا کہ ہمیں مجالس سے آن لائن رپورٹس موصول ہوتی ہیں اور متعلقہ قائدین اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہیں۔ صدر صاحب نے بتایا کہ میں بھی ان رپورٹ اور تبصروں کو دیکھ لیتا ہوں۔

قائد تجنید نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ انصار کی تجنید 4368 ہے اور پیس ولیج میں انصار کی تجنید 440 ہے۔

قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا۔ سال کے شروع میں سلیبس تیار کیا گیا تھا۔ ابھی تک تین کوارٹر کی تعلیمی رپورٹ آ گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنے لوگ امتحان میں حصہ لیتے ہیں۔ اس پر قائد تعلیم نے بتایا کہ ایک چوتھائی انصار حصہ لیتے ہیں۔ پہلی سہ ماہی میں 1366 انصار نے حصہ لیا اور دوسری سہ ماہی میں 1169 انصار نے حصہ لیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ماشاءاللہ

قائد دعوت الی اللہ نے حضور انور کے استفسار پر بیعتوں کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال میں بارہ ہو چکی ہیں اس کے علاوہ لیف لیٹس تقسیم کرنے اور کتابیں تقسیم کرنے پر کام ہو رہا ہے۔ کتاب لائف آف محمد ﷺ 2418 تقسیم ہو چکی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہاں آپ کے پاس تقسیم کے بہت سے مواقع ہیں۔ یوکے میں انصار نے کتاب لائف آف محمدؐ 80 ہزار سے زیادہ تقسیم کی ہے۔ ایک دوسری کتاب Pathway to Peace ایک لاکھ سے زیادہ تقسیم ہو چکی ہے۔

اب انصاراللہ یوکے نے دس ہزار کی تعداد میں قرآن کریم تقسیم کرنے کے لئے مانگا ہے۔ آپ لوگوں کو بھی چاہئے کہ قرآن کریم تقسیم کریں۔

قائد دعوت الی اللہ نے بتایا کہ اس کے علاوہ انصار دعوت الی اللہ کے سٹالز پر کام کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو دعوت الی اللہ کا پرانا طریق ہے۔ اب کوئی نئی طرز دیکھیں۔ آپ تلاش کریں کہ کن طریقوں سے بااثر (دعوت الی اللہ) کر سکتے ہیں۔

قائد مال نے بتایا کہ گزشتہ سال ہمارا بجٹ پانچ لاکھ تین ہزار ڈالرز تھا اور ہم نے چھ لاکھ ڈالر سے زائد اکٹھا کیا اور گزشتہ سال 3294 انصار نے چندہ دیا ہے جو کہ ہماری تجنید کا اسی فیصد ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوکل ناظمین سے پتہ کروائیں کہ کتنے انصار حصہ لے رہے ہیں۔ گراس روٹ لیول پر کام کریں اور شامل ہونے والوں کو شروع سال سے ہی شامل کریں۔ یہ تحریک جدید، وقف جدید کا چندہ نہیں ہے جنہوں نے نہیں دینا وہ کہہ دیں کہ نہیں دینا۔ باقاعدہ انصار کو چندہ کے لحاظ سے ان کا بجٹ بنا کر ایک سسٹم میں لے کر آئیں۔

قائد تربیت کو حضور انور نے فرمایا: انصار کی تربیت کی ضرورت ہے۔ اس بارہ میں آپ نے کیا کوشش کی ہے۔ اس پر قائد تربیت نے بتایا کہ نماز باجماعت کی ادائیگی پر توجہ دے رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ انصار کی یہ تربیت کریں کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ نوجوانوں کی خاص طور پر تربیت کریں۔ اپنے بچوں کی یہ تربیت بھی کریں کہ جب بچوں کی شادی ہوتی ہے۔ اپنے لڑکوں، لڑکیوں کو صبر اور حوصلہ کرنا سکھائیں۔ اگر کسی کا قصور ہے تو اسے سمجھائیں لڑکے دنیاداری میں زیادہ پڑے ہوئے ہیں۔ جن کی وجہ سے شادیاں برباد ہو رہی ہیں۔ لڑکیوں کے بھی قصور ہوتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر لڑکوں کے بھی ہوتے ہیں۔ اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کتنے وقف عارضی کروائے ہیں۔ اس پر قائد موصوف نے بتایا کہ 29 انصار نے وقف عارضی کی ہے اور کچھ نے کینیڈا میں کی ہے اور کچھ نے بلیز (Belize) میں کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا چار ہزار انصار میں سے 29 نے وقف عارضی کی ہے۔ پیچھے پڑ کر وقف عارضی کروائیں۔ جن کو قرآن کریم نہیں پڑھنا آتا ان کی کلاس شروع کروائیں۔ آپ بھی اب کہتے ہوں گے کہ اب نئے سال میں عاملہ میں آنا ہے کہ نہیں جو اگلا آئے گا وہ کرے گا۔ ہر ایک کو آخر تک کوشش کرنی چاہئے۔

قائد ایثار سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کیا کام کیا ہے۔ آپ کا خدمت خلق کا ہی کام ہے۔ Haiti میں زلزلے وغیرہ میں کوئی کام کیا ہے۔ اس پر قائد ایثار نے بتایا کہ لوکل لیول پر کام ہوتا ہے۔ ہسپتال وغیرہ جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کوئی نئے جذبے والا پروگرام بنائیں۔ حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ 46 سال عمر ہے اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ ایسی تھوڑی عمر ہے کہ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ چلا نہیں جاتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے صحیح فرمایا تھا کہ جب تک خادم ہوتا ہے صحیح کام کرتا ہے پھر جب چالیس سال اور ایک دن کا ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے سارے فرائض ختم۔ اب میں بس بیٹھ جاؤں۔ کوئی نیا کام نہ کروں یا سوچوں۔ اب آپ کو چاہئے تھا کہ Haiti میں زلزلہ آیا ہے تو انصار کے پاس جاتے اور توجہ دلاتے کہ خدمت خلق کے تحت کوئی چندہ دو اور پھر جو بھی ادارہ کام کر رہا ہے۔ ہیومینیٹی فرسٹ یا کوئی اور تو اس کو دے آتے یا کسی حکومتی ادارے کو دیتے۔ اس طرح کے کام کریں۔

کیا آپ Charity Walk کرواتے ہیں؟ چیریٹی واک انصاراللہ کی اپنی ہونی چاہئے۔ میڈیا کو اس پر بلائیں تا کہ پتہ لگے کہ ہمارے بزرگ بھی کام کرتے ہیں۔

قائد تحریک جدید نے حضور انور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ ماہ تک انصاراللہ کی طرف سے چار لاکھ ڈالرز کی وصولی ہو چکی تھی اور چندہ دہندگان کی تعداد تین ہزار ایک سو چودہ ہے۔ گزشتہ سال انصاراللہ کی طرف سے تحریک جدید میں پانچ لاکھ 68 ہزار ڈالرز کی ادائیگی ہوئی تھی۔

قائد وقف جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال 95 فیصد انصار نے حصہ لیا تھا اور چار لاکھ 75 ہزار ڈالرز جمع کئے تھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ نے تو کمال کر دیا۔

آڈیٹر سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ باقاعدہ آڈٹ کرتے ہیں۔ حسابات چیک کرتے ہیں۔ حساب ٹھیک ہے۔ صرف نظر تو نہیں کرتے۔ جس پر آڈیٹر نے بتایا کہ تمام حسابات اور بل وغیرہ چیک کئے جاتے ہیں۔

قائد صحت جسمانی کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کے کھیلوں کے مقابلے کروایا کریں۔

قائد اشاعت نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ نحن انصاراللہ ہمارا رسالہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ سال میں اس کے تین ایڈیشن شائع ہونے چاہئیں۔

قائد تربیت نو مبائعین نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ پندرہ نو مبائع انصار ہیں جن کی تربیت کی ذمہ داری سپرد ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ان کو چندوں کے نظام میں شامل کریں۔ بیشک ابھی انصاراللہ کا چندہ نہ دیں لیکن تحریک جدید اور وقف جدید میں شامل کریں۔ بیشک دو دو چار ڈالر سال میں لے کر شامل کریں۔ لیکن ان کو چندہ کی اہمیت کا پتہ لگے۔

حضور انور نے فرمایا: ان کی تربیت کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ ایک ہی جگہ پر ہیں یا ٹورانٹو میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس پر قائد صاحب نے بتایا کہ زیادہ ٹورانٹو کے ایریا میں ہیں۔ اس کے علاوہ دو تین مانٹریال میں ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ان سب تک آپ کی پہنچ ہو سکتی ہے۔ ان علاقوں میں آپ کے جو منتظمین ہیں ان سے کہیں کہ ان نو مبائعین سے رابطہ رکھیں۔ صرف چندہ کی تحریک ہی نہیں بلکہ دینی علم بھی ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ چندہ تو بس اس لئے ہے کہ ان کو پتہ چلے کہ قربانی کرنی ہے اور جماعت کے ساتھ تعلق قائم رکھنا ہے۔ اس کے ساتھ آپ کا ان سے باقاعدہ رابطہ رہے گا۔ لیکن تربیت کے پروگرام بھی بنائیں۔

ایڈیشنل قائد مال نے بتایا کہ وہ قائد مال کی مدد کرتے ہیں۔

معاونین صدر نے بتایا کہ صدر صاحب کی طرف سے جو کام سپرد ہو وہ انجام دیتے ہیں۔

ناظم یارک (York) ریجن نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ریجن میں انصار کی تعداد 330 ہے اور رپورٹس میں کافی کمزوری ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: رپورٹس میں کمزوری ہے تو پھر ناظم ہونے کا کیا فائدہ۔ اگر کوشش کرتے ہیں تو پھر کچھ کام تو ہونا چاہئے۔ آپ کی رپورٹس

پچاس فیصد سے کم نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ناظمین سے ان کے علاقوں، ان کے سپرد مجالس اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔

عاملہ کے ایک ممبر نے سوال کیا، کیا قاضی کے طور پر ایک واقف زندگی یا مربی کا نام پیش ہوسکتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: قاضی کے لئے نام پیش ہوسکتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قاضی کا نام صدر کے لئے پیش نہیں ہوسکتا۔ قاضی عاملہ کا ممبر ہوسکتا ہے۔ صدر نہیں ہوسکتا۔ اگر قواعد میں نہیں لکھا ہوا تو پھر روایت یہی ہے کہ صدر نہیں ہوسکتا۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ ہمیں انصاراللہ کا رسالہ شائع کرنے کے لئے جنرل سیکرٹری کے ساتھ رابطہ کرنا چاہئے یا خود ہی کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: انصاراللہ ایک الگ تنظیم ہے۔ آپ اپنے معاملات میں آزاد ہیں سوائے اس کے انصاراللہ یہاں پر باقاعدہ رجسٹر نہیں ہے اس لئے ٹیکس وغیرہ کے مسائل آپ کے جماعت کے پاس ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ آپ آزاد ہیں۔ کسی کے ذریعہ سے کام نہیں کرنا۔ آپ کا براہ راست میرے ساتھ رابطہ ہونا چاہئے۔ لیکن ایک ممبر جماعت ہونے کی حیثیت سے آپ جماعت کے تحت ہیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ عمومی طور پر نظر آتا ہے کہ خدام حضور کے ساتھ کافی کاموں میں نظر آتے ہیں۔ لیکن انصاراللہ پیچھے ہیں۔ جماعتی سسٹم کیا کہتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا میں نے پیچھے نہیں کیا خود ہی ہٹے ہیں۔ جماعتی سسٹم دونوں کے لئے برابر ہے۔ جن جن ملکوں میں خدام مستعد اور فعال ہیں وہ براہ راست تعلق رکھتے ہیں اور لندن آتے ہیں اور میٹنگ بھی کرتے ہیں۔

سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ حضور انور اگلے سال کے لئے تعلیم کی تھیم (Theme) مقرر کر دیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ خود ہی جائزہ لیں کہ کون سے اہم ایشوز ہیں اور پھر اس کے مطابق مقرر کرلیں۔ **الفضل میں جو میرے خطبات میں سے بعض سوالات آتے ہیں ان کو بھی سلیبس میں شامل کردیں۔**

ایک سوال یہ کیا گیا کہ جو کتابیں ہم نے تقسیم کرنی ہیں۔ اگر یہاں شائع کروائی جائیں تو چالیس فیصد بچت ہوسکتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تفصیل سے سارا جائزہ لے کر مجھے لکھ کر بھجوادیں۔

ایک ممبر نے یہ سوال کیا کہ کیا قدرتی آفات کے لئے، خدمت خلق کے لئے، خود فنڈنگ کر سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: صدر انصاراللہ کی درخواست آنی چاہئے، امیر جماعت اور سیکرٹری مال اس بات کی گارنٹی دیں اور لکھ کر دیں کہ لازمی چندہ جات پر اس کا اثر نہیں پڑے گا۔ پھر میں اس کو منظور کردوں گا۔

اگر فنڈنگ باہر سے کرنی ہو تو اس پر حضور انور نے فرمایا: چیریٹی واک کریں گے تو باہر سے فنڈنگ ہوگی۔ یوکے انصاراللہ نے اس طرح ساڑھے تین، چار لاکھ پاؤنڈ جمع کئے ہیں جس میں سے زیادہ سے زیادہ اسی ہزار احمدیوں کے ہوں گے باقی سب باہر سے جمع ہوئے تھے خدام الاحمدیہ بھی ایسا ہی کرتی ہے۔ اگر آپ یہاں Charities کے ذریعہ قدرتی آفات میں مختلف آرگنائزیشنز اور دیگر اداروں کو رقم دیں تو میڈیا کو بھی بلائیں تا کہ عوام کو اس خدمت کا پتہ لگے۔ اس لئے نہیں کہ ہم احسان کر رہے ہیں بلکہ اس لئے احمدیت کا پیغام پہنچانے اور (دعوت الی اللہ) کے لئے نئے راستے کھلیں۔ عوام میں ایک احساس پیدا ہوگا کہ جماعت ضرورتمندوں کی مدد کر رہی ہے۔

ایک ممبر نے آن لائن سسٹم کے حوالہ سے سوال کیا کہ بعض دفعہ تجنید یا اس طرح کی دوسری ذاتی تفصیلات چاہئے ہوتی ہیں کیا وہ لے سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر آپ کا سیکیورٹی کے لحاظ سے محفوظ سسٹم ہے تو لے لیں۔ اگر مالی معاملات ہیں تو بعض لوگ نہیں دینا چاہتے۔ بعض آپ کے ممبر ایسے ہوں گے جو اصولاً نہیں ہونے چاہئے لیکن ٹیکس بچانے کی خاطر اپنی انکم نہیں دکھاتے وہ اپنی معلومات نہ دیں۔ لیکن جنرل معلومات دینی چاہئے۔ بس سسٹم سیکیور ہونا چاہئے۔

ایک ممبر نے عرض کیا: بعض انصار کو کہا جائے کہ انصار کے کوئی پروگرام یا لوکل اجلاس عام میں شامل ہوں تو کہتے ہیں ہم نے بہت سے جماعتی پروگراموں میں حصہ لے لیا ہے۔ تو اس وجہ سے ہماری حاضری کم ہوجاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ ہر جگہ ہوتا ہے۔ فکر نہ کریں۔ آپ پاکستان میں جب خادم تھے آپ کے اس وقت سال میں چار امتحان ہوتے ہوں گے۔ کیا سب خدام چاروں امتحان دیتے تھے۔ بس یہ تو ہوتا ہے۔ انصار کہتے ہیں کہ ہم نے بہت علم حاصل کرلیا ہے تو اصولاً انہیں نہیں کہنا چاہئے۔ بس آپ صرف توجہ دلا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ کہنا کہ میں نے بہت علم حاصل کرلیا ہے غلط ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک جگہ بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ الفضل میں کیا ہوتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے مضمون ہوتے ہیں کوئی کام کی بات نہیں ہوتی۔ ہمیں اس سے زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا میں روزانہ الفضل پڑھتا ہوں۔ مجھے کوئی نہ کوئی فقرہ یا بعض دفعہ نیا مضمون مل جاتا ہے جو فائدہ مند ہوتا ہے اور نئی چیز ہوتی ہے۔ شاید ان لوگوں کا میرے سے زیادہ علم ہو جو نہیں پڑھنا چاہتے۔ اس قسم کے لوگوں کا یہی جواب ہے۔ انسان کو علم کا تکبر ہی مارتا ہے۔ جو متکبر ہے وہ ڈھیٹ بھی ہوتا ہے۔ جب ڈھیٹ انسان ہوتا ہے تو وہ پبلک میں بلاوجہ بولے گا اور باقیوں کو بھی خراب کرے گا۔ اس لئے ناظمین اور زعماء کو پہلے ہی دیکھ لینا چاہئے کہ کس طرح کا بندہ ہے اور کس طرح ڈیل کرنا ہے۔

ایک ممبر نے سوال کیا ابھی نماز پر حاضری اچھی ہوتی ہے۔ بعد میں اس کو کس طرح قائم رکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا:

آپ کے پاس دو سو ساٹھ گھر بہت قریب ہیں۔ میرے خیال میں یہاں کی آبادی دو ہزار سے زیادہ ہوگی۔ حاضری تو اچھی ہونی چاہئے۔ انصار کو نمازی بنا دیں تو نوجوان خود آئیں گے اور بچے بھی آئیں گے۔ میں نے انصار کو توجہ دلائی ہے کہ بچوں کی تربیت بھی کریں۔ بوڑھوں کو تو اپنی عاقبت کی فکر ہونی چاہئے کسی وقت بھی بلاوا آجائے پس توجہ دلانا آپ کا کام ہے۔ وہ آپ کرتے رہیں۔ یہ تو ہر جگہ ہوتا ہے۔ ابھی تو میں عارضی طور پر یہاں ہوں۔ اگر میں مستقل طور پر یہاں رہوں تو تب بھی حاضری کم ہوجائے۔

(بیت) فضل میں بھی میں توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ کچھ عرصہ بعد ان کی فجر کی حاضری کم ہوجاتی ہے۔ خاص طور پر جب گرمیوں کے دن ہوتے ہیں۔ جب راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اس دفعہ بھی آپ نے دیکھا ہوگا، مارچ، اپریل میں، میں نے جو خطبہ دیا تھا اس میں بتایا تھا کہ اب گرمیاں آرہی ہیں تو حاضری فجر کی قائم رکھنی ہے۔ حالانکہ وہاں تو ڈیڑھ دوسو آدمی نماز پڑھ سکتا ہے۔ وہ بھی بعض دفعہ نہیں بھری ہوتی۔ یہ تو اوپر نیچے چلتا رہتا ہے۔ اسی لئے تو اتنی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں۔ اگر لوگ خود ہی یہ سب کرنے لگ جائیں تو پھر آپ نے کیا کرنا ہے۔ پھر نہ ناظم کی، نہ زعیم کی اور نہ قائد کی ضرورت ہے۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ مجلس عاملہ کے ممبر دوسرے شہروں سے بھی ہوسکتے ہیں یا صرف یہاں سے ہی ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی رواج چل رہا ہے۔ ٹورانٹو کے علاقہ میں چار پانچ ہزار تو ہوں گے۔ عموماً ہر ملک میں یہی ہے کہ جہاں مرکز ہے اسی علاقہ سے ہوتے ہیں سوائے امریکہ کے، امریکہ کو اجازت دی ہوئی ہے کیونکہ وہ پھیلے ہوئے ہیں اس لئے وہ ہر صوبے میں سے لے لیتے ہیں۔ وہاں یہ روایت خدام میں اور انصار میں بھی جماعتی طور پر چل رہی ہے۔ ابھی تک میں نے اس روایت کو بدلا نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ بدل بھی دیا جائے۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ بعض دفعہ ای میل یا واٹس ایپ پر خلافت یا جماعت کے نظام کے خلاف کوئی گمنام پیغام آتا ہے۔ اس کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اسی طرح گمنام جواب دے دیا کریں۔ آجکل واٹس ایپ پر بھی گمنام خط آتے ہیں۔ میرے پاس بھی آتے ہیں۔ اس پر کارروائی نہیں کرنی چاہئے۔ میں اگر صدر یا امیر جماعت کو بھیجتا ہوں۔ اس لئے نہیں بھیجتا کہ اس پر کارروائی کرو۔ اس لئے کہ علم میں آجائے اس طرح کے لوگ آپ کی جماعت میں ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں۔ تاکہ آپ لوگ عمومی طور پر اس کی روک تھام کے لئے کوئی پالیسی بنائیں۔ سوشل میڈیا پر جواب دے دیا کریں۔ باقی تو یہ چیزیں چلتی رہیں گی۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ سوشل میڈیا کے حوالے سے آپ نے ذکر کیا تھا کہ لڑکیاں اکاؤنٹ نہ بنائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے کہا تھا کہ تصویریں نہ لگائیں۔ عمومی طور پر فیس بک میں مسائل پیدا ہورہے تھے۔ بہتر یہی ہے کہ لڑکیاں نہ کریں اور لڑکے بھی نہ کریں۔ اس سے تعلق بڑھتا رہتا ہے۔ اگر (دعوت الی اللہ) کا بہانہ ہے تو لڑکے لڑکوں کو اور لڑکیاں لڑکیوں کو (دعوت الی اللہ) کریں۔ بعض دفعہ لڑکیوں میں بھی اس طرح ہوتا ہے کہ بعض دفعہ دوسری طرف سے لڑکا لڑکی بن کر رابطہ رکھ رہا ہوتا ہے۔ جماعت کے اپنے فیس بک کے اکاؤنٹ ہیں۔ (مرکزی ویب سائٹ) کا بھی ہے۔ اس کے ذریعہ (دعوت الی اللہ) کریں تو ٹھیک ہے۔ بعض کیس ایسے ہوئے ہیں کہ بیشک چند ایک ہی ہوئے ہیں کہ لڑکیوں نے فیس بک پر جانا شروع کیا اور آہستہ آہستہ ان کے دماغوں میں زہر بھرنا شروع کردیا گیا اس حد تک کہ وہ جماعت کے خلاف ہوگئیں۔ اپنے خاندان کے خلاف بھی ہوگئیں۔ اصل میں وہ شادیوں کی وجہ سے پریشان تھیں۔ رشتے غیر (از جماعت) میں جا کر کر لئے۔ یہ برائیاں پیدا ہورہی ہیں۔ اس لئے بچنے کی ضرورت ہے۔ میں نے عام طور پر لڑکوں کو بھی کہا ہے۔ لڑکیوں کا کیونکہ عزت اور عصمت کا سوال ہے۔ اس لئے خاص زور دیا تھا۔ لیکن عمومی طور پر ہر ایک کو کہا تھا۔ کئی لوگوں کو میں جواب دیتا ہوں کہ اگر (دعوت الی اللہ) کرنی ہے تو جماعتی اکاؤنٹ سے کرو۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ حضور یورپ میں اکثر جاتے رہتے ہیں اور اس وجہ سے وہاں کی جماعتیں ایکٹو ہیں۔ یہاں پر حضور انور کے آنے کی برکت سے لوگ ایکٹو ہوگئے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے اس کو آپ قائم رکھیں۔ یورپ میں بھی بعض جگہ سستی ہو جاتی ہے۔ آپ کے پیس ویلج میں چار سو چالیس انصار ہیں۔ لیکن زیادہ سے زیادہ تیس چالیس انصار ہیں جو (بیت) نہیں آسکتے۔ (بیت) میں فجر پر آخری تین چار صفیں خالی ہوتی ہیں۔ حالانکہ اس وقت خدام بھی آئے ہوئے ہیں اور باہر سے مہمان بھی آئے ہوئے ہیں۔ ان دنوں میں بھی صفیں خالی ہیں۔ جرمنی کی (بیت) میں میرے خیال میں سات آٹھ سو نمازی آسکتے ہیں۔ گرمیوں میں بھی میں جب جاؤں تو بیس پچیس کلومیٹر سے بھی لوگ سفر کر کے فجر پر چار بجے پہنچ جاتے ہیں اور (بیت)

بھری ہوتی ہے۔ وہاں کے لوگوں میں شائد رقت زیادہ ہے۔ نمازیں پڑھتے ہوئے لگتا ہے ایک خاص ماحول ہے۔ یہاں پر تو سردی ہے چھ سات گھنٹے آپ گھر جا کر سوتے ہیں۔ پھر بھی تین چار صفیں خالی ہیں۔ کیا انقلاب لائے۔ آجکل بھی یہ حالات ہیں تو ابھی مجھے آئے ہوئے مہینہ بھی نہیں ہوا۔ اگر میں دو مہینہ بھی رہوں تو میرے خیال سے صرف اگلی دو صفیں ہوا کریں گی۔ اگر انصار آجائیں تو سات سو میں سے ساڑھے تین سو چار سو کی جگہ وہ لے لیں۔ کافی مہمان بھی آجکل آئے ہوئے ہیں۔ خدام اور اطفال بھی آجاتے ہیں۔ تو سات سو کی جگہ پوری ہونی چاہئے۔

ایک ممبر نے کہا کہ اللہ کے فضل سے مسی ساگا جو پینتالیس کلومیٹر بنتا ہے وہاں سے ایک بڑی تعداد آتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے آتے ہیں۔ دوسری جگہوں پر بھی دور دور سے آتے ہیں۔ آسٹریلیا میں جب (بیت) بنی تھی۔ قریب ترین جو ادارہ تھا وہ بیس میل پر تھا۔ میں نے سمجھا تھا کہ بعض لوگ عموماً آتے ہیں۔ تو جب پوچھا تو اکثر نے کہا کہ ہم فجر اور عشاء پر ریگولر آتے ہیں۔ وہاں تو میں صرف دو دوروں پر گیا ہوں۔ وہ میرے علاوہ بھی وہاں آرہے ہوتے ہیں۔ روزانہ فجر اور عشاء پر بیس میل دور سے آرہے ہوتے ہیں۔ یہ تو احساس کی بات ہے۔ میں یہاں چھ دفعہ آچکا ہوں۔ آسٹریلیا میں دو دفعہ گیا ہوں۔ وہاں جانے کے لئے انیس گھنٹے کی فلائٹ چاہیئے۔ آپ کے پاس چھ سات گھنٹے میں بندہ پہنچ جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی جن کو احساس ہے وہ آتے ہیں۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیلگری میں بعض لوگوں کے گھر بیت سے بہت دور ہیں حضور ہماری راہنمائی فرمادیں کہ اگر ایک ایک حلقہ میں بیت بن جائے تو بہتری آسکتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے، (بیوت) تو جماعت کو ہر جگہ بنانی چاہئیں جہاں سو دو سو آدمی ہے۔ چھوٹی (بیوت) بنائیں اور زیادہ بنائیں۔ اس سے (دعوت الی اللہ) کے میدان بھی زیادہ کھلیں گیں اور تربیت بھی زیادہ ہوگی۔ ریجنز میں بڑی بڑی (بیوت) بنالی ہیں۔ ایک یہاں بن گئی، اس سے بڑی کیلگری میں بن گئی، اس سے آگے 1500 کلومیٹر پر وینکوور میں (بیت) بن گئی۔ ٹھیک ہے یہاں فاصلے زیادہ ہیں اس لئے بڑی بنادیں۔ اب چھوٹی (بیوت) بنانے پر بھی رجحان ہونا چاہیئے جہاں دو سو آدمی نماز پڑھ سکے۔ وہ سستی بھی بن سکتی ہیں۔ آپ لوکل امیر صاحب سے بھی بات کریں اور نیشنل امیر صاحب سے بھی۔ ہر جگہ بات کریں۔

حضور انور نے فرمایا: میں تو ہر دفعہ یہ کہتا ہوں اور حضرت مسیح موعود کا حوالہ پڑھتا ہوں کہ اگر جماعت کا تعارف کروانا ہے تو (بیوت) بناؤ۔ یہ بات جماعت فورم پر رکھیں۔ (بیوت) چھوٹی چھوٹی بنادیں، یہ ضروری ہے۔ کیلگری اتنی بڑی جماعت ہے وہاں پر چھوٹی چھوٹی (بیوت) بنی چاہئیں۔ یہاں بھی (بیوت) کی ضرورت ہے اور مسی ساگا میں تو باقاعدہ کوئی (بیت) نہیں ہے۔ دو ہزار کے قریب وہاں تجنید ہے۔ کیلگری کی کل تجنید تین ہزار ہے۔ (بیت) کے علاقہ میں چھ سات سو لوگ ہوں گے۔ آٹھ دس کلومیٹر کے اندر ایک ہزار۔ آپ نے اب کیلگری کو 9 حلقوں میں تقسیم بھی کیا ہے۔ تو وہاں دو تین (بیوت) تو ہونی چاہئیں۔

کیلگری میں جن صاحب کے سپرد بیت کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ہے انہیں حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ وہاں سے شکایتیں آتی رہتی ہیں کہ آپ سختی کرتے ہیں۔ سختی کرنا ضروری نہیں۔ پیار سے بھی سمجھایا جاسکتا ہے۔ اگر حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف جاتے ہوئے کہا کہ قول لین سے کام لینا، تو کیا احمدیوں کو بھی آرام سے نہیں سمجھا سکتے۔ ٹھیک ہے بچے بعض دفعہ چیزیں توڑ دیتے ہیں۔ ہماری بیت الفتوح لندن میں، اس کی لفٹ روز خراب رہتی تھی۔ اب تو خیر آگ کی وجہ سے استعمال نہیں ہو رہی۔ اس میں بھی بچے جا کر دھکے دے دے کر اس کا سسٹم ہلا دیتے تھے اور ہر روز وہاں مستری آیا ہوتا تھا۔ پھر وہاں ڈیوٹی لگانی پڑی تھی۔ تو کسی کی ڈیوٹی لگادیں۔ ایک مہینہ جب وہ دیکھیں گے کہ یہاں کوئی ڈیوٹی پر ہے جو پیار سے سمجھاتا ہے تو آپ ہی وہاں سے دور جائیں گے۔ (بیت) میں کھڑے ہو کر اعلان کروادینا اور سختی کرنا غلط طریقہ ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ اب روانی سے کام چل رہا ہے۔ اب کہنا چھوڑ دیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ بھی نہیں کہ جماعت کے اموال کی حفاظت نہ کرو۔ جہاں شکایت ہوتی ہے پتہ کریں۔ اس کے لئے مختلف طریقے اختیار کریں۔ لوگوں کو سمجھانے کے مختلف طریقے ہوتے ہیں۔

مجلس عاملہ انصاراللہ کی یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ بعدازاں عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

(جاری ہے)

پُرسکون نیند لینے کے 10 طریقے

بڑھتی ہوئی مصروفیت، ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال اور مسلسل کچھ نیا کرنے کی سوچ نے اکثر لوگوں سے ان کی نیند چھین لی ہے۔ نیند لوگوں کو اس قدر زیادہ پریشان کر رہی ہے کہ ایک تحقیق کے مطابق موبائل سے تعلق رکھنے والی لگ بھگ 5 ہزار (Apps) ایپس ایسی ہیں جن کا براہ راست تعلق نیند اور اس کے مسائل سے ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ سماجی رابطے کی ویب سائٹ انسٹاگرام میں ڈیڑھ کروڑ کے قریب تصاویر صرف نیند سے متعلق موجود ہیں، یعنی ایسی تصاویر جو ہیش ٹیگ #Sleep کے ساتھ موجود ہیں۔ اسی طرح ایک کروڑ چالیس لاکھ تصاویر ہیش ٹیگ #Sleepy اور دو کروڑ 40 لاکھ تصاویر ہیش ٹیگ #Tired کے ساتھ موجود ہیں۔ اگر گوگل پر نظر ڈالی جائے تو لگ بھگ آٹھ سو کروڑ لوگ یہاں صرف نیند سے متعلق سرچ کر چکے ہیں۔

یہ ساری باتیں اس بات کی جانب اشارہ کرتی ہیں کہ نیند کا مسئلہ کس قدر بڑی اکثریت کو درپیش ہے اور لوگ اس مشکل سے نکلنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

10 ایسے طریقے درج ذیل ہیں جن کی مدد سے آپ رات میں اچھی نیند سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

☆ اپنے کمرے میں اندھیرے اور خاموشی کا مکمل انتظام رکھیں۔ اگر آپ ائیر کنڈیشنر استعمال کرتے ہیں تو حرارت 15 سینٹی گریڈ سے کم اور 19 سینٹی گریڈ سے زیادہ نہ رکھیں۔

☆ سونے سے 30 منٹ پہلے تک موبائل اور لیپ ٹاپ سمیت کوئی بھی الیکٹرانک ڈیوائس استعمال نہ کریں۔

☆ جس جگہ آپ سوتے ہیں، اس کے قریب موبائل فون کو ہرگز چارج مت کریں۔ صرف موبائل ہی نہیں بلکہ اپنے اردگرد سے ہر قسم کی الیکٹرانک ڈیوائس کو دور رکھیں۔

☆ دن دو بجے کے بعد کسی بھی ایسی شے کا استعمال نہ کریں جس میں کیفین (Caffeine) شامل ہو۔

☆ یاد رہے کہ آپ کا بستر سونے کے لئے ہے۔ اس لئے وہاں ہرگز دفتری کام نپٹانے کی کوشش نہ کریں۔

☆ سونے سے پہلے نیم گرم پانی سے نہایا بھی جاسکتا ہے تاکہ آپ کا جسم اور دماغ پرسکون رہیں۔

☆ سونے کے لئے ایسے کپڑوں کا استعمال کریں جن کی وجہ سے آپ کو مشکل کی بجائے سکون میسر آرہا ہو۔

☆ رات کے پہر یوگا اور ہلکی ایکسرسائز بھی کی جاسکتی ہے تاکہ آپ کا جسم ہلکا ہلکا محسوس کرے۔

☆ اگر آپ کو رات میں مطالعہ کا شوق ہے تو کوشش کریں کہ آپ جو بھی پڑھیں اس کا تعلق قطعی طور پر دفتری کام سے نہ ہو۔

☆ رات کو سونے سے پہلے ایک فہرست بھی بنائی جاسکتی ہے، جس میں آپ یہ لکھ سکتے ہیں کہ آپ کو دنیا میں کس قدر نعمتیں حاصل ہیں۔

ایسا کرنے سے آپ کو بہتر نیند میسر آسکے گی۔

(روزنامہ دنیا فیصل آباد، 17/اکتوبر 2016ء)

☆☆☆☆☆☆☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا 24

کینیڈا اور اس کے سپرد 6 ممالک کے مربیان کو ہدایات۔ تقریب آمین۔ پیس ویلج کا پیدل دورہ

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

29 اکتوبر 2016ء

(حصہ سوم آخر)

مربیان سلسلہ کو ہدایات

بعدازاں پروگرام کے مطابق سات بجکر چالیس منٹ پر کینیڈا اور اس کے سپرد ممالک بیلیز، پیراگوئے، ایکواڈور، بولیویا، یوروگوئے اور جمیکا میں خدمت سرانجام دینے والوں کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی اور دریافت فرمایا کہ کیا مربیان کی ماہوار میٹنگ ہوتی ہے۔

اس پر مربی انچارج صاحب نے بتایا کہ میٹنگ ہوتی ہے اور اس میں سارے مربیان شامل ہوتے ہیں۔ کانفرنس کال کے ذریعہ ہوتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر مربی انچارج صاحب نے بتایا کہ میٹنگ میں مربیان کی رپورٹس اور کارگزاری پر تبصرہ ہوتا ہے۔ مربیان اپنے مسائل بتاتے ہیں کہ فیلڈ میں کیا مسائل اور مشکلات ہیں، ان کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر مربیان نے بتایا کہ یہ میٹنگ ظہر اور عصر کے درمیان تقریباً ایک گھنٹہ یا اس سے زائد وقت تک ہوتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر عرض کیا گیا کہ تمام مربیان کی رپورٹس کارگزاری باقاعدہ مرکز میں آرہی ہیں۔ مربی انچارج باقاعدہ Compile کر کے بھجواتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض مربیان مجھے رپورٹس کے علاوہ زائد خط بھی لکھتے ہیں اور بعض مجھے ذاتی طور پر کوئی خط نہیں لکھتے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کچھ تو ہفتے میں تین لکھ دیتے ہیں، کوئی مہینہ میں دو لکھ دیتے ہیں، کوئی چھ مہینے بعد شاید ایک لکھتے ہوں۔ نئے مربیان جو گزشتہ سال وہاں لندن میں رہ کر آئے ہیں۔ ان کی میرے ساتھ ریگولر خط و کتابت ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ فیلڈ میں آپ کے کیا مسائل ہیں۔ کیلگری کے مربی سے دریافت فرمایا کہ کیلگری میں جماعتی طور پر عہدیداران ہیں ان کے ساتھ کیا مسائل ہیں؟

اس پر مربی صاحب نے بتایا کہ نوجوانوں میں Generation Gap ہے لیکن Culture Clash زیادہ ہے بہت سی چیزیں ہیں جو سمجھانی پڑتی ہیں کہ یہ کلچر ہے اور یہ ہمارا مذہب ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ جب نوجوانوں کی تربیت صحیح ہو رہی ہو۔ خدام الاحمدیہ کے Level پر بھی اور مربیان کے ذریعہ بھی تو ان کو پھر دین اور Culture کے بارہ میں سمجھایا جاسکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ Culture تو کوئی چیز نہیں ہے اصل چیز یہ ہے کہ (دین) کی بنیادی تعلیمات کیا ہیں، پانچ نمازیں پڑھنا کوئی Culture نہیں ہے قرآن کریم پڑھنا اور اس پر عمل کرنا کوئی Culture نہیں ہے۔ ہاں جب وہ تربیت اور مذہب اور دینی تعلیمات پر عمل زندگی کا ایک مستقل حصہ بن جائے تو پھر یہ باتیں Culture کا حصہ بن جاتی ہے۔ تو اس لحاظ سے مذہب Culture پر اثر ڈالتا ہے۔

فرمایا: لیکن مذہب کی جو بنیادی تعلیم ہے اس کو تو نوجوانوں کے دلوں میں ڈالنا چاہئے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ انہیں اپنے قریب لانے کی کوشش کریں نوجوان مربیان سے یہی امید ہے کہ جماعتوں میں جہاں جہاں ان کے تقرر ہیں وہاں کے نوجوان طبقہ کو اپنے قریب لائیں، بوڑھوں کی اصلاح آپ سے نہیں ہونی وہ اپنی عمر کو پہنچ چکے ہیں Rigid ہو چکے ہیں۔ ان کا ایک دماغ، ایک سوچ بن چکی ہے۔ نوجوانوں کے دماغوں میں یہ ڈالیں کہ یہ بوڑھے ہمارے لئے رول ماڈل نہیں ہیں بلکہ ہمارے لئے رول ماڈل سب سے پہلے تو آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے، اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود ہیں اور آپ لوگوں نے خلافت کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی ہوئی ہے۔

فرمایا: اس لئے کوئی بیچ میں واسطہ نہیں ہے کہ یہ بوڑھے ہمارے لئے رول ماڈل ہوں۔ شام کے وقت جو کھیلیں ہوتی ہیں ان میں آپ خود ان نوجوانوں کو شامل کر کے اپنے قریب لائیں۔ یہ نوجوان انٹرنیٹ پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کوئی ان کو کام نہیں ہوتا۔ ان کو (بیت) کے قریب لائیں۔ Indoor گیم ہے، اس میں شامل ہوں، پھر جب کھلا موسم آتا ہے تو Outdoor گیمز بھی ہیں۔ اس میں حصہ لیں اور نوجوانوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ Interactive پروگرام کریں اور اس طرح نوجوانوں کو اپنے قریب لائیں تاکہ اگلی نسل کو سنبھال سکیں۔ یہ اصل کام ہے آپ لوگوں کا اور اس معاشرے میں نوجوانوں اور نئی نسل کو سنبھالنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں پیس ویلج کے بعض لڑکوں میں بعض برائیاں پھیل رہی ہیں۔ بعض لوگوں کو عادت ہے نشہ کرنے کی صرف سگریٹ نہیں، سگریٹ سے آگے بڑھ چکے ہیں وہ پاؤڈر ڈالتے ہیں یا جو بھی دوسرا کرتے ہیں۔ ان کا آپ لوگوں کو پتہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: خدام کو اپنے ساتھ ملائیں، قریب لائیں ان میں اگر برائیاں ہیں تو ان کو پرے نہ دھکیلیں۔ ذاتی رابطہ قائم کر کے برائیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ آپ لوگوں کی نوجوانی کی عمر ہے اور آپ خدام کی Age Group کے ہیں اور یہاں کے پلے بڑھے ہیں، زبان بھی وہی بولتے ہیں، عمر بھی وہی ہے، دین کا علم بھی ہے۔ اس لحاظ سے آپ لوگ نوجوانوں کو قریب لانے میں اپنا کردار زیادہ ادا کر سکتے ہیں صرف خطبہ دے دیا نماز پڑھا لی اتنا کافی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں جہاں بھی آپ لوگ متعین ہیں فجر کی نماز باقاعدہ پڑھانی ہے۔ چاہے کوئی آئے یا نہ آئے (بیوت) کھلنی چاہئیں، سنٹر کھلنے چاہئیں۔ یہی میں نے آپ لوگوں کو کہا ہوا ہے اور اسی طرح عشاء کی نماز بھی باقاعدہ ہونی چاہئے۔ باقی نمازوں کے بارہ میں میں نے کہا تھا اگر آپ اپنے سٹیشن پہ ہیں کہیں دورے پر نہیں گئے ہوئے، تو باقی نمازوں میں بھی آپ نے باقاعدہ اپنا سنٹر یا (بیت) جہاں بھی ہے کھول کے (نداء) دے کے پانچ سات منٹ انتظار کر کے نماز پڑھ لینی ہے۔ لیکن یہ نہیں کہ لوگ آتے نہیں اس لئے ہم نے Centre نہیں کھولنا کوئی آئے یا نہ آئے آپ نے باقاعدہ اپنے مرکز کو کھولنا ہے۔

ایک مربی سلسلہ نے عرض کیا کہ جہاں میں متعین ہوں وہاں سنٹر گھر میں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: گھر میں ہو لیکن لوگوں کو یہ پتہ ہونا چاہئے کہ سنٹر ہے اور یہاں نماز ہوتی ہے اور انہوں نے آنا ہے اور پھر ایسے لوگ جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کے گھروں کو Visit کریں اور یہ Visit دوستانہ ہوں صرف یہ نہیں کہ جا کے ان کو نصیحتیں کرنا شروع کر دیں کہ تم نماز پہ نہیں آتے، پہلے ان کے ساتھ تعلق پیدا کریں، قریب لائیں اور بتائیں کہ مرکز کھلا ہوتا ہے۔ ہلکی پھلکی باتوں میں ان کو (بیت) کی طرف یا مشن ہاؤس میں آنے کی طرف دعوت دیں اور بتائیں وہاں باقاعدہ نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ آپ نمازوں کے لئے آیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: کوئی اپنا تجربہ بیان کر سکتا ہے کہ آپ لوگوں کے رویوں کی وجہ سے نوجوانوں میں کوئی تبدیلی ہوئی ہو۔

ایک مربی سلسلہ نے بتایا کہ Ottawa میں جب میری پوسٹنگ ہوئی تو امیر صاحب کی Instruction کے مطابق کہ نوجوانوں کے ساتھ کام کیا جائے کیونکہ وہ وہاں پر اتنے Active نہیں ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کھیلوں کے پروگراموں کے ذریعہ وہاں خدام کو Active کیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز بھی پڑھ رہے ہیں اور کافی Improvement ہے اور پچاس فیصد نوجوان بیت سے Attach ہو گئے ہیں۔

مربی سلسلہ Vaughan نے بتایا کہ خدام اور اطفال کی باقاعدہ کلاسز لیتا ہوں جس کی وجہ سے کافی بچے اور خدام Attract ہو گئے ہیں اور اتنا زیادہ تعلق ہو گیا تھا کہ اب جب میری تقرری دوسرے سنٹر میں ہوئی ہے تو یہ بچے اور نوجوان کہتے ہیں کہ ہمارے مربی صاحب ہمیں واپس دے دیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں جامعہ کینیڈا کے پڑھے ہوئے دو مربیان آسٹریلیا گئے ہیں اور وہاں کی جماعت کے افراد کی طرف سے مجھے خط آنے لگ گئے ہیں کہ ان نوجوان مربیان کے آنے کی وجہ سے ہمارے نوجوانوں کے ساتھ خاص طور پہ Interactive پروگرام بھی ہوتے ہیں اور بڑوں کے ساتھ بھی پروگرام ہوتے ہیں۔ تو آپ لوگوں کو اس طرح کام کرنا چاہئے کہ دوسروں کو نظر آئے اور لوگ محسوس کریں اور جماعت کو بھی نظر آرہا ہو کہ اس مشنری کے آنے سے انقلاب پیدا ہوا ہے۔

فرمایا: پہلے یہ نوجوان کہتے تھے کہ ہمیں زبان سمجھ نہیں آتی اور بچے بھی کہتے تھے ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ اب آپ لوگوں کو زبان کا تو کوئی مسئلہ نہیں یہیں پلے بڑھے ہو یہیں کے پڑھے ہوئے ہو۔ یہ بہانہ کوئی نہیں ہے صرف زیادہ سے زیادہ تعلقات بڑھانے کی ضرورت ہے اسی طرح یوکے سے ہر جگہ (مربی) گئے ہیں امریکہ میں بعض (مربی) یہاں کینیڈا سے گئے ہیں ان کے کاموں پر وگراموں کے بڑے اچھے تبصرے آتے ہیں۔ لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ یہاں کینیڈا میں شاید لوگوں کو لکھنے کی عادت نہیں یا آپ لوگوں کی کام کرنے میں کمی ہے۔ ایک تو کام ویسے ہی ظاہر ہونا چاہئے جو جماعتی طور پر بھی نظر آجائے۔

حضور انور نے مربی انچارج سے استفسار فرمایا کہ کیا آپ (مربیان) کے کام سے مطمئن ہیں؟

اس پر مربی انچارج صاحب نے کہا کام میں کمزوری زیادہ ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے اس لئے ہر

ماہ میٹنگ کرنے کے لئے کہا تھا کہ جہاں جہاں کمزوریاں ہیں نشاندہی کرکے ہر ایک کو بتائیں ہر ایک سے انفرادی طور پر جائزہ لیں ایک جنرل جائزہ ہوتا ہے ایک انفرادی طور پر بھی جائزہ لینا چاہئے اور ہر ایک کو مشنری انچارج صاحب کی طرف سے اس کے کام پر، اس کی رپورٹ پر تبصرہ جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اصل ذمہ داری یہ ہے کہ نئی نسل کو سنبھالنا ہے اور نئی نسل کو سنبھالنے کے لئے نئی نسل کے لوگ ہی چاہئیں اور جہاں جہاں کوئی عہدیدار روکیں ڈالتے ہیں جہاں آپ کے خیال میں یہ کام ہونے چاہئیں اور جماعتی عہدیدار اس میں روک ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں یا آپ کو Freehand نہیں دیتے تو مجھے براہ راست لکھا کریں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ نے کینیڈا میں رہنے والے ہر احمدی نوجوان اور بچے کو سنبھالنا ہے اور اس کو ضائع نہیں ہونے دینا اور ہر ایک کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا ہے اور کیا علاج کرنا ہے، کس طرح اس کو Treat کرنا ہے اور کس طرح Deal کرنا ہے، یہ آپ لوگوں کے ذمہ ہے۔ یہ نہیں کہ ایک Line مل گئی ہے تو اسی کے اوپر چلنا ہے، اپنے حالات کے مطابق نئے نئے طریقے Explore کریں کہ کس طرح آپ بہتر کام کر سکتے ہیں۔ آپ نوجوان پڑھے لکھے باہمت لوگ ہیں۔ کچھ کر کے دکھائیں اور بغیر ڈرے جو مشورے دینے ہیں دیں۔

مسی ساگا کے مربی صاحب نے عرض کیا: حضور کے خطبات کا جب سے خلاصہ پیش کرنے کا کام شروع کیا ہے اس سے ایک چیز واضح نظر آ رہی ہے کہ اب بہت زیادہ لوگ خطبوں کو سننے کے لئے آمادہ ہوگئے ہیں اور اس طرف ان کی توجہ ہوگئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انگلش میں خطبہ کا خلاصہ جو ہے وہ ایک تو (جماعت کی مرکزی ویب سائٹ) پہ بھی آجاتا ہے ایک وکیل اعلیٰ صاحب کی طرف سے جو آتا ہے وہ اگلے جمعہ سنایا جا سکتا ہے۔ لیکن کیونکہ آپ کے وقت کا فرق ہے۔ اسی لئے اسی دن آپ کے جمعہ سے پہلے آپ کو یہاں جماعتی نظام کے تحت تیار کیا ہوا خلاصہ مل جاتا ہے۔ اس میں مزید تفصیل میں جانا ہو اور خطبہ میں مزید باتیں شامل کرنی ہوں تو آپ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ زائد Points بنانے ہوں تو بنا لیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تو ہر ایک کی اپنی استعداد ہے کہ وہ خطبہ میں سے کتنے Point نکالتا ہے۔ جامعہ یوکے سے نئے فارغ ہونے والے مربیان سے میری میٹنگ تھی۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ ملاقات میں جو باتیں ہوئی ہیں ان کے Points بناؤ تو ایک لڑکے نے 35,30 Points بنا کے مجھے دیئے۔ میں نے کہا: بڑی اچھی بات ہے میرا خیال تھا کہ کافی ہو گئے ہیں۔ ایک دوسرا لڑکا جو بڑا ہوشیار ہے بڑی باریکیوں میں جا کر دیکھتا ہے اس نے اسی ملاقات سے 67 Point نکال کے دے دیئے، تو یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی استعداد ہے، کسی کی کم ہے اور کسی کی زیادہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ خطبہ کو صحیح طرح سمجھ کر پھر اس میں سے Point نکالنے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جامعہ جرمنی میں میں نے ان کی Convocation کے Function پر ان کو نصائح کی تھیں۔ میں نے طلباء سے کہا کہ اس میں سے Points نکالو۔ تو زیادہ سے زیادہ جو Points نکالے گئے وہ 40 تھے۔ حالانکہ میں نے وہاں باون (52) Points لکھے ہوئے تھے۔ تو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے گہرائی میں جا کر سمجھا کرو۔

ایک مربی نے عرض کیا: حضور انور کا خطبہ صبح آتا ہے۔ یہاں جماعتی انتظام کے تحت تیار ہو کے سب مربیان کو دوپہر سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور اسی دن ہم یہاں خطبہ میں سناتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر پہنچ جاتا ہے تو بڑی اچھی بات ہے اور اگر نہیں پہنچتا تو آپ لوگوں نے تو خود بھی خطبہ سنا ہوتا ہے اور اس سے زائد کوئی بات ذہن میں ہو تو وہ بھی بیان کر دیا کریں۔

ایک مربی نے عرض کیا کہ نوجوانوں کے ساتھ سوال و جواب کے پروگرام ہوتے ہیں تو کئی دفعہ خدام اس طرح کے سوال پوچھتے ہیں جیسے نظام جماعت پر کوئی اعتراض ہو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر پوچھتے ہیں تو بڑی اچھی بات ہے، ان کو مطمئن کرنا چاہئے اور بڑے ٹھنڈے طریقہ سے ان کو جواب دو اور اگر نظام جماعت کے بارہ میں کسی سوال کے اعتراض کا جواب نہ آتا ہو تو مجھے لکھو میں اس کا تفصیلی جواب دے دوں گا پھر ان کو بتا دیں۔ بلا جھجک مجھے لکھو۔ بہت سارے سوال جو نوجوانوں کے ذہنوں میں آتے ہیں اس کے لئے خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنے اجتماع پہ اور اس کے علاوہ تبلیغ کلاس میں بھی جامعہ کے طلباء کے ساتھ ایک سیشن شروع کیا تاکہ ان نوجوانوں کو انہی کی عمر کے ایسے نوجوان مربیان جو دینی علم رکھتے ہیں جواب دے سکیں اس کا بڑا فائدہ ہوا ہے۔

مثلاً مالی نظام پہ کچھ نوجوانوں کو Reservation تھی اس پر جامعہ کے Senior کلاس کے لڑکوں نے سوال و جواب میں ان کو تفصیل سے جماعت کے مالی نظام اور چندوں کے بارہ میں بتایا تو وہ نوجوان جو پہلے سمجھتے تھے کہ یہ چندہ کوئی صدقہ دے رہے ہیں یا کسی مولوی کو سنبھالنے کے لئے کوئی مدد کر رہے ہیں۔ جب صحیح مالی نظام کا پتہ لگا تو وہ لڑکے جو کئی سالوں سے چندے نہیں دے رہے تھے خود اپنے چندے لے کے اور اپنا حساب لے کے سیکرٹری مال کے پاس آئے کہ اب ہمیں جماعت کے مالی نظام کا پتہ لگا اور ہمیں شرمندگی ہے کہ ہم اتنا عرصہ چندہ نہیں دیتے رہے، ہم یہ چندہ دینے آئے ہیں۔ جو بھی سوال ہے اس کا جواب دو تو اس کا صحیح اثر ہوتا ہے بجائے اس کے کہ چپ کرا دو کہ نہیں نہیں ایسے اعتراض نہ کرو، آپ ہر ایک کا اعتراض سنیں پھر اس کا جواب دیں تاکہ سوال کرنے والے کی تسلی ہو۔

حضور انور نے فرمایا: ہماری کوئی بات ایسی نہیں ہے جس میں کوئی لاجک (Logic) نہ ہو۔ کوئی بات ایسی نہیں ہے جو (دین) کی تعلیم کے خلاف ہو۔ جب ایسا نہیں ہے تو پھر ڈرنے کی ضرورت نہیں صرف سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ مجھ سے بھی براہ راست لوگ سوال کر دیتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

ایک مربی سلسلہ نے عرض کیا پیس ویلج کا ایک لڑکا ہے جو کافی برے کاموں میں، Drugs وغیرہ میں ملوث ہے۔ ایک دفعہ میں نماز پر جا رہا تھا تو وہ راستہ میں مل گیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ نماز پڑھنے جانا ہے کہ نہیں؟ تو وہ مجھے کہتا ہے کہ اس کو (بیت) سے Ban کر دیا گیا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ کون تمہیں Ban کرے گا۔ میرے ساتھ آؤ تو جب میں اسے اندر لے گیا تو میرے ساتھ ہی اس نے نماز پڑھی اس کے بعد وہ مجھے فون بھی کرتا رہا اور اس طرح میرا اس سے تعلق بن گیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو ضروری چیز ہے Ban تو نہیں کرنا۔ بعض عہدیدار Rigid ہوتے ہیں۔ تو ان کی وجہ سے لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ جن کے ماں باپ کے عہدیداروں کے ساتھ تعلقات خراب ہوتے ہیں اور Grievances بڑھ جاتی ہیں تو اس کی وجہ سے ان کے گھروں میں نظام کے خلاف باتیں ہوتی ہیں۔ جس سے پھر ایک فاصلہ پیدا ہونا شروع ہوتا ہے۔ ہم نے فاصلے کم کرنے ہیں بڑھانے نہیں ہیں۔ دراڑوں کو کم کرنا ہے دراڑیں بڑھانی نہیں ہیں۔ آپ لوگوں نے یہ سوچ کے کام کرنا ہے خواہ کتنا بڑا کوئی ہو۔ جس طرح کا بھی کوئی اعتراض ہو اس کو حوصلہ سے سنو اور اس کا جواب دو اور اگر جواب سے اس کی تسلی نہیں ہوئی تو پیچھے پڑے رہو اور اس کی تسلی کرواؤ اس کے بعد اگر نہیں جواب آتا تو مجھے لکھ دو۔ انتظامی جواب ہے یا سوال ہے یا کسی قسم کا بھی ہے مجھے لکھ دو۔

ایک مربی نے سوال کیا کہ یہاں سال میں دس (10) دن کے لئے طلباء کی کلاس ہوتی ہے تو اس میں نوجوانوں سے سوال و جواب کا پروگرام رکھا جا سکتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: خدام الاحمدیہ کے صدر کو مشورہ بھی دو۔ جن کے دماغوں میں نوجوانوں کو سنبھالنے کے لئے کوئی تجاویز آتی ہیں وہ صدر خدام الاحمدیہ کو لکھ کر دیں اور مجھے بھی لکھ کر بھجوائیں۔

ایک مربی نے عرض کیا ایک مسئلہ جو ہمارے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ گھروں میں عہدیداران کے خلاف باتیں ہوتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی تو میں کہتا رہتا ہوں کہ ہوتی رہتی ہیں اور ہمارے پاس کوئی ڈنڈا اور پولیس تو ہے نہیں جو بند کروا دیں ہم نے سمجھانا ہی ہے اور میں سمجھاتا رہتا ہوں اور میں خطبات میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ لوگوں کے نوجوانوں سے، بچوں سے اچھے دوستانہ تعلقات ہو جاتے ہیں تو پھر والدین جو مرضی باتیں کرتے رہیں وہ بچے آکر آپ کو بتائیں گے آپ دیکھیں اگر عہدیدار غلط ہیں تو امیر صاحب کو لکھ کر دیں کہ اس طرح سے دلوں میں بے چینیاں پیدا ہو رہی ہیں اور بدظنیاں پیدا ہو رہی ہیں اس کا تدارک ہونا چاہئے اس کا علاج ہونا چاہئے اور اگر تین ہفتے میں چار ہفتے میں آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی ردعمل جماعتی نظام کی طرف سے نہیں ہو رہا ہے تو مجھے لکھ کر دیں۔

کینیڈا کے سپرد ممالک میں کام کرنے والے مربیان کو حضور انور نے فرمایا کہ اپنی جماعتیں منظم کریں۔ آپ کو چھ ماہ، سال بعد میں نے انڈیپنڈنٹ کر دینا ہے۔ پھر آپ کے اپنے جلسے اور پروگرام ہوں گے۔ آپ جو کینیڈا کے تحت ہیں یہ تو صرف ابتدائی طور پہ تھا کہ آپ Establish ہو جائیں پھر آہستہ آہستہ سب ملک Independent ہونے ہیں۔ بلکہ وہاں کی عاملہ بھی میں نے کہا تھا بنا لیں۔ جہاں جہاں دس، پندرہ، بیس احمدی ہوگئے ہیں وہاں عاملہ بنائیں اور جو مربی انچارج ہے وہ صدر جماعت ہوگا۔ باقی عاملہ Elect کرلیں۔ آپ کی ذمہ داریاں بڑھنی ہیں۔ اس لئے اب خود (دعوت الی اللہ) اور تربیت کے لئے طریقے Explore کریں۔

ایک مربی نے عرض کیا کہ میں جہاں رہتا ہوں وہاں پر صرف میرے علاوہ ایک اور فیملی ہے تو کس طرح دعوت الی اللہ کے کام کرنے چاہئیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے اپنے حالات کے مطابق دعوت الی اللہ کے طریقے دیکھیں۔ یہ جو ہدایات ہوتی ہیں وہ ان لوگوں کے لئے جنرل ہوتی ہیں جہاں جماعتیں قائم ہیں۔ آپ کے وہاں تھوڑے لوگ ہیں، آپ نے (دعوت الی اللہ) کر کے جماعت کو کس طرح بڑھانا ہے۔ اس کے لئے آپ کو دعائیں بھی کرنی پڑیں گی رات کو اٹھ کر نفل بھی پڑھنے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بڑھائے اور پھر کوشش بھی کرنی ہوگی۔ دعاؤں سے ہی کام ہوگا۔ سب (مربیان) نفلوں کی عادت ڈالیں۔ پرانے زمانہ میں آپ کے (مربی) انچارج مکرم مبارک نذیر صاحب کے والد صاحب سیرالیون، نائیجیریا اور غانا وغیرہ گئے تو ان کے بارہ میں یہی رپورٹس ہیں کہ دعائیں کرتے ہوئے انہوں نے جماعتیں بنا دی تھیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جو نئے احمدی ہوئے ہیں، پہلے تو ان کو وقف جدید، تحریک جدید کے چندوں کی عادت ڈالو جو وہ دے سکتے ہیں، اپنی خوشی سے دیں۔ پھر جب وہ چندہ دینا شروع کردیں اور عادت پڑ جائے تو ان کو بتاؤ کہ یہ تو ایسا چندہ تھا جو آپ کو عادت ڈالنے کے لئے

تھا، لیکن جماعت میں ایک نظام ایسا بھی رائج ہے جو مستقل چندہ کا ہے اور اس میں 1/16 تک چندہ دینا ہوتا ہے اور آپ اپنے حالات کے مطابق دیکھ لیں کہ آپ دے سکتے ہیں یا بھی نہیں دے سکتے۔ یا اس میں سے اپنے کمزور مالی حالات یا تنگی کی وجہ سے ایک حصہ یا اگر سارا ہی معاف کروانا ہو تو وہ بھی ہوسکتا ہے۔

فرمایا: بہر حال آپ نے ان کو نظام میں پوری طرح سمونا ہے۔ افریقہ میں اور دوسرے ملکوں میں بھی بعض ایسے احمدی ہیں جو بیعت کرتے ہیں اور ساتھ ہی چندہ کا نظام پوچھتے ہیں اور شامل ہو جاتے ہیں۔ بعض ہیں جو بڑی دیر سے شامل ہوتے ہیں۔ یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی ایمانی حالت پر منحصر ہے کہ کس حد تک وہ احمدیت کو سمجھا ہے اور نظام کو سمجھا ہے اور نظام کے ساتھ Attached ہے۔ تو پہلے آہستہ آہستہ ان کو عادت ڈالیں اور وقف جدید، تحریک جدید کے چندے میں شامل کریں۔ خاص طور پر وقف جدید میں شامل کریں۔ چاہے سال کے دو ڈالر یا چار ڈالر ہی دیں یا جو فیملی ممبر ہے وہ دو دو ڈالر دے دیں پھر آہستہ آہستہ ان کو نظام کے بارے میں سمجھاتے رہیں۔ جب تربیت ہو جائے گی تعلق ہو جائے گا، سمجھ جائیں گے تو پھر وہ خود ہی Main Stream میں شامل ہو جائیں گی اور ان کو سارے نظام کا، چندوں کا بھی پتہ لگ جائے گا۔

حضور انور نے ان نئے ممالک کے مربیان کو جہاں ابھی جماعت کا آغاز ہے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

وہاں تو کوئی سیکرٹری مال نہیں ہے آپ امیر صاحب کینیڈا سے ایک رسید بک لے لیں، عمومی طور پہ مربیان کو روکا ہوا ہے کہ انہوں نے مالی معاملات میں Involve نہیں ہونا۔ یہ عمومی ہدایت ہے جہاں جماعتیں ہیں لیکن جو نئے ممالک ہیں، اب مثلاً Belize میں، Paraguay میں یا Islands میں نئی نئی جماعتیں جو قائم ہو رہی ہیں۔ وہاں مربی ہی صدر جماعت ہے۔ جب وہ صدر ہے تو ظاہر ہے کہ وہ مالی معاملات میں Involve ہوگا۔ آپ چندہ لیں اور باقاعدہ اس کی رسید بنا کر دیں اور وہ جمع کروا دیا کریں۔ Exceptions ہر جگہ ہوتی ہیں لیکن عموماً یہی ہے کہ جہاں دوسرے کام کرنے والے افراد میسر ہیں وہاں مربیان مالی معاملات میں Involve نہ ہوں۔ جب ان نئے ممالک میں جماعت (-) بڑھے گی تو پھر جماعت کے لوگوں کے سپرد یہ کام ہو جائے گا۔

ملک Paraguay کے مربی نے سپینش زبان سیکھنے کے حوالہ سے راہنمائی چاہی تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے کینیڈا میں رہ کر کچھ تو سیکھ لیا ہے اب وہاں جا کر بھی دیکھیں کوئی ایسے شارٹ کورسز ہوں جو وہاں ہوتے ہوں تو اس میں داخلہ لے لیں اور زبان سیکھیں۔ مربیان جہاں جہاں بھی جا رہے ہیں وہاں کی زبان سیکھیں۔ ایک تو یہ کہ آپ جب لوگوں سے بات چیت شروع کریں تو کوشش کر کے مقامی زبان میں کریں اور اپنی زبان میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لئے آپ وہاں کے کسی ادارہ میں داخلہ لیں اور مزید کورسز کریں۔ پہلے جائزہ لے لیں کہ کس قسم کے کورسز فائدہ مند ہیں، اس کی فیس اور اخراجات جو ہیں وہ لکھ کر بھجوائیں۔ آپ نے پڑھائی کے ساتھ ساتھ باقی کام بھی کرنے ہیں، پڑھائی بھی، (دعوت الی اللہ) بھی، تربیت بھی اور اپنی اصلاح بھی۔ چاروں کام اکٹھے چلیں گے۔

مربی سلسلہ Belize نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ Belize میں اب جماعت کی تعداد تقریباً 100 ہوگئی ہے۔ اس وقت خاکسار ہی صدر جماعت ہے۔ سیکرٹری مال جیمویل صاحب ہیں یہ لوکل احمدی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کو ساتھ ساتھ دیکھنا پڑے گا، نگرانی کرنی پڑے گی جو بھی چندے وصول ہوں۔ ساتھ ساتھ لیتے رہیں اور جمع کرواتے رہیں۔ بلاوجہ کسی کے ایمان کو آزمانا بھی نہیں چاہئے، کیونکہ غریب لوگوں کی Temptation زیادہ ہو جاتی ہے اگر مال زیادہ دیر جیب میں پڑا رہے۔

مربی سلسلہ نے عرض کیا کہ سیکرٹری مال صاحب صرف چندہ کا حساب رکھتے ہیں اور چندہ کی رقم ہم اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے ساتھ ساتھ جمع کرواتے رہا کریں۔

ایک مربی سلسلہ نے عرض کیا کہ ساؤتھ امریکن ممالک میں جو نومبائعین ہیں وہ کافی غریب ہیں تو بعض اوقات وہ جماعت کے پاس مالی مدد کے لئے آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مدد کے لئے آتے ہیں اور وہ Genuine کیسز ہیں تو آپ خدمت خلق کا بجٹ بنا کے یہاں اپنے امیر جماعت کو بھیج دیا کریں۔ مدد اور تالیف قلب کا بجٹ ہونا چاہئے۔ یہ آپ کو مل جائے گا۔

حضور انور نے میٹنگ کے آخر پر ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: تربیت کرو۔ ہمارا کام تربیت کرنا ہے۔ قرآن کریم میں ذکر کا حکم آیا ہے وہ کئے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ چاہے کوئی بڑا ہے چھوٹا ہے آپ لوگ اس لئے یہاں پر متعین کئے گئے ہیں کہ آپ نے تربیت کرنی ہے اور (دعوت الی اللہ) کرنی ہے یہ دونوں کام ہیں بس ایمانداری سے ان کاموں کو کئے جاؤ اور کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، اللہ کا خوف ہونا چاہئے باقی کسی بندے کا خوف نہیں کھانا اور اگر کہیں مسائل ہیں تو میرے سے رابطہ رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک نظام دیا ہوا ہے اس نظام کو سمجھو اور اس کے مطابق چلو۔ اللہ حافظ ہو۔

مربیان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعدازاں تمام مربیان نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چالیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم محمد النصر حاشر، عبدالوکیل، عریب احمد خان، بلار احمد منہاس، اذن خالد بھلی، اسماعیل حیدر، عدنان احمد، مسرور احمد، حسیب نعمان، نورالدین طارق، عزیز احمد خان، ذیشان عارف سندھو، یاسر منصور، ریان احمد مرزا، فرحان انس ایاز، ثمر نور خان، بسال احمد، فاران ورک، عمیر احمد چٹھہ،

عزیزہ ماہ نور طارق، نائمہ منہاس، عائشہ طاہر، فاتح ابراہیم، یسریٰ نسیم چوہدری، ماہدہ رحمٰن مرزا، ایشل منصور، شازیہ نثار، زارہ بٹ، عائزہ عاطف، ملائکہ چوہدری، رملہ ڈوگر، زارہ خان، عطیہ منور، علیزہ احسان، شافیہ درخشین، عاتکہ بشریٰ احمد، ماہدہ نورالنہار احمد، ہنزہ بھلی، ہانیہ خلود، عزیزہ کاشفہ نوید

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

پیارے آقا کے دیدار کی سعادت

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش گاہ سرائے محبت سے باہر بشیر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو پر ہزاروں کی تعداد میں مرد وخواتین اور نوجوان بچے بچیاں ساڑھے نو بجے سے ہی جمع ہونے شروع ہوگئے تھے اور نوجوان مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔

پیس ویلج کے یہ مکین اس بات کے منتظر تھے کہ کسی وقت بھی ان کے دل وجان سے پیارے آقا اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائیں گے تو جہاں ان کی بستی کی گلیاں قدم بوسی کا شرف پائیں گی وہاں اس کے مکین بھی اپنے گھروں کے سامنے اپنے پیارے آقا کے دیدار کی سعادت پائیں گے۔

دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بشیر سٹریٹ پر پیدل روانہ ہوئے پیس ویلج کی دوسری گلیوں اور راستوں کی طرح بشیر سٹریٹ کے مکینوں نے بھی اپنے اپنے گھروں کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا ہوا ہے۔ ہر گھر ایک دوسرے سے بڑھ کر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے مزین ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں تو لوگ پہلے ہی اپنے گھروں سے باہر تھے۔ حضور انور کو دیکھتے ہی جو گھروں کے اندر تھے وہ بھی اپنے گھروں سے باہر آگئے۔ ہر ایک خوشی ومسرت سے معمور تھا۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں ہر گھر کے سامنے کھڑی فیملیز اپنے کیمروں سے حضور انور کی تصاویر بنا رہی تھیں۔ ہر کوئی اپنی سعادت اور خوش نصیبی پر خوش تھا کہ ان کا آقا ان کے اتنا قریب ہے۔ بڑی عمر کے بچے بچیاں اپنے کیمروں سے مسلسل تصاویر بنا رہے تھے۔ ہر گھر کے باہر بالکونی میں، سیڑھیوں پر اور پھر آگے سڑک پر کھڑے مرد وخواتین اور بچے بچیاں بڑی تعداد میں قدم قدم پر اپنے آقا کا دیدار کر رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان کے سلام کا جواب دیتے، ان کے بچوں سے پیار کرتے، سر پر ہاتھ رکھتے اور بعضوں سے گفتگو فرماتے اور حال دریافت فرماتے۔ کتنے ہی بابرکت لمحات تھے جو ان کے گھروں کی دہلیز تک آن پہنچے تھے۔

بشیر سٹریٹ پر چلتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عبدالسلام سٹریٹ پر تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے احمدیہ ایونیو پر تشریف لے آئے۔ سارا پیس ویلج یہ امن کی بستی دلہن کی طرح سجی ہوئی ہے۔ آج جس طرح ان کے گھر روشن تھے ان کے دل بھی روشن تھے۔ اپنے پیارے آقا کو اپنے درمیان گلی کوچوں میں چلتا ہوا دیکھ کر ان لوگوں کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔

حضور انور کے چاروں طرف اس قدر ہجوم تھا کہ چلنے کے لئے راستہ بنانا پڑتا تھا۔ قدم قدم پر نعرے بلند ہو رہے تھے اور ہر قدم پر ان ناقابل بیان مناظر کی سینکڑوں تصاویر بن رہی تھیں۔

بعض فیملیاں اپنے بچوں کو اٹھائے ہوئے آگے کرتیں اور اس بات کو ترستیں کہ حضور ان کے بچے کو پیار کردیں۔ اپنا ہاتھ لگا دیں۔ حضور انور آہستہ آہستہ چل رہے تھے اور اپنا ہاتھ ہلا کر سب کے سلام کا جواب دیتے۔ بعض فیملیز حضور انور کے انتہائی قریب آجاتیں۔ حضور انور ان کا حال دریافت فرماتے اور ان سے گفتگو فرماتے۔

آج بڑا روح پرور ماحول تھا اور یہ امن کی بستی روحانی خوشبو سے معطر تھی۔ جہاں ان مکینوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے وہاں ان کی آنکھیں بھی خوشی کے آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے۔ حضور انور نے جب ایک بچے کو پیار کیا اور اپنا ہاتھ لگایا تو اس کی ماں نے اپنے بچے کو سینے سے لگا لیا اور روتے ہوئے چہرہ کے اس حصہ کو چومنا شروع کر دیا جہاں حضور انور کا ہاتھ لگا تھا۔ آج عشق ومحبت اور فدائیت کی ان گنت داستانیں رقم ہوئیں اور ہر ایک کے ایمان کو جلاء ملی۔ اللہ یہ سعادتیں، یہ برکتیں، یہ خوشیاں اور یہ رونقیں اس بستی کے لئے اور اس کے مکینوں کے لئے مبارک کرے۔ یہ ایمان افروز مناظر گیارہ بجکر دس منٹ پر اس وقت اپنے اختتام کو پہنچے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بشیر سٹریٹ پر واقع رہائش گاہ سرائے محبت تشریف لے گئے۔

☆……☆……☆……☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا (25)

عاملہ خدام الاحمدیہ کو ہدایات۔ سوال و جواب۔ فیملی ملاقاتیں۔ ڈاکٹر مہدی علی صاحب کی قبر پر دعا

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

30 اکتوبر 2016ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

مکرم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب کی قبر پر دعا

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کے قبرستان Maple Cemetry تشریف لے گئے اور قطعہ موصیان میں ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب شہید کی قبر پر دعا کی۔ مرحوم نے 26 مئی 2014ء کو ربوہ میں مخالفین احمدیت کی طرف سے ایک قاتلانہ حملہ میں شہادت پائی تھی۔ بعد ازاں مرحوم کا جسد خاکی ان کی فیملی اور تمام عزیز و اقارب کے کینیڈا میں مقیم ہونے کی وجہ سے کینیڈا لایا گیا تھا اور یہاں احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی تھی۔

یہ قبرستان بیت الذکر سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس پیس ولیج اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 42 خاندانوں کے 215 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں Brampton، پیس ولیج، بریڈفورڈ، مسی ساگا، وڈسٹاک، وڈبرج، ایکس ڈیل اور احمدیہ ابوڈ آف پیس سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ بیرونی ممالک شارجہ، پاکستان اور امریکہ سے آنے والے بعض احباب اور فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔

عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

سابقہ صدر خدام الاحمدیہ کی امسال ٹرم مکمل ہو چکی تھی اور نئے صدر خدام کا تقرر ہو چکا تھا۔ نئے صدر کے ساتھ سابقہ صدر خدام بھی اس میٹنگ میں موجود تھے۔

حضور انور نے نئے صدر خدام سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ پرانے صدر کی جو اچھی باتیں ہیں ان کو اپنانے کی کوشش کریں اور جو کمزوریاں ہیں ان کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے پتہ لگا ہے کہ یہاں رواج ہے کہ صدر صاحب سے ملنا ہو تو پہلے وقت لینا پڑتا ہے اور پہلے نام لکھوانا پڑتا ہے اگر ایسا رواج ہے تو اس کو ختم ہونا چاہئے۔ خادم کا مطلب خدمت کرنے والا ہے اور خدمت کے لئے آپ کے پاس جو کوئی آئے تو آپ کا فرض ہے کہ بلا تاخیر اس کو ملیں اور اس کی بات سنیں اور اگر فوری نوعیت کا کوئی کام ہے تو اسی وقت کریں۔ مجلس عاملہ کے ممبران، قائدین اور مہتممین سب کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو ہمہ وقت خدمت کے لئے تیار رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے یہ بھی شکایتیں آ رہی ہیں کہ پیس ولیج اور احمدیہ ابوڈ آف پیس میں بعض لڑکوں کو نشہ کرنے کی عادت ہے۔ سگریٹ میں کوئی چیز ڈال لیتے ہیں یا Marijuana پیتے ہیں اور یہ تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے مہتمم تربیت سے دریافت فرمایا کہ آپ کی کیا Job ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ وہ بینک میں IT کے شعبہ میں کام کرتے ہیں۔ مہتمم تربیت کے ساتھ مربی سلسلہ حنان صاحب بیٹھے تھے۔ حضور انور کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ میرے پاس تعلیم کا شعبہ ہے۔

اس پر حضور انور نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ مہتمم تربیت کو مہتمم تعلیم بنائیں اور مہتمم تعلیم کو مہتمم تربیت بنائیں۔

حضور انور نے نئے مہتمم تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: آپ ایسے خدام کا پتہ کریں جو نشہ کی برائی میں ملوث ہیں اور پھر ان کی تربیت کا پلان بنائیں۔ آپ مربی ہیں۔ آپ کا دینی علم بھی ہے اور آپ کی عمر بھی ایسی ہے کہ ان خدام سے رابطہ کر کے اپنے قریب لا سکتے ہیں۔ آپ پڑھے لکھے بھی ہیں اس لئے آپ کی Approach زیادہ بہتر ہو سکتی ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائب صدران سے باری باری ان کے سپرد کاموں اور شعبوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے معتمد صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ تو Job کرتے ہیں۔ معتمد کو بڑا وقت دینا پڑتا ہے کیا آپ دو تین گھنٹے روزانہ دے سکتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ اتنا وقت روزانہ دے سکتا ہوں۔

حضور انور کے استفسار پر معتمد صاحب نے بتایا کہ ہماری کل 87 مجالس ہیں اور سب مجالس ہر ماہ اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا ان رپورٹس پر تبصرہ کس طرح بھجوایا جاتا ہے۔ اس پر معتمد صاحب نے عرض کیا تمام مہتممین اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ بھجواتے ہیں۔

حضور انور نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے سالانہ اجتماع میں اور دوسرے تربیتی پروگراموں اور کلاسز میں خدام کے ساتھ سوال و جواب کی مجالس رکھا کریں جس میں جو نوجوان مربی ہیں وہ ان کے سوالوں کا جواب دیں۔ نوجوان مربیان یہاں کا ماحول نوجوانوں کے حالات اور ان کی زبان اچھی طرح جانتے ہیں۔

اس پر صدر صاحب مجلس نے بتایا کہ اس قسم کے بعض پروگرام ہم نے چھوٹے لیول پر کئے ہیں۔ حضور انور نے سوالات کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کس قسم کے سوالات ہوئے ہیں۔ صدر صاحب نے جواب دیا کہ زیادہ تر Drugs، Alcohol اور سکول میں جو چیلنجز ہیں اس بارہ میں گفتگو فرمائی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ایسی مجالس سے ہی آپ کو پتہ لگ جانا چاہئے کہ کون نشہ کی برائی میں ملوث ہے۔

مہتمم مقامی کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنا نائب مہتمم جامعہ کے سینئر طلباء میں سے کسی کو بنائیں یا یہاں جو تین چار مربیان جماعتی دفاتر میں کام کر رہے ہیں ان میں سے کسی ایک کو بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا: پیس ولیج کی شکایت زیادہ ہے کہ یہاں بعض لڑکوں کو نشہ کی عادت ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ان کی تربیت ضروری ہے اور پھر یہ ہے کہ اگر کوئی اس برائی میں ملوث ہے تو اسے (بیت) آنے سے نہیں روکنا۔ اس کو تو قریب لانے کے لئے ضرور (بیت) لائیں۔ لیکن اس کی نگرانی رکھیں کہ اس کی دوسرے لڑکوں سے دوستی نہ ہو جائے اور اس کی وجہ سے دوسرے نشہ کے عادی نہ بن جائیں لیکن اسے یہ کہنا کہ تم (بیت) نہیں آ سکتے۔ تم نشہ کر رہے ہو۔ تو وہ باہر بیٹھ کر وہی کام کرتا رہے گا۔ (بیت) آنے کے نتیجہ میں اس کی کم از کم کوئی Attachment تو جماعت کے ساتھ ہو گی۔

اب کل ہی مجھے مربیان کی میٹنگ میں ایک مربی نے بتایا کہ ایک لڑکے کو کہا کہ نماز پر (بیت) چلو تو اس نے آگے سے کہا کہ مجھے Ban کیا ہوا ہے۔ میں (بیت) نہیں جا سکتا۔ Ban کرنے کا تو کسی کو اختیار نہیں ہے۔ آپ نے تو ایسے لڑکوں کو قریب لانا ہے نہ کہ ان کے (بیت) آنے پر پابندیاں لگانی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں جب اکٹھے رہ رہے ہیں تو اکٹھے رہنے کے جو فوائد ہیں وہ زیادہ ہونے چاہئیں اور نقصان کم۔ لیکن یہاں بعض دفعہ نقصان زیادہ ہو رہے ہیں۔ نعرے تو آپ بڑی بلند آواز میں لگاتے ہیں لیکن صرف نعروں سے دنیا فتح نہیں ہوا کرتی۔ عمل سے ہوتی ہے اور آپ نے اپنے اندر عمل پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

مہتمم مال سے حضور انور نے بجٹ کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ جس پر مہتمم مال نے بتایا کہ ہمارا ایک ملین ڈالرز کا بجٹ ہے۔ سات لاکھ دس ہزار ڈالرز ممبر شپ چندہ ہے اور ایک لاکھ 78 ہزار اجتماع کا چندہ ہے۔ باقی اطفال الاحمدیہ اور بعض دوسری مدات کو شامل کر کے مجموعی طور پر ایک ملین ڈالرز بن جاتا ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر خادم سے کوشش کر کے چندہ لیں خواہ کوئی تھوڑا دیتا ہے یا زیادہ، کچھ نہ کچھ ضرور دے اور ہر خادم کا خدام الاحمدیہ کے ساتھ جڑنا ضروری ہے۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے اطفال کی تجنید

کے بارہ میں دریافت فرمایا۔جس پر مہتمم اطفال نے بتایا کہ مجالس کے لحاظ سے 1980 تجنید ہے جبکہ ہمارے مرکز کے ریکارڈ کے مطابق اطفال کی تجنید 2154 ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا: مجالس کو کہیں کہ اپنی تجنید ٹھیک کرو۔اپنی عاملہ میں تجنید کا کوئی ایسا سیکرٹری بنائیں جو مجالس کے پیچھے پڑا رہے اور تجنید ٹھیک اور مکمل کروائے۔

حضور انور نے مہتمم اطفال کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ بچپن میں جو 15,14 سال کی عمر ہے اس میں نشہ وغیرہ کی عادت پڑتی ہے۔اس عمر میں آپ لوگ خاص طور پر نظر رکھیں اور باقاعدہ ایک پلان بنائیں کہ کس طرح ان کی تربیت کرنی ہے۔ اس کام کے لئے اپنے ساتھ عاملہ میں یا اپنے نائب کے طور پر نوجوان مربیان میں سے کسی مربی کو رکھیں۔دو مربیان ہو جائیں تو بہتر ہے۔پھر ان کے مجالس کے دورے بھی کروانے ہوں گے۔ خاص طور پر جو 13 تا 15 سال کے بچے ہیں ان کو سنبھالنا بہت ضروری ہے۔ آپ اطفال میں سنبھال لیں گے تو پھر خدام الاحمدیہ میں جا کر تربیت کے شعبہ کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔محنت جو کرنی ہے بچپن میں کر دیں۔

مہتمم تعلیم کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اب چند دنوں تک خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو رہا ہے اس لئے اپنا نئے سال کا پلان جلد بنالیں۔

مہتمم عمومی نے حضور انور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جماعتوں میں جو ہمارے سنٹرز ہیں، بیوت ہیں وہاں اکثر سنٹرز میں خدام الاحمدیہ سیکیورٹی کی ڈیوٹی دیتی ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا: جن جماعتوں میں بھی خدام موجود ہیں وہاں سنٹرز میں ڈیوٹی ہونی چاہئے۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو پلان پہلے بنا ہوا ہے وہ لے لیں اور اس میں مزید جو اضافہ کرنا ہے اور اپنے پروگرام کے مطابق اس میں جو شامل کرنا ہے وہ کر کے صدر صاحب سے منظوری لے کر کام شروع کریں۔ تربیت بڑی اہم چیز ہے۔تربیت اگر ہو جائے تو پھر جو باقی شعبے ہیں، شعبہ مال، (دعوت الی اللہ) اور جو دوسرے شعبے ہیں ان سب کی مدد ہو جاتی ہے۔تربیت کا شعبہ سب سے اہم ہے۔

مہتمم اشاعت نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ گزشتہ سال ہمارا خدام کا رسالہ تین بار شائع ہوا تھا۔اس سال چھ رسالے شائع کرنے کا پروگرام ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اس کا مطلب ہے ہر دو ماہ بعد شائع ہوگا۔

مہتمم دعوت الی اللہ کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے ساتھ (دعوت الی اللہ) کے لئے ایک ٹیم بنائیں۔ٹیم کے بغیر کام نہیں ہوتا۔ تربیت والوں کو بھی ٹیم بنانا ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ لڑکے (دعوت الی اللہ) کے پروگراموں میں شامل کریں۔

مہتمم دعوت الی اللہ نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ نے 43 بیعتیں کروائی تھیں۔ان میں سے 26 کے ساتھ بڑا اچھا رابطہ ہے۔جبکہ باقی کے ساتھ ابھی رابطہ نہیں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا جن لوگوں کے ذریعہ یہ بیعتیں ہوئی تھیں۔ان کے ذریعے رابطے قائم کریں۔وہ بیعتیں کروانے والے انصار ہے یا لجنہ ہے یا کوئی بھی ہے۔ان کے ذریعہ رابطہ کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے مہتمم تربیت نومبائعین سے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سال میں جو خدام کی بیعتیں ہیں وہ 54 ہیں۔گزشتہ سال خدام کے ذریعہ جو 46 بیعتیں ہوئی ہیں ان میں سے خدام کی تعداد صرف آٹھ ہے۔حضور انور نے فرمایا: ان سب کے ساتھ آپ کا مستقل رابطہ رہنا چاہئے۔ ان کی تربیت کا ایسا پروگرام بنائیں کہ تین سال کے اندر یہ جماعت کی Mainstream میں آجائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری دعوت الی اللہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اپنا (دعوت الی اللہ) کا پلان بنائیں اور بڑا Ambitious پلان ہونا چاہئے اور اپنا بیعتوں کا ٹارگٹ کم از کم 100 رکھیں۔مہتمم دعوت الی اللہ نے بتایا کہ ہم خدام کو دعوت الی اللہ کے لئے تیار کر رہے ہیں اور ایک پروگرام یہ ہے کہ خصوصی داعی الی اللہ تیار کریں ان کی تعدد 260 ہے۔اسی طرح ہم بعض سیمینارز کا بھی انعقاد کر رہے ہیں۔

محاسب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حسابات چیک کرتا ہوں۔حضور انور نے فرمایا: محاسب کا کام یہ ہے کہ ہر تیسرے مہینہ حسابات کا پورا آڈٹ کیا کرے اور جو بل ہیں وہ محاسب سے پاس ہو کر جانے چاہئیں۔

مہتمم خدمت خلق نے عرض کیا کہ ہمارا پروگرام یہ ہے کہ آئندہ سال ایک ہزار Blood Donor Units اکٹھے کریں۔

حضور انور نے فرمایا: خدام اپنی چیریٹی واک (Charity Walk) آرگنائز کریں۔انصار اللہ اپنی علیحدہ چیریٹی واک کرے۔ جماعتی نظام یا ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ جو چیریٹی واک ہوتی ہے وہ اپنی جگہ ہے۔لیکن خدام نے اپنی علیحدہ چیریٹی واک آرگنائز کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں خدام الاحمدیہ نے چیریٹی واک میں چار لاکھ پاؤنڈ کے قریب اکٹھا کر لیا تھا اور انصار اللہ نے اپنی چیریٹی واک میں قریباً پونے چار لاکھ پاؤنڈ کے اکٹھا کر لیا تھا۔اگر یہاں بھی خدام کی اور انصار کی اپنی اپنی چیریٹی واک ہو تو بہت بہتر رزلٹ آ سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جب چیریٹی واک کے ذریعہ یہ رقم اکٹھی ہو تو پھر لوکل چیریٹیز اور نیشنل چیریٹیز کو دیں۔ اس موقعہ پر پریس اور میڈیا کو بلائیں تا کہ لوگوں کو پتہ لگے کہ احمدی نوجوان دنیا کے لئے خدمت کر رہے ہیں۔ہم نے اپنی کوئی مشہوری نہیں کرنی اور نہ کوئی اپنا احسان جتانا ہے اور نہ یہ چرچا کرنا ہے کہ ہم نے یہ پیسے اکٹھے کئے ہیں۔پریس اور میڈیا کو اس لئے بلانا ہے کہ (دین) کا جو نام بدنام ہو رہا ہے اس کی صحیح تصویر پیش کرنی ہے اور (دین) کا پیغام پہنچانے کے لئے نئے راستے کھلیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ان جگہوں پر بھی چیریٹیز کو رقم تقسیم کریں جہاں جماعت کا تعارف نہیں ہے اور جن جگہوں پر تعارف ہے وہاں بھی تقسیم کریں۔

حضور انور نے فرمایا: مختلف پروگراموں میں بہت سے لوگ آ کر مجھے ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں (دین) کا پتہ نہیں ہے یہ لوگ احمدیوں سے تعلقات کی وجہ سے فنکشن پر آتے ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ آپ کے ان لوگوں کے ساتھ تعلقات ہیں وہ سطحی قسم کے ذاتی تعلقات ہیں۔جو جماعت کا (دین) کا تعارف ہے وہ آپ لوگ ان کو صحیح طرح نہیں دیتے۔ اگر صرف آپ کا ذاتی تعارف ہے تو کوئی فائدہ نہیں۔(دین) کا تعارف اصل چیز ہے۔

مہتمم تجنید سے حضور انور نے تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف نے بتایا ہماری 4506 تجنید ہے۔

مہتمم مال نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ہمارے ریکارڈ میں شعبہ تجنید کی نسبت پندرہ،سولہ سو کی کمی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ مجالس میں اپنے منتظم تجنید کو فعال کریں جو گر اس روٹ لیول پر جا کر تجنید مکمل کرے اس طرح آپ کی تجنید بہت بہتر ہو سکتی ہے۔ نیز حضور انور نے فرمایا: آپ خود بھی مجالس کے دورے کریں۔اسی طرح باقی ہر مہتمم بھی سال میں ایک یا دو دورے اپنی مجالس کے کرے اس طرح آپ کے منتظمین Active ہوں گے۔

مہتمم وقار عمل نے حضور انور کی خدمت میں اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا جو بھی جماعتی Events ہوتے ہیں ان کی تیاری اور Windup خدام کرتے ہیں۔اس کے علاوہ بریڈفورڈ میں جو ہماری زمین ہے وہاں وقار عمل ہوتا ہے۔

مہتمم امور طلباء نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ طلباء کی تعداد 1209 ہے۔یونیورسٹی میں 394 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ہائی سکول جانے والے طلباء کی تعداد سات سو ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ طلباء کو Encourage کریں کہ یونیورسٹیوں میں جایا کریں۔خاص طور پر پاکستان سے آنے والے جو وہاں میٹرک، ایف اے کر کے آ رہے ہیں اور جو ریفیوجیز بن کے آ رہے ہیں ان کو بھی کہیں کہ پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔اسی طرح یہاں گریڈ 12 کرنے کے بعد بعض طلباء آگے نہیں پڑھتے۔ انہیں بھی توجہ دلائیں کہ وہ پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔

مہتمم صنعت و تجارت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: اپنی پلان بنائیں اور جو خدام فارغ بیٹھے ہیں انہیں کام پر لگائیں۔ فارغ بیٹھے ہوئے انٹرنیٹ دیکھتے رہتے ہیں اور گپیں مارتے ہیں اور بعض نشہ بھی کرتے رہتے ہیں اس وجہ سے نشہ بھی بڑھ رہا ہے اور غلط قسم کی حرکتیں بھی بڑھ رہی ہیں اور اسی لئے شادیاں ہونے کے بعد رشتے بھی ٹوٹ رہے ہیں۔جو سوچ ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ہر شعبہ اگر اپنا اپنا کام کر رہا ہو تو ہر شعبہ ہی تربیت کا شعبہ بن جاتا ہے۔

مہتمم صحت جسمانی نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ خدام باسکٹ بال اور کرکٹ وغیرہ کھیلتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام گیم کرتے ہیں۔مجالس سے آپ کے شعبے کے حوالہ سے کیا رپورٹس آتی ہیں۔آپ بھی نئے سال کا پلان بنائیں۔

مہتمم تحریک جدید کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ کے پاس کیا ریکارڈ ہے۔ خدام الاحمدیہ نے کتنا حصہ تحریک جدید میں ڈالا ہے۔آپ نے کتنا مجموعی چندہ اکٹھا کیا ہے۔ جو آپ کا حصہ ہے۔آپ کا Share ہے اس کا تو آپ کے پاس ریکارڈ ہونا چاہئے۔

بعد ازاں چار معاونین صدر نے باری باری اپنے سپرد کام کے بارہ میں بتایا۔ اس کے بعد قائدین علاقہ جات نے باری باری بتایا کہ ان کے سپرد کون کون سے علاقے ہیں اور کتنے ریجن اور مجالس ہیں۔

حضور انور نے قائدین علاقہ اور ریجنل قائدین سے فرمایا کہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ خدام کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔تربیت کر لیں تو باقی سارے کام آسان ہو جاتے ہیں۔

سوال و جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عاملہ کے ممبران کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ جو الیکشن Campaigns میں بعض سیاستدانوں کو سپورٹ کیا جاتا ہے ان میں سے بعض Politicians نے علی الاعلان کہا ہوتا ہے کہ ہم Gay یا Lesbian ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ ان کو ووٹ نہ دیں۔آپ نہ تو ان کی مخالفت کریں اور نہ ہی انہیں Support کریں۔ ایسے کسی امیدوار کے مقابلہ پر کوئی اچھا Candidate آ جاتا ہے جو شریف ہے تو پھر اس کی Support کرنی چاہئے۔کسی کو Support کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے کی مخالفت ہو رہی ہے۔ دوسرے کی مخالفت کئے بغیر بھی Support ہو جاتی ہے۔لیکن اگر سارے ہی ایک

جیسے ہیں تو پھر ہرایک نے اپنا اپنا فیصلہ کرنا ہے۔اس میں زیادہ Involve ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب آپ زیادہ Involve ہوتے ہیں تو نقصان ہی ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن لوگ سوال کرتے ہیں کہ کیا آپ ایسے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں؟ سویڈن میں بھی مجھ سے کسی نے یہی پوچھا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ میں ایسے لوگوں سے نفرت تو نہیں کرتا اور نہ ہی میں انہیں (بیت) میں آنے سے روکتا ہوں۔ اگر کوئی نماز پڑھنے آتا ہے تو بیشک آئے۔ Love for All کا نعرہ یہی ہے کہ مجھے ان لوگوں سے ہمدردی ہے اور ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو اگلے جہان کے عذاب سے بچاؤں یا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچاؤں۔ لڑکے یہ سوال بھی کر دیتے ہیں کہ آپ کا تو نعرہ ہے۔ Love for All Hatred for None پھر ان لوگوں سے نفرت کیوں کرتے ہیں؟ ڈنمارک میں بھی مجھ سے ایک جرنلسٹ نے یہی سوال کیا تھا۔ میں نے یہی کہا تھا کہ ہمیں ہر ایک سے ایک جیسا پیار نہیں ہوسکتا۔ ایک ماں کو جو اپنے بچے سے پیار ہوسکتا ہے اس کو اپنے بھائی سے نہیں ہوسکتا۔ باپ سے جو پیار ہے وہ سسر سے نہیں ہوسکتا۔ لیکن ہر ایک سے پیار کا اپنا اپنا معیار ہے۔

حضرت علیؓ کے بیٹے نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا آپ کو مجھ سے پیار ہے؟ اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ ہاں۔ بیٹے نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ سے بھی آپ کو پیار ہے؟ حضرت علیؓ نے کہا کہ ہاں۔ اس پر بیٹے نے کہا تو پھر دو پیار اکٹھے کس طرح ہوگئے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب اللہ کا پیار آئے گا تمہارا پیار پیچھے چلا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ بیٹے سے نفرت پیدا ہو جائے گی۔ تو اصل بات کو سمجھیں۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ ہمارے پیار کا معیار یہ ہے کہ ہمیں ہمدردی ہے اور اس ہمدردی کی وجہ سے ہم نہیں چاہتے کہ ایک چیز جو ہمارے نزدیک بری ہے اسے دوسرے کے لئے پسند کریں۔ میرا تم سے پیار اور ہمدردی کا تقاضا یہی ہے کہ میں تمہیں اس چیز سے بچاؤں جو میرے نزدیک تمہیں نقصان پہنچائے گی اور میرے ایمان کے مطابق تمہارا ان غلط حرکتوں میں ملوث ہونا تمہیں نقصان پہنچائے گا۔ یہ چیز اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو نہیں کہا تھا کہ آپ ان لوگوں کو ماریں اور قتل کریں۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو سفارش کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو چھوڑ دے۔ اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ کر دیا۔ لیکن جو بھی عذاب دیا اللہ تعالیٰ نے دیا تھا۔ یہ اللہ کا معاملہ ہے۔ ہمارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو بتائیں کہ یہ غلط چیز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے پتہ ہے کہ اکثر لوگ جب سے یہ قانون پاس ہونے شروع ہوئے ہیں صرف فیشن کے طور پر ایسے کلبوں میں جانے لگ گئے ہیں۔ انگلستان میں بھی انگریزوں کے کئی کیسز میرے سامنے آئے ہیں۔ خود بتاتے ہیں کہ پہلے اچھے بھلے شریف آدمی تھے لیکن جب سے کلب کے ممبر بنے غلط حرکتوں میں پڑ گئے حالانکہ شادی شدہ، بیوی بچوں والے ہیں۔ اسی طرح بعض احمدیوں میں بھی ایسے لڑکے تھے جن کو یہ بیماری تھی۔ میں نے پہلے ان کو سمجھایا اور پھر ان کا علاج کروایا تو وہ ٹھیک ہو گئے ہیں بلکہ ان کی شادی بھی ہوگئی اور میاں بیوی کے تعلقات بھی ٹھیک ہیں۔ لیکن وہ خود بھی Determined تھے کہ ہم نے علاج کرانا ہے، ہم نے اپنے آپ کو ٹھیک کرنا ہے۔ تو اس کا نفسیات سے بڑا تعلق ہے۔ آپ لوگوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ بغیر شرمائے اس بات کو صحیح طرح لوگوں کے ذہنوں میں بٹھائیں۔ ہمارے لوگ فوراً شرمانے لگ جاتے ہیں۔ یا تو جواب نہیں دیں گے یا پھر سختی کریں گے۔ اس لئے آپ کو ایسی ٹیم بنانی پڑے گی جو نہ سختی کرنے والی ہو اور نہ شرمانے والی ہو۔ بیچ کا راستہ نکالنا ہوگا۔

اس کے بعد ایک خادم نے سوال کیا کہ خدام کے اندر حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھنے کا رجحان کم ہے۔ ہم نے کوشش تو کی ہے لیکن کامیاب نہیں ہوسکے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت ساروں میں رجحان نہیں ہے کیونکہ بعض کتابیں مشکل ہیں۔ ساری کتابیں انگلش میں ترجمہ بھی نہیں ہوئیں۔ اس لئے تعلیم کے شعبہ کو چاہئے کہ Essence of Islam میں سے مختلف Topics کے اوپر اقتباسات نکال کر اپنا ایک نصاب بنالیں۔ وہ لڑکوں کو پڑھنے کے لئے دیں تا کہ ان میں رجحان پیدا ہو۔ پھر انہیں بتائیں کہ یہ ریفرنس فلاں فلاں کتابوں میں مل سکتا ہے۔ تو اس طرح دلچسپی پیدا کرنے سے رجحان بڑھے گا۔ ہر ایک کے اپنے اپنے دلچسپی کے مضمون ہوتے ہیں تو ہر ایک کو دیکھنا ہوگا۔ اگر ہر لیول پر کام ہو رہا ہو اور خدام الاحمدیہ Grass Root لیول پر بھی Active ہو تو ہر ایک زعیم یا منتظم یا ناظم اپنے خدام کے مطابق اقتباسات نکال سکتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہاں کے پڑھے لکھے لڑکوں کا رجحان کیا ہے؟ آپ لوگ ایک کتاب رکھ دیتے ہیں کہ اس کو پڑھ لو۔ ہم اس کا امتحان لیں گے۔ تو وہ پھر امتحان کی خاطر ہی پڑھتے ہیں، ان کو دلچسپی نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر طبقہ کو مدنظر رکھ کر سلیبس بنائیں۔ بعض لوگ یہاں نئے آرہے ہیں۔ ان میں سے بعض پڑھے لکھے نہیں ہوتے۔ ان کو انگلش بھی نہیں آتی۔ تو ایسے لوگوں کو کوئی اور کتاب دے دیں۔ ہر ایک کا اس کے لیول کے مطابق مختلف سلیبس ہو۔ پھر ان کے امتحان لیں گے تو دلچسپی بھی پیدا ہوگی اور فائدہ بھی ہو جائے گا۔ کچھ نہ کچھ دینی علم بھی بڑھے گا۔ بجائے اس کے کہ ایک کتاب لے کر اس کے پیچھے چل پڑیں۔ ہر ایک کی نفسیات کے مطابق اور اس کی علمی حیثیت کے مطابق سلیبس بنائیں تا کہ وہ اس کو پڑھے۔ یہاں آپ ایک ہی اصول نہیں چلا سکتے۔ پاکستان میں ایک اصول چل جاتا تھا کیونکہ وہاں سارے لوگ ایک ہی لیول کے ہیں۔ یہاں خدام کو زیادہ سے زیادہ Involve کرنے کے لئے نئے نئے طریقے Explore کرنے ہوں گے۔ جو لڑکے یہاں پلے بڑھے ہیں ان سے مشورہ کیا کریں اور ان کو ٹیم میں شامل کریں۔ ان سے مشورہ کر کے پھر تعلیمی سلیبس اور امتحانوں کا طریق کار بنائیں۔ یہ نہ ہو کہ ہمارے بڑوں نے یہ مشورہ دیا تھا اس لئے ایسے ہی کرنا ہے۔ بڑوں کی سوچ اور ہے اور جو یہاں پیدا ہوئے ہیں یا جو پچیس تیس سال سے یہاں رہ رہے ہیں ان کی سوچ اور ہے۔ سات آٹھ سال کی عمر میں جو لڑکا آیا تھا اس کی سوچ اور ہوگی اور اس کے بڑے بھائی کی سوچ اور ہوگی چاہے دونوں خادم ہی ہوں۔ آپ بڑے بھائی کو اور طریق سے Deal کریں گے اور چھوٹے کو اور طریق سے۔

اس کے بعد ایک خادم نے سوال کیا کہ ہم خدام کو پروگراموں میں شرکت کرنے کے لئے Encourage بھی کرتے ہیں لیکن عموماً یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ پچاس فیصد تو شامل ہوتے ہیں لیکن باقی خدام ویسٹرن سوسائٹی میں بہت زیادہ Indulge ہو چکے ہیں اور اپنی Jobs میں Busy رہتے ہیں۔ اس حوالہ سے کیا کرنا چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کے Interest کے لئے آپ کو کوئی نہ کوئی طریق نکالنا پڑے گا۔ بعضوں کو کھیلوں کے ذریعہ سے، بعضوں کو ٹورنامنٹس کے ذریعہ سے، بعض کو سائیکلنگ کے ذریعہ سے قریب لانا پڑے گا۔ یوکے والوں نے سائیکلنگ کلب اور اس طرح کی Activities شروع کی ہیں۔ اس میں خدام کی Involvement ہوئی ہے۔ پھر صدر مجلس اور نائب صدران کا بھی کام ہے وہ زیادہ سے زیادہ دورے کریں۔ اپنے ساتھ یہاں کے جامعہ کے Senior Student یا یہاں کے پڑھے ہوئے مربیان کو لے کر جائیں۔ ان کے ساتھ سوال و جواب کی مجالس لگائیں۔ یہ تو ایک مسلسل کوشش ہے۔ ایک دن میں تو آپ کسی میں تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے۔

اسی خادم نے دوسرا سوال کیا کہ چونکہ یہاں نمازوں کے ٹائم Frequently Change ہوتے ہیں اس لئے پنجوقتہ نماز کی عادت کو قائم رکھنا بہت مشکل ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سردیوں میں تو ویسے ہی ظہر اور عصر جمع ہو جاتی ہیں۔ اس کا تو ایک Fixed وقت ہوتا ہے۔ ایک بجے، ڈیڑھ بجے، دو بجے یا جو بھی آپ نے رکھنا ہے۔ فجر کا وقت تبدیل ہو رہا ہوتا ہے۔ پاکستان میں بھی خاص موسموں میں بڑی جلدی جلدی Change ہو رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح عشاء کا وقت بھی Fix کر سکتے ہیں۔ ضروری تو نہیں کہ سردیوں میں جلدی ہی وقت رکھنا ہے۔ اتنی جلدی تو کسی نے جا کر سونا نہیں ہوتا۔ لندن میں بھی عشاء کا وقت عموماً آٹھ، ساڑھے آٹھ کے درمیان گھوم رہا ہوتا ہے۔ اگر 5 بجے سورج ڈوب گیا ہے تو ڈوبنے دیں۔ مغرب 5 بجے پڑھ لیں، عشاء 8 بجے پڑھیں۔ گرمیوں میں عشاء ساڑھے دس بجے ہوتی ہے تو صرف مئی اور جون کے دو ہی مہینہ ہوتے ہیں۔ آگے جولائی میں پھر تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ دو یا اڑھائی مہینے ہی ایسے ہوتے ہیں جہاں اوقات Frequently Change ہو رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نمازوں کے وقت تو ہم تبدیل نہیں کر سکتے۔ یہ تو ذمہ داری ہے۔ احساس پیدا کرنا پڑتا ہے جو آپ لوگوں نے پیدا کرنا ہے۔ اسی لئے تو خدام الاحمدیہ کی تنظیم بنائی ہے۔ یہ احساس پیدا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری پیدائش کا مقصد عبادت بتایا ہے۔ اس کو ہم نے سمجھنا ہے۔ بیشک دنیا میں بہت زیادہ ڈوب گئے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے اس مقصد کو اپنے سامنے رکھنا ہے۔ نوجوانوں کو یہ قیادت اسی لئے دی گئی تھی کہ نوجوان اپنے لڑکوں کو سنبھال سکیں۔

☆ اس کے بعد ایک خادم نے سوال کیا کہ تربیتی اور تعلیمی حوالہ سے کافی مسائل ہیں لیکن خدام الاحمدیہ کی جو cream ہے وہ جامعہ احمدیہ میں ہوتی ہے لیکن ان کا اپنا شیڈول بھی اتنا Tight ہوتا ہے کہ ہمیں ان سے Help لینے میں مشکل پیش آتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کے ویک اینڈ تو فارغ ہوتے ہیں۔ ویک اینڈ پر انہیں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہاں تو 40,35 مربیان ہو چکے ہیں۔ آپ ان کے پروگرام بنا سکتے ہیں۔ آج سے چار سال پہلے تو آپ کہہ سکتے تھے کہ یہاں مربیان کی کمی ہے۔ اب تو صرف بہانہ ہے۔ مربیان کو Involve کریں۔ ان کو تو وقت دینا چاہئے اور جو نہیں دیتے ان کے بارہ میں مجھے لکھیں۔ اکثر مربیان جو یہاں یا یوکے یا جرمنی جامعہ سے پڑھے ہوئے ہیں میں ان کو کہتا ہوں کہ مہینہ میں بیوی بچوں کے لئے ایک Weekend ملے گا۔ باقی تین Weekends بہرحال جماعت کو دینے ہیں۔ یہاں بھی دو بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بھی اپنے ساتھیوں کو جا کر بتا دیں گے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ کینیڈا میں جو مربیان ہیں وہ زیادہ (داعی الی اللہ) ہیں یا مربی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مربی اور (دعوت الی اللہ) ایک ہی چیز ہے۔ جب وہ آپ کی اصلاح کر رہا ہے تو وہ مربی ہے۔ جب وہ باہر جا کے کسی کو (دعوت الی اللہ) کر رہا ہے۔ (دین) کے بارہ میں بتا رہا ہے تو وہ (داعی الی اللہ) ہے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ کئی نومبائعین سے رابطہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن جن کے ذریعہ سے بیعتیں ہوتی ہیں وہ کام نہیں کرتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسے لوگ دس، پندرہ یا بیس Percent ہوتے ہیں لیکن اکثریت تعاون کرتی ہے اور جواب دیتی ہے۔ آپ بھی ایک دو دفعہ کہتے ہیں اور پھر تیسری دفعہ کہتے ہیں کہ یہ تو مصیبت ہے، اب میں نہیں کہوں گا۔ حالانکہ خدام الاحمدیہ کا کام ہے کہ مستقل کوشش کرتے چلے جانا۔ کوشش کرتے رہیں۔ ان کو کہیں چلیں آپ نے رابطہ نہیں رکھنا تو ہمیں بتا دیں، ہمیں اس کا نمبر دے دیں۔ ہم خود رابطہ رکھ لیں گے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور انور کی آمد سے کافی زیادہ نومبائعین پروگراموں میں شامل ہوئے ہیں۔ تو درخواست ہے کہ اگر حضور انور ہر سال دورہ کریں تو آپ کی آمد کی وجہ سے کافی لوگ آجائیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سال میں 365 دن ہوتے ہیں اور 209 ملک ہیں۔ اگر میں ہر ملک میں ہر سال جاؤں تو پھر بیٹھ کر کوئی کام نہیں کروں گا۔ اس طرح تو میں 250 دن ملک سے باہر ہی رہوں گا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے اتنا بھی کوئی خاص اثر نہیں ہو رہا۔ پیس ولیج میں 525 خدام اور 400 انصار ہیں جو کہ تقریباً 900 بن جاتے ہیں اور میرا خیال ہے یہاں اس (بیت) میں 650 سے 700 نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ویسے آج ویک اینڈ کی وجہ سے حاضری کچھ بہتر تھی۔ تو اگر یہ سب لوگ آجائیں تو (بیت) بھری ہونی چاہئے بلکہ Overflow ہونا چاہئے۔ لیکن صبح فجر کی نماز پر آخری دو تین صفیں خالی ہوتی ہیں۔ تو میرے یہاں آنے سے کتنا فرق پڑا ہے؟ وہ تین دن تک تو حاضری ٹھیک تھی پھر چوتھے دن لوگوں نے کہا کہ اب روز اتنا تردد کون کرے۔ اگر میں زیادہ دن یہاں رہوں تو میرا خیال ہے آہستہ آہستہ حاضری اور کم ہو جائے گی۔ تو یہ سوچ ہی غلط ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ سوچ پیدا کرنی چاہئے کہ نمازیں پڑھنی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی خاطر پڑھنی ہیں نہ کہ کسی شخص کی خاطر۔ ٹھیک ہے ایک Attraction تو ہوتی ہے۔ لوگ باہر سے بھی آجاتے ہیں۔ جب میں جرمنی جاتا ہوں (حالانکہ وہاں زیادہ Frequent جاتا ہوں) تو لوگ گرمیوں میں بھی چالیس چالیس کلومیٹر دور سے صبح فجر کی نماز پڑھنے آجاتے ہیں جب نماز بھی 4 بجے ہو رہی ہوتی ہے اور رات کو دس، ساڑھے دس بجے عشاء کی نماز پڑھتے ہیں۔ پتہ نہیں انہیں سونے کا وقت ملتا ہے یا نہیں۔ لیکن یہاں کینیڈا میں تو قریب قریب کی جو جماعتیں یا مجالس ہیں وہاں سے بھی نہیں آتے۔ تو یہ تو سوچ کی بات ہے۔ یا تو یہ ہو کہ مجھے نظر آ رہا ہو کہ آخر تک صفیں بھری ہوئی ہیں۔ لیکن آپ لوگ تو تین ہفتے میں بدل گئے۔ اگر سارے خدام آجائیں تو پھر آخری دو صفیں صرف خالی رہنی چاہئیں۔ اس لئے آپ لوگ خود بھی کوشش کریں۔ سارا کچھ مجھ پر نہ ڈال دیں۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ اگر کوئی خادم Drug میں ملوث پایا جاتا ہے تو کیا کرنا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ ان کو قریب لانا چاہئے۔ اپنے خدام یا عہدیدار جو مضبوط کریکٹر کے ہیں اور جن کا اپنا ایمان بھی مضبوط ہے اور یہ بھی پتہ ہے کہ وہ ان کی دوستی میں نشہ میں نہیں چلے جائیں گے ان کو اس میں Involve کریں۔ ٹیمیں بنائیں جو ان کو قریب لانے کی کوشش کریں۔ لیکن ان کو Under Observation رکھنا ہے۔ پوری Vigilance ہونی چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ وہ آکر چار اور لوگوں کو نشہ میں ڈال دے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ ہمیں Parents کی طرف سے سپورٹ نہیں ملتی۔ جب انہیں بتایا جاتا ہے کہ آپ کا بیٹا نمازوں پر نہیں آ رہا تو وہ صاف کہہ دیتے ہیں کہ لائف Busy ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: والدین کے پاس جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر طفل ہے تو وہ اور بات ہے۔ پھر تو والدین سے ہی کہیں گے۔ لیکن اس کے بعد وہ Parents کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ والدین نے کیا کرنا ہوتا ہے؟ انہوں نے تو اپنی شرمندگی بچانے کے لئے یہی کہنا ہے کہ Life Busy ہے۔ خدام کے ساتھ آپ کا اپنا Personal Contact ہونا چاہئے۔ یہ شکایتیں کرنے کی عادت چھوڑیں۔ جو شخص بیمار ہے اس کا علاج کریں۔ Parents کو صرف بتا دیں کہ یہ مسئلہ ہے۔ باقی ان سے یہ کہنا کہ تم اپنے بچوں کو کچھ کہو تو انہوں نے کوئی نہیں کہنا اور نہ وہ کہہ سکتے ہیں بلکہ آگے الٹے جواب دے دیتے ہیں۔ اگر سارے شریف ہوتے تو پھر آپ کی ضرورت کیا تھی؟ آپ سے مراد خدام الاحمدیہ کی تنظیم ہے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور ہم نے ایک ادارہ قائم کیا ہے جہاں ہم خدام کو Certification وغیرہ کی ٹریننگ دیتے ہیں۔ اسے کس طرح مزید فعال بنایا جائے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے تو نہیں پتہ آپ لوگ کس طرح کام کر رہے ہیں۔ لیکن جیسے بھی کر رہے ہیں وہاں خدام کو ہر قسم کا ہنر سکھائیں۔ جو پڑھائی نہیں کر سکتے ان کو کوئی نہ کوئی Skill سکھانی چاہئے تاکہ وہ کسی Profession میں چلے جائیں۔ کارپنٹر ہے، پلمبر ہے، مکینک ہے، الیکٹریشن ہے یا آٹو مکینک ہے اس طرح کے ہنر سکھاتے رہیں تاکہ انہیں کوئی Job ملے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ یہاں Marijuana کو Legalize کرنے لگے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امریکہ والے بھی Marijuana کو Legalize کرنے لگے ہیں اور یہاں بھی شاید کچھ کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ ہالینڈ میں بھی ساری Drugs جائز ہی ہیں لیکن وہاں ہماری لڑکے اتنے Involve نہیں ہیں۔ شاید 10 فیصد ہوں لیکن 80 فیصد نہیں ہیں۔ یہ تو آپ لوگوں کو کوشش کرنی پڑے گی۔

اس کے بعد ایک خادم نے Sex Education کے حوالہ سے دریافت کیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک تو یہ ہے کہ پرائمری کے بچوں کو اتنا پتہ ہی نہیں ہوتا۔ وہ تو گھروں میں ماں سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ ماں کو اگر پتہ ہو تو جواب دے دیتی ہے کہ یہ غلط ہے۔ لیکن اکثر مائیں کہتی ہیں کہ چپ کر جاؤ، ہمیں نہیں پتہ۔ ایک تو جب تک مائیں Educate نہیں ہوں گی اس وقت تک بچوں کو نہیں سنبھالا جا سکتا۔ باقی جہاں تک بڑے بچوں 14,13 سال کی عمر کے بچوں کا سوال ہے تو آپ ان کو سیکس ایجوکیشن نہ بھی دیں تو جب وہ بالغ ہوتے ہیں تو یہاں ان کو ویسے ہی پتہ لگ جاتا ہے۔ تیرہ چودہ سال کی عمر میں اکثر بچے بالغ ہو جاتے ہیں تو جب یہاں سکولوں میں آپس میں ملتے جلتے ہیں تو انہیں ویسے ہی Sex کا سارا پتہ ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس لئے بتاتے ہیں کہ اس کے نقصانات کا پتہ ہو۔ لڑکی کو کہہ دیتے ہیں کہ تم نے Pregnant نہیں ہونا ہے۔ یہ نہیں کہتے کہ تم نے Sex نہیں کرنا۔ صرف Pregnant نہیں ہونا باقی جو مرضی کرو۔ تو اس قسم کی باتوں کے حوالہ سے ان کی شروع میں ہی تربیت ہونی چاہئے۔ یہ ناصرات اور لجنہ کا بھی کام ہے اور خدام الاحمدیہ کا بھی کام ہے کہ بچوں کی شروع میں ہی تربیت کریں۔ اسی طرح گھروں میں ماؤں کا بھی کام ہے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ انہوں نے یہ آپشن دی ہوئی ہے کہ اگر آپ اپنے بچوں کو ان کلاسوں سے نکالنا چاہیں تو نکال لیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر Option ہے تو پھر آپ نکالنا چاہیں تو نکال لیں۔ جہاں کر سکتے ہیں وہاں کر لینا چاہئے۔ لیکن سارے والدین کو بھی تو ان باتوں کی Awareness ہونی چاہئے۔ والدین بھی اور خدام الاحمدیہ بھی یہ Awareness پیدا کریں۔ اکثر تو بچوں کو پتہ نہیں لگتا۔ ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ بلکہ انگریزوں کو بھی نہیں آرہی ہوتی۔ لیکن جب تیرہ چودہ سال کی عمر آتی ہے تو آپ ان کو نہ بھی پڑھائیں تو یہ اپنے دوستوں سے جن کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، فلمیں دیکھنے سے اور اب تو ہر ایک کے پاس Cell Phone میں سب کچھ آ رہا ہوتا ہے۔ تو وہ ان چیزوں سے پتہ کر لیتے ہیں بلکہ آپس میں Discussion کر کے ہی ان کے خیالات بدل رہے ہوتے ہیں۔ اسی لئے تو آپ لوگوں نے زیادہ کوشش کرنی ہے۔ والدین کو بتائیں جو والد خدام الاحمدیہ میں ہیں ان کو بھی بتائیں کہ اپنے بچوں کو اپنے ساتھ Attach کریں اور انہیں بتائیں کہ یہ یہ برائیاں ہیں۔ اگر والدین ہی ان چیزوں میں ملوث ہیں تو بچوں کی کیا تربیت کریں گے؟ بڑوں اور چھوٹوں دونوں کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ یہاں Marijuana کی دکانیں کھلنا شروع ہو گئی ہیں اور بآسانی مل جاتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دکانیں تو اب کھلیں گی۔ اسی لئے تو لڑکے زیادہ پی رہے ہیں۔ آپ نے لڑکوں کو سنبھالنا ہے۔ آپ دکانیں تو نہیں بند کرا سکتے۔ یہی کوشش کرنی ہے کہ سب کو بچپن سے سنبھال لیں۔ میں نے یہی تو کہا ہے کہ بچپن سے کوشش کرتے چلے جائیں۔ اطفال الاحمدیہ میں بھی اور خدام الاحمدیہ میں بھی اور والدین کو بھی اس کے نقصانات کے بارہ میں وقتاً فوقتاً سرکلر جاتا رہنا چاہئے۔ کوشش تو تب ہی ہوگی جب بار بار مختلف طرز پر یاد دہانیاں ہوں گی۔ اس کے باوجود اگر کوئی نشہ میں پڑے گا تو اسے خود ہی اس کے نقصان کا پتہ لگ جائے گا۔ اب ہالینڈ میں بھی یہ کھلے عام ملتی ہے لیکن وہاں تو سارے نشہ نہیں کر رہے ہوتے۔ تو اس حوالہ سے آپ لوگوں نے کوشش کرنی ہے۔ ہر کیس کو دیکھ کر اصول بنا لیں اور گائیڈ لائن Draw کر لیں کہ اس کا کس کس پر اور کس طرح اطلاق کرنا ہے۔ یہ دیکھنا ہے کہ آپ نے ہر انفرادی کیس کو کس طرح Deal کرنا ہے۔ اس کے لئے تربیت کے شعبہ کو بہرحال فعال ہو کر کام کرنا ہوگا۔

اس کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ کیا خدام الاحمدیہ کو Dedicatedly کوئی مربی لینے کی اجازت مل سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر خدام الاحمدیہ کو ضرورت ہے کہ وہاں کسی (مربی) کی Appointment ہو تو باقاعدہ لکھ کر دیں۔ اب میں نے یوکے میں وہاں اعتماد کے شعبہ کو ایک مربی دے دیا ہے۔ اجازت کا سوال نہیں ہے۔ اس کے لئے درخواست لکھیں کہ یہ ہماری درخواست ہے۔ آپ لکھ کر دیں تو میں دیکھوں گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ دو بجکر تیس منٹ پر ختم ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(جاری ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

26

نیشنل مجلس عاملہ جماعت کے ممبران کو ہدایات، حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو کی سعادت اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

30/اکتوبر 2016ء

﴿حصہ دوم آخر﴾

حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو کی سعادت

بعدازاں پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر تشریف لائے۔ جہاں نیشنل مجلس عاملہ جماعت کینیڈا عاملہ خدام الاحمدیہ، جلسہ سالانہ کے شعبہ جات اور دوسرے مختلف جماعتی عہدیداران اور شعبہ جات نے درج ذیل 31 گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

قافلہ ڈرائیورز، GTA سیکشن، جلسہ سالانہ ناظمین، رابطہ ناظمین، خدمت خلق ناظمین، جلسہ گاہ ناظمین، مربیان کرام، مشن ہاؤس سٹاف اور مختلف شعبہ جات کے کارکنان، نیشنل مجلس عاملہ جماعت کینیڈا، MTA اینڈ آڈیو ٹیم، نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ، احمدیہ گزٹ ٹیم، پرائیویٹ سیکرٹری اینڈ تبشیر Correspondence ٹیم، مجلس عاملہ پیس ویلج، مجلس عاملہ جماعت Vaughan، مجلس عاملہ جماعت Weston، مجلس عاملہ جماعت Brampton، مجلس عاملہ جماعت Mississauga، احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن، مجلس انصار سلطان القلم، AMJ Inc، حفاظت خاص ٹیم، میڈیا ٹیم، قضاء بورڈ، پچاس سالہ کھیلوں کے مقابلہ جات باسکٹ بال ونر ٹیم، فٹ بال ونر ٹیم، مختلف مقابلہ جات کے ونرز، نیشنل جنرل سیکرٹری ڈیپارٹمنٹ، Refugee Settlement ٹیم، عمومی والنٹیرز، خدمت خلق پارکنگ ٹیم، خدمت خلق سیکیورٹی ٹیم۔

فیملی ملاقاتیں

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لے آئے۔ جہاں فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں بارہ خاندانوں کے 52 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان سبھی افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔

نیشنل عاملہ جماعت کو ہدایات

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنرل سیکرٹری صاحب سے جماعتوں کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ کینیڈا کی کل 45 جماعتیں ہیں اور 8 امارتیں ہیں اور سب جماعتوں سے باقاعدہ رپورٹیں آتی ہیں۔

اس کے بعد کینیڈا کے نائب امیر خلیفہ عبدالعزیز صاحب نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ان کے سپرد دفتری دعوت الی اللہ اور فنانس کا کام ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کے معاونین بھی ہیں؟ جس پر انہوں نے بعض نام بتائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو سب بوڑھے ہیں۔ آپ نے سارے ایسے ہی رکھے ہوئے ہیں؟

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ: ان کو تین نائبین دیں جن کی عمر چالیس اور پینتالیس کے درمیان ہو۔ مجھ سے منظوری لیں۔ سیکنڈ لائن تیار کریں۔ یہ کوئی کمال نہیں کہ ہم بڑا کام کر رہے ہیں۔ کمال یہ ہے کہ اپنے پیچھے Trained لوگ چھوڑ کر جائیں۔ جو آپ سے زیادہ کام کرنے والے ہوں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کے سیکرٹری دعوت الی اللہ سے استفسار فرمایا کہ آپ نے (دعوت الی اللہ) کا پلان کیا بنایا ہے؟

اس پر سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ نے عرض کیا کہ ہر پاکستانی کو ایک ہفتہ دعوت الی اللہ کے لئے کہا گیا ہے۔ حضور انور کا ارشاد تھا کہ جو امیگرنٹ ہیں یا جو Refugees ہیں وہ شکرانے کے طور پر ایک ہفتہ دعوت الی اللہ کے لئے صرف کریں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان اور غیر پاکستانی کی پابندی کیوں ہے؟ شکرانہ تو ہر ایک نے دینا ہے چاہے وہ امیگرنٹ ہے یا کسی Skill Labour کی کیٹگری میں آیا ہے یا ریفیوجی بن کر آیا ہے۔ شکرانہ تو ہر ایک کو ادا کرنا پڑے گا۔ کون ہے جس کو حکومت کینیڈا نے دعوت نامہ بھیجا کہ تم یہاں آجاؤ ہم تمہارے بغیر چل نہیں سکتے۔ آدھے امیگرنٹس تو وہ کام ہی نہیں کرتے جس کام کی وجہ سے انہیں امیگریشن ملی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر، انجینئر یا کسی اور کام کی امیگریشن لے کر آتے ہیں لیکن یہاں آکر ٹیکسیاں چلاتے ہیں اور اس میں بھی ٹیکس بچاتے ہیں۔ انہیں تو شکرانہ ادا کرنا چاہئے۔ اس لئے ان کو بھی (دعوت الی اللہ کے) پروگراموں میں شامل کریں۔ میں نے دیکھا ہے یہاں دنیاداری زیادہ ہوگئی ہے۔ دنیاداری کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ایک طرف آپ لوگ اچھے اچھے بلند آواز میں نعرے لگا رہے ہوتے ہیں دوسری طرف جو عملی کام ہے اس میں کافی سستی ہے۔ تین چار سال پہلے آپ نے (دعوت الی اللہ) کا ایک مرتبہ پلان بنایا تھا۔ میں نے دو چار دفعہ آپ کی تعریف بھی کر دی کہ دور دراز علاقہ میں گئے اور چرچوں میں جا کر پروگرام کئے۔ مگر چرچوں میں ایک دو دفعہ گئے اور مخالفت ہوئی تو آپ لوگوں نے (دعوت الی اللہ) کا پروگرام ختم کر دیا۔

اس پر سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ نے عرض کیا کہ اب اسے پھر شروع کیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تین سال تو یہ معاملہ ٹھنڈا رہا۔ اگر کیا بھی ہے تو کم از کم مجھے رپورٹیں نہیں آئیں۔ اس سے پہلے غالباً زیادہ رپورٹیں آتی رہی ہیں۔ نارتھ میں بھی چلے گئے۔ دور دور تک سفر بھی کر لئے۔ بعض چرچوں میں بھی چلے گئے۔ لیکن اس کا Follow Up کوئی نہیں ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: (دعوت الی اللہ) کا تو تبھی فائدہ ہے جب باقاعدہ ہو۔ افریقہ میں (مربیان) تھے وہ جب ایک جگہ جاتے تھے اور وہاں جماعت قائم کرتے تھے تو پھر وہاں پیدل جایا کرتے تھے اور مستقل رابطے رکھتے تھے۔ اب ہم نے بہت سی بیعتیں اس لئے ضائع کی ہیں کہ وہاں Follow Up کوئی نہیں۔ اب وہاں Follow Up شروع ہوا ہے اور دوبارہ رابطے بننے شروع ہوئے ہیں، جماعتیں بننا شروع ہوئی ہیں۔ ہر جگہ یہی حال ہے۔ یہ اصول تو ہر جگہ چلے گا۔ (دعوت الی اللہ) کا ایسا پروگرام بنائیں کہ ہر کوئی لیف لیٹس تقسیم کرے جس سے جماعت کا تعارف بڑھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ ایک دفعہ جماعت کے پیغام کا ابتدائی لیف لیٹ دے دو کہ ہم جماعت احمدیہ کا یہ پیغام دیتے ہیں۔ بلکہ اس کے بعد ایک اور لیف لیٹ آنا چاہئے تھا جس میں مزید تعارف ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر آنا چاہئے تھا۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ مختلف علاقوں کے لئے، مختلف نوعیت کے لوگوں کے لئے، ان کی نفسیات کو دیکھ کر لیف لیٹ بنانے چاہئیں۔ پھر دوسرے پروگرام بھی ہیں اور دوسرے (بروشر) Brochure ہیں وہ شائع ہونے چاہئیں۔ ہر ایک کو ملنے چاہئیں۔ (دعوت الی اللہ) میں صرف مذہب کو سامنے رکھ کر (دعوت الی اللہ) نہ کریں۔ اب تو دہریوں کی تعداد مذہب والوں سے زیادہ ہوگئی ہے۔ ان کو سامنے رکھ کر (دعوت الی اللہ) کے پروگرام بنائیں۔ دہریہ کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ آپ پکے...... ہیں یا نہیں؟ یا آپ کا اللہ سے تعلق ہے یا نہیں؟ آپ خدا پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں؟ یا عیسائیت یا (دین) سچا ہے یا نہیں؟ اس کو تو اس سے غرض ہے کہ خدا ہے یا نہیں اور ہم نے یہی چیز اس کو بتانی ہے۔ اس لئے مختلف طبقوں کے لحاظ سے پروگرام بنائیں۔ آپ لوگ ایک پمفلٹ کو لے کر اس کو تقسیم کرتے گئے۔ تین لاکھ، چار لاکھ، پانچ لاکھ، ایک ملین کر لیا۔ اس کے بعد میں نے جو کہا تھا کہ اگلا پمفلٹ آنا چاہئے وہ آیا نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے یہی کہا تھا کہ کچھ لیف لیٹس امن اور (دین) کے بارہ میں ہونے چاہئیں اس کے بعد حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے بارہ میں ہوں تا کہ لوگوں کو توجہ پیدا ہو۔ یہ لوگ جو نہیں مانتے، وہ اس لئے نہیں مانتے کیونکہ ان کو اللہ کی ذات کا کچھ تجربہ نہیں۔ غالباً Ottawa میں کوئی شخص آیا ہوا تھا جس نے کہا کہ مجھے خدا پر کوئی یقین نہیں۔ لیکن میری باتیں سننے کے بعد کہنے لگا کہ مجھے یہ توجہ پیدا ہوگئی ہے کہ شاید خدا ہو۔ اس طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ آخر وہ لوگ جو وہاں آئے وہ کسی کے رابطے کی وجہ سے ہی آئے تھے۔ تو ان رابطوں کو بڑھانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اصل بات یہ ہے کہ ان کو (دین) کا پتہ ہی نہیں باوجود اس کے کہ وہ احمدیوں کو بھی جانتے

ہیں۔ یہ تو پتہ ہے کہ کس کونے کرآنا ہے۔ لیکن اس بندے کو یہ نہیں پتہ تھا کہ احمدیت کیا ہے۔ یہی (دعوت الی اللہ) کا کام ہے کہ جو بھی آپ کا رابطہ ہو چاہے وہ سیاستدانوں سے ہو یا خارجیہ کے شعبہ کے ذریعہ سے ہوا، امور عامہ کے ذریعہ سے ہو یا کسی بھی شعبے کے ذریعے سے ہو۔ جس سے بھی رابطہ ہو اسے احمدیت کا تعارف بھی ہونا چاہئے کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ تاکہ پیغام آگے پہنچے۔ اگر انصاراللہ یوکے ایک لاکھ کی تعداد میں کتاب لائف آف محمدؐ اور ایک لاکھ سے زائد پمفلٹ لوگوں کو دے سکتی ہے تو آپ لوگ بھی جماعتی طور پر دے سکتے ہیں۔ انصاراللہ کی تعداد تو جماعت سے کم ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر یہ بھی ہے کہ آپ کتابیں لفافے میں بند کرکے دے دیتے ہیں۔ آپ کو پتہ نہیں کہ اس شخص نے پڑھی ہے یا نہیں۔ اس لئے اس کتاب کو فروخت کریں۔ جو شخص ایک چیز خریدتا ہے تو وہ پڑھتا بھی ہے۔ بیشک معمولی سی قیمت ہو۔ چاہے ایک ڈالر کی بیچیں۔ جو خریدے گا وہ پڑھے گا۔ میں Boris Johnson جو لندن کا میئر تھا اس کے آفس گیا تھا۔ اس سے قرآن کریم کی باتیں ہورہی تھیں۔ میں نے اس کے شیلف پر دیکھا کہ ایک قرآن کریم پڑا ہوا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ اسے پڑھا بھی ہے؟ تو کہتا ہے جب سے آیا ہے نہیں کھولا۔ ان کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ جا کر رکھ دیتے ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ اس کو تھوڑا سا پڑھو۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ جب تک مستقل رابطہ نہیں ہوگا، اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کچھ لوگ ٹارگٹ کرنے چاہئیں۔ ان کے پاس بار بار جانا چاہئے۔ کچھ سیاستدان، کچھ بڑے لوگ، کچھ پروفیسر ٹارگٹ کرلیں۔ یہ سب آپ کے مستقل رابطے میں ہوں۔ یہ نہیں کہ کینیڈا ڈے ہوگا تو ان سے رابطہ کریں گے یا کرسمس پر کیک بھیج دیں گے۔ ویسے بھی سارا سال رابطہ رہنا چاہئے۔ سیکرٹری امور خارجیہ ان لوگوں سے رابطہ بڑھائیں۔ سال میں دو چار دعوتیں ہو جائیں تو رابطہ ہو جاتا ہے۔ پریس کے لوگوں کے ساتھ بھی رابطہ ہوا۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی مدد کرتا ہے۔ یہ جو میڈیا اور پریس میں جماعت کے حق میں ایک ہوا چلی ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اب آپ اسی بات پر خوش رہیں گے کہ Peter Mansbridge کا ایک انٹرویو ہوگیا تو کافی ہوگیا۔ ہم نے جو حاصل کرنا تھا، کرلیا۔ ابھی تو آپ نے صرف سیڑھی کے کونے پر پاؤں رکھا ہے۔ ابھی تو بہت زیادہ سیڑھیاں چڑھنی ہیں۔ صرف ایک Mansbridge نہ ہو بلکہ سینکڑوں، لاکھوں Mansbridge ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ نے بتایا کہ پچھلے سال میں 4لاکھ 51 ہزار فلائر تقسیم ہوئے۔ اس میں امن کے موضوع سے تعلق رکھنے والے بھی شامل تھے اور بعثت حضرت مسیح موعود اور لائف آف محمدؐ بھی فلائر شامل ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جن لوگوں سے رابطہ کرتے ہیں ان سے بعد میں مستقل رابطہ ہونا چاہئے۔ خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ سے بھی یہی تاثر ملا ہے کہ (دعوت الی اللہ) کے شعبہ میں جو بیعتیں ہوتی ہیں ان میں سے آدھوں سے اس لئے رابطے ختم ہوجاتے ہیں کہ جس Contact کے ذریعہ سے بیعت ہوئی ہوتی ہے وہ آگے Active نہیں ہوتا۔ حالانکہ تین سال بہرحال اس کو تربیت نومبائعین کے تحت رکھ کر اپنے ساتھ چلانا ہوگا۔ جس احمدی کے ذریعہ سے بیعت ہوئی اس کو بھی احساس دلانا ہوگا کہ تم نے یہ بیعت کرالی اور اب یہ نہ سمجھو کہ تم نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ جب تک اس بیعت کو Mainstream کا حصہ نہیں بناتے تب تک فائدہ نہیں۔ ایسی Netting کا کوئی فائدہ نہیں کہ پرندہ ہاتھ میں پکڑا اور اس کے بعد اڑ گیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تربیت نومبائعین سے استفسار فرمایا کہ گزشتہ تین سالوں میں آپ کی جتنی بیعتیں ہوئی تھیں ان میں سے کتنے قائم ہیں؟

اس پر سیکرٹری صاحب تربیت نومبائعین نے بتایا کہ کل تعداد 204 ہے جس میں سے 120 کے ساتھ رابطہ ہے۔ باقیوں کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: 120 کے ساتھ رابطہ ہے تو اس کا مطلب ہے 84 آپ کے رابطہ میں نہیں ہیں۔ تو اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جن کے ذریعہ سے یہ بیعتیں ہوئی تھیں ان کے نام آپ کے پاس ہیں؟ ان سے رابطہ کریں۔ آپ تو جوان آدمی ہیں۔ جوانوں کی طرح کام کریں۔

سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ ان میں سے بعض شادی والی بیعتیں ہوتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو شادی والی بیعتیں ہوتی ہیں تو کیا شادی کے بعد ان سب کی طلاق ہوجاتی ہے؟ جو شادی والی بیعتیں ہیں وہ احمدی تو ہیں۔ آپ سے لڑکا یا لڑکی نکاح فارم پر دستخط کروانے آتے ہیں تو ان سے کہو کہ پہلے تم یہ لکھ کر دو کہ تین سال اپنے خاوند یا بیوی کو (بیعت) میں لے کر آؤ گے۔ کوئی نہ کوئی شرط تو لگائیں۔ بلاوجہ اجازت دینے کے لئے مجھ سے دستخط کروا لیتے ہیں۔ پھر میں نے خطبہ میں یہ بھی کہا تھا کہ جو لوگ شادی کی غرض سے بیعتیں کروا لیتے ہیں یا بعض ویسے بھی اجازت لے لیتے ہیں۔ تو اگر یہ احمدی نہیں بھی ہیں تو کم از کم ان خاندانوں کو (دعوت الی اللہ) کی طرف لائیں۔ تم ایک ایسا احمدی لڑکا بناؤ جو احمدی لڑکی سے شادی کرے۔ میرے ہر خطبہ میں کوئی نہ کوئی پوائنٹ ہوتا ہے۔ ہر شعبہ کو چاہئے کہ پوائنٹ نکال کر اس پر عمل شروع کر دیا کرے۔ اگر سارے سال کے پوائنٹس نکالے جائیں تو بیشمار پوائنٹس آپ کو مل جائیں گے۔

اس کے بعد ایک نائب امیر نے عرض کیا کہ ان کے پاس نیشنل بیت الذکر فنڈ کا شعبہ ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیلگری والے کہتے ہیں کہ ہمیں ایک بڑی (بیت) بنادی ہے، اگر چھوٹی (بیوت) بنائی ہوتیں تو زیادہ اچھی تربیت ہوسکتی تھی۔ چھوٹی (بیوت) مزید بنیں تو تربیت کا کام اور جماعتی نظام بہتر ہوسکتا ہے۔ چھوٹی (بیوت) بنائیں تو اس طرح ہر جگہ تعارف ہوجائے گا۔ سو، سو، ڈیڑھ سو لوگوں کے لئے ایک (بیت) بن جائے تو کافی ہے۔ چھوٹی (بیوت) کے لئے ایک نقشہ بنوائیں۔ احمدی آرکیٹیکٹس اور لوگوں سے مشورہ لیں۔ نقشے بنانا بھی جائیداد کا کام ہے۔ مختلف قسم کے نقشے بنوا کر رکھیں۔ آپ کے ہاں آرکیٹیکٹ سٹوڈنٹ بھی ہیں۔ ان طلباء کا آپس میں مقابلہ کروائیں۔ ان سے کہیں کہ (بیت) بنانے کے لئے ہمیں مشورہ دیں جو ہر علاقے کے موسم کے لحاظ سے Suit کرتا ہو۔ ان آرکیٹیکٹ سٹوڈنٹس سے نقشے بنوانے کے لئے خدام الاحمدیہ سے کام لیں۔ جرمنی میں پڑھنے والے طالبعلموں نے بڑے اچھے اچھے نقشے بنا کر دیئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بھی (بیت) بنانی ہے وہ کہاں بنانی ہے؟ کتنی بڑی بنانی ہے یا کیسے بنانی ہے اس کی عاملہ میں بھی Discussion ہونی چاہئے۔ باقیوں کی رائے بھی سامنے آنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ: اگلے سال کی شوریٰ کے ایجنڈے میں بھی یہ شامل کریں کہ جماعت کو (بیوت) بنانے کے لئے کیا کوششیں کرنی چاہئیں۔ اس کے لئے جماعتیں کوئی لائحہ عمل اور تجاویز پیش کریں۔ جماعتوں کو شامل کریں گے تو پھر ان سے (بیوت) کے لئے فنڈ بھی لے سکیں گے۔ ویسے تو جب آپ لوگ جاتے ہیں تو لوگ اللہ کے فضل سے (بیت) فنڈ میں قربانیاں کرتے ہیں، پیسے بھی دیتے ہیں۔ مجھے بھی لکھتے ہیں کہ مبارک نذیر صاحب آئے تھے اور انہوں نے ایسی دھواں دھار تقریر کی کہ ہم نے اتنا فنڈ اکٹھا کرلیا۔ آپ کی تقریروں سے لوگ پیسے تو دے دیتے ہیں لیکن اب تقریریں یہ بھی کریں کہ (بیوت) کو آباد کریں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری وقف جدید نے بتایا کہ امسال کے ٹارگٹ میں سے اب تک سات لاکھ کے قریب جمع ہوچکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ: خدام الاحمدیہ اور لجنہ سے تعاون کی درخواست کریں۔ ان کو یاد دہانی کروایا کریں۔ لجنہ اور ناصرات کو بھی یاد دہانی کروائیں۔ سال میں ایک دفعہ ریمائنڈر بھیجنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ ہر مہینہ جانا چاہئے۔ سال میں بارہ ریمائنڈر جانے چاہئیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ ہم نے تو کام کر دیا تھا لیکن انہوں نے بات نہیں مانی۔ اگر ایسی بات ہوتو میں سال میں 52 خطبوں کی بجائے ایک ہی خطبہ دیا کروں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تربیت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: تربیت کا شعبہ بڑا اہم شعبہ ہے۔ تربیت کا شعبہ اگر فعال ہوجائے تو (دعوت الی اللہ) کا شعبہ بھی ٹھیک ہوجائے گا۔ مال بھی ٹھیک ہو جائے گا۔ امور عامہ کا شعبہ بھی ٹھیک ہوجائے گا، تحریک جدید اور وقف جدید کے شعبے بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔ جنرل سیکرٹری کو رپورٹیں بھی آنے لگ جائیں گی۔ تو شعبہ تربیت کیا کر رہا ہے؟ اس پر سیکرٹری صاحب تربیت نے عرض کیا کہ حضور انور کا جو خطبہ آیا تھا کہ انفرادی بیماریاں، قومی بیماریوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں اور نقصان پہنچاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں تعلق باللہ اس کا حل ہے۔ اس کے اوپر ہماری شوریٰ کی ایک تجویز تھی۔ اس پر کام ہوا ہے۔ خاکسار چالیس جماعتوں میں اجلاس عام میں گیا ہے اور ان کے ساتھ Interactive Style Discussion کی ہیں۔ ان پروگراموں میں پانچ ہزار سے زائد لوگ آئے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تربیت کا یہ حال ہے کہ آپ کے پیس ولیج میں دو ہزار سے زیادہ لوگ ہیں۔ پانچ سو خدام ہیں۔ چار سو سے زیادہ انصار ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ میرے آنے کی وجہ سے لوگوں میں بہت بیداری ہے اور بڑی تبدیلی آئی ہے۔ اب جبکہ لمبی راتیں بھی ہیں لیکن اس کے باوجود فجر کی نماز میں پچھلی دو تین صفیں خالی ہوتی ہیں۔ میں نے باقی میٹنگز میں بھی کہا ہے اور آپ کو بھی بتا رہا ہوں کہ میں جب جرمنی جاتا ہوں تو گرمیوں میں بھی جب نماز فجر صبح چار بجے اور نماز عشاء رات کو دس، ساڑھے دس بجے ہوتی ہے لوگ پچیس تیس کلومیٹر کا سفر کرکے آئے ہوتے ہیں۔ وہاں کی (بیت) میں بھی سات آٹھ سو کی Capacity ہے۔ وہ پوری طرح بھری ہوتی ہے بلکہ باہر کی طرف Over Flow ہوتا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ دنیاداری کا رجحان چھوڑیں۔ یہاں یہ رجحان زیادہ ہو رہا ہے۔ ہر ملک میں ہو رہا ہے، یورپ میں بھی ہو رہا ہے لیکن پھر بھی

لوگ کم از کم ان دنوں میں سفر کر کے آتے ہیں اور یہاں گھر بیٹھے ہوئے ہیں، سامنے (بیت) ہے پھر بھی دو تین صفیں خالی ہیں۔ تربیت کا یہ بہت بڑا کام ہے۔ نمازوں کی عادت نہیں ڈال رہے تو کیا فائدہ؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نوجوانوں میں Marijuana اور دوسرے نشوں کی عادت بڑھ رہی ہے۔ اس کے لئے انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کو Involve کریں۔ یہ آپ کے رعب سے، دبکے سے، ڈرانے سے ٹھیک نہیں ہوگا۔ اس کے لئے آپ کو انہی لوگوں میں سے مضبوط ایمان والے، مضبوط کریکٹر والے لوگ تلاش کرنے ہوں گے جو نوجوانوں کے ساتھ دوستی کرکے ان کو آہستہ آہستہ اس کے نقصان بتائیں۔ ہالینڈ کی طرح امریکہ میں بھی Marijuana لیگل ہو رہی ہے اور شاید یہاں بھی ہو جائے۔ جب یہ لیگل ہوگئی تو نشے کا اور بھی زیادہ امکان ہے۔ پیس ولیج اور ابوڈ آف پیس کی شکایتیں زیادہ ہیں۔ باقی جگہ بھی ہوں گے لیکن وہاں احمدی پھیلے ہوئے ہیں۔ یہاں لوگ آتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ لڑکے گروپ بنا کر بیٹھے ہوتے ہیں اور نشہ کر رہے ہوتے ہیں اور بڑے وہاں سے آنکھیں جھکا کر گزر جاتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک اپنے اپنے طور پر اگر سمجھانے کی کوشش کرے تو سمجھایا جا سکتا ہے۔ ایک جذباتی Approach بھی ہوتی ہے۔ ان کو کہو کہ تم احمدی ہو، تو احمدیت کیا کہتی ہے؟ (دین) کیا کہتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کیا کہتا ہے؟ تربیت کا کام ہے کہ ان کو یہ Realize کروائیں کہ تم کون ہو اور تم سے کیا توقعات ہیں اور پھر Scientifically بھی ثابت کریں کہ اس کے کیا کیا نقصانات ہیں۔ کوئی کہہ دیتا ہے کہ میری کمر میں درد ہے اس لئے پیتا ہوں۔ کوئی کہہ دیتا ہے کہ میری فلاں تکلیف ہے اس لئے پیتا ہوں۔ میرے خیال میں مرکزی عاملہ میں تو کوئی نہیں پیتا ہوگا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر نیشنل عاملہ کے ممبران اور خدام، انصار اور اطفال کی عاملہ کی نمازوں پر حاضری پوری ہو تو 150 تو اسی سے پورے ہو جاتے ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ بعض اوقات میٹنگ رات دیر تک چلی جاتی ہے جس کی وجہ سے بعض ممبران کہتے ہیں کہ فجر کی نماز پر آنا مشکل ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ کیا ساری رات میٹنگز چلتی ہیں؟ عاملہ کے ممبران ساری رات بھی جاگیں تو ان کا فرض ہے کہ فجر کی نماز پڑھ کر سوئیں اور اگر نیند نہیں آتی تو نہ سوئیں۔ یہ تو بہانے ہیں۔ یہ سب Flimsy Excuses ہیں۔ ایسے لوگ جو یہ کہتے ہیں، چاہے وہ لوکل عاملہ کے ممبر ہیں یا نیشنل عاملہ یا مرکزی عاملہ کے ان کو دو دفعہ وارننگ دیں کہ یہ کوئی بہانہ نہیں ہے اور تیسری دفعہ امیر صاحب کو خط لکھیں اور اس کی کاپی مجھے بھیج دیں۔ ایسا شخص پھر عاملہ کا ممبر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہہ دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا کہ اللہ کو تیرے کام تیری نمازوں سے زیادہ پسند آئے یا اسی قسم کے الفاظ ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود کے لئے تھا، میرے اور آپ کے لئے نہیں تھا۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ جماعت میں بعض مرتبہ Homosexuality جیسے معاملات سامنے آجاتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے خدام الاحمدیہ کو بھی کہا تھا کہ ایسے Issues کو تحمل سے دیکھنا چاہئے اور سننا چاہئے۔ اول تو یہ برائی اس وقت بڑھتی ہے جب کھلی اجازت دے دی جائے۔ میں جانتا ہوں بہت ساری انگریز عورتوں نے بھی بیان کیا ہے کہ ہمارے گھر اچھے بھلے تھے۔ ہم میاں بیوی رہ رہے تھے لیکن جب یہ کلب بن گئے ہیں یا قانون پاس ہوگیا ہے تو لوگ ایک Enjoyment کے لئے یا یہ دیکھنے کے لئے ایسے لوگ کیا کرتے ہیں کلبوں میں جانے لگ گئے ہیں۔ بعد میں وہ ان لوگوں والی حرکتیں شروع کر دیتے ہیں تو یہ تو بتانا پڑے گا۔ باقی جو واقعی Homosexual ہیں ان کو نفسیاتی طور پر بیماریاں ہیں جس کا علاج ہوسکتا ہے۔ میں نے بعضوں کے علاج کروائے ہیں اور وہ ٹھیک ہوگئے ہیں۔ انہوں نے شادیاں بھی کرلیں۔ خود یہ لوگ کہتے ہیں کہ حکومت نے تو ایک بہانہ بنا دیا کہ تم اس کے خلاف بولو گے تو یوں ہو جائے گا اور ایسا ہو جائے گا۔ اس وجہ سے لوگ زیادہ Encourage ہونے لگے ہیں کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لندن میں ایک انگریز ہے وہ پہلے خود اس میں بتلا تھا لیکن اب اس نے اپنے آپ کو ٹھیک کیا ہے اور اب دوسروں کے بھی علاج کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس کے 90 فیصد کیسز کامیاب ہو رہے ہیں۔ اس لئے ایسے کیسوں کو خدام الاحمدیہ کے تعاون سے اور اگر لڑکیوں میں ہیں تو لجنہ کے تعاون سے دیکھنا ہوگا۔ سکولوں میں، کالجوں میں صرف آپس میں گھلنے ملنے سے اور باتیں کرنے سے یہ برائیاں پیدا ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا علاج کرنا ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر کرنا ہوگا۔ جو آپ کی تربیت کی روٹین کی سکیم ہے اس سے کام نہیں چلیں گے۔ ہر طبقہ کے لئے آپ کو ایک سکیم بنانی پڑے گی۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ان کیسز میں کس قسم کی approach ہونی چاہئے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نرم رویہ رکھنا چاہئے اور زیادہ Aggressive نہیں ہونا چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم یہ نہیں کہتے کہ انہیں ماریں یا ان کا سر پھوڑیں یا ان سے نفرت کرنا شروع کر دیں۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام چونکہ بہت نرم دل تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے قوم لوط کے حوالہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں سزا نہ دے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اے ابراہیم! تو اس بات سے کنارہ کرلے اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو تباہ کر دیا۔ سزا دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ وہ اس دنیا میں دے یا اگلے جہاں میں۔ لیکن ہم دین سے ہٹ کر کام نہیں کر سکتے۔ میں کئی جگہ لوگوں کو یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر ایک قوم کو اس لئے تباہ کیا گیا کہ اس میں یہ بھی بہت بڑی برائی تھی تو آج اگر یہی برائی قومی بن جاتی ہے تو کیا اللہ تعالیٰ ان کو تباہ نہیں کرے گا؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر ان میں سے ایک بھی نیک ہوگا تو میں تباہ نہیں کروں گا۔ اس لئے جب تک آپ لوگوں میں نیکیاں ہیں تو اس وقت تک لوگ تباہ نہیں ہوں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ عذاب کیوں نہیں آتا؟ اس لئے نہیں آتا کیونکہ اللہ نے ایک شرط یہ بھی لگائی تھی کہ کوئی ایک نیک ہوگا، کچھ نیک لوگ ہوں گے تو بچ جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ مضمون بڑا کھول کر لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا تھا کہ اگر ایک بھی نیک ہوگا تو میں تباہ نہیں کروں گا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ ساری قوم ہی بگڑ گئی تھی اور جس طرف یہ جا رہے ہیں لگتا ہے کہ ساری قوم کو ہی بگاڑ دیں گے۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ بعض سیاستدان ایسی برائیوں میں بتلا ہیں کیا ہم نے ان کو الیکشن میں جماعتی طور پر Support کرنا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسے سیاستدان جن کے بارہ میں واضح پتہ ہے کہ یہ اس قسم کے ہیں ان کی نہ ہم نے Support کرنی ہے اور نہ مخالفت۔ لوگوں کو Freedom دیں۔ وہ جو چاہے کریں۔ جماعتی طور پر اس کی کوئی پالیسی نہیں ہونی چاہئے۔ اس کے مقابلہ پر دیکھیں کہ دوسرا کس قسم کا ہے۔ اگر دونوں ایسے ہیں تو انہیں چھوڑیں۔ اگر ایک بہتر ہے اور وہ بھی آپ کے پاس آتا ہے تو ٹھیک ہے آپ اس کی Support کردیں لیکن دوسرے کی مخالفت نہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسے لوگوں کے لئے ہمارے پاس Soft Corner یہی ہے کہ ان سے ہمدردی رکھیں، ان کو تباہی سے بچائیں۔ ہمیں اگر ان سے محبت ہے تو محبت کے مختلف معیار ہوتے ہیں۔ ہر جگہ ایک جیسے معیار نہیں ہوتے۔ ماں کی بچے کے ساتھ، خاوند کی بیوی کے ساتھ، بہن کی بھائی کے ساتھ، ماموں کی بھانجے کے ساتھ، یا مختلف رشتوں کی محبت میں فرق ہوتا ہے۔ جو رشتوں میں فرق ہے، وہی محبت میں فرق ہے۔ محبت کی Definition ہر جگہ بدل جاتی ہے اور اس کا معیار بھی بدل جاتا ہے۔ ہمارا ان لوگوں سے محبت کا یہ معیار ہے کہ ہم ان قوموں کو بچانے کے لئے ان کو بتائیں۔ اگر یہ نہیں مانتے تو ان کا اپنا مسئلہ ہے۔ ہاں اگر آپ کا ان سے تعلق ہے اور ان میں سے اگر کوئی (بیت) میں آجائے تو کیا آپ اسے روک دیں گے؟ نہیں! سویڈن میں ایک پریس والے نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا ایسا شخص (بیت) میں آسکتا ہے؟ میں نے یہی کہا تھا کہ اگر کوئی آتا ہے اور نماز پڑھتا ہے یا پڑھتی ہے تو ٹھیک ہے نماز پڑھے اور چلا جائے۔ لیکن اس کا یہ فعل بہر حال ناپسندیدہ ہوگا۔ اس کو ہم سمجھانے کی اس لئے کوشش کریں گے کہ ہمارے دین کے مطابق یہ غلط چیز ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس غلطی کی وجہ سے اس کو سزا نہ ملے۔ اس کو سزا سے بچانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے لوگوں سے تعلقات ختم کرنے کی وجہ سے ہم Isolate ہو جائیں گے تو اگر آپ اللہ کی خاطر ہوں گے تو اللہ اس سے بہتر سامان پیدا کر دے گا۔ اس لئے اس چیز کو دماغوں سے نکال دیں کہ کینیڈا میں جماعت احمدیہ کی ترقی کسی پارلیمنٹ کے ممبر سے ہونی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے۔ جہاں آپ سمجھیں گے کہ ہمارا ان کے بغیر گزارا نہیں وہیں آپ سمجھیں کہ آپ ختم ہوگئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں جو پہلے پرائم منسٹر تھا اس کے دور میں یہ قانون بن رہا تھا۔ میں اس سے ملا تھا اور اس کو میں نے بڑے واضح طور پر کہا تھا کہ اس چیز کو نہ چھیڑو۔ کتنے لوگوں کی خاطر یہ قانون بنا رہے ہیں؟ اس نے کہا صرف پانچ سو ہیں۔ اب قانون بننے کے بعد پانچ سو کے پچاس لاکھ ہوگئے ہوں گے یا شاید اس سے بھی زیادہ ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وہاں ہمارے مشن ہاؤس کے قریب ہماری (بیت) کے سامنے ہی دوسری طرف ایک انگریز عورت رہتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ میرے خاوند کا ایک دوست تھا جس کا میرے خاوند کو پتہ تھا کہ اسے عورت میں کوئی Interest نہیں ہے۔ اس لئے جب میرا خاوند باہر دورے پر جاتا تو اپنے اس دوست کو کہہ جاتا کہ Mary کا پتہ کرتے رہنا۔ لیکن جب سے یہ قانون پاس ہوا ہے اور باقاعدہ کلب بن گئے ہیں اس نے میرے خاوند کو بھی کہنا شروع کر دیا کہ چلو آؤ چلیں Enjoyment کریں۔ تم صرف دیکھنا کہ ہم وہاں کیا کرتے ہیں۔ کلبوں میں جانے کی وجہ سے اس نے پچاس ساٹھ سال کی عمر کو پہنچنے والے مرد کو گندی عادت ڈال

دی۔ یہ تو حالات ہیں۔ یہ قومیں تباہی کی طرف جارہی ہیں۔ محبت یہی ہے کہ ان کو تباہی سے بچائیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
وہاں یوکے میں میں نے دیکھا ہے کہ لوگوں نے آوازیں اٹھانا شروع کردی ہیں۔ان کو خود ہی احساس پیدا ہونا شروع ہوگیا ہے کہ آہستہ آہستہ ان کی نسل ختم ہو جائے گی۔ جب نسل ختم ہوگئی تو یہی تباہی ہے۔ اس لئے ہماری Approach یہ نہیں ہے۔ ہر احمدی کا اپنا ووٹنگ کا Right ہے جسے وہ جہاں چاہتا ہے استعمال کرے۔ جماعتی طور پر کوئی Effort نہیں ہونی چاہئے۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ کچھ قرآن کریم کی آیات اوراحادیث بھی میاں بیوی کے تعلقات کے بارہ میں ہیں۔اس وقت ہمارے سکولوں کے گریڈ 9 اور 10 میں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اس میں سے کسی کا بھی یہ حصہ نہیں ہے۔انہیں معلوم نہیں کہ اس بارہ میں دینی احکام کیا ہیں؟ کیا ہم اس کا سلیبس بنالیں؟

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ باتیں تو بڑی عمر کے بچوں کو پتہ ہونی چاہئیں۔ چھوٹے بچوں کو تو ویسے ہی پتہ نہیں ہوتا۔ میں نے کئی بچوں کو جو پرائمری میں پڑھتے ہیں ان سے پوچھا ہے۔ وہ تو ویسے ہی پریشان ہو جاتے ہیں، انہیں پتہ نہیں لگتا کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ تیرہ چودہ سال کی عمر میں آکر بچے لڑکے اور لڑکیاں دونوں اپنے دوستوں کی وجہ سے خراب ہوتے ہیں۔ اس وقت ماں باپ کا بھی کام ہے کہ ان کو بتائیں کہ برا اور بھلا کیا ہے۔اس بارہ میں (دین) کی تعلیم کیا ہے؟

ماں باپ کو واضح طور پر بتانا چاہئے۔ماں باپ جھجکتے رہتے ہیں۔ پھر باہر کے ماحول کے زیراثر لڑکے اور لڑکیاں جو سیکھتے ہیں وہ کرتے ہیں۔اس لئے یہ تو بہر حال پتہ ہونا چاہئے۔ آخر پرانے زمانے میں بارہ تیرہ سال کی عمر میں شادیاں ہو جاتی تھیں بلکہ اس سے پہلے بھی ہو جاتی تھیں۔ پرانا زمانہ کیا؟ آج سے اسی سال پہلے ہی چودہ چودہ سال کی عمر میں بچے ہو جاتے تھے۔سب کچھ پتہ ہوتا تھا تو ہی بچے ہوتے تھے۔پس جب یہ جوانی کی عمر آجاتی ہے تو یہ ساری باتیں پتہ ہونی چاہئیں۔ ہمارے ماحول میں بارہ سے تیرہ، چودہ پندرہ سال کی عمر میں جوانی آجاتی ہے۔اس عمر میں اچھے برے کی تمیز ہونی چاہئے۔لڑکیوں اور لڑکوں کو پتہ ہونا چاہئے۔پھر ماں باپ کی نگرانی بھی ہونی چاہئے کہ رات کو کیا فلم دیکھ رہے ہیں۔بعض دفعہ آپ بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں۔یہاں تو پتہ نہیں وہاں یوکے میں تو لکھا ہوتا ہے کہ فلاں پروگرام یا فلمیں بچوں کو نہ دکھاؤ۔اس میں مختلف قسم کی فلمیں ہوتی ہیں۔اگر باپ سارا دن بیٹھ کر اس کی ریکارڈنگ دیکھتا رہے گا تو بچوں پر کیا اثر ہوگا۔کئی عورتیں شکایت کرتی ہیں کہ ہمارے خاوند اس طرح بیٹھ کر یہ فلمیں دیکھتے رہتے ہیں اور بچوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ گھر کے ماحول میں میاں بیوی دونوں کو اکٹھے کوشش کرنی ہوگی۔مشترکہ کوشش ہونی چاہئے کہ بچوں کو جو کچھ سکولوں میں بتایا جاتا ہے اس کے علاوہ بھی ہم نے ان کو بتانا ہے۔ماں باپ کو کہنا ہے کہ شرمانا نہیں بلکہ اس ماحول میں آپ کو بتانا ہوگا۔ پھر اب بہت سارے ریفیوجی آرہے ہیں، Gay Asylum Seeker آرہے ہیں۔ ماں باپ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔جب بچے نوگریڈ دس گریڈ میں جائیں گے تو ایک سال میں سب ان کو پتہ لگ جائے گا۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ کیا اس مضمون کو ہم اپنی کلاسوں میں بھی Cover کریں یا صرف ماں باپ کے ذریعہ ہی Cover کروائیں؟

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک تو ماں باپ کے ذریعہ سے بھی کریں اور پھر کلاس میں صرف ان لوگوں کی کلاس ہو جو اس عمر کے گروپ کے ہوں۔ ان سے پوچھا جائے کہ تم سکول میں کیا پڑھ رہے ہو؟ دیکھیں کہ انہیں سکولوں میں کیا پڑھایا جارہا ہے۔ پھر ان کو بتائیں کہ دینی طریق کیا ہے۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے بتایا کہ Pre-Marital کونسلنگ بھی جاری ہے۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن اس کے باوجود مجھے یہاں بہت سی لڑکیاں ملی ہیں جن کو ان کے خاوندوں نے چھوڑ دیا ہے۔ اصلاحی کمیٹیوں کو دوبارہ بنائیں۔ زیادہ Effective ہونی چاہئیں۔

اس کے بعد سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ ان کے ریکارڈ کے مطابق ایلیمنٹری سکول میں 976 لڑکے اور 601 لڑکیاں ہیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
تعلیم کا شعبہ صرف دینی تعلیم کا ہی نہیں بلکہ آپ نے ہر قسم کے Students کا ریکارڈ رکھنا ہوتا ہے۔آپ کے پاس دوتین ہزار Students ہیں۔ تعلیم کے شعبہ کو چاہئے کہ سٹوڈنٹ کو Encourage کریں کہ سائنس میں آگے جائیں۔ میں نے کل Students کی کلاس میں بھی کہا تھا کہ زیادہ سے زیادہ سٹوڈنٹس اور لڑکے خاص طور پر سائنس میں جائیں۔ یورپ میں تو سائنس میں آگے جانے کا رجحان پیدا ہورہا ہے لیکن یہاں نہیں ہے۔لڑکیوں میں بھی نہیں ہے۔یہ رجحان لڑکیوں میں بھی پیدا کرنا چاہئے۔

بعدازاں سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ وہ احمدیہ گزٹ شائع کرتے ہیں۔اسی طرح وکالت اشاعت سے کتابیں منگوانا بھی ان کی ذمہ داری ہے۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس دفعہ کے احمدیہ گزٹ کے ٹائٹل پیج پر میری تصویر لگائی ہوئی ہے۔میں نے تو رسائل کے ٹائٹل پیج پر تصویر دینے سے منع کیا ہوا ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جتنی بھی کتب قادیان میں چھپی ہیں ان کی لسٹیں منگوائیں اور جو کتابیں اس وقت آپ کے پاس نہیں ہیں انہیں منگوائیں اور بیچیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یہاں لائف آف محمدؐ کم قیمت پر شائع ہوسکتی ہے۔اس کا جائزہ لیں کہ اگر کم قیمت پر شائع ہوسکتی ہے تو شائع کرلیں۔ بلکہ جو بھی کم قیمت پر ہوتی ہے۔اس کو شائع کرلیں۔

اس کے بعد سیکرٹری سمعی و بصری نے بتایا کہ اس وقت کینیڈا میں چار پروگراموں کی ریکارڈنگ کی جارہی ہے۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: زیادہ پروگرام ہونے چاہئیں۔آپ کے پاس Potential زیادہ ہے۔کینیڈا کے مختلف علاقوں سے کروائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ نے بتایا کہ ان کے سال میں اوسطاً 17 رشتے ہوتے ہیں۔اس وقت 376 لڑکیاں اور 288 لڑکوں کے کوائف موجود ہیں۔ان کی لسٹ تبشیر لندن بھی بھجوائی تھی۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ ہر مہینہ ان سے پوچھا کریں کہ کتنے رشتے کروائے ہیں؟ جہاں یہ سست ہیں وہاں آپ ان کو تیز کریں اور جہاں آپ سست ہیں یہ آپ کو تیز کریں گے۔

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری امور عامہ سے استفسار فرمایا کہ آپ کے شعبہ کے بارہ شکایتیں آتی رہتی ہیں۔ابھی کل ہی ایک درخواست آئی تھی کہ میں بہت دفعہ امور عامہ کو کہہ چکا ہوں لیکن وہ فیصلہ Implement نہیں کروارہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اصل میں یہاں اعتماد نہیں ہے۔لوگوں کو امور عامہ پر اعتماد ہونا چاہئے۔ لوگوں میں یہ تاثر پیدا ہوگیا ہے کہ یہاں Favouritism بہت چلتی ہے۔ کہتے ہیں مردوں کی باتیں زیادہ سنی جاتی ہیں عورتوں کی کم۔ یا اگر دوست آجائیں تو ان کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے اور دوسروں کو کم۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جہاں لڑکیوں کے مسئلے ہورہے ہیں تو آپ سیدھی طرح کہا کریں کہ تم عدالت جاؤ۔ اگر Domestic Violence کے کیس ہوتے ہیں، دو دفعہ سے زیادہ شکایت ہو تو تیسری دفعہ لڑکی سے کہو کہ تم پولیس کے پاس جاؤ۔ چند لوگوں کو پولیس اندر کرے گی تو خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔اگر جماعت کی بدنامی ہوتی ہے، بیشک ہوتی رہے۔اگر کوئی دو دفعہ ہاتھ اٹھاتا ہے Abuse کرتا ہے تو تیسری دفعہ لڑکی کو کہیں کہ اگر وہ چاہتی ہے تو پولیس میں چلی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ چندہ دہندگان کی تعداد 5490 ہے اور نادہندگان کی تعداد ایک ہزار بارہ ہے۔اس کے علاوہ موصیان کی تعداد 5991 ہے۔ اس میں 1818 پاکٹ منی (Pocket Money) والے ہیں۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصیان اور چندہ عام ادا کرنے والوں کے معیار کا تفصیل سے جائزہ لیا اور فرمایا:
موصیان کا معیار چندہ عام ادا کرنے والوں سے بہتر ہے۔ اس میں ویسے مزید بہتری لائی جاسکتی ہے۔لیکن، اگر چندہ عام دینے والے لوگ اپنے حالات کی وجہ سے نہیں دے سکتے یا کم شرح پر دینا چاہتے ہیں تو آپ کو پتہ ہونا چاہئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان پر زبردستی بوجھ ڈالیں لیکن ان کو بھی علم ہونا چاہئے اور آپ کو بھی کہ وہ اپنے حالات کی وجہ سے پورا چندہ نہیں ادا کر رہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جو سیکرٹریان مال ہیں اور ریجنل سیکرٹریان ہیں وہ Groundlevel پر دورے کریں اور اچھا کام کرنے والے ہوں تو کام میں مزید بہتری آسکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تعلیم القرآن نے اپنے شعبہ کی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ہم نے پچاس سالہ جشن کے سلسلہ میں 313 واقفین عارضی کا پروگرام بنایا تھا۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب آپ 313 پر نہ رہیں، اب تو تین ہزار 313 ہونے چاہئے تھے۔آپ کی جماعت کی تعداد 12 ہزار سے زیادہ ہے اور اس میں صرف 313 کا ٹارگٹ ہے۔ آپ ٹارگٹ ہی تھوڑا رکھتے ہیں۔ بوڑھوں والا ٹارگٹ نہ رکھیں، جوانوں والا رکھیں۔ کم سے کم ایک ہزار کا ٹارگٹ رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تحریک جدید نے بتایا کہ تازہ رپورٹ کے مطابق ان کی ٹارگٹ سے زیادہ وصولی ہوچکی ہے۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

اس کے بعد سیکرٹری جائیداد سے مخاطب ہوتے ہوئے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

کہ:

میں نے کہا ہے کہ آرکیٹیکٹ تلاش کریں جو آپ کو (بیوت) کے نقشے بنا کر دیں۔ Low Cost (بیوت) ہوں۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ Material کم استعمال کرنا ہے یا گنجائش کم رکھنی ہے۔ 150 سے 200 نمازیوں کے لئے (بیوت) بنوانے کا مقابلہ کروائیں۔ دوسری بات آپ اپنا سارا ریکارڈ Computerized کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں جو جماعتی طور پر گھر خریدتے ہیں اور جو مشن ہاؤس، (بیوت) اور دوسری جگہیں ہیں ان سب کی تین سال بعد Repair ہونی چاہئے۔ ہم لوگ ایک دفعہ پراپرٹی بنا لیتے ہیں، اس کے بعد بھول جاتے ہیں اور آئندہ سے مشن ہاؤس اور عمارتوں کے نقشے اس طرح بنائیں جو یہاں کا Architecture اور یہاں کی سہولتیں اور ضروریات کے مطابق بھی ہو اور جماعتی ضروریات کے مطابق بھی ہو۔ یہ نہیں کہ چونکہ اس طرح کا نقشہ بنانے کا رواج ہے اس لئے ویسا بنایا جائے۔ مشنری کا اگر گھر بنانا ہے، مشن ہاؤس بنانا ہے، اس میں پردہ کا انتظام ہونا چاہئے۔ کچن باپردہ ہو، Dining Room میں اگر کوئی مہمان آتا ہے تو اسے Kitchen سے الگ ہونا چاہئے۔ Lounge کا بھی پتہ ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ اگر مرد مہمان آتے ہیں تو عورت کچن یا کمرہ میں بند ہو جائے یا پھر کھلے طور پر سامنے آنا شروع ہو جائے اور بے پردگی ہو۔ ایسی باتوں کو ذہن میں رکھ کر نقشے بننے چاہئیں۔ کم از کم دو بیڈ روم ہونے چاہئیں اور Washroom بھی دو ہونے چاہئیں۔ ٹبوں کا رواج بالکل ختم کر دیں۔ صرف Shower ہونا چاہئے۔ کسی کو ٹب استعمال کرنا آتا نہیں ہے لیکن پھر بھی گھروں میں لگا لیتے ہیں۔ اب کسی کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ Jacuzzi اور ٹب میں بیٹھ کر نہائے۔ یہ صرف فیشن ہے۔ بھیڑ چال نہیں ہونی چاہئے بلکہ اپنی سہولت دیکھنی چاہئے۔ تو اس حساب سے گھروں کے اور مشن ہاؤسز کے نقشے بنوانے چاہئیں۔ میں جہاں بھی رہتا ہوں جیسے سرائے محبت ہے اس میں کافی نقص ہیں۔ پتہ نہیں کس نے بنایا ہے۔ میں آپ کو بتاؤں گا وہ سارے نقص کیسے دور کرنے ہیں۔

اس کے بعد سیکرٹری جائیداد نے بعض پراپرٹیز کے حوالہ سے Presentation دی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Durham میں خریدی گئی عمارت کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: یہاں کوشش کریں کہ مشنری ہاؤس بھی ہو۔ (بیت) بغیر امام کے کوئی چیز نہیں ہے۔ اس عمارت میں کمرے کافی ہیں اور غسلخانے بھی ہیں۔ اس میں (مربی) کی رہائش بن سکتی ہے۔

سیکرٹری وقف نو سے مخاطب ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وقف نو کے حوالہ سے دس پندرہ باتیں تو میں نے خطبے میں بتا دی ہیں اور سپیشل ہونے کے لحاظ سے لائحہ عمل میں نے آپ لوگوں کے سامنے رکھ دیا ہے۔

اس پر سیکرٹری صاحب وقف نو نے عرض کیا کہ سب سے پہلا پلان یہی ہے کہ وہ خطبہ سارے والدین تک پہنچایا جائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر آڈیٹر نے بتایا کہ 67 جماعتوں کا ریگولر آڈٹ کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعتی پراجیکٹس کے اکاؤنٹس آپ کے پاس ساتھ کے ساتھ آنے چاہئیں۔ تا کہ آپ کو پتہ لگے کہ صحیح خرچ کر رہے ہیں یا نہیں؟ پروجیکٹ کے ہر Phase کا پتہ ہونا چاہئے کہ اب تک اتنا خرچ ہو چکا ہے اور اتنا Estimate تھا اور اس سے زیادہ خرچ ہوا۔ آپ کے پاس پوری تفصیل ہونی چاہئے۔ مختلف Stages میں جو بھی Construction ہو رہی ہے اس کا پتہ ہونا چاہئے کہ یہ بنے گا اور یہ خرچ ہو گا۔ آپ دیکھیں کہ وہ اس کے مطابق ہو رہا ہے کہ نہیں۔ آپ آڈیٹر ہیں یہ تو آپ کو پتہ ہونا چاہئے۔ آپ نے وہ کام کرنا ہے جو آڈیٹر کا کام ہے۔ آڈیٹر ہر تیسرے مہینے مختلف Stages کی Expensive کا حساب دیکھتا ہے کہ وہ حساب سے چل رہے ہیں یا نہیں اور محاسب نے اکاؤنٹ کو رجسٹر کرنا ہوتا ہے۔ محاسب نے بس یہاں تک رہنا ہے۔ اس پر اعتراض نہیں کرنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر امیر صاحب نے بتایا کہ فنانس کمیٹی میں آڈیٹر صاحب بطور ممبر نہیں شامل ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: فنانس کمیٹی میں بھی آڈیٹر ہونا چاہئے۔ آپ کے قوانین میں اگر یہ نہیں ہے تو ہونا چاہئے۔ آپ تو یہیں رہتے ہیں اس لئے وقت بھی دے سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جو مختلف شعبہ جات خرچ کرتے ہیں ان کا بھی آڈٹ کرتے ہیں؟

اس پر آڈیٹر صاحب نے بتایا کہ ان شعبہ جات کی Financial Statement کو Review کرتا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا کام دیکھنا یہ ہے کہ سارے بجٹ صحیح چل رہے ہیں یا نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ دعوت الی اللہ سے استفسار فرمایا کہ آپ کے پاس اپنے بجٹ کا پورا Access ہے؟ جتنا چاہے خرچ کر سکتے ہیں؟

اس پر سیکرٹری دعوت الی اللہ نے عرض کیا کہ انہیں بجٹ مل جاتا ہے اور اس کے خرچ میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن جب پانچ ہزار سے زائد خرچ ہو تو ہم Finance Department کو کہتے ہیں کہ اس کو Review کر لیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے اگر بجٹ بنا کر دے دیا کہ یہ یہ خرچ ہو گا اور پھر عاملہ اور شوریٰ نے اس کو پاس کر دیا تو اس کے بعد آپ نے صرف یہ دیکھنا ہے کہ میں نے کام کرنا ہے اور کر کے دکھانا ہے۔ اس پر پیسے مل جانے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ آپ نے لٹریچر شائع کرنا ہے۔ مثلاً آپ نے بجٹ دیا کہ آپ نے پچاس ہزار کی تعداد میں کتاب لائف آف محمد شائع کرنی ہے اور یہ عاملہ اور شوریٰ نے پاس کر دیا تو اس کے بعد Finance کمیٹی کے ریویو کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے تو Finance کمیٹی کو شروع میں بتا دیا کہ اس کام کے لئے اتنا بجٹ ہے تو پھر Finance کمیٹی کا کوئی کام نہیں کہ اس میں روک ڈالے۔

اس پر امیر صاحب کینیڈا نے عرض کیا کہ آمد ساتھ ساتھ آ رہی ہوتی ہے اس لئے اگر کوئی Department شروع میں ہی اپنا سارا بجٹ لینا چاہے تو مشکل ہو جاتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک Department نے سال کے شروع میں ہی خرچ کرنا ہے اور اسی میں ان کا فائدہ ہے تو پھر آپ ان کو کس طرح روک سکتے ہیں؟ اس لئے آپ کے پاس ایک Reserve ہونا چاہئے۔ ایک تو ہر شعبے کے نارمل اخراجات ہوتے ہیں لیکن اگر شعبہ (دعوت الی اللہ) نے یہ پلان بنایا کہ یہ کتاب لائف آف محمد شروع میں ہی شائع کرنی ہے اور اتنی تعداد میں کرنی ہے اور انہوں نے تین مہینے میں یہ کتاب فلاں فلاں جگہ دینی ہے تو ان کی ڈیمانڈ پوری ہونی چاہئے۔ اس طرح کی چیزیں تو اس وقت Review کرنی چاہئیں جب شروع میں بجٹ بنتا ہے۔

فنانس کمیٹی کا یہ کام نہیں ہے کہ آخری وقت میں روکیں ڈالنا شروع کر دے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کینیڈا جماعت ہر چیز آخری وقت میں پلان کرتی ہے۔ پہلے سے کوئی پلاننگ نہیں ہوتی۔ جب آخری وقت آتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ بھی کر دو، وہ بھی کر دو۔ اس لئے فنانس کمیٹی کا کام ہے کہ شروع میں شعبہ جات کے بجٹ ریویو کرے اور ان سے پوچھے کہ تم لوگوں نے یہ بجٹ بنا کر دیا ہے اور اس کو کس کس مہینہ میں خرچ کرنا ہے؟ اور اس کے بعد آپ کے Reserve میں Allocation ہونی چاہئے کہ اس میں سے اتنا (دعوت الی اللہ) کو دیا، اتنا اشاعت کے لئے ہے۔ مثلاً اگر اشاعت والے اگر کوئی کتاب شائع کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ظاہر ہے ایک ہی وقت میں رقم کی ضرورت ہو گی۔ اس لئے فنانس کمیٹی شروع میں ہی اس کے مطابق دیکھا کرے اور شروع میں ہی شعبوں کو بتا دیں کہ تم یہ چیز فلاں مہینہ شائع نہیں کر سکتے تمہیں فلاں مہینے میں بجٹ ملے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب آپ نے ایک مرتبہ بجٹ شوریٰ میں بھی Discuss کر لیا اور منظور کر کے مجھے بھیج دیا تو اس کے بعد فنانس کمیٹی کا کوئی حق نہیں بنتا کہ اس میں روکیں ڈالے۔ ہاں اگر کوئی شعبہ اپنے بجٹ سے زائد جانا چاہتا ہے یا اس میں تبدیلی کرنا چاہتا ہے تو تب اس کو فنانس کمیٹی میں Discuss کریں۔

اس پر آڈیٹر نے عرض کیا کہ پلاننگ میں واقعی کمی ہے۔ جب کوئی چیز فوری لینی پڑتی ہے تو مہنگی ملتی ہے۔ اس میں بہتری لانے کی ضرورت ہے اور اس میں ہر شعبہ کی مدد چاہئے ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی۔ ہر شعبہ کو باقاعدہ پلاننگ کر کے بجٹ منظور کروانا چاہئے۔ اگر ماہوار نہیں بھی دیا تو Quarterly پلان دینا چاہئے۔ اگر پلاننگ کریں تو پھر مسائل نہ ہوں۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بج کر پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 41 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم ایان احمد، مطہر احمد، عروب احمد، محمد ڈروس، جالب احمد آصف، محمود حاشر، کاشف احمد، ثمر محمود، چوہدری نعمان طارق، اوصاف احمد مرزا، عاشر احمد، عمران احمد چوہدری، حسن انعام رانا، عابد بلال اعجاز، نمیر احمد، افضل داؤد، طیب محمود

عزیزہ غزالہ رضوان، لائبہ احمد، زوبیہ عرفان، عائشہ احمد، علیشا احمد، فدیل ڈروس، نیہا شکیل راجپوت، فاتحہ صبوح، زارہ احمد، ماہا احتشام، ماہ رخ بٹ، تہمینہ رسول، نوال اعلیٰ، عاصمہ ماہرین طارق، عائشہ جہاں زیب، وردہ ارشد، منابل شیراز، فرزانہ خالد، احمد اعجاز ضحیٰ، فاطمہ چوہدری، عطیۃ السلام کنول، عائزہ احمد، جویریہ احمد، جاذبہ گھمن

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆......☆......☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا (27)

ٹورانٹو سے روانگی، حضور انور کے تین انٹرویوز، پریس کانفرنس، تقریب آمین اور میڈیا کوریج

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

31 اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت الذکر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ٹورانٹو سے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ٹورانٹو (Toronto) سے سسکاٹون کے لئے روانگی تھی۔ پیس ویلج اور اردگرد کی جماعتوں کے احباب مرد وخواتین اور بچے بچیاں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے نمازوں کی ادائیگی کے بعد سے ہی بشیر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو پر جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ ساری بستی امڈ آئی ہے۔ اس قدر ہجوم تھا کہ پاؤں رکھنے کو جگہ نہیں ملتی تھی۔ بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے بڑے بھی اور چھوٹے بھی، مرد بھی اور خواتین بھی سبھی کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ ان کے اداس اور غمزدہ چہرے ان کے دلی جذبات کی عکاسی کررہے تھے۔ اب وہ گھڑی آپہنچی تھی اور وہ لمحات ان کے سامنے تھے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کی بستی سے رخصت ہونے والے تھے۔

ایک بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہوگئے۔ نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے اور السلام علیکم حضور! کی صدائیں ہر طرف سے آنے لگیں۔ بچے بچیاں الوداعی گیت گا رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے چوہدری اعجاز احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کے ایک بیٹے اعزاز احمد خان صاحب کینیڈا میں مربی سلسلہ ہیں اور دوسرے بیٹے آصف احمد خان صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا میں درجہ خامسہ کے طالبعلم ہیں۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں گھر آنے کی درخواست کی تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بشیر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو پر کھڑے اپنے عشاق کے پاس تشریف لے گئے، یہ لوگ راستہ کے دونوں جانب ہزارہا کی تعداد میں کھڑے تھے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کے درمیان چلتے ہوئے آخر تک گئے اور مسلسل اپنا ہاتھ بلند کرکے ان کے سلام اور نعروں کا جواب دیتے، لوگ مسلسل رو رہے تھے۔ ہر ایک کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

پھر اسی راستہ پر حضور انور واپس اپنی رہائش گاہ تک تشریف لائے جہاں قافلہ کی گاڑیاں تیار کھڑی تھیں۔ حضور انور نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ پولیس کے بارہ موٹر سائیکلز کے Escort میں ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

حضور انور کی گاڑی انتہائی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ حضور انور نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرلیا اور اپنے عشاق کو مسلسل ہاتھ ہلاکر ان کے عشق ومحبت اور فدائیت کے اظہار کا جواب دیتے رہے، ایک ناقابل بیان منظر تھا۔ اسی منظر میں گاڑی پیس ویلج کی سڑکوں اور گلیوں میں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی پیس ویلج سے باہر آئی اور ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہوچکی تھی۔ قریباً اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ایئرپورٹ پر تشریف لے آئے اور سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ مقامی انتظامیہ نے دوپہر کے کھانے کا انتظام اسی لاؤنج میں کیا ہوا تھا۔

پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک پروٹوکول انتظام کے تحت جہاز پر سوار ہونے کے لئے لاؤنج سے روانہ ہوئے۔ پروٹوکول آفیسر جہاز کے دروازہ تک حضور انور کے ساتھ آئی۔

ایئر کینیڈا کی پرواز AC1129 چار بجکر بیس منٹ پر ٹورانٹو سے سسکاٹون (Saskatoon) کے لئے روانہ ہوئی۔

ٹورانٹو سے سسکاٹون تک کے اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ 14 احباب کو سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جن میں امیر صاحب کینیڈا مع اہلیہ، ایک نائب امیر صاحب، جنرل سیکرٹری صاحب، موجودہ اور سابقہ صدر خدام الاحمدیہ، نائب صدر خدام الاحمدیہ، صدر لجنہ اماء اللہ، بشیر احمد ناصر صاحب فوٹوگرافر، سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ، سید عامر سفیر صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور ملک طارق ہارون صاحب واقف زندگی امریکہ (ممبر سٹاف ریویو آف ریلیجنز) اور ڈاکٹر تنویر احمد صاحب (امریکہ) جو قافلہ کے ساتھ اس سارے سفر میں ڈیوٹی پر ہیں شامل تھے۔

ایئر کینیڈا کی پرواز AC1129 قریباً تین گھنٹے بیس منٹ کے سفر کے بعد سسکاٹون کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بجکر چالیس منٹ پر سسکاٹون کے ایئرپورٹ پر پہنچی۔ (سسکاٹون کا وقت ٹورانٹو سے قریباً دو گھنٹے پیچھے ہے)

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو ملک عبدالباری صاحب نائب امیر کینیڈا، سید تنویر احمد شاہ صاحب ریجنل امیر سسکاٹون آصف خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس موقعہ پر صوبہ Saskatchewan کے دارالحکومت Regina سے درج ذیل حکومتی سرکردہ افراد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے بذریعہ جہاز سفر کرکے سسکاٹون پہنچے تھے۔

آنریبل Don Morgan ڈپٹی وزیراعلیٰ صوبہ Saskatchewan موصوف تعلیم اور لیبر (Labour) کے منسٹر بھی ہیں۔

آنریبل Gordon Wyant اٹارنی جنرل، منسٹر آف جسٹس

David Buckingham ممبر آف صوبائی پارلیمنٹ

Eric Olauson ممبر آف صوبائی پارلیمنٹ

محمد فیاض صاحب ممبر آف صوبائی پارلیمنٹ (موصوف اللہ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں)

ان سب مہمانوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

ان سب حکومتی افراد کو صوبہ Saskatchewan کے وزیراعلیٰ Hon. Brad Wall نے ایک سپیشل جہاز کے ذریعہ ریجائنا (Regina) سے سسکاٹون بھجوایا تھا۔

ایئرپورٹ لاؤنج میں مہمانوں سے گفتگو

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاؤنج میں تشریف لے آئے اور ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی۔

بیوت کے افتتاح کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ریجائنا اور لائیڈ منسٹر (Lloyd Minister) میں (بیوت) کے افتتاح میں یہاں سسکاٹون میں (بیت) زیرتعمیر ہے ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ ریجائنا میں باقاعدہ (بیت) کی تعمیر ہوئی ہے جبکہ لائیڈ منسٹر میں ایک عمارت کو (بیت) میں تبدیل کیا گیا ہے۔ حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ان دونوں جگہوں پر ہماری کمیونٹی زیادہ بڑی نہیں ہے جبکہ یہاں سسکاٹون میں جماعت کی تعداد ہزار، بارہ سو سے اوپر ہے۔

کچھ وقت کے لئے حضور انور یہاں تشریف فرما رہے، آخر پر ان حکومتی افراد نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

چھ بجکر پانچ منٹ پر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے تو ایک پولیس آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور عرض کیا کہ پولیس کا سکواڈ آپ کے لئے تیار ہے۔

چنانچہ یہاں سے قافلہ پولیس کے Escort میں روانہ ہوا۔ پولیس کی تین گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا اور ہر طرف سے راستہ کلیئر کیا۔ قریباً پندرہ منٹ کے سفر کے بعد چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Marriott میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں صدر جماعت سسکاٹون فہیم چوہدری اور بعض جماعتی عہدیداران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

مقامی جماعت نے نمازوں کی ادائیگی اور دوسرے مختلف جماعتی پروگراموں کے لئے ہوٹل سے دس منٹ کی مسافت پر Prairieland Park میں ایک وسیع وعریض ہال حاصل کیا ہوا تھا

اوراس دورہ کے دوران اسے بطور سنٹر استعمال کیا اور اس کے اندر ہی مختلف حصے کرکے، مختلف پروگراموں کے انعقاد کے لئے تیار کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق سات بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور پولیس کے Escort میں اس سنٹر کے لئے روانگی ہوئی۔

سات بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس سنٹر میں تشریف آوری ہوئی۔ سنٹر کے مین دروازہ پر صدر جماعت فہیم چوہدری صاحب اور مربی سلسلہ سسکاٹون خالد منہاس صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے اندر تشریف لے گئے جہاں مقامی جماعت نے نعرے بلند کرتے ہوئے بڑے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا بچوں اور بچیوں کے گروپس نے خیرمقدمی دعائیہ گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اس کے بعد کچھ دیر کے لئے خواتین کے ہال میں بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

سسکاٹون (Saskatoon) صوبہ Saskatchewan کا ایک بڑا شہر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس صوبہ کا یہ دوسرا دورہ ہے۔ سال 2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 20 جون کو سسکاٹون تشریف لائے تھے اور یہاں دوروز قیام فرمایا تھا۔ اس وقت یہاں جماعت کی تعداد بہت محدود تھی۔ جماعت نے یہاں 1996ء میں ایک عمارت بطور مشن ہاؤس خریدی تھی۔ اس میں ایک ہال نما کمرہ مردوں کے لئے اور دوسرا خواتین کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ لائبریری اور دفتر کی سہولت ہے۔

سال 2005ء کے سفر میں اسی مشن ہاؤس میں نمازوں کی ادائیگی اور دیگر پروگرام ہوئے تھے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد ہزار سے آگے بڑھ چکی ہے۔ اس لئے نمازوں کی ادائیگی اور دوسرے پروگراموں کے انعقاد کے لئے ایک وسیع وعریض ہال بطور سنٹر عارضی طور پر حاصل کیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ سسکاٹون نے اپنی بیت اور سنٹر کی تعمیر کے لئے 16 ایکڑ کا ایک قطعہ زمین 1988ء میں خریدا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے سال 2005ء کے سفر کے دوران اس کا معائنہ فرمایا تھا اور دعا کروائی تھی اور بیت کی تعمیر کے حوالہ سے نقشہ جات بھی ملاحظہ فرمائے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک بڑی خوبصورت وسیع وعریض بیت اور جماعتی سنٹر اور مشن ہاؤس تعمیر کے آخری مراحل میں ہے اور انشاء اللہ العزیز سال 2017ء میں اس بیت اور پورے کمپلیکس کی تعمیر مکمل ہوجائے گی اور کینیڈا کی سرزمین پر ٹورانٹو، کیلگری اور وینکوور کے بعد یہ چوتھی بہت بڑی وسیع وعریض بیت اور جماعتی سنٹر، مشن ہاؤس، گیسٹ ہاؤس، دفاتر، لائبریری اور ملٹی پرپز ہال پر مشتمل ایک بڑا کمپلیکس ہوگا۔

یکم نومبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پروگرام کے مطابق صبح سات بجے Prairieland Park سنٹر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ سسکاٹون میں سورج ان دنوں آٹھ بجے کے بعد طلوع ہوتا ہے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

ہوٹل سے نماز فجر کے لئے جاتے ہوئے اور پھر واپس آتے ہوئے پولیس نے Escort کیا اور پولیس کی تین گاڑیاں قافلہ کے ساتھ رہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Prairieland سنٹر میں تشریف لے آئے۔ جہاں حضور انور کی آمد سے قبل ہی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹ انٹرویوز اور پریس کانفرنس کے انعقاد کے لئے موجود تھے۔

حضور انور کا انٹرویو

سب سے پہلے جرنلسٹ John Gormeley نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ موصوف CKOM News کے نمائندہ ہیں جو کہ سسکاٹون میں خبروں اور معلومات کا سب سے زیادہ مقبول سٹیشن ہے۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ ہمیں خلیفۃ المسیح کی صوبہ Saskatchewan آمد پر بے حد خوشی ہوئی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد جرنلسٹ نے سوال کیا کہ احمدی احباب تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور تقریباً 50ہزار یہاں کینیڈا میں مقیم ہیں۔ آپ کی کمیونٹی کا کینیڈا سے کیسا تعلق ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی احباب جو یہاں آباد ہیں وہ یہاں کے شہری ہیں۔ اس ملک کے لئے ان کے ویسے ہی جذبات ہیں جو کسی بھی محب وطن کے اپنے ملک کے لئے ہوتے ہیں۔ آنحضور ﷺ کی حدیث کی روشنی میں وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس جو احمدی یہاں آباد ہیں ان کا وطن سے محبت کرنا ضروری ہے۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ نے مختلف مواقع پر اپنے لوگوں کو معاشرے کا حصہ بننے اور محبت اور ہم آہنگی بڑھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ اپنے پیروکاروں کو یہ تلقین کیوں کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت دنیا میں عوام الناس پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ ہر جگہ ناانصافی اور بددیانتی نظر آرہی ہے۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ محبت کو پھیلایا جائے اور محبت کے پیغام کو فروغ دیا جائے۔ ہم بھی اسی پیغام کو فروغ دیتے ہیں اور خود بھی پُرامن زندگی گزارتے ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے اکثر اس بات کا ذکر کیا ہے کہ (-) ممالک میں بہت بدامنی ہے، آپ کا اس سے کیا مطلب ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: (-) (دین) کی اصل تعلیمات سے دور ہوچکے ہیں۔ اس وجہ سے (-) ممالک میں بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ اگر یہ (دین) کی صحیح تعلیمات پر عمل کررہے ہوتے تو ان کے اعمال ایسے نہ ہوتے جن کی وجہ سے ہر طرف بدامنی ہے۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا انتہاء پسندی کی روک تھام کے لئے مذہبی راہنماؤں کا بھی کوئی کردار ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل ان کا کردار ہے۔ اسی وجہ سے میں یہ پیغام تمام دنیا میں پھیلا رہا ہوں۔ بحیثیت مذہبی راہنما نہ صرف میرا یہ فرض ہے کہ میں یہ پیغام پھیلاؤں بلکہ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ کی سوچ کو اس طرح تیار کیا جائے کہ وہ انتہاء پسندی سے بچتے رہیں۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ جماعت احمدیہ کو (-) ممالک میں شدت پسندی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ کے اس بارہ میں کیا تاثرات ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بات تو میں پہلے بھی بیان کرچکا ہوں کہ (-) اور خاص طور پر (-) (دین) کی صحیح تعلیمات پر عمل نہیں کررہے۔ اسی وجہ سے انہیں یہ معلوم نہیں کہ کس طرح آپس میں مل جل کر رہنا ہے۔ آنحضور ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب...... کی حالت بگڑے گی تو ان کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ ایک شخص بھیجے گا جو (دین) کی اصل تعلیمات کا احیائے نو کرے گا اور ہمارا یہ یقین ہے کہ وہ شخص آچکا ہے۔ جبکہ باقی (-) ابھی اس شخص کے ظہور کے منتظر ہیں۔...... اسی وجہ سے وہ ہماری مخالفت کرتے ہیں اور جہاں بھی ان کو طاقت حاصل ہوتی ہے ہمیں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بعض ملکوں میں جیسے پاکستان میں ہمارے خلاف قوانین بنائے جاتے ہیں اور اس طرح ہمیں تشدد کا نشانہ بناتے ہیں۔ باقی (-) ممالک میں ہمیں تکالیف تو دی جاتی ہیں لیکن ہمارے خلاف کوئی قانون نہیں ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم جو غیرمسلم ممالک ہیں احمدیوں کی مدد کس طرح کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ انسانی حقوق کے قائم کرنے والے ہیں تو انسانی حقوق کے قیام کے لئے آپ کو کچھ تو کرنا چاہئے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم احمدی کمیونٹی میں دیکھتے ہیں کہ ایک مرکزی قیادت خلافت کی شکل میں موجود ہے جبکہ دوسرے بڑے (-) فرقوں میں یہ مرکزیت نہیں ہے۔ کیا اس وجہ سے دین کو سمجھنے میں فرق آتا ہے؟

اس پر حضور نے فرمایا: آنحضور ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب...... اکثریت (دین) کی صحیح تعلیمات کو پس پشت ڈال دے گی تو اس وقت ایک ہدایت دینے والا آئے گا اور اس کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا اور جو خلیفہ ہوگا وہ بانی جماعت کا نمائندہ ہوگا اور آپ کے مشن کو آگے بڑھانے والا ہوگا۔ پیشگوئی میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ وہ آنے والا شخص ایک جماعت قائم کرے گا اور جو لوگ اس جماعت میں شامل ہوں گے وہی حقیقی ہوں گے۔ اس لئے ایک مرکزی قیادت کا ہونا ضروری ہے اس کے بغیر کام نہیں ہوسکتا۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے ہمارے لئے وقت نکالا۔ آپ کی جماعت کا قول ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے۔ ہم کس طرح کینیڈین لوگوں کو اس پیغام کی طرف لاسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں کوئی بھی ایسا شخص اس پیغام کو جھٹلا نہیں سکتا۔

انٹرویو کے آخر پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ کا بہت شکریہ۔ آپ کے ساتھ وقت گزارنا ہمارے لئے اعزاز کا باعث ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی موصوف کا شکریہ ادا کیا۔

یہ انٹرویو اگلے روز اخبار میں Ahmadiyya Caliph Shares Message of True

in Saskatoon ..... کے عنوان کے ساتھ شائع ہوا اور اس خبار کے ذریعہ 65 ہزار لوگوں تک یہ انٹرویو پہنچا۔

دوسرا انٹرویو

اس کے بعد دوسرا انٹرویو CBC نیوز ٹیلیویژن کے جرنلسٹ Devin Heroux نے لیا۔ CBC News کینیڈا میں سب سے زیادہ دیکھے جانے والا ٹیلیویژن نیٹ ورک ہے۔

جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیوں کی ایک بڑی تعداد یہاں پر مقیم ہے۔ اسی وجہ سے یہاں ان سے ملنے آیا ہوں۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو ٹورانٹو سفر نہیں کر سکتے۔ اس لئے جب لائیڈ منسٹر اور ریجائنا میں (بیوت) کے افتتاح کا پروگرام بنا تو میں نے مناسب سمجھا کہ یہاں بھی کچھ دیر قیام کروں۔ یہاں تک تو فلائٹ بھی بہت بہتر ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میرا پہلی بار احمدیہ جماعت سے تعارف اس وقت ہوا جب کیلگری (بیت) کا افتتاح ہورہا تھا۔ اس وقت انتہاء پسندی کے بارہ میں کیلگری میں کافی باتیں ہورہی تھیں اور جماعت احمدیہ کی طرف سے کافی زور تھا کہ سارے (-) ایک جیسے نہیں ہیں۔ یہ پیغام کینیڈا میں کتنی اہمیت کا حامل ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی انتہاء پسندی میں یقین نہیں رکھتے اور جہاں تک میرا علم ہے کوئی بھی احمدی اس حد تک انتہاء پسند نہیں ہوا کہ وہ داعش کا رکن بن گیا ہو بلکہ انتہاء پسندی کی سوچ بھی احمدیوں کے قریب نہیں آئے گی اور اس کی وجہ (دین) کی سچی تعلیمات پر عمل کرنا ہے اور یہ قرآن کریم کی صحیح تعلیمات پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے کہ احمدی انتہاء پسندی کی سوچ سے بہت دور ہیں۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ میں نے آپ کا حب الوطنی کا پیغام سنا ہے اور آپ نے جہاں بھی موقعہ ملا اس پر روشنی ڈالی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ دنیا میں جہاں بھی جائیں ہر احمدی کے اخلاق ایک ہی طرح کے ہیں۔ اگر آپ افریقہ کے کسی چھوٹے سے چھوٹے قصبہ میں چلے جائیں تو وہاں کے احمدی کے اخلاق بھی کینیڈین احمدی جیسے ہوں گے۔ احمدی (دین) کی صحیح اور سچی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں اور یہ تو آنحضور ﷺ کی حدیث ہے کہ حب الوطن من الایمان کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ ہر احمدی کو ملکی قوانین کی پیروی کرنی چاہئے اور ایک دوسرے کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے۔ اگر دو جملوں میں (دینی) تعلیم کو اجمالاً بیان کیا جائے تو وہ یہ ہے کہ حقوق اللہ کی ادائیگی کرنا اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کرنا۔ اگر آپ ان پر عمل شروع کردیں تو دنیا کے ہر خطہ میں ایک جیسے ہی اخلاق ہوں گے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میں تقریباً ہر روز آپ کی نئی زیر تعمیر (بیت) کے سامنے سے گزرتا ہوں اور مجھے بار بار بتایا گیا ہے کہ یہ (بیت) سب کے لئے ہے۔ کیا آپ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: (بیوت) ہمیشہ سب کے لئے کھلی ہیں۔

جب مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی تھی تو اس کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح ہے کہ لڑنے کی اجازت ان کے خلاف ہے جو تم پر حملہ آور ہوئے ہیں اور یہ اجازت اس لئے ہے کہ اگر تم نے ان لوگوں کو نہ روکا تو وہ لوگ جو تم پر حملہ آور ہیں وہ باقی عبادت گاہوں پر بھی حملہ آور ہوں گے چاہے وہ چرچ ہوں، مندر ہوں، سینا گاگ ہوں یا کوئی اور معابد ہوں کیونکہ یہ حملہ آور لوگ مذہب کے خلاف ہیں۔ تو اگر یہ تعلیم ہے تو تمام لوگوں کو خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب اور مسلک سے ہو ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہنا ہوگا اور ہماری (بیوت) سب کے لئے کھلی ہوں گی۔ ہر وہ شخص جو ایک خدا کی عبادت کے لئے آتا ہے وہ ہماری (بیت) کا دروازہ کھلا پائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب نجران سے عیسائی وفد مدینہ آیا اور ان کی عبادت کا وقت ہوا تو ان کو اس بات کی فکر ہوئی کہ ان کی عبادت کا وقت گزر رہا ہے اور کوئی مناسب جگہ نہیں مل رہی۔ آنحضور ﷺ کو اس بات کا اندازہ ہوا تو آپ ﷺ نے اس وفد کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دی۔ تو یہ اسلام کی صحیح تعلیم ہے جس پر خود آنحضور ﷺ نے عمل فرمایا۔ یہ بات نہیں ہے ہم (دینی) تعلیمات کو حالات کے مطابق بدل رہے ہیں۔ ہم تو صرف ان تعلیمات کی پیروی کر رہے ہیں جو کہ آنحضور ﷺ کی سنت سے ثابت ہیں اور جو قرآن کریم نے پیش کی ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میں نے آپ کا CBC کا انٹرویو سنا تھا جس میں آپ نے کینیڈا میں پناہ گزینوں کے حوالہ سے بات کی تھی۔ اسی طرح یہ شہر بھی بدل رہا ہے اور لوگوں کو بھی اس بات کا اندازہ ہو رہا ہے تو آپ کا سسکاٹون کے لوگوں کے لئے کیا پیغام ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ شہر تبدیل ہو رہا ہے اور بڑھ رہا ہے۔ جب میں پچھلی دفعہ یہاں آیا تھا تو یہ شہر اتنا بڑا نہیں تھا جتنا کہ اب ہے۔ جہاں میری رہائش ہے وہ بھی بہت بڑی بلڈنگ ہے اور اسی طرح اور بھی عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں آبادی بڑھ رہی ہے اور کینیڈا میں مختلف تہذیب اور مختلف رنگ و نسل کے لوگ بستے ہیں اور اسی طرح مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے پناہ گزین یہاں آرہے ہیں۔ تو یہ کینیڈا کی خوبصورتی ہے اور انہیں اپنا یہ طریق قائم رکھنا چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کی عزت کرتے رہیں اور پُرامن اور خوش اسلوبی سے رہتے رہیں۔ میرا یہی پیغام ہے کہ کینیڈا کی یہ خوبصورتی اسی طرح قائم رہے۔

تیسرا انٹرویو

اس کے بعد تیسرا انٹرویو صوبہ سسکاچوان کے سب سے بڑے اخبار Star Phoenix کے صحافی Thea James نے لیا۔ اس اخبار کے قارئین کی تعداد ایک لاکھ بتائی جاتی ہے جو کہ اس شہر کی 35 فیصد آبادی بنتی ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ دونوں (بیوت) کا افتتاح ہونے والا ہے۔ آپ نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ یہ (بیوت) سب کے لئے ہیں، کیا آپ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر (بیت) خدا کا گھر ہے اور لوگ خدا کی مخلوق ہیں تو ہم کیوں لوگوں کو خدا کے گھر میں جانے سے روکیں۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ اس کا مطلب ہے کہ (بیت) تمام مذاہب کے لوگوں کے لئے کھلی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر مذہب کے لوگوں کے لئے ہماری (بیت) کا دروازہ کھلا ہے۔ میں ابھی ذکر ہی کر رہا تھا کہ آنحضور ﷺ کے دور میں ایک عیسائی وفد مدینہ آیا اور جب ان کی عبادت کا وقت ہوا تو انہوں نے مسجد سے باہر جا کر اپنی عبادت کرنا چاہی جس پر آنحضور ﷺ نے انہیں مسجد میں ہی عبادت کرنے کی اجازت دی۔ تو جہاں تک عبادت کا تعلق ہے تو (بیوت) ان سب کے لئے کھلی ہیں جو ایک خدا کی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور جہاں تک (بیت) کو دیکھنے کا تعلق ہے تو اس مقصد کے لئے بھی ہماری (بیوت) کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ اب تو (بیوت) کے ساتھ بعض ہال بھی تعمیر کئے جاتے ہیں جو مختلف مقاصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح کیلگری میں بھی یہ ہال ہیں اور وہاں پر بھی مختلف مذہبی تنظیموں کے ساتھ پروگرام کئے جاتے ہیں اور اگر ہم چرچ میں عبادت کر سکتے ہیں تو وہ کیوں ہماری (بیوت) میں عبادت نہیں کر سکتے اور اسی طرح بعض مختلف پروگرام کئے جاتے ہیں تو (بیوت) سب کے لئے کھلی ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا مرد اور عورت ایک ساتھ مل کر عبادت کر سکیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضور ﷺ کے زمانہ میں مرد اور عورتیں ایک ساتھ ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ مرد اگلی صفوں میں کھڑے ہوتے اور عورتیں پچھلی صفوں میں نماز ادا کرتی تھیں۔ یہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ عورتوں کا مقام مردوں سے کم ہے بلکہ یہ اس وجہ سے ہے کہ عبادت میں ساری توجہ اپنے خالق کی طرف ہونی چاہئے اور اگر عورتیں سامنے کھڑی ہوں تو ایک بڑی تعداد ایسی ہوگی جو نماز میں اپنی توجہ قائم نہ رکھ سکیں گے اور عبادت کی بجائے ان کی توجہ سامنے کھڑی کسی لڑکی یا کسی اور طرف کھڑی عورت کی طرف ہوگی۔ اسی وجہ سے عورتوں کو پچھلی صف میں کھڑے ہونے کا حکم ہے اور آج کل کے حالات میں عورتوں کی آسانی اور آرام کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لئے ایک علیحدہ جگہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ عورتیں علیحدگی میں زیادہ آرام محسوس کرتی ہیں کیا اس بات کا اظہار وہ خود بھی کرتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورتیں کہتی ہیں کہ ہم علیحدگی میں زیادہ آرام محسوس کرتی ہیں۔ آپ کسی بھی احمدی خاتون سے پوچھ لیں جو عبادت کرنا چاہتی ہیں وہ عورتوں میں عبادت کرنے میں زیادہ آرام محسوس کرتی ہیں۔ نہ صرف یہ کہ ہماری عورتیں مردوں سے علیحدہ نماز ادا کرتی ہیں بلکہ ان کے دیگر پروگرام بھی علیحدہ ہوتے ہیں۔ ان کے تمام پروگرام اور انتظامی امور علیحدہ ہوتے ہیں۔ یوکے میں ہمارے جلسہ میں تقریباً پندرہ ہزار احمدی خواتین جمع ہوتی ہیں۔ وہاں ایک BBC کی خاتون جرنلسٹ بھی یہ دیکھنے کے لئے آئیں کہ یہ خواتین اپنا دن کیسے گزارتی ہیں تو انہوں نے وہ پورا دن عورتوں میں گزارا۔ پہلے پندرہ منٹ تو انہیں تھوڑا عجیب محسوس ہوا کہ وہ صرف عورتوں میں ہیں اور وہاں کوئی مرد موجود نہیں۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ زیادہ آرام محسوس کرنے لگیں اور پھر انہوں نے اپنا پورا دن وہاں پر گزارا اور انہوں نے کہا کہ مجھے محسوس ہوا کہ میں مردوں کی نگاہوں سے محفوظ ہوں۔ تو یہ صرف عادت کی بات ہوتی ہے۔ اگر آپ ایک مذہب کے پیروکار ہیں اور مذہب کو سچا سمجھتے ہیں تو اس کے احکام پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ جس طرح دنیاوی کلبوں کے قوانین ہوتے ہیں اور شامل ہونے والوں کو ان کی پیروی کرنی پڑتی ہے اسی طرح ہر جگہ کے بعض قوانین ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ عورتوں کے حقوق ضبط کئے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری احمدی عورتیں مردوں سے زیادہ پڑھی لکھی ہیں۔ان میں ڈاکٹرز ہیں جو پریکٹس بھی کرتی ہیں، انجینئرز بھی ہیں، وکیل بھی ہیں، ریسرچ میں بھی ہیں بعض سائنسدان بھی ہیں۔توان سب کوان کے حقوق دیئے جاتے ہیں لیکن جہاں مذہبی تقریب کا سوال ہے وہاں مذہبی احکام کی پیروی کرنی ہوگی۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ بیوت کے علاوہ عورتوں کے حقوق کو یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات کئے جارہے ہیں یا ان کی کس طرح مدد کی جارہی ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم عورتوں کے حقوق کو ہمیشہ سے فروغ دیتے آئے ہیں۔ اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ ہماری عورتیں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اگر عورتیں تعلیم یافتہ نہ ہوں تو وہ اپنے بچوں کی تربیت کیسے کریں گی اور اگر بچوں کی تربیت اچھی نہ ہو تو وہ کیسے اچھے شہری بنیں گے وہ کس طرح قانون کی پابندی کرنے والے شہری بنیں گے؟ اور وہ ملک کے لئے کس طرح مفید وجود بنیں گے؟ عورتوں کا بڑا اہم کردار ہے۔وہ بحیثیت ماں اپنے بچوں کو اچھے اخلاق سکھاتی ہیں اوران کو ایک اچھا شہری اور انتہاء پسندی سے بچاسکتی ہیں جو کہ آجکل ایک اہم مسئلہ ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ انتہاء پسندی کی روک تھام کے لئے کیا کیا جارہا ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں یہ پہلے ہی بیان کرچکا ہوں کہ اگر مائیں تعلیم یافتہ ہوں گی اور انتہاء پسندی کے برے اثرات سے واقف ہوں گی اور جانتی ہوں گی کہ یہ نہ صرف غیرقانونی ہے بلکہ (دین) بھی اس کی اجازت نہیں دیتا تو اپنے بچوں کو بچاسکیں گی۔اگر مائیں دینی علم بھی رکھتی ہوں گی اور دنیاوی علم بھی ہوگا تو وہ اپنی اولاد کو بچاسکیں گی۔کیا آپ جانتے ہیں کہ جن لوگوں نے داعش میں شمولیت اختیار کی اس میں 20 فیصد عورتیں تھیں۔تو اگر عورتیں اس حد تک انتہاء پسندی میں بڑھ سکتی ہیں تو آپ کا کیا خیال ہے وہ بچوں کی کیسی تربیت کریں گی۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ انتہاء پسندی کی روک تھام میں بیوت کا کیا کردار ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: (بیوت) کا کردار وہی ہے جو ہماری (بیوت) ادا کررہی ہیں۔آپ کبھی یہ نہیں سنیں گے کہ کوئی احمدی بچہ یا بچی یا لڑکا یا لڑکی (بیت) میں انتہاء پسندی کی تعلیم حاصل کرتا رہا ہو۔یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ آئمہ اور خطبات کو سنا کریں اور دیکھیں کہ (بیوت) میں امام کیا کرتے ہیں۔ان کا کردار کیسا ہے۔حکومتوں کو نظر رکھنی ہوگی۔اگر آپ جو پریس اور میڈیا کے لوگ ہیں، سیاستدان اور پولیس کے اہلکار میرے خطبات سنیں تو پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح انتہاء پسندی سے بچنا ہے۔ ہر ہفتہ میرا ایک خطبہ MTA پر ساری دنیا میں براہ راست نشر ہوتا ہے۔اگر آپ اس کو سنیں گے تو آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ انتہاء پسندی کی روک تھام میں (بیوت) کا کیا کردار ہے۔

پریس کانفرنس

ان تینوں انٹرویوز کے بعد پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا شامل ہوا۔

1۔ Glob & Mail
2۔ سسکاٹون میڈیا گروپ
3۔ CKOM News
4۔ Global TV News
5۔ CTV Saskatoon
6۔ CBC News
7۔ Star Phoenix Saskatoon

ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ سب سے پہلے میں آپ کو سسکاٹون میں خوش آمدید کہتی ہوں۔میرا سوال یہ ہے کہ آپ کے یہاں سسکاٹون آنے کا کیا مقصد ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے کہیں بھی جانے کے عموماً دو مقاصد ہوتے ہیں۔ایک تو کسی (بیت) کا افتتاح کرنا اور دوسرا اپنے لوگوں سے ملاقات کرنا۔جس طرح لوگ اپنے روحانی پیشوا، خلیفہ سے محبت کرتے ہیں اسی طرح خلیفہ بھی اپنے لوگوں سے محبت کرتا ہے۔تو یہاں پر ہماری جماعت کی تعداد بھی خاصی ہے۔اس لئے میں یہاں اپنے لوگوں سے ملنے کے لئے آیا ہوں۔

ایک دوسری جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مجھے اندازہ نہیں کہ آپ نے ہمارے صوبہ سسکاچوان میں ابھی تک کتنا وقت گزارا ہے لیکن آپ کیا دیکھتے ہیں کہ یہاں پر آپ کی جماعت کا باقی جگہوں سے کیسے فرق ہے اور کون سی ایسی چیزیں ہیں جو آپ تبدیل کرنا چاہیں گے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے باقی (-) جماعتوں کا تو پتا نہیں البتہ مجھے احمدیوں کا بخوبی پتہ ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ یہاں پر احمدی اپنی سوسائٹی میں خوب رچ بس گئے ہوں گے۔وہ قانون کے پابند اور محبِّ وطن ہیں اور اپنی استعداد کے مطابق وہ سب کچھ کررہے ہوں گے جو انہیں کرنا چاہئے اور یہی ایک احمدی کی فطرت ہے کہ وہ جہاں بھی ہو (صرف سسکاٹون یا کینیڈا کی بات نہیں بلکہ دنیا میں ہرجگہ) کردار کے اعتبار سے ایک ہی طرح کا نظر آئے گا۔اس طرح دنیا کے ہر احمدی میں یکسانیت ہوگی اور یہی ہماری جماعت کی خوبصورتی ہے جسے میں ہمیشہ دوسروں کے سامنے رکھتا ہوں۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ Global News Saskatoon یعنی میڈیا کے لئے آپ کا کوئی پیغام ہو جو ہم سسکاچوان کے لوگوں تک پہنچائیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب بھی آپ لوگ خبریں دیتے ہیں تو انصاف سے کام لیا کریں۔تصویر کا ایک رخ ہی نہ دکھایا کریں۔جیسا کہ میں پہلے بھی پریس کانفرنسز میں یہ کہتا چلا آیا ہوں کہ جو انتہاء پسند ہیں یا ایسی تنظیمیں ہیں ان کی تعداد تو معمولی ہے۔مثلاً داعش کی تعداد کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ وہ 30 ہزار ہیں اور اس قسم کی دوسری تنظیموں میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک ملین سے زیادہ نہیں اور ان لوگوں کی خبر ہیڈلائن کے طور پر پہلے صفحہ پر شائع کی جاتی ہے جبکہ جو امن پسند (-) ہیں، جو (دین) کی اصل اور محبت بھری پُرامن تعلیم دنیا میں پھیلاتے ہیں ان کی خبر آپ کبھی شائع نہیں کرتے۔ ہرسال سینکڑوں، ہزاروں لوگ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرتے ہیں حتیٰ کہ امسال بھی 5 لاکھ سے زائد لوگ احمدیت میں شامل ہوئے لیکن آپ لوگوں کی طرف سے ایسی کوئی خبر نہیں آتی۔ یہاں تک کہ اخبار کے کسی کونے میں بھی ایسی خبر شائع نہیں کرتے۔یہ ناانصافی کی بات ہے اور اگر کوئی (-) غلط حرکت کرتا ہے تو آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص (-) ہے اور اس کا ایسا کرنا (دینی) تعلیمات کی بنیاد پر ہے اور اگر کوئی عیسائی یا کوئی اور ایسا کرے تو آپ کہہ دیتے ہیں کہ وہ پاگل ہے یا اس کا ذہنی توازن درست نہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مستقبل قریب میں یہاں سسکاچوان میں آپ دو بیوت کا افتتاح کریں گے۔یہ صوبہ آپ کی جماعت کی ترقی کے لئے کتنا اہم ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کچھ سال پہلے تک یہاں احمدیوں کی تعداد محدود تھی لیکن اب یہ تعداد ایک سے ڈیڑھ ہزار کے درمیان ہے تو ہماری جماعت یہاں بڑھ رہی ہے۔ جہاں جماعت کی تعداد بڑھتی ہے وہاں ہمیں ایک (بیت) کی ضرورت بھی پڑتی ہے جہاں ہم اکٹھے ہوسکیں، جہاں ہم پانچ وقت باجماعت نماز پڑھ سکیں، جہاں ہم بیٹھ کر یہ بھی دیکھ سکیں کہ ہم کس طرح انسانیت کی بہتر خدمت کرسکتے ہیں۔لہٰذا (بیت) کی تعمیر کے ساتھ بہت سی چیزیں وابستہ ہیں۔ہماری (بیوت) میں ایسی مذہبی تربیتی کلاسیں ہوتی ہیں جن میں بچوں کو انتہاء پسندی کی تعلیم نہیں بلکہ (دین) کی اصل تعلیم سکھائی جاتی ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہاں پر آپ کی جماعت کے لوگوں کو کس قسم کی پریشانیوں کا سامنا ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک تو آجکل اقتصادی بحران چل رہا ہے جس کی وجہ سے ہر ایک پریشان ہے۔اس کے علاوہ کینیڈا ایک پُرامن ملک ہے۔تمام کینیڈین بہت برداشت کا مادہ رکھنے والے ہیں کیونکہ وہ خود بھی ملٹی کلچرل اور مختلف Ethnic گروپس سے ہیں۔اس لئے میرا نہیں خیال کہ ہماری جماعت کو یہاں کوئی خاص چیلنجز ہوں گے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے یہاں پر بیوت کے بارہ میں بات کی ہے۔کیا آپ سسکاٹون کی بیت کے حوالہ سے کوئی بات کرنا چاہیں گے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ (بیت) ابھی مکمل نہیں ہوئی اور تعمیر کے مراحل میں ہے اور مجھے امید ہے جب اس (بیت) کا افتتاح ہوگا تو یہاں ہمارے ہمسائے اور دیگر تمام غیر ہماری جماعت کو ہمارے امن کے پیغام اور احمدیوں کے مثبت رویوں کی وجہ سے بہتر رنگ میں جان سکیں گے۔

اس کے بعد ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ دنیا کے سیاسی حالات اور خاص طور پر جو امریکہ کے حالات ہیں ان کی روشنی میں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ کا امن کا پیغام (-) کے لئے ایسے وقت میں کتنا اہم ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ظاہری بات ہے کہ یہ پیغام ہی آج کی ضرورت ہے۔جیسا کہ میں نے کہا کہ گو کہ انتہاء پسند لوگوں کی تعداد بہت کم ہے لیکن ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو (-) ممالک سے نکل کر مغرب میں بھی پہنچ گئے ہیں۔اس لئے کبھی بیلجیئم اور کبھی پیرس میں درندگی کا اظہار ہوتا ہے اور بعد میں یہ تنظیمیں دعویٰ کرتی ہیں کہ یہ ہمارے جاں نثاروں نے کام کیا ہے۔اس لئے اس دور میں اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ دنیا کو محبت اور بھائی چارہ کا پیغام دیا جائے اور ہمیں یہ پیغام عام کرنا چاہئے اور جماعت احمدیہ یہی کام کررہی ہے۔ حالانکہ یہ کام اور بھی جماعتوں کو کرنا چاہئے تھا مگر وہ اپنی ذمہ داری نہیں نبھا رہے۔تاہم ہمیں اس ذمہ داری کا احساس ہے اس لئے ہم یہ پیغام پھیلاتے ہیں اور اسے عام کرتے ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے کہا کہ آپ کے لئے یہ سوال شاید عام سا ہو۔آپ نے بتایا ہے کہ اتنی تعداد میں لوگ آپ کی جماعت میں شامل ہورہے ہیں۔آپ

کی جماعت میں لوگوں کے لئے ایسی کیا کشش ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب لوگ دیکھتے ہیں کہ (دین) کی اصل تعلیم پیار، امن اور محبت ہے تو وہ اس طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے یہ پیشگوئیاں کی ہوئی تھیں کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ ...... کی اکثریت (دین) کی اصل تعلیمات سے ہٹ جائے گی اور وہ لوگوں کی غلط راہنمائی کریں گے اور قرآن کی تعلیم کی تحریف کریں گے تو اس وقت ایک شخص ظاہر ہوگا جو (دین) کی اصل تعلیمات کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اس مصلح اور ریفارمر کے آنے کے زمانہ میں بعض نشانات کے پورا ہونے کی نشاندہی بھی آنحضرت ﷺ نے کی تھی اور قرآن کریم میں بھی ان نشانات کا ذکر ہے۔ بعض آسمانی نشانات ہیں اور بعض دیگر نشانات ہیں جو پورے ہوں گے۔ سو مسلمان یا بعض دوسرے بھی جب یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ سارے نشانات پورے ہو چکے ہیں تو وہ پھر توجہ کرتے ہیں اور احمدیت میں شامل ہو جاتے ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مغربی دنیا میں بہت سے لوگوں کی (-) کے بارہ میں رائے اتنی مثبت نہیں ہے۔ اس کو کیسے بہتر کیا جاسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم تو اس پر پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔ ہم نے صرف مغربی دنیا تک نہیں بلکہ ساری دنیا تک (دین) کا اصل پیغام پہنچانا ہے۔ پس جب لوگ (دین) کے اصل پیغام کو سمجھتے ہیں تو اسے ضرور سراہتے ہیں۔ مختلف جگہوں پر مثلاً آسٹریلیا میں، سنگاپور میں، افریقہ میں، یورپ میں، نارتھ امریکہ میں اور امریکہ میں مجھے بہت سے لوگ ملے ہیں جنہوں نے مجھ سے اس بات کا اظہار کیا کہ آپ کو سننے کے بعد اب ہم (دین) کے اصل پیغام کو سمجھے ہیں۔ لہٰذا یہ کام تو پہلے ہی کر رہے ہیں لیکن بہت ہی خوب ہوتا اگر باقی (-) بھی اس ذمہ داری کو نبھاتے۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ امریکہ میں آج سے ایک ہفتہ بعد الیکشن ہونے والا ہے۔ اس الیکشن میں متوقع امیدوار کے حوالہ سے آپ کا کیا تبصرہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ کہ میں کوئی سیاستدان نہیں ہوں اور دوسری بات یہ کہ جس امیدوار کی آپ بات کر رہے ہیں وہ اگر جیتتا ہے تو وہ جو بھی کہہ رہا ہے اس پر عمل نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ کوئی آزاد امیدوار تو نہیں ہے بلکہ ایک پارٹی کی نمائندگی کر رہا ہے اور پارٹیوں کا ہمیشہ ایک منشور ہوتا ہے۔ اس لئے اگر وہ منتخب ہو جاتا ہے تو وہ اپنی باتوں کو عملی جامہ نہیں پہنائے گا اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو امریکہ میں ملینز کی تعداد میں مسلمان رہتے ہیں جو اس کے خلاف آواز اٹھائیں گے۔ چونکہ ان سارے مسلمانوں کا کوئی حقیقی راہنما نہیں ہے اس لئے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ کیا ہو۔ بلکہ یہ بات بھی ممکنات میں سے ہے کہ امریکہ سے باہر کے مذہبی علماء ان مسلمانوں کے جذبات ابھاریں۔ اس لئے اگر ایسا کچھ ہوا تو بہت افراتفری اور تباہی کا عالم ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم تو ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ انسان کو ملک کے قانون کا احترام کرنے والا اور اس کے مطابق چلنے والا ہونا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ کا بھی فرمان ہے کہ حب الوطن من الایمان۔ اگر سارے مسلمان اس پر عمل کریں تو کہیں بھی، کبھی بھی کوئی مسئلہ نہ ہو اور لیڈرز کو بھی چاہئے کہ وہ تمام مسلمانوں کو ایک ہی نظر سے نہ دیکھا کریں۔ ہاں اگر کوئی مجرم ہو تو اس کی شناخت کریں۔ لیکن وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ سارے مسلمان ہی انتہاء پسند ہیں اس لئے انہیں Ban کر دینا چاہئے اور انہیں ملک بدر کر دینا چاہئے۔ جو مسلمان وہاں پیدا ہوئے ہیں ان کے ساتھ کس بناء پر وہ ایسا سلوک کر سکتے ہیں؟

یہ پریس کانفرنس بارہ بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں سسکاٹون جماعت کے 45 خاندانوں کے 215 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔

حضور انور نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Prairieland سنٹر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 40 فیملیز کے 186 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز کا تعلق سسکاٹون جماعت سے تھا۔ ان سب خاندانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 34 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ عزیزم صباحت احمد، سید فاران نواز، مسرور راشد، عدیل احمد، ہادی ظفر کاہلوں، چوہدری کمال مصطفیٰ، فارس احمد قریشی، عیان شریف بھٹی، تسلیم چوہدری، یاسر احمد ظفر، کرشن احمد ظفر، بجیل خان، عاصم احمد ڈار، عزیزم کامران طاہر

عزیزہ مریم حسن، سامیہ رائے، چوہدری ماریہ، جاذبہ اشرف، عزیزہ نیہا ذیشان، ہمیرا احمد، علیزا احمد، ارمین ایمان، درعدن، سدرہ لاریب رضوان، قانتہ حنیف، رضیہ عزیز خان، نورین انور، اذلی عامر، کشمالہ ذیشان، صوفیہ ناصر، عطیۃ القدوس صالح، افشاں عمران ڈار، نادرہ امانی ملک، عزیزہ امارس احمد

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سسکاٹون کے دورہ کے دوران متعدد ٹی وی و ریڈیو چینلز، اخبارات اور دیگر میڈیا کے ذرائع سے پورے سسکاچوان صوبہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ جن ٹی وی و ریڈیو چینلز اور اخبارات میں اس حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں ان کا اختصار کے ساتھ ذکر ذیل میں درج ہے۔

CKOM News کے اینکر پرسن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو انٹرویو لیا وہ اخبار میں Ahmadiyya Caliph Shares Message of True ..... in Saskatoon کے عنوان کے ساتھ نشر ہوئی۔ یہ خبر 65 ہزار سے زائد لوگوں تک پہنچی۔

سسکاچوان کے سب سے بڑے اخبار Star Phoenix کے پبلشر نے کہا کہ ہم یہ خبر اپنی اخبار کے پہلے صفحہ پر شائع کریں گے اور یہ خبر ہمارے نیٹ ورک کے مختلف اخباروں میں بھی شائع ہوگی اور خاص طور پر Star Phoenix میں چھپے گی۔ چنانچہ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا اور اس کو اگلے اخبار کے پہلے صفحہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس اخبار کو پڑھنے والی کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے۔

CTV Saskatoon کینیڈا کا سب سے بڑا پرائیویٹ نیوز نیٹ ورک ہے۔ انہوں نے شام کو خبر نشر کی جس کے ذریعہ ایک لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

گلوبل ٹی وی نیوز چینل جس کا شمار کینیڈا کے پہلے مقبول ترین نیوز چینلز میں ہوتا ہے انہوں نے Ahmadiyya ...... Caliph visits Saskatoon during Canadian Tour کے عنوان سے خبر شائع کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ویڈیو کلپ بھی نشر کیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شدت پسندی کی مذمت اور لوگوں کو دین کا حقیقی پیغام دیا۔ اس خبر کے ذریعہ بھی 75 ہزار سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

سسکاٹون میڈیا گروپ جو کہ سسکاٹون کی سب سے بڑی ریڈیو براڈکاسٹنگ کمپنی ہے اور ان کے متعدد ریڈیو چینلز ہیں۔ اس گروپ نے بھی اپنے تمام ریڈیو چینلز، جن میں CJW، 98 Cool FM، 600 Cool Classic، Bull 92.2FM اور Radio شامل ہیں ان پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پریس کانفرنس کے حوالہ سے خبر نشر کی جس کے ذریعہ 40 ہزار سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

کینیڈا کا سب سے بڑا اخبار، گلوب اینڈ میل، جس کی ہفتہ وار قارئین کی تعداد 70 لاکھ سے زائد بتائی جاتی ہے انہوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے حضور انور کی تصویر کے ساتھ Ahmadiyya ...... find freedom in Canada کے عنوان کے ساتھ اگلے روز خبر شائع کی۔

اس طرح مجموعی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صوبہ سسکاچوان کے بابرکت دورہ کے نتیجہ میں مختلف ذرائع سے پورے صوبہ میں 17 لاکھ سے زائد کینیڈین لوگوں تک دین کا پیغام پہنچا۔

☆............☆............☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا (28)

بیت محمود ریجائنا تشریف آوری اور استقبال، بیت محمود کا افتتاح، پریس کانفرنس، مختلف انٹرویوز اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

2 نومبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سات بجے سنٹر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

ہوٹل سے نماز فجر کے لئے جاتے ہوئے اور پھر واپسی پر پولیس نے Escort کیا اور پولیس کی گاڑیاں قافلہ کے ساتھ رہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس کے Escort میں Paririeland سنٹر میں تشریف لے آئے جہاں فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج صبح کے اس سیشن میں 42 خاندانوں کے 198 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والی تمام فیملیز کا تعلق سسکاٹون جماعت سے تھا۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ان فیملیز ملاقاتوں کے دوران میئر آف سسکاٹون Charlie Clark صاحب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کے لئے آئے تھے۔

پیارے آقا کے ساتھ تصاویر

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں جماعتی عہدیداروں نے درج ذیل سات گروپس کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

1۔ مجلس عاملہ جماعت نارتھ سسکاٹون
2۔ مجلس عاملہ انصار اللہ نارتھ سسکاٹون
3۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نارتھ سسکاٹون
4۔ مجلس عاملہ جماعت ساؤتھ سسکاٹون
5۔ مجلس عاملہ انصار اللہ ساؤتھ سسکاٹون
6۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ساؤتھ سسکاٹون
7۔ مربیان سلسلہ ویسٹرن کینیڈا

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کے ہال میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ ہوٹل Marriott میں تشریف لے آئے۔

آج پروگرام کے مطابق سسکاٹون سے ریجائنا (Regina) کے لئے روانگی تھی۔ چار بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے۔ مقامی جماعت کے عہدیداران حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں قافلہ پولیس کے Escort میں ریجائنا کے لئے روانہ ہوا۔ پروگرام کے مطابق پولیس نے شہر کی حدود سے باہر جانے تک قافلہ کو Escort کرنا تھا۔

ریجائنا تشریف آوری

سسکاٹون سے ریجائنا کا فاصلہ 259 کلومیٹر ہے۔ قریباً دو گھنٹے پچیس منٹ کے سفر کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ریجائنا تشریف آوری ہوئی تو شہر کی حدود سے بیس کلومیٹر باہر ریجائنا پولیس کا سکواڈ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کا منتظر تھا۔ حضور انور کی آمد پر یہاں سے پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Hilton ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔ جہاں صدر جماعت ریجائنا نے بعض جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

بیت محمود آمد اور استقبال

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور بیت محمود کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ آٹھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت محمود تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ مربی سلسلہ ریجائنا (Regina) ذیشان گورایہ صاحب نے جماعتی عہدیداران کے ساتھ اپنے آقا کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور بعد ازاں خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت محمود کے اندر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 14 بچے اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ عزیزم فراست احمد بشیر، لقمان احمد، عمر احمد، ارسلان احمد فیض، ولید احمد، عطاء السلام، عبیر احمد، فیض ہاشم۔

عزیزہ عطیۃ القیوم منزہ، ہالہ رشید، کاشفہ ایوب، عائشہ احمد، بازغہ ایمن کاہلوں، مدیحہ ظفر۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ ہلٹن ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

بیت سے واپس آتے ہوئے بھی مقامی پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا۔

3 نومبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت محمود میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

ہوٹل سے نماز فجر کے لئے آتے ہوئے اور پھر واپس جاتے ہوئے پولیس کی گاڑیاں قافلہ کے ساتھ رہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا دو بجے بیت محمود میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ ہوٹل Hilton میں تشریف لے آئے۔ مقامی پولیس کی تین گاڑیاں قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر رہیں۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت محمود تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں جماعت Regina اور جماعت Winnipeg کے 49 خاندانوں کے 215 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

جماعت Winnipeg سے آنے والی فیملیز 580 کلومیٹر کا سفر طے کرکے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ پولیس کی گاڑیاں اپنی ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہیں۔

ریجائنا کا تعارف

ریجائنا شہر، سسکاٹون کے بعد صوبہ Saskatchewan کا دوسرا بڑا شہر ہے اور اس صوبہ کا معاشی اور تجارتی مرکز ہے اس شہر کا پہلا نام Wascana تھا۔ 1882ء میں ملکہ وکٹوریہ کی تعظیم میں اس کی بیٹی شہزادی Louise نے اس شہر کا نام وکٹوریہ ریجائنا رکھا۔ اس شہر میں Aboriginal آبادی کی تعداد 15 ہزار 685 ہے۔ جو کہ شہر کی آبادی کا 8.3 فیصد ہے۔

جماعت ریجائنا

اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد ایک سو ساٹھ کے لگ بھگ ہے۔

شروع میں ریجائنا جماعت نے شہر کے قریب بیت کے لئے زمین خریدی تھی لیکن سٹی نے اس جگہ کو

سڑک بنانے کے لئے استعمال کیا اور اس زمین کے متبادل ایک قطعہ زمین سال 2015ء میں جماعت کے لئے مختص کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ریجائنا نے بڑی خوبصورت دو منزلہ بیت تعمیر کی ہے۔ اس بیت کی تکمیل اکتوبر 2016ء میں ہوئی۔ بیت محمود ریجائنا شہر کے مشرق میں واقع ہے۔ اس طرح بیت کا محل وقوع ایک ایسی جگہ پر ہے جس کے گردونواح میں شاپنگ سنٹرز، ہوٹلز اور رہائشی عمارات ہیں۔

اس دو منزلہ بیت کے نچلے حصہ میں خواتین کا ہال، واش رومز اور مربی کی رہائش ہے۔ اوپر والی منزل میں مردوں کا ہال، واش رومز، دفاتر اور لائبریری ہے۔

بیت کا کل احاطہ 8 ہزار 486 مربع فٹ ہے۔ دونوں نمازوں کے ہال میں 400 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ Common Area میں مزید سو افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

بیت کے مینار کی اونچائی 47 فٹ ہے اور گنبد کی اونچائی 7 فٹ ہے۔

بیت کے احاطہ میں 39 گاڑیاں پارک کی جا سکتی ہیں۔

یہ کینیڈا کی پہلی ایسی بیت ہے جو احمدی رضاکاروں نے مل کر تعمیر کی ہے اور اصل خرچ سے نصف سے کم خرچ میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔

اس بیت کے دو اطراف سڑکیں ہیں۔ ایک کونے کے پلاٹ پر واقع ہے۔ دور سے نظر آتی ہے اور رات کو بھی روشن دکھائی دیتا ہے۔ بجلی کے رنگ برنگے قمقموں کے ذریعہ اسے سجایا گیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز کل بروز جمعۃ المبارک اس کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آئے گا۔

4 نومبر 2016ء

﴿حصہ اول﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت محمود میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

بیت محمود ریجائنا کا افتتاح

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ساتھ بیت محمود ریجائنا کا افتتاح ہو رہا تھا۔ نماز جمعہ میں ریجائنا جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں، ایڈمنٹن، کیلگری، وینکوور، سسکاٹون، آٹوا، ٹورانٹو، لائیڈ منسٹر اور بعض دیگر جماعتوں سے احباب جماعت بڑے لمبے سفر طے کر کے شامل ہوئے۔

اسی طرح امریکہ کی مختلف جماعتوں سے بعض احباب جماعت اور فیملیز ہزاروں میل کا سفر طے کر کے ریجائنا پہنچیں اور نماز جمعہ میں شامل ہوئیں۔

ایک بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیت محمود تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور نے بیت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور بعد ازاں دعا کروائی۔

ریجائنا کا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا اس موقع پر موجود تھا اور انہوں نے حضور انور کی بیت میں آمد اور نقاب کشائی کی تقریب کو کوریج دی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت میں تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (اس خطبہ کا خلاصہ روزنامہ الفضل 8 نومبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجکر تیس منٹ پر ختم ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ بیت محمود ریجائنا سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہوا۔

ریجائنا کی سرزمین سے نشر ہونے والا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نماز جمعہ کے لئے بیت کے علاوہ علیحدہ مارکیز بھی لگائی گئی تھیں۔ بیت کے دونوں ہال اور مارکیز نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ مقامی جماعت کی تجنید 160 کے لگ بھگ ہے لیکن نماز جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زائد تھی۔ کینیڈا کی مختلف جماعتوں سے احباب بڑی تعداد میں آئے تھے۔ اسی طرح امریکہ کی بعض جماعتوں سے بھی احباب حضور انور کی اقتداء میں جمعہ ادا کرنے کے لئے پہنچے تھے۔

نماز جمعہ و نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمائش ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق دو بجکر پچاس منٹ پر پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

پریس کانفرنس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پہلے سے ہی وہاں موجود تھا۔

1۔ CTV نیوز سسکاچوان
2۔ سی ٹی وی نیشنل
3۔ گلوبل ٹی وی نیوز
4۔ سی بی سی نیوز
5۔ ریجائنا لیڈر پوسٹ
6۔ CJME ریڈیو 980
7۔ ریڈیو کینیڈا
8۔ CKRM 620

ان تمام میڈیا Outlets کے نمائندگان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اس کے بعد سوالات کئے۔

ایک جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ ریجائنا جیسے چھوٹے شہر میں بیت کے افتتاح کے موقع پر اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا آنا آپ کے لئے کیا معنے رکھتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ریجائنا صوبہ کا دارالحکومت ہے، یہ ایک چھوٹا شہر نہیں ہے۔ اگرچہ یہاں کی (بیت) چھوٹی ہے اور یہاں کی جماعت بھی اتنی بڑی نہیں ہے مگر جہاں میں جاتا ہوں وہاں لوگ آنا چاہتے ہیں اور مجھے براہ راست سننا چاہتے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا اور کوئی میرا نمائندہ آتا تو اتنی بڑی تعداد میں لوگ یہاں نہ آتے۔

ایک دوسرے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہاں کی چھوٹی سی جماعت اتنی جلدی بڑھی ہے اور ایک بیت بھی بنالی ہے۔ آپ اس کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال سے یہاں کی جماعت اتنی بڑی نہیں ہے لیکن جہاں کہیں بھی ہماری جماعت ہے، چاہے چھوٹی ہی ہو وہاں ایک (بیت) کی ضرورت ہوتی ہے، عبادت کے لئے ایک جگہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر ہم (بیت) میں پانچ وقت باجماعت نماز پڑھ سکیں، عبادت کر سکیں تو یہ بہت اچھا ہے اور اس طرح شہر کے لوگوں کو حقیقی (دین) سے بھی تعارف ہو جاتا ہے۔ تو اسی وجہ سے ہم (بیوت) بناتے ہیں کہ باجماعت نماز کی ادائیگی ہو سکے اور دوسرا یہ کہ ہم لوگوں کو بتا سکیں کہ (بیت) معاشرے میں امن، محبت اور رواداری پھیلانے کا ذریعہ ہے۔

ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ ہم آپ کو ریجائنا میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ آجکل ہر کوئی انتہاء پسندی اور شدت پسندی سے گھبراتا ہے۔ Prairie ریجن میں بننے والی یہ چھوٹی سی بیت انتہاء پسندی اور شدت پسندی کو ختم کرنے یا روکنے میں کیا کردار ادا کرے گی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب یہاں پر کوئی (بیت) نہیں تھی تب بھی ہم پیار، محبت اور ہمدردی کا پیغام پھیلا رہے تھے۔ یہاں ابھی کئی بڑے شہر اور قصبے ہیں جہاں ہماری (بیوت) نہیں ہیں، لیکن وہاں کے رہنے والے احمدی محبت اور رواداری کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اگر ہمارا پیغام اچھا ہے تو چاہے جماعت چھوٹی ہے لوگ اس پیغام کو قبول کرتے ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ریجائنا میں خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔ اس جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کچھ سالوں سے کینیڈا میں (-) کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہم (-) کے ساتھ اچھا سلوک کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے تو ہماری پاکستان میں مذہبی مخالفت ہوتی ہے۔ کینیڈا میں رہنے والے احمدیوں کی اکثریت پاکستان سے ہے۔ نہ صرف یہاں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی پاکستان سے ایک بڑی تعداد ہجرت کر رہی ہے جن میں مغربی ممالک اور یورپ وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں پر مالی آسائش کے علاوہ مذہبی آزادی بھی ایک بڑی وجہ ہے جس کی وجہ سے لوگ یہاں آتے ہیں۔ کیونکہ پاکستان میں آئین کی وجہ سے ہم بنیادی مذہبی آزادی کے حق سے محروم ہیں۔ وہاں کے (-) احمدیوں سے لین دین سے منع کرتے ہیں اور (-) دنیا میں نازک حالات کی وجہ سے بھی لوگ یہاں آرہے ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے فرمایا تھا ''آج کا دن کل سے اچھا ہونا چاہئے'' اس کا کوئی خاص مطلب تھا یا یہ عمومی بات تھی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک ترقی کرنے والی قوم ایک جگہ آکر ٹھہر جائے تو ممکن ہے وہاں سے اس کی تنزلی شروع ہو جائے۔ ہم ایک ترقی کرنے والی جماعت ہیں اور ہم نے حقیقی (دین) کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانا ہے اور ہم نے اپنی بھی اصلاح کرنی ہے اور یہی ہمارا جہاد ہے۔ ہمارے جہاد کا مطلب یہی ہے کہ ہم نے اپنی اصلاح کرنی ہے۔ تو ہم نے ہر لحظہ آگے بڑھنا ہے تاکہ ہم بلندی حاصل کریں اور روحانی طور پر ترقی کریں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب آپ آج ہمارے وزیر اعلیٰ Brad Wall سے ملاقات کریں گے تو آپ ان کو کیا پیغام دیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہ آتے ہیں تو ہم ان کی قدر کریں گے اور میرا پیغام وہی ہوگا جو میں ہمیشہ ہر جگہ دیتا ہوں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے سسکاٹون اور ریجائنا میں جماعت کے ممبران سے ملاقات کی ہے۔ آپ کی جماعت کے افراد ہمارے معاشرے میں (-) سے امتیازی سلوک کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کینیڈا کے لوگ احمدیوں کو قبول کر رہے ہیں۔ ہمارے ایک احمدی ممبر Legislative Assembly میں MP بن گئے ہیں۔ گو کہ ایشیائی (-) نے ان کے حق میں کوئی ووٹ نہیں دیا۔ اس

سے ظاہر ہوتا ہے کہ کینیڈین لوگ ہماری جماعت اور احمدیوں کو پسند کرتے ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ مغربی ممالک میں دین کے خلاف غلط باتیں سن کر تنگ تو نہیں آگئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مغربی ممالک میں میڈیا (دین) کی جو تصویر پیش کر رہا ہے اور چند شدت پسند عناصر جو اپنے ملکوں میں حرکات کر رہے ہیں اس سے لازمی طور پر مغربی ممالک میں رہنے والے لوگوں کے دلوں میں فکر پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جو تصویر میڈیا پیش کر رہا ہے یہ حقیقی (دین) نہیں ہے۔ جو لوگ (دین) کے نام پر ایسی حرکات کر رہے ہیں ان کی حرکات کا (دین) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں ہمیشہ اپنی تقاریر میں قرآن کریم جو تمام (مومنوں) کی روحانی کتاب ہے اور احادیث سے (دین) کی تعلیم پیش کرتا ہوں کہ (دین) امن، محبت اور رواداری کا مذہب ہے۔ جس پر ہم عمل پیرا ہیں اور ہر جگہ لوگوں کو بھی بتاتے ہیں۔ اس لئے ایسی باتیں سن کر میں مایوس نہیں ہوتا بلکہ پہلے سے بڑھ کر کام کرتا ہوں اور میں اپنی جماعت سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ یہ غلط فہمی لوگوں کے دماغوں سے دور کریں۔ اگر میں پریشان ہو جاؤں تو اس کا مطلب ہے کہ میں مایوس ہو جاؤں گا اور ہم کبھی بھی ہمت ہارنے والے نہیں ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مذہب دین صوبہ سسکاچیوان کے لئے کیا کر سکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ (دین) اور قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ دو فقروں میں نکالتے ہیں تو وہ یہ ہے کہ لوگوں میں خالق حقیقی کے حقوق اور بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کا احساس پیدا کرنا ہے۔ اگر یہ دو باتیں موجود ہوں تو کوئی بھی عقل مند شخص ان کو قبول کرنے میں تردد نہیں کرے گا۔

یہ پریس کانفرنس تین بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک دوسرے کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں Global TV کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو کیا۔

گلوبل ٹی وی کے جرنلسٹ کے ساتھ انٹرویو

جرنلسٹ نے انٹرویو کا آغاز اس طرح کیا کہ: احمدیہ جماعت کے راہنما نے حال ہی میں Saskatchewan کا دورہ مکمل کیا ہے۔ حضرت مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ آپ دنیا بھر کے (-) راہنماؤں میں سے ممتاز ہیں جو "محبت سب کے لئے نفرت کسی کے لئے نہیں" کے علمبردار ہیں۔ ہمیشہ مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔ احمدیہ جماعت دنیا کی سب سے بڑی جماعت ہے جو کسی ایک راہنما کے تحت منظم ہو۔ آپ کے ماننے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے اور سسکاٹون میں آپ کی جماعت کی تعداد 1500 ہے اور کینیڈا کی سب سے زیادہ تیزی سے بڑھتی ہوئی جماعت ہے۔ ہمارے صوبہ میں آنے پر خلیفۃ المسیح کا بڑے جوش و خروش سے استقبال ہوا جو اس وقت ہمارے ساتھ پروگرام Focus Saskatchewan میں شامل ہیں۔

اس کے بعد صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور سوال کیا کہ میں اور آپ اس پر متفق ہیں کہ یہ ریجائنا کی پہلی باقاعدہ بیت ہے۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک اس بیت کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر مذہبی جماعت کو عبادت گاہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ عیسائیوں کو گرجے کی، یہودیوں کو کنیسہ کی اور ہندو اور بدھ مت والوں کو مندر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو (بیت) وہ جگہ ہے جہاں ہم باجماعت نماز کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ (بیت) کا ایک مقصد یہ ہے کہ تمام احمدی، اور دوسرے لوگ بھی، ایک خدا کی عبادت کر سکیں۔ اس لئے (بیت) کی فوری ضرورت تھی اور احمدیوں کی خواہش تھی کہ اس علاقہ میں عبادت کی جگہ ہو تا کہ وہ وہاں آ کر بآسانی نماز پڑھ سکیں۔

جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ آپ نے سسکاٹون اور ریجائنا میں وقت گزارا ہے اور احمدیوں سے ملاقاتیں کی ہیں۔ صوبہ سسکاچوان کے احمدی کیا محسوس کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں یہاں (بیت) کا افتتاح کرنے آیا ہوں۔ شاید یہ توقع نہیں تھی کہ میں اس دور کے علاقہ کا دورہ کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ اچھا محسوس کرتے ہوں گے مگر اپنے ذاتی تاثرات تو وہ خود ہی بتا سکتے ہیں۔ لیکن جہاں بھی خلیفہ جاتا ہے احمدی اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں اور خلیفہ بھی ہر فرد جماعت سے محبت کرتا ہے۔ تو میں یہاں (بیت) کے افتتاح کے علاوہ اپنے پیاروں کو بھی دیکھنے آیا ہوں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ شاید آپ کے علم میں ہوگا کہ آپ سسکاچوان ایک ایسے وقت میں تشریف لائے ہیں جبکہ یہاں پر بہت زیادہ Racism ہے۔ گرمیوں میں کولٹن بوشی ایک Indigenous آدمی کی گولی لگنے سے ہلاک ہو گیا تھا جس پر پورا صوبہ غصہ سے بھڑک اٹھا ہے اور صوبہ کے وزیر اعلیٰ بھی اس مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایسے لوگ جو بہت زیادہ غصہ میں ہیں ان کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہمیں تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور نسلی یا مذہبی تنازعات نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ قرآن تو یہ بھی فرماتا ہے کہ ہر انسان کی عزت کرو اور مختلف قبائل، قومیں اور نسلیں صرف پہچان اور تعارف کا ذریعہ ہوتی ہیں اور کسی کو اس پر فخر نہیں کرنا چاہئے کہ وہ فلاں قبیلے یا قوم کا فرد ہے اور ہر ایک کو دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔

یہ قرآن کریم کا پیغام ہے جسے سن کر اگر ایک حقیقی (مومن) یا کوئی بھی شخص معاشرہ میں امن قائم کرنا چاہے، تو پھر اس طرح کا کوئی نسلی تعصب کا مسئلہ نہ ہو۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ مذہب اور قوم سے بالا ہو کر محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے پیغام کو فروغ دیتے ہیں۔ مگر پھر بھی (-) عورت اور مرد کے ساتھ سلوک میں بہت Discrimination نظر آتا ہے۔ آپ کینیڈا جیسے ملک میں اپنے دین کو کیسے فروغ دیتے ہیں، جہاں عورت کے حقوق کے لئے آج تک لڑا جا رہا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: (دین) میں مرد اور عورت کے حقوق میں کوئی Discrimination نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) مرد اور (-) عورت کے حقوق برابر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم آخرت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ تو اس بارہ میں قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اگلے جہاں میں ہر انسان سے ایک جیسا سلوک ہوگا۔ اس دنیا میں نیکی کرنے والوں کو اگلے جہاں میں انعام ملے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ عورتوں کے بھی حقوق ہیں۔ چند دہائیوں پہلے تک مغربی ممالک میں عورت کے کوئی حقوق نہیں تھے۔ لیکن قرآن کریم نے عورت کو وراثت کے حقوق دلائے۔ (دین) نے عورت کو خلع کا حق دیا۔ اگر وہ سمجھے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ نہیں رہ سکتی تو اسے حق ہے کہ وہ خلع لے لے اور اس کے علاوہ بہت سے حقوق اور بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ ہماری عورتوں کو ایک جیسے مواقع ملتے ہیں اور وہ مردوں کی نسبت زیادہ پڑھی لکھی ہیں۔ نہ صرف کینیڈا بلکہ ترقی پذیر ممالک میں بھی ہماری عورتیں مردوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: (دین) یہ کہتا ہے کہ بچوں کی تربیت کرنے کی ذمہ داری عورت کی ہے۔ خود اچھی تعلیم حاصل کرے گی تو پھر ہی اپنے بچوں کی بہترین تربیت کر سکے گی تا کہ وہ معاشرہ کا اچھا حصہ بن سکیں۔ اس لئے ہماری عورتوں کے حقوق میں کوئی کمی نہیں ہے۔ احمدی (-) عورتیں پیشہ ور ڈاکٹرز ہیں، وکیل بھی ہیں، انجینئرز بھی ہیں، آرکیٹیکٹ بھی ہیں، سائنسدان بھی ہیں۔ تو وہ تمام پیشے اختیار کر سکتی ہیں جو مرد اختیار کر سکتے ہیں۔ کوئی Discrimination نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کہیں کہ Discrimination کا مطلب ہے کہ وہ حجاب کیوں کرتی ہیں تو یہ Discrimination نہیں ہے۔ بلکہ یہ (دین) کا ضابطہ اخلاق ہے اور دوسری طرف مردوں کو بھی یہی حکم ہے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں Donald Trump کی Campaign کا دنیا بھر میں احمدیوں پر کیا اثر پڑا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Donald Trump صرف (احمدیوں) کے خلاف نہیں بلکہ تمام (-) کے خلاف ہے، چاہے وہ سنی ہیں، شیعہ ہیں یا احمدی ہیں۔ اب دیکھتے ہیں کہ اگر وہ جیت جاتا ہے تو وہ اپنی پالیسی پر عمل کرواتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اس کی پارٹی کا بھی ایک منشور ہے اور اسے اپنی ذاتی خواہشات کو چھوڑ کر اس منشور کے مطابق چلنا پڑے گا۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ ان لوگوں کو کیا کہتے ہیں جو Mr. Trump کے تفریق پیدا کرنے والے نظریات سے اتفاق کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ تو ایک جنونی کی طرح بولتا ہے۔ جو بھی اس سے اتفاق کرتا ہے، وہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ میں تو نہیں اتفاق کرتا۔

جرنلسٹ نے آخری سوال کیا کہ ہم بطور کینیڈین دنیا میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں اس وقت تمام مظالم کو روکنے کی ضرورت ہے اور پیار، امن اور ہم آہنگی پھیلانے کی ضرورت ہے۔ تو یہی ہر انسان کو کرنا چاہئے اور ایک بڑا ملک ہونے کی حیثیت سے کینیڈا کے رہنے والوں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

یہ انٹرویو تین بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔

اس کے بعد CTV کی جرنلسٹ نے حضور

انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

CTV کی جرنلسٹ کے

ساتھ انٹرویو

جرنلسٹ نے انٹرویو کے آغاز میں حضورانور کو ریجائنا میں خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حضورانور کا ریجائنا میں پہلا دورہ ہے۔اس حوالہ سے آپ ریجائنا میں جماعت کے پاس آکر کیسا محسوس کررہے ہیں۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ جانتی ہیں کہ افراد جماعت اپنے خلیفہ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ یہی جذبات خلیفہ کے ان کے بارے میں ہیں۔ دونوں بہت لطف اندوز ہورہے ہیں۔

جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ یہ ریجائنا میں بننےوالی پہلی بیت ہے۔آپ کے نزدیک اس بیت کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں بھی ہماری جماعت ہے وہاں ہمیں عبادت گاہ کی ضرورت ہوتی ہے اور (دین) میں عبادت گاہ کو (بیت) کہتے ہیں۔تو اب یہاں پر ہماری (بیت) بن گئی ہے جہاں تمام احمدی اکٹھے ہو کر باجماعت نماز ادا کرسکتے ہیں جو ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ جب آپ کے پاس عبادت کی کوئی جگہ ہوتو آپ زیادہ منظّم ہوسکتے ہیں۔میں اسی لئے ہمیشہ کہتا ہوں کہ دنیا میں جہاں بھی احمدی ہوں، چاہےتھوڑی تعداد میں ہوں، وہاں (بیت) ہونی چاہئے۔ یہ جماعت کو اکٹھا رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

جرنلسٹ نےسوال کیا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سسکاچوان میں آپ کی جماعت کا اضافہ ہورہا ہے اورسسکاٹون میں بھی آپ کی جو (بیت) بن رہی ہےوہ کینیڈا کی تیسرے نمبرپر بڑی (بیت) ہوگی۔ اس بارہ میں حضور کے کیا تاثرات ہیں؟

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جماعت کی تعداد بڑھنے کی وجہ اس صوبہ کے اچھے اقتصادی حالات تھے۔مگر Oil Crisis کے بعدعلم نہیں کہ سسکاچوان کی پوزیشن اسی طرح ہے یانہیں؟ بہرحال یہاں پر رہنےوالے احمدیوں نےمختلف کام اور کاروبار شروع کئے ہیں۔ اب پتہ نہیں کہ اسی تیزی سے بڑھتے رہیں گے یا نہیں؟ لیکن اگر اقتصادی حالات اورتیل کی قیمتیں ملک میں نارمل ہوگئیں تو میرا خیال ہے کہ نوکریوں کے مواقع زیادہ ہوں گےاور مزید لوگ یہاں آئیں گے اور احمدیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔جیسا کہ اب یہاں چھوٹی موٹی انڈسٹری بھی شروع ہو رہی ہے جبکہ پہلے نہیں تھی۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم سنتے ہیں اور جانتے بھی ہیں جماعت احمدیہ کا شمار دنیا میں سب سے تیزترقی کرنے والی جماعتوں میں ہورہاہے۔ آپ کے خیال میں اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پرحضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیت کا کیا پیغام ہے؟ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب (-) اصل (دینی) تعلیم کو بھول جائیں گے......اور قرآنی تعلیم کے غلط معنی کریں گے۔ایسے وقت میں اصلاح کرنے والا آئے گا جو مسیح اور مہدی ہوگا اور یہ خطاب اس آنے والے وجود کو نبی کریم ﷺ نے دیاہے۔تو ہم یہی پیغام پھیلاتے ہیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: (-) جب اپنے حالات دیکھتے ہیں، (-) کے رویے اور کام دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح نفرت اور انتہاء پسندی پھیلارہے ہیں تو یہ سب دیکھ کر مایوس ہوجاتے ہیں۔جب ہمارا پیغام سنتے ہیں تو انہیں پتا چلتا ہے کہ وہ شخص جس کے آنے کا نبی ﷺ نے بتایا تھا وہ آچکا ہے۔اس طرح وہ حقیقی (دین) کو قبول کرلیتے ہیں جس پر آج صرف احمدی (-) ہی عمل پیرا ہیں۔

پھر دوسری طرف دوسرے مذاہب والے ہیں۔عیسائی، ہندو اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی قبول کررہے ہیں۔ بلکہ ایک کافی تعداد میں Pagans بھی ہمارا پیغام قبول کررہے ہیں جو پہلے لامذہب تھےلیکن ہمارا پیغام سن کرخدا پر ایمان لاکر اور مذہب کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے احمدیت قبول کرلیتے ہیں۔اس لئے اگر پیغام صحیح اورسچا ہے اور عقل کے بھی مطابق ہے تو جن کو عقل ہے وہ قبول کرلیتے ہیں۔

جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ آجکل ہم خبروں میں امریکہ کے بارہ میں سن رہے ہیں اورخاص کر آنے والے انتخابات اوردین اور (-) کی برداشت کے بارہ میں کافی باتیں ہورہی ہیں۔کینیڈا میں (-) اور (دین) کی برداشت کے حوالہ سے حضور کا کیا نکتہ نظر ہے؟

اس پرحضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کینیڈا اپنے اندر برداشت کا مادہ رکھتا ہے۔ اس ملک میں مختلف قومیں، نسلیں اور ثقافتیں آباد ہیں۔اس لئے ایک دوسرےکو قبول کرنا ہوگا ورنہ تو بہت فساد ہوگا اور میرا نہیں خیال کہ کینیڈا کبھی اس فتنہ و فساد کو برداشت کرے گا۔ اس لئے ایک دوسرے کا عزت واحترام کرتے ہوئے اتحاد کے ساتھ رہنا لازمی ہے۔ ہرنسل اور مذہب کے گروہ کو دوسرے کی عزت کرنی ہوگی اور یہ حکومت کی ڈیوٹی ہے کہ تمام لوگوں کو ان کی اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائے۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حکومت یہ کس طرح کرسکتی ہے؟

اس پرحضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب بھی کسی گروہ کے خلاف آوازیں اٹھیں تو انہیں وہیں روک دیں اور مسئلہ کو جڑ سے ختم کردیں ورنہ بہت پریشانیاں پیدا ہوں گی۔

جرنلسٹ نےسوال کیا کہ Love for All, Hatred for None کی تعلیم پر بدقسمتی سےعمل نہیں ہوتا اورویسے بھی یہ کہنا آسان ہےلیکن اس پر عمل مشکل ہے۔اس لئے کچھ (-) میں ابھی بھی شدت پسندی کی تعلیم دی جاتی ہے۔اس بارہ میں حضور کا کیا خیال ہے؟

اس پرحضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیوں کی (بیوت) میں ایسا نہیں ہوتا۔ یہ نعرہ (احمدیوں) کا ہےاوروہی اسے پھیلارہے ہیں نہ کہ باقی (-) اسی لئے میں نے کہا تھا کہ جس شخص نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آنا تھا اسی کو اس پیغام کو پھیلانے کے لئے مقرر کیا گیا تھا اوریہی نعرہ اوریہی پیغام ہم پھیلارہے ہیں۔

جرنلسٹ نےسوال کیا کہ آپ عمومی طور پر دین سے کیا امیدرکھتے ہیں اور کیا دیکھنا چاہتے ہیں؟

اس پرحضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دینی جماعتیں یا مذاہب اپنے مقاصد فوری طور پر حاصل نہیں کرسکتے۔ یہ آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہیں اور پھیلتے ہیں۔جماعت احمدیہ بھی اسی طرح پھیل رہی ہے۔ اگر آپ افریقہ جائیں تو دیکھیں گے کہ کس طرح جماعت بڑھ رہی ہے اور لاکھوں لوگ احمدیت میں داخل ہورہے ہیں۔ یہ لوگ کسی ذاتی مفاد کی خاطرنہیں داخل ہورہے بلکہ اس احساس سے داخل ہورہے ہیں کہ یہی صحیح دین ہےاور اسے ماننا ضروری ہے اور یہی (دین) کا اصل اورحقیقی پیغام ہے جو جماعت احمدیہ دے رہی ہے۔قرآن کریم کا پیغام اگر دو جملوں میں دیا جائے تو یہی بنتا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کے حقوق ادا کرنا اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنا۔اگر یہ دونوں ذمہ داریاں پوری ہورہی ہوں تو پھر ایک جملہ میں یہی بنتا ہے Love for All Hatred for None۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ (-) جب مغربی ممالک میں آتے ہیں تو ان کے لئے اپنے عقائد اور ثقافت کی وجہ سے مقامی لوگوں میں Integrate ہونا آسان نہیں ہوتا۔

اس پرحضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے نزدیک Integration کیا ہے؟ کیا Integration کا مطلب ہے کہ اپنے دین یا اپنی ثقافت کو چھوڑ دینا چاہئے؟ جو چینی لوگ یہاں رہتے ہیں کیا وہ اپنی ثقافت چھوڑ دیتے ہیں؟ یا کبھی سکھ کمیونٹی نے اپنی ثقافت یا زبان چھوڑی ہے؟ یا یہاں پر رہنے والے فلپینی یا ہندوؤں نے اپنا مذہب اورثقافت ترک کردیا ہے؟ اگر ان لوگوں نے اپنی روایات اورثقافت نہیں ترک کی تو پھر (-) سے ان کی ثقافت اور مذہب چھوڑنے کا کیوں کہا جائے؟

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دو چیزیں ہیں۔ ایک تو ثقافت اور دوسرا مذہب۔اگر آپ کا مذہب کہے کہ یہ مردوں کے لئے اور یہ عورتوں کے لئے حدود ہیں تو اس میں کیا مسئلہ ہے؟ میں پریس والوں کو ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ اگر Integration سے یہ مراد ہے کہ عورت کے لئے حجاب نہیں ہونا چاہئے اورحکومت قانونی طور پر حجاب پر پابندی لگادے تو یہ Integration نہیں بلکہ اس طرح تو آپ مذہبی حقوق کو ختم کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔اگر سکھوں کی پگڑی اتروادیں تو کیا یہ اچھا ہوگا؟

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر Integration کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے لئے محنت سے کام کیا جائے اور اپنی تمام صلاحیتوں کو ملک کے مفاد کے لئے استعمال کیا جائے، ہمیشہ ملک کے قانون کی پابندی کی جائے، جس ملک میں رہتے ہیں اس ملک سے محبت کی جائے تو یہ آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا تھا کہ ملک سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔تو اصل Integration یہی ہے نہ کہ زبردستی عورتوں کے سروں سے حجاب اتروایا جائے یا سکھوں کی پگڑی اتاردی جائے یا حکومت لوگوں کے لباس کے بارہ میں قانون پاس کرتی پھرے۔اس لئے کسی سے اس کے مذہب پر عمل کرنے کے حق کو چھینا نہیں جاسکتا۔جہاں تک دین کا تعلق ہے تو آپ اس میں آزاد ہیں۔ ورنہ مذہبی آزادی ختم ہوجائے گی۔ اگر آپ لوگ ایسا کریں گے پھرتو پاکستانی حکومت کی طرح ہوجائیں گے جس نے احمدیوں کی مذہبی آزادی سلب کی ہوئی ہے۔اس وقت جو Trump چاہتا ہے وہی پاکستان میں ...... چاہتا ہے۔اس لئے Trump اور ...... میں کوئی فرق نہیں۔ یہ لوگوں کے حقوق غصب کرنا چاہتے ہیں۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ Trump جو اپنی انتخابی مہم میں دعوے کررہا ہے ان کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہ جیت جاتا ہے تو ایسا نہیں کرے گا جو وہ کہہ رہاہے۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر وہ ان باتوں پرعمل کرتا ہے تو اس سے فتنہ وفساد ہی ہوگا۔

یہ انٹرویو تین بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کے بیرونی احاطہ میں لگائے جانے والے پودے کو پانی دیا۔

اس کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ ہوٹل ہلٹن میں تشریف لے آئے۔

☆............☆............☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن اطلاع کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم دسمبر 2016ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر و عصر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

مکرم عبدالرشید خواجہ صاحب

مکرم عبدالرشید خواجہ صاحب ابن مکرم خواجہ عبدالصمد صاحب رینز پارک UK مورخہ 29 نومبر 2016ء کو ہارٹ اٹیک سے 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔آپ پیدائشی احمدی تھے۔ہوشیار پور انڈیا میں پیدا ہوئے اور پارٹیشن کے بعد گوجر خان (راولپنڈی) شفٹ ہوگئے جہاں سے 2009ء میں یوکے آئے اور رینز پارک میں اپنے بیٹے کے ساتھ رہائش پذیر ہوئے۔نمازوں کے پابند، جماعت سے پختہ تعلق رکھنے والے، خلافت کے اطاعت گزار، نہایت سادہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ

مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم فیروز الدین صاحب ربوہ 21/اکتوبر 2016ء کو صبح بیت محمود کوارٹرز تحریک جدید ربوہ میں نماز فجر کی سنتوں کے دوران ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔آپ 1955ء میں چہناڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے اور 1961ء میں اپنے والد صاحب کے ساتھ احمدیت قبول کی۔میٹرک کے بعد زندگی وقف کی اور 1969ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔1977ء میں جامعہ پاس کرنے کے بعد پاکستان کی مختلف جماعتوں کے علاوہ بیرون ملک سیرالیون میں خدمت کی توفیق پائی۔وفات سے قبل آپ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ میں خدمت کی توفیق پارہے تھے۔بہت خاموش طبع، محنت سے کام کرنے والے علمی انسان تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 7 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے دو بیٹے واقف زندگی مربی ہیں۔جن میں سے ایک مکرم محمد اکرم صاحب جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ میں اور دوسرے مکرم محمد انصر صاحب جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ میں بطور استاد خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

مکرم طاہر احمد بٹ صاحب

مکرم طاہر احمد بٹ صاحب آف بریڈ فورڈ یوکے مورخہ 30 جولائی 2016ء کو 48 سال کی عمر میں برین ہیمبرج سے وفات پاگئے۔آپ 12 سال قبل جرمنی سے مع فیملی یوکے آئے تھے۔مرحوم حقوق العباد کو احسن طور پر نبھانے والے بہت ہمدرد مخلص اور باوفا انسان تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کی اہلیہ مکرمہ صائمہ احمد صاحبہ اس وقت بریڈ فورڈ ساؤتھ کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب

مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ابن مکرم حکیم روشن دین صاحب چک 96 گ ب صریح ضلع فیصل آباد مورخہ 12 ستمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔آپ کو نگران حلقہ ضلع فیصل آباد کے علاوہ اپنی مقامی مجلس میں زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھتے تھے۔اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔مرحوم موصی تھے۔آپ کے چھ بیٹے ہیں اور سب کسی نہ کسی رنگ میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔آپ کے ایک پوتے مکرم اسامہ مسعود صاحب واقف زندگی ہیں اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں پانچویں سال کے طالب علم ہیں۔

مکرمہ فہمیدہ ارشد صاحبہ

مکرمہ فہمیدہ ارشد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد ارشد صاحب Binghamton یوایس اے مورخہ 15 ستمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔آپ پنجوقتہ نمازوں اور تہجد کی پابند، بہت عبادت گزار، مہمان نواز، خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی، صابرہ وشاکرہ اور بہادر خاتون تھیں۔آپ سب کے ساتھ بہت پیار سے پیش آتیں اور نوکروں سے بھی شفقت کا سلوک کیا کرتی تھیں۔احمدیت اور خلافت کی شیدائی تھیں اور اپنی اولاد کے دلوں میں بھی فدائیت کا یہ جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھیں۔کوئٹہ قیام کے دوران جماعت کے خلاف ہونے والے فسادات کا ایک نڈر اور بہادر سپاہی کی طرح ڈٹ کر مقابلہ کرتی رہیں۔آپ کو دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا اور دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتی تھیں۔چندوں میں باقاعدہ اور دوسری مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔اپنا تمام زیور بھی مختلف چندوں میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں اور محترم مولانا مسعود احمد صاحب جہلمی کی چھوٹی بہن تھیں۔

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم بھٹی صاحب

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم بھٹی صاحب آف بشیر آباد سندھ مورخہ 11/اکتوبر 2016ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد سندھ سے بطور سائنس ٹیچر سروس کا آغاز کیا اور ریٹائرمنٹ بھی اسی سکول سے ہوئی۔آپ نے مقامی سطح پر قائد خدام الاحمدیہ، زعیم انصاراللہ، صدر جماعت اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی اور جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔نمازوں کے پابند، تہجد گزار، منکسر المزاج، مہمان نواز اور مستحقین کی مدد کرنے والے نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔قرآن کریم کی تلاوت اور جماعتی لٹریچر کا مطالعہ بڑی باقاعدگی سے کرتے تھے۔خلافت سے عقیدت کا تعلق تھا۔مربیان اور جماعتی نمائندگان کی عزت وتکریم کرتے اور بچوں کو بھی اس کی تحریک کیا کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد داؤد بھٹی صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل یوگنڈا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد رشید صاحب

مکرم چوہدری محمد رشید صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر دارالصدر شمالی ربوہ مورخہ 18 ستمبر 2016ء کو 98 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔آپ مکرم چوہدری عطاء محمد صاحب تحصیلدار سابق سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ کے بیٹے، مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مربی جرمنی کے چھوٹے بھائی اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کے داماد تھے۔آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے آپ ہر ایک سے صلہ رحمی کرنے والے، چندوں میں باقاعدہ، خلافت کی ہر تحریک پر بڑھ چڑھ کر لبیک کہنے والے، بہت سادہ مزاج مخلص انسان تھے۔خلافت سے انتہائی عشق اور وفا کا تعلق تھا۔نماز باجماعت اور جمعہ کی ادائیگی کا خاص اہتمام کیا کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں چار بیٹیوں اور ایک بیٹے کے علاوہ متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب نائب ناظر دیوان ربوہ کے سسر تھے۔

مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ

مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام نبی مغل صاحب دارالیمن غربی ربوہ مورخہ 2/اگست 2016ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔آپ کے والد مکرم مستری فضل الٰہی صاحب ربوہ کے اوّلین آبادکاروں میں سے ہیں۔آبادکاری کا وہ مشکل زمانہ بڑی بردباری اور حوصلہ سے گزارا۔آپ ایک نیک مخلص خاتون تھیں اور چندہ جات اور صدقات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔

مکرمہ غلام کبریٰ صاحبہ

مکرمہ غلام کبریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا شبیر احمد صاحب یوکے حال پاکستان مورخہ 20 جون 2016ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، صدقہ وخیرات کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم رانا وسیم احمد صاحب آجکل بک شاپ بیت الفضل لندن میں رضاکارانہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم ملک الطاف حسین وینس صاحب

مکرم ملک الطاف حسین وینس صاحب کبیر والا ضلع خانیوال مورخہ 28 مارچ 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔آپ 1959ء میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے۔جماعت پیراں غائب ملتان میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔1977ء میں قطر چلے گئے جہاں احمدیت کی بناء پر آپ کو گرفتار کیا گیا اور دو ماہ اسیر رہنے کے بعد وہاں سے Deport کر دیئے گئے۔کبیر والا میں توہین قرآن کے جھوٹے مقدمہ میں بھی آپ کو پانچ ماہ اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت ملی۔مرحوم موصی تھے۔

مکرم مرزا محمد یٰسین صاحب

مکرم مرزا محمد یٰسین صاحب ابن مکرم مرزا فضل دین صاحب دارالبرکات ربوہ مورخہ 6 مئی 2016ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔آپ کو آغاز ربوہ کے دوران اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر تعمیر ربوہ میں بھرپور کردار ادا کرنے کا موقعہ ملا۔بالخصوص ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن کی تعمیر میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔بہت حلیم اور دھیمے مزاج کے مخلص اور باوفا انسان تھے۔پرجوش داعی الی اللہ بھی تھے۔جلسہ سالانہ کے دنوں میں مہمانوں کو اپنے گھر میں بخوشی ٹھہراتے اور ان کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے۔

مکرم محمد ضیاء اللہ قریشی صاحب

مکرم محمد ضیاء اللہ قریشی صاحب ابن مکرم محمد شجاع اللہ قریشی صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ مورخہ 6 نومبر 2016ء کو 77 سال کی عمر میں ایک حادثہ میں وفات پاگئے۔آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، سادہ مزاج، نفیس طبع، ملنسار، ہمدرد، منکسر المزاج، مالی قربانی کرنے والے، دعوت الی اللہ کے شوقین، نہایت بہادر اور نڈر انسان تھے۔آپ کراچی اور لاہور میں انجینئرنگ مینوفیکچرنگ آٹو موبائل سپیئر پارٹس کے بزنس سے منسلک رہے۔گزشتہ تین سال سے اس نیک جذبہ کے ساتھ ربوہ

میں رہائش اختیار کی تا کہ اپنی زندگی کے آخری سال مرکز سلسلہ کی برکات سے مستفیض ہوسکیں۔ خلافت کے ساتھ نہایت محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب کے چچا زاد بھائی تھے۔

مکرم ناصرالدین رسول صاحب

مکرم ناصرالدین رسول صاحب ابن مکرم عبدالستار رسول صاحب آف ماریشس مورخہ 12 نومبر 2016ء کو ایک کار کے حادثے میں 34 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔آپ جماعت کا درد رکھنے والے بہت مخلص اور فدائی نوجوان تھے۔ مربیان کا بہت احترام کرتے اور ان سے بڑی محبت سے پیش آیا کرتے تھے۔ بہت ہنس مکھ، با اخلاق اور محبت کرنے والے نوجوان تھے۔خلافت کے ساتھ بہت محبت کا تعلق تھا۔آپ نے 16 سال کی عمر میں کیمرہ استعمال کرنا سیکھا اور بہت جلد ماریشس کی اچھی کمپنیوں کے ساتھ کام کرکے بہت نام کمایا۔ آپ کی یہ خوبی تھی کہ پورے ماریشس میں جہاں بھی آپ کی ضرورت پڑتی رابطہ کرنے پر وہاں پہنچ جاتے اور کبھی انکار نہیں کرتے تھے۔آپ نے اپنے کام کے ساتھ ساتھ جماعت ماریشس کے ایم ٹی اے سٹوڈیو میں بہت عمدہ رنگ میں خدمت کی توفیق پائی ۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم سید حیدر علی صاحب

مکرم سید حیدر علی صاحب سابق صدر جماعت کٹا کشاپور ضلع ورنگل انڈیا مورخہ 26 جولائی 2016ء کو مختصر علالت کے بعد 50 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔آپ نے 1982ء میں مکرم سیٹھ معین الدین صاحب مرحوم اور مکرم مولوی حمید الدین شمس صاحب مرحوم کے ذریعہ احمدیت قبول کی اور کچھ عرصہ بعد آپ کے خاندان کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ۔آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ایک مرتبہ اپنی دعوت الی اللہ کی کاوشوں پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو خط لکھا تو اس پر حضور نے آپ کو ایک موٹر سائیکل بطور تحفہ عنایت فرمایا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب وڑائچ فلاڈیلفیا امریکہ 14/اگست 2016ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔آپ حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔دینی شعار کی پابند، احمدیت کی تعلیمات پر خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی کاربند رکھنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔خلافت سے غیر معمولی وابستگی اور عقیدت کا تعلق تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات بڑی باقاعدگی سے سنا کرتی تھیں۔اپنی تمام زندگی بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ناظرہ کے ساتھ باترجمہ قرآن بھی پڑھایا کرتی تھیں۔بڑھاپے میں شوہر اور تین بچوں کی وفات کا صدمہ نہایت صبر سے برداشت کیا۔پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے دو بیٹے امریکہ میں اپنی جماعتوں میں بطور صدر اور ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر صفی اللہ چوہدری صاحب صدر اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن تعلیم الاسلام کالج امریکہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

عزیزہ ھادیہ صادق

عزیزہ ھادیہ صادق بنت مکرم صادق احمد لطیف صاحب مربی آئیوری کوسٹ مورخہ 16/اکتوبر 2016ء کو تقریباً 5 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئی۔عزیزہ تحریک وقف نو میں شامل تھیں اور بہت پیاری اور ذہین بچی تھی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

☆......☆......☆

حاصل مطالعہ — مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

سیرت محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از ڈاکٹر حمید اللہ سے چند اقتباسات)

ڈاکٹر حمید اللہ ایک ممتاز دانشور محقق بلند پایہ سیرت وسوانح نگار تھے آپ کی 450 کتب ان کے ہزاروں عالمانہ مقالے مختلف رسائل میں شائع ہو چکے ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف اردو، فارسی، عربی ترکی ،انگریزی، فرانسیسی، جرمن، اطالوی یونانی اور روسی سمیت 22 زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔آپ کا مطالعہ وسیع تھا اور بیان پُرتاثیر تھا۔اسی وجہ سے مختلف اقوام وادیان کے تاریخی اور تقابلی مطالعے مقالات اور تصانیف کا علمی اور تحقیقی معیار نہایت بلند ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا تعلق مذہبی گھرانہ سے ہے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی تھی۔عثمانیہ یونیورسٹی سے M.A.L.L.B کیا۔ بون یونیورسٹی سے ''اسلام کے بین الاقوامی قوانین'' پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈی فل کی ڈگری حاصل کی اور اگلے سال ہی سوربون یونیورسٹی پیرس سے عہد نبویؐ اور خلافت راشدہ میں اسلامی سفارت کاری پر مقالہ لکھ کر ڈاکٹر آف لیٹرز (D.Litt) کی سند پائی۔

علم حدیث کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب کا اہم ترین کارنامہ ''صحیفہ ہمام بن منبہ'' کی تحقیق و اشاعت ہے۔خدمت قرآن کے حوالے سے قرآن مجید کے تراجم تین زبانوں فرانسیسی ،انگریزی اور جرمن میں کئے۔

سیرت کے حوالے سے فرانسیسی زبان میں پیغمبر اسلامؐ ۔انگریزی میں محمد رسول اللہؐ تصنیف کی زیر نظر کتاب سیرت محسن انسانیت انگریزی تصنیف کا ترجمہ ہے۔

ذیل میں اس کتاب سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی پیدائش

جناب عبداللہ کی شہر (مکہ) میں شادی ہوئی اور ان کی زوجہ زہرہ گھرانے سے تھیں ۔ان سے ایک بچے نے جنم لیا۔جس کے مقدر میں پیغمبر اسلام ﷺ بننا تھا۔عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ جناب عبداللہ کا وصال اپنے بیٹے ﷺ کی ولادت سے چند ہفتے پہلے ہوگیا تھا۔لیکن کئی ثقہ بند سوانح نگاروں نے تصدیق کی ہے کہ جناب عبداللہ نے بچے ﷺ کی ولادت کے چند ہفتوں بعد وصال فرمایا۔

(سیرت محسن انسانیت صفحہ 4)

حضرت خدیجہؓ کی عمر

(شادی کے وقت) جناب محمد ﷺ کی عمر کے بارے میں کوئی اختلاف رائے نہیں ہے۔کہ آپ ﷺ کی عمر 25 سال تھی ۔ جبکہ خدیجہ کے بارے میں بعض کا خیال ہے آپؓ کی عمر 40 سال تھی لیکن بعض دوسرے وثوق سے بتاتے ہیں کہ آپؓ کی عمر 28 سال تھی بعد کی روایات کو تقویت اس حیاتیاتی امر (biolo gical Fact) سے ملتی ہے کہ خدیجہ نے پیغمبر ﷺ کے 7 بچوں کو جنم دیا۔ 3 صاحبزادے اور 4 صاحبزادیاں قاسم، طاہر،طیب ،زینب ،رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ

(سیرت محسن انسانیت صفحہ 10-11)

غار حرا کا تجربہ اور گوشہ نشینی

لگتا ہے یہ تجربہ آپ کو اتنا بھایا کہ آپ ﷺ کی سالانہ عادات میں شامل ہوگیا۔5 سال مسلسل ہم آپ ﷺ کو دنیاوی زندگی بیوی بچوں سے دور گوشہ نشینی اختیار کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

(سیرت محسن انسانیت صفحہ 21)

معراج۔ایک روحانی سفر

خدا جو ہر جگہ موجود ہے۔ اس لئے کسی مادی فاصلے کو طے کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔قرآن مجید میں اس کیلئے ایک اصطلاح استعمال کی ہے۔ ''رؤیا'' خواب اور نبی ﷺ فرماتے ہیں یہ (معراج) اس وقت ہوا جب نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں تھا چند سال بعد آپ ﷺ کی پیاری زوجہ عائشہؓ نے آپ سے معراج کی تفصیل پوچھی اور بے شک انہوں نے اس کو صحابہ کرام سے بہتر سمجھا کہ وہ صحابہ کرام کی نسبت آپؐ کے زیادہ قریب تھیں ۔آپ (حضرت عائشہ صدیقہؓ) نے فرمایا۔

''یہ ایک روحانی سفر تھا اور خواب تھا۔''

المقریزی اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دو صحابہ حذیفہؓ اور معاویہؓ کی بھی غیر مبہم طور پر یہی رائے ہے۔

(سیرت محسن انسانیت صفحہ 65)

آنحضرت ﷺ کے قتل کا منصوبہ

مکی بت پرستوں نے ہجرت کرنے والے مسلمانوں کی جائیدادیں ضبط کرلیں ۔اور عام مشورہ کے لئے ایک اجلاس عام جو 'یوم الزحمہ' کے نام سے مشہور ہوا (بہت بڑے اجتماع کا دن) ایک قرارداد منظور کی گئی ۔مؤثر لیکن خام۔محمد ﷺ کو قتل کر دیا جائے۔ایک یا دو افراد کے ہاتھوں نہیں بلکہ ایک گروہ کے ہاتھوں جن میں سارے مکی قبیلوں کے منتخب نوجوان ہوں ۔چونکہ قتل کی ذمہ داری بہت سے قبیلوں پر عائد ہوگی تو پیغمبر ﷺ کا قبیلہ اعلان جنگ کرنے سے باز رہے گا۔اور خون بہا پر ہی اکتفا کرے گا۔جو آسانی سے جمع ہو جائے گا اور ادا کر دیا جائے گا۔ یہ ایک بہت ہی خام منصوبہ تھا کہ راز رہتا۔پیغمبر ﷺ کی ایک خالہ اس دن دوڑتے ہوئے ان کے پاس یہ بتانے آئیں جو انہوں نے اپنے شوہر کے خاندان والوں سے سنا تھا کہ انہیں ﷺ اسی رات قتل کرنے کا منصوبہ ہے۔

(سیرت محسن انسانیت صفحہ 73)

☆...........☆...........☆

☆...........☆...........☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

29

بیت محمود کی افتتاحی تقریب، عمائدین کے ایڈریسز، حضور انور کا خطاب اور مہمانوں کے تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

4 نومبر 2016ء

حصہ دوم

بیت کی افتتاحی تقریب کا استقبالیہ

آج بیت کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے ایک Reception کا اہتمام Ramada ہوٹل میں کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Ramada ہوٹل کے ایک میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شرکت کے لئے آنے والے مہمانوں میں سے آنریبل Brad Wall وزیر اعلیٰ صوبہ Saskatchewan، اپوزیشن لیڈر Trent Weatherspoon صاحب، میئر سٹی آف ریجائنا Michael Fougere صاحب، ڈپٹی وزیر اعلیٰ صوبہ Saskatchewan، آنریبل Don Morgan صاحب اور بعض دیگر مہمان اور چیف آف پولیس ریجائنا Evan Bray صاحب حضور انور کی آمد اور ملاقات کے منتظر تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے تعارف حاصل کیا اور ان کا حال دریافت فرمایا۔

اس موقع پر ممبر صوبائی پارلیمنٹ محمد فیاض صاحب بھی موجود تھے۔ موصوف ایک مخلص احمدی ہیں۔ ان کے بارہ میں مہمانوں نے عرض کیا کہ یہ پہلا (-) ہے جو ہمارے صوبہ Saskatchewan کی اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا ہے اور موصوف بہت اچھے ہیں اور محنت سے کام کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے گفتگو فرمائی اور مختلف امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ علاقہ میں زراعت اور فارمنگ کے حوالہ سے بھی بات ہوئی۔

غانا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے قیام کے دوران جو گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا تھا۔ اس کا ذکر بھی صوبائی وزیر اعلیٰ Brad Wall صاحب نے کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہال مہمانوں سے بھر چکا تھا۔ آج کی اس تقریب میں دو صد سے زائد غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ جن میں صوبہ Saskatchewan کے وزیر اعلیٰ، ڈپٹی وزیر اعلیٰ، اپوزیشن لیڈر، ڈپٹی اپوزیشن لیڈر، میئر ریجائنا سٹی، میئر Dundurn سٹی، میئر سسکاٹون سٹی، سابق میئر سسکاٹون سٹی، پریذیڈنٹ سسکاٹون پارٹی، ممبر پارلیمنٹ اور منسٹر آف پبلک سیفٹی (Safety)، وائس چیئرمین سسکاٹون یونیورسٹی، ریجائنا یونیورسٹی کے ڈیپارٹمنٹ ریلیجس سٹڈیز کے ہیڈ Brenda Anderson صاحب، پروفیسر F. Volker صاحب ریجائنا یونیورسٹی، پروفیسر Braj Sinna صاحب سسکاٹون یونیورسٹی، آرچ بشپ Donald J. Bohan صاحب، چیف آف پولیس ریجائنا سٹی اور پولیس چیف Moose Jaw سٹی اور اس کے علاوہ جرنلسٹس، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے، ٹیچرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

چھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شاہد ایوب صاحب نے کی۔ اس کے بعد اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

استقبالیہ ایڈریس

بعد ازاں پروگرام کے مطابق امیر جماعت کینیڈا مکرم لال خان ملک صاحب نے اپنا استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

وزیر اعلیٰ کا ایڈریس

اس کے بعد سب سے پہلے آنریبل Brad Wall جو کہ سسکاچوان صوبہ کے وزیر اعلیٰ ہیں انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد کہا:

ہمارے لئے یہ باعث برکت ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم آج خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ آج خلیفۃ المسیح سسکاٹون میں ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ جو پیغام لے کر آئے ہیں اسے گرمجوشی کے ساتھ سراہا گیا ہے۔

موصوف نے کہا: اس تقریب سے پہلے میری خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات ہوئی جس میں مجھے ان کی زراعت کے حوالہ سے پیشہ وارانہ مہارت کا تعارف ہوا۔ مجھے پتہ چلا تھا کہ خلیفۃ المسیح نے گھانا میں بعض گندم کی اقسام کی کاشت کی جو پہلے وہاں نہیں اگتی تھیں۔ اس حوالہ سے میں بتانا چاہتا ہوں کہ میرا سسکاچوان کے علاقہ Palliser Triangle سے تعلق ہے جو کہ کیپٹن James John Palliser کے نام پر ہے۔ کیپٹن جیمز جان پالیزر کو ملکہ برطانیہ نے انیسویں صدی میں سسکاچوان بھیجا تھا کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کیا سسکاچوان کو آباد کیا جا سکتا ہے اور کیا وہاں گندم کاشت کی جا سکتی ہے؟ اس نے واپس جا کر ملکہ کو بتایا کہ وہ علاقہ انسانوں کے رہنے کے قابل نہیں ہے اور نہ وہاں کسی قسم کی کوئی فصل کاشت کی جا سکتی ہے۔ آج ہم یہاں آباد بھی ہیں اور یہاں گندم بھی کاشت کی جا رہی ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ حضور انور کی یہاں کے زمینداروں کے ساتھ ایک مشابہت ہے جنہوں نے ایسی جگہوں پر گندم کاشت کی جس کے بارہ میں کہا جاتا تھا کہ یہاں گندم کی فصل نہیں ہو سکتی۔

موصوف نے کہا: ہم نے خلیفۃ المسیح کا واضح پیغام محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں سنا۔ یہ ایک ایسا حکم ہے جو ہر قسم کے مذہبی، معاشرتی اور نسلی فرق کو ختم کر دیتا ہے۔ یہ ایک ایسا حکم ہے جو ہم سب کے لئے ہے۔ لہٰذا میں خلیفۃ المسیح کا شکرگزار ہوں کہ آپ ایک ایسے وقت میں پیار، محبت، ہمدردی اور رواداری کا پیغام لے کر آئے ہیں جبکہ اس کی سخت ضرورت تھی۔

موصوف نے کہا: میں سسکاچوان صوبہ کی طرف سے یہاں کی جماعت کو بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں جن کی کوششوں سے بیت محمود پایہ تکمیل کو پہنچی۔ مجھے امید ہے کہ یہاں کی 300 کی جماعت میں سے ہر ایک فرد کا اس بیت کی تعمیر کے پیچھے ہاتھ ہے۔ میرے خیال میں بیت محمود شاید کینیڈا کی پہلی بیت ہو جس میں اس قدر رضا کاروں نے کام کیا ہوگا۔ ہمارے صوبہ کی تاریخ یہی ہے کہ یہاں لوگوں نے مل کر اتحاد اور تنظیم کے ساتھ اس صوبہ کی ترقی کے لئے کام کیا اور گرجے اور کلیسے تعمیر کئے۔ آج یہ بیت بھی اسی اتحاد اور یگانگت کی علامت کے طور پر بنی ہے جو اس صوبہ کے لوگوں کا خاصہ تھا۔

موصوف نے کہا کہ: اب یہ بیت تعمیر ہوئی ہے اس میں آپ لوگ نہ صرف عبادت کریں گے بلکہ مجھے امید ہے کہ یہ بیت ایک ایسی درسگاہ ہوگی جہاں اس کمیونٹی کے بڑے لوگ اپنی آئندہ نسلوں کو پُرحکمت باتیں بتائیں گے۔ یہ بیت جو آپ لوگوں نے تعمیر کی ہے یہ صرف بیت ہی نہیں بلکہ آپ کی مذہب کے ساتھ وفاداری کی علامت ہے۔ یہ بیت امید اور امن کی علامت ہے۔ یہ بیت اعتماد اور مثبت سوچ کی علامت ہے۔

موصوف نے کہا: مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کی کمیونٹی کے ایک دوست فیاض صاحب یہاں کی Legislative Assembly کے ممبر منتخب ہوئے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہاں کینیڈا آ کر مجھے مذہبی آزادی دی گئی اور میں اپنے طریق کے مطابق اپنے مذہب پر عمل کر سکتا ہوں۔ مجھے یہاں بولنے کی آزادی ہے اور میری فیملی محفوظ ہے۔ فیاض صاحب نے مزید اپنی تقریر میں کہا کہ میں کینیڈا کو اتنا کچھ نہ دے پاؤں گا جتنا کینیڈا نے مجھے دیا ہے۔ میں فیاض صاحب کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ میں فیاض صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ اور آپ کی جماعت کے لوگوں نے کینیڈا کو بدلہ میں بہت کچھ دیا ہے۔ آپ لوگوں نے اپنا آپ، اپنے خاندان، اپنی تمام تر صلاحیتیں اور قابلیتیں اور تمام طاقتیں اور اعلیٰ اقدار کینیڈا کو دی ہیں اور آج یہاں اس بیت کی تعمیر اس بات کا ثبوت ہے۔

موصوف نے آخر میں کہا: میں حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک بار پھر سے شکرگزار ہوں۔ اسی طرح میں جماعت احمدیہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ سسکاچوان کی بہتری کے لئے کام کر رہی ہے۔ میں آپ سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے سسکاچوان کو اپنا گھر سمجھا ہے۔

میئر کا ایڈریس

اس کے بعد Queen سٹی کے میئر Michael Fougere نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا:

مجھے یاد ہے کہ اکتوبر 2014ء میں کونسلر Fendura اور Mark Doherty کے ساتھ اس بیت کے سنگ بنیاد کے موقع پر یہاں موجود تھا اور اس وقت لوگوں کا جوش اور جذبہ قابل دید تھا اور آج یہاں خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں اس بیت کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونا بہت خوش کن اور حیران کن احساس ہے۔ اس تقریب میں شمولیت میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے۔

موصوف نے کہا: ہمارے شہر کی پہچان اتحاد اور تنظیم کی وجہ سے ہے جس کا وزیر اعلیٰ نے بڑے اچھے الفاظ میں ذکر کیا ہے اور آپ لوگ بھی پیار، محبت اور رواداری جیسی اقدار سے خوب واقف ہیں جس کی دنیا میں شدید کمی ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم لوگ تناؤ کے سمندر کے بیچ ایک امن اور سکون کے جزیرہ میں رہ رہے ہیں۔ ہمارا یہ صوبہ دوسروں سے اس لئے بھی مختلف ہے کہ ہم اس صوبہ میں دنیا کے کسی بھی علاقہ اور قوم سے آنے والے لوگوں کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ان کے لئے پیار اور

رواداری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس لئے ریجائنا شہر کی نمائندگی میں اس تقریب میں شمولیت میرے لئے باعث اعزاز ہے اور میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ہمارے شہر اور صوبہ کو منتخب کیا ہے۔ آپ لوگوں سے یہ صوبہ مزید مستحکم ہوگا۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

پولیس چیف کا ایڈریس

اس کے بعد ریجائنا پولیس کے چیف Evan Bray نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

یہ میرے لئے ایک اعزاز ہے کہ مجھے آج یہاں بولنے کا موقع مل رہا ہے۔ آپ میں سے اکثر جانتے ہیں ریجائنا کے پولیس چیف ہونے کی حیثیت سے میرا تیسرا ہفتہ ہے۔ جب میں نے یہ پوزیشن سنبھالی تو پہلے ہفتہ ہی مجھے ایک احمدی دوست محمد فیاض صاحب کی کال آئی کہ وہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے سمجھا کہ شاید انہوں نے صرف میرا دفتر دیکھنا ہوگا۔ لیکن جب وہ آئے تو انہوں نے حضور کے اہم دورہ کا ذکر کیا اور ہم نے سیکیورٹی سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق گفتگو کی۔

موصوف نے کہا: میرے ساتھ اس وقت سسکاچوان پولیس سروس، RCMP اور ریجائنا پولیس کے ممبرز موجود ہیں اور ہمیں بہت فخر ہے کہ ہمیں خلیفۃ المسیح کی سیکیورٹی کرنے کا موقع ملا۔ خلیفۃ المسیح ایک ایسا پیغام لے کر آئے ہیں جسے ہماری کمیونٹی بہت پسند کرتی ہے۔ اس لئے ہمیں فخر ہے کہ ہم نے حضور کا پیغام دیگر مہمانوں تک پہنچانے میں مدد کی۔

موصوف نے کہا: جب ہم سوچتے ہیں کہ ہم نے اس شہر کو کس چیز سے محفوظ رکھنا ہے تو اکثر ہمارے ذہن جرم کی طرف جاتے ہیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اس شہر کو نفرت، نسل پرستی اور تعصب سے محفوظ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ یہ شہر صرف اسی وقت صحت مند ہوسکتا ہے جب اسے محفوظ رکھا جائے اور اس مقصد کے لئے ہم Regina اور پورے Saskatchewan میں کام کررہے ہیں اور اس بات پر فخر کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا: ہمیں فخر ہے کہ رجائنا میں نئی بیت کا آج افتتاح ہو رہا ہے جس کا نام بیت محمود رکھا گیا ہے۔ پس ہم آج اور آئندہ بھی ان دعاؤں اور نیک تمناؤں کا خیرمقدم کرتے رہیں گے جو بیت کے ذریعہ سے کی جائیں گی۔ ہم شکرگزار ہیں کہ ان دعاؤں میں ہم بھی شامل ہوسکتے ہیں۔

حضور انور کا خطاب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بجکر دس منٹ پر انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا اردو ترجمہ یہاں پیش کیا جارہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بسم اللہ...... کے ساتھ خطاب کا آغاز فرمایا اور اس کے بعد تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم ...... کہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے تو میں اس موقع پر تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے براہ مہربانی ہماری دعوت قبول کی اور آج شام یہاں ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ آپ میں سے اکثر (-) نہیں ہیں اس لئے ایک (دینی) تقریب میں شمولیت آپ کی وسعت قلبی اور رواداری کو ظاہر کرتی ہے۔ لہٰذا میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے مشکور وممنون ہوں۔ میرا شکر یہ محض رسمی یا دکھاوا نہیں بلکہ یہ میرے ایمان کا حصہ ہے کیونکہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ جو شخص اپنے ساتھی کا شکرگزار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ آپ کی قدر کرنا دراصل میرا مذہبی فریضہ ہے اور یہ ہماری مذہبی تعلیمات کا ایک خوبصورت حصہ ہے جس پر میں اور تمام احمدی عمل پیرا ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے شکر کے یہ جذبات اس لئے بھی بڑھ جاتے ہیں کہ ہم اس وقت انتہائی نازک اور پُرآشوب حالات سے گزر رہے ہیں اور (-) دنیا کے حوالہ سے یہ بات بالخصوص حقیقت پر مبنی ہے۔ ہم سب اس حقیقت سے واقف ہیں کہ گزشتہ سالوں میں بعض نام نہاد انتہاء پسند (-) تنظیمیں بنی ہیں جو (دین) کے نام پر انتہائی ہولناک مظالم ڈھا رہی ہیں۔ ایک طرف جہاں وہ آپس میں لڑ رہے ہیں وہیں دوسری طرف اپنے حکمرانوں کے خلاف بھی جنگ کررہے ہیں۔ اسی طرح بعض حکومتیں بھی اپنے شہریوں کے حقوق ادا کرنے میں ناکام ہورہی ہیں جس کی وجہ سے باغی گروہ جنم لے رہے ہیں جو شدید مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بعض (-) ملکوں میں معاشرتی نظام بالکل تباہ ہوکر رہ گیا ہے۔ یہ ممالک امن کی بجائے ایک نہ ختم ہونے والے بے معنی فساد کے بھنور اور بربریت کی دلدل میں دھنس گئے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی ہورہا ہے اسے صرف انسانیت کے نام پر دھبہ ہی کہا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً یہ سچ ہے کہ یہ تنازعات یا تشدد محض (-) ممالک تک ہی محدود نہیں بلکہ بعض غیرمسلم ممالک میں بھی خانہ جنگی اور اضطراب نظر آرہا ہے خاص طور پر ان ترقی پذیر ممالک میں جنہیں اقتصادی مسائل کا سامنا ہے۔ بہرحال (-) ممالک میں موجود بے چینی کو ہی دنیاوی مسائل کا مرکز اور وجہ پریشانی سمجھا جارہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض نام نہاد (-) دہشت گرد اور تشدد پسند گروہ جنم لے چکے ہیں جو نہ صرف اپنے ملکوں میں گھناؤنے مظالم ڈھا رہے ہیں بلکہ اپنی اس دہشت گردی کو باہر کے ملکوں میں بھی لے گئے ہیں۔ اسی وجہ سے گزشتہ کچھ عرصہ میں یہاں مغربی ممالک میں بھی انتہائی گھناؤنے حملے ہوئے ہیں جن کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ مثال کے طور صرف گزشتہ سال ہی پیرس، برسلز، اورلینڈو (Orlando) اور بعض دیگر بڑے شہروں میں دہشت گردی کے حملے ہوئے جن میں معصوم لوگوں کو بے رحمی اور وحشیانہ طریق سے قتل کیا گیا۔ ایسے واقعات نے مغرب میں غیرمسلموں کے اندر خوف کی فضا پیدا کردی ہے جس کی وجہ سے (دین) سے خوف میں اضافہ ہوتا دکھائی دے رہا ہے جسے یہاں بالعموم ......فوبیا کی اصطلاح سے جانا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بیشک آپ اس تقریب میں شامل ہیں اور (احمدیوں) سے آپ کا ذاتی رابطہ ہے لیکن اس کے باوجود یہ ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض ہماری (بیت) کے حوالہ سے خوف و خدشات رکھتے ہوں۔ آپ شاید سمجھتے ہوں کہ جب تک (احمدیوں) کی (بیت) نہیں تھی تو وہ معاشرے میں رچے بسے ہوئے تھے لیکن اب چونکہ ان کی اپنی (بیت) بن گئی ہے اس لئے شاید اب یہ اپنی (بیوت) کے دروازے بند کرلیں اور باقی معاشرہ سے بالکل قطع تعلق ہوجائیں یا پھر اس (بیت) کو دہشت گردی کی کارروائیاں کرنے کے لئے، حملوں کے منصوبے بنانے کے لئے اور معاشرہ کا امن تباہ کرنے کے لئے استعمال کریں۔ دنیا کے جن حالات کا میں نے ابھی ذکر کیا اس کے پیش نظر اگر آپ میں سے کسی کو یہ تحفظات ہیں تو اس میں میں آپ کو قصوروار نہیں ٹھہراؤں گا بلکہ میرے نزدیک تو ایسے خدشات مکمل طور پر جائز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چنانچہ ان امور کی روشنی میں میں آغاز میں ہی آپ سب پر واضح کردینا چاہتا ہوں کہ (بیوت) کی تعمیر کا مقصد بہت عظیم ہوتا ہے۔ یہ (بیوت) فتنہ و فساد پھیلانے کی بجائے درحقیقت دنیا میں حقیقی اور دیرپا امن کے قیام کی بنیاد رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ کسی بھی (بیت) کا سب سے اولین مقصد یہ ہے کہ وہاں لوگ جمع ہوکر خدا تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے سامنے جھکیں اور اس کے رحم اور پیار کے طلبگار ہوں۔ تاہم صرف اپنی خوشحالی اور امن کے لئے دعائیں مانگ لینا کافی نہیں بلکہ ایک (مومن) کا فرض ہے کہ وہ تمام لوگوں کے امن اور خوشحالی کے لئے دعا کرے خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا علاقہ سے ہو۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے آپ کے لئے پسند کرتا ہے۔ پس اگر ہم اپنے لئے امن، تحفظ، محبت اور احترام چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے لئے بھی یہی کچھ چاہیں۔ چنانچہ حقیقی (بیوت) فتنہ و فساد اور نفرت پھیلانے کی بجائے لوگوں کو یکجا کرنے اور تمام بنی نوع انسان کو محبت، باہمی عزت و احترام، ہم آہنگی اور سکون جیسی اقدار پر جمع کرنے کی نیت سے بنائی جاتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ خود بھی اس اصول کا کامل مظہر تھے کہ دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لوگوں کو اپنے خالق حقیقی سے دور ہوتا دیکھ کر رسول کریم ﷺ کو شدید غم اور دکھ ہوتا اور اس وجہ سے آپ ﷺ کئی کئی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے سجدہ ریز رہتے۔ آپ ﷺ انتہائی سوز کے ساتھ دعائیں کرتے کہ یہ لوگ کیوں اپنی اصلاح نہیں کررہے؟ یہ لوگ ظلموں سے باز کیوں نہیں آتے؟ یہ لوگ کیوں برائیوں اور بدیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے؟ اور کیوں یہ لوگ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے عذاب کا مورد بنانے پر تلے ہوئے ہیں؟ رسول کریم ﷺ کا یہ دکھ اور تکلیف اس قدر گہری تھی کہ قرآن کی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ کے اس دکھ اور پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے رسول کریم ﷺ سے مخاطب ہوکر فرماتا ہے کہ کیا تو اس وجہ سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لے گا کہ لوگ امن کے ساتھ نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا نہیں کرتے؟ غرضیکہ رسول کریم ﷺ کے بدن کے ہر حصہ سے، ہر رگ و ریشہ سے انسانیت کے لئے لامتناہی رحم اور ہمدردی مترشح تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس لئے حقیقی (مومن) جو رسول کریم ﷺ کی پیروی کرنے والے ہیں وہ (بیوت) میں ہرگز بدارادے یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کی نیت لے کر داخل نہیں ہوسکتے۔ بلکہ وہ تو اس مضبوط ایمان کے ساتھ (بیوت) میں جاتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا اور گریہ وزاری کریں کہ ساری دنیا امن کے ساتھ متحد ہوجائے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ایک حقیقی (بیت) تو ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے کے لئے امن کی ضامن ہوتی ہے اور خدانخواستہ اگر کوئی (بیت) ان نیک ارادوں کے ساتھ نہیں بنی تو اس کا مطلب ہے وہ اپنا مقصد پورا نہیں کررہی۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں بھی اسی قسم کی ایک نام نہاد مسجد بنائی گئی تھی جس کا مقصد معاشرہ میں فتنہ وفساد پھیلانا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اس مسجد کو گرانے کا حکم دیا کیونکہ یہ مسجد خدا تعالیٰ کی عبادت اور انسانیت کے حقوق ادا کرنے کے لئے نہیں بلکہ بدارادے کے ساتھ تعمیر کی گئی تھی۔ اس لئے اس مسجد کو منہدم کردیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ وہ (دین) کی اعلیٰ تعلیمات ہیں جن میں (مومنوں) کو بتایا گیا ہے کہ (بیت) کے

مقاصد حاصل کرنے کے لئے صرف یہی ضروری نہیں کہ وہ اپنے خالق کے فدائی بنیں بلکہ (مومنوں) کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور انہیں فائدہ پہنچانے والے ہوں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت ہر طرح سے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ (دینی) تعلیمات کا خلاصہ دو فقروں میں بیان کیا جا سکتا۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کامل محبت کرنا اور اس کے حقوق ادا کرنا اور دوسرا اس کی مخلوق کے ساتھ محبت رکھنا اور اس کے حقوق ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہمیشہ سے ہی ان تعلیمات پر کاربند رہی ہے۔ اس لئے ہم جہاں بھی (بیوت) یا اپنی جماعتیں قائم کرتے ہیں وہاں جلد ہی دوسروں کی خدمت کرنے کی وجہ سے ہماری ایک پہچان بن جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری پہچان ہی یہی ہے کہ ہم انسانیت کی خاطر ہر ممکن قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی ضرورت ہو جماعت احمدیہ انسانیت کی خدمت کے لئے صف اول میں کھڑی ہوتی ہے۔ ہم تمام دنیا میں بلاتفریق رنگ و نسل اور مذہب فلاحی کام کر رہے ہیں۔ ہمارا صرف یہی مقصد ہے کہ ضرورتمندوں کو آرام پہنچایا جائے اور انہیں بہتر زندگی کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہماری (بیوت) صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی جگہ نہیں ہیں بلکہ یہ (بیوت) ان مراکز کا بھی کام دیتی ہیں جہاں ہم جمع ہو کر مقامی لوگوں کی مدد کے مختلف طریقوں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی (بیوت) میں صرف یہی منصوبے بنائے جاتے ہیں کہ ہم مسکینوں اور محرومی کا شکار لوگوں کی تکلیفوں اور غموں کو کس طرح دور کر سکتے ہیں۔ صرف یہی سکیمیں بنائی جاتی ہیں کہ صعوبتوں کا شکار اور مصیبت زدہ لوگوں کی محرومی اور مایوسی کا بوجھ ہلکا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مثال کے طور پر ہم نے ترقی پذیر ممالک میں سینکڑوں سکول اور ہسپتال کھولے ہیں تاکہ دنیا کے ان دور دراز علاقوں میں رہنے والوں کو تعلیم اور طبی سہولیات مہیا کی جاسکیں۔ اسی طرح ہم بہت سے ایسے دیہاتوں اور قصبوں میں صاف پانی مہیا کر رہے ہیں جہاں اس قسم کی سہولت پہلے موجود نہ تھی۔ یہاں مغرب میں رہتے ہوئے پانی کی اصل قدر جاننا بہت مشکل امر ہے۔ پانی مہیا کرنے والی کمپنیوں کو کچھ رقم ادا کر دینے سے ہماری ٹوٹیوں سے صاف پانی آنے لگتا ہے۔ اس لئے یہ سمجھنا نہایت مشکل ہے کہ یہ افریقہ اور دنیا کے بعض غریب حصوں میں رہنے والے لوگ اس بیش بہا نعمت کے لئے کس قدر ترسے ہوئے ہیں۔ پانی تو زندگی کا ذریعہ ہے لیکن اس کے باوجود دنیا کے بیشتر حصوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کی پانی تک پہنچ نہ ہونے کے برابر ہے۔ افریقن ممالک میں اگر بارشیں ہو جائیں تو ان کے تالاب بھر جاتے ہیں لیکن اکثر خشک سالی کی وجہ سے پانی کے تالاب خشک ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں پانی کی شدید قلت ہو جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حقیقت تو یہ ہے کہ دیہاتوں اور دور دراز علاقوں میں اگر بارشیں ہو بھی جائیں تو ان لوگوں کو صاف پانی مہیا نہیں ہوتا کیونکہ جن تالابوں کا پانی وہ استعمال کرتے ہیں وہ مختلف قسم کے بیکٹیریا اور مضر مادوں سے زہر آلود ہوتا ہے۔ یہ لوگ جو پانی پینے، نہانے، کھانا پکانے اور اپنے کپڑے دھونے کے لئے استعمال کرتے ہیں وہی پانی جانور بھی پیتے ہیں جو اکثر جانوروں کے فضلہ سے آلودہ ہو جاتا ہے۔ پھر یہ کہ یہ پانی ان کے نلکوں سے نہیں بہہ رہا ہوتا بلکہ اس کی خاطر چھوٹے چھوٹے بچے اپنے سروں پر پانی کے برتن اٹھائے کئی کئی کلومیٹر کا سفر پیدل طے کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں بھی کئی سال افریقہ رہ چکا ہوں اور یہ سب میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ایسی عمر میں جبکہ انہیں سکول میں ہونا چاہئے اور آزاد ہونا چاہئے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے شدید حالات سے مجبور ہو کر روزانہ ایک ایسے معمول کو برداشت کرتے ہیں جو یہاں مغرب کی آرام دہ زندگی میں رہتے ہوئے ہمارے لئے ناقابل تصور ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہاں ترقی یافتہ ممالک میں لوگوں کے روزمرہ کے مسائل تو نہایت معمولی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ہماری پریشانی یہی ہوتی ہے کہ ہمارے بچے وقت پر سکول پہنچ جائیں یا اسی قسم کے چھوٹے موٹے مسائل ہیں۔ پسماندہ ممالک میں رہنے والوں کے لئے تو اس قسم کے معمولی مسائل صرف خام خیالی ہے۔ ان لوگوں کے بچے تو ان سہولیات کی خاطر جو یہاں ہمارے بچوں کے پاس ہیں اپنا سب کچھ قربان کر دیں۔ کیا وہ اپنے خاندان کے روزمرہ کے استعمال کے لئے پانی لانے کے لئے دور دراز سفر کرنے کی بجائے ہر روز سکول جانے کی خاطر اپنا سب کچھ نہیں دے دیں گے؟ پس ان لوگوں کو آرام پہنچانے کے لئے اور ان کی تعلیم کی پیاس بجھانے کے لئے جماعت احمدیہ شمسی توانائی پر چلنے والے اور ہینڈ واٹر پمپس لگا کر انہیں پینے کا صاف پانی مہیا کر رہی ہے۔ جب یہ لوگ پہلی مرتبہ نلکوں میں سے پانی بہتا دیکھتے ہیں تو اکثر ہمارے رضا کار اس موقع کی تصاویر یا ویڈیو بنا لیتے ہیں اور بعد میں یہ تصاویر اور ویڈیوز مجھے بھی دکھاتے ہیں۔ ایک مفلسانہ زندگی گزارنے کے بعد ان لوگوں کے چہروں پر اور بالخصوص چھوٹے چھوٹے بچوں کے چہروں پر (جبکہ وہ اپنے دروازے کے بالکل سامنے پانی کو دیکھتے ہیں) آنے والی بے انتہاء خوشی قابل دید ہوتی ہے۔ ان کے لئے یہ بات ایسی ہے جیسے ان کی تمام امنگیں اور خوابیں حقیقت بن گئیں یا جیسے انہیں ساری دنیا کے خزائن حاصل ہو گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم احمدی ان لوگوں کی خدمت کر کے فخر محسوس کرتے ہیں اور اس کو ایک فضل جانتے ہیں کہ ہمیں دوسروں کو سہولت اور آرام پہنچانے کا موقع ملا کیونکہ یہی (دینی) طریق ہے۔ پس اس سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں کہیں بھی جماعت احمدیہ (بیت) تعمیر کرتی ہے تو وہاں کے مقامی لوگ جلد ہی جان لیتے ہیں اور اس بات کی کھلے عام تصدیق کرتے ہیں کہ یہ لوگ بے غرض ہو کر اور مذہب سے بالا ہو کر انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں اور ہر ممکن طور پر معاشرے میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر اسی طرح احمدی ان لوگوں کی مدد بھی کرتے ہیں جو کہ قدرتی آفات کا شکار بن جاتے ہیں۔ اس کی حالیہ مثال ہیٹی میں چند ہفتے قبل آنے والا Hurricane Mathew ہے جس کے نتیجہ میں وہاں شدید تباہی و بربادی ہوئی ہے۔ اس طوفان کے فوراً بعد ہیومینیٹی فرسٹ جو کہ ہماری جماعت نے انسانیت کی خدمت کے لئے ایک تنظیم بنائی ہے، نے فوری طور پر وہاں رضا کار بھیجے جنہوں نے وہاں Royal Navy Dutch کے ساتھ مل کر امدادی کام کئے ہیں۔ ہمارے احمدی رضا کاروں کی کوششوں کا ان پر اتنا اچھا اثر ہوا کہ Dutch Naval Ship کے کمانڈر نے بعد میں ہماری کوششوں کو سراہتے ہوئے ایک خط میں لکھا کہ اس نے ہیومینیٹی فرسٹ جیسی بے نفس اور خلوص اور جذبہ کے ساتھ انسانیت کی خدمت کرنے والی کبھی کوئی اور تنظیم نہیں دیکھی۔ اس لئے میں ایک بار پھر کہوں گا کہ حقیقی (بیوت) اور حقیقی (-) سے خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارا جہاد ...... دہشت گردی اور ظلم کرنے کا جہاد نہیں ہے بلکہ ہمارا جہاد تو وہی جہاد ہے جس کی تعریف رسول کریم ﷺ نے بیان فرمائی اور جس پر آپ ﷺ نے خود بھی عمل کیا۔ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ دفاعی جنگ، جو کہ زبردستی مسلمانوں پر مسلط کر دی گئی تھی سے واپس تشریف لائے تو اپنے صحابہ کو فرمایا کہ وہ ایک چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں اور یہ بڑا جہاد خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اور نفسوں کی اصلاح کا جہاد ہے۔ لہٰذا ہمارا جہاد تلواروں، بندوقوں اور بموں کا جہاد نہیں ہے۔ ہمارا جہاد ظلم، بربریت اور ناانصافی کا جہاد نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا جہاد تو پیار، محبت اور خدا ترسی کا جہاد ہے۔ ہمارا جہاد تو برداشت، انصاف اور انسانی ہمدردی کا جہاد ہے۔ ہمارا جہاد تو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کا جہاد ہے۔ اگر ہم نے کوئی جہادی گروپ بنائے ہیں تو وہ معصوم لوگوں پر وحشیانہ حملے کرنے اور ان کو مارنے کے لئے یا کلبوں، سٹیشنوں اور اس قسم کی دوسری جگہوں پر دہشت گردانہ حملہ کرنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ان کا مقصد تو ہر وقت اور ہر جگہ تمام لوگوں کے حقوق قائم کرنا ہے اور ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم وحشیوں کی طرح تلواریں یا بندوقیں نہیں چلاتے بلکہ ہمارے پسندیدہ ہتھیار تو پیار، محبت، ہمدردی اور سب سے بڑھ کر دعاؤں کے ہتھیار ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ اب یہ (بیت) بن چکی ہے اس لئے مجھے پورا یقین ہے کہ یہاں کے مقامی احمدی نہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف متوجہ ہوں گے بلکہ پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت پر بھی توجہ دیں گے۔ ہمارے ہمسائے دیکھیں گے کہ یہ (بیت) روشنی کی کرن ثابت ہوگی جو کہ معاشرے کو پیار، محبت اور شائستگی جیسی اقدار سے منور کرنے والی ہوگی۔ آپ لوگ دیکھیں گے کہ یہ (بیت) کس طرح امن، خوشحالی اور تمام انسانیت کے لئے جائے پناہ بن جانے کی ایک روشن مثال بن جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً قرآن کریم نے ہمسایوں کے حقوق پر اس قدر زور دیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف اس قدر توجہ دلائی کہ مجھے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسایوں کو وراثت کا حقدار بنا دے گا۔ پس اگر اس (بیت) کے ہمسایوں میں سے کسی کو اس (بیت) کے حوالہ سے کوئی خدشہ یا خوف ہو تو وہ اسے کلیۃً ختم کر دے۔ ہم احمدی اپنے ہمسایوں کا پورا خیال رکھتے، ان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ عزت سے پیش آتے ہیں تاکہ ہم اپنے ایمان کے تقاضے پورے کرسکیں۔...... مقامی احمدی یہ ثابت کریں گے کہ وہ یہاں کی لوکل کمیونٹی سے وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں اور اپنی تمام تر قابلیتوں کے ساتھ آپ سب لوگوں کی خدمت کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا اس تقریب میں شمولیت پر شکریہ ادا کرتا

ہوں اور پھر سے کہتا ہوں کہ ہماری یہ (بیت) ہمیشہ امن اور خیر خواہی کا مرکز بن کر رہے گی اور اس کے دروازے ہمیشہ ہر مذہب اور عقیدہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے کھلے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوا۔ تو مہمانوں نے کھڑے ہو کر کافی دیر تک تالیاں بجاتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

ڈنر کے بعد تمام مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آتے رہے۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور نے ہر ایک کے ساتھ گفتگو فرمائی۔

مہمانوں سے ملاقات کا یہ پروگرام قریباً نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے (بیت) محمود تشریف لے آئے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے (بیت) محمود میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور کے خطاب پر مہمانوں کے تاثرات

بیت محمود کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا گہرا اثر ہوا۔ بہت سارے مہمان تاثرات اور جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔ ان میں چند مہمانوں کے تاثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

مذاہب عالم کے ایک پروفیسر صاحب جو اس تقریب میں شامل تھے وہ بیان کرتے ہیں:

میرے خیال میں یہ نہایت ہی پُر معارف اور دلکش خطاب ان تمام خطابات میں سے نمایاں تھا جو میں نے مذاہب عالم کے پروفیسر کے طور پر سنے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کی جو بات مجھے بہت اچھی لگی وہ آپ کا واضح اور قابل عمل پیغام تھا کہ اگر دنیا میں سب امن چاہتے ہیں تو یہ ان غریبوں کو نظر انداز کر کے نہیں حاصل ہو سکتا جو تکالیف میں مبتلا ہیں۔ میرے خیال میں یہ پیغام بہت ہی واضح تھا۔

میرے خیال میں موجودہ حالات کے پیش نظر جبکہ دنیا کے مسائل کے دینی حل پر لوگ کچھ غلط فہمیوں میں الجھے ہوئے ہیں، ان کا پیغام بہت ہی ضروری اور مناسب تھا۔ انہوں نے ان خدشات کو دور کرنے کا ذمہ لیا اور ان کا پیغام ہمارے اس ملٹی کلچرل اور ملٹی ریلیجئس سوسائٹی میں باہمی تعاون، اتفاق اور احترام کو ترویج دینے کے لئے اہم تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے عظیم پیغام دیا ہے۔

ایک مہمان خاتون بیان کرتی ہیں:

مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفۃ المسیح نے جہاد کے موضوع پر بات کی ہے۔ اس کا مطلب کوشش کرنا، دوسروں سے محبت کرنا، امن کو پھیلانا اور کمیونٹی کی مدد کرنا ہے۔ مجھے بہت اچھا لگا جب انہوں نے کہا کہ ہر ایک دوسروں کے لئے وہی چاہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ میں نے احمدیت کے متعلق اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ لیکن اب خلیفۃ المسیح اور سارے لوگوں سے مل کر مجھے علم ہوا کہ احمدی بہت ہی پیار کرنے والے ہیں۔

ریجائنا ملٹی فیتھ فورم کے چیئرمین گگن دیپ سنگھ صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے ان کا خطاب بہت پسند آیا۔ اس کا مرکزی نکتہ انسانیت سے تعلق رکھنے والے امور تھے، جو ہر مذہب کے عقائد کا حصہ ہیں۔ کئی مشترک باتیں ہیں مثلاً انسانیت کے لئے کام کرنا، غریبوں کے لئے کام کرنا، سکولوں اور ہسپتالوں کو قائم کرنا۔ ہمیں یہ سب کچھ کرنا چاہئے اور اسی بات نے مجھے گھائل کیا۔

ایک سیاستدان بیان کرتے ہیں:

خلیفۃ المسیح کا پیغام نہایت مؤثر تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ کینیڈین اور Saskatchewan باشندہ ہونے کی حیثیت سے ہمیں یہ پیغام سننا چاہئے، اسے دل میں اپنانا چاہئے اور اس میں اطمینان محسوس کرنا چاہئے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں (-) کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ہم اس بات سے خوش ہیں۔ جو (-) Saskatchewan میں آئے ہیں، انہوں نے اپنی ثقافت ہمارے ساتھ Share کی ہے اور یقیناً وہ ہمارے بہترین شہریوں میں سے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی گورنمنٹ اور انتخابی نظام کے ساتھ وفادار ہیں۔ ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے کینیڈا اور Saskatchewan کا انتخاب کیا۔ میں ہمیشہ بہت خوش ہوتا ہوں کہ جماعت ہم سے رابطہ کرتی ہے اور Canada Day پر ہمیں بیت میں بلاتی ہے۔ جب Saskatoon میں نئی بیت کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو ہمیں بھی مدعو کیا گیا۔ بہت ہی مہمان نواز اور فراخ دل ہیں اور میں انہیں نہ صرف اپنے حلقہ بندی بلکہ اپنے دوست کہنے پر فخر محسوس کرتا ہوں اور اپنے تعلقات کو مزید بڑھانے کے لئے امیدوار ہوں۔

ایک مہمان نے بیان کیا کہ:

خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک کمرہ میں موجود ہونا اور ان کے الفاظ کو سننا میرے لئے ایک اعزاز تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کے الفاظ ہمارے صوبہ Saskatchewan میں بھی ویسے ہی حق ہیں جیسا کہ ساری دنیا میں ہیں۔ میں خوش قسمت ہوں کہ یہاں اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے ہمراہ موجود ہوں۔

دنیا میں مثبت باتیں سننے میں نہیں آتیں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ اچھائی بھی موجود ہے۔ لیکن آج ان مثبت باتوں میں سے بعض ایسی باتیں سامنے آئیں جنہیں میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیغام دل میں بیٹھ جانا چاہئے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

دنیا میں ہمیشہ ہی مشکلات رہیں گی اور ہر مذہب میں بھی مشکلات درپیش ہیں۔ جو بات مجھے نمایاں لگی، وہ یہ تھی کہ اگرچہ دنیا کے دوسرے علاقوں میں بحران اور بد امنی ہے، وہ اس جماعت کی طرف سے نہیں جو آج یہاں موجود ہے۔ جس دین کو میں جانتا تھا وہ اس سے بالکل ہی مختلف ہے جس کا آج مجھے یہاں پتہ چلا۔ بدقسمتی سے دنیا کے ہر مذہب میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اپنے مذہب کو ہتھیار بنا کر لڑائی جھگڑا اور فتنہ پھیلانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن وہ تو شدت پسندی ہے اور میرے خیال میں اتنی بھی نہیں جتنا خبروں میں اچھالا جاتا ہے۔

عموماً آج کا پیغام امید اور باہم اتحاد کا پیغام ہے۔ میں Saskatoon سے آیا ہوں جو کہ ریجائنا سے تقریباً 250 کلو میٹر دور ہے۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی ہے کہ اتنی دور سے لوگ یہاں Weekend پر کام کرنے کے لئے آتے رہے ہیں۔ یہ بات اس صوبہ کے ابتدائی باشندوں کے نمونے کی طرح ہے، جو یکجا ہو کر بیوت تو نہیں بلکہ فارمز اور کمیونٹی سنٹرز اور سکول بناتے ہیں۔

ایک خاتون مہمان نے بیان کیا:

میں سمجھتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت ہی عمدہ تھا۔ میں نے ہر لفظ کو سنا اور اپنے دل میں بٹھایا اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام بہت ہی شاندار ہے۔ اگر ساری دنیا اس طرح ہوتی تو کیا ہی خوب دنیا ہوتی۔ میں ساری شام وہاں بیٹھ کر خلیفۃ المسیح کو سن سکتی تھی۔

مجھے جو بات بہت نمایاں لگی وہ یہ تھی کہ آپ کو اپنے ہمسائے سے محبت کرنی چاہئے اور یہ کہ اگر کچھ حاصل کرنا ہے تو اتفاق سے ایک دوسرے کے ساتھ کام کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ حضور کا پیغام نہایت واضح، حقیقی اور دل سے نکلا ہوا پیغام تھا اور میرا خیال ہے کہ یہ پیغام ہر شخص کے دل میں بیٹھ گیا ہوگا جو وہاں کمرے میں موجود تھا اور اس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اس تقریب میں شامل ہونا اور محض اس پروگرام میں شرکت کے لئے Saskatoon سے میرا یہاں آنا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔

ریجائنا شہر کے سٹی مینیجر Chris Holden صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

بہت ہی واضح، سچا اور حقیقی پیغام تھا۔ جس انداز سے خلیفۃ المسیح نے (-) دنیا کے مسائل بیان فرمائے وہ میرے لئے حیران کن تھا۔ خلیفۃ المسیح کا محبت اور اپنائیت پر زور دینا، بیت کی ضرورت کو واضح کرنا اور یہ بتانا کہ بیت کے دروازے ہر شخص اور ہر مذہب کے لئے ہمیشہ کھلے ہیں، ان باتوں سے مجھے بہت تسلی ہوئی۔ دنیا میں بہت ہی بدامنی رہی ہے لیکن ریجائنا میں بننے والی بیت ہر ایک کے لئے کھلی ہے۔ اس تقریب سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔

ایک مہمان بیان کرتے ہیں:

خلیفۃ المسیح کا پیغام بہت شاندار رہے۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جس نے نہ صرف Regina بلکہ دنیا بھر کے لوگوں کو متاثر کیا ہے۔ خلیفۃ المسیح ایک بہت ہی طاقتور سفیر ہیں۔ جماعت احمدیہ بہت ہی مثبت، تعمیری اور اچھا کام کرنے والی ہے۔ یہ سوچ اور اس قسم کا کردار قوموں کو ترقی دینے والا کردار ہے جس کی بنیاد باہمی احترام اور تعلقات پر ہے۔ زندگی میں ہم سب مختلف کردار ادا کرتے ہیں لیکن ہم ایک کامیاب معاشرہ اور دنیا تبھی بناتے ہیں جب ایک دوسرے سے اتفاق کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہر انسان قیمتی ہے اور ہم اکٹھے ہو کر ہی زیادہ مضبوط ہیں۔

پروفیسر Brenda Anderson صاحبہ (University of Regina) بیان کرتی ہیں:

مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی اور میں جماعت کو مبارکباد دیتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ Regina اور صوبہ کی کمیونٹی کے لئے آپ کے الفاظ سننے بہت ہی ضروری تھے۔ میرا خیال ہے کہ اس خطاب نے بہت سے ایسے لوگوں کو آگاہ کیا ہوگا جنہیں دین کے متعلق کچھ علم نہیں اور جنہیں شاید کچھ خدشات ہیں۔ افسوس ہے کہ ہمیں جہاد کے متعلق بات کرنی پڑتی ہے اور اس کا صحیح مفہوم سمجھانا پڑتا ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ لوگ امن کے پیغام کے ساتھ واپس گئے ہوں گے۔ پس میں جماعت کو اس سنگ میل پر مبارکباد دینا چاہتی ہوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

عرب دنیا

مرتبہ: مکرم اویس احمد نصیر صاحب

حضرت محمد سعید طرابلسی کی کتاب ایقاظ الناس

یہ کتاب حضرت مسیح موعود کے عرب رفیق حضرت محمد سعید الطرابلسی کی تصنیف ہے۔آپ طرابلس کے رہائشی تھے جو کہ بیروت سے تیس کوس کے فاصلے پر ہے۔یہ کتاب 72 صفحات پر مشتمل ہے۔اس کتاب کے سرورق پر آپ نے پانچ اشعار تحریر فرمائے ہیں جن میں سے پہلا شعر یہ کہ

ایھا الناظر فی ھذہ الرسالة
دع التعصب و التعدی و الجدالة

ترجمہ: اے اس رسالہ کو پڑھنے والے تعصب، حد سے بڑھنے اور لڑائی کو چھوڑ دے۔

حضرت مسیح موعود نے اس کتاب کے متعلق فرمایا:

''اور اس نے ایک کتاب تالیف کی جس کا نام ایقاظ الناس رکھا اور وہ کتاب اس کے وسعت معلومات پر دلیل واضح ہے اور اس کی رائے صائب پر ایک روشن حجت ہے اور وہ کتاب ہر ایک مباحث کے لئے ہر ایک میدان میں کفایت کرتی ہے اور جب اس نے اس کتاب کو تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی کتابیں حدیث اور تفسیر کی جمع کیں اور ہر ایک امر میں پوری غور کی سو یہ کتاب اس کے فکروں کا ایک دودھ اور اس کی نظروں کا ایک نور ہے اور عارف کی علامت اس کی معرفت کی باتیں ہی ہوتی ہیں اور جب میں نے اس کی کتاب کو پڑھا اور صفحہ صفحہ کر کے اس کے باب دیکھے اور اس کی چادر اٹھائی تو میں نے اس کے بیان کو ملیح پایا اور اس کی شان کی میں نے تعریف کی اور میں نے اس میں کوئی ایسی بات نہ پائی کہ جو اس کو بٹہ لگاوے اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس کی کتاب کو میری کتابوں کے ساتھ شائع کرے اور اس میں قبولیت رکھ دیوے اور اس میں اپنی طرف سے ایک روح داخل کرے اور بعض دل پیدا کرے جو اس کی طرف جھک جاویں اور اس کے مؤلف کو دونوں جہانوں میں بدلہ دے اور اس کے مقاصد میں برکت ڈالے اور اس کو مقبولوں میں داخل کرے۔''

ایقاظ الناس تین حصوں پر مشتمل ہے۔

پہلے حصے میں آپ نے وہ وجہ بیان کی ہے جس کے باعث آپ حضرت مسیح موعود کے پاس گئے اور نیز کس طرح آپ کا سیدنا مسیح موعود سے تعارف ہوا۔

دوسرے حصہ میں آپ نے اپنی بیعت کا حال بیان فرمایا ہے اور وہ رویا جو حضرت مسیح موعود کے حق میں دیکھیں ان کا ذکر اور صداقت مسیح موعود کے دلائل پیش کئے ہیں۔

تیسرا حصہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد کا ذکر ہے۔ پہلے باب میں مسیح ابن مریم اور ان کی وفات کا قرآن وحدیث سے استدلال فرمایا اور یہ ذکر کیا کہ مسیح جس نے آخری زمانے میں آنا ہے وہ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں ہوگا۔ دوسرے باب میں دجال کا ذکر ہے۔ تیسرا باب یاجوج ماجوج کے متعلق ہے۔ چوتھے باب میں ملائکہ کے نزول کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ پانچواں باب اس بارہ میں ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد ہی وہ مسیح موعود ہیں جنہوں نے آخری زمانہ میں آنا تھا۔

چوتھا حصہ حضرت مسیح موعود کی کرامات کی متعلق ہے۔ پانچواں حصہ اہل عرب اور تمام امتوں کے لئے نصائح پر مشتمل ہے۔

عالمی انعام برائے عربی ناول (IPAF)

عالمی انعام برائے عربی ناول (International Prize For Arabic Fiction) عرب دنیا کا ایک اہم ایوارڈ ہے جو عربی ادب کی ترویج وترقی کے لئے ہر سال بہترین کاتب کو دیا جاتا ہے۔

انعام کی مالی معاونت TCA (Abu-Dhabi) Tourism And Culture Authority کی طرف سے ہوتی ہے۔ ہر سال پانچ بہترین عرب رائٹرز پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جو کہ بطور منصف بہترین ناول کا انتخاب کرتے ہیں۔ یکم اپریل سے 30 جون تک اپنا ناول جمع کروانا ہوتا ہے مصنفین ان ناولوں میں سے پہلے 16 کا پھر 6 ناولز کا اور آخر میں بہترین ناول کا انتخاب کرتے ہیں۔ جیتنے والے کو 50 ہزار US ڈالر کا انعام دیا جاتا ہے اور جن 6 ناولز کا انتخاب ہوتا ہے ان میں سے ہر ایک کو 10 ہزار US ڈالر کا انعام دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کمیٹی انعام یافتہ ناول کے مختلف زبانوں میں ترجمے کے اخراجات بھی برداشت کرتی ہے۔ درج ذیل ناولز کو یہ انعام دیا جا چکا ہے۔

2008ء میں واحة الغروب از بھاء طاہر
2009ء میں عزازیل از یوسف زیدان
2010ء میں ترمی بشرر از عبدہ خیال
2011ء میں القوس والفراشة از محمد الاشعری
2012ء میں ازدروز بلغراد از ربیع جابر
2013ء میں ساق البامبو از سعود السنعوسی
2014ء میں فرانکشتاین فی بغداد از محمد سعداوی
2015ء میں الطلیانی از شکری المخبوت

عالمی شاہ فیصل انعام (KFIP)

عالمی شاہ فیصل انعام (King Faisal International Prize) سعودی عرب کے ادارے شاہ فیصل فاؤنڈیشن کی طرف سے ہر سال مختلف شعبوں میں کام کرنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ یہ انعام 1979ء میں پہلی مرتبہ دیا گیا۔ ہر سال ایک انعام عربی ادب کے حوالے سے بھی دیا جاتا ہے۔ انعام جیتنے والے کو گولڈ میڈل اور سات لاکھ پچاس ہزار سعودی ریال بطور انعام دیا جاتا ہے۔ 2016ء کا عربی ادب کا انعام مراکش کے ڈاکٹر محمد الغزوانی مفتاح کو دیا گیا جو 1946ء کو دار بیضاء (کاسابلانکا) میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے مختلف ڈراموں اور فلموں میں بھی کام کیا ہے اور عربی ادب کے حوالے سے مختلف کتب بھی تحریر کیں جن میں فی سیمیاء الشعر العربی القدیم، دینامیة النص، مجھول البیان، التلقی و التاویل، مشکاة المفاھیم شامل ہیں۔

مراکش کی تحریک آزادی میں جماعت احمدیہ کا کردار

مراکش شمالی افریقہ کا ایک ملک ہے۔ اس کے دار الحکومت کا نام رباط ہے اور سب سے بڑا شہر اور بڑی بندرگاہ کاسابلانکا ہے۔ دیگر بڑے شہروں میں اگادیر، فاس، مراکش، محمدیہ اور طنجہ شامل ہے۔ مراکش کا کل رقبہ 172414 مربع میل ہے۔ رائج الوقت سکہ مراکشی درھم ہے۔

تیونس اور مراکش کے جانباز مسلمان ایک عرصہ سے فرانس کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ مؤتمر عالم اسلامی نے فیصلہ کیا کہ 21 نومبر 1952ء کو دنیا بھر کے مسلمان یوم تیونس و مراکش منائیں۔ حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر جماعت احمدیہ نے بھی ان مظلوم اسلامی ممالک کے مطالبہ آزادی کی حمایت میں جلسے کئے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی بخشے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان نے اقوام متحدہ میں ان ممالک کے حق میں پر زور آواز بلند کی جس کی تفصیل آپ کی خودنوشت سوانح ''تحدیث نعمت'' طبع اول 1971ء ص 569، 573 میں ملتی ہے۔ 1951ء میں جنرل اسمبلی کے اجلاس کے دوران مراکش و تیونس کے مسئلہ کو ایجنڈا میں شامل کرنے کا سوال پیش ہوا تو آپ ہی کی تقریر اس موقع پر سب سے نمایاں تھی۔ تقریر میں آپ نے امریکہ اور دیگر تمام ایسے ممالک کے طرز عمل کی مذمت کی جو ان مسائل کو شامل ایجنڈا کرنے کے خلاف تھے۔ آپ نے دوران اجلاس فرمایا کہ اگر ان مسائل پر غور کرنے سے انکار کیا گیا تو مراکش میں قتل وخون ہوگا اور اس کی تمام ذمہ داری امریکی نمائندہ پر ہوگی تو امریکی مندوب کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی دعاؤں، چوہدری صاحب کی کوششوں اور اہل تیونس و مراکش کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشا اور یہ دونوں ملک 1956ء میں آزاد ہوگئے۔

سائنسی مرکز کویت

The Scientific Centre Kuweit. کویت کے صوبہ حولی کے شہر سالمیہ میں واقع ہے۔ اس کا آغاز بادشاہ جابر احمد الصباح کے مشورہ سے 2000ء میں ہوا۔ علمی مرکز کا مقصد یہ ہے کہ سائنس کو عام فہم بنا کر پیش کیا جائے۔ اس کے اہم شعبوں میں سے ایک مچھلی گھر ہے جہاں پر مختلف قسم کی مچھلیوں کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ علمی مرکز میں I MAX کے نام سے ایک 3D سینما بنایا گیا ہے جس میں مختلف علمی وتحقیقی فلمیں پیش کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ایک Disconery Room ہے جس میں سائنس کے حوالے نمائشیں اور تحقیقات پیش کی جاتی ہیں۔

کویت کے مشہور ادیب

کویت کے ایک مشہور ادیب اسماعیل فھد اسماعیل ہیں جن کی پیدائش 1940ء میں ہوئی۔ انہوں نے 20 سے زائد ناول اور متعدد مختصر قصے تحریر کئے ہیں۔ آپ نے مختصر قصوں کا ایک مجموعہ ''البقعة الداکنہ'' لکھا بعد ازاں اپنا پہلا ناول ''کانت السماء زرقاء'' تحریر کیا۔ آپ کے مشہور ناولوں میں الحبل، الضفاف الاخری، الشیاح، الطیور و الاصدقاء، خطوة فی الحلم، الکائن الظل شامل ہیں۔

کویت کی ایک اور مشہور ادیبہ لیلیٰ عثمان ہیں۔ آپ 1943ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد کا نام عبد اللہ عثمان ہے۔ آپ نے 1965ء سے مقامی اخباروں میں لکھنا شروع کیا۔ آپ کو مختلف ایوارڈز سے بھی نوازا گیا۔ آپ کے مشہور ناولوں میں لمراة و القطة، صمت الفراشات، خذھا لااریدھا اور شعری مجموعہ میں وردة اللیل ہے۔ آپ کا ایک بہترین ناول ''وسمية تخرج من لبحر'' ہے۔

کویت کے ایک اور مشہور ادیب طالب الرفاعی ہیں جو 1958ء میں پیدا ہوئے آپ کی مشہور کتابوں میں ظل الشمس، المشیرة للجدل، رائحة البحر شامل ہیں۔ آپ کا مختصر قصوں کا مجموعہ پہلی مرتبہ 1992ء میں شائع ہوا۔ آپ کے بعض ناول انگریزی، جرمن اور فرنچ میں بھی ترجمہ کئے گئے ہیں۔ اسی طرح کویت کے مشہور ادیبوں میں ایک ادیبہ فاطمہ یوسف العلی ہیں جن کی پیدائش 1953ء میں ہوئی۔ آپ نے ادب کے حوالہ سے کئی کتب تحریر کیں۔

☆......☆......☆......☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

30

مہمانوں کے تاثرات، میڈیا میں چرچا، تقریب آمین، بیت الامان کی افتتاحی تقریب اور ایڈریسز

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

4 نومبر 2016ء

حصہ سوم آخر

ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کیا:

میں نے جماعت احمدیہ میں یہ بات دیکھی ہے کہ جوں جوں اس جماعت نے Saskatoon میں ترقی کی، اس نے مقامی لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم کئے ہیں اور ان کو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ جس طرح خلیفۃ المسیح نے آج شدت پسندی اور دیگر خدشات پر روشنی ڈالی ہے، ہم سمجھ سکتے ہیں کہ جو باقی دنیا میں ہو رہا ہے، اس کا اس جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

Saskatoon میں جو درخت لگانے کے منصوبے بنائے گئے ہیں اور جس طرح ہم نے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کمیونٹی کے کارکنان کے ساتھ مل کر کام کیا ہے، میں دیکھتا ہوں کہ یہ ہمارے ملک کا مستقبل ہے اور اس معاشرہ کا عکس ہے جس کی میں امید رکھتا ہوں، جس میں مختلف مذاہب کے لوگ مشترک اقدار کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم تفرقہ کی بجائے متفق ہو کر زیادہ بہتر حال ہیں اور پھر ہم ایک دوسرے سے سیکھ بھی سکتے ہیں۔

موصوف نے کہا:

میں سمجھتا ہوں کہ دین کو چھوٹے گروہوں نے بگاڑا ہے جس کی وجہ سے کئی کینیڈینز اور مغرب میں رہنے والوں میں الجھنیں پیدا ہوئی ہیں۔ احمدیہ جماعت کے لوگوں کو جان کر میں نے سیکھا ہے کہ بھائی چارہ اور ہمسایوں کے حقوق ادا کرنا ایک نہایت ہی اہم اصول ہے اور یہ کہ ہمیں ایک دوسرے سے ہمسایوں کی طرح پیش آنا چاہئے اور ہمسایوں کے ساتھ رشتہ داروں جیسا سلوک کرنا چاہئے۔ یا جس طرح خلیفۃ المسیح نے آج فرمایا کہ دوسروں سے اسی طرح پیش آؤ جیسے تم چاہتے ہو کہ دوسرے تم سے پیش آئیں۔ یہ دین کا ایک بنیادی عقیدہ ہے اور ہم سب کو اسے اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس عقیدہ پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس ہم سب کو محنت کر کے اس عقیدہ پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنی چاہئے۔ یہ جاننا کہ یہ تعلیم جماعت احمدیہ کینیڈا کی بنیادی تعلیم ہے اور ایمان کا لازمی حصہ ہے نہایت ہی اہم پیغام ہے۔

ریجائنا کے سٹی کونسلر Bob Hawkins صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح نے عظیم الشان خطاب فرمایا ہے۔ خلیفہ کا پیغام بین الاقوامی تھا اور ہر ایک پر لاگو ہوتا تھا خواہ کوئی کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خلیفہ نے محبت، رواداری اور احترام کا پیغام دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہم سب کے لئے بہت بڑا سبق ہے۔ میرے خیال میں خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب اس زمانہ میں نہایت اہم ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو فساد کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور بدقسمتی سے ان میں سے بعض لوگوں نے دین کو فساد کرنے کا آلہ بنایا ہوا ہے۔ میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے واضح کر دیا کہ دین کا پیغام محبت اور لوگوں کے باہمی احترام کا پیغام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے فرمایا بہت ضروری تھا اور میں آپ کی ان باتوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

ریجائنا کے ایک سٹی کونسلر Johnathan Findura صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب شاندار اور بہت ہی متاثر کن تھا۔ ہر ایک اس کو سمجھ سکتا تھا۔ اس کے لئے (-) ہونا ضروری نہیں تھا۔ ہمیں اس طرح کے مزید خطابات سننے کی ضرورت ہے کیونکہ بعض لوگ دلوں میں خوف پیدا کرنا چاہ رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں کوئی خوف نہیں۔

خلیفۃ المسیح کا یہاں سفر کر کے تشریف لانا بہت ہی اہم موقع ہے۔ اس سے بیت کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور Regina کے لوگوں کی اہمیت بھی۔

ایک مہمان خاتون بیان کرتی ہیں:

آج مجھے حضرت عیسیٰؑ کی یاد آ گئی۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے کے باوجود ہم ایک دوسرے سے محبت اور شرافت سے پیش آ سکتے ہیں۔ اگر ہم سچائی کی پیروی کر رہے ہوتے تو دنیا کتنی بہتر ہوتی اور ہم سب امن، اتفاق اور باہمی احترام کے ساتھ رہتے۔ جماعت احمدیہ بہت اچھی جماعت ہے۔ اس کے لوگ بہت ہی عاجز، ہمدرد، کمیونٹی کا خیال رکھنے والے اور اچھا نمونہ دکھانے والے ہیں۔ میں عیسائی ہوں اور حضرت عیسیٰؑ کو مانتی ہوں اور حضرت عیسیٰؑ بھی ایسے ہی رہتے تھے۔ پس اگر ہم سب ان باتوں پر عمل کریں جن کا خلیفۃ المسیح نے ذکر کیا ہے تو دنیا بہترین جگہ بن جائے۔

ایک مہمان نے بیان کیا:

جس طرح خلیفۃ المسیح نے دین کے متعلق پائے جانے والے غلط تصورات دور فرمائے میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں کیونکہ میڈیا میں انہیں منفی رنگ میں دکھایا جاتا ہے اور اسی طرح لوگ انہیں سمجھتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے پتہ چلا کہ جو میڈیا بیان کرتا ہے وہ مکمل صورتحال نہیں ہے۔

میں نے خلیفۃ المسیح کے متعلق بہت کچھ سنا تھا۔ پس آج انہیں بنفس نفیس دیکھنا، ان سے مصافحہ کرنا اور یہاں میرا موجود ہونا میرے لئے ایک اعزاز ہے۔

ایک مہمان بیان کرتے ہیں:

ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل کوئی اچھی چیز نہیں ملتی۔ خبروں اور میڈیا میں تو منفی اور بری باتوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں رہا۔ آج کسی کو اچھی بات کہتے ہوئے سنا اور بھلائی کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھنا ایک تازہ ہوا کی طرح محسوس ہوا ہے۔

اس صوبہ سے تعلق رکھنے والے ایک سیاستدان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آج اس صوبہ کے لئے ایک عظیم دن ہے۔ بیشک آج یہ کمیونٹی خوشی منا رہی ہے لیکن یہ خوشی ہمارے صوبہ کے لئے بہت بڑا دن ہے۔ ہمارا Motto کئی لوگوں کی طاقت سے ہے۔ آج اس بیت کی تعمیر کے ذریعہ ہم اپنے اس Motto پر عمل کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کا پیغام جہاں ساری دنیا کے لئے ضروری ہے وہاں ہمارے لئے بھی بہت اہم ہے۔

کئی سال پہلے میرا جماعت سے تعارف ایک ایسے وقت میں ہوا جب Saskatchewan میں بہت بڑا سیلاب آیا اور ایک محلّہ پانی کی وجہ سے بالکل الگ ہو گیا تھا اور دوسرے لوگ Evacuation سنٹرز کی طرف جا رہے تھے۔ اس وقت جبکہ ابھی مدد کی اپیل بھی نہیں کی گئی، احمدی کئی وینوں پر مدد کے لئے Saskatoon سے Regina آئے۔ وہاں ہماری بات چیت ہوئی اور یہ ان کے Outreach کی بہترین مثال ہے کہ فوراً تعلق قائم ہو گیا۔ اس جماعت نے ایسے لوگوں کو اکٹھے ملا دیا جو شاید عام حالات میں نہ ملتے۔

مجھے خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر اب سمجھ آئی کہ احمدی اتنے پُرعزم کیسے ہوتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ خطاب ساری دنیا میں نشر کیا گیا لیکن کاش کہ Saskatchewan میں ہر شخص اس کو دیکھ سکتا۔ آج خلیفۃ المسیح سے میں نے جو کچھ بھی سیکھا وہ حتی المقدور ہر ایک کو بتاؤں گا لیکن کاش کہ دوسرے لوگ بھی براہ راست خلیفۃ المسیح کی یہ باتیں سن سکتے۔

شمالی امریکہ میں ہم کافی تفرقہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ امریکہ کے انتخابات سے بھی نمایاں ہے، جسے دیکھ کر ہمیں پریشان ہونا چاہئے، لیکن ہمارے ملک میں بھی موجود ہے۔ میرے خیال میں ہمارے صوبہ میں اس پیغام کی ضرورت ہے خواہ لوگ یہاں نئے آباد ہونے والے ہوں، پرانے یورپین مہاجرین ہوں یا First Nations کے لوگ ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیغام نہایت ہی موزوں ہے۔ میں اس بات سے خوش ہوں کہ حضور جیسے بین الاقوامی لیڈر ہمارے صوبہ میں تشریف لائے۔

Paul Merryman صاحب جو کہ سسکاٹون میں Legislative Assembly کے ممبر ہیں، انہوں نے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت خوبصورت تھا۔ خلیفہ کی آواز میں ایک ٹھہراؤ، تسلی اور تحمل نظر آ رہا تھا جس سے تمام حاضرین پر ایک عجیب رعب طاری تھا۔ آپ کے وجود سے عاجزی ٹپک رہی تھی۔ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہونا اور ان کی باتیں سننا بہت ہی اچھا تجربہ تھا۔

سیاسی اور دنیاوی فنکشنز مختلف ہوتے ہیں۔ وہاں پر لوگ زور لگا کر اپنے خیالات کو ظاہر کرتے ہیں اور لوگوں پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن خلیفۃ المسیح میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی۔ مجھے لگا کہ وہ بہت ہی محبت سے اپنی طرف بلا رہے ہیں اور سب سے محبت کرنے کے لئے تیار اور مستعد ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ مذہب اور روحانیت اصل میں اسی بات کا نام ہے۔ یعنی اپنے ہمسایوں سے محبت کرنا اور دوسروں کی مدد کرنا۔

میرے خیال میں یہ نہایت ضروری ہے کہ ایک ایسی جماعت بیوت بنائے جو دین کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے والی ہو کیونکہ Saskatchewan کے تمام لوگ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں اور سب کو ایک دوسرے سے احترام اور رواداری کا سلوک اختیار کرنا چاہئے۔ اگر سب لوگوں کو ایک صحیح نکتے پر جمع کیا جائے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔

میرے خیال میں یہ بہت ضروری ہے کہ تمام کینیڈین خلیفۃ المسیح کے پیغام کو سنیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کینیڈا ایک بہت ہی پُرامن اور رواداری اختیار کرنے والا متحمل ملک ہے اور ہمیں اس پیغام کو، بطور کینیڈین، دوسرے ملکوں میں بھی پھیلانا

چاہئے جس طرح ہمارے Peacekeeper Soldier نے مشن کئے ہیں۔ انہیں اس رنگ میں بھی استعمال کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں ہم ساری دنیا کے سامنے یہ بات پیش کر سکتے ہیں کہ ہمیں ان باتوں کو سیکھنا چاہئے اور سننا چاہئے اور نہ صرف یہ، بلکہ ان پر عملی جامہ بھی پہنانا چاہئے۔

ایگریکلچرل ریسرچر Claire Burkett صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں جو بات لے کر جا رہی ہوں وہ حضور کی عاجزی اور ہمدردی اور (-) مذہب کا تعارف ہے۔ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے دین کی سچی حقیقت کو جاننا ضروری ہے۔

خلیفۃ المسیح کے پیغام کو سننا بہت ہی ضروری ہے۔ میں Saskatoon میں رہتی ہوں۔ میں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھا ہے اور جماعت کے لوگوں سے ملی ہوں اور مجھے اب بہتر طور پر سمجھ آئی ہے اور میں گھر جا کر اپنی فیملی اور اپنے بہن بھائیوں کو یہ پیغام پہنچانے کی کوشش کروں گی کہ ٹیلیویژن پر جو چیزیں ہم دیکھتے ہیں ان سے ہٹ کر بھی بہت ساری باتیں ہیں۔

Saskatchewan کے لیڈر آف دی آفیشل اپوزیشن Trent Weatherspoon صاحب بیان کرتے ہیں:

یہ ایک خوبصورت اور اہم اجتماع ہے۔ خلیفۃ المسیح کا نہایت طاقتور اور ضروری پیغام تھا جس نے ہمارے مذاہب میں قدر مشترک باتوں کی نشاندہی کی اور ہمیں بتایا کہ کینیڈا کے احمدی انسانیت کو ترجیح دینے کے عقیدہ کو فوقیت دیتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام کہ ہم دوسروں کے لئے وہی پسند کریں جو ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں ہم سب کے لئے اہم ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچائی پر مشتمل بہت ہی ضروری پیغام تھا جس میں کافی معلومات تھیں تاکہ باہمی رواداری اور امن قائم ہو۔ خلیفۃ المسیح نے ان اقدار کی نشاندہی کی ہے جن پر ہم سب کو چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اقدار نہ صرف ہمارے شہر Regina یا ہمارے صوبہ Saskatchewan کو مضبوط کرنے کے لئے بلکہ ہمارے ملک اور ہماری دنیا کو مضبوط کرنے کے لئے ہیں۔ جن اقدار پر علم حاصل کرنے کا خلیفۃ المسیح نے ہمیں چیلنج دیا ہے، اگر ہم سب ان کے مطابق زندگی بسر کریں اور ان پر عمل کریں تو ہمارے ملک اور دنیا میں بہتری آئے گی۔

ڈاکٹر فخری ظل الحلیم جو University of Islamic Studies Saskatchewan میں کے پروفیسر ہیں، بیان کرتے ہیں:

خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا وہ بہت اہم تھا، وہ دراصل انسانیت کا ہی پیغام دے رہے تھے جس کی ہمیں آجکل ضرورت ہے، خصوصاً (-) کمیونٹی میں۔ ہمیں اختلافات کے باوجود اکٹھے مل کر کام کرنا چاہئے۔ میں نے خلیفۃ المسیح کے خطاب میں ایک رعب دیکھا ہے۔

ریجائنا پولیس سروس کے چیف Evan Bray صاحب جنہوں نے ایڈریس بھی کیا تھا اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ ایک شاندار شام تھی۔ سب سے پہلے تو مجھے فخر ہے کہ Regina Police Service یہاں موجود تھی اور اس تقریب کا حصہ تھی۔ حضور نے نہایت تحمل سے اور دھیمے لہجہ میں لیکن پُرشوکت انداز میں خطاب فرمایا۔

میں سمجھتا ہوں کہ جو پیغام انہوں نے دیا، وہ ایسا پیغام ہے جو سرحدوں اور ملکوں (کی حدود) سے بالا ہے اور خواہ کوئی Regina شہر میں ہو یا کینیڈا کے ملک میں یا دنیا کی کسی بھی جگہ میں ہو، یہ پیغام سمجھ سکتا ہے اور ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میرے خیال میں یہ بہت ضروری ہے کہ ریجائنا اور کینیڈا کے لوگ دین کے سچے پیغام کو سنیں اور یہی بات ہے جو ہمارے ملک اور صوبہ کو ممتاز بناتی ہے۔ ہماری کمیونٹی اس بات پر مبنی ہے کہ ایک دوسرے کی انفرادیت کو قبول کیا جائے۔

تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے کہا:

یہ امن، دوستی، محبت اور تفہیم کا عظیم پیغام تھا جس کی دنیا کو اشد ضرورت ہے۔ خلیفۃ المسیح ایک عظیم سفیر ہیں۔ عظیم مقرر اور ایک عظیم انسان ہیں۔ میں نے ان کی تقریر کو بہت پسند کیا۔

یہ نہایت ضروری ہے کہ دین کی حقیقی تعلیم لوگوں تک پہنچے۔ دین کے متعلق غلط فہمیاں شمالی امریکہ اور باقی دنیا میں مسائل پیدا کر رہی ہیں۔ لیکن یہ پیغام بہت ہی واضح، آسان اور بہترین پیغام ہے جسے ہم سب کو سننا چاہئے۔ مجھے خلیفہ کی باتیں سن کر بہت خوشی ہوئی۔ میں جانتا ہوں کہ Regina کی (-) کمیونٹی بہت ہی دوستانہ اور روشن خیال ہے اور ہماری شہری زندگی میں ہمیشہ اچھا کردار ادا کرنے والی ہے۔ خلیفۃ المسیح کی شخصیت میں ایک رعب اور دبدبہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ان میں جاذبیت بھی ہے۔ وہ ایک ایسے انسان ہیں جنہیں سننے کو دل چاہتا ہے۔

ہم خلیفۃ المسیح اور دین کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ خلیفۃ المسیح یہاں تشریف لائے۔

رومن کیتھولک پادری Glenn Zwimmer صاحب بیان کرتے ہیں:

میں بہت عرصہ سے خلیفۃ المسیح کو سننے کے لئے منتظر تھا۔ میں کئی سالوں سے ان کی بعض تحریرات پڑھ رہا ہوں اور تقاریر سنتا رہا ہوں خصوصاً پچھلے چند دنوں میں انٹرویوز بھی دیکھے ہیں۔ لیکن انہیں دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا کہ ان کا پیغام ایک حقیقت ہے۔ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرنا، لوگوں کے حقوق ادا کرنا اور لوگوں کا خیال رکھنا دراصل ایک عبادت ہے۔ پس بیت عبادت کرنے کی ایسی جگہ ہے جہاں ہم سب مل کر عبادت کرتے ہیں اور جہاں سے لوگوں کی خدمت کی جاتی ہے۔

ہم دین کے اس حقیقی پیغام کو جتنا بھی سنیں، اتنا ہی کم ہے۔ جو باتیں خلیفۃ المسیح نے بیان فرمائیں اور جو ہم اپنی روزمرہ زندگی میں خبروں میں دیکھتے ہیں وہ بالکل مختلف ہیں۔ لیکن عالمی امن کا پیغام محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ ہماری انسانیت کا بنیادی جزو ہے اور یہ مذہب سے بالا ہے۔ یہ قومیت، زمانہ اور جنس سے بالا ہے۔

ایک مہمان Allan Kirk صاحب جو کہ Sociologist ہیں، نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ آپ کے خلیفہ نے نہایت توجہ اور یکسوئی سے عقائد کو پیش کیا۔ میرے لئے خاص طور پر تین پہلو بہت نمایاں تھے۔

پہلی بات یہ تھی کہ دین رواداری کا مذہب ہے جو اختلاف رائے کو قبول کرتا ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ خلیفہ نے ذکر کیا کہ ملک میں نئے آنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نئے ملک سے، اس کے لوگوں سے اور اس کے کلچر سے محبت کریں اور میں سمجھتا ہوں کہ جوں جوں ہجرت کر کے یہاں نئے لوگ آ رہے ہیں، یہ بات آئندہ نہایت اہم ہو جائے گی۔ کیونکہ باہمی اقدار کو اپنانا اور تفہیم بھی ضروری ہے۔

تیسری بات یہ تھی کہ خلیفہ نے بہت ہی واضح طور پر ان مسائل کا ذکر کیا جو شدت پسند دین کی وجہ سے ہمیں درپیش ہیں۔ دوسرے (-) کو بھی شدت پسندوں اور دین کی تشدد پسند تشریح کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے۔ Regina کے لوگوں کے لئے اس نئی بیت میں آنا اور اسے دیکھنا بہت ضروری ہے۔ میں خود اس نماز میں شامل ہونے کے لئے منتظر ہوں۔ میرے خیال میں اس رواداری اور باہمی تعاون کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔

میڈیا میں چرچا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ریجائنا کے دورہ کے دوران متعدد ٹی وی ریڈیو چینلز، اخبارات اور دیگر میڈیا کے ذرائع سے پورے شہر اور صوبہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ جن ٹی وی وریڈیو چینلز اور اخبارات میں اس حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں ان کا اختصار کے ساتھ ذکر ذیل میں درج ہے۔

☆ CTV News Saskatchewan جو کینیڈا کا سب سے بڑا پرائیویٹ نیوز نیٹ ورک ہے ان کی سسکاچوان اور نیشنل ٹی وی کی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا تھا۔ اس حوالہ سے انہوں نے اسی روز شام کی خبروں میں اس کو دکھایا اور انفرادی انٹرویو مکمل شائع کیا۔ اس کے ذریعہ تین لاکھ سے زائد کینیڈین افراد تک خبر پہنچی۔

☆ گلوبل ٹی وی نیوز کینیڈا کا تیسرے نمبر پر سب سے زیادہ دیکھا جانے والا نیٹ ورک ہے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انفرادی انٹرویو لیا جس کے کچھ حصے آن لائن نشر کئے۔ نیز انٹرویو کے ساتھ ویڈیو کے ساتھ ایک آرٹیکل بھی شائع کیا۔ نیز اس ٹی وی چینل نے Ramada Hotel میں بیت کی افتتاحی تقریب میں بھی شرکت کی اور وہاں سے لائیو نشریات پیش کیں جن کے ذریعہ سے 60 ہزار سے زائد احباب تک پیغام پہنچا۔

☆ سی بی سی نیوز کینیڈا کا سب سے زیادہ دیکھا جانے والا ٹیلیویژن نیوز نیٹ ورک ہے۔ انہوں نے بھی اس پروگرام میں شمولیت اختیار کی اور افتتاحی تقریب سے براہ راست نشریات پیش کیں جو اڑھائی لاکھ سے زائد کینیڈین افراد تک پہنچیں۔

☆ ریجائنا لیڈر پوسٹ (Regina Leader Post) ریجائنا کا سب سے بڑا روزنامہ اخبار ہے۔ ان کا نمائندہ بھی اس پروگرام میں شامل ہوا اور اگلے دن اخبار میں بھی اور آن لائن ویب سائٹ پر بھی ایک آرٹیکل شائع کیا جس کے ذریعہ 2 لاکھ 35 ہزار سے زائد افراد تک خبر پہنچی۔

☆ CJME Radio 89 ریجائنا میں خبروں کا سب سے زیادہ سنا جانے والا ریڈیو سٹیشن ہے۔ ان کے نمائندہ نے ریڈیو کی ویب سائٹ پر آن لائن آرٹیکل شائع کیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ریجائنا نیز بیت کے افتتاح، پریس کانفرنس اور صوبہ کے وزیر اعلیٰ کے ساتھ ہونے والی میٹنگ کا ذکر کیا۔ اس کے علاوہ دن بھر پریس کانفرنس کے مختلف حصہ ریڈیو پر نشر کرتے رہے جس کے ذریعہ دس ہزار سے زائد لوگوں تک خبر پہنچی۔

☆ ریڈیو کینیڈا کے نمائندہ بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہونے والی پریس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بھی اس حوالہ سے ایک آن لائن آرٹیکل شائع کیا اور ریڈیو پر خبر نشر کی جس کے ذریعہ 2 لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

☆ CKRM 620 بھی ریجائنا کا مشہور ریڈیو سٹیشن ہے۔ ان کے نمائندہ بھی پریس کانفرنس میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی ایک آرٹیکل آن لائن شائع کیا اور دن بھر ریڈیو پر مختلف اوقات میں خبریں نشر کرتے رہے۔ یہ نشریات دس ہزار سے زائد لوگوں تک پہنچیں۔

اس کے علاوہ بھی بعض دیگر میڈیا کے Outlets جن کے نمائندگان از خود تو اس موقع پر موجود نہ تھے لیکن انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز کے دورہ ریجائنا اور بیت کے افتتاح کے حوالہ سے خبریں نشر کیں۔ان میں Brandon Sun اور Winnipeg Free Press شامل ہیں جن کے ذریعہ ایک لاکھ 22 ہزار سے زائد احباب تک پیغام پہنچا۔

اس طرح مجموعی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ریجائنا اور بیت کے افتتاح کے حوالہ سے کینیڈا کے ڈیڑھ ملین سے زائد لوگوں تک خبر پہنچی اور انہیں احمدیت کا تعارف ہوا۔

5 نومبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت محمود میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ریجائنا(Regina) سے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ریجائنا سے لائیڈ منسٹر کے لئے روانگی تھی۔

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ سے ہوٹل کی لابی (Lobby) میں تشریف لے آئے۔ جہاں ریجائنا جماعت کی عاملہ کے ممبران اور مختلف جماعتی عہدیداران اور کارکنان نے حضور انور کے ساتھ درج ذیل آٹھ گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

1۔نیشنل مجلس عاملہ جماعت ریجائنا
2۔مجلس عاملہ انصاراللہ ریجائنا
3۔مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ریجائنا
4۔مجلس عاملہ Winnipeg جماعت
5۔مجلس عاملہ انصاراللہ Winnipeg
6۔مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ Winnipeg
7۔بیت محمود تعمیراتی پراجیکٹ کی مینجمنٹ ٹیم
8۔بیت محمود کی تعمیر میں کام کرنے والے والنٹیئرز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت ریجائنا مرد و خواتین ہوٹل کے باہر جمع تھے گیارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور بعد ازاں اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ پولیس کے Escort میں لائیڈ منسٹر کے لئے روانہ ہوا۔

پولیس شہر کی حدود سے باہر تک قافلہ کے ساتھ رہی۔ بعد ازاں موٹر وے پر سفر شروع ہوا۔

ریجائنا سے لائیڈ منسٹر کا فاصلہ 495 کلومیٹر ہے۔

پروگرام کے مطابق راستہ میں سسکاٹون (Saskatoon) شہر میں کچھ دیر کے لئے رک کر نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی جماعت نے یہ انتظام ہوٹل Comfort Suites کے ایک حصہ میں کیا ہوا تھا۔

قریباً 260 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد موٹر وے پر سسکاٹون شہر کی پولیس موجود تھی جس نے قافلہ کو Escort کیا اور پولیس کا یہ سکواڈ ہوٹل پہنچنے تک ساتھ رہا۔

دو بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔

ہوٹل کے ایک ہال میں نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی اور کھانے کے پروگرام کے بعد تین بجکر پینتیس منٹ پر یہاں سے آگے لائیڈ منسٹر کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے لائیڈ منسٹر کا فاصلہ 235 کلومیٹر ہے۔

شہر لائیڈ منسٹر آمد

قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد جب قافلہ لائیڈ منسٹر شہر کی حدود میں داخل ہوا تو موٹر وے پر شہر کی مقامی پولیس کی گاڑیاں قافلہ کو Escort کرنے کے لئے موجود تھیں۔ یہاں سے پولیس نے قافلہ کو Escort کیا اور پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Meridian Inn تشریف آوری ہوئی۔ جہاں نائب امیر کینیڈا عبدالباری ملک صاحب مقامی صدر جماعت مکرم انور منگلا صاحب اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

لائیڈ منسٹر (Lloyd Minister) شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس شہر کا نصف صوبہ البرٹا (Alberta) میں ہے اور دوسرا نصف حصہ صوبہ Saskatchewan میں واقع ہے۔ اس شہر کی آبادی 31 ہزار سے زائد ہے۔ اس علاقہ میں بڑی کثرت سے تیل کے کنویں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سال 2005ء میں اپنے دورہ کینیڈا کے دوران 20 جون کو ایڈمنٹن سے سسکاٹون جاتے ہوئے لائیڈ منسٹر بھی تشریف لے گئے تھے اور قریباً چار گھنٹے یہاں قیام فرمایا تھا۔

جماعت نے یہاں بیت کی تعمیر کے لئے ایک عمارت خریدی۔ جولائی 2014ء میں Land Title جماعت کے نام منتقل ہوا۔ مئی 2015ء میں تعمیراتی کام شروع کیا گیا۔ فروری 2016ء میں بیت کی Renovation مکمل کی گئی۔

Renovation سے قبل جب دوسرے کنٹریکٹر سے تخمینہ لگوایا گیا تو چار لاکھ چالیس ہزار ڈالر تھا۔ لیکن بیت کی تعمیر میں رضاکاروں نے حصہ لیا۔ جس کی وجہ سے دو لاکھ ڈالر سے زائد رقم بچائی گئی اور دو لاکھ 40 ہزار ڈالر میں Renovation کا کام مکمل کر لیا گیا۔ لوکل جماعت کے رضاکاروں کے علاوہ سسکاٹون سے بھی کچھ خدام خدمت کے لئے آتے رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بیت کا نام بیت الامان رکھا۔

بیت الامان کا افتتاح

آج اس بیت کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

سات بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے پولیس Escort میں بیت الامان کے لئے روانہ ہوئے۔ دس منٹ کے سفر کے بعد آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الامان تشریف آوری ہوئی۔ احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کا پُرجوش استقبال کیا اور نعرے بلند کئے۔ بچیوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مربی سلسلہ لائیڈ منسٹر طارق عظیم صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت کے اندر تشریف لے آئے۔

اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بارہ بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ عزیزم حسن احمد، محمد طلحہ اٹھوال، تفرید احمد منگلا، عشیل حبیب قریشی، محمد روحان، ہاشم عیان شہزاد، عامر اختر مرزا، بازل احمد، نبیل احمد ملک، عزیزہ ماہ نور ملک، مقیط ہارون ملک، عزیزہ تحسین ناصر شیخ

حضور انور نے فرمایا یہاں کے بچوں اور بچیوں نے اچھا قرآن کریم پڑھا ہے۔ باقی جگہوں پر بھی ایسا ہی معیار ہونا چاہئے۔

نماز کے ساتھ افتتاح

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ باقاعدہ بیت کا افتتاح عمل میں آیا۔

لائیڈ منسٹر میں حضور انور کے استقبال اور بیت کے افتتاح کے موقع پر ایڈمنٹن (Edmonton) سے بھی بڑی تعداد میں احباب اور فیملیز یہاں پہنچی تھیں۔

بیت کا ہال مرد احباب سے بھرا ہوا تھا۔ خواتین کے لئے بیت کے قریب ہی ایک E.Slaird سکول میں ایک ہال حاصل کر کے نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ ہوٹل واپس تشریف لے آئے۔

6 نومبر 2016ء

﴿حصہ اول﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الامان میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

تقریب افتتاح بیت الامان

آج بیت الامان کے افتتاح کے حوالہ سے Agriculture Exhibition Association سنٹر میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے روانہ ہوئے اور بارہ بجے مذکورہ Exhibition سنٹر میں آمد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے۔ جہاں درج ذیل مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے۔

1۔ممبر صوبائی اسمبلی صوبہ Saskatchewan Mrs. Colleen Young صاحبہ
2۔سابق ممبر پارلیمنٹ John Gormley
3۔سابق ممبر پارلیمنٹ Jason Kenney
4۔میئر لائیڈ منسٹر Gerlad Aalbers
5۔پروونشل کورٹ جج Kim Young

ان مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب سے تعارف حاصل کیا اور گفتگو فرمائی۔

اس موقع پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے بھی موجود تھے۔

بیت نور کیلگری کے افتتاح کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس بیت کا افتتاح 2008ء میں ہوا تھا اور کینیڈا کے سابق پرائم منسٹر Stephen Harper بھی بیت کی افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے تھے۔

زراعت کے حوالہ سے بھی بات چیت ہوئی کہ اس علاقہ میں کون کون سے فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔

بعد ازاں بارہ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل جملہ مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ آج کی اس تقریب میں 49 غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ جن میں صوبائی اسمبلی کے ممبر، سابق ممبران پارلیمنٹ، میئر لائیڈ منسٹر، میئر نارتھ Battlefords، ڈپٹی میئر، کونسلرز، چرچ کے نمائندے، صوبائی کورٹ کے جج، ڈاکٹرز، Fire Chief اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عطاء اللہ علیم صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ محمد سلمان صاحب نے پیش کیا۔

مکرم امیر صاحب کینیڈا اور مہمانوں کے ایڈریسز

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنا تعارفی استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں لائیڈ منسٹر کے میئر Gerald Aalbers نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

میں بحیثیت لائیڈ منسٹر میئر کے سارے شہر کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کینیڈا میں جماعت کی پچاس سالہ جوبلی اور یہاں بیت کے افتتاح کے حوالہ سے آپ نے ہمارے ساتھ اچھا وقت گزارا ہوگا۔ میں خلیفۃ المسیح کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس شہر کو رونق بخشی۔ مجھے امید ہے کہ آپ نے لائیڈ منسٹر میں گزرے ہوئے وقت سے محظوظ ہوئے ہوں اور مجھے امید ہے کہ دوبارہ بھی یہاں تشریف لائیں گے۔

اس کے بعد Legislative Assembly کی ممبر Collen Young صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا:

سب سے پہلے میں احمدیہ جماعت کی شکرگزار ہوں جنہوں نے مجھے بیت الامان کے افتتاح پر دعوت دی ہے۔ یہ ایک بہت اچھا موقع ہے جہاں ہم دوسرے مذاہب کے ماننے والوں، سیاستدانوں اور معاشرے کے دیگر افراد کو اکٹھا کر سکتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا: میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس افتتاح کے موقع پر صوبہ سسکاچوان کے وزیر اعلیٰ Bradwal کی طرف سے آپ سب لوگوں کو خوش آمدید کہنے کا موقع مل رہا ہے۔ صوبہ Saskatchewan کی ایک صد گیارہ سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ یہ لوگوں کو خوش آمدید کہنے والا صوبہ ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ معاشرے کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔

موصوفہ نے کہا: ہمارے صوبہ کی بنیاد دیہی مل جل کر کام کرنے اور ایمانداری، محنت، عزم اور جدت پسندی جیسی اقدار پر رکھی گئی ہے۔ ہم امن سے محبت کرنے والے لوگوں کے طور پر جانے جاتے ہیں اور جہاں بھی مدد کی ضرورت ہو ہم پیش پیش ہوتے ہیں اور احمدیوں نے یہاں آکر ان اقدار کو مزید مضبوط کیا ہے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں اور ہمیں احساس ہے کہ یہاں کے احمدی کس طرح خلیفۃ المسیح کی قیادت میں انسانیت کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

موصوفہ نے کہا: جماعت احمدیہ کی کئی چیزوں کی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ مجھے پتہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے دنیا بھر میں اور کینیڈا میں بھی بھوک کو ختم کرنے کے لئے ایک پروگرام شروع کیا ہے جس کے ذریعہ ایک ملین پاؤنڈ کا کھانا اکٹھا کیا گیا ہے اور مختلف فلاحی اداروں میں اس کو تقسیم کیا ہے۔ آپ لوگوں نے بہت سے اولڈ ہومز (Old Homes) میں وقت گزارا ہے اور کئی ہسپتالوں میں خون کے عطیات دیئے ہیں اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ آپ لوگوں نے ہائی وے کی صفائی کا بھی پروگرام کیا۔ آپ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور انہیں دین کی سچی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے مختلف مذاہب کی کانفرنسز منعقد کیں۔

موصوفہ نے کہا: آپ کی جماعت جو کام کرتی ہے مجھے اس پر فخر ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ آپ آئندہ بھی یہ کام اس شہر لائیڈ منسٹر اور صوبہ سسکاچوان میں کرتے رہیں گے۔ مجھے اس بات پر بھی بہت فخر ہے کہ اس صوبہ کی تاریخ پہلی دفعہ ایک احمدی محمد فیاض صاحب قانون ساز کمیٹی کے ممبر بنے ہیں۔ جو آج اس پروگرام میں بھی شامل ہیں۔ فیاض صاحب میرے ساتھ کام کرتے ہیں اور اسمبلی میں میری سیٹ کے ساتھ ہی بیٹھتے ہیں۔ یہ روزانہ بہت محنت اور ایمانداری سے کام کرتے ہیں تاکہ ریجائنا پاسکوٹیل کے لوگوں کے لئے مزید بہتری پیدا کرسکیں۔

موصوفہ نے کہا: آج ہم کینیڈا میں احمدیہ جماعت کا 50 واں سال منا رہے ہیں اور اس شہر میں بیت کی تعمیر بھی اسی کا حصہ ہے۔ میں آپ کو بیت کی تعمیر پر مبارکباد دیتی ہوں۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس بیت میں جہاں لوگ خدا تعالیٰ کی عبادت کرسکیں گے وہیں یہ بیت تعلیم بھی مہیا کرے گی اور اس کے ذریعہ معاشرے کی خدمت کے کام بھی ہوں گے۔

موصوفہ نے کہا: میں ایک مرتبہ پھر خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتی ہوں اور شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ اس شہر میں آئے اور روحانی لحاظ سے لوگوں کی راہنمائی کی۔ خلیفۃ المسیح کی یہاں تشریف آوری ہمارے شہر کے لئے بہت بابرکت ہے۔ یہاں سسکاچوان میں بھی ہم اسی تحریک کو اپناتے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ ہمارا تعلق ہر مذہب اور ثقافت سے ہے۔ ہم متحد ہوکر ایک مضبوط صوبہ اور ملک بنا رہے ہیں۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس کے آخر میں کہا:

آپ سب کا شکریہ کہ آپ سب یہاں آئے اور آپ نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں سسکاچوان کی حکومت کی طرف سے بول سکوں۔ آپ سب کو بہت مبارک ہو۔

بعد ازاں Jason Kenney سابق ممبر آف پارلیمنٹ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے بسم اللہ اور السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ موصوف نے کہا:

میں خلیفۃ المسیح کو ایک مرتبہ پھر کینیڈا میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے ہمارے ساتھ کچھ ہفتے کینیڈا میں گزارے ہیں جو کینیڈا میں احمدیہ جماعت کی جڑیں مزید مضبوط کرنے کا باعث بنے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو Integration کے لئے ایک نمونہ کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ اس جماعت نے کینیڈا کے اندر کثرت کے ساتھ پائی جانے والی دیگر کمیونٹیز کے باوجود اپنے مذہب اور اپنی شناخت کو قائم رکھا ہے۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے جو ہر طرح سے دین پر عمل پیرا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مکمل طور پر کینیڈین بھی ہے۔ یہی وجہ ہے یہ جماعت نئے آنے والوں کے لئے ایک بہت اچھی مثال ہے۔

موصوف نے کہا: شاید ہمارے بہت سے کینیڈین لوگوں کو یہ نہیں پتا کہ احمدیہ جماعت کی مختلف ملکوں میں روزانہ مخالفت کی جاتی ہے۔ ان کو یہ بھی نہیں معلوم ہوگا کہ اکثر احمدی جو کینیڈا میں آئے ہیں وہ ریفیوجی بن کر آئے ہیں اور ان میں کچھ تو پاکستان اور انڈونیشیا میں اور دوسرے ممالک میں سخت مخالفت جھیل کر یہاں کینیڈا پہنچے ہیں جو کہ بہت پُرامن، خوشحال اور آزاد ملک ہے۔ اس لئے احمدیوں اور کینیڈا کا آپس میں ایک پیار کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ اس موجودہ دور کی شدت پسندی کے مسئلہ کا تریاق ہے۔

موصوف نے کہا: احمدی خود شدت پسندی کا شکار ہیں لیکن اس کے باوجود دین کی ایسے رنگ میں دعوت الی اللہ کرتے ہیں کہ دین ایک پُرامن مذہب ہے۔ جماعت احمدیہ کا نعرہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہر قسم کی نفرت، فساد، تعصب اور شدت پسندی کا تریاق ہے۔ یہ جماعت اس نعرے میں سچے طور پر یقین رکھتی ہے اور اس کا روزمرہ کی زندگی میں ثبوت بھی دیتی ہے۔

موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح کی یہاں موجودگی کینیڈا کے لئے ایک خوش خبری کے طور پر ہے۔ لائیڈ منسٹر میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جیسی شخصیات بہت کم آتی ہیں۔ اس لئے یہ لائیڈ منسٹر کے لئے ایک تاریخی دن ہے۔ میرے خیال میں تو یہ البرٹا اور سسکاچوان دونوں صوبوں کے لئے ایک تاریخی دن ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے کینیڈا کو بہت کچھ دیا ہے۔ خدا آپ سب پر اور ہمارے ملک کینیڈا پر اپنی برکتیں اور فضل نازل کرے۔ آپ سب کا شکریہ۔

اس کے بعد میڈیا کے نمائندہ John Gormley جو کہ John Gormeley Show کے میزبان ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ ان کا یہ پروگرام بہت مشہور ہے اور سسکاچوان میں بڑی باقاعدہ سے ہر صبح دیکھا جاتا ہے۔ موصوف نے اپنے ایڈریس کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور کہا۔

میں خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سسکاچوان کے ایک براڈ کاسٹر اور جماعت کے دوست ہونے کی حیثیت سے اپنی کمیونٹی کی طرف سے خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے خلیفۃ المسیح کا انٹرویو لینے کا اعزاز ملا اور کچھ دیر پہلے میں نے ایک دلچسپ نشان دیکھا کہ دنیا کے بڑے مذاہب میں سے ایک مذہب کا سربراہ کھیتی باڑی کرنے والوں سے کھیتی باڑی کے بارے میں سوال کررہا تھا۔ میرے خیال میں دنیا کا شاید ہی کوئی مذہبی لیڈر ایسا ہو جو لوگوں سے کھیتی باڑی کے مسائل مثلاً گندم اگانے وغیرہ کے بارے میں بات چیت کرے۔

موصوف نے کہا: مجھے گزشتہ سال ٹورانٹو میں ہونے والے جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہونے کا موقع ملا تھا تب مجھے اندازہ ہوا کہ جماعت احمدیہ کے مقامی لوگوں کے ساتھ کتنے اچھے تعلقات ہیں۔ Jasson Kenney نے بھی اس بات کا ذکر کیا کہ جماعت کی دنیا کے مختلف حصوں میں مخالفت ہورہی ہے لیکن اس کے باوجود احمدی اس ملک کے باسی ہونے کی حیثیت سے اس کو بہتر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور یہ ہم سب کے لئے ایک نمونہ ہے۔

موصوف نے کہا: پس میں اپنی طرف سے اور اپنے دوستوں کی طرف سے آپ کی دعوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور لائیڈ منسٹر کی طرف سے آپ لوگوں کو اس غیر معمولی ترقی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

ان مہمانوں کے مختصر ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ بجکر چالیس منٹ پر حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

اس خطاب کا اردو ترجمہ یہاں پیش کیا جارہا ہے۔

☆............☆............☆

نمازجنازہ حاضروغائب

مکرم منیراحمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8دسمبر 2016ء کو بیت الفضل لندن میں صبح 11:30 بجے صبح درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نمازجنازہ حاضر

مکرمہ فضیلہ بیگم صاحبہ

مکرمہ فضیلہ بیگم صاحبہ یوکے اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ آف ملتان مورخہ 5دسمبر 2016ء کو 77سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔آپ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر ضلع ملتان کی بیٹی اور مکرم عبدالنعیم جنجوعہ صاحب ایڈووکیٹ کی والدہ تھیں۔انتہائی نیک، دعاگو،صوم وصلوٰۃ کی پابند،مہمان نواز،مخلص اور سلسلہ کی فدائی خاتون تھیں۔جماعتی مہمانوں کی ضیافت اور مہمان نوازی کا بہت خیال رکھتی تھیں۔پسماندگان میں چار بیٹے اور سات پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نمازجنازہ غائب

مکرم منعم باللہ صاحب

مکرم منعم باللہ صاحب امیر جماعت چٹاگانگ بنگلہ دیش مورخہ 18 ستمبر 2016ء کو 75سال کی عمر میں وفات پاگئے۔آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا محترم عبدالمجید صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1908ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ 1948ء میں یہ خاندان مشرقی بنگال منتقل ہوگیا۔آپ نے ڈھاکہ یونیورسٹی سے انگریزی میں ماسٹرز مکمل کیا اور 1965ء سے 2005ء تک نظام پور یونیورسٹی کالج کے پرنسپل رہے۔چٹاگانگ کے امیر کے طور پر آپ نے نہایت فدائیت کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔

مکرم ایس ایم نظامی صاحب

مکرم ایس ایم نظامی صاحب سابق امیر جماعت چٹاگانگ بنگلہ دیش 10/اکتوبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔آپ نے 1962ء میں احمدیت قبول کی۔امیر جماعت چٹاگانگ کے علاوہ آپ نے دیگر مختلف عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء میں جب بھٹو نے بنگلہ دیش کا دورہ کیا تو اس وقت جماعت کی نمائندگی میں آپ نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے فیصلہ کے خلاف ایک میمورنڈم پیش کرنے کی توفیق پائی۔

مکرم احمد دین صاحب

مکرم احمد دین صاحب ابن مکرم نورمحمد صاحب کوٹلی آزاد کشمیر مورخہ 27/اکتوبر 2016ء کو گوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں برموچ کے مقام پر واقع کنٹرول لائن کے پاس بھارتی فوج کی فائرنگ کے دوران سر میں گولی لگنے سے 60سال کی عمر میں وفات پاگئے۔آپ بہت نیک،مخلص اور باوفا انسان تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد اکرم عزیز صاحب

مکرم محمد اکرم عزیز صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ ابن مکرم حسین بخش صاحب ربوہ مورخہ 19نومبر 2016ء کو 71سال کی عمر میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں فضل عمر ہسپتال میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔آپ کا دفتر جلسہ سالانہ ربوہ میں 6/اپریل 1975ء کو بطور مددگار کارکن تقرر ہوا تھا۔ اس وقت سے لے کر تادم آخر آپ نے 41سال 7ماہ دفتر جلسہ سالانہ میں بڑے خلوص،فدایت اور جانفشانی کے ساتھ خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ آپ صوم و صلوۃ کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، انتہائی سادہ، ہردلعزیز شخصیت کے مالک، احمدیت اور خلافت کے انتہائی مخلص فدائی خادم سلسلہ تھے۔آپ کو 2014ء میں صدرانجمن پاکستان کی نمائندگی میں جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔مرحوم موصی تھے۔آپ کی شادی قادیان میں محترم مولوی فیض احمد صاحب درویش کی بیٹی مکرمہ حفیظ بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوئی تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم محمد حنیف طاہر صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔حال جرمنی کے چھوٹے بھائی تھے۔

مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یونس بھٹی صاحب آف فیصل آباد حال میری لینڈ امریکہ مورخہ 15/اکتوبر 2016ء کو 75سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔بہت کم عمری میں آپ کو جماعت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ بیعت کی وجہ سے والدہ آپ کو چھوڑ کر میکے چلی گئیں اور آپ کی شادی میں بھی شامل نہ ہوئیں لیکن آپ کے ایمان میں کوئی کمزوری نہ آئی اور ہمیشہ ثابت قدم رہیں۔ والدہ کی جائیداد سے اپنا حصہ لینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جب جماعت کی خاطر ماں کو چھوڑ دیا تو جائیداد اور مال کیا چیز ہیں۔آپ کو دین سے محبت اور خلافت سے گہرا پیار کا تعلق تھا۔صوم وصلوٰۃ کی پابند،حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ

مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب مرحوم ضلع سانگھڑ مورخہ 17نومبر 2016ء کو 83سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔آپ تہجدگزار،نمازوں کی پابند، کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، چندوں میں باقاعدہ، مہمان نواز، بہت بلند حوصلہ، غرباء اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔اپنے بچوں کو بھی خلیفۃ المسیح سے محبت و وابستگی کی تلقین کرتی تھیں۔خطبہ جمعہ باقاعدگی کے ساتھ بڑے غور اور انہماک سے سنتیں۔اپنی عمر کے آخری حصہ تک باقاعدگی کے ساتھ رمضان المبارک کے سارے روزے رکھتی رہیں۔مربیان سلسلہ،معلمین اور واقفین زندگی کا بہت احترام کرتی تھیں۔آپ کو دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ کی والدہ تھیں۔ آپ کے باقی بیٹے بھی مختلف رنگ میں جماعت کی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

مکرمہ شہزادی بلقیس منان صاحبہ

مکرمہ شہزادی بلقیس منان صاحبہ اہلیہ مکرم میجر (ر) عبدالمنان منیر خان صاحب لاہور مورخہ 17نومبر 2016ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت شیخ عبداللطیف صاحب بٹالوی رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں چھوٹی عمر سے ہی صوم وصلوٰۃ کی پابند،تہجدگزار اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی،خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، دوسروں کا دکھ درد بانٹنے والی،نیک اور مخلص خاتون تھیں۔آپ پُرجوش داعی الی اللہ بھی تھیں۔ ہومیوپیتھی ڈاکٹر ہونے کے ناطے آپ نے بیشتر دیہات میں ہومیوپیتھی کیمپ لگانے کی توفیق پائی اور وہاں بھی دعوت الی اللہ کیا کرتی تھیں۔خلافت سے بے انتہا محبت اور والہانہ عشق کا تعلق تھا۔اپنے بچوں کو بھی خلافت سے مضبوط تعلق کی تحریک کیا کرتی تھی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم ڈاکٹر عبدالغفور منان صاحب آف لندن کی والدہ تھیں۔

مکرم محمد عبدالسمیع جدران صاحب

مکرم محمد عبدالسمیع جدران صاحب آف نوابشاہ حال یوایس اے مورخہ 28ستمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔آپ نمازوں کے پابند، بہت شفیق، مہمان نواز اور اعلیٰ خوبیوں کے مالک نیک ،مخلص اور باوفا انسان تھے۔خطبات جمعہ باقاعدگی سے سنتے اور ان نصائح پر فوراً عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ خلافت سے بہت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔آپ نوابشاہ سندھ میں زمیندارہ کرتے رہے اور پھر جب امریکہ شفٹ ہوئے تو وہاں ایک کنسٹرکشن کمپنی میں کام کرتے رہے۔ بعد میں آپ اس میں حصہ دار بھی بن گئے اور اسی وجہ سے انہیں بیت الرحمان واشنگٹن کی بنیاد رکھے جانے کے وقت خدمت بجالانے کی توفیق بھی ملی۔ آپ کو حضرت مسیح موعود کی کتابیں اور سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔اگر کوئی ربوہ جاتا تو اسے تاکید کرکے اپنے لئے نئی کتب منگوایا کرتے تھے۔

مکرم عبداللطیف اکمل صاحب

مکرم عبداللطیف اکمل صاحب آف ہڈرز فیلڈ یوکے مورخہ 14 جولائی 2016ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ تہجدگزار، پنجوقتہ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، انتہائی نیک، صالح، متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ نگہت مجید صاحبہ

مکرمہ نگہت مجید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمجید صاحب چوہان آف جرمنی مورخہ 8/اکتوبر 2016ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔آپ حضرت میراں بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بڑی پڑپوتی تھیں۔آپ کا تعلق گوجرانوالہ پاکستان سے تھا۔تقریباً ڈیڑھ سال قبل پاکستان سے ہجرت کرکے اپنے بیٹے کے پاس جرمنی آئی تھیں۔پنجوقتہ نمازوں کی پابند،تہجدگزار، چندوں میں باقاعدہ، رحمی رشتوں سے پیار و محبت کا سلوک کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم فیض اللہ جمیل صاحب

مکرم فیض اللہ جمیل صاحب جھنگ صدر 14نومبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کو دل کے علاوہ بعض اور عوارض لاحق تھے لیکن نہایت صبر وشکر سے بیماری کا مقابلہ کیا۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔

مکرم ماسٹر ناظر حسین صاحب

مکرم ماسٹر ناظر حسین صاحب ابن مکرم حاکم دین صاحب لاہور مورخہ 19 نومبر 2016ء کو 95سال کی عمر میں وفات پاگئے۔آپ نے حضرت مصلح موعود کے دور میں بیعت کی اور آپ ہی کے ارشاد پر حفاظت مرکز قادیان میں تین ماہ کے لئے ڈیوٹی کی بھی توفیق پائی۔آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، دعاگو، سادہ مزاج، روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، بہت مہمان نواز اور خوش اخلاق انسان تھے۔خلافت سے گہری عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ فجر کے بعد روزانہ صبح خلافت جوبلی کی دعائیں باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔آپ مکرم بلال احمد آصف صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد

مرکز یہ ربوہ کے نانا تھے۔

مکرمہ لطیفاں بی بی صاحبہ

مکرمہ لطیفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب آف جرمنی مورخہ 17/اکتوبر 2016ء کو طویل علالت کے بعد 73 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز، بہت پاکیزہ زندگی گزارنے والی نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

آپ کے ایک نواسے مکرم ملک عثمان نوید صاحب دو سال قبل جامعہ احمدیہ یوکے سے شاہد کا امتحان پاس کرنے کے بعد اس وقت جرمنی میں بطور مربی سلسلہ خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرم عبدالعلیم صاحب

مکرم عبدالعلیم صاحب آف لیورپول کیم ستمبر 2016ء کو بعارضہ کینسر 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو 6 سال صدر جماعت لیورپول کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ لمبا عرصہ آپ کا گھر بطور نماز سنٹر استعمال ہوتا رہا۔ لیورپول میں بیت الذکر کی جگہ تلاش کرنے کے لئے آپ نے بڑی محنت اور خلوص سے کام کیا۔ عہدیداروں کا بہت احترام کرتے تھے۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ آپ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆............☆............☆

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

محترم ملک محمد ہاشم صاحب (آف کھیوڑہ) کچھ یادیں اور باتیں

ہم نے اپنے بچپن اور لڑکپن کے زمانہ میں نہ صرف بزرگوارم ملک محمد ہاشم صاحب کو دیکھا بلکہ ان کی شفقتوں سے بہرہ ور بھی ہوئے۔

1950ء کی دہائی کا زمانہ تھا۔ جب ہم دونوں بھائی (خاکسار اور راجہ عطاء اللہ خان صاحب) پرائمری اور پھر مڈل کے طالبعلم تھے۔ عموماً چھٹیوں میں ہم لوگ اپنے والد محترم راجہ فضل داد خان صاحب رئیس ڈلوال کے ساتھ لاہور (تقسیم ہند کے بعد ہمارے ننھیال کپورتھلہ سے ہجرت کرکے لاہور آگئے تھے) کے سفر کے لئے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی بس کے ذریعہ ڈلوال سے کھیوڑہ تک سفر کرتے اور سرائے ملک ہاشم صاحب میں قیام کرتے تاکہ کھیوڑہ سے ریل گاڑی کے وقت کے مطابق آگے لاہور کا سفر شروع کرسکیں۔

محترم ملک صاحب دراز قد اور مضبوط جسم کے مالک تھے۔ سفید گھنی داڑھی اور سفید اجلے لباس میں وہ بہت وجیہہ اور باوقار شخصیت لگتے تھے۔ کھیوڑہ ہمارے قصبہ ڈلوال سے تقریباً پندرہ میل جانب مشرق اس علاقے کا مشہور ریلوے سٹیشن ہے اور خاص طور پر اپنی نمک کی مشہور عالم اور وسیع و عریض کان کی وجہ سے خاص اہمیت اور شہرت رکھتا ہے۔

خاکسار اب بھی عالم تصور میں دیکھ رہا ہے کہ جب ڈلوال کے سرسبز اور بارونق قصبہ سے بس پانچ میل مشرق کی جانب چوآسیدن شاہ پہنچتی تو وہاں پر واقع صاحب شفاف پانی کے طویل چشمے۔ اناروں اور لوکاٹ کے باغات اور بازار کی عجیب بہار نظر آتی تھی۔ چواسیدن شاہ سے دس میل کی، زیادہ تر پہاڑی اور کچھ میدانی لیکن تقریباً ساری پختہ سڑک کھیوڑہ کے قریب جاکر سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی پیچدار سڑک کی شکل اختیار کرلیتی اور جونہی کھیوڑہ کے قصبہ میں داخل ہوتی تو ساتھ ہی شہر کا لمبا بازار شروع ہوجاتا اور جب کھیوڑہ داخل ہونے والی اس سڑک کی ایک شاخ خم کی صورت اختیار کرتی تو کچھ آگے جاکر اس پر واقع دکانوں کا سلسلہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے اڈے کے سامنے جاکر ختم ہوجاتا۔ وہاں سے چند قدم آگے کھلی فضا اور ذرا اونچائی پر دو منزلہ اور جاذب نظر عمارت پر مشتمل وسیع سرائے واقع تھی جو بابا ہاشم صاحب کی سرائے کہلاتی تھی۔ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے اڈے کی جانب اس سرائے کا وسیع صحن تھا۔ جہاں فارغ وقت میں محترم ملک صاحب اور سرائے میں ٹھہرے ہوئے ان کے چند باذوق مسافر اور شہر کے کچھ دوسرے احباب پاکیزہ اور علمی مجالس جماتے۔

محترم ملک ہاشم صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص، نڈر اور باعمل احمدی تھے۔ سرائے کے کشادہ برآمدے میں ایک طرف نماز پڑھنے کے لئے انتظام تھا۔ محترم ملک صاحب معززین شہر اور شرکائے مجلس کے ساتھ دینی اور علمی گفتگو میں بھرپور شرکت کرتے۔ عزیز بھائی عطاء اللہ خان نے بتایا کہ محترم ملک صاحب پرانی حکایتیں اور بابا نانک صاحب کی باتیں بھی بیان کرتے تھے۔

اس زمانہ میں آجکل کی طرح روڈ ٹرانسپورٹ اور ذرائع نقل و حمل عام اور متنوع نہیں تھے۔ اس لئے اردگرد پھیلے ہوئے علاقہ کے بہت سے مسافر بذریعہ سڑک کھیوڑہ پہنچ کر ریل گاڑی پر ملکوال، سرگودھا، ربوہ، لاہور اور دوسرے شہروں کا سفر کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر دن یا رات کو حسب پروگرام کھیوڑہ کی اس واحد اور کشادہ سرائے میں قیام کرتے تھے جو ہر لحاظ سے ایک معیاری، محفوظ اور پُرسکون جگہ تھی۔ خاکسار نے ربوہ میں مقیم دوالمیال کے ایک مہربان دوست کو فون کرکے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جلسہ کے موقع پر اس علاقہ کے مختلف احمدی حضرات کھیوڑہ پہنچ کر مکرم ہاشم صاحب کے ہاں سرائے میں قیام کرتے تھے اور پھر مقررہ وقت پر ریل گاڑی کے ذریعہ سفر پر روانہ ہوجاتے تھے۔ واضح رہے کہ سرائے میں کھانے کا انتظام نہیں کیا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں بہت سے مسافر گھر سے کھانا تیار کرا کر ساتھ رکھتے تھے اور کچھ لوگ سرائے کے بالکل قریب واقع بازار سے حسب ضرورت کھانا کھا لیتے تھے۔

ہمارے والد محترم کو ضلع سرگودھا میں واقع اپنی زمینوں کی دیکھ بھال اور قیام پاکستان کے جلد بعد اپنے علاقہ میں کوئلے کی کانوں کے کاروبار کے سلسلہ میں اکثر سفر کرنا پڑتا تھا۔ آپ سفر میں ہمیشہ اپنا سفری بیگ اور بستر بند ساتھ رکھتے اور کھیوڑہ پہنچ کر محترم ملک صاحب کے ہاں سرائے میں قیام کرتے۔ دونوں بزرگ وضعدار اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے مخلص خادم تھے اور آپس میں گہرا مخلصانہ تعلق تھا۔ سرائے میں نمازوں کی ادائیگی کا عمدہ اہتمام رہتا اور ایمان افروز اور پاکیزہ گفتگو کا موقع میسر آتا۔ اس زمانے کے متعلق والد محترم سناتے تھے کہ جب ہم بس یا ریل گاڑی میں سفر کر رہے ہوتے اور کوئی اور احمدی دوست بھی اس سواری پر موجود ہوتا تو ہم ایک دوسرے کو متانت، عمدہ اخلاق اور باوقار لباس سے پہچان لیتے تھے۔ گو ہمارے علاقہ میں سوائے دوالمیال کے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعداد وغیرہ کی وجہ سے اس علاقہ میں احمدیہ جماعت کا گویا مرکز تھا، باقی دیہات میں احمدیوں کی تعداد بہت کم تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت کے رنگ میں رنگین یہ سب حضرات اپنے اپنے گاؤں اور قصبہ میں مثالی احمدی اور شہری کے طور پر معروف تھے۔

خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ ہم گھر کے کچھ افراد رات کی گاڑی سے کھیوڑہ اترے اور سیدھے سرائے چلے گئے۔ محترم ملک صاحب نے ہمارا کھلے دل سے استقبال کیا اور رات کے آرام کے لئے اچھا انتظام کردیا۔ ہم صبح اٹھ کر تیار ہوئے تو محترم ملک صاحب نے بکمال شفقت ہمیں ناشتہ بھجوایا۔ جیسا کہ پہلے عرض کرچکا ہوں سرائے میں کھانا Serve نہیں کیا جاتا تھا لیکن محترم ملک صاحب نے ہماری سہولت کے لئے ناشتے کا انتظام بھی کردیا۔

بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ہمارے والد محترم ہماری بڑی ہمشیرہ صاحبہ کو (جو ربوہ میں سکول کی طالبہ تھیں) ساتھ لے کر ربوہ سے چناب ایکسپریس کے ذریعہ ملکوال کے لئے روانہ ہوئے۔ رات کو ملکوال پہنچ کر وہ کھیوڑہ والی گاڑی میں بیٹھ گئے۔ گاڑی چلنے میں کچھ وقت باقی تھا۔ والد محترم نے ہماری ہمشیرہ صاحبہ سے فرمایا تھا کہ وہ نماز پڑھ کر تھوڑی دیر بعد آجائیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ وضو اور نماز کی ادائیگی کے لئے ویٹنگ روم میں چلے گئے۔ ہمشیرہ صاحبہ بتاتی ہیں کہ غالباً ابا جان کو وقت کا اندازہ کرنے میں غلطی ہوئی۔ گاڑی اپنے وقت پر Whistle دے کر چل پڑی لیکن ابا جان گاڑی میں سوار نہ ہوسکے۔

یہ بہت تشویش والی بات تھی کہ سکول کی ایک طالبہ جس نے زندگی میں کبھی اکیلے سفر نہیں کیا تھا وہ گھر سے بہت دور بغیر کسی ظاہری سہارے کے ٹرین میں سفر کر رہی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے والد محترم نے دعا اور غور و فکر سے کام لیتے ہوئے ملکوال سے دو ارجنٹ ٹیلی گرام ارسال کیں۔ ایک اگلے ریلوے سٹیشن کے سٹیشن ماسٹر صاحب کو جس کا مضمون یہ تھا کہ میری اکیلی بچی جس کا یہ یہ نام ہے انٹر کلاس کے مستورات والے ڈبہ میں سوار ہے۔ مجھ سے ٹرین چھوٹ گئی ہے۔ آپ مہربانی فرما کر جب ٹرین سٹیشن پر رکے تو اس بچی کو شناخت کرکے دلاسہ دیں اور اسے بتائیں کہ اس کے ابا انشاء اللہ اگلی ٹرین سے کھیوڑہ پہنچ جائیں گے۔ یہ پاکستان کے قیام کے ابتدائی سال تھے لوگوں میں بہت احساس ذمہ داری اور ایک دوسرے کے لئے بہت اکرام اور ہمدردی پائی جاتی تھی۔ چنانچہ اگلے سٹیشن پر گاڑی رکی تو سٹیشن ماسٹر صاحب نے ہماری ہمشیرہ صاحبہ کو بہت حوصلہ دیا اور بتایا کہ کھیوڑہ سٹیشن پر بھی انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔

والد محترم نے دوسرا تار (ٹیلی گرام) کھیوڑہ سرائے کے مالک اور اپنے احمدی دوست محترم ملک ہاشم صاحب کو بھیجا اور انہیں گاڑی چھوٹ جانے کی اطلاع دیتے ہوئے درخواست کی کہ وہ گاڑی سے بچی کو لے لیں اور سرائے میں ٹھہرائیں اور یہ کہ والد صاحب انشاء اللہ اگلی صبح کو ملکوال سے کھیوڑہ آنے والی ٹرین سے پہنچ جائیں گے۔ یہ تار ارجنٹ تھا۔ جو رات کو ملکوال سے بھیجا گیا تھا محکمہ ڈاک و تار نے بہت ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے یہ تار اسی رات محترم ملک ہاشم صاحب کو سرائے میں پہنچا دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے والد محترم کی خداداد فراست اور سب سے بڑھ کر نصرت ایزدی سے ہماری ہمشیرہ پریشانی سے محفوظ رہیں۔

کھیوڑہ میں احمدیوں کی زیادہ تعداد نہ ہونے کے باوجود محترم ملک ہاشم صاحب نے ایک کامیاب اور جرأتمند اور مخلص احمدی کی زندگی گزاری۔ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب کو ان کی نیکیوں اور خدمتوں کی بہترین جزا دے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

دعا میری سدا یہ ہے تجھے جنت میں راحت ہو!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

31

بیت الامان کی افتتاحی تقریب سے خطاب، پریس کانفرنس، مہمانوں کے تاثرات، سسکاٹون روانگی

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

6 نومبر 2016ء

﴿حصہ دوم آخر﴾

بیت الامان کی افتتاحی تقریب سے حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کا آغاز بسم اللہ ...... سے فرمایا اور تمام مہمانوں کو السلام علیکم کہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے میں اس موقع پر اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آج سہ پہر ہماری نئی (بیت) کے افتتاح کے موقع پر ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ آج کی یہ تقریب کوئی سیاسی یا دنیاوی تقریب نہیں ہے اور نہ ہی اس کے انعقاد کا مقصد دنیاوی معاملات پر بحث کرنا ہے۔ بلکہ یہ خالصتاً ایک مذہبی تقریب ہے جو ایک (دینی) جماعت کی طرف سے بنائی جانے والی ایک مذہبی عبادت گاہ یعنی بیت الامان کے افتتاح کی تقریب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ ہم اس وقت ایک مشکل دور سے گزر رہے ہیں اور دنیا کا مستقبل بتدریج غیر یقینی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بہت سے ملکوں بالخصوص (-) ممالک میں تنازعات میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جسے ذرہ بھر بھی حالات حاضرہ میں دلچسپی ہے وہ شاید (-) اور (-) کے بارہ میں منفی تاثر ہی رکھتا ہو اور انہیں خوف و خدشہ کی نظر سے دیکھتا ہو۔ تقریباً ہر خبرنامہ میں قتل و غارت اور تشدد کی رپورٹیں آرہی ہوتی ہیں کہ حکومتیں مقامی باغیوں سے لڑ رہی ہیں اور خانہ جنگی کی شکل میں گھناؤنے ظلم ڈھائے جا رہے ہیں جن کے ذریعہ ہزاروں معصوم لوگ نشانہ بن رہے ہیں اور قتل ہو رہے ہیں۔ یہ درندگی نہایت لرزہ انگیز اور انسانیت کے لئے شرم کا مقام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم دیکھ رہے ہیں کہ چھوٹے موٹے اسلحہ کی بجائے نہایت خوفناک اور دہشت ناک میزائل اور بھاری بم چلائے جا رہے ہیں اور فضائی حملے معمول بن چکے ہیں۔ شہر اور قصبے ملیامیٹ ہو رہے ہیں۔ گلیوں میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ ان گنت لوگ بے گھر ہو چکے ہیں اور اپنے عزیزوں کو کھو چکے ہیں۔ میڈیا ساری دنیا میں ان مظالم کے حوالہ سے مسلسل خبریں نشر کر رہا ہے۔ اس لئے یہ کوئی حیرانی والی بات نہیں ہے کہ بعض غیر مسلموں کے اندر خوف اور خدشات پیدا ہو چکے ہیں۔ بعض ملکوں میں تو یہ خدشات بڑھ رہے ہیں اور (-) سے نفرت اور تعصب میں اضافہ نظر آنا شروع ہو گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ان باتوں کی روشنی میں آپ کا ایک (بیت) کی افتتاحی تقریب جو کہ خالصتاً (دینی) تقریب ہے میں شرکت کرنا آپ کی جرأت کی اعلیٰ مثال ہے۔ یہ اس بات کی بھی علامت ہے کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہوتا جو اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں کہ (دین) انتہاء پسندی یا شدت پسندی کا مذہب ہے۔ بلکہ آپ کو اس بات کی سمجھ بوجھ ہے کہ (-) ممالک میں امن کے فقدان اور فساد کا (دینی) تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلمان ممالک میں امن کا فقدان اور فساد کسی بھی طرح (دینی) تعلیمات کے ساتھ منسلک نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو اس بات کا احساس ہے کہ یہ فسادات دراصل مقامی حکومتوں اور باغی گروہوں کی ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی احمقانہ روش اور ذاتی مفادات کو ہر چیز پر ترجیح دینے کے نتیجہ میں ہو رہے ہیں۔ اس کے برعکس آپ کو (احمدیوں) سے مل کر پتہ چل گیا ہو گا کہ ہمارے عقائد اور اعمال تو (-) دنیا میں ہونے والے ظلم اور ناانصافی سے کلیۃً منافی ہیں۔ دنیا کے کسی بھی قصبہ، شہر اور ملک میں رہنے والا ہر احمدی ہر قسم کی انتہاء پسندی کی مذمت کرتا ہے اور چند (-) ملکوں میں ہونے والے فساد اور کشت و خون پر شدید غم اور دکھ محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح جب ہم خودکش اور دیگر سفاکانہ حملے دیکھتے ہیں جو کہ نہ صرف مسلمان ممالک بلکہ اب مغربی ممالک میں بڑھ رہے ہیں تو ہمیں شدید دکھ ہوتا ہے۔ ہم تہہ دل سے اس ظلم و بربریت کی مذمت کرتے ہیں اور اسے مکمل طور پر (دینی) تعلیمات کے برعکس سمجھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض جو یہاں موجود ہیں یا بعض مقامی لوگوں کو اس (بیت) کے کھلنے پر تحفظات ہوں باوجود اس کے کہ احمدی فطرتی طور پر امن پسند اور روادار ہیں۔ دنیا کے موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے یہ تحفظات کچھ حد تک جائز ہیں اس لئے میں ایک مرتبہ پھر کہتا ہوں کہ آپ کا اس تقریب میں شامل ہونا آپ کی بے انتہاء بہادری اور وسعت قلبی کی علامت ہے۔ آپ کے اس نیک اور قابل تعریف عمل پر میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میرے شکر کے یہ جذبات محض رسمی یا دکھاوا نہیں ہیں بلکہ یہ جذبات خالص اور میرے مذہب اور عقیدہ کے عین مطابق ہیں۔ کیونکہ بانی اسلام رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے ساتھی کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ بھی شکر گزار نہیں بن سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پیغمبر اسلام آنحضرت ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ دوسروں کا شکر گزار بننا وصل الٰہی کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا یہ شکرگزاری دراصل ایک حقیقی (مومن) کے لئے نہایت اہم اصول ہے اور (دین) کی کامل اور پُرامن تعلیمات کی خوبصورت مثال ہے۔ مزید یہ کہ رسول کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ...... کو صرف مسلمانوں کا ہی شکر ادا کرنا چاہئے بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ...... کو ہر ایک کا شکریہ ادا کرنا چاہئے خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے ہو۔ پس جہاں میرے یہ شکر کے جذبات دل کی گہرائیوں سے ہیں وہیں یہ میرا مذہبی فریضہ بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان چند تعارفی کلمات کے ساتھ میں آپ کے سامنے (بیوت) اور ان کے مقاصد کے حوالہ سے بات کروں گا۔ (دینی) عبادت گاہ کے لئے عربی لفظ ...... استعمال ہوتا ہے جس کے لفظی معانی ایک ایسی جگہ کے ہیں جہاں لوگ مکمل انکساری اور اطاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے جمع ہوں۔ اگر کوئی شخص اس کسرنفسی کے ساتھ (بیت) میں داخل ہو جبکہ وہ اپنے آپ کو ایک انتہائی معمولی خیال کر رہا ہو تو وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ دوسروں کو نقصان پہنچائے یا کسی دشمنی یا فساد کی وجہ بنے۔ ایک (مومن) جو اپنی نمازیں انکساری کے ساتھ ادا کرتا ہو وہ ایک رحم دل، شفیق اور دوسروں کا خیال رکھنے والا ہو گا اور غیر اخلاقی وغیر قانونی سرگرمیوں اور ہر قسم کی بدی سے پرہیز کرنے والا ہو گا۔ اس لئے ...... فتنہ و فساد کو پھیلانے کی بجائے لوگوں کو اپنے خالق حقیقی کی عبادت کے لئے عاجزی کے ساتھ اکٹھا کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت 3 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور ایک قوم کی (تمہارے ساتھ) یہ عداوت کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم زیادتی کرو اور تم نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں باہم (ایک دوسرے کی) مدد کرو اور گناہ اور زیادتی (کی باتوں) میں (ایک دوسرے کی) مدد نہ کیا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کی سزا یقیناً سخت (ہوتی) ہے۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ ہمیشہ امن کے ساتھ رہنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان ابتدائی مسلمانوں کو، جن پر نہایت سفاکانہ ظلم ہوئے، بے انصافی کا مرتکب ہونے اور ظالم لوگوں کے خلاف ایک حد سے زیادہ تجاوز کرنے سے منع فرمایا ہے باوجود اس کے کہ ان ظالموں نے مسلمانوں کو خانہ کعبہ جو کہ اسلام کی سب سے زیادہ مقدس جگہ ہے میں داخل ہونے سے روکا تھا۔ لہٰذا قرآن کریم نے مسلمانوں کے لئے ایک فقید المثال انصاف، رواداری اور برداشت کا معیار قائم کر دیا جس کے مطابق ان کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ بھی تقویٰ، رحم اور نیک نیتی سے کام لیں جنہوں نے مسلمانوں کی مذہبی آزادی سلب کرنے کی کوشش کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم (مومنوں) کو حکم دیتا ہے کہ وہ کشیدہ ترین حالات میں بھی بدلہ یا انتقام کی بجائے شرافت اور ہر ممکن اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کریں۔ اس لئے یہ واضح ہو کہ حقیقی (بیوت) سے خائف ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کوئی نفرت یا انتقام لینے کی جگہ نہیں بلکہ یہ (بیوت) تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی غرض سے امن، ہم آہنگی اور اتحاد کی آماجگاہ کے طور پر تعمیر کی جاتی ہیں۔ قرآن کریم سورۃ النساء کی آیت 37 میں اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے کہ:

اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ (بہت) احسان (کرو) اور (نیز) رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو (میں بیٹھنے) والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو (ان کے ساتھ بھی) اور جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے (مومنوں) کو حکم دیا ہے کہ وہ تمام لوگوں کے ساتھ ہر موقع پر بہترین اخلاق اور اعلیٰ اقدار کا مظاہرہ کریں۔ یہ آیت (مومنوں) سے تقاضا کرتی ہے وہ رنگ و نسل اور ذات پات سے بالا ہو کر پیار محبت سے انسانیت کی خدمت کریں اور اس کا دائرہ کار قریبی عزیزوں جس میں ان کے والدین، رشتہ دار اور دوست احباب آتے ہیں سے شروع ہو کر غریب، ضرورتمند، یتامیٰ اور معاشرے کے دیگر محروم لوگوں تک جا پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح (مومنوں) کو اپنے ہمسایوں سے پیار کرنے، ان کی حفاظت کرنے اور ان کا احترام کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اور (دینی) تعلیمات

کے مطابق ہمسائیگی کا دائرہ کار بھی نہایت وسیع ہے۔ ہمسایوں میں صرف وہ لوگ شمار نہیں ہوتے جو آپ کے قریب رہتے ہوں بلکہ بہت سے لوگ یعنی آپ کے ساتھ کام کرنے والے اور آپ کے ساتھ سفر کرنے والے بھی ہمسائے ہی کہلاتے ہیں۔ پس (دین) میں محبت کا دائرہ لامتناہی ہے۔ اس لئے ایک حقیقی (مومن) کیونکر دوسروں کو نقصان پہنچانے یا معاشرہ میں بدامنی پھیلانے کی وجہ بن سکتا ہے؟ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ...... ہرگز تکبر اور غرور کا شکار نہ بنیں بلکہ ہمیشہ عاجزی اور انکساری اختیار کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ (دین) کا طریق ہے اور یہ حقیقی (مومن) کا طریق ہے۔ جس کا مغز یہی ہے کہ (دین) ہر (مومن) سے تمام بنی نوع انسان کے لئے محبت اور ہمدردی کا مظاہرہ کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ (دین) ہر (مومن) پر فرض قرار دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ خوشیاں بانٹے اور دوسروں کی تکلیف اور دکھ کو اپنی تکلیف اور دکھ سمجھے۔ مختصر یہ کہ ایک حقیقی (مومن) ایسا شخص ہے جو رحمدل اور غمخوار ہے اور ایک حقیقی (بیت) ایسی جگہ ہے جو تمام انسانیت کے لئے امن اور تحفظ کا گہوارہ ہے۔ پس ان نیک اور کامل تعلیمات کی روشنی میں کیسے ممکن ہے کہ ایک (بیت) کو خطرہ یا خوف کی جگہ سمجھا جائے؟ یقیناً جب بھی اور جہاں بھی احمدی (بیوت) تعمیر کرتے ہیں ان کے دو ہی مقاصد ہوتے ہیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کی جائے اور دوسرا انسانیت کے حقوق کی ادائیگی کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری (بیوت) اس مقصد کو لے کر تعمیر کی جاتی ہیں کہ لوگوں کو متحد کیا جائے، ہمسایوں اور مقامی لوگوں کی خدمت کی جائے۔ ہماری (بیوت) وہ روشن مشعلیں ہیں جن سے امن، محبت اور انسانیت کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہم نے (بیوت) تعمیر کی ہیں یا جماعتیں قائم کی ہیں وہاں ہم نے مقامی لوگوں کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کی ادائیگی کو بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ وابستہ کر رکھا ہے۔ ہمارا دین ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ اگر ہم اپنے گردوپیش بسنے والوں کے ساتھ پیار، محبت ہمدردی کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو ہماری عبادتیں اور دعائیں بے معنی ہیں۔ چنانچہ اس تعلیم کی روشنی میں ہم معاشرہ کے کمزور اور غریب افراد کو بہترین مستقبل مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر افریقہ اور دنیا کے بعض دوسرے حصوں میں جماعت احمدیہ مسلسل مقامی لوگوں کی خدمت کر رہی ہے اور مذہب، عقیدہ اور رنگ و نسل سے بالا ہو کر ان کی ضروریات پوری کر رہی ہے۔ ہم دنیا کے پسماندہ ترین علاقوں میں ہسپتال اور سکول تعمیر کر کے انہیں طبی سہولیات اور تعلیم مہیا کر رہے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو صاف پینے کا پانی بھی مہیا کر رہے ہیں۔ یہاں مغربی ملکوں میں پانی کی اصل قدر کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ ہمارے نلکوں اور ٹوٹیوں سے مسلسل پانی بہتا رہتا ہے۔ جب آپ افریقہ کے دور دراز علاقوں میں جائیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ کس طرح پانی بھرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے بچے سخت گرمی میں اپنے سروں پر برتن رکھے کئی کئی میل پیدل سفر کرتے ہیں تو تب آپ کو اندازہ ہوتا ہے کہ پانی دراصل کس قدر بیش قیمت نعمت ہے اور وہ پانی جس کے لئے یہ بچے اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے ہیں شاذ ہی صاف ہوتا ہے بلکہ عموماً ایسا پانی آلودہ اور بیماریوں کا موجب ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہم ان لوگوں کی مشکلات دور کرنے کے لئے وہاں پانی کے کنویں اور نلکے لگاتے ہیں جو ان کی دہلیز پر انہیں پینے کا صاف پانی مہیا کرتے ہیں۔ یہ محروم لوگ جب پہلی مرتبہ پینے کا صاف پانی دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں پر آنے والی خوشی ناقابل بیان ہوتی ہے۔ یہ بچے اپنے سروں پر مٹی کے برتن رکھ کر گھنٹوں چلنے کی بجائے ان سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو ہماری جماعت تعمیر کرتی ہے۔ ہم انہیں ان کے غربت کے طوق سے نجات دلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ یہ بچے بڑے ہو کر نہ صرف اپنے خاندانوں بلکہ اپنی قوم کی بھی خدمت کر سکیں۔ ہم احمدی اپنے ہمسایوں اور حاجتمندوں کی خدمت کر کے راحت اور سرور حاصل کرتے ہیں کیونکہ اس طرح ہم اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرنے کے قابل بنتے ہیں۔ ہم ان محرومی کا شکار لوگوں کے کندھوں سے مایوسی کا بوجھ اتار کر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہیں۔ یہی حقیقی (دین) ہے جس میں (مومن) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے علاوہ یکسوئی سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس محدود وقت میں، میں آپ لوگوں کو مختصراً (دین) کی حقیقی تعلیمات سے متعارف کروا سکا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ میرے ان الفاظ کو سن کر آپ کی ڈھارس بندھی ہوگی۔ اگر کسی کے ذہن میں پہلے کوئی تحفظات تھے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اب دور ہو چکے ہوں گے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ انشاء اللہ آپ لوگ خود دیکھیں گے کہ یہ (بیت) صرف احمدیوں کی عبادت گاہ نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے امن کا مرکز ہے۔ آپ خود اس بات کا مشاہدہ کریں گے کہ اس علاقہ میں رہنے والے احمدی پہلے سے زیادہ اپنے ہمسایوں اور معاشرہ کی خدمت کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میری دعا ہے کہ ہمارے ہمسائے اور معاشرے کے تمام افراد خود مشاہدہ کریں گے کہ یہاں کے مقامی احمدی دوسروں کو فائدہ پہنچانے، ان کا خیال رکھنے اور ان کی خدمت کرنے کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں گے اور میری دعا ہے کہ ہم کبھی کسی کو تکلیف یا دکھ دینے والے نہ ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں کے مقامی احمدی اس پر عمل کریں گے اور بے غرض ہو کر کشادہ دلوں کے ساتھ انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا آج اس پروگرام میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب ختم ہوا۔ مہمانوں نے کھڑے ہو کر اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کافی دیر تک تالیاں بجائیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

بعدازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی، ہر ایک نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔

پریس کانفرنس

مہمانوں سے ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد یہ تقریب دو بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹس موجود تھے۔

1. The Vermillion Standard
2. Lloyd Minister Goat Radio 106.1
3. Lloyd Minister News Cape Tv News
4. Lloyd Minister Meridian Booster

لائیڈ منسٹر میں جماعت کی تاریخ میں یہ پہلی پریس کانفرنس تھی۔ جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درج ذیل سوالات کئے۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا لائیڈ منسٹر کے سفر کی وجہ کیا بنی کیونکہ لائیڈ منسٹر Prairie میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری جماعت کی یہاں یہ پہلی (بیت) ہے۔ اس عمارت کی تعمیر بطور (بیت) تو نہیں ہوئی تھی لیکن ایک عمارت کو تبدیل کر کے اسے (بیت) کی شکل دی گئی ہے۔ اب ہمارے پاس کم از کم باجماعت نماز کے لئے جگہ موجود ہے۔ (بیوت) ہمارے لئے بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ نہ صرف عبادت کے لئے بلکہ مل بیٹھنے کے لئے بھی۔ چونکہ میں کینیڈا کا دورہ کر رہا ہوں تو میں نے مناسب سمجھا کہ کیلگری جاتے ہوئے لائیڈ منسٹر میں بھی کچھ دیر قیام کروں۔

ایک دوسرے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ لائیڈ منسٹر کے لوگوں کو کیا پیغام دینا چاہیں گے جو کہ (دین) کے بارہ میں کچھ تحفظات بھی رکھتے ہیں؟ یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اور یہاں کے لوگ (دین) سے متعارف بھی نہیں ہیں اور احمدیت سے بالکل ناواقف ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے میرا خطاب تو سن لیا ہے جس میں یہ ساری باتیں بیان کی جا چکی ہیں۔ لوگوں کو (مومنوں) اور خاص طور پر (احمدیوں) سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم احمدی (دین) کی سچی تعلیمات پر ایمان رکھتے ہیں۔ اگر میں (دین) کی تعلیمات کو اختصار کے ساتھ دو جملوں میں بیان کروں تو وہ یہ ہے کہ اپنے خالق حقیقی سے محبت کرو اور اس کے حقوق ادا کرو نیز اس کی مخلوق سے محبت کرو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ اس تعریف کے بعد میرے خیال میں لائیڈ منسٹر کے کسی شخص کے ذہن میں خوف نہیں ہونا چاہئے۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے جماعت احمدیہ کی صوبہ سسکاچوان اور کینیڈا میں ترقی کے بارہ میں کیا تاثرات ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کینیڈا میں مختلف تہذیبوں، ثقافتوں اور رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں۔ جو احمدی یہاں آ رہے ہیں زیادہ تر تو پاکستان سے ہیں اور کچھ شام اور افریقہ کے ممالک سے ہیں اور ہماری جماعت اس وقت مہاجرین اور پناہ گزینوں کی آمد سے بڑھ رہی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ جو پیغام ہم لوگوں کو پیش کر رہے ہیں اسے یہاں کے مقامی باشندے بھی قبول کریں گے۔ کیونکہ جب آپ لوگوں کو کوئی اچھی چیز دیتے ہیں یا اچھا پیغام دیتے ہیں تو لوگ اسے قبول بھی کرتے ہیں۔

ایک اور جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جیسا کہ آپ نے ذکر کیا کہ آپ کینیڈا کا دورہ کر رہے ہیں۔ تو اس دوران آپ کو بہت سے سیاسی لیڈروں سے بھی ملنے کا موقع ملا ہوگا۔

ان لوگوں کے کیا تاثرات ہیں؟ اور دین اور (-) کے یہاں مقبول ہونے کے حوالہ سے آپ کا اپنا کیا تاثر ہے؟ کیا یہاں کے لوگوں کا دین کے بارہ میں خوف کم ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں تو صرف آپ کے سیاسی لیڈروں سے ملا ہوں۔ وہ تو مذہب کے معاملہ میں لاتعلقی کا اظہار

کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر جماعت سے واقف ہیں۔ ابھی تک جتنے لیڈرز سے ملا ہوں انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور ان کو علم ہے کہ انہیں جماعت احمدیہ سے کوئی خطرہ نہیں۔ ہماری جماعت ہر طرح سے کینیڈین معاشرے کا حصہ ہے اور ہم جس ملک میں سکونت اختیار کرتے ہیں تو آنحضور ﷺ کی اس حدیث پر کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ عمل کرتے ہیں تو اگر ہم اس تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کریں تو میرا نہیں خیال کہ ان کو (دین) کے بارہ میں کوئی شکوک وشبہات ہوں گے۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا وقت یہاں کیسا گزرا؟ کیا آپ کو یہاں آکر خوشی ہوئی اور کیا آپ اپنی جماعت سے مطمئن ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں جب بھی کہیں جاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ افراد جماعت ترقی کر رہے ہیں اور جماعت ترقی کر رہی ہے اور لوگ (دین) کی صحیح تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں تو مجھے خوشی ہوتی ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ اب ہماری یہاں (بیت) بھی ہے اور موقع بھی کہ (دین) کی سچی اور صحیح تعلیمات لوگوں تک پہنچائی جائیں تو مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے اور میری دعا ہے کہ یہ لوگ پہلے سے بڑھ کر ترقی کرتے چلے جائیں۔

ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ اپنے احباب جماعت کو لائیڈ منسٹر آنے کی حوصلہ افزائی کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر یہاں پر ملازمتیں ہیں تو پھر میں ضرور یہاں آنے کے لئے کہوں گا۔ ہم نے سالوں پہلے اپنے احباب جماعت کو سسکاچوان آنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اسی وجہ سے یہاں اب جماعت قائم ہے ورنہ یہاں جماعت نہ ہونے کے برابر تھی۔ سسکاٹون میں اب جماعت ایک ہزار سے اوپر ہے اور ریجائنا میں تین سو سے کچھ زائد ہیں اور اسی طرح لائیڈ منسٹر اور بعض چھوٹے قصبوں میں جماعتیں قائم ہیں۔ تو اگر لوگوں کے پاس ملازمتوں کے مواقع ہوں گے تو وہ ضرور آئیں گے اور ہمیں تو اس بات کی ضرورت ہے کہ ہر جگہ احمدی ہوں تاکہ وہاں کے باشندے (دین) پر صحیح طریق پر عمل ہوتا دیکھ سکیں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ آئندہ سال یا آئندہ پانچ سالوں میں لائیڈ منسٹر اور مغربی کینیڈا میں اپنی جماعت کا کیا مستقبل دیکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ اگر ہم حقیقی (مومن) ہیں اور (دین) کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں تو ہماری جماعت میں نہ صرف مہاجرین کے ذریعہ اضافہ ہوگا بلکہ یہاں کے مقامی لوگ بھی اس پیغام کو قبول کرنے والے ہوں گے۔ ہمارا کام (دعوت الی اللہ) کرنا ہے اور (دین) کی صحیح تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانا ہے اور جب لوگوں کو یہ اچھا پیغام ملتا ہے تو ان میں سے بعض قبول بھی کر لیتے ہیں۔ جو مذہب کی طرف رجحان رکھتے ہیں وہ ان سچی تعلیمات کو قبول کر لیتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر پانچ دس سال نہیں مگر آخر کار کینیڈین لوگوں کی ایک بڑی تعداد (دین) کا سچا پیغام قبول کر لے گی جو کہ محبت، امن اور آشتی کا پیغام ہے۔ کیا آپ کو یہ پیغام پسند نہیں؟

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ مجھے بھی یہ پیغام پسند ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ کو یہ پیغام پسند ہے تو پھر آپ قبول کیوں نہیں کر لیتے؟

ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ لائیڈ منسٹر کے رہنے والوں سے کچھ کہنا چاہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لائیڈ منسٹر ایک چھوٹا قصبہ ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہاں کی آبادی تیس ہزار ہے اور اکثر لوگ ایک دوسرے سے واقف ہیں یا وہ جانتے ہیں کہ ان کے پڑوس میں کیا ہو رہا ہے۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جس شخص نے یہ قصبہ آباد کیا تھا اس نے کہا تھا کہ سوائے سفید فام لوگوں کے اور کسی قوم کے لوگ یہاں نہیں آئیں گے۔ مگر اب یہاں مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی آباد ہیں۔ تو ہم سب کو مل کر پُر امن طریق سے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے تاکہ یہ قصبہ ایک مثالی جگہ بن جائے جس کی پیروی کرتے ہوئے باقی لوگ بھی امن وامان سے رہ سکیں۔ ایک بڑے شہر کا ماحول تبدیل کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن ایک چھوٹے علاقہ میں یہ ممکن ہے۔ مگر اس کا دارومدار یہاں کے لوگوں پر ہے اور یہ چھوٹے علاقہ کے باسیوں کی صفت ہوتی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ اگر میں کبھی بھی کینیڈا میں منتقل ہوا تو کسی چھوٹے علاقہ میں رہنا پسند کروں گا۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ لائیڈ منسٹر میں رہنا پسند کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ قبول کر لیں تو لائیڈ منسٹر بھی قیام کر سکتا ہوں۔

حضور انور کے ساتھ تصویر کی سعادت

یہ پریس کانفرنس دو بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق لائیڈ منسٹر اور ایڈمنٹن کی مجالس عاملہ، جماعتی عہدیداران اور ڈیوٹی دینے والے کارکنان نے درج ذیل دس گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

1۔ نیشنل مجلس عاملہ لائیڈ منسٹر
2۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ لائیڈ منسٹر
3۔ مجلس عاملہ انصار اللہ لائیڈ منسٹر
4۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ Edmonton ایسٹ
5۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ Edmonton ویسٹ
6۔ قافلہ ڈرائیورز Prairie سیکشن
7۔ حفاظت خاص ٹیم Prairie سیکشن
8۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ Prairie ریجن
9۔ نیشنل پبلک ریلیشن ٹیم
10۔ بیت الامان کی تعمیر میں کام کرنے والے رضاکار

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الامان تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت بیت کے بیرونی احاطہ میں جمع ہوگئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں روانگی سے قبل اجتماعی دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے مرزا اختر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ موصوف نے لائیڈ منسٹر کے دورہ کے دوران اپنا گھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش کے لئے پیش کیا تھا۔ لیکن اس کے استعمال کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ ہوٹل Meridian Inn تشریف لے آئے۔

سسکاٹون کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق لائیڈ منسٹر Lloyd Minister سے واپس سسکاٹون (Saskatoon) کے لئے روانگی تھی۔ پروگرام کے مطابق تین بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ سے باہر تشریف لے آئے۔ حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ سسکاٹون کے لئے روانہ ہوئی۔ مقامی پولیس نے لائیڈ منسٹر شہر کی حدود سے باہر تک قافلہ کو Escort کیا۔ اس کے بعد موٹر وے پر سفر شروع کیا۔ لائیڈ منسٹر سے سسکاٹون کا فاصلہ 295 کلومیٹر ہے۔ قریباً سوا تین گھنٹے کے سفر کے بعد جب قافلہ سسکاٹون شہر کی حدود میں داخل ہوا تو سسکاٹون شہر کی مقامی پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Marriott تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اپارٹمنٹ تشریف لے گئے۔

بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Prairie Land سنٹر میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

بیت الامان کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کے تاثرات

بیت الامان کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا گہرا اثر ہوا۔ بہت سارے مہمان تاثرات اور جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

ان میں سے چند مہمانوں کے تاثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

تقریب میں شامل مہمان جان گورملی (John Gormley) صاحب جو ریڈیو پر ایک پروگرام کے میزبان ہیں اور انہوں نے تقریب کے آغاز میں لیڈ ریس بھی کیا۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے بیت کے کردار کے حوالہ سے بہت سے اہم نکات پیش کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیت صرف عبادات ہی کے لئے نہیں بلکہ کمیونٹی کے جمع ہونے کی بھی جگہ ہے اور جماعت احمدیہ اس حوالہ سے بہت کام کر رہی ہے۔ جب بھی کوئی دہشت گردی کا واقعہ ہوتا ہے تو جماعت احمدیہ ہی سب سے پہلے آپس کے تعلقات بڑھانے اور مختلف مذاہب کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

موصوف نے کہا: مجھے خلیفۃ المسیح کا انٹرویو لینے کا بھی موقع ملا۔ میں خلیفۃ المسیح کے علم اور بصیرت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفۃ المسیح نہ صرف بڑے شہروں کے مسائل سے واقف ہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے قصبوں کے مسائل سے بھی بخوبی آگاہ ہیں۔

موصوف نے کہا: میں خلیفۃ المسیح کی قیام امن اور یکجہتی کے لئے کی جانے والی کوششوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے لوگ پوری طرح معاشرے کا حصہ ہیں اور جہاں کہیں بھی آباد ہیں وہاں بھرپور طور پر لوگوں میں گھل مل گئے ہیں۔ جہاں بھی جماعت کے لوگ ہیں وہ وہاں کی کمیونٹی کو مضبوط کرنے کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر مائیکل ڈائیچک (Dr. Michael Diachuk) صاحب لائیڈ منسٹر کی ایجوکیشنل کمیونٹی کے لئے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کو دیکھنے کا یہ میرا پہلا موقع تھا۔ اس سے قبل میں نے CBC پر ان کا انٹرویو دیکھا تھا۔ مجھے یہاں آکر بے انتہا خوشی ہوئی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے اس میں رحم دلی اور عاجزی ہی نظر آئی ہے۔ انہوں نے ہمیں دعوت دی کہ ہم

جماعت کو قریب سے دیکھیں اور جانیں کہ وہ کس طرح معاشرہ کا حصہ ہیں۔ میں نے خود بھی کئی احمدی احباب کے ساتھ مل کر کام کیا ہے اور آج مجھے وہی جھلک یہاں نظر آئی ہے۔ اگر آپ مغربی کینیڈا کی کمیونٹی کو دیکھیں تو جو کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے یہ نہایت اہم کام ہے اور مغربی کینیڈا کے بارہ میں اکثر لوگوں کا تاثر یہ ہے کہ ہم زیادہ تنگ نظر ہیں۔ لیکن یہاں پر اچھے لوگ بھی ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں موجود ہونا بھی ظاہر کرتا ہے کہ ساری دنیا ایک ہی کمیونٹی ہے۔

موصوف نے کہا: میرے خیال میں یہاں آج تک کوئی اس بلند پائے کا مذہبی راہنما نہیں آیا اور ہمارے شہر کو اس بات کی قدر کرنے کی ضرورت ہے کہ خلیفۃ المسیح جن چیزوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں ہم ان پر عمل کریں اور ہر طرح سے لوگوں کو یہاں خوش آمدید کہیں۔

اس تقریب میں شامل ایک مہمان ڈیرل رائٹ (Darrel Wright) صاحب نے حضور انور کے خطاب کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے خیال میں ہماری کمیونٹی میں ایسی آواز کا ہونا ضروری ہے اور یہ لائیڈ منسٹر کا اعزاز ہے کہ اسے اتنی عظیم شخصیت کی میزبانی کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میرے لئے اور یہاں پر موجود دوسروں کے لئے دینی تعلیمات کے متعلق جاننے کا یہ بہترین موقع تھا۔ مغربی ممالک میں اور مغربی کینیڈا میں دین کے بارہ میں بعض منفی تصورات پائے جاتے ہیں اور خلیفۃ المسیح نے اسی موضوع پر روشنی ڈالی ہے۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام تمام کینیڈین لوگوں کے لئے ہے کہ مذہب کے بارہ میں انسان کو روشن خیال ہونا چاہئے اور ان کو سمجھنا چاہئے کہ لوگوں میں مختلف مزاج ہوتے ہیں اور مذہبی تنظیموں کا اپنا مفاد بھی ہو سکتا ہے اور مذہب اور مفاد دونوں بعض دفعہ مل جاتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ لوگ اس بارہ میں جانیں۔

اس تقریب میں شامل ایک مہمان شیرل کراس (Cheryl Cross) صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

(-) کمیونٹی کے لئے یہ ایک عظیم دن ہے۔ انہوں نے بہت محنت سے تمام انتظامات کئے اور یہ پروگرام یہاں منعقد کیا۔ خلیفۃ المسیح کا بیان نہایت سادہ اور واضح الفاظ میں تھا جس کی وجہ سے ان کا پیغام بآسانی سمجھ میں آ جانے والا تھا۔

ایک مہمان رچرڈ براؤن (Richard Brown) صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ لائیڈ منسٹر کے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ خلیفۃ المسیح یہاں تشریف لائے۔ جو لوگ یہاں موجود تھے ان کو خلیفۃ المسیح کی موجودگی کی اہمیت کا اندازہ ہو گیا تھا۔ لیکن جو لوگ یہاں نہیں آ سکے ان کو شاید ابھی اندازہ نہیں ہوا کہ یہاں کتنا بڑا پروگرام منعقد ہوا۔ شاید کچھ دن بعد انہیں اندازہ ہو۔ میرے خیال میں دین کے متعلق جاننے کے لئے یہ ایک زبردست موقعہ تھا اور لائیڈ منسٹر کے لئے اعزاز کی بات ہے کہ انہیں خلیفۃ المسیح کی میزبانی کرنے کا موقع ملا۔

ایک اور مہمان انتھونی ہنڈرسن (Anthony Henderson) صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح نے اس بات پر بہت زور ڈالا اور توجہ دلائی کہ مومن امن کا پرچار کرتے ہیں اور بیوت بھی یہی پیغام دیتی ہیں۔ بیوت سب کے لئے عبادت کا مرکز ہے اور سب کے لئے کھلی ہیں۔ موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب بار بار سننے کی ضرورت ہے تا کہ لوگ اسے سمجھ سکیں۔ میں نے قرآن کا مطالعہ بھی کیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ عام طور پر مومن انتہاء پسند نہیں ہیں۔

سابق منسٹر برائے امیگریشن اینڈ ڈیفنس جیسن کینی (Jason Kenny) صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

لائیڈ منسٹر میں جماعت احمدیہ ایک چھوٹی جماعت ہے لیکن بہت بڑھ چڑھ کر کام کرتی ہے اور دین کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اس وقت جو دنیا کے حالات ہیں اور انتہاء پسندی کے بارہ میں غلط تصورات ہیں کہ دین انتہاء پسندی کی اجازت دیتا ہے ایسی صورتحال میں جماعت احمدیہ ایک اکسیر کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ وہ دین ہے جو کینیڈا کی تہذیب کے عین مطابق ہے اور امن کا ضامن ہے اور میرے خیال میں بیت کا افتتاح اور خلیفۃ المسیح کا دورہ اس پورے علاقہ کے لئے علم میں اضافہ کا باعث ہوگا اور لوگوں کے سامنے دین کا خوبصورت چہرہ پیش کرے گا۔

موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بھی ظاہر تھا کہ جماعت کا اس ملک کی اقدار سے کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں ہے بلکہ جماعت ہر موڑ پر ہمارے ملک کی مدد کرتی ہے۔ احمدی محب وطن ہیں اور معاشرہ میں مثبت اثرات ڈالتے ہیں۔

موصوف نے کہا: آج کے خطاب میں خلیفۃ المسیح نے ان تمام منفی تصورات کا جواب دیا جو لوگوں کے دلوں میں دین اور بیت کے بارہ میں آ سکتے ہیں۔ بیت کا افتتاح ایک نہایت مثبت قدم ہے اور ہماری مذہبی آزادی کی اقدار عین اس کے مطابق ہیں۔

موصوف نے کہا: میں خلیفۃ المسیح کو بڑی اچھی طرح جانتا ہوں اور متعدد دفعہ لندن میں ان سے ملاقات کر چکا ہوں۔ آج کا دن لائیڈ منسٹر کے لئے عظیم دن ہے۔ جماعت بڑے شہروں میں تو پھیل رہی ہے اور وہاں کام کر رہی ہے لیکن جو افراد اور گھرانے یہاں آباد ہیں وہ بھی اس معاشرے میں اچھائی پھیلا رہے ہیں۔

ایک مہمان اینا گسٹاک (Anna Gustack) صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں نے سنا تھا کہ دین امن پسند مذہب ہے لیکن جو کچھ خبروں میں نظر آتا ہے اور جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے وہ تو بالکل اس کے برعکس ہے۔ مگر آج خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے بہت حوصلہ ہوا ہے۔ مجھے خلیفہ کی شخصیت میں امن ہی امن نظر آیا۔ انہوں نے بڑی وضاحت سے اپنے اور جماعت کے عقائد بیان کئے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اس پیغام کو فروغ دیں اور دنیا کو بتائیں کہ مومن کس طرح معاشرے اور دنیا کو بہتر بنا رہے ہیں۔

موصوف نے کہا: مجھے بے حد خوشی ہے کہ میں آج کے پروگرام میں شامل ہوئی اور مجھے خلیفہ کی یہ بات بھی بہت اچھی لگی جو لوگ آج یہاں پروگرام میں شامل ہو رہے ہیں وہ نہایت دلیر اور نڈر ہیں۔ یہ میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔

سسکاچوان کی Legislative Assembly کے ممبر کولین ینگ (Colleen Young) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

موصوف نے کہا: میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفۃ المسیح دنیا کو اور اس کے مسائل کو بخوبی سمجھتے ہیں اور لوگوں کی اچھائی کو دیکھتے ہیں کہ اگر ہم مل کر کام کریں گے تو سب کے لئے ایک بہتر دنیا بنا سکتے ہیں۔ میرے بہت سے دوست ہیں جن کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اور انہوں نے یہاں کی کمیونٹی میں بہت سے اچھے کام کئے ہیں اور بہت سے کام رضاکارانہ طور پر انجام دیئے ہیں۔

موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح ایک نہایت عاجز اور نرم دل انسان ہیں۔ میرے خیال میں خلیفۃ المسیح کے اس دورہ کا یہاں بہت اثر ہوگا۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں اس چھوٹے سے علاقہ میں آنا اور نئی بیت کا افتتاح کرنا اور جماعت احمدیہ کے 50 سال ہونے پر ہمارے ساتھ شامل ہونا ہماری خوش نصیبی ہے۔

ایک مہمان رفات سعید (Raffath Sayeed) صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی خاص طور پر کہ وہ چھوٹی جگہ تشریف لائے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہمیں توجہ بھی ملی ہے اور ہمارے شہر میں نور بھی آتا ہے کمیونٹی میں بھی اور ایمان میں بھی۔ حضور سے اچھائی کلّی محسوس ہو رہی تھی۔ روحانیت اور مذہبی ہونے میں بہت بڑا فرق ہے۔ کبھی دونوں آپس میں نہیں ملتے لیکن حضور میں روحانیت اور مذہب دونوں یکساں نظر آئے۔

لائیڈ منسٹر کے نئے منتخب شدہ میئر جیرالڈ آلبرز (Gerald Aalbers) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے لئے بڑے فخر کی بات ہے کہ میں لائیڈ منسٹر کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ خلیفۃ المسیح سے ملنا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب امن اور امید کا تھا۔ اس خطاب نے سب کو یکجا کر دیا۔

میرے خیال میں معاشرے میں مذہب ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لئے خلیفۃ المسیح کا خطاب خاص اہمیت کا حامل ہے۔

ٹی وی، ریڈیو چینلز اور اخبارات میں خبریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لائیڈ منسٹر کے دورہ کے دوران ٹی وی، ریڈیو چینلز اور اخبارات نے بیت الامان کے افتتاح کے حوالہ سے کوریج دی اور اس سارے علاقہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ جن ٹی وی، ریڈیو چینلز اور اخبارات میں اس حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں ان کا اختصار کے ساتھ ذیل میں ذکر ہے۔

☆ لائیڈ منسٹر کے سب سے اہم ٹیلی ویژن چینل Newscap Tv News نے ایک فوٹیج نشر کی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نماز پڑھاتے دکھایا گیا۔ اسی طرح جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لائیڈ منسٹر سے روانگی ہوئی اس کی ویڈیو بھی نشر ہوئی۔ اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیت الامان کے افتتاحی پروگرام میں خطاب کو اپنے Main Bulletin میں دکھایا۔ اس کے ذریعہ 17 ہزار لوگوں تک خبر پہنچی۔

☆ لائیڈ منسٹر کے سب سے بڑے اخبار The Meridian Booster نے بھی اپنی آن لائن اخبار اور باقاعدہ شائع ہونے والے اخبار میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لائیڈ منسٹر کے دورہ اور بیت الامان کے افتتاح کے حوالہ سے خبریں شائع کیں۔ اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد 15 ہزار سے زائد ہے۔

☆ لائیڈ منسٹر کے سب سے اہم ریڈیو چینل The Goat Radio نے بھی اس حوالہ سے ایک آرٹیکل شائع کیا جس کے ذریعہ پانچ ہزار لوگوں تک پیغام پہنچے گا۔

☆ Vermilion Alberta کے سب سے بڑے اخبار The Vermilion Standard نے بھی اس حوالہ سے آن لائن اور پرنٹ اخبار میں خبر شائع کی۔ اس کے ذریعہ اڑھائی ہزار لوگوں تک پیغام پہنچا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لائیڈ منسٹر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے باعث اس علاقہ کے 39 ہزار 5 صد سے زائد کینیڈین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

☆..........☆..........☆

آہ.....امام بشیر احمد خان رفیق مرحوم

عہدِ حاضر کا اک باثمر تھا شجر
اہلِ صدق و وفا میں تھا اس کا اثر
اس نے گیسُو سنوارے صداقت کے تھے
ربط مرشد سے اس کی محبت کے تھے
تابع ناصر کا خادم وہ محمود کا
معتمد وہ تھا طاہر کا مسرور کا
اس کے لہجے میں خوشبو مہک بات میں
اس کا چہرہ تھا مثلِ ضیا رات میں
رنگ ہا رنگ پھولوں کا گلدان تھا
باعمل تھا وہ مومن کی پہچان تھا
وہ کہ حق و صداقت کی تصویر تھا
چاہتوں کی کمانوں کا اک تیر تھا
وہ مومن، مجاہد، حلیم و شفیق
وہ تھا ظفراللّٰہ کا ایک سچا رفیق
اک مربی وہ دینِ مکرم کا تھا
اس کو اپنے خدا کا ہی تھا آسرا
جا چکا ہے وہ اب اپنے مولا کے پاس
اس کے آگے نہ تھی یہ زمیں اس کو راس
اس کے درجات اونچے بہشتوں میں ہوں
اچھے اذکار اس کے فرشتوں میں ہوں
تھا مقرر، مورّخ، سفیرِ امن
وہ تہہِ دل سے تھا اک محبِ وطن
تھا ادب کی وہ تاریخ کا سنگِ میل

عاصی صحرائی

غزل

ہر اک قدم ہے آپ کا رب کی رضا لئے
بس اک نظر خدا کے لئے مجھ پہ ڈالئے
تو ہے مسیحا وقت کا دوراں کا رہنما
تو نے بھنور میں ڈوبتے بیڑے بچا لئے
ہر گام تیرے ساتھ ہے تائید ایزدی
روٹھے نصیب لوگوں کے تو نے منا لئے
پیغام تیرا لے کے صبا کُو بکُو گئی
بادِ صبا بھی چلتی ہے تیری وفا لئے
''ہر گام پہ فرشتوں کے لشکر ہیں ساتھ ساتھ''
ہر ایک بات ہے تری سو سو دعا لئے

پروفیسر کرامت راج

مہجورِ وطن

چھوڑا ہے وطن گر تو پریشاں نہیں ہوتے
مجبور ارادوں پہ پشیماں نہیں ہوتے
قربانی جذبات ہے ہجرت کا تقاضا
اس درد کی ٹیسوں سے ہراساں نہیں ہوتے
پردیس میں ممکن ہے معطر ہو بسیرا
پر دل میں بسے گھر سے شبستاں نہیں ہوتے
ہر چند سرابوں میں چھپے ہوتے ہیں صحرا
مومن کی فراست سے یہ پنہاں نہیں ہوتے
ناقدری نہ ہو جائے کہیں باعث تلخی
سب لوگ سخن گو کے قدرداں نہیں ہوتے
ہے باعث تسکین فقط ذکر الٰہی
بن اس کے علاج غم ہجراں نہیں ہوتے
یادوں کو ظہوؔر اپنی دعاؤں میں بھگو کر
منت کش خوشبوئے گلستاں نہیں ہوتے

ظہور احمد

32

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

طلباء وطالبات کی کلاسز، تحقیقی پریزینٹیشنز اور بیت النور کیلگری تشریف آوری

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

7 نومبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سات بجے Prairie Land سنٹر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Prairie Land سنٹر تشریف لائے جہاں فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 62 خاندانوں کے 232 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Lloyd Minister اور Edminton سے آئی تھیں۔ لائیڈ منسٹر سے آنے والی فیملیز 240 کلومیٹر اور ایڈمنٹن (Edmonton) سے آنے والی فیملیز 560 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ایک Indigenous فیملی میاں بیوی بھی شامل تھے۔ ان کا تعلق کینیڈا کے قدیم قبائل سے ہے۔ ان کو کینیڈا کی First Nation اور Aboriginal بھی کہا جاتا ہے۔

یہ ملاقات کرنے والی فیملی سسکاٹون سے 450 کلومیٹر دور کے علاقہ سے سفر کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئی تھی۔

Aboriginals کے اس علاقہ میں چند سال قبل ایک مخلص احمدی دوست مکرم منیر صدیق صاحب ہائی سکول میں ٹیچر تھے۔ موصوف نے اپنے اعلیٰ اخلاق اور کردار اور محبت سے ان لوگوں کے دل جیتے۔ اس علاقہ میں ہر چھوٹا، بڑا منیر صدیق صاحب سے بہت پیار اور اخلاص کا اظہار کرتا جس کا مظاہرہ منیر صدیق صاحب کی اچانک وفات پر سامنے آیا۔ منیر صدیق صاحب حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے تھے۔

ان کی وفات پر قریباً ساٹھ Indigenous افراد ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے 560 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے سسکاٹون آئے۔ پھر جب مرحوم کا جنازہ ٹورانٹو لایا گیا تو بھی ان کے چند نمائندے اڑھائی تین ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کرکے ٹورانٹو مرحوم کی بیوہ اور بچوں سے ملنے کے لئے آئے اور اپنی کمیونٹی کی جانب سے ایک رقم تالیف قلب کے طور پر مرحوم کی بیوہ کو پیش کی۔

بعد ازاں انہوں نے اپنے مخصوص علاقہ میں بھی مرحوم کی وفات کے حوالہ سے ایک پروگرام بنایا جس میں جماعت کو بھی مدعو کیا۔ اس طرح مکرم منیر صدیق صاحب مرحوم کے اعلیٰ اخلاق، کردار، محبت و پیار اور دینی اقدار کی وجہ سے ان قدیم باشندوں کے جماعت کے ساتھ بڑے مفید رابطے اور تعلقات قائم ہوئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجکر پچاس منٹ پر Prairie Land سنٹر تشریف لے آئے۔ جہاں یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ علیحدہ علیحدہ کلاسز تھیں۔

طالبات کی کلاس

سات بجے طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ سکینہ وجاہت صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ نائلہ انور صاحبہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد علم کی فرضیت کے حوالہ سے عزیزہ ثناء خان صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی۔ جس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ ثانیہ ناصر صاحبہ نے پیش کیا۔

پہلی پریزینٹیشن

بعد ازاں عزیزہ نتاشہ رحمٰن صاحبہ نے قرآن کریم کی رو سے حضرت موسیٰؑ کے زمانے کے فرعون کے عنوان پر ایک پریزینٹیشن دی۔

موصوفہ نے بتایا کہ کینیڈا میں ہر سال ستمبر کے مہینہ میں سائنس کے علوم کی ترویج کے لئے مختلف تقریبات کی جاتی ہیں۔ اس سال جماعت احمدیہ کینیڈا کے پچاس سالہ جوبلی کی وجہ سے جماعت نے بھی سائنس اور قرآن کریم پر نمائش منعقد کیں۔ اس میں سے دو عناوین پیش خدمت ہیں۔

پہلا عنوان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون کے بارہ میں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قوم کو فرعون کی ظالمانہ حکومت سے نجات دلانے کے لئے ہجرت کرنے کو کہا۔ جس کی مخالفت میں فرعون اور اس کے ساتھیوں نے آپ علیہ السلام کا تعاقب کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کو تو بچالیا مگر فرعون کو غرق کردیا۔

تاریخ دان کہتے ہیں کہ یہ فرعون Ramesses II (1279BC تا 1300BC) یا اس کا بیٹا Merneptah (چار سال کا دور تھا) ہوگا۔ ان دونوں کی Mummies 1881ء اور 1898ء میں بالترتیب دریافت ہوئیں۔ ان دونوں کی ممیز قاہرہ کے میوزیم میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پندرہ سو سال پہلے بتادیا تھا کہ فرعون کا جسم محفوظ رہے گا۔ قرآن کریم کے علاوہ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ اس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ یونس کی آیت 93 میں آیا ہے۔

پس آج کے دن ہم تجھے تیرے بدن کے ساتھ نجات بخشیں گے تاکہ تو اپنے بعد آنے والوں کے لئے ایک عبرت بن جائے۔

1975ء میں ایک فرانسیسی ڈاکٹر Maurice Bucaille نے ایک تحقیق کی اور ثابت کیا کہ Merneptah کی موت طبعی موت نہیں تھی بلکہ وہ ڈوب کر مرا تھا۔ اس وقت اس کو قرآن کریم کی اس پیشگوئی کا کوئی علم نہیں تھا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں یہ پیشگوئی تھی تو اس نے عربی زبان سیکھی اور بعد میں وہ مسلمان ہوگیا۔ 1976ء میں اس ڈاکٹر نے ایک کتاب The Quran and The Bible، Science لکھی۔ جس میں اس نے ثابت کیا کہ قرآن اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے جبکہ بائبل میں تضاد پایا جاتا ہے۔

دوسری پریزینٹیشن

بعد ازاں دوسری Presentation نائلہ چوہدری صاحبہ نے قرآن کریم میں دو سمندروں کے ملائے جانے کی پیشگوئی کے بارے میں پیش کی۔

موصوفہ نے بتایا کہ قرآن کریم میں سورۃ الرحمٰن کی آیات 21,20 میں اس پیشگوئی کا اس طرح ذکر ہے کہ وہ دو سمندروں کو ملا دے گا جو بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے سے ملیں گے۔ (سردست) ان کے درمیان ایک روک ہے (جس سے) وہ تجاوز نہیں کر سکتے۔

اس نئے دور میں بالکل ایسا ہی ہوا کہ دو سمندروں کو ملایا گیا۔ 1859ء سے 1869ء کے دوران سوئز کنال Suez Canal اور 1903ء تا 1914ء کے دوران Panama Canal کے بننے سے دنیا نے سمندروں کو ملتے دیکھا۔ اس طرح قرآن کریم کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ سورۃ الفرقان کی آیت 54 میں بھی فرماتا ہے کہ اور وہی ہے جو دو سمندروں کو ملا دے گا۔ یہ بہت میٹھا اور یہ سخت کھارا (اور) کڑوا ہے اور اس نے ان دونوں کے درمیان ایک روک اور جدائی ڈال رکھی ہے جو پاٹی نہیں جاسکتی۔

جدید دور کی سائنس نے یہ دریافت کیا ہے کہ جہاں سمندر ملتے ہیں وہاں پر ایک روک اور جدائی پائی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں بیان شدہ حقیقت Mediterranean اور Atlantic کے جوڑ پر واضح طور پر پائی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآنی پیشگوئیاں بڑے واضح طور پر پوری ہوئی ہیں۔ پندرہ سو سال قبل آنحضور ﷺ کے زمانہ میں انسان ایسی باتیں سوچ بھی نہیں سکتا تھا جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔

دمہ پر تحقیق

اس کے بعد سدرہ حق صاحبہ نے جو یونیورسٹی آف سسکاچوان میں دوسرے سال کی میڈیکل کی طالبہ ہیں دمہ (Asthma) پر تحقیق پیش کی۔

موصوفہ نے بتایا کہ دمہ ہمارے پھیپھڑوں پر اثر کرتا ہے۔ دمہ بچوں میں زیادہ ہوتا ہے جبکہ بڑوں میں بھی ہو جاتا ہے۔ 4 تا 11 سال کی عمر کے بچوں میں 16 فیصد بچوں کو دمہ ہوتا جبکہ بڑوں میں 9 فیصد تک ہوتا ہے۔ کینیڈا میں تیس لاکھ لوگوں کو دمہ کی تکلیف ہوتی ہے اور ہر سال تقریباً اڑھائی سو افراد دمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ دمہ میں سانس کی دشواری، سینہ کی تنگی اور صبح یا شام کو زیادہ کھانسی ہوتی ہے۔ اکثر اوقات اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کا مکمل علاج معلوم ہے۔ اگرچہ ہم علامات کو دیکھ کر پرہیز کے ذریعہ اس کو بڑھنے سے بچا سکتے ہیں۔ اس کا وقتی علاج Puffers یا Nebulizers سے کیا جاتا ہے یا بعض دفعہ لمبے عرصہ تک کے لئے دوائیاں دی جاتی ہیں۔

دمہ کا سدباب ایک اور طریقہ سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق جن ماؤں نے حمل کے دوران Fish Oil کھایا تھا ان کے بچوں میں دمہ کی بیماری 63 فیصد کم تھی۔ ایک تحقیق کے مطابق Fast Food، مثلاً پیزا، زیادہ نمکین کھانے اور ہر روز 5 گھنٹہ ٹی وی دیکھنے کی وجہ سے دمہ کی شکایت ہونے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔ جبکہ زیادہ

پھل اور سبزیاں، وٹامن ای E اور سی C، اومیگا 3 (Omega)، فیٹی ایسڈ، میگنیشیم اور Antioxidant کھانے کی وجہ سے دمہ میں بہت حد تک کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ گھر کی صفائی، پالتو جانور کو گھروں میں نہ رکھنے اور سگریٹ نوشی سے پرہیز دمہ ہونے سے بچاتا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ پریشانی سے بچنے، ذہنی سکون، یوگا کرنے سے دمہ کی تکلیف سے بچا جا سکتا ہے۔ اسی طرح نماز کی وجہ سے بھی دمہ کی تکلیف سے بچا جا سکتا ہے۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حال ہی میں کینیڈا میں Physician Assisted Suicide کا قانون پاس ہوا ہے۔ ایک مومن کو دینی تعلیم کے مطابق کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر اس سے مراد Mercy Killing ہے تو پھر یہ خودکشی تو نہیں ہے بلکہ ڈاکٹر مارتا ہے۔ یہ یورپ اور بعض دوسرے ملکوں میں ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص لمبی بیماری میں ہے اور سخت تکلیف کاٹ رہا ہے اور اسے کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے تو مریض کہتا ہے کہ مجھے مار دو۔ تو ڈاکٹر رحم کے نام پر اسے مار دیتے ہیں۔ لیکن (دین) میں اس کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی زندگی دی ہے اور جب تک سانس ہے تو زندہ رہنا چاہئے۔ لیکن بلاوجہ زندگی کو لمبا کرنا بھی درست نہیں ہے۔ اگر کوئی قومہ میں ہے تو بعض اوقات ڈاکٹرز Ventilator لگا کر اس کی زندگی کو لمبا کرتے ہیں۔ یہ زندگی تو ہے مگر کوالٹی آف لائف نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں کہہ دیتا ہوں کہ 48 گھنٹہ تک Ventilator لگا کر دیکھ لو۔ اس کے بعد اللہ کی مرضی ہے۔ لیکن از خود انجکشن دے کر یا کسی اور طریق سے مارنا غیر انسانی (Inhumane) ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں بوڑھوں کو گھروں میں نہیں رکھتے اور تنگ آ کر اولڈ ہاؤس میں چھوڑ دیتے ہیں۔ جب ان کے بچے انہیں چڑ کر جواب دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اچھا پھر ہمیں مار دو اور کیا ہو سکتا ہے؟ ماں باپ کی خدمت کرنا ہماری روایت ہے کہ ماں باپ کی خدمت کرنے کا اگلے جہان میں ثواب ملے گا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک طالبہ سے دریافت فرمایا کہ وہ کس یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہیں اور کیا ان کی یونیورسٹی کا شمار کینیڈا کی پہلی دس یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے؟ نیز سسکاچوان میں کل کتنی یونیورسٹیز ہیں۔

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ وہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں پڑھ رہی ہیں جو ریٹنگ میں آخری نمبر پر آتی ہے۔ پہلی دس یونیورسٹیز میں زیادہ تر انٹاریو میں ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر یونیورسٹی آف سسکاچوان پہلی دس بہترین یونیورسٹیوں میں نہیں آتی تو اس یونیورسٹی کے ڈگری ہولڈرز کو جماعت کا میڈل نہیں ملنا چاہئے۔ ہم تو صرف پہلی دس یونیورسٹیوں کو ہی دیتے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالبہ نے بتایا کہ سسکاچوان صوبہ میں دو یونیورسٹیز ہیں۔ ایک یونیورسٹی آف ریجائنا اور دوسری یونیورسٹی آف سسکاچوان جو کہ سسکاٹون میں ہے۔ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں تقریباً سارے ڈیپارٹمنٹ ہیں مگر جرنلزم، آرکیٹیکچر اور سوشل ورک یونیورسٹی آف ریجائنا سے ہوتا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں پچیس ہزار کے قریب طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نیز اس یونیورسٹی سے ملحق کئی کالجز بھی ہیں جو چھوٹے شہروں میں ہیں اور بیچلر کی ڈگری دیتے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک اور طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف ریجائنا میں دس ہزار طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے ایک دو کالجز بھی ہیں لیکن خاص شعبے یونیورسٹی کے مین کیمپس میں ہیں اور زیادہ تر پروفیشنل پروگرامز بھی مین کیمپس میں ہوتے ہیں۔

ایک طالبہ نے عرض کیا کہ وہ سوشل ورک میں بیچلر کر رہی ہیں۔ کیا انہیں اس شعبہ میں ماسٹر کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وقت ہے تو کر لیں۔ لیکن اگر اچھا رشتہ ہو جائے تو شادی کر لیں۔ جب اچھا رشتہ نہیں آتا تو اس وقت تک پڑھائی کر لیں لیکن جب رشتہ آ جائے تو شادی کر لیں۔

اس کے بعد ایک لجنہ ممبر نے عرض کیا کہ وہ Early Childhood Education میں ڈپلومہ کر رہی ہیں اور ان کی تین بیٹیاں ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بڑی اچھی بات ہے کہ ماں بیٹی اکٹھی ہی یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر ایک طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن موجود ہے۔ یہاں 35 لڑکیاں ہیں جبکہ یونیورسٹی آف ریجائنا میں نہیں ہے کیونکہ وہاں صرف تین احمدی طلباء ہیں۔ نیز احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی پریذیڈنٹ نے بتایا کہ وہ یونیورسٹی میں سیمینارز بھی کرتی ہیں اور نمائشیں وغیرہ بھی لگاتی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں Behind the Veil کے موضوع پر سیمینار کیا گیا تھا جس میں ہم نے دین میں عورتوں کے حقوق پر بات کی تھی اور وہ بہت کامیاب ہوا تھا۔

بعد ازاں ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ویسٹرن سوسائٹی میں لوگوں کے ذہنوں میں یہ ہے کہ Cousin Marriage نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اس سے بچوں میں Genetical مسائل ہو جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جو ریسرچ کرتے ہیں وہ صرف مسلمانوں پر ہی کرتے ہیں۔ کیا ان کے ہاں Genetics کے مسائل نہیں ہوتے؟ یہ مسائل تو کئی نسلوں میں چل رہے ہوتے ہیں۔ کہیں بھی آ کر کسی کو بھی مسئلہ ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے جائز کہا ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے ظلم کیا ہو۔ ہمارے خاندان میں تو چار نسلوں سے Cousin Marriages ہو رہی ہیں مگر ابھی تک تو اللہ کا فضل ہی ہے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اکثر جب زندگی میں مشکلات ہوتی ہیں تو دعا میں درد، جوش اور جنون ہوتا ہے۔ مگر جب آسانی آتی ہے تو خدا کا شکر تو پیدا ہوتا ہے لیکن دعا میں وہ درد جوش اور جنون نہیں رہتا۔ اس کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا کا صحیح شکر بھی نہیں ہوتا۔ اگر صحیح شکر ہو تو تو یہی درد پیدا ہو جاتا ہے۔ لوگ جب کسی قریبی یا پیارے سے ملتے ہیں تو نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پیار زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی صحیح شکرگزاری ہو تو اس میں جوش پیدا ہو جانا چاہئے۔ حالات ایک جیسے تو نہیں رہتے۔ اس لئے اچھے حالات میں بھی اللہ کو یاد رکھنا چاہئے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ موسم کو تبدیلیوں سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ماحول کی (حفاظت) کی طرف توجہ دیں۔ لیکن جماعتی پروگراموں میں Recycling نہیں ہوتی اور سٹائر وفوم Styrofoam کا بہت استعمال ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر گورنمنٹ نے تحریک چلائی ہوئی ہے کہ کلائمیٹ فرینڈلی (Climate Friendly) ہونا چاہئے تو گورنمنٹ ان فیکٹریز کو کیوں نہیں بین (Ban) کر دیتی۔ لیکن سٹائر وفوم Styrofoam کا استعمال تو ویسے بھی غلط ہے۔ یہ زہریلی ہوتی ہے اس لئے اس کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

اس پر لجنہ نے عرض کیا کہ ماحول کی حفاظت کے لئے کیا جماعت کو بھی کچھ کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے آپ اپنی لجنہ کو توجہ دلائیں۔ ان سے برتن دھلوائیں۔ خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنے اجتماع کے لئے سارے پلاسٹک کے برتن پاکستان سے ایک احمدی کی فیکٹری سے منگوائے تھے جو وہ استعمال کر رہے ہیں۔ یہ پلیٹیں ایک دو مرتبہ دھو کر ایک سال کے لئے استعمال ہو جاتی ہیں اور بعد میں اسے Recycle کر دیتے ہیں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آجکل مریخ پر جانے کی ریسرچ ہو رہی ہے کہ لوگوں کو مریخ پر جانا چاہئے۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ کیا یہ انسانیت کی خدمت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر انسان وہاں جا کر زندہ رہ سکتا ہے اور نارمل زندگی گزار سکتا ہے تو بیشک چلا جائے۔ کئی Planet ایسے ہیں جہاں آبادیاں ہیں۔ تو اگر انسان وہاں جا کر رہ سکتا ہے تو رہ لے۔ لیکن ابھی کون سا دنیا ختم ہو گئی ہے۔ ابھی تو رہنے کے لئے کینیڈا کا بھی ایک بہت بڑا حصہ پڑا ہوا ہے اس لئے مریخ پر جا کر رہنے کی کیا ضرورت ہے۔

ایک طالبہ نے عرض کیا کہ کیا آپ سسکاٹون کی بیت کے افتتاح کے لئے تشریف لائیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بیت کے افتتاح کے لئے تو نہیں آ سکتا۔ بیت کا افتتاح ہو جائے گا۔ دو مہینہ بعد دوبارہ آنا تو ممکن نہیں ہے۔ پھر کبھی اللہ نے موقع دیا تو آ جائیں گے۔......

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کینیڈا کی تاریخ میں یورپین لوگوں کی طرف سے Indigenous لوگوں پر بہت ظلم ہوا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی ثقافت اور مذہبی عقائد کو کھو دیا اور یہ لوگ نشہ وغیرہ میں پڑ گئے اور پھر ان کی طرف سے تشدد میں بھی اضافہ ہو گیا۔ سسکاچوان میں ان لوگوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔ ہم انہیں خدا اور دین کی طرف کس طرح بلا سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم ان کو (دین) کی صحیح تعلیم بتاؤ۔ آج صبح ہی مجھے ایک فیملی ملنے آئی تھی۔ ان کی اپنی روایات اور مذہب بھی ہے۔ ان لوگوں کو بتانا چاہئے کہ (دین) کیا کہتا ہے۔ (دین) تو ناانصافی نہیں کرتا۔ اس فیملی کا ہیڈ قرآن کریم پڑھ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں قرآن کریم کے بہت قریب آ گیا ہوں۔ کہتا ہے کہ عیسائیت نے ہم پر بڑے ظلم کئے ہیں۔ تو اگر آپ (دین) کی صحیح تعلیم بتائیں تو لوگ سمجھیں گے۔

ویسے تو جمہوریت اور انصاف کے بڑے نعرے مارے جاتے ہیں لیکن Indigenous کے ساتھ بھی بعض جگہ پر Discrimination ہوتی ہے۔ تو ان کے علاقوں میں جا کر (دین) کی (دعوت) کرنی چاہئے۔ افریقہ کے بارہ میں سمجھا جاتا ہے کہ وہاں تو سب افریقن ہیں اس لئے ایک دوسرے کو کچھ نہیں کہتے ہوں گے۔ لیکن وہاں بھی بعض جگہ پر Discrimination ہوتی ہے۔ وہاں قبائلی نظام چلتا ہے اور Pygmy جو کہ چھوٹے قد کے لوگ ہوتے ہیں ان کو بڑی نفرت سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ لوگ مذہب کو نہیں مانتے اس لئے وہاں عیسائی بھی نہیں گئے۔ اب ہم نے وہاں جا کر (دعوت الی اللہ) شروع کی ہے اور ان کو پتہ لگنا شروع ہوا ہے اور ان میں سے کئی لوگ، سینکڑوں بلکہ ہزاروں احمدیت قبول کرنا شروع ہو گئے ہیں۔ بلکہ قرآن بھی پڑھ رہے ہیں۔ (دین) بھی سیکھ رہے ہیں۔ تو اگر صحیح طرح (دینی) تعلیم بتائی جائے اور ان کے ساتھ انصاف اور برابری کا سلوک کیا جائے تو وہ مان لیتے ہیں۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ 1947ء میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اقوام متحدہ میں فلسطین اور اسرائیل کی دو سٹیٹس کا ایک حل بتایا تھا جو رد کر دیا گیا تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس مسئلہ کا کوئی ممکنہ حل ہے؟ مومن اس حوالہ سے کیا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا کوئی حل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ انصاف نہیں کر رہے۔ پہلے ایک حد بناتے ہیں اور اس کے بعد ہر چھ مہینہ یا سال بعد ان کو ابال چڑھتا ہے اور کچھ نہ کچھ بڑھاتے چلے جا رہے ہیں اور فلسطین پر

آہستہ آہستہ قبضہ ہوتا جارہا ہے۔ ظلم تو نہیں رک رہا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسرائیلیوں کو یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ آباد کرے گا لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم ظلم سے نہیں باز آؤ گے تو پھر تمہارے ہاتھ سے یہ ملک نکل جائے گا۔ دوسری طرف (مومنوں) کو یہ کہا ہے کہ تم ہتھیاروں سے اور بندوقوں سے نہیں جیت سکتے۔ اپنی اصلاح کرو۔ صحیح (مومن) بنو اور دعاؤں سے اور اپنے عمل سے ثابت کرو کہ تم حقیقی (مومن) ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں یہ ملک واپس کردے گا۔

طالبات کی حضور انور کے ساتھ یہ کلاس سات بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔

طلباء کی کلاس

بعدازاں پروگرام کے مطابق سات بجکر پینتالیس منٹ پر یونیورسٹیز اور کالجز کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ھبۃ اللہ صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم وجاہت احمد صاحب نے پیش کیا۔

پہلی پریزینٹیشن

بعدازاں نعمان حسن صاحب نے Cystic Fibrosis کے عنوان پر Presentation دی۔ نعمان حسن صاحب نے ڈیپارٹمنٹ آف سائیکالوجی میں ماسٹرز کیا ہوا ہے اور اب وہ میڈیسن کے پہلے سال میں ہیں۔

موصوف نے اپنی Presentation دیتے ہوئے بتایا کہ Cystic Fibrosis ایک بیماری ہے جس کی کوئی دوائی نہیں بنی لیکن بعض دوائیاں جو دی جاتی ہیں ان سے صرف Symptoms پر اثر پڑتا ہے۔ اب Synchrotron Technology کو استعمال کرکے اس پر Studies کی گئی ہے۔ مگر اس کا تجربہ صرف جانوروں پر ہی کیا جارہا ہے۔ فی الحال جانوروں پر تجربہ کرکے سیکھ رہے ہیں تاکہ بعد میں Pharmaceutical کمپنیوں کو ادویات بنانے کے لئے دیا جاسکے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کمپنیوں نے تو صرف پیسے کمانے ہوتے ہیں۔ آپ کی ریسرچ کا کیا نتیجہ آیا ہے؟ کیا یہ Nano Technology سکین کرنے کے لئے بھی استعمال ہوسکتی ہے؟

اس پر عزیزم نعمان صاحب نے عرض کیا کہ ابھی نتائج دیکھے جارہے ہیں اور Nano Technology کے ذریعہ سکین کرنے کے بارہ سٹڈی نہیں کی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری ایشین خواتین میں Uterus Cystic Fibrosis بہت عام ہے۔

اس پر نعمان صاحب نے عرض کیا کہ سب سے زیادہ Caucasian لوگوں میں پائی جاتی ہے اور اس کے بعد ایشین لوگوں میں اس کی ریشو زیادہ ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک خادم مشرف نوید خان صاحب نے بتایا کہ انہوں نے Organic Chemistry میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے اور اس وقت کینیڈا میں بطور Post Doctor Fellow کام کررہے ہیں۔

انہوں نے Orgnaic Synthesis کے عنوان پر اپنی Presentation دی تھی۔ اس حوالہ سے انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ایک نیا Synthetic Method بنایا ہے جو کہ Good American Journal میں شائع ہوا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اس Agro Chemical کو سپرے کے ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے یا کوئی اور طریق ہے؟

اس پر مشرف نوید خان صاحب نے عرض کیا کہ لیب میں ٹیسٹ کرنے کے لئے مائیکروپلیٹس ہوتی ہیں جن پر اس کمپاؤنڈ کو Dissolve کرکے چیک کیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس کیمیکل کے فوائد کیا ہیں؟ کیا اس کو Anti-Bacterial کہیں گے یا Anti Fungal؟

اس پر مشرف صاحب نے عرض کیا کہ اس پراسس کے مطابق Oxodiozol بنایا گیا ہے جو کہ دوائیوں میں استعمال ہوسکتا ہے جن کو فنگس یا Insects کے خلاف بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جس کے نتیجہ میں فصلوں کی پیداوار بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں تو خشک موسم ہے۔ کیا یہاں فصلوں میں فنگس آتی ہے؟

اس پر مشرف صاحب نے عرض کیا کہ یہاں پر کنولا اور Mustard وغیرہ کی کافی پیداوار ہے اور ان فصلوں میں فنگس آنے کے امکانات ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مشرف صاحب نے عرض کیا کہ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے ماسٹرز کیا تھا اور اس کے بعد جرمنی سے ماسٹرز کیا ہے۔ پھر یوکے سے پی ایچ ڈی کی تھی۔ اس کے پوسٹ ڈاکٹریٹ کی جاب یوکے میں کی اور اب کینیڈا میں کر رہے ہیں۔ لیکن مستقل جاب نہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی ملک کا Residence Status نہیں مل سکا۔ اب وہ دوبارہ کوئی جاب تلاش کررہے ہیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ سسکاچوان کو یونیورسٹیز کی Ranking اتنی اعلیٰ نہیں ہے۔ لیکن ہم نے میڈل دینے کا Criteria بنایا ہوا ہے اس کے مطابق تو پہلے دس نمبر پر آنے والی یونیورسٹیوں کے طالبعلموں کو دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے سسکاٹون یونیورسٹی کا تو کوئی طالبعلم میڈل نہیں لے سکتا۔ اس لئے اس کو بدلنا پڑے گا کہ ہر سٹیٹ کی پہلی یا پہلی دو یونیورسٹیوں کے طلباء میڈل حاصل کرسکتے ہیں۔

شہد پر ریسرچ

اس کے بعد توصیف احمد خان صاحب نے بتایا کہ وہ بھی Post Doctorate Fellowship کررہے ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق شہد پر ریسرچ کررہے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں شہد کی مکھی کا ذکر کیا ہے۔ نیز قرآن کریم میں آیا ہے کہ شہد میں شفاء ہے۔ میری ریسرچ کا موضوع شہد اور چینی میں فرق دیکھنا ہے کہ آیا شہد چینی سے بہتر ہے یا نہیں؟ ابھی تو ڈاکٹرز یہی کہتے ہیں کہ شہد بھی چینی کی ہی ایک قسم ہے۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے چینی اور شہد میں فرق ہے۔ چینی لوگ بناتے ہیں اور شہد اللہ تعالیٰ کے الہام سے بنتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے پڑھا تھا کہ ایک آدمی جسے کینسر تھا اس نے Sugar بالکل ختم کردی۔ اپنی ہر چیز سے شوگر نکال دی اور وہ پچھلے دس سال سے Survive کر رہا ہے اور اس کا کینسر بھی Subside کر گیا ہے۔ اب مجھے نہیں پتہ کہ اس نے شہد استعمال کیا ہے یا نہیں۔ لیکن اس نے چینی کے ذریعہ اپنا کینسر کنٹرول کرلیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Manuka Honey کے بارہ میں کیا ریسرچ آئی ہے؟ آپ کو نیوزی لینڈ سے پتہ کرنا پڑے گا کیونکہ Manuka نیوزی لینڈ میں ہوتا ہے۔ وہ بڑے دعوے کرتے ہیں کہ اس شہد کی یہ یہ خاصیتیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ڈنمارک سے بھی پتہ کریں۔ انہوں نے Propolis پر ریسرچ کی تھی۔

اس پر عزیزم توصیف خان صاحب نے عرض کیا کہ Propolis پر پورے یورپ میں ہی ریسرچ ہورہی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے تو سارے یورپ میں ہورہی ہے لیکن شروع ڈنمارک سے ہی ہوئی تھی۔ وہاں سے بھی پتہ کرنا چاہئے کہ انہوں نے کن اقسام پر ریسرچ کی ہے۔ ہمارے ایک البراقی صاحب بھی ہیں جو پہلے امریکہ میں تھے اور اب یہاں ٹورانٹو میں آگئے ہیں۔ ان کا بیٹا بھی ریسرچ کررہا ہے۔ ان کو بھی اپنی ریسرچ میں شامل کرلینا تھا۔ ان کا شہد کی مکھیوں کا بہت بڑا فارم بھی تھا۔

اس پر عزیزم توصیف صاحب نے عرض کیا کہ وہ ان کے ساتھ رابطہ میں ہیں۔ وہ اس بات پر ریسرچ کررہے ہیں کہ شہد کی مکھیوں میں کمی کیوں واقع ہورہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فصلوں پر کثرت کے ساتھ Insecticides استعمال ہورہے ہیں۔ یہی اس کی بڑی وجہ ہے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ Insecticide کا شہد پر کوئی اثر پڑتا ہے؟ اس پر عزیزم توصیف صاحب نے بیان کیا کہ شہد کی مکھی بڑی اچھی طرح سے Impurities نکال دیتی ہے اس لئے اس کا شہد پر اثر نہیں پڑتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Insecticides کا Residual Effect تو نہیں ہوگا لیکن جس فصل یا پھول پر Insecticide Spray کیا ہوا ہے وہاں شہد کی مکھی نے جاکر Nectar تو لینا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے بعض اوقات وہ شہد بنانے سے پہلے ہی مرجاتی ہیں۔ اس لئے تو مکھیاں مر رہی ہیں۔ تقریباً تیس فیصد جو فارمز ہیں تباہ ہوگئے ہیں اور اس کی بڑی وجہ Insecticide ہی ہیں۔

طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس آٹھ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام طلباء کو قلم عطا فرمائے اور حضور انور نے باری باری ہر طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ وہ کس کلاس میں ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں، کون سا مضمون لیا ہوا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

زیر تعمیر بیت کا معائنہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سسکاٹون کی زیر تعمیر بیت کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ سسکاٹون میں تعمیر ہونے والی یہ پہلی احمدیہ بیت الذکر ہے۔ جماعت سسکاٹون نے اپنی بیت کی تعمیر کے لئے 16 ایکڑ کا قطعہ زمین 1988ء میں خریدا تھا۔ 2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ کینیڈا کے دوران 20 جون 2005ء کو اس قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا تھا اور بیت اور اس کمپلیکس کی تعمیر کے نقشہ جات بھی ملاحظہ فرمائے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قطعہ زمین پر بڑی خوبصورت اور وسیع و عریض بیت تعمیر ہورہی ہے۔ بیت کے ساتھ جماعتی دفاتر، مشن ہاؤس، نمائش ہال، ملٹی پرپز ہال (جس میں Indoor کھیلوں کا بھی انتظام ہوگا) رہائشی حصہ، گیسٹ ہاؤس اور دیگر مختلف حصے بھی تعمیر ہورہے ہیں۔ ایک بڑا وسیع و عریض کمپلیکس ہے۔

حضور انور نے تفصیل سے اس سارے کمپلیکس کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ انتظامیہ سے مختلف امور دریافت فرماتے رہے۔ بیت کا ایک بہت بڑا گنبد بھی ہے اور ایک بلند مینارہ بھی ہے جو ہر آنے جانے والے کو دور سے نظر آتا ہے۔ یہ بیت مین روڈ کے قریب ہے اور روزانہ ہزاروں کی تعداد میں گزرنے والے مسافر اس بیت کو دیکھتے ہیں۔

بیت کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت مکرم بلال انور صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ بلال انور صاحب نے اپنا نیا گھر بیت کے قریب ہی تعمیر کیا ہے اور انہوں نے سسکاٹون کے دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش کے لئے اپنا گھر بھی پیش کیا تھا۔ لیکن اس کے استعمال کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔

بعدازاں دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

8 نومبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سات بجے Prairie Land سنٹر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے اور سب کو السلام علیکم کہا خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ پولیس نے نماز پر جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے قافلہ کو Escort کیا۔

سسکاٹون سے روانگی

آج پروگرام کے مطابق سسکاٹون سے کیلگری کے لئے روانگی تھی۔ سسکاٹون جماعت کے مقامی احباب مرد و خواتین ہوٹل کے بیرونی حصہ میں جمع تھے۔ صبح ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ سے باہر تشریف لائے اور جماعتی عہدیداران سے گفتگو فرمائی۔ بعدازاں نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ پولیس کے Escort میں ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

سسکاٹون سے کیلگری تک اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ 14 احباب کو سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جن میں امیر صاحب کینیڈا مع اہلیہ، نائب امیر ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب، جنرل سیکرٹری صبیح ناصر صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ، نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ، صدر لجنہ اماء اللہ، سید عامر سفیر صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز، طارق ہارون ملک صاحب (رسالہ ریویو آف ریلیجنز)، بشیر احمد ناصر صاحب فوٹوگرافر، سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ، ڈاکٹر تنویر احمد صاحب آف امریکہ (موصوف ڈاکٹر صاحب اس سفر میں قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر ہیں) شامل ہیں۔

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے ایئر کینیڈا کی پرواز AC8581، گیارہ بجکر بیس منٹ پر سسکاٹون سے کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔ ایک گھنٹہ پچیس منٹ کی پرواز کے بعد جہاز کیلگری کے وقت کے مطابق گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ (کیلگری کا وقت سسکاٹون سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)

ایئرپورٹ پر پروٹوکول آفیسرز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

مکرم ملک عبدالباری صاحب نائب امیر جماعت کینیڈا اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔

حکومت کی طرف سے نیشنل ممبر پارلیمنٹ Deepak Obrai صاحب صوبہ البرٹا کے صوبائی ممبر پارلیمنٹ Graham Sucha صاحب اور صوبائی ممبر پارلیمنٹ Prab Gill صاحب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان سبھی نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو بھی فرمائی۔

بعدازاں بارہ بجکر بیس منٹ پر ایئرپورٹ سے بیت النور کیلگری کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کے دس سے زائد موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے اور آگے اور دائیں بائیں چلتے ہوئے راستہ کلیئر کر رہے تھے۔

بیت النور کیلگری تشریف آوری

قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد بارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت النور کیلگری تشریف آوری ہوئی جہاں ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

استقبال کرنے والوں میں کیلگری کی مقامی جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں ٹورانٹو، سسکاٹون، ایڈمنٹن، وینکوور اور بعض دوسری جماعتوں کے علاوہ امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔

جونہی حضور انور کی گاڑی بیت النور کے قریب پہنچی۔ ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، غلام احمد کی جے، خلافت احمدیہ زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے والہانہ اور پُرشگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں ہر طرف بلند ہو رہی تھیں۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ بیت کے سامنے والے حصہ میں خواتین کھڑی تھیں جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے قریب پہنچے تو خواتین نے بڑے بھرپور انداز میں اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور شرف زیارت حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے ایک بار پھر سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے مرکزی کچن کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور ڈائننگ ہال میں بھی تشریف لے گئے، بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں خواتین اپنے پیارے آقا کے شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور یہاں نصب مارکیز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر منتظمین نے بتایا کہ ایک مارکی میں لنگر خانہ قائم کیا گیا ہے اور باقی دو مارکیز کھانا کھانے کے لئے استعمال ہوں گی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں کیلگری جماعت کے 42 خاندانوں کے 160 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملک سیریا سے آئے ہوئے ایک مہاجر خاندان نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

کیلگری کا تعارف

کیلگری کا شہر کینیڈا کے صوبہ البرٹا (Alberta) میں دو دریاؤں Bow River اور Elbow River کے سنگم پر واقع ہے اور 1870ء سے آباد ہے۔ اس شہر کے گردونواح میں سرسبز و شاداب قطعات زمین اور شہر کے ایک طرف برف سے ڈھکی ہوئی راکی کوہسار (Rocky Mountains) کی چوٹیاں بہت خوبصورت منظر پیش کرتی ہیں۔

کیلگری میں جماعت کا قیام 1977ء میں ہوا اور 1978ء میں جماعت نے بطور مشن ہاؤس ایک چھوٹا سا مکان خریدا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کی ترقی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ابتدائی سالوں میں یہاں کیلگری کی جماعت کا سالانہ بجٹ صرف چند سو ڈالرز تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کیلگری نے یہاں پندرہ ملین ڈالرز کی لاگت سے ایک بہت خوبصورت، وسیع و عریض بیت اور جماعتی سنٹر پر مشتمل ایک پورا کمپلیکس تعمیر کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 2005ء کے دورہ کینیڈا کے دوران 18 جون 2005ء کو کیلگری میں اس پہلی بیت الذکر بیت النور کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور پھر اپنے 2008ء کے دورہ کینیڈا میں 4 جولائی 2008ء کو اس بیت کا افتتاح فرمایا تھا۔ کیلگری کی یہ بیت النور شہر کے نارتھ ایسٹ علاقہ میں ہے۔ بیت کے قطعہ زمین کا رقبہ چار ایکڑ ہے اور یہاں بیت اور پورے کمپلیکس کی تعمیر کا مجموعی رقبہ 48 ہزار مربع فٹ ہے۔

بیت النور کے مین ہال کے علاوہ بیت کے دونوں اطراف لابی (Lobby) ہے۔ ایک طرف مردوں کے لئے اور دوسری طرف خواتین کے لئے یہ لابی استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ 7200 مربع فٹ کے رقبہ پر ایک ملٹی پرپز ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ 1790 مربع فٹ پر ڈائننگ ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ ایک بہت بڑے کمرشل کچن اور سٹور کی سہولیات بھی موجود ہیں۔

اس کمپلیکس کی دونوں منازل پر بڑی تعداد میں دفاتر موجود ہیں۔ ریجنل امیر، مربی سلسلہ، جماعتوں کے لوکل صدران، ان کی عاملہ اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر موجود ہیں اور جدید سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔

واقفین نو بچوں اور بچیوں کے لئے اور دیگر خدام، اطفال اور ناصرات کے لئے مختلف کلاس روم بھی یہاں بنے ہوئے ہیں جہاں ان کی تعلیمی و تربیتی کلاسز ہوتی ہیں۔ اس کمپلیکس میں داخل ہونے کے لئے مختلف اطراف سے راستے ہیں۔

یہ بیت اور کمپلیکس جدید طرز پر تعمیر کیا گیا ہے اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے کیلگری شہر میں یہ منفرد اہمیت کی حامل عمارت ہے جس کا روشن مینار اور گنبد بہت دور سے نظر آتے ہیں اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

اسی کمپلیکس کے ایک احاطہ میں گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے یہاں کیلگری میں قیام کے دوران حضور انور کی رہائش، اسی رہائشی حصہ میں ہے۔

☆............☆............☆

33

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

پریس کانفرنس، حضور انور کا TV چینل کے لئے انٹرویو، طالبات کی کلاس اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

9 نومبر 2016ء

﴿حصہ اول﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 54 خاندانوں کے 245 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والے ان تمام خاندانوں کا تعلق کیلگری جماعت سے تھا۔

ان سبھی افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔

پریس کانفرنس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق پریس کانفرنس شروع ہوئی جس میں کیلگری سے درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹس شامل ہوئے۔

1. Canadian Press
2. The Calgary Herald
3. The Calgary Sun
4. Metro News
5. CBC News Calgary
6. CTV News Calgary
7. Global News
8. City TV
9. Radio Canada
10. CBC Radio Calgary
11. AM 660 News
12. Radio Red FM

سب سے پہلے Calgary Herald Newspaper کے صحافی Michael نے سوال کیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے انتخاب کے حوالہ سے آپ کا کیا ردعمل ہے؟ آپ اپنی جماعت کے لوگوں کو کیا نصیحت کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا ردعمل وہی تھا جو اکثر امریکن لوگوں کا تھا جنہیں اس نتیجہ کی بالکل توقع نہیں تھی۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے تو احمدی قانون پر عمل کرنے والے اور امن پسند شہری ہیں۔ ہم نے ملک کے قانون کو ہمیشہ عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اس لئے ہماری جماعت اس حکومت کے خلاف کوئی مظاہرہ نہیں کرے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے لوگوں میں سے بعض نے ٹرمپ کو ووٹ دیا ہو لیکن مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

اس کے بعد سی بی سی نیوز چینل کی رپورٹر Kate نے سوال کیا کہ بہت سے کینیڈین لوگ اس بات پر پریشان ہیں کہ Donald Trump نے کہا تھا کہ وہ (-) کو ملک کے اندر داخل نہیں ہونے دے گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ بیشک (-) کو ملک کے اندر داخل ہونے سے روکے لیکن وہ (-) جو امریکہ میں پیدا ہوئے ہیں اور امریکہ میں ہی پلے بڑھے ہیں ان کے بارہ میں کیا کرے گا؟ وہ لوگ جو کینیڈا میں پیدا ہوئے ہیں بیشک پیچھے سے ان کا تعلق کسی اور ملک سے ہو لیکن وہ یہاں پیدا ہوئے اور یہاں ہی پلے بڑھے ہیں وہ تو کینیڈین ہی کہلائیں گے۔ اسی طرح جو لوگ یورپ میں پلے بڑھے ہیں اور ان کے پاس یورپین نیشنیلٹیاں ہیں وہ یورپین ہی کہلائیں گے۔ اس لئے میرا نہیں خیال کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس پر عمل کرے گا۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ میری خوش فہمی ہے تو ایسی بات نہیں ہے۔ میرا نہیں خیال کہ کوئی بھی حکومت یا کوئی بھی عقلمند شخص اس طرح کے اقدام اٹھائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک (-) کا تعلق ہے تو میرا نہیں خیال کہ وہ (-) ممالک کے مسلمانوں کو امریکہ میں داخل ہونے سے بھی منع کرے گا۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو ملکوں کے درمیان بھی تنازعات اٹھیں گے۔

اس جرنلسٹ نے کہا کہ کیا آپ ڈونلڈ ٹرمپ سے ملنا پسند کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ ملاقات کا انتظام کروادیں تو مل لوں گا۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ ٹرمپ سے کیا کہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے تو میں یہ جاننا چاہوں گا کہ وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ پھر میں اسے یہی کہوں گا کہ جو کچھ بھی تم نے الیکشن کی تحریک میں کہا ہے اس پر عمل درآمد نہ کروانا۔ ورنہ ملک کے اندر بڑا فساد پیدا ہوجائے گا۔

Metro Newspaper کے صحافی Aaron نے سوال کیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت اور Brexit کا آپس میں کافی موازنہ کیا جارہا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ Brexit کے بعد (-) کے خلاف ظلم میں اضافہ ہوا ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت کے بعد امریکہ میں بھی اضافہ ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ Brexit کے بعد یوکے میں (-) کے خلاف نفرت میں اضافہ ہوا ہے۔ آجکل تو امریکن لوگوں میں ایک لطیفہ چل رہا ہے کہ جس طرح برطانیہ کے لوگ Brexit کے حق میں ووٹ دے کر یورپین یونین سے علیحدہ ہوئے ہیں اسی طرح امریکن ٹرمپ کو ووٹ دے کر امریکہ سے علیحدہ ہوگئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک (-) کا تعلق ہے تو میرا نہیں خیال کہ (-) کو کسی بڑے مسئلہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہوسکتا ہے کہ کہیں کہیں اکادکا واقعات ہوجائیں لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ سارے امریکہ کے شہری (-) اور (دین) کے خلاف نکل آئیں گے۔ ایسا نہیں ہوگا۔ امریکن شہریوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو خود (-) نہیں ہیں لیکن (-) کے حق میں بول رہے ہیں۔ اس لئے میرا نہیں خیال جو اس نے کہا وہ اس پر عمل بھی کرے گا۔

اس کے بعد ریڈیو کینیڈا کے صحافی Stephany نے سوال کیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے الیکشن جیتنے کی وجہ سے ساری دنیا میں (-) پر کیا اثرات آئیں گے؟ (-) دنیا میں اس کا کیا ردعمل ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ کسی قسم کا ردعمل ہوگا۔ میں تو بعض ایسے (-) کو بھی جانتا ہوں جو Trump کے حق میں بول رہے تھے۔ ہر ایک کو مکمل آزادی حاصل ہے۔ ردعمل تو اس وقت ہو جب واقعی حکومت کی طرف سے کوئی ایسی سخت پالیسی آجائے جس سے (-) کو دھچکا لگے۔ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اگر ڈونلڈ ٹرمپ جیت بھی جاتا ہے تو وہ کبھی بھی اپنی پالیسیوں پر عمل نہیں کرے گا۔ یہ صرف اس کے الیکشن جیتنے کے حربے ہیں۔

ریڈ ایف ایم ریڈیو کے نمائندہ Risi صاحب نے کہا کہ میرا سوال (-) فوبیا کے بارہ میں ہے۔ دنیا میں اس وقت بہت سے لوگ (دین) کے خلاف باتیں کررہے ہیں۔ ہم اس مسئلہ کو کس طرح حل کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک (-) phobia کا سوال ہے تو بعض لوگ اس میں حق بجانب ہیں۔ میں کئی خطابات میں کہہ بھی چکا ہوں کہ Extremist Groups نے ویسٹرن ورلڈ میں ایک خوف پیدا کردیا ہے۔ پیرس، بیلجیئم اور جرمنی میں ہونے والے حملوں نے نائن الیون کے بعد 7/7 کو لندن میں ٹرین کے ساتھ ہونے والے واقعات نے خوف پیدا کیا ہے اور یہ آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ اب Extremist Groups نے حملوں میں زیادہ تیزی پیدا کردی ہے۔ اگر تیزی پیدا نہیں ہوئی تو کم ازکم اعلان کردیتے ہیں کہ یہ حملہ بھی ہم نے کیا ہے اور وہ حملہ بھی ہم نے کیا ہے۔ کینیڈا میں ایک ٹرین کا واقعہ ہوا اور ایک دوسرا واقعہ بھی ہوا۔ امریکہ میں بھی دوتین واقعات ہوئے۔ تو یہ ساری چیزیں خوف پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے ان کا خوف حق بجانب ہے۔ لیکن یہ (دینی) تعلیم نہیں ہے۔ (دینی) تعلیم تو Extremist کے خلاف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم بڑے واضح طور پر کہتا ہے کہ (دینی) تعلیمات میں کسی قسم کی کوئی شدت پسندی کی جگہ نہیں ہے اور نہ رسول کریم ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔ (دین) کے اندر ہر قسم کے خودکش حملے یا کلبوں پر ہونے والے حملے یا اس قسم کی دوسری کارروائیاں مکمل طور پر منع ہیں۔ اگر ہم (دین) کی اصل تعلیمات کا مطالعہ کریں اور (دین) کی اصل تعلیمات کو پھیلائیں جو کہ احمدی (-) کررہے ہیں تو یہی ایک طریق ہے جس سے مغربی دنیا کے لوگوں کے ذہنوں میں سے (دین) کا خوف نکالا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ ایسا کیوں سمجھتے ہیں کہ ٹرمپ کی حکومت ٹرمپ کی باتوں پر عمل نہیں کرے گی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ Donald Trump کو اپنی پارٹی کی پالیسی پر عمل کرنا پڑے گا۔ ان کی پارٹی کا کوئی نہ کوئی تو منشور ہوگا اور میرا نہیں خیال کہ اس کی پارٹی کا منشور یہ کہتا ہو کہ تم مسلمانوں کے خلاف ظلم کرو۔ اس کے علاوہ امریکہ کی حکومت کے پیچھے پینٹاگون اور سی آئی اے کا بھی

ہاتھ ہوتا ہے اور میرا نہیں خیال کہ وہ اپنے ملک میں بھی اسی قسم کا اضطراب اور فساد دیکھنا چاہتے ہیں جو دنیا کے بعض دیگر ممالک میں نظر آ رہا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ نے دیکھا ہوگا کہ الیکشن جیتنے کے بعد ٹرمپ کا رویہ ایک رات میں تبدیل ہوگیا ہے۔کل تک تو وہ کہہ رہا تھا کہ ہیلری کلنٹن کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہئے اور آج کہہ رہا ہے کہ ہیلری کلنٹن تو ہمارے ملک کا اثاثہ ہے اور اس کے ساتھ اس کے مطابق سلوک ہونا چاہئے۔تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بدل گیا ہے۔

ہیرالڈ نیوز پیپر اور کیلگری سن کے صحافی Michael نے دوبارہ سوال کیا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ مغربی ممالک میں (-) فوبیا کو ختم کر رہے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ پیرس، بیلجیئم اور جرمنی میں ہونے والے حملوں کا (دین) کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔دوسری طرف آپ کو یہ بات بھی پریشان کرتی ہوگی کہ بعض مغربی ممالک (-) کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے جیسا کہ Calais میں (-) مہاجرین کے لئے کیمپس بنائے گئے جو بعد میں ختم کر دیئے گئے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ سارے غیرقانونی Immigrants ہیں اس لئے انہوں نے Calais میں کیمپس بنائے ہیں اور یہ کیمپ صرف Calais میں نہیں بلکہ جرمنی میں بھی بہت ساری جگہوں پر بنائے گئے ہیں کیونکہ سیرین ریفیوجیز اور بعض دیگر ملکوں کے ریفیوجیز کی ایک بہت بڑی تعداد جرمنی میں آئی ہے۔لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کیمپوں میں رہنے والے مہاجرین غیرقانونی کام نہیں کر رہے ہیں یا پھر غیرقانونی سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہیں۔ لہٰذا حکومت ملک میں امن وامان کے لئے ان کیمپوں کو ختم کر رہی ہے اور مہاجرین کو ایسی جگہوں پر رکھ رہی ہے جہاں انہیں بآسانی کنٹرول کیا جاسکے اور ان پر نظر رکھی جاسکے۔اس کی ابتداء حکومت کی طرف نہیں بلکہ مہاجرین کی طرف سے ہوئی جنہوں نے ملکی قانون کو توڑنے کی کوشش کی۔ یہ مہاجرین بڑی بڑی سڑکوں پر ٹریفک روک رہے تھے اور بعض جگہ انہوں نے ٹرکوں اور کاروں کو بھی لوٹا ہے۔یہی وجہ ہے کہ حکومت کو بھی اقدام اٹھانے پڑے۔اگر وہ پُرامن طور پر رہ رہے ہوتے تو میرا نہیں خیال کہ حکومت کبھی بھی ان کے خلاف کوئی اقدام اٹھاتی۔ اب جب حکومت نے ان کے خلاف کارروائی کی ہے تو وہ آگے سے سختی دکھا رہے ہیں بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ انتقام لینے پر تلے ہوئے ہیں۔ تو اس طرح یہ لوگ انصاف سے کام نہیں لے رہے۔

اس کے بعد میٹرو نیوز پیپر کے نمائندہ نے دوبارہ سوال کیا کہ آپ کی جماعت کیلگری میں حکومت کی طرف سے ہونے والی Parades میں شامل ہوتی ہے اور کینیڈین لوگوں تک پہنچنے کے لئے اسی قسم کے دوسری تقریبات بھی منعقد کرتی ہے۔ آپ کے خیال میں خاص اس وقت کینیڈین لوگوں تک پہنچنا کیوں ضروری ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ صرف اس وقت ضروری نہیں بلکہ یہ کام تو ہم ہمیشہ سے کر رہے ہیں اور یہی ہمارا مشن ہے۔ ہماری جماعت کا کام ہی (دعوت الی اللہ) کرنا ہے۔ ہمارا مقصد ہی یہ ہے کہ حقیقی (دین) کا پیغام پھیلایا جائے اور یہی ہم کر رہے ہیں۔ دنیا کے موجودہ حالات ایسے ہیں کہ لوگ (دین) سے خوفزدہ ہیں۔ہم لوگوں کے ذہنوں سے (دین) کے بارہ میں خوف نکالنے کے لئے (دین) کی حقیقی اور پُرامن تعلیمات کو پھیلا رہے ہیں اور لوگوں کو سمجھا رہے ہیں کہ ہم جہاں بھی رہتے ہیں امن، پیار اور ہم آہنگی کے ساتھ رہتے ہیں اور یہی (دین) کا حقیقی پیغام ہے۔

اس کے بعد Red FM ریڈیو کے نمائندہ Risi نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ شدت پسند مختلف جگہوں پر (دین) کے نام پر ہونے والے حملوں کی ذمہ داری لیتے ہیں تو (-) فوبیا میں اضافہ ہوتا ہے۔اس پر آپ کا کیا ردعمل ہوتا ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پہلے بھی کئی مرتبہ اپنے خطابات اور انٹرویوز وغیرہ میں کہہ چکا ہوں کہ یہ (دین) کی اصل تعلیم نہیں ہے۔ یہ لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ (دینی) تعلیمات کے منافی ہے اور یہ لوگ صرف اور صرف (دین) کا نام بدنام کر رہے ہیں۔ میں جب بھی اس قسم کی گھناؤنی حرکتیں دیکھتا ہوں تو اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر (دین) کی اصل تعلیمات کو پھیلانے کی کوشش کریں۔

یہ پریس کانفرنس دو بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔

حضورانور کا TV چینل کے لئے انٹرویو

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں کیلگری کے مشہور ٹیلیویژن چینل 660 News کے سینئر جرنلسٹ Ian Campell نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ جرنلسٹ نے سب سے پہلے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیلگری تشریف لائے اور انٹرویو کے لئے وقت دیا۔

اس کے بعد جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ کل رات امریکہ میں ہونے والے الیکشن کے بارہ میں آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو نتیجہ نکلا ہے اس کی توقع تو امریکن شہریوں کو بھی نہیں تھی۔ لیکن گزشتہ دنوں میں ماہرین نے رائے دینا شروع کر دی تھی کہ دونوں فریقین برابر ہی ہیں۔ دونوں میں سے کوئی بھی جیت سکتا ہے۔ چونکہ لوگوں نے پہلے ہی کہنا شروع کر دیا تھا اس لئے الیکشن کے نتائج اتنے بھی حیران کن نہیں ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ دنیا بھر میں لاکھوں احمدی بستے ہیں۔ کیا آپ وائٹ ہاؤس اور Donald Trump کے ساتھ اپنے تعلقات میں بہتری دیکھتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل میں Donald Trump (دینی) تعلیمات سے ناواقف ہے۔اگر اسے صحیح تعلیمات کا علم ہوتا تو وہ باتیں نہ کہتا جو اس نے کہی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ چند انتہاء پسند لوگ (دین) کے نام پر ظلم و بربریت کر رہے ہیں تو Donald Trump کے ردعمل کی وجہ سمجھ آتی ہے۔لیکن بجائے اس کے کہ وہ (دین) کی صحیح تعلیمات سمجھنے کی کوشش کرتا اور یہ سمجھتا کہ یہ جو دہشت گرد کر رہے ہیں یہ (دین) کی تعلیم نہیں اس نے تمام دنیا کے (-) اور (دین) کو اور اپنے ملک میں بسنے والے (-) کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اگر دیکھا جائے تو ساری دنیا میں گنتی کے چند ایک لوگ ہیں۔ جنہوں نے یہ ظالمانہ رویہ اختیار کیا ہوا ہے جبکہ دنیا میں 1.6 بلین مسلمان ہیں اور یہ سب تو اس میں شامل نہیں ہیں۔اس لئے میرے خیال میں اگر اس نے (-) کمیونٹی سے تعلقات بنائے ہوتے تو اس کے لئے بہتر ہوتا۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ ان کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر ہوتا دیکھتے ہیں یا آپ امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کر لے گا؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں جب وہ اپنا دفتر سنبھالے گا تو خود بھی (دین) کی حقیقت کو سمجھنا چاہے گا۔ کیونکہ اس نے جو باتیں پہلے کی تھیں وہ صرف الیکشن جیتنے کے لئے تھیں اور جہاں تک میرا خیال ہے امریکہ کے پریذیڈنٹ کو اتنی اجازت نہیں ہوتی کہ وہ ہر جگہ پر اپنی مرضی چلا سکے۔ اس لئے اس کو اور بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑے گا۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ کا خیال ہے کہ Trump اپنے وعدے پورے کرے گا؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں وہ کبھی بھی ان باتوں پر عمل نہیں کرے گا اور مجھے امید بھی ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ لیکن اگر وہ کرتا ہے تو پھر بہت فساد پیدا ہوگا۔

اس کے بعد جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ لوگوں کو کیسے یقین دلائیں گے کہ Donald Trump کے آنے سے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگوں کے دلوں میں جو خوف ہے وہ Trump کی ان باتوں کی وجہ سے ہے جو اس نے الیکشن سے پہلے کی تھیں۔ آپ دیکھیں کہ دنیا میں پہلے ہی بہت فسادات ہو رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں (-) حکومتیں اپنی ذمہ داریاں نہیں نبھا رہیں جس کے نتیجہ میں وہاں صورتحال کافی خراب ہے۔ تو ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر وہ اپنی باتوں پر عمل کرے گا تو یہاں بھی وہی صورتحال پیدا ہوگی جو مشرق وسطیٰ کے ممالک میں ہے بلکہ خانہ جنگی کی طرف بھی جاسکتی ہے۔

جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ آپ کے خیال میں آپ کی جماعت کے لئے سب سے بڑی دشواریاں کیا ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک ہماری بات ہے تو ہم ایک (دعوت الی اللہ) کرنے والی جماعت ہیں۔ ہم تو قرآن کریم کی بیان کردہ (دین) کی صحیح تعلیم جو امن و امان اور آشتی کے پیغام پر مشتمل ہے دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ ہم قانون کی پیروی کرنے والے لوگ ہیں۔ ہمارا ردعمل بھی پُرتشدد نہیں ہوتا۔ پاکستان میں تو ہمارے خلاف قوانین بھی موجود ہیں جیسے کہ 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنایا گیا اور ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا اور اسی طرح 1984ء میں ملٹری حکومت نے اس قانون کو اور سخت کیا اور ہمیں (دینی) شعائر پر عمل کرنے سے بھی روک دیا۔ ہم اپنے آپ کو (-) نہیں کہہ سکتے نہ ہی (دعوت الی اللہ) کر سکتے ہیں اس کے باوجود ہم نے کوئی پُرتشدد کارروائی نہیں کی۔ ہم جہاں بھی رہتے ہیں قانون کی پیروی کرتے ہیں۔ اگر ہمیں یہ محسوس ہو کہ ہم کسی جگہ کے خاص حالات کے باعث وہاں نہیں رہ سکتے تو ہم ہجرت کر لیں گے۔ کہاں کریں گے یہ خدا بہتر جانتا ہے۔ لیکن میرے خیال میں دنیا کی کوئی بھی بڑی طاقت ایسے حالات نہیں پیدا کرنا چاہے گی کہ اس کے اپنے شہریوں کو ملک چھوڑنا پڑے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ بعض لیڈر لوگوں میں (دین) کے مخالف جذبات پیدا کر رہے ہیں اور ISIS نے بھی ایک بڑی مشکل پیدا کی ہے تو ان مسائل کے پیش نظر آپ کے لئے امن کا پیغام پہنچانا کتنا مشکل ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل مشکل یہ ہے کہ وہ جو بھی ظلم و ستم کر رہے ہیں وہ (دین) کے نام پر کر رہے ہیں۔ ہم واحد جماعت ہیں جو ان حملوں کے جواب دے رہی ہے اور اپنے عمل سے لوگوں کے شکوک دور کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے اصل دشواری یہ ہے کہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر (دین) کا صحیح پیغام پہنچانے کے لئے محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم نے (-) فوبیا کے بعض واقعات یہاں کیلگری میں اور باقی دنیا میں بھی دیکھے ہیں۔ آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہے؟ کیا اس کی وجہ جاہلیت ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جاہلیت ہی ہے۔ بعض نام نہاد (-) ذاتی مفاد کی خاطر اور بعض دہشتگرد گروہوں کی وجہ سے (دین) کی اور قرآن کی صحیح تعلیمات کو غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ قرآن کا مطالعہ کریں یا

وہ تقاریر ہی سن لیں جو میں نے کی ہیں تو شاید ان لوگوں کو سمجھ آجائے۔ ان تقاریر میں، میں نے قرآن کریم کی متعدد آیات پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ قرآن اس طرح کے ظلم وستم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی دوسری آیت میں فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے اور سب کو رزق عطا کرتا ہے اور ان کو پالتا ہے اور بانی اسلام ﷺ تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اگر یہ بات سچ ہے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ لوگ جو یہ ظلم وستم کر رہے ہیں وہ بخش دیئے جائیں گے۔ جو لوگ (دین) کے نام پر یہ ظلم کر رہے ہیں وہ ضرور خدا تعالیٰ کے مورد عتاب ٹھہریں گے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ شام کے لوگوں کی مدد کے لئے جو اقدامات کئے جارہے ہیں، آپ کے خیال میں یہ کافی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ بہت پہلے ہونا چاہئے تھا اور اب بھی جو کچھ ہو رہا ہے یہ کافی نہیں ہے۔ ان دہشتگرد تنظیموں کو ابھی بھی تیل کی Refineries تک رسائی حاصل ہے اور وہ یہ تیل مختلف حکومتوں کو بیچ رہے ہیں اور ایک بینک سے دوسرے بینک میں پیسے ٹرانسفر کئے جارہے ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ ان کو اسلحہ کہاں سے مل رہا ہے۔ اس لئے جو بھی اقدامات ہو رہے ہیں یہ کافی نہیں ہیں۔

جرنلسٹ نے آخری سوال کیا کہ کینیڈا کے لوگ (دین) کی موجودہ حالت دیکھ رہے ہیں اور Donald Trump سے سن رہے ہیں کہ وہ امریکہ میں (-) کے آنے پر پابندی لگا دے گا۔ اس حوالہ سے آپ کا اپنے پیروکاروں کے لئے کیا پیغام ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا پیغام اپنے پیروکاروں کے لئے یہی ہے کہ ہمیشہ امن و امان سے رہیں۔ میرا ہمیشہ یہی پیغام رہا ہے جو میں اپنی جماعت کو MTA کے ذریعہ بھی پہنچاتا ہوں کہ کبھی بھی شدید ردعمل کا اظہار نہیں کرنا اور نہ ہی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا ہے۔ بلکہ قانون کی ہمیشہ پیروی کرنی ہے۔

آخر پر اس جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا۔

طالبات کی کلاس

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجے بیت النور کے ہال میں تشریف لائے جہاں یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں 76 طالبات شامل ہوئیں۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو سدرۃ المنتہیٰ صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ شواریا باجوہ صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد نائلہ چوہدری صاحبہ نے اطاعت کے موضوع پر عربی میں حدیث پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ روکاش رانا صاحبہ نے پیش کیا۔

پہلی پریزینٹیشن

بعد ازاں عائشہ ملک صاحبہ نے شہد کی مکھیوں اور قرآن کریم پر ایک پریزینٹیشن پیش کی۔

موصوفہ نے بتایا کہ شہد کی مکھیاں مل جل کر رہتی ہیں اور ان کا ایک باقاعدہ نظام ہوتا ہے جس میں ان کی ایک ملکہ ہوتی ہے اور باقی اس کے تحت ہوتی ہیں جن کے سپرد مختلف کام ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ النحل کی آیت 69 میں بیان ہوا ہے کہ ’’اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا‘‘۔

چنانچہ شہد کی مکھیاں ایسی ہی جگہوں پر گھر بناتی ہیں۔ شہد کے چھتے ایک منفرد خاصیت رکھتے ہیں۔ ہر قسم کے کام نہایت منظّم طریقے سے ہوتے ہیں۔ شہد کے چھتوں میں ایک خاص حد تک نمی کا ہونا لازمی ہے۔ اس میں کمی بیشی سے شہد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے چھتہ کی نمی کو ایک خاص حد تک برقرار رکھنے کا کام بھی کچھ مکھیوں کے سپرد ہوتا ہے۔ سورۃ النحل کی آیت 70 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے رب کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

شہد کی مکھیاں پھولوں سے Nectar اکٹھا کرتی ہیں اور اس کو اپنے پیٹ سے نکلنے والے ایک انزائن انورٹیز (Invertase) سے ملا کر شہد بناتی ہیں۔

جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے شہد کے استعمال سے بہت سی بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ اسی طرح تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ شہد کو بہت سی بیماریوں میں استعمال کر کے شفاء حاصل کی جاسکتی ہے۔ مثلاً شہد کو زخموں اور جلے ہوئے حصوں پر لگایا جاسکتا ہے۔ موسموں کی Allergies کو کم کیا جاسکتا ہے۔ بچوں کی پیٹ کی بیماری Gastroenteritis میں بہت مفید ہے۔ اس سے انفیکشن کو بھی ختم کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس سے بیکٹیریا ختم ہوتا ہے۔ خاص طور پر Manuka Honey سے زخموں کے انفیکشن میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ نیز قدرتی شہد کھانسی کے لئے بھی بطور علاج استعمال ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ عام مکھی اور شہد کی مکھی میں فرق الہام کا ہے۔ ایک گند کھاتی ہے اور ہر کوئی اس سے تنگ آتا ہے اور دوسری نیکٹر کھاتی اور شفاء والی چیز بناتی ہے۔ گند پر بیٹھنے والی مکھیاں بیماریوں کے پھیلانے کا پیش خیمہ ہیں جبکہ شہد کی مکھیاں بیماریوں سے شفاء کی اشیاء بناتی ہیں جس کا کوئی مقابلہ نہیں۔ الہام نے شہد کی مکھیوں کو مکمل اطاعت، تنظیم اور لگن کا مادہ سکھایا ہے۔ سائنس نے قرآن کریم کی پندرہ سو سال قبل بات کو ثابت کر دیا ہے۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ہم نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ شہد کی مکھیاں غائب ہو رہی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ غائب تو نہیں ہو رہیں مگر اس کا خطرہ ضرور ہے اور اس کی وجہ زہریلے کیمیکلز ہیں جو کیڑے مکوڑے مارنے کے لئے پودوں پر چھڑکے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے حشرات کو مارا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس وجہ سے 30 فیصد مکھیاں کم ہوگئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے بتایا ہے کہ منوکا (Manuka) شہد زخموں کو مندمل کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ پراپولس (Propolis) بھی شہد کی قسم ہے اس پر کوئی تحقیق نہیں کی؟ پراپولس میں شفاء کی زیادہ بہتر خاصیت ہے۔ آجکل Manuka پر زیادہ زور ہے حالانکہ اصل میں پراپولس میں خاص شفاء ہے اور شہد کی مکھیاں اس شہد کو اپنے چھتے کو متاثر ہونے سے بچانے کے لئے بھی استعمال کرتی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ پولیٹیکل سائنس کی طالبہ ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پولیٹیکل سائنس کا شہد کی مکھی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ یہ تحقیق تو بائیولوجی کی سٹوڈنٹ یا کسی Entomologist یا Apiculturist کو پیش کرنی چاہئے تھی جسے شہد کی مکھیوں میں دلچسپی بھی ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پراپولس میں دوسرے شہد کی نسبت زیادہ شفا پائی جاتی ہے اور اس کی تحقیق ڈنمارک میں شروع ہوئی تھی۔ پراپولس اب تو کمرشلائز بھی ہو گیا ہے۔ اس کی مرہم بھی ملتی ہے اور دوسری مصنوعات بھی ہیں۔

دوسری پریزینٹیشن

اس کے بعد دوسری Presentation سائیکالوجی کی طالبہ نے Resperate & Body Scan پر دی۔ موصوفہ نے بتایا کہ انہوں نے سائیکالوجی میں بی ایس سی اور اکنامکس میں بی اے کیا ہوا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو اس Non-Pharmacuetical Device کا کیسے پتہ چلا؟ کیا آپ نے اس کے بارہ میں خود تحقیق کی تھی؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ان کی کلاس میں اس آلہ کے حوالہ سے پراجیکٹ تھا۔ اس لئے انہیں اس کو سٹڈی کرنے کا موقع ملا۔

موصوفہ نے بتایا: میری تحقیق اس بات پر ہے کہ Resperate اور باڈی سکین میں سے زیادہ بہتر کون سی چیز ہے؟ رسپریٹ ایک ایسا آلہ ہے جو کہ بغیر کسی دوائی کے سانسوں کی مقدار کو کم کر کے بلڈ پریشر کو کم کرنے کے لئے حال ہی میں بنایا گیا ہے۔ اس آلہ کے ساتھ ایک Sensor لگا ہوتا ہے جسے سینہ پر لگاتے ہیں تا کہ سانسوں کا مشاہدہ کیا جاسکے اور اس کے ساتھ ایک ہیڈفون ہوتا ہے جس میں موقع کی مناسبت سے ہدایات دی جاتی ہے جس میں میوزک کی ٹون بھی ہوتی ہے۔ 2002ء میں امریکہ کی FDA (فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن) نے باقاعدہ اس چیز کو تسلیم کیا کہ اس آلہ کے ذریعہ بلڈ پریشر میں کمی کی جاسکتی ہے۔ دوسری طرف باڈی سکین والی مشین ایک ویڈیو چلاتی ہے جس میں شامل ہونے والے آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ جسم کے مختلف حصوں کی طرف توجہ دلاتی ہے اور راہنمائی کرتی ہے۔

میری تحقیق کے مطابق باڈی سکین Video Active Control کی طرح کام کرتی ہے۔ تحقیق کے دوران مریضوں سے پندرہ سوال کئے گئے۔ سوالات سے معلوم ہوا کہ صرف 17 فیصد لوگوں نے Relax ہونے کی کوشش کی جبکہ باقی لوگوں نے کوئی کوشش نہیں کی۔ تحقیق میں مریضوں پر دونوں مشینوں کو آزمایا گیا۔ پانچ منٹ کے لئے تین مرتبہ مشین کو لگایا گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ مریضوں کی سانسیں ایک منٹ میں 10 مرتبہ تک پہنچ گئی جو اس مشین کا مقصد تھا۔ جبکہ دونوں مشینوں سے دل کی دھڑکن میں کوئی فرق نہیں آیا۔ انسان زیادہ تر پریشانی کی حالت میں مختلف جسمانی تبدیلیوں سے گزرتا ہے۔ جس میں سے دل کی دھڑکن کی تیزی، سانسوں کی تیزی، پسینہ، Pupil Dilation ہوتی ہے۔ باڈی سکین کی نسبت رسپریٹ کے ذریعہ سے سانسوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی۔ اس تحقیق کے دوران میں نے ایک مقالہ پڑھا جس سے معلوم ہوا کہ آوے مریا (Ave Maria) کی دعائیں (عیسائیوں کی دعائیں) یا یوگی منتر پڑھنے سے ایک منٹ میں چھ سانسوں تک کم کی جاسکتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ممکن ہے عیسائیوں کی Rosary Prayer یا یوگی منتر بنیادی طور پر مذہبی عمل ہیں مگر شروع میں صرف سانسوں کی رفتار کم کرنے، ذہنی یکسوئی اور سکون حاصل کرنے کے لئے ہوں۔ ان تحقیقات میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مراقبہ کرنے سے ذہنی سکون حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مراقبہ میں لوگ بغیر کسی تعصب کے غور وفکر کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں ان کی سوچ میں کس طرح تبدیلی آتی ہے۔

موصوفہ نے بتایا: حیران کن بات یہ ہے کہ قرآن پاک نے ہم (-) کو پندرہ سو سال پہلے بتا دیا تھا کہ ہم اپنی پریشانی کو کس طرح کم کر سکتے ہیں۔ سورۃ الرعد کی آیت 29 میں ہے کہ ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں''۔ اس کے علاوہ نماز کے دوران جسمانی حرکات ہمارے جسم اور روح کے لئے ایک اچھی ورزش کا ذریعہ بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ رسپریٹ آلہ پر تحقیق کر رہی ہیں یا اس کو پروموٹ کر رہی ہیں؟

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ یہ ایک مہنگا آلہ ہے جس کی کئی سو ڈالر قیمت ہے۔ ہم یہ تحقیق کر رہے ہیں کہ اس کا فائدہ ہے یا نہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اتنے زیادہ پیسے خرچ کرنے سے تو ہوسکتا ہے ویسے ہی انسان کی سانس ختم ہو جائے۔ پھر اس کا کیا فائدہ ہوگا۔ کوئی ایسی بات بتاؤ جو سستی بھی ہو اور بغیر دوائی کھائے بلڈ پریشر بھی نہ ہو اور سانس بھی ٹھیک رہتا ہو۔ جو بلڈ پریشر کے مریض ہیں وہ دکان پر جائیں گے اور قیمت پتہ کریں گے تو وہیں ان کا بلڈ پریشر ہائی ہو جائے گا۔

ایک اور طالبہ نے عرض کیا کہ ایک سستی چیز ورزش ہے جو آپ کے آرام کی حالت میں دل کی دھڑکن کو بھی کم کرتی ہے اور سانسوں کی رفتار کو بھی کم کرتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ورزش کر تو سکتے ہیں مگر ہر ایک کے لئے ورزش کرنا بہت مشکل ہے۔ ویسے تو قرآن شریف بھی کہتا ہے الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کون یہ ذکر کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا نمازیں پڑھنا ہی ہے۔ آپ لوگوں کا ڈرامہ لگا ہوتا ہے تو نمازیں چھوڑ دیتی ہیں۔ کہتی ہیں بعد میں پڑھ لیں گے۔ پتہ نہیں ڈرامہ کی قسط بعد میں دیکھی جائے یا نہ دیکھی جائے۔ اس لئے ڈرامہ تو ابھی دیکھو۔ نماز تو بعد میں بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ اس طرح تو پھر ذکر تو نہ رہا اور ڈرامے بھی ایسے اوٹ پٹانگ ہوتے ہیں جن میں حادثات ہی حادثات ہوتے ہیں اور اس کے بعد بلڈ پریشر اور بڑھ جاتا ہے اور ڈپریشن بھی ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آپ نے بتایا تھا کہ مریضوں سے سوال کرنے سے معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے پہلے کبھی مراقبہ وغیرہ نہیں کیا تھا تو کیسے معلوم ہوگا کہ ان کے بلڈ پریشر میں رسپریٹ کی وجہ سے فرق پڑا ہے یا مراقبوں کی وجہ سے؟

اس پر طالبہ نے جواب دیا کہ صرف تین لوگوں نے مراقبہ کیا تھا باقی لوگوں نے نہیں کیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ یہ آلہ آپ کو صرف ہدایت دے گا کہ آپ بیٹھ جاؤ یا کھڑے ہو جاؤ یا لیٹ جاؤ۔ یہی کچھ بتائے گا یا کچھ اور بھی بتاتا ہے؟

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ رسپریٹ صرف بیٹھنے کی حالت میں استعمال ہوتا ہے اور آپ ہیڈفون کے ذریعہ ہدایات سن رہے ہوتے ہیں۔ باڈی سکین فوراً نہیں بتا سکتا کہ آپ اب کس طرح سانس لے رہے ہیں لیکن رسپریٹ میں وہ ساتھ ساتھ بتاتا ہے کہ اب آپ تیز سانس لے رہے ہیں اور اب آہستہ ہو جائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو امیروں کے چونچلے ہیں۔ امیر تو ایسی چیزیں خرید لیں گے مگر غریب کیا کریں گے؟ اس کا مطلب ہے کہ امیر رسپریٹ استعمال کرے اور غریب نمازیں پڑھے؟ اس لئے اسے چھوڑو۔ کمپنی والوں نے صرف پیسے بنانے ہوتے ہیں اور آخر پر دوائی ہی لینی پڑتی ہے۔ جس کو عارضی تکلیف ہو اس کی تو اور بات ہے لیکن جو مستقل بیمار ہیں تو ان کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جن کا بلڈ پریشر کبھی کبھار ہائی ہوتا ہے ان کو تو ویسے ہی آلہ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں اور جو مستقل بیمار ہیں انہیں دوائی کھانی پڑے گی۔ چاہے وہ آلہ استعمال کریں یا نہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ نے تو صرف دو آلہ جات کا مقابلہ کیا ہے کہ ان میں سے کون سا بہتر ہے۔ تو یہ ثابت ہوا کہ رسپریٹ زیادہ بہتر ہے۔ باڈی سکین صرف یہ بتاتا ہے کہ اب یہ ہو گیا ہے مگر رسپریٹ راہنمائی بھی کرتا ہے کہ اب بیٹھ جاؤ، گہرے سانس لو، تھوڑا آرام کرو وغیرہ وغیرہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ یہ صرف دل کے مریضوں کے لئے ہے یا دمہ کے مریضوں کے لئے بھی ہے؟

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ زیادہ تر تو دل کے مریضوں اور ہائی بلڈ پریشر والوں کے لئے ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دمہ کی بیماری تو بہت عام ہے۔ اس لئے ایسی چیزوں پر تحقیق کیا کریں جو غریبوں کو فائدہ دے، صرف امیروں کو نہیں۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ زندگی میں بعض دفعہ دو چیزوں میں سے ایک چننی ہوتی ہے اور بعض دفعہ سمجھ نہیں آتی کہ کیا کریں۔ مذہب کہتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے راہنمائی حاصل کریں۔ لیکن جب دعا کرتے ہیں تو براہ راست کوئی راہنمائی نہیں ملتی۔ اس حوالہ سے کیا کرنا چاہئے؟ کس طرح ہم خدا سے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اتنا نیک تو کوئی نہیں کہ تم دعا کرو اور ساتھ ہی الہام ہو جائے۔ اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا پڑے گا۔ اگر یہ معیار نہیں ہے اور آپ نے دو اختیارات میں سے ایک کو چننا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دماغ دیا ہے۔ اس کے مثبت اور منفی پہلو کے بارہ میں سوچیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ان میں سے جو بہتر ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے میرے دل میں سہولت پیدا کر دے۔ اگر دل میں بیٹھ جائے کہ یہ چیز بہتر ہے تو ٹھیک ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ کوئی خواب آئے یا الہام ہو یا کسی خاص طریقے سے پتہ لگے۔ اگر دل کا اطمینان ہو جاتا ہے تو وہ بھی ٹھیک ہے۔ استخارہ کا مطلب ہی یہ ہے اللہ تعالیٰ میرے دل میں خیر ڈال دے۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے عرض کیا کہ اس نے انٹرنیشنل کرمنل جسٹس میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔ ہمارے سرپرست ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ بہت برے لوگ ہیں۔ ان سے خاص طرح کا سلوک کرنا ہے۔ اس لئے ان سے سلوک اچھا نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے بہت برے کام کئے ہوتے ہیں۔ مگر دوسری طرف ہم کہتے ہیں کہ ہمیں عملی طور پر اچھا ہونا چاہئے اور ہر ایک سے نرمی سے پیش آنا چاہئے۔ اس لئے سمجھ نہیں آتی کہ ایسے لوگوں سے سلوک کیسا کیا جائے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ ملزموں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہوتی ہے جنہیں کوئی Tempatation ہوتی ہے یا Frustration ہوئی ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ساتھ چھوٹے موٹے جرائم کئے یا ایسے لوگوں کے ساتھ مل گئے اور ایک مجرم کے ساتھ دوسرے بھی پکڑے گئے تو وہ بھی جرم کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اکثر اسی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ گھناؤنے جرائم کرنے والے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ اگر ان کو وہاں جیلوں میں سمجھایا جائے تو تبدیلی آسکتی ہے۔ جیلوں میں کس لئے ڈالا جاتا ہے؟ اس کا مقصد اصلاح کرنا ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے عیسائیوں کے پادری بھی ہر اتوار عبادت کرانے کے لئے جیلوں میں جاتے ہیں۔ مسلمان مولوی بھی جاتے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم نے بعض جگہ کوشش کی کہ ہمارے آدمی جیلوں میں جائیں اور انہیں (دین) کی حقیقی تعلیم سکھائیں۔ اس کے نتیجہ میں امریکہ میں بھی کئی لوگوں نے خاص طور پر افریقن امریکن اور بعض گوروں نے بھی اپنی اصلاح کی اور پھر بیعت بھی کر لی۔ بعض ابھی بھی جیل میں ہیں اور مجھے خطوط لکھتے ہیں کہ ان کے اندر کس طرح تبدیلی آئی اور انہوں نے کس طرح یوٹرن لیا۔ وہ لوگ جیلوں میں باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں۔ ہمارے لوگوں کے باقاعدہ دورے ہوتے ہیں۔ تو اصل چیز یہ ہے کہ ان کی اصلاح کی جائے۔

پاکستانی جیلوں کی طرح نہیں کہ وہاں جا کر اور مجرم بن جائیں۔ بعض ایسے لوگ ہیں مثلاً (-) ہیں یا اسی قسم کے شدت پسندانہ خیال رکھنے والے لوگ ہیں وہ دوسروں کو بھی Redicalize کر دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو علیحدہ رکھنا چاہئے اور پھر اس کے مطابق ان کے ساتھ سلوک کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر سارے مجرموں کو ایک جگہ ڈال دیا جائے اور ایک جیسا سلوک کیا جائے تو ایک دوسرے کا اثر بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ یہاں کی جیلیں تو ایسی ہیں کہ اگر کوئی ان کی اصلاح کرنا چاہے تو اصلاح کر سکتے ہیں۔ پاکستان کی جیلوں کی طرح نہیں ہیں۔ پاکستان میں میں بھی ایک جیل میں رہا ہوں۔ وہاں ایک بیرک میں اسی افراد کی گنجائش تھی لیکن وہاں دو سو چالیس افراد تھے۔ سارے ڈاکو، قاتل اور چور تھے۔ یہ لوگ ایک دوسرے پر اثر ڈالتے ہیں۔ پھر رہنے کی جگہ بھی نہیں، لیٹنے کی جگہ بھی نہیں، بیٹھنے کی جگہ نہیں۔ پھر آپس میں لڑتے ہیں۔ پھر جب جیلوں میں لڑتے ہیں تو ایک نیا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے تھرڈ ورلڈ ملکوں کی جیلوں اور یہاں کی جیلوں میں فرق ہونا چاہئے۔ اصل یہ کوشش ہونی چاہئے کہ کس طرح اصلاح کرنی ہے اور ہر ایک کی نفسیات علیحدہ علیحدہ ہے اور ہر ایک کا جرم کا معیار علیحدہ علیحدہ ہے۔ ان کی سمجھ علیحدہ ہے، ان کے جذبات علیحدہ ہیں۔ اس لئے ہر ایک کی انفرادی اصلاح ہونی چاہئے۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ جب ہم وصیت کرتے ہیں تو اپنی ذاتی چیزوں اور جائیداد پر کرتے ہیں۔ تو پھر ہمیں اپنے گھر کے سربراہ (اپنے باپ یا شوہر) کی اجازت کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ اور اس کے بغیر وصیت قبول کیوں نہیں ہوتی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ کہیں نہیں لکھا کہ باپ کی اجازت کی ضرورت ہے۔ اگر آپ طالب علم ہیں تو اپنی پاکٹ منی پر یا اگر آپ کی کوئی اپنی پراپرٹی ہے اس پر وصیت کر سکتے ہیں اور جب بڑے ہو کر کچھ کمائیں گے اس پر وصیت ہوگی یا جو کوئی پراپرٹی ہوگی اس پر بھی وصیت ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک خاوند کا سوال ہے تو اس کے بطور Witness تصدیقی دستخط لئے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ حق مہر خاوند کے ذمہ ہے۔ اگر خاوند نے حق مہر پہلے ہی ادا کر دیا ہے تو اس بات کی تصدیق ہو جائے گی کہ حق مہر کا حصہ عورت نے ادا کرنا ہے۔ لیکن اگر حق مہر ادا نہیں کیا تو حق مہر ادا کرنا اسی کی ذمہ داری ہے۔ تو خاوند کے دستخط اس لئے لئے جاتے ہیں کہ اگر لڑکی کو کچھ ہو جاتا ہے تو اس کے حق مہر میں سے دسواں حصہ میں ادا کروں گا۔ تو خاوند سے دستخط کروانے کی یہ وجہ ہے۔ اس لئے نہیں کہ اس کی اجازت کے بغیر وصیت نہیں کر سکتے۔ وہ لڑکیاں جن کی شادی نہیں ہوئی کیا وہ انتظار کریں گی کہ میری شادی ہو، میرا خاوند ہو تو میں اس سے دستخط کرواؤں اور پھر وصیت کروں؟ تو خاوند کے دستخط تو صرف قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہیں۔

☆............☆............☆

34

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

طلباء کی کلاس، تحقیقی پریزینٹیشن، تقریب آمین اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

9 نومبر 2016ء

﴿حصہ دوم آخر﴾

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ دماغی صحت کے بارے میں لوگوں میں شعور دینے کے لئے جماعت کیا کہتی ہے؟ میرا ذاتی خیال ہے کہ دماغی بیماریوں سے متعلق لوگوں کو آگاہ کرنا چاہئے۔ میں بعض لوگوں سے ملی ہوں جو اس کا شکار ہیں۔ لجنہ میں کاؤنسلنگ کرنے کی ضرورت ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کا جائزہ لینا چاہئے۔ بعض لوگوں کو بچپن میں ڈپریشن ہو جاتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ بڑھتا بڑھتا دماغی بیماری بن جاتا ہے۔ اگر شروع میں اس کا علاج کر لیا جائے تو اچھی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ کو چاہئے کہ لجنہ میں ایک ٹیم بنالیں۔ بہت سی لڑکیوں کو ڈپریشن ہو جاتا ہے۔ مختلف کیسز سامنے آتے ہیں۔ بعضوں کو شادیوں کے بعد، شادی کی وجہ سے اور بعض کو بچوں کی وجہ سے بڑھاپے میں ڈپریشن ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر ایسا کر سکتی ہیں تو کریں بڑی اچھی بات ہے۔ اگر اس کے لئے کوئی سکیم ہے جو جماعت میں ہر جگہ استعمال کی جا سکتی ہے تو مجھے بھجوا دیں۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت 13 میں وراثت کے بارے آیا ہے کہ اگر کسی میاں بیوی کی اولاد نہیں ہے تو بیوی فوت ہو جائے تو مرد اس کی آدھی جائیداد ورثہ میں لے گا اور اگر خاوند فوت ہو تو اس کی بیوی اس کی جائیداد کا چوتھا حصہ لے گی۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر مرد کے کوئی بچے نہیں ہیں اور اس نے کسی کی دیکھ بھال نہیں کرنی تو وہ پھر بھی عورت کی نسبت کیوں زیادہ ورثہ لے سکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ عموماً بیوی نے اپنی جائیداد اپنے خاوند کے ذریعہ سے بنوائی ہوتی ہے اور دوسری بات اگر مرد نئی شادی کرتا ہے اور اس سے بچے پیدا ہوتے ہیں تو اس نے ان کی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔ (دین) نے عورت کی حفاظت اس طرح کی ہے کہ مرد کے اخراجات اور ذمہ داریاں عورت سے زیادہ ہیں۔ دوسری طرف عورت کو جہاں وراثت کا حق بالکل بھی نہیں تھا۔ بلکہ ماضی قریب میں تو یورپ میں بھی نہیں تھا۔ وہاں عورت کو چوتھا حصہ وراثت کا حق ملا اور اگر بچے ہیں تو آٹھواں حصہ وراثت کا ملے گا۔ تو یہ حالات سامنے رکھو کہ پہلے عورت کو کچھ بھی نہیں مل رہا تھا۔ پھر اگر عورت چوتھا حصہ لیتی ہے اور آگے شادی کر لیتی ہے تو اس کو اگلے خاوند سے دوبارہ پراپرٹی ملنے کا امکان ہے اور اس کے اخراجات بالکل بھی نہیں ہیں۔ پھر اگلی آیات میں آتا ہے کہ جتنے پیسے خرچ کرنے ہیں وہ مرد نے کرنے ہیں، عورت نے نہیں کرنے، عورت پر تو کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ ساری ذمہ داری تو مرد کے اوپر ڈال دی۔ اس لئے اس کو انکم بھی زیادہ دے دی اور جو چوتھا یا آٹھواں حصہ عورت کو ملا وہ صرف عورت کا ہی ہے چاہے شادی کرے یا نہ کرے۔ قرآن کہتا ہے کہ اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور اگر اس کی عمر شادی کی ہے تو اسے شادی کرنی چاہئے اور اس طرح ان کی ذمہ داری اٹھائی جاتی ہے۔ بعض ایسے کیسز بھی ہوتے ہیں کہ بعضوں کی نہیں بھی ہوتی۔ لیکن (دین) میں جو ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں وہ مرد پر ڈالی ہیں۔ اس لئے اس کا حصہ زیادہ مقرر کیا۔ عورت پر خرچ کے لئے کوئی ذمہ داری نہیں ڈالی، سوائے اپنے خرچ کے لئے۔ اس لئے اس کا حصہ کم کیا۔ اس میں عورتوں کو بہت اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ پہلی چیز تو یہ دیکھیں کہ جہاں عورت کو وراثت تھی ہی نہیں۔ ماضی قریب میں یورپ میں بھی نہیں تھی۔ یہاں اب بھی قانون ہے کہ جائیداد بڑے بیٹے کو مل جاتی ہے۔ یا وصیت لکھ دو تو کسی اور کے پاس چلی جاتی ہے اور باقی محروم رہ جاتے ہیں۔ (دین) یہ کہتا ہے کہ ہر ایک کا حصہ ہے۔ خاوند کا بھی، بیوی کا بھی اور بچوں کا بھی۔

اب خاوند بیوی کا جہاں سوال ہے وہاں یہ سوال بھی تو اٹھتا ہے کہ بچوں میں لڑکوں کے دو حصے ہیں اور لڑکی کا ایک حصہ ہے۔ جس کے لڑکے ہیں وہ تو پوری پراپرٹی لے گئے اور جس کی لڑکیاں ہیں انہیں دو تہائی ملے گا۔ باقی رشتہ داروں میں چلا جائے گا۔ لیکن اگر کسی کی لڑکے لڑکیاں دونوں ہوں تو اولاد میں ساری تقسیم ہو جائے گی۔ تو (دین) نے جو سارے فیصلے کئے ہیں وہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کئے ہیں کہ کس کس کی کتنی ذمہ داریاں ہیں۔ اسی حساب سے حصے مقرر کئے گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض کیسز میں ظلم بھی ہوئے ہیں اور لوگ اپنی عورتوں کو حصہ نہیں دیتے اور خود ہی کھا جاتے ہیں۔ بلکہ یہاں بھی ہمارے ایشین لوگوں میں اور زمینداروں میں رواج ہے کہ بیٹیوں کو کچھ نہیں دیتے۔ ہاں اگر جماعت کو پتہ چلے تو جماعت سختی کرتی ہے اور زبردستی حصہ دلواتی ہے۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے عرض کیا کہ آجکل عورتوں کے حقوق کے بارے بہت زور دیا جاتا ہے۔ اس جمعہ کو حضور کے ساتھ ایک تقریب بھی ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ لجنہ نہیں آئے گی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو مرکز میں پیس کانفرنس ہوئی تھی اس کے بارے انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ جو مرد اور عورتیں اپنے مسلمان دوست لائیں گے انہیں بیٹھنے دیا جائے گا۔ اگر آپ مہمان لا رہی ہیں تو آپ آ سکتی ہیں۔ اگر جگہ نہ ہو تو آپ کے مہمان تو چلے جائیں گے اور آپ ان کے لئے قربانی دے دینا اور باہر کھڑی ہو جانا اور مہمان کو جگہ دینا کہ جگہ نہیں ہے اس لئے باہر ہوں اور میں قربانی دے رہی ہوں اور اگر جگہ ہوئی تو بیٹھ جانا۔ میں نے کہا ہوا ہے ہماری لڑکیاں جو مہمان لائیں وہ شامل ہو سکتی ہیں لیکن کھانے کے وقت وہ علیحدہ کھانا کھائیں گی اور یہ Discrimination نہیں بلکہ (دینی) تعلیم ہے۔ ٹورانٹو میں بھی لڑکیاں اپنے ساتھ مہمانوں کو لے کر آئی تھیں لیکن میں نے انہیں کہہ دیا تھا کہ تم لوگوں نے علیحدہ عورتوں میں جا کر کھانا کھانا ہے۔ اپنے مہمان کو کہہ دو کہ ہم اس طرح یہاں بیٹھ کر نہیں کھا سکتیں۔ ہاں جب تک وہ فنکشن ہو رہا ہے تقاریر ہو رہی ہیں وہ سن لیں۔ اس کے علاوہ ہمارا کچھ ڈریس کوڈ بھی ہونا چاہئے اور کچھ Ethics بھی ہونے چاہئیں۔

اس کے بعد ایک طالبہ جس نے تجویز دی تھی کہ جماعت میں جن عورتوں کو ڈپریشن کا مرض ہوتا ہے ان کی کونسلنگ ہونی چاہئے۔ لڑکی نے عرض کیا کہ اس کے لئے حضور انور کی خدمت میں کس طرح سکیم بھجوائی جا سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے لجنہ سے مل کر یہاں کی لجنہ کی لسٹ بنائیں کہ کتنے ایسے کیسز ہیں؟ پھر یہ بات بھی ہو کہ ان کے گھر والوں کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟ ہمارے کلچر میں یہ بھی تو ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ علاج کروایا تو لوگ پتہ نہیں کیا سمجھیں گے۔ حالانکہ اگر ان کو سمجھایا جائے اور ان کو کوئی کمپنی مل جائے اور کچھ باتیں کرنے کا موقع مل جائے تو اسی سے بہت سارے لوگ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ تو اس کی سکیم بنا کر مجھے بھیجیں اور صدر لجنہ کو بھی دیں۔

طالبات کی یہ کلاس سات بجے ختم ہوئی۔

طلباء کی کلاس

اس کے بعد یونیورسٹیز اور کالج کے طلباء کی کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں ستر طلباء نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم رخشاں بٹ صاحب نے تلاوت کی اور دانیال خان صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

پہلی پریزینٹیشن

اس کے بعد شاہنواز صاحب نے پریزینٹیشن پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ یونیورسٹی آف البرٹا میں Bio Resource ٹیکنالوجی میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں اور Wind Turbines پر ریسرچ کر رہے ہیں کہ کس طرح ان میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ وہ اپنی ریسرچ میں اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ Bio Degradable System زیادہ بہتر ہے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ سولر انرجی کے مقابل پر Wind Turbine کے ذریعہ کتنی کم یا زیادہ توانائی پیدا کی جا سکتی ہے؟

اس پر شاہنواز صاحب نے بتایا کہ اس کا انحصار Panels پر ہوتا ہے۔ شمسی توانائی Wind Energy سے زیادہ مؤثر نہیں ہے۔ اگر شمسی توانائی کے 25 پینلز سے 5 کلوواٹ طاقت پیدا ہوتی ہے تو ونڈ سے 1.47 میگاواٹ طاقت پیدا ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ ایک پینل کی قیمت کتنی ہوتی ہے؟ کیا یہ Cost Effective ہوتا ہے یا نہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ان کے علم میں نہیں ہے کہ ایک پینل کی کیا قیمت ہوتی ہے لیکن توانائی پیدا کرنے کے دیگر پرانے ذرائع کی نسبت اس کو زیادہ Cost Effective نہیں سمجھا جاتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ اس کے ونگ بنانے کے لئے فائبر گلاس استعمال ہوتا ہے جو کہ پٹرولیم سے بنتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ اس کے Wing کے دو حصے ہوتے ہیں جو آپس میں جوڑے جاتے ہیں لیکن اندر کچھ خلا ہوتا ہے۔ ونگ کے ایک

حصہ کی لمبائی 38 میٹر تک ہوتی ہے اور کل لمبائی 90 میٹر کے قریب ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب ہم کسی Windmill کو دیکھتے ہیں تو دیکھنے میں اتنی لمبی نہیں لگتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ البرٹا میں کتنی Windmill ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہ انرجی سیکٹر کا 9 فیصد حصہ ہیں۔ لیکن ابھی تک Cost Effective نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے اپنے پراجیکٹ کے بارہ میں بتایا کہ ابھی تک ونڈمل بنانے کے لئے جو چیزیں استعمال کی جاتی ہیں۔ وہ Non-Renewable ہوتی ہیں اس لئے اب اس کے بدلے میں کوئی اور چیزیں تلاش کر رہے ہیں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا کوئی ایسی کمپنی ہے جو ونڈمل بناتی ہو؟

موصوف نے عرض کیا کہ اس پر یورپ میں کچھ کام ہو رہا ہے۔ وہ اس کا ایک چھوٹا Version بنا رہے ہیں جس سے 10 کلوواٹ انرجی بن سکتی ہے۔ لیکن وہ بھی پٹرولیم سے بنی ہوئی فائبر گلاس استعمال کرتے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ ہم اسے مکمل طور پر Bio Degradable بنادیں۔

دوسری پریزنٹیشن

اس کے بعد فرہاد احمد قریشی صاحب نے پریزنٹیشن دی۔ موصوف نے بتایا کہ وہ کچھ عرصہ پہلے پاکستان سے آئے ہیں اور یونیورسٹی آف کیلگری میں میڈیکل سائنس میں ماسٹرز کر رہے ہیں۔ ان کی ریسرچ انسانی دماغ میں Sound Signals کے بارہ میں ہے۔ ہم مختلف فریکوینسی کی آوازیں سنتے ہیں جو دماغ کے مختلف حصوں میں جاتی ہیں جس کے ذریعہ سے مختلف Neuron متحرک ہو جاتے ہیں۔ نیوران کی یہ حرکت الیکٹریکل سگنل پیدا کرتی ہے جن کا Electrodes کے ذریعہ پتہ لگ سکتا ہے۔ اس طرح ہم ایک چوہے کو مختلف قسم کی آوازیں سنا کر اس کے دماغ کو پڑھتے ہیں۔ اس ریسرچ کے ذریعہ سماعت کے آلوں کے بارہ میں علم بھی بڑھ سکتا ہے۔

اس Presentation کے حوالہ سے ایک طالب علم نے سوال کیا کہ چوہوں پر یہ تجربہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ کوئی دوسرا جانور کیوں نہیں استعمال کیا گیا؟

اس پر موصوف نے کہا کہ چوہے کی سماعت کی رینج ایک Hertz سے لے کر 100 Kilohertz تک ہے جس میں انسان کی Hearing Range بھی آجاتی ہے جو 20 سے لے کر 20 Kilohertz تک ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ چوہوں کی کالونیاں آسانی سے Reproduce کی جاسکتی ہیں۔ انہیں آسانی سے رکھا بھی جاسکتا ہے اور بہت سستی بھی ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا اس ریسرچ کے ذریعہ ان لوگوں کی سماعت کو بہتر بنایا جاسکتا ہے جو مشکل سے سنتے ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہمارا یہ طریقہ ہر قسم کے آلہ سماعت کو دیکھ سکتا ہے۔ اس طرح ان میں بہتری پیدا کی جاسکتی ہے۔ ہم آلہ سماعت کا دماغ کے اندر پیدا ہونے والا رسپانس پڑھ سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں اس کو کس طرح بہتر بنایا جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس طرح تو آپ ہر ایک کے لئے علیحدہ آلہ سماعت بنائیں گے لیکن عام طور پر تو ایک ہی قسم کی Hearing Aid ہوتی ہے جو وہ مارکیٹ میں دے دیتے ہیں۔ لیکن اگر آپ ہر شخص کے لئے علیحدہ Hearing Aid بنائیں تو کیا یہ Cost Effective ہوگا؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ کیونکہ ابھی ریسرچ کا آغاز ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اگر Mouse کو اس کی سماعت کی طاقت سے بڑھ کر High Sound Waves سنائی جائیں تو اس پر ان کا کیا اثر ہوتا ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ایک خاص Range تک جانور رسپانس دیتا ہے لیکن جب اس کی Range سے زیادہ فریکوینسی والی آواز سنائی جائے تو جانور اس کا کوئی جواب نہیں دیتے۔

ایک اور طالبعلم نے سوال کیا کہ کیا اس طریق کے مطابق ہم جانوروں کو Commands دے سکتے ہیں یا انہیں کنٹرول کر سکتے ہیں؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ انڈیا میں ایک تجربہ ہوا۔ انہوں نے وہاں ایک شخص کے دماغ کے Signals فرانس میں بیٹھے ہوئے شخص کے دماغ کو بھیجے تھے۔ ان دونوں کے سروں پر Electrodes لگائے جاتے ہیں جو ان Signals کو Encode کر لیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ یہ سب کچھ انٹرنیٹ کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو بڑی خطرناک چیز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک طالبعلم فرخ صاحب نے بتایا کہ وہ پٹرولیم انجینئرنگ کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ پٹرولیم انجینئرنگ کر رہے ہیں لیکن یہاں تو پٹرول ختم ہو رہا ہے۔

اس کے بعد ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ پاکستان سے ایم بی بی ایس کر رہے تھے اور فائنل ایئر میں تھے لیکن حالات کی وجہ سے کینیڈا آنا پڑا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ واقف نو ہیں اس لئے گھانا یا کیریبین (Caribbean) ممالک میں سے کہیں جاکر ڈگری مکمل کر لیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا گھانا یا کیریبین (Caribbean) ممالک کی ڈگری یہاں چل جاتی ہے؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ یہاں ان کی ڈگری نہیں چلتی کیونکہ فارن میڈیکل گریجوایٹس کے لئے یہاں سے لائسنس لینا پڑتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ آپ کو یہاں آکر اپنی ڈگری کو اپ ڈیٹ کرنا پڑتا ہے۔ یہاں کی ڈگری کے برابر کورس کرنا پڑتا ہے۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ آپ کے ذہن میں گھانا کا کیوں خیال آیا؟

اس پر طالب علم نے عرض کیا کہ وہ واقف نو ہیں۔ اس لئے جہاں بھی حکم ہوگا چلے جائیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ گھانا سے پتہ کروایا ہے کہ وہاں داخلہ وغیرہ مل جائے گا اور فیس وغیرہ کیا ہوگی؟

اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ انہوں نے گھانا سے پتہ کروایا ہے۔ وہ پاکستان کی یونیورسٹی کے Credentials کو مان لیتے ہیں۔ ان کے دو بھائی بھی پاکستان سے آئے ہیں اور وہ ان کے Credentials کو بھی مان رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ پھر گھانا چلے جاؤ۔

ایک طالب علم نے عرض کیا کہ میں نے پچھلی دفعہ پوچھا تھا کہ ہم اس معاشرہ میں دجال کو کیسے پہچان سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس بات کو تو تین سال ہوگئے ہیں۔ تین سالوں میں دجال نہیں پہچانا گیا؟

اس کے بعد طالبعلم نے سوال کیا کہ ہم سیاست میں کرپشن سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر دجال پہچانا گیا تو سیاست بھی پہچانی گئی۔ سیاست میں Corruption کیا ہے؟ کرپشن کا نام ہی سیاست ہے۔ اس سے بچنے کا طریق ایک ہی ہے کہ (دینی) نظام رائج ہو جائے۔ یہ نظام تو اس وقت (-) ملکوں میں بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کرو اور جو حکومت میں سیاستدان ہیں ان کے سپرد امانتیں ہیں۔ (دین) کی تعلیم یہی ہے کہ اصل جمہوریت Representation کے ذریعہ ہوتی ہے یعنی لوگوں نے جو تمہارے سپرد امانتیں کی ہیں ان کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ لوگوں نے جو اعتماد کیا ہے اس اعتماد پر پورا اترو اور اس کا صحیح طرح سے Honour کرو۔ لیکن یہ چیز تقویٰ سے ہی پیدا ہوسکتی ہے۔ (دینی) جمہوریت میں پارٹی Affiliation نہیں ہوتی اور نہ ہی ذاتی مفادات ہوتے ہیں۔ بلکہ جو بھی کام کرنا ہے اس میں انصاف اور سچائی ہونی چاہئے۔ جب یہ ساری چیزیں پیدا ہو جائیں گی تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ اب سیاست انفرادی طور پر تو نہیں ہے بلکہ پارٹی یا پھر مخالفت اور دشمنی کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔

ایک طالب علم نے عرض کیا کہ کل رات کو امریکہ کا صدارتی الیکشن ہے۔ اس کے بارہ میں حضور کا کیا نظریہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امریکہ کا صدارتی الیکشن ہے اور صدر کوئی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تو نہیں ہوتا۔ اس نے اگر کوئی بھی قانون Enact کرنا ہے تو اس کو ایک Procedure سے گزرنا پڑے گا۔ ایک بل آئے گا۔ پھر کیبنٹ میں اس پر بحث ہوگی۔ پھر کانگریس میں بحث ہوگی۔ پھر سینیٹ میں بحث ہوگی اور اس کے بعد ہی کوئی قانون بنے گا۔ اس لئے راتوں رات تو تبدیلی نہیں آئے گی۔ ان کے ہاں سینیٹ اور کانگریس وغیرہ میں بھی لابیاں بنتی ہیں۔ ہر ایک چیز کی لابی بنی ہوتی ہے۔ تو کیا مسلمانوں کی اور دوسری Minorities کی لابیاں نہیں ہوں گی؟ لوگوں نے بیشک Trump کو ووٹ دے دیا ہے لیکن ضروری نہیں کہ اس کی ساری پالیسیز پر عمل ہو۔ بہت ساری چیزیں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ اس کی اپنی پارٹی Republican کی بہت ساری پالیسیز اس کی باتوں کے خلاف ہیں اور سینیٹ میں ان کی Majority ہے۔ اس لئے ایسی پالیسیز بننے میں اور ان پر عمل کرنے میں کافی وقت لگتا ہے۔ یہ نہیں ہوگا کہ وہ ایک رات میں ہی انقلاب برپا کر دے گا۔ وہ کوئی ضیاء الحق تو نہیں کہ مارشل لاء آرڈر جاری کیا جو قانون بن گیا۔

ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ میں واقف نو ہوں اور ایک واقف نو کی زندگی کیسی ہونی چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وقف نو کی کلاس ہونی ہے تو پھر وہیں پوچھ لینا تا کہ باقی سارے واقفین نو کو بھی پتہ لگ جائے۔ جس طرح میں اپنے خطبوں میں بیان کرتا رہتا ہوں ہر احمدی کی زندگی ویسی ہی ہونی چاہئے۔ ابھی پچھلے جمعہ کو میں نے خطبہ دیا ہے جن میں پندرہ سے بیس پوائنٹس دیئے ہیں۔ اس کو سن کر بھی پتہ نہیں لگا کہ کیسی ہونی چاہئے؟

اس کے بعد ایک طالب علم نے سوال کیا کہ

Trump کے الیکشن کے بعد اور ایک بڑی جنگ کے ہونے کے خطرہ کے حوالہ سے جماعت کی کیا پالیسی ہے؟ اگر ہمیں ملک کے لئے لڑنا پڑے تو کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کسی ایک ملک کے شہری ہیں اور جنگ میں Military Service لازمی ہے تو پھر آپ کی مجبوری ہے۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ یہ ڈیوٹی ادا کریں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کسی چھوٹے ملک سے لڑنا آپ کے ملک کی طرف سے ظلم ہے تو آپ اپنا ملک چھوڑ سکتے ہیں۔ لیکن جب تک آپ ملک میں رہ رہے ہیں اور ملک کے شہری ہیں آپ کے لئے لازمی ہے کہ ان تمام قوانین کے مطابق رہیں جو ملک آپ سے چاہتا ہے۔......

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو اصل چیز یہی ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتے اور بندوں کے حق ادا نہیں کرتے وہ اپنا بگاڑ ختم نہیں کر سکتے۔ ابھی امانت کی بات ہوئی ہے کہ امانت کا حق ادا کرو۔ (-) ممالک میں حکومتیں اپنی عوام کا حق ادا نہیں کر رہیں۔ اسی طرح جو وہاں کے لوگ ہیں وہ بھی ایمانداری سے حق ادا نہیں کر رہے اور (-) نے بھی ہر جگہ بگاڑ پیدا کر رکھا ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کو ماننے کو تیار نہیں تو پھر اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کب تک چلے گا۔ یا تو یہ لوگ اسی طرح آپس میں لڑ مر کے تباہ ہو جائیں گے یا دوسری قومیں ان کو کمزور کر کے ان پر قبضہ کر لیں گی۔ اب یہ سارے ملک کمزور ہو چکے ہیں۔ ان ملکوں میں اونچی اونچی عمارتیں ہوتی تھیں۔ ایک زمانہ میں بیروت پیرس کہلاتا تھا لیکن اب تباہ ہو گیا۔ بغداد بھی یورپین شہر کے برابر تھا لیکن ختم ہو گیا۔ مٹی کا ڈھیر بن گیا۔ اسی طرح شام کے سارے علاقے دمشق وغیرہ تباہ ہو رہے ہیں۔ یہ اسی لئے ہو رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتے تباہیاں چلتی رہیں گی۔

ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تیسری جنگ عظیم شروع ہوئی تو (-) ممالک سے شروع ہوگی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: (-) ملک سے شروع ہو یا کسی بھی ملک سے لیکن مغرب اس میں ضروری Involve ہوگا۔ کیونکہ (-) ممالک تو West کے بغیر لڑ ہی نہیں سکتے اور پھر مختلف Blocks بن جائیں گے۔ ویسے تو اب کہا جا رہا ہے کہ Trump کے جیتنے سے روس اور امریکہ شاید ایک ہو جائیں۔ اگر یہ اکٹھے ہوتے ہیں تو چین اپنا بلاک بنانے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے جب تک ساری صورتحال واضح نہیں ہو جاتی، ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن بہرحال یہ ثابت شدہ ہے کہ اگر World War ہوتی ہے تو یورپ بھی محفوظ نہیں اور کینیڈا اور امریکہ بھی محفوظ نہیں اور ایشیا بھی محفوظ نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جو تباہی آنی ہے اس میں جزائر کے رہنے والے بھی محفوظ نہیں اور ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور مغرب میں رہنے والے بھی محفوظ نہیں۔ کوئی خدا تمہیں نہیں بچائے گا۔ کیونکہ یہ خدا کو چھوڑ بیٹھے۔ جس خدا کو مانتے ہیں وہ انہیں بچا نہیں سکتا اور (-) جس واحد خدا کو مانتے ہیں اس کا حق ادا نہیں کر رہے، اس کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے حق کے ساتھ لوگوں کے حق ادا کرو۔ کون حق ادا کر رہا ہے؟ حکومتیں عوام کو لوٹ رہی ہیں اور عوام اپنی حکومتوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تیسری دنیا کے جتنے بھی (-) ملک ہیں وہاں جب بھی کوئی سیاستدان یا لیڈر آتا ہے تو سب سے پہلے ان کے اپنے سوئس اکاؤنٹ بھرنے شروع ہوتے ہیں اور اس کے بعد ملک کی ترقی ہوتی ہے۔ جب تک ایسا رہے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ اب یہ جو جنگیں ہو رہی ہیں یہ بھی عذاب ہی ہے۔ ضروری نہیں کہ زلزلہ اور طوفان اور آندھیاں اور Hurricanes آئیں تو تب ہی عذاب آتا ہے۔ جنگیں بھی عذاب کی ایک صورت ہیں جو آیا ہوا ہے لیکن مسلمان اس کو Realize نہیں کر رہے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ پچھلے دنوں جب انڈیا اور پاکستان کی جنگ کی بات ہو رہی تھی تو میرے (-) دوست کہہ رہے تھے کہ اگر پاکستان میں غیر مسلم بھی ہمارے ساتھ لڑیں تو وہ بھی جہاد ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر کوئی حملہ ہوتا ہے اور اس میں اگر پاکستان ظالم ہے تو وہ غلط ہے۔ اگر ہندوستان ظالم ہے تو وہ غلط ہے۔ جو بھی ظلم کے خلاف لڑتا ہے اور اپنے ملک کے دفاع کے لئے لڑتا ہے تو اسے کوئی دینی جنگ نہیں کہیں گے۔ یہ ہندو مذہب کے ساتھ جنگ نہیں ہو گی یا عیسائیت اور اسلام کی جنگ تو نہیں ہو رہی۔ یہ تو ملکوں میں Geo Political War ہے۔ جو فوجی اس میں اپنے ملک کی خاطر لڑ رہا ہے وہ جہاد ہی کر رہا ہے۔ ملک کی خاطر قربان ہونے والا شہید ہی ہوتا ہے چاہے وہ کوئی ہو۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ جب حضور انور لندن میں ہوتے ہیں تو حضور کی Daily Routine کیا ہوتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو میری یہاں کی Daily Routine کا پتہ چل گیا ہوگا اور لندن میں میری Daily Routine یہاں کی نسبت زیادہ سخت ہوتی ہے۔ میں لندن میں یہاں کی Daily Routine سے زیادہ Busy ہوتا ہوں۔ صبح سے لے کر رات تک۔ ہفتہ میں ساتوں دن اور دن میں بہت سے گھنٹے۔ اب میں ساری چیزیں تو Detail سے نہیں بتا سکتا۔ پہلے کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ طلباء کی یہ کلاس آٹھ بجے ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام طلباء کو شرف مصافحہ سے نوازا اور تمام طلباء کو قلم عطا فرمائے۔

تقریب آمین

بعد ازاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 43 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم سجیل احمد مبشر، ارسلان آصف، نورالسلام، مرزا سلمان فاروق، زین دانیال رفاقت، سماہیر کاشف، فراز احمد، مسرور عباس، اردمنش سیف، پیام احمد، حارث محمود، ہاشم رائے، حمزہ احمد ظفر، ساگر باجوہ، محفوظ بھٹی، واھب رائے، رمیز علی چیمہ۔

عزیزہ صوفیہ ولی، زویا نوید مرزا، فریحہ علی رانا، طوبیٰ مانگٹ، عاتکہ جاوید، بریرہ افتخار، سبرینا احمد، مدیحہ احمد، نوال شعیب، ماہ روش وڑائچ، ظوہیر عاطف، عنایہ نواز، محسنہ چوہدری، سبیکا سعادت، ماھین زبیر، ملائکہ خان، ایلیا جاوید، علیشا ملک، زویا قریشی، ناجیہ رانا، تاشفہ چوہدری، طوبیٰ احمد، ستارہ امان اللہ، امینہ خادم، کاشفہ محمود، علیشاہ ملک۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

10 نومبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک رپورٹس اور دفتری خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے بیت النور میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں کیلگری جماعت کے 42 خاندانوں کے 175 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز میں شہدائے لاہور اور سیریا سے آنے والے مہاجرین کی فیملیز بھی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا اور ہر ایک ان میں سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ بعضوں نے اپنے مختلف معاملات اور کاروبار کے لئے راہنمائی حاصل کی۔ طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ دعاؤں کے خزانے لوٹے اور ان کے دیدار کی پیاس بجھی اور ان کی پریشانیاں اور تکالیف راحت و سکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں اور یہ مبارک لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔

ان سبھی لوگوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کیلگری میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد تین ہزار سے زائد ہے۔ بیت النور اور ارد گرد کا سارا ماحول ہی بڑا روح پرور ہے۔ یہ ایام بہت ہی مبارک اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں۔ اس جماعت کا ہر مکین، مرد، عورت، بچہ بوڑھا ان برکتوں سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ آنکھیں پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی ہیں اور دل تسکین پا رہے ہیں اور ایمان بڑھ رہے ہیں اور یہاں عید کا سماں ہے۔

کیلگری بیت جہاں دن کو بہت خوبصورت نظر آتی ہے۔ وہاں رات کو بھی بہت خوبصورت دکھائی

دیتی ہے۔ روشنیوں میں بیت کی بیرونی چاردیواری پر ایک ترتیب کے ساتھ لکھی ہوئی، اللہ تعالیٰ کی صفات چمکتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں اور دور سے نظر آتی ہیں۔ بیت کے احاطہ کے اردگرد بیرونی باڑ اور درخت بھی رنگ برنگی روشنیوں سے مزین ہیں اور خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔

اس بیت کی طرف جانے والی سڑک کیلگری کی مقامی حکومتی انتظامیہ نے جماعت کے حوالے کردی ہے کہ جیسے چاہیں اس کو استعمال کریں اپنی سہولت اور انتظام کی خاطر بیشک اس کو دونوں اطراف سے بلاک (Block) کر دیں۔ عام ٹریفک متبادل راستوں سے جائے گی۔ چنانچہ جماعت کی انتظامیہ نے اپنی سہولت اور انتظامات کے مدنظر اس سڑک کو مکمل بلاک کیا ہوا ہے اور صرف جماعتی انتظامیہ اور ڈیوٹی والے احباب کے لئے اسے کھولا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کیلگری آمد پر مقامی حکومتی انتظامیہ کی طرف سے غیر معمولی تعاون اور خیر سگالی کا مظاہرہ ہے۔ بیت کے اردگرد کے علاقوں میں حکومت نے پارکنگ کی سہولیات مہیا کی ہیں اور بعض کار پارک جماعت کو دیئے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی ہوائیں ہر سُو چل رہی ہیں۔ یہ دن بڑے ہی مبارک اور برکتوں والے دن ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی دقیق فہمی

حضرت مسیح موعود کے قدیمی رفقاء میں ایک حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی تھے جو اخلاص و وفا کے مجسم پیکر تھے۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کی ذات باصفات کا قلمی خاکہ کھینچا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

”حبی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب۔ یہ جوان صالح کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے۔ استقامت کے آثار و انوار اس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کی علامات و امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے اور ان سے لذت اٹھاتا ہے۔ اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جس پر تمام مدار حصول فیض کا ہے اور حسن ظن جو اس راہ کا مرکب ہے دونوں سیرتیں ان میں پائی جاتی ہیں“۔

حضرت مسیح موعود نے آپ کی سیرت و کردار کے حوالہ سے جو اوصاف حسنہ، خصائص عالیہ اور شمائل جمیلہ بیان فرمائے ہیں وہ آپ کی جسمانی اور روحانی حالت و کیفیت کے مظہر ہیں اور وہ ذیل عناوین رکھتے ہیں۔

1۔ حبی فی اللہ۔ 2۔ جوان۔ 3۔ صالح۔ 4۔ کم گو۔ 5۔ بھرپور اخلاص۔ 6۔ دقیق فہم۔ 7۔ استقامت۔ 8۔ وفاداری۔ 9۔ صداقتوں کا خوب علم۔ 10۔ صداقتوں سے لذت اٹھانا۔ 11۔ محبت الٰہی۔ 12۔ عشق رسولؐ۔ 13۔ ادب۔ 14۔ حسن ظن

حضرت مسیح موعود نے آپ کا ایک خداداد وصف دقیق فہم ہونا بھی بیان فرمایا ہے اور اسی کی روشنی میں چند واقعات پیش خدمت ہیں جو آپ کی نکتہ بینی اور نکتہ آفرینی پر دلالت کرتے ہیں۔

شگفتہ خاطر تھے طرز ادا سے طرز بیان بدل دیتے تھے۔ کرم دین نے حضرت صاحب کے خلاف ایک استغاثہ دائر کیا تھا اور آپ اس کیس میں بطور گواہ صفائی پیش ہوئے۔ کرم دین نے بڑی طویل جرح کرنی چاہی مگر چند جوابوں پر ہی وہ ختم ہوگئی۔ پھر عدالت نے ازخود آپ سے یہ سوال کیا۔ کیا آپ مرزا صاحب پر اپنا جان و مال قربان کر سکتے ہیں۔ سوال کی غرض شہادت کو جانبدارانہ ثابت کرنا مقصود تھا۔ آپ اس بات کو بھانپ گئے اور آپ نے بلاتامل جواب دیا کہ میں نے تو اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لئے آپ کی بیعت کی ہے۔ اس جواب پر مجسٹریٹ نے قلم منہ میں لے لیا۔ مفہوم ایک ہی تھا۔ مگر انداز بیان سے اعتراض کا پہلو جاتا رہا۔

لطیف مگر سخن خیز مزاح فطرت ثانیہ تھا۔ حضرت اقدس دہلی جا رہے تھے۔ امرتسر سٹیشن پر حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی موجودگی کی اطلاع دی۔ حضرت صاحب نے فرمایا: انہیں ہماری اطلاع کر دو۔ آپ مولوی صاحب سے ملے تو اس نے مزاحیہ طریق پر کہا۔

کپورتھلیو! تم ابھی بھی گمراہی نہیں چھوڑتے؟

حضرت منشی صاحب نے کہا: حضرت صاحب دہلی تشریف لے جا رہے ہیں۔

محمد حسین: پھر مجھے اس سے کیا؟

حضرت منشی صاحب: پھر آپ کا کام وہاں کون کرے گا۔

اس طنزیہ اشارہ پر محمد حسین نے بے تکلفانہ آپ کو برا بھلا کہتے ہوئے کہا۔ میں نے مرزا صاحب کی تردید میں ایک بڑا پُر زور مضمون لکھا تھا۔ آپ کو سنانا تھا مگر اتفاق ایسا ہوا کہ جس بیگ میں تھا وہ گم ہوگیا ہے۔

حضرت منشی صاحب: تو کیا آپ اب بھی ایمان نہیں لاتے؟

محمد حسین: اچھا تو یہ بھی مرزا صاحب کی کرامت ہوئی؟

حضرت منشی صاحب: تو اور کیا کرامت کے سر پر سینگ ہوتے ہیں؟

محمد حسین: تو کیا میں پھر وہ مضمون نہیں لکھ سکتا؟

حضرت منشی صاحب: تو کیا خدا اسے پھر گم نہیں کر سکتا؟

میر عباس علی حضرت صاحب سے اس بنا پر برگشتہ ہوگئے تھے کہ آپ کے نزدیک یہ جسم آسمان پر نہیں جا سکتا۔ حضرت صاحب نے حضرت منشی صاحب کو اسے سمجھانے کی غرض سے اس کے پاس بھیجا۔ آپ نے حضرت اقدس سے برگشتہ ہونے کی وجہ پوچھی تو مذکورہ نظریہ ہی اس برگشتی کا باعث تھا۔ میر عباس علی اپنے پیر وغوث علی پانی پتی کا ذکر کر کے کہا کہ ایک دفعہ انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ لگایا تو زمین شق ہوگئی اور وہ اس میں سما گئے۔ میں نے کہا اوپر تو پھر بھی نہ گئے۔

آپ کی شدید خواہش سینہ میں موجزن رہتی کہ حضرت اقدس کی قربت اور صحبت ہمیشہ میسر رہے۔ ایک دفعہ آپ بیت اقصیٰ میں تھے۔ حضرت مسیح موعود تقریر فرما رہے تھے۔ شدید درد گردہ ناقابل برداشت شروع ہوئی۔ اٹھ کر قیام گاہ چلے آئے۔ حضرت صاحب نے علاج کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو بھجوایا پھر خود تقریر مختصر فرما کر تشریف لائے۔ درد بدستور تھا۔ مولوی عبداللہ سنوری صاحب کو ارشاد فرمایا کہ وہ پاس رہیں۔ 3 بار یکے بعد دیگرے میرے لئے ادل بدل کر دوائی لائے۔ تیسری بار فرمایا زینہ پر چڑھنے اور اترنے میں دقت ہے آپ میرے پاس آجائیں۔ مولوی سنوری صاحب مجھے سہارا دے کر لے گئے۔ راستہ میں میں نے دو دفعہ دعا مانگی۔ مولوی صاحب پہچان گئے اور کہنے لگے تم یہ دعا مانگتے ہو کہ مجھے جلد آرام نہ ہوتا کہ دیر تک حضرت صاحب کے پاس پڑا رہوں۔ میں نے کہا ہاں......

بات آپ اس طریق پر کرتے کہ مخالف سے اپنا مقصد بھی پورا ہو جاتا اور اس میں جھوٹ کی ملونی بھی نہ ہوتی۔ جب حضرت مسیح موعود مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی سے مباحثہ کے لئے دہلی میں قیام فرما تھے۔ مخالفین کی حجت کے لئے کتابوں کی ضرورت تھی۔ آپ کے رفقاء ان کتب کی دستیابی کے لئے دہلی کے گلی کوچوں میں واقف کار حضرات کے پاس جاتے۔ اس سلسلہ میں آپ مولوی رحیم بخش متولی مسجد فتح پوری کے ہاں گئے۔ وہ سید امام علی شاہ صاحب آف گجرات کے خلیفہ تھے جن سے آپ کے والد گرامی کے عمدہ تعلقات تھے۔ اس تعارف پر وہ کتابیں دینے پر رضامند اور خوش ہوئے۔ انہوں نے حضرت منشی صاحب سے پوچھا۔ آپ ہمارے ہو کر مرزا صاحب کے ساتھ کس طرح ہیں؟ آپ نے کہا۔ ان (-) کی شکست ہماری فتح ہے۔ وہ کہنے لگے یہ بات ٹھیک ہے۔ چنانچہ کتابیں دے دیں۔

دہلی میں حضرت مسیح موعود کے سامنے لوگوں نے یہ تجویز رکھی کہ آپ اور مولوی نذیر حسین کے مابین مباحثہ ہو۔ (جامع مسجد دہلی میں) پولیس کپتان نے جب خلقت کا ہجوم دیکھا تو گھبرایا۔ وہ حضرت مسیح موعود کے پاس اندر آیا اور آپ سے آنے کا مقصد پوچھا۔ شیخ رحمت اللہ صاحب نے انگریزی میں جواب دیا کہ حضرت صاحب دلائل وفات مسیح بیان کریں گے اور نذیر حسین قسم کھا کر کہہ دیں کہ یہ درست نہیں ہیں۔ وہ مولوی صاحب کے پاس گئے۔ پوچھا کہ ایسی قسم منظور ہے۔ اس نے کہا کہ میں ایسی قسم کھانے کو تیار نہیں۔ اس نے واپس آکر حضرت صاحب سے کہا کہ وہ قسم کھانے کو تیار نہیں۔ آپ چلے جائیں۔ آپ کھڑے ہوگئے۔ میں نے حضرت صاحب کا ہاتھ پکڑ کر عرض کیا۔ حضور ذرا ٹھہریں۔ میں نے شیخ رحمت اللہ صاحب سے کہا کہ کپتان سے کہیں کہ پہلے فریق ثانی جائے۔ پھر ہم جائیں گے۔ کپتان نے انہیں کہا تو وہ مصر ہوئے کہ پہلے ہم جائیں۔ غرض قیل و قال ہوتی رہی تا آنکہ کپتان پولیس نے کہا۔ دونوں ایک ساتھ اٹھیں۔ ایک دروازہ سے ہم اور دوسرے سے وہ چلے جائیں۔ غرض اس طرح ہم وہاں سے آئے۔

آپ کی حکمت عملی نے مخالف فریق کو یہ موقعہ نہ دیا کہ وہ پروپیگنڈہ کر سکیں کہ ہم شکست خوردہ تھے کہ وہاں سے پہلے چلے آئے۔

آپ کے دقیق فہم ہونے پر یہ واقعہ بھی کم اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ فرماتے ہیں خطبہ الہامیہ ارشاد فرمانے کے بعد جب حضور تشریف لے گئے۔ پھر حضرت اقدس نے مجھے مولوی عبداللہ سنوری صاحب اور میر حامد شاہ صاحب کو بلوایا اور فرمایا کہ اس خطبہ کا جو اثر ہوا ہے اور جو کیفیت لوگوں کی ہوئی ہے۔ اپنے اپنے رنگ میں لکھ کر مجھے دیں۔ سنوری صاحب اور میر صاحب نے مہلت چاہی۔ لیکن میں نے اپنے تاثرات اسی وقت لکھ کر پیش کر دیئے لکھا کہ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب دوران خطبہ دونوں بعض الفاظ دوبارہ دریافت کرتے تھے اور لوگ باوصف عربی زبان نہ جاننے کے عالم محویت میں تھے۔ حضرت اقدس کو میرا یہ مضمون پسند آیا اور آپ نے مولوی عبدالکریم صاحب کو خود پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ چاہتا ہوں کہ خطبہ کے ساتھ اسے بھی شائع کردوں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ اس نے (عاجز نے) تو ہمیں زندہ ہی دفن کر دیا ہے۔ حضرت صاحب نے ہنس کر فرمایا۔ اب ہم شائع نہیں کریں گے۔

برجستہ اور معقول جواب دینے میں بھی آپ ید طولیٰ رکھتے تھے۔ ایک دفعہ (ایک مخالف) نے آپ سے کہا۔ مجھے ایک ایسی حدیث معلوم ہے کہ اگر وہ میں بتادوں تو مرزا صاحب کو بڑی مدد ملے۔ آپ نے کہا (-) صاحب ذرا اس آیت کا ترجمہ مجھے بتادیں۔ ومن اظلم ممن کتم شھادۃ...... وہ خاموش ہوگئے۔

المختصر حضرت منشی ظفر احمد صاحب اس مصرعہ کے مصداق تھے۔ ع

ہر سخن جائے و ہر نکتہ مکانے دارد
(حافظ)

☆......☆......☆......☆

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت حکیم احمد الدین صاحب۔شاہدرہ

رفیق حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت حکیم احمد الدین صاحب ولد میاں سراج دین صاحب قوم آرائیں شاہدرہ (لاہور) کے رہنے والے تھے۔آپ ایک کامیاب حکیم تھے اور موجد طب جدید کے نام سے جانے جاتے تھے۔ 1895ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے،آپ نہایت مخلص اور دین کی خدمت کرنے والے تھے۔آپ شاہدرہ جماعت کے روح رواں تھے،اس جماعت کے امیر بھی رہے۔آپ کی بیان کردہ روایات رجسٹر روایات رفقاء نمبر 1 میں درج ہیں جو بعد ازاں اخبار الفضل میں بھی شائع ہوئیں، آپ بیان کرتے ہیں:

1900ء کے لگ بھگ کا ذکر ہے کہ حضرت اقدس اور مولوی محمد حسین بٹالوی کا باہمی مقدمہ تھا اور دھاریوال میں ڈپٹی آیا ہوا تھا، وہیں تاریخ مقدمہ پر حضرت مسیح موعود تشریف لے گئے تھے، آپ کے ہمراہ یہ عاجز بھی تھا،دوسرے سیٹھ اسماعیل آدم صاحب تھے (یہ سہو ہے حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب نہیں بلکہ حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی تھے، یہ تصحیح الفضل 30 اپریل 1942ء صفحہ 6 پر بھی درج ہے۔ ناقل) اور سات یا آٹھ اور بھی احمدی تھے جن کے نام میں نہیں جانتا۔حضرت اقدس پالکی میں سوار تھے اور سیٹھ صاحب پرانے یکہ پر جو حضرت مسیح موعود نے خاص سیٹھ صاحب کے لئے منگوایا تھا،باقی ہم سب پیادہ پا ساتھ چلتے تھے۔سیٹھ صاحب نے عذر کیا کہ میں ساری عمر ایک ہی دفعہ یکہ پر سوار ہوا تھا اور اُس روز یکہ سے گر پڑا تھا لہٰذا میں یکہ پر سواری نہیں کر سکتا۔حضرت اقدس نے فرمایا میں یکہ پر سوار ہوتا ہوں اور آپ پالکی میں سوار ہو جائیں لیکن سیٹھ صاحب نے کہا یہ ترک ادب ہے اور میں یہ جرات بالکل نہیں کر سکتا۔آخر سیٹھ صاحب یکہ پر سوار ہو گئے لیکن آگے راستہ میں جا کر یکہ سے گر پڑے، حضرت اقدس کو پتا لگا تو آپ پالکی سے اُتر کر دوڑتے ہوئے وہاں پہنچے اور ضربات کے متعلق دریافت فرمایا اور بڑے اصرار سے فرمایا کہ سیٹھ صاحب آپ ضرور پالکی میں بیٹھ جائیں مگر سیٹھ صاحب نے بھی سخت انکار کیا اور پیدل چلنے پر آمادہ ہو گئے لیکن حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر آپ پالکی میں بالکل نہیں بیٹھنا چاہتے تو پھر اسی یکہ پر سوار ہو جائیں،آپ بھاری بھرکم ہیں آپ سے چلا نہیں جائے گا۔آخر سیٹھ صاحب پھر یکہ پر بیٹھ گئے اور حضرت اقدس نے ہم میں سے چار آدمیوں کو یکہ کے اردگرد متعین فرما دیا کہ سیٹھ صاحب کی حفاظت کا خیال رکھو کہ یہ یکہ سے گرنے نہ پائیں چنانچہ ہم چاروں ان کے ہم رکاب رہے۔

راستہ میں ایک گاؤں آیا جس کی مالکہ ایک سکھ عورت تھی اس گاؤں کا نام مجھے یاد نہیں رہا،گاؤں کے ساتھ ایک کنواں تھا اور کنویں کے ساتھ ایک مکان تھا جو مسافروں کیلئے مخصوص تھا،حضور کے حکم سے ہم وہاں ٹھہر گئے تا کہ نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھ لیں چنانچہ حضور کی اقتداء میں ہم نے دوگانہ نمازیں ادا کیں کیونکہ ہمارے ساتھ کوئی مولوی صاحب نہ تھے تمام مولوی صاحبان معہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک اور گاؤں میں پہلے پہنچے ہوئے تھے جہاں احمدی جماعت بھی تھی اور وہاں شب باشی کا انتظام تھا اور وہ گاؤں سکھوں کے اس گاؤں سے قریباً میل دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ حضرت اقدس کا ارادہ تھا کہ نماز ادا کر کے پھر اس گاؤں میں پہنچ جائیں گے مگر اس گاؤں کی مالکہ نے جب حضور کی آمد کا حال سنا تو اُس نے اپنا ایک کاردار مختار حضور کی خدمت میں بھیجا جو مسلمان تھا اس نے آکر سب کو کھانڈ کا شربت پلایا اور حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ سردارنی کہتی ہیں کہ آپ اس جگہ شب باش ہوں اور طعام وقیام کا انتظام میرا ہو، حضرت اقدس نے عذر فرمایا کہ کل تاریخ (مقدمہ) ہے اور آج کا انتظام فلاں گاؤں میں کر رکھا ہے اس لیے مجبوری ہے ہم یہاں نہیں رہ سکتے، وہ مختار چلا گیا اور معاً واپس آیا اور کہا کہ سردارنی بہت آزردہ خاطر ہو کر عرض کرتی ہے کہ میرا دل آپ نے اس لئے توڑ دیا ہے کہ میں عورت ہوں اور بیوہ ہوں، ہمارے خاندان اور آپ کے خاندان میں تنبول وغیرہ اور باہمی شادیوں اور غمیوں میں شرکت وغیرہ ہر طرح کے تعلقات قائم تھے، اگر آج ہمارے سردار زندہ ہوتے تو آپ اس دعوت سے انکار کر سکتے تھے۔یہ باتیں سن کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اچھا ہم یہیں شب باش ہو جاتے ہیں اور احمدیوں کے گاؤں کی طرف آدمی بھیج دیا کہ مولوی صاحبان اور وکیل صاحبان یہاں چلے آئیں اور باقی احمدی وہیں رہیں چنانچہ وہ سارے اصحاب رات تک آگئے اور حضرت اقدس نے قریباً ساری رات کاغذات متعلقہ مقدمہ کی دیکھ بھال میں وکلاء اور علماء کے ساتھ بیداری ہی میں بسر کی اور صبح دھاریوال پہنچ گئے اور مقدمہ کی تاریخ بھگتی۔

جب ہم ظہر وعصر کی نماز پڑھ چکے تھے اور سردارنی کی طرف سے شربت ہمیں پلایا گیا تھا تو اس وقت کوئی 5 بجے کا وقت ہوگا،ہم میں سے بعض نے شربت پینے سے عذر کیا کہ ہم روزہ سے ہیں کیونکہ وہ دن ماہ رمضان کے تھے، حضرت اقدس نے فرمایا سفر میں روزہ جائز نہیں، آپ نے کیوں رکھا! جس پر روزہ داروں نے عذر کیا کہ ہمیں علم نہ تھا۔ پھر حضور نے فرمایا کہ روزہ چھوڑ دو اور شربت پی لو، یہ کوئی روزہ نہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ اب تو دن قریب الختم ہے،روزہ اختتام تک پہنچا دینا ہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔حضرت اقدس نے فرمایا پھر بھی آپ کو یہ روزہ تو رکھنا ہی پڑے گا کیونکہ فرض روزہ وہی ہوگا جو مقیم ہونے کی حالت میں رکھا جائے گا۔ یہ سنتے ہی ہم سب روزہ داروں نے روزہ چھوڑ کر شربت پی لیا۔

(الفضل 19 /اپریل 1942ء)

آپ احمدیت کے سچے عاشق تھے،دعوت الی اللہ میں بھرپور حصہ لیتے،ایک جگہ رپورٹ میں لکھا ہے:۔

حکیم احمد الدین صاحب ساکن شاہدرہ نے ایک (دعوت الی اللہ کا) دورہ کیا اور بستی وریام میں خاص طور سے (دعوت) احمدیت کی، جزاہ اللہ

(الفضل 13 جنوری 1917ء)

دعوت الی اللہ میں قلمی خدمات بھی سرانجام دیتے،مثلاً امرتسر کے رسالہ بلاغ میں آپ کا ایک مضمون ختم نبوت پر شائع ہوا۔

(الفضل 28 ستمبر 1926ء)

حضرت حکیم احمد دین صاحب نے 22 دسمبر 1938ء کو وفات پائی۔آپ کی تدفین امانتاً قادیان سے باہر ہوئی لیکن 1956ء میں آپ کو بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن کیا گیا، آپ کا وصیت نمبر 984 ہے۔

آپ نے دو شادیاں کیں،آپ کی بیویوں کے نام حضرت سکینہ بیگم صاحبہ اور محترمہ زینب خاتون صاحبہ تھے۔

حضرت سکینہ بیگم صاحبہ اندازاً 1877ء میں پیدا ہوئیں۔ 1895ء میں اپنے خاوند کے بیعت کرنے کے ساتھ ہی آپ نے بھی بیعت کر لی۔حضرت حکیم احمد الدین صاحب نے محترمہ زینب خاتون صاحبہ کے ساتھ دوسری شادی کی لیکن دونوں بیویوں میں کبھی کوئی چپقلش یا حسد نہیں پیدا ہوا بلکہ حضرت حکیم صاحب کی وفات کے بعد جب دونوں بیوہ ہوگئیں تو بھی تا دم آخر اکٹھی رہیں۔آپ نہایت مخلص اور سلسلہ احمدیہ کے ساتھ حد درجہ محبت رکھنے والی تھیں۔ آپ نے جب نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی تو عمدہ مثال قائم کرتے ہوئے 1/3 حصہ فوراً ہی اپنی زندگی میں نقد ادا کر دیا،سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ قادیان نے قابل تقلید مالی قربانی کے تحت لکھا:

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ بیوہ حکیم احمد الدین صاحب شاہدرہ نے اپنی کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ مبلغ 2258 روپے میں فروخت کر کے اس رقم کا 1/3 حصہ وصیت -/752 نقد ادا کر دیا ہے،اب ان کے ذمہ حصہ جائیداد میں سے کوئی بقایا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو موصیہ کو اور نیکیوں میں بھی سبقت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر کرے۔

(الفضل 21 /اپریل 1944ء صفحہ 3 کالم 4)

اسی سال کی بات ہے کہ حضرت مصلح موعود نے احباب جماعت سے سلسلہ احمدیہ کے لئے اپنی جائیدادیں وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔حضرت سکینہ بیگم صاحبہ نے اس تحریک پر اپنی ساری جائیداد وقف کرنے کا وعدہ لکھوایا۔

(الفضل 16 /اکتوبر 1944ء)

تقسیم ملک کے بعد آپ ہجرت کر کے ربوہ میں مقیم ہوگئیں جہاں نومبر 1968ء میں وفات پائی،محترمہ زینب خاتون صاحبہ نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:۔

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ (عرف بڈھی) زوجہ حکیم احمد الدین صاحب مرحوم موجد طب جدید شاہدرہ مورخہ 8 نومبر 1968ء کو بمقام ربوہ بعمر 91 سال اپنے مولیٰ حقیقی کو جاملیں۔حضور نے بروز جمعہ بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی، (رفقاء) خاص کے قطعہ میں دفن کی گئیں۔ مرحومہ نے 1895ء میں بیعت کی تھی۔ مرحومہ میرے خاوند حکیم احمد الدین صاحب کی پہلی بیوی تھیں اور آخری وقت تک میرے ہی پاس رہیں...

(الفضل 8 دسمبر 1968ء صفحہ 6 کالم 2)

حضرت حکیم احمد الدین صاحب کی دوسری بیوی محترمہ زینب خاتون صاحبہ نے 1924ء میں بیعت کی،آپ نے پہلے نور ہسپتال قادیان میں اور پھر فضل عمر ہسپتال قادیان میں بطور نرس خدمت کی۔نہایت مخلص، نیک اور باہمت خاتون تھیں، آپ کے خاوند نے 1938ء میں وفات پائی تھی لیکن امانتاً بہشتی مقبرہ سے باہر دفن کیے گئے بالآخر محترمہ زینب خاتون صاحبہ نے تمام حصہ وصیت جائیداد کا ادا کرنے کے لیے قرضہ لیا اور 1956ء میں کل روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے تبدیلی تدفین کی اجازت لے لی اور نومبر 1956ء میں حضرت حکیم صاحب کو بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ (رفقاء) میں دفن کیا گیا۔

(الفضل 5 دسمبر 1956ء صفحہ 6)

آپ 1/7 حصہ کی موصیہ تھیں،مورخہ 26 دسمبر 1973ء کو تقریباً 70 سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

حضرت حکیم احمد دین صاحب کی نسل سے محترم ریحان ناصر سید صاحب ابن مکرم ناصر آفتاب سید صاحب لندن یوکے میں مقیم ہیں۔

(الفضل 29 جولائی 2006ء صفحہ 2)

نوٹ: اسی نام سے شاہدرہ کے ایک اور رفیق حضرت میاں احمد دین صاحب نیاری ولد مکرم غلام مصطفےٰ صاحب بھی تھے جنہیں نے 4 /اگست 1947ء کو بعمر 66 سال قادیان میں وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 3535) ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے،اخبار الفضل نے لکھا:

افسوس میاں احمد دین صاحب شاہدرہ جو موصی اور (رفیق) تھے گزشتہ شب وفات پا گئے۔مرحوم کا جنازہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے، احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

(الفضل 5 /اگست 1947ء صفحہ 1)

ان کی اہلیہ کی بیعت اخبار بدر میں یوں درج ہے:۔

اہلیہ احمد الدین صاحب نیاریہ۔شاہدرہ، لاہور

(بدر 25 /اپریل 1907ء صفحہ 11 کالم 2)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

35

پیس سمپوزیم سے حضور انور کا روح پرور خطاب اور امیر صاحب کینیڈا و معززین کے ایڈریسز

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

11 نومبر 2016ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

جمعہ کے لئے احباب کی دور دور سے آمد

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ میں کیلگری جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں ٹورانٹو، سسکاٹون، ایڈمنٹن، وینکوور، ریجائنا، لائیڈ منسٹر اور بعض دیگر جماعتوں سے احباب جماعت بڑے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

اسی طرح امریکہ کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت اور فیملیز ہزارہا میل کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے پہنچے تھے۔

سیاٹل Seattle سے آنے والی بعض فیملیز بارہ گھنٹے کا سفر طے کر کے کیلگری پہنچی تھیں۔ لاس اینجلز اور کیلیفورنیا کے دوسرے علاقوں سے آنے والے احباب دو سے تین گھنٹہ کا سفر بذریعہ جہاز طے کر کے جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔ Texas سے آنے والے احباب بذریعہ جہاز چار گھنٹے کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ اسی طرح Maryland سے آنے والے بھی چار گھنٹے کا سفر بذریعہ جہاز طے کر کے پہنچے تھے۔

بیت النور اور اس کی دونوں Lobbies اور ملٹی پرپز ہال اور اس کمپلیکس کی تمام جگہیں اور باہر لگی ہوئی مارکیز نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ چار ہزار سے زائد لوگ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہو رہا تھا۔ خطبہ کے لئے Live Stream کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بجکر تیس منٹ پر بیت النور میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

(اس خطبہ کا خلاصہ روزنامہ الفضل مورخہ 15 نومبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجکر تیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پیس سمپوزیم

آج پروگرام کے مطابق Genesis سنٹر کیلگری میں پیس سمپوزیم (Peace Symposium) کا انعقاد ہو رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بجکر دس منٹ پر بیت النور سے Genesis سنٹر کے لئے روانہ ہوئے اور پانچ بجکر بیس منٹ پر یہاں تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے بعض منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ اور کیلگری کے میئر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے۔ اس موقع پر میڈیا اور پریس کے نمائندے بھی موجود تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں سے تعارف حاصل کیا اور ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

ایک مہمان نے وزیراعظم کینیڈا سے ملاقات کے حوالہ سے بات کی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصراً اس ملاقات کے حوالہ سے بتایا۔ ایک خاتون مہمان نے York یونیورسٹی ٹورانٹو میں حضور انور کے خطاب کے حوالہ سے ذکر کیا اور بتایا کہ میں اس سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔

مہمانوں سے یہ ملاقات قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

اس کے بعد کینیڈا کے سابق وزیراعظم آنریبل Stephen Harper نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔

موصوف کینیڈا کے بائیسویں وزیراعظم رہے ہیں اور سال 2008ء میں بحیثیت وزیراعظم بیت النور کیلگری کے افتتاح کے موقع پر تقریب میں شامل ہوئے تھے۔

اس کے علاوہ موصوف وزیراعظم کی حیثیت سے اپنے دور میں جماعت کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں بھی شرکت کر چکے ہیں اور ایک پروگرام میں شمولیت کے لئے پیس ولیج Peace Village بھی آچکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوف سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ امریکہ میں ہونے والے الیکشن کے حوالہ سے بھی بات ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا: آپ جب کبھی یوکے آئیں تو ہمارے لئے بھی وقت رکھیں۔

یہ ملاقات پانچ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے۔ حضور انور کی آمد سے قبل جملہ مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ آج کی اس تقریب میں 644 مہمان شامل ہوئے۔ جن میں سابق پرائم منسٹر کینیڈا آنریبل سٹیفن ہارپر، منسٹر آف ہیومن سروسز البرٹا آنریبل عرفان صابر، کیلگری شہر کے میئر Naheed Nenshi، ممبر نیشنل پارلیمنٹ Darshan Sing Kang، سابق منسٹر ڈیفنس Jason Kenny، کیلگری یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ اور وائس چانسلر Elizabeth Cannon، President & CEO Red Deer College، Chestermere شہر کے میئر، کیلگری کے سابق میئر، Red Deer شہر کے سابق میئر، ڈپٹی میئر Drumheller، صوبائی اسمبلی البرٹا کے ممبر پارلیمنٹ Mr. Ric McLver، کیلگری پولیس چیف Mr. Roger Chaffin، Mr. Alvin Manitopyes Elder Cree & Saulteaux Nation، Mr. Jim Dewald, Dean Huskayne School of Business University of Calgary شامل تھے۔

اس کے علاوہ ڈاکٹرز، پروفیسرز، اساتذہ، وکلاء، انجینئرز، جرنلسٹ، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے تعلق رکھنے والے مختلف نمائندے، کونسلرز، مختلف حکومتی محکموں سے تعلق رکھنے والے افراد اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم خدری صاحب نے کی۔ اس کے بعد اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

مختلف ایڈریسز

بعد ازاں مکرم لال خان ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنا استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور اس تقریب کا تعارف بھی کروایا اور اس میں شامل ہونے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں سب سے پہلے کیلگری کے میئر Naheed Nenshi صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا:

حضرت خلیفۃ المسیح نے ہمیں اپنے وجود سے برکت بخشی ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کا یہاں تشریف لانے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کا کیلگری اور باقی دنیا میں اس غیر معمولی جماعت کی قیادت کے لئے بھی بے حد شکرگزار ہوں۔ جماعت احمدیہ کو کینیڈا میں 50 برس ہو گئے ہیں اور آج کا دن جماعت احمدیہ کے کاموں کی وجہ سے شکریہ ادا کرنے کا دن ہے۔ کیونکہ یہ جماعت باقی جماعتوں سے کئی گنا زیادہ کام کرتی ہے۔ معاشرے میں موجود عدم برداشت اور تنگ ذہنیت کی یہ لڑائی ہم سب کی لڑائی ہے۔ یہ جماعت اس بات کو سمجھتی ہے کہ مل جل کر معاشرے کا قیام کرنا ہم سب کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔

موصوف نے کہا: مجھے اس بات پر فخر ہے کہ حضور نے کینیڈا کی سب سے بڑی بیت بنانے کے لئے Calgary کا شہر چنا اور کیلگری میں بھی وہ جگہ پسند فرمائی جہاں میں رہتا ہوں۔ بیت النور ہمارے افق پر چمک کر ہمیں ہر روز اس خوبصورت نعرہ کی یاد دلاتی ہے۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ آج شکرگزاری (Thanksgiving) کا دن ہے اور میں بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں شکرگزار ہوں کہ مجھے ایک ایسے علاقہ میں رہنے کی سعادت حاصل ہے جس میں جماعت احمدیہ کے ممبران کا ایک بڑا حصہ آباد ہے۔ میں ایک مرتبہ پھر حضور انور کا یہاں تشریف لانے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس کے بعد کینیڈا کے سابق وزیراعظم سٹیفن ہارپر صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

میں حضرت خلیفۃ المسیح اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک مرتبہ پھر سے ملاقات کرنا میرے لئے نہایت عزت اور خوشی کا مقام ہے۔ میں مختصراً آپ کو اس شہر اور کینیڈا کی غیر معمولی جماعت یعنی جماعت احمدیہ کے بارہ میں بتانا چاہتا ہوں۔ میری وزارت عظمیٰ کے دور میں جماعت احمدیہ ہمارے ان بہترین ساتھیوں میں سے تھی جن کے ساتھ ہم نے مل کر کام کیا۔ جماعت احمدیہ کے لوگوں نے بحیثیت کاروباری افراد، بحیثیت پیشہ ور افراد اور بحیثیت دیگر محنتی ورکرز ہماری اقتصادیات میں قابل ذکر حصہ ڈالا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ نے ہمارے معاشرہ کے تقریباً ہر پہلو میں ایک فعال کردار ادا کیا۔

جماعت احمدیہ Humanity First Canada اور بعض دوسری سرگرمیوں کے ذریعہ

رفاہی کاموں کے لئے (جن میں قدرتی آفات کے لئے فنڈز وغیرہ جمع کرنا ہوتا ہے) مسلسل مالی اور افرادی قوت کے ساتھ اپنا حصہ ڈالتی رہی ہے۔ مثال کے طور پر چند سال قبل ہیٹی میں آنے والے طوفان، پاکستان میں آنے والے سیلاب، فلپائن میں آنے والے طوفان اور افریقہ میں ایبولا سے لڑنے کے لئے اور سب سے بڑھ کر بچوں اور ذہنی امراض کے لئے سہولیات مہیا کرنے میں جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ہے۔ آج خاص طور پر اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ نے ہماری Remembrance Day Campaign کے لئے بھی فنڈز اکٹھے کرنے میں مدد کی۔

موصوف نے کہا: میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ یہ جماعت احمدیہ ہی تھی جو Office of Religious Freedom کے قیام میں سب سے آگے تھی جس نے مذہبی اقلیتوں اور انسانی حقوق کے دفاع میں بہت اچھا کام کیا۔ دنیا بھر میں آپ جیسی جماعتوں کو ہماری ضرورت ہے۔ مذہبی آزادی کا یہ کام جاری رہنا چاہئے۔ یہ کام انتہاء پسندوں کے خلاف لڑائی کا کام ہے جو کہ مذہبی اقلیتوں پر ظلم کرتے ہیں اور تمام مذاہب پر پابندی لگانا چاہتے ہیں۔ میں خلیفۃ المسیح اور یہاں پر موجود تمام خواتین وحضرات کو بتانا چاہوں گا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ باقی دنیا کی طرح کینیڈا میں بھی اخوت اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور دین کے حقیقی اصولوں کے لئے کمال محنت کے ساتھ کام کرنے کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ جب آپ لوگ باہر نکل کر محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو آپ لوگ تمام کینیڈا کے لوگوں کے دوست اور ہمسائے بن جاتے ہیں۔

میں خلیفۃ المسیح کا کیلگری میں تشریف آوری پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا اور مجھے آج شام یہاں مدعو کرنے پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ آپ لوگوں نے اس ملک کے لئے جو کچھ کیا ہے اس پر بھی آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بعدازاں عرفان صابر صاحب جو Human Services کے منسٹر ہیں اور البرٹا گورنمنٹ کی نمائندگی میں آئے تھے انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

سب سے پہلے میں اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہم اس جگہ اکٹھے ہوئے ہیں جہاں سات قوموں کا معاہدہ طے پایا تھا اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میں صوبہ کے وزیراعلیٰ Rachel Notley اور Alberta کی حکومت کی نمائندگی کررہا ہوں۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ آج ہم جماعت احمدیہ کے پچاس سالہ دور کو منانے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ یقیناً کیلگری کے لئے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) کو اس خوبصورت صوبہ میں خوش آمدید کہنا ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہے جس کا میں بھی ایک حصہ ہوں۔

انہوں نے مزید کہا: بہت خوشی کی بات ہے کیلگری کی نمائندگی کرتے ہوئے اتنی بڑی تعداد میں مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اس موقع پر شامل ہیں۔ Alberta صوبہ کی ایک نمایاں خوبی یہ ہے کہ یہاں مختلف بیک گراؤنڈز کے لوگ رہتے ہیں۔ ہم ایک ایسا صوبہ ہیں جو دنیا کے تمام کونوں سے لوگوں کو کھینچ لاتا ہے۔ میں جماعت احمدیہ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنی خوبصورت تقریب کا انتظام کیا اور اس سنگ میل کو عبور کرنے پر آپ کو بہت مبارک ہو۔ آخر پر ایک مرتبہ پھر خلیفۃ المسیح اور تمام حاضرین کو Alberta کی حکومت کی طرف سے خوش آمدید۔ شکریہ

اس کے بعد ممبر قومی اسمبلی درشن کنگ صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

سب سے پہلے تو میں اس بات کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ ہم آج اس تاریخی مقام پر موجود ہیں جہاں سات قوموں کا Treaty Seven کے نام سے ایک معاہدہ طے پایا تھا۔

موصوف نے کہا: میں آج یہاں جماعت احمدیہ کے پیس سمپوزیم میں شامل ہونا ایک اعزاز سمجھتا ہوں اور مجھے اس بات کا بھی اعزاز ہے کہ میں یہاں امام جماعت احمدیہ کی موجودگی میں حاضر ہوں اور ان کے ساتھ جماعت احمدیہ کے کینیڈا میں 50 سال مکمل ہونے پر خوشی منا رہا ہوں۔ جن لوگوں کو جماعت احمدیہ کے ساتھ ملنے کا اور ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے وہ اس بات سے آگاہ ہوں گے کہ جماعت احمدیہ کا کینیڈا کے معاشرے میں بین المذاہب تعلقات، رضاکارانہ خدمات پیش کرنے اور بآواز بلند امن اور رواداری کا پیغام پھیلانے میں بہت اہم کردار ہے۔ جماعت احمدیہ کو ان اقدار (جو کینیڈا کے لوگوں کو بہت محبوب ہیں) کے مظاہرہ میں ایک انفرادی مقام حاصل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ان کی اقدار خصوصاً نوجوانوں میں محنت سے کام کرنے اور انہیں کینیڈا کی سوسائٹی کا حصہ بنانے کے پیچھے امام جماعت احمدیہ کا ہاتھ ہے۔

جماعت احمدیہ جیسی کمیونٹی جو کہ کینیڈا میں ملٹی کلچرازم کو مضبوط کر رہی ہے وہ پہلے سے کہیں زیادہ ہماری عزت واحترام کے مستحق ہیں۔ اس حوالہ سے میں حضور انور کی اعلیٰ قیادت پر حضور کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں اور آپ کی جماعت کو کینیڈا میں پچاس سال مکمل ہونے پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مجھے علم ہے کہ جماعت احمدیہ کے اگلے پچاس سال بھی کامیاب ترین ہوں گے۔ ایک مرتبہ پھر آپ سب کو مبارکباد اور آپ سب کا شکریہ۔ آئیے ہم محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے ذریعہ کینیڈا کو ایک مثالی ملک بنادیں۔

حضور انور کا خطاب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ بجکر دس منٹ پر انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا اردو ترجمہ یہاں دیا جارہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کا آغاز بسم اللہ سے فرمایا اور تمام مہمانوں کو السلام علیکم کہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے میں اس موقع پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ کینیڈا میں ہماری جماعت کے عہدیداروں نے درخواست کی تھی کہ میں دنیا میں قیام امن کے ذرائع اور طریقوں کے حوالہ سے بات کروں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ایک کو اس بات کا احساس ہے کہ دنیا کو اس وقت امن اور ہم آہنگی کی سخت ضرورت ہے۔ بیشک دنیا اس بات کو سمجھ تو رہی ہے لیکن لگتا ہے کہ قیام امن کے لئے ضروری اقدام اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ امن کے حصول کے لئے باتیں کرنا تو بہت آسان ہے لیکن درحقیقت اس کے لئے جو کوششیں کی جارہی ہیں وہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

افسوس کی بات ہے کہ دنیا کے اکثر حصوں میں بالواسطہ یا بلاواسطہ صرف دوسروں پر اپنی برتری ثابت کرنے اور اپنی طاقت اور اقتدار کی ہوس بجھانے کو ہی ترجیح دی جارہی ہے۔ یہ سن کر آپ میں سے بعض کہیں گے کہ ایک (-) راہنما دنیا میں امن کے قیام کے حوالہ سے کیا کہہ سکتا ہے جبکہ اس وقت دنیا میں موجود سارا فساد اور جنگوں کا مرکز (-) ملک خود بنے ہوئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض نام نہاد (-) گروہوں کے قبیح افعال نے غیر مسلم دنیا میں ڈر اور خوف پھیلایا ہوا ہے۔ مغرب کے اندر لوگوں میں (دین) سے خوف میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور وہ (دین) کو اپنی تہذیب وتمدن کے لئے ایک خطرہ سمجھتے ہیں۔ لہٰذا میں سمجھ سکتا ہوں کہ آپ میں سے بعض اس بات کو ایک عجیب تضاد خیال کرتے ہوں گے کہ ایک (-) راہنما دنیا میں قیام امن کے حوالہ سے بات کر رہا ہے۔ تاہم کسی بھی قسم کا فیصلہ کرنے سے قبل ضروری ہے کہ لوگ (دین) کی اصل تعلیمات سے متعارف ہوں۔ کسی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ دہشت گردوں اور انتہاء پسندوں کے اعمال (دین) سے مطابقت رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جس (دین) کا مجھے علم ہے اور جس (دین) پر میں عمل کرتا ہوں وہ تو (-) مقدس ترین کتاب قرآن کریم کی تعلیمات اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات اور آپ ﷺ کے اسوہ پر مبنی ہے۔ چنانچہ جو وقت میسر ہے اس میں انہی حقیقی (دینی) تعلیمات کو آپ کے سامنے رکھوں گا تا کہ آپ ایک بہتر فیصلہ کر سکیں کہ آیا (دین) شدت پسندی اور تفرقہ کو فروغ دیتا ہے یا (دین) ایک ایسا مذہب ہے جو معاشرہ میں رواداری اور باہمی عزت واحترام کو فروغ دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے تو میں قیام امن کا ایک سنہری اصول بیان کروں گا جس کا احاطہ سورۃ النحل کی آیت 91 میں کیا گیا ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اللہ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور (غیر رشتہ داروں کو بھی) قرابت والے (شخص) کی طرح (جاننے اور اسی طرح مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔

یہ آیت (مومنوں) سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ ہر ایک سے اپنے قریبی عزیزوں جیسا سلوک کریں۔ یہ آیت اس بات کی پابندی کرواتی ہے کہ (مومن) دوسروں سے محبت کریں اور اس کے پیچھے کسی بدلہ کی خواہش نہ ہو جیسا کہ ایک ماں اپنے بچہ کو بے نفس ہو کر پیار کرتی ہے۔ پھر قرآن کریم یہ نہیں کہتا کہ (مومن) صرف دوسرے (مومنوں) کے ساتھ ایسا سلوک کریں بلکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ (مومن) دوسروں سے پیار اور محبت کے ساتھ پیش آئیں جن میں تمام (مومن) اور غیر مسلم بھی شامل ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آج جب ہم بعض (-) ممالک کے حالات دیکھتے ہیں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس (دینی) تعلیم کو کلیۃً نظر انداز کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہت سی (-) حکومتیں اپنے شہریوں کے حقوق ادا کرنے میں ناکام ہو گئی ہیں جس کی وجہ سے عوام کے اندر بے چینی میں اضافہ ہوا ہے جس کے اثرات بہت گہرے اور دیرپا ہیں۔ اس کے نتیجہ میں دہشت گرد اور باغی گروہوں نے جنم لیا ہے اور یہ سب نہایت بھیانک مظالم ڈھانے کے قصوروار ہیں۔ ماضی کی کامیاب قومیں آج تباہ وبرباد ہو گئی ہیں اور نہایت تکلیف دہ خانہ جنگی میں جکڑی جاچکی ہیں۔ اس جنگ وجدل کی صرف ایک ہی وجہ ہے کہ (-) کی اکثریت اپنے مذہب کی حقیقی تعلیمات کو بھلا بیٹھی ہے اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں ناکام ہو رہی ہے۔ عدل وانصاف کا مظاہرہ کرنے کی بجائے ان کے ہر فعل کے پیچھے طاقت کی ہوس اور لالچ ہوتی ہے۔ المیہ یہ ہے کہ جس طرح یہ اضطراب عوام کے اندر پھیل رہا ہے اس کا آخری نتیجہ یہی ہے امن تباہ ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(دین) انصاف کے جن معیاروں کو بیان کرتا ہے ان کے تعلق میں قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت 136 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے (اور) اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو (تمہاری گواہی) تمہارے اپنے (خلاف) یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف (پڑتی) ہو۔ اگر وہ (جس کے متعلق گواہی دی گئی ہے) غنی ہے یا محتاج ہے تو (دونوں صورتوں میں) اللہ ان دونوں کا (تم سے) زیادہ خیرخواہ ہے۔ اس لئے تم (کسی ذلیل) خواہش کی پیروی نہ کیا کرو۔ تا

عدل کر سکو اور اگر تم (کسی شہادت کو) چھپاؤ گے یا (اظہار حق سے) پہلو تہی کرو گے تو (یا د رکھو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔

یہ آیت اس حقیقت کو بیان کرتی ہے کہ (دینی) تعلیمات ہرگز ظالمانہ یا غیر منصفانہ نہیں ہیں بلکہ (دینی) تعلیمات تو عدل و انصاف کے بے نظیر معیاروں پر مبنی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچائی کے قیام کی خاطر ایک شخص کو اپنے یا اپنے اقرباء کے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ یہ کہنا تو بہت آسان ہے کہ میں اپنے خلاف بھی بولنے کے لئے تیار ہوں لیکن عملاً اس معیار کے مطابق زندگی گزارنا بہت مشکل کام ہے۔ مگر اس کے باوجود خدا تعالیٰ نے (مومنوں) کے سامنے یہ ہدف اور مقصد رکھا ہے کہ حقیقی انصاف اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتا جب تک ہر ایک اپنے تمام تر ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھنے کے لئے راضی نہ ہو جائے۔ اگر اس انمول اصول پر عمل کیا جائے تو یہ نہ صرف (-) ممالک بلکہ دنیا کے ہر ملک، ہر شہر، ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں امن قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عموماً یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ (دین) دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے لیکن اس قسم کے تمام اعتراضات محض (دینی) تعلیمات کے بارہ میں کم علمی اور کم فہمی کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔ ایک شخص جو بغیر کسی تعصب کے (دینی) تعلیمات پر غور وفکر کرے تو دیکھے گا کہ یہ تعلیمات تو کلیۃً ہر قسم کے ظلم، تعصب اور برائی کے منافی ہیں۔ (دین) تو معاشرے کی ہر سطح پر امن کی بنیاد قائم کرتا ہے اور اس میں مختلف قوموں کے باہمی تعلقات بھی شامل ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت 10 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دو۔ پھر اگر صلح ہو جانے کے بعد ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر چڑھائی کرے، تو سب مل کر اس چڑھائی کرنے والے کے خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے پھر اگر وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان (دونوں لڑنے والوں) میں صلح کرادو اور انصاف کو مدنظر رکھو اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اگر دو فریق یا قومیں کسی تنازعہ کا شکار ہو جائیں تو ہمسایہ ملکوں یا اتحادیوں کو مفاہمت کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر باہمی بات چیت کے ذریعہ امن قائم نہ ہوسکے تو دیگر قوموں کو اس فریق کے خلاف متحد ہو جانا چاہئے جو عدم انصاف کا مرتکب ہو رہا ہو اور اسے روکنے کے لئے طاقت کا استعمال کرنا چاہئے۔ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ یہ زبردست قرآنی اصول صرف مسلمانوں کے لئے ہی اہمیت کا حامل نہیں بلکہ اقوام متحدہ اور دنیا کی دیگر بڑی طاقتیں اگر اس اصول پر عمل کریں تو یہ اصول دنیا کے استحکام اور دیرپا امن کے قیام کا ایک بہترین ذریعہ ثابت ہوگا۔ لیکن اس طریق کے مطابق نہ تو (-) ممالک اور نہ ہی غیر مسلم ممالک امن کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد تنازعات کو حل کرنے کے لئے ثالثی کا یہ اصول اپنایا نہیں گیا جس کے نتیجہ میں قوموں کے مابین پیدا ہونے والی رنجشیں ابھی تک چل رہی ہیں۔ چنانچہ دنیا کو متحد کرنے اور مخالف گروہوں کی ترقی کی روک تھام کے لئے جو بھی کوششیں کی گئیں وہ سب بے معنی اور ناکام ثابت ہوئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ کوئی نئی یا کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ گزشتہ سالوں میں کئی تجزیہ نگاروں اور کالم نگاروں نے ان تنظیموں کو اور بنیادی طور پر اقوام متحدہ کو کھلے عام تنقید کا نشانہ بنایا ہے جنہیں دنیا میں امن وتحفظ قائم کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ ان تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یہ تنظیمیں بنیادی طور پر ناانصافی کی وجہ سے اپنے مقاصد حاصل کرنے میں ناکام ہوچکی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید برآں معاشرہ میں امن کے قیام کے حوالہ سے قرآن کریم سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں بیان فرماتا ہے۔

اے ایماندارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے ایستادہ ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ ایک (مومن) پر فرض ہے کہ وہ اپنے بڑے سے بڑے دشمن کے ساتھ انصاف کے ساتھ کارروائی کرے اور اس کی دشمنی یا حسد اسے انتقام لینے پر مجبور نہ کرے۔ یہ سن کر آپ میں سے شاید بعض سوال کریں گے کہ اگر یہی (دین) کی تعلیمات ہیں اور اگر واقعی (دین) امن اور انصاف کا مذہب ہے تو پھر جنگ وجدل اور جہاد کا نظریہ (-) کے ساتھ کیسے وابستہ ہوگیا ہے؟ اس سوال کے جواب میں میں پھر قرآن کریم کا حوالہ دوں گا۔ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ آپ ﷺ کے دعویٰ نبوت کے بعد تیرہ سال تک مکہ میں شدید ظلم وستم اور ایذاءرسانیوں کا شکار رہے۔ بالآخر انہیں سکون کی خاطر مدینہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ لیکن مکہ کے کفار نے وہاں بھی انہیں امن کے ساتھ رہنے نہیں دیا اور ان کے پیچھے مدینہ تک چلے آئے اور ان پر جنگ مسلط کردی۔ اللہ تعالیٰ نے محض ان حالات میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کو جوابی کارروائی کرنے کی اجازت دی۔ دفاعی جنگ کی یہ اجازت سورۃ الحج کی آیت 40 میں ان الفاظ میں دی گئی۔

وہ لوگ جن سے (بلاوجہ) جنگ کی جارہی ہے ان کو بھی (جنگ کرنے کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔

اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ پر مزید روشنی ڈالی۔ چنانچہ سورۃ حج کی آیت 41 میں قرآن کریم فرماتا ہے۔

(یہ وہ لوگ ہیں) جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی جائز وجہ کے نکالا گیا اور اگر اللہ ان (یعنی کفار) میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے (شرارت سے) باز نہ رکھتا تو گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کردیئے جاتے ہیں اور اللہ یقیناً اس کی مدد کریگا جو اس (کے دین) کی مدد کرے گا۔ اللہ یقیناً بہت طاقتور (اور) غالب ہے۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ (-) کو دفاعی جنگ کرنے کی اجازت اس لئے نہیں دی گئی کہ انہیں ظلم وستم کا سامنا تھا بلکہ انہیں تمام تر معاشرے کی حفاظت اور تمام لوگوں کے حقوق کا دفاع کرنے کے لئے جوابی جنگ کرنے کی اجازت دی گئی تاکہ وہ بغیر کسی خوف کے کھل کر اپنے عقیدہ اور مذہب کا اظہار کرسکیں۔ یہ اعلیٰ (دینی) تعلیمات کا عظیم الشان اظہار ہے کہ قرآن کریم نے (-) کو جنگ کرنے کی اجازت اس لئے نہیں دی کہ وہ (دین) کا دفاع کرسکیں یا اس خوف سے دی کہ تمام مساجد تباہ ہو جائیں گی۔ بلکہ یہ اجازت تمام مذاہب اور تمام عبادتگاہوں کی حفاظت کے لئے دی گئی خواہ وہ کلیسا ہوں، مندر ہوں، گرجا گھر ہوں، مسجدیں ہوں یا کوئی بھی عبادتگاہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ان ابتدائی مسلمانوں نے صرف اپنے دفاع کے لئے نہیں بلکہ انسانیت، مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر جیسی عالمی اقدار کو زندہ رکھنے کی خاطر اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا۔ مسلمانوں نے ان ظالموں کا ہاتھ روکنے کے لئے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا جو دنیا کا امن تباہ کردینا چاہتے تھے۔ مزید یہ کہ (دینی) تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ جہاں بھی یہ دفاعی جنگیں ہوئیں وہاں رسول کریم ﷺ نے جنگوں کے نہایت سخت اصول وضع کئے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مسلمان فوجیں کسی قسم کا ظلم نہ کریں۔ آپ ﷺ نے خاص طور پر فرمایا کہ کلیسا، گرجا گھر، مندر اور دیگر عبادتگاہوں کو ہرگز نشانہ نہ بنایا جائے۔ اسی طرح مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ پادریوں، ربیوں اور دوسرے مذہبی راہنماؤں کو نشانہ نہ بنائیں۔ نہ ہی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو نقصان پہنچے اور نہ ہی فصلوں اور درختوں کو تباہ کیا جائے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے چاروں خلفائے راشدین اور بعد میں آنے والے ایسے مسلمان حکمران جنہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کی پیروی کی انہوں نے ہمیشہ مذہبی عبادتگاہوں اور تمام مذاہب کے تقدس کا احترام کیا اور ان کی حفاظت کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دراصل ان اصولوں پر عمل کرنا تمام (مومنوں) کا فرض ہے کیونکہ قرآن کریم سورۃ بقرہ کی آیت 191 میں فرماتا ہے:

اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور (کسی پر) زیادتی نہ کرو (اور یاد رکھو کہ) اللہ زیادتی کرنے والوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔

یہ نہایت واضح اور اہم حکم اسلامی جنگوں کے لئے بعض شرائط عائد کرتا ہے۔ یہ آیت تقاضا کرتی ہے کہ (-) کو ہرگز از خود جنگ مسلط نہیں کرنی چاہئے یا پھر کسی قسم کا جارحانہ قدم نہیں اٹھانا چاہئے۔ پس جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ (دین حق) دہشت گردی یا ظالمانہ جہاد کی اجازت دیتا ہے وہ سراسر گمراہی کا شکار ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ الانفال کی آیت 62 میں فرماتا ہے کہ خواہ کیسے بھی حالات ہوں (-) کو امن اور صلح کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

اور (اگر تمہاری تیاریوں کو دیکھ کر) وہ (کافر) صلح کی طرف مائل ہوں تو (اے رسول!) تو بھی صلح کی طرف مائل ہو اور اللہ پر توکل کر۔ اللہ یقیناً بہت دعائیں سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ (مومن) کو امن کی طرف جانے والا ہر ممکن راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ مثال کے طور پر ممکن ہے کہ جنگ کے دوران ایک بھرپور حملہ کرنے کے لئے اور دوبارہ سے اپنے فوجیوں کو جمع کرنے کے لئے جنگ بندی کی اپیل محض ایک جنگی چال ہو۔ پس اللہ تعالیٰ سورۃ الانفال کی آیت 63 میں فرماتا ہے:

اور اگر وہ اس بات کا ارادہ رکھتے ہوں کہ بعد میں تجھے دھوکا دیں تو (یاد رکھ کہ) اللہ تیرے لئے یقیناً کافی ہے وہی ہے جس نے تجھ کو مومنوں کے ذریعہ اور اپنی مدد کے ذریعہ مضبوط کیا۔

چنانچہ اگر یہ بھی خوف لاحق ہو کہ مخالف شاید دھوکہ دینے کے لئے ایسا کر رہا ہے تو تب بھی (-) کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ان خوفوں کو ایک طرف کرتے ہوئے اللہ پر توکل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جو کچھ میں نے بیان کیا ہے اس کی روشنی میں کیا اب بھی کہا جا سکتا ہے کہ اسلام انتہاء پسندی اور دہشت گردی کا مذہب ہے؟ ظاہر ہے کہ اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔ بلکہ واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر آجکل کے (-) مظالم ڈھا رہے ہیں اور ناقابل بیان حرکتیں کر رہے ہیں تو یہ لوگ (دین) کی اصل تعلیمات کی ہتک کر رہے ہیں۔ اس لئے (-) کو بیگانے ملکوں میں داخل ہو کر قتل و غارت اور بہیمانہ مظالم ڈھانے کی اجازت کس طرح ہوسکتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر آگے بڑھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ بعض لوگ یہ

مان جائیں کہ (دینی) تعلیمات پُرامن ہیں لیکن اس کے باوجود ان کا سوال ہوگا کہ کیا رسول کریم ﷺ کے دور میں واقعی ان تعلیمات پر عملدرآمد بھی ہوا تھا؟ اس بارہ میں آپ میرے الفاظ پر نہ جائیں بلکہ غیر مسلم تاریخ دان اور مستشرقین، جنہوں نے بڑی احتیاط کے ساتھ رسول کریم ﷺ کے زمانہ کا مطالعہ کیا ہے، کو دیکھیں کہ وہ رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کے بارہ میں کیا کہتے ہیں۔ مثلاً ایک برطانوی مستشرق اور ماہر آثار قدیمہ Stanely Lane Poole جو کہ ڈبلن یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر ہیں وہ رسول کریم ﷺ کے مسلسل ظلم وستم سہنے کے بعد دوبارہ اپنے آبائی وطن مکہ میں فاتحانہ واپسی پر آپ ﷺ کے اخلاق کے بارہ میں لکھتے ہیں:

محمد (ﷺ) کی اپنے دشمنوں کے خلاف سب سے بڑی کامیابی کا دن بھی وہی دن تھا جس دن محمد (ﷺ) نے اپنے نفس پر عظیم الشان فتح حاصل کی تھی۔ محمد (ﷺ) نے قریش کے ان تمام ظلموں اور دکھوں کو کھلے عام معاف کر دیا جو وہ آپ ﷺ پر سالہا سال سے ڈھا رہے تھے اور آپ ﷺ نے تمام اہل مکہ کے لئے عام معافی کا اعلان فرما دیا۔ آپ ﷺ کی فوج نے آپ کے نمونہ پر عمل کیا اور انتہائی امن کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئی۔ نہ کوئی گھر لوٹا گیا، نہ کسی عورت کو بے آبرو کیا گیا۔ یہ تھا وہ منظر جب محمد (ﷺ) اپنے آبائی شہر میں دوبارہ داخل ہوئے۔ دنیا کے تمام معرکوں کی تاریخ میں اس عظیم الشان فتح کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

(The Speeches and Table Talk of the Prophet Muhammad by S. Lane Poole)

پس یہ مصنف اس حقیقت پر گواہ ہے کہ فتح کے وقت رسول کریم ﷺ نے نہ تو کسی شان وشوکت کا مظاہرہ کیا اور نہ ہی ان لوگوں سے انتقام لیا جنہوں نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کو سخت تکالیف دی تھیں۔ بلکہ آپ ﷺ کا ردعمل ہر ایک کی معافی تھی۔ اس لئے میں ایک مرتبہ پھر آپ پر مکمل طور پر واضح کردوں کہ وہ لوگ جو دہشت گردی اور انتہاء پسندی کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ قرآن کریم کی تعلیمات اور رسول کریم ﷺ کے اسوہ کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہیں۔ ایک طرف تو پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے ان تمام لوگوں کو معاف فرما دیا جنہوں نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے پیاروں کو اذیتیں دیں اور دوسری طرف آجکل کے نام نہاد مسلمان بے انتہا ظلم کر رہے ہیں اور معصوم جانوں کو بے رحمی کے ساتھ قتل کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاہم یہاں یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ آجکل (-) ممالک میں جو جنگیں لڑی جارہی ہیں انہیں باہر سے کھلے عام یا خفیہ طور پر بھڑکایا جارہا ہے۔ (-) حکومتوں اور نہ ہی باغیوں اور دہشت گرد تنظیموں میں سے کسی کے پاس اس طرح کے جدید اور مہلک ہتھیار بنانے کی صلاحیت ہے جو وہ استعمال کررہے ہیں۔ پس شام اور عراق میں استعمال ہونے والا اکثر و بیشتر اسلحہ باہر سے درآمد ہورہا ہے۔ اس لئے ایسے ممالک جو یہ ہتھیار بنا رہے ہیں اور (-) کے ساتھ اسلحہ کی تجارت کررہے ہیں انہیں بھی آجکل کے فتنہ و فساد کے حوالہ سے اپنے حصہ کی ذمہ داری نبھانی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہت سے تجزیہ نگار اور ماہرین بلاشبہ اس بات کو ثابت کر چکے ہیں کہ دہشت گرد گروہ داعش اور بعض دیگر باغی اور انتہاء پسند گروہوں کے زیر استعمال ہتھیار اصل میں مغرب اور مشرقی یورپ کے ممالک میں بنائے گئے ہیں۔ چنانچہ بڑی طاقتیں (-) ممالک میں موذی جنگوں کو ختم کرنے کی بجائے انہیں مزید بھڑکا رہی ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ امن کو ترجیح دیں وہ مسلسل اس صورتحال پر اثر انداز ہورہے ہیں اور جنگ وجدل سے اپنے فوائد حاصل کررہے ہیں۔ (-) ممالک میں جہاں کہیں خانہ جنگی یا فسادات ہوئے ہیں وہاں بہترین حل یہی تھا کہ صرف ہمسایہ ممالک اس میں دخل اندازی کرتے اور اس خطہ میں امن کے قیام کی ذمہ داری اٹھاتے۔ لیکن بڑی طاقتوں کی خارجہ پالیسی اور ان کے کاروباری مفاد کچھ اور چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض مغربی ممالک سعودی عرب کو کروڑہا ڈالرز کے عوض بھاری اسلحہ فروخت کرتے چلے جارہے ہیں باوجودیکہ یہ اسلحہ عرب کے ایک چھوٹے ملک یمن میں گھناؤنے ظلم ڈھانے کے لئے استعمال ہورہا ہے۔ اسلحہ کا اندھا دھند استعمال اور بمباری لاکھوں لوگوں کی زندگیاں تباہ کر رہی ہے اور شہروں اور قصبوں کا صفایا ہورہا ہے جس کے نتیجہ میں ہزاروں معصوم لوگ مر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ہسپتال جیسی جگہیں جہاں لوگ پناہ لیتے ہیں ان کو بھی نشانہ بنایا جارہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہی کچھ شام اور عراق میں بھی ہورہا ہے جہاں ڈاکٹروں اور نرسوں کو بھی نشانہ بنایا جارہا ہے جنہوں نے بڑی بہادری کے ساتھ متاثرین کی مدد کرنے کا بیڑہ اٹھایا تھا۔ اسی طرح مذہبی عبادتگاہوں کو نشانہ بنانا بھی معمول بن چکا ہے۔ پھر کئی منزلوں پر مشتمل رہائشی عمارتوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے جس میں معصوم بچے اور عورتیں مر رہی ہیں۔ ان سارے مظالم کو کس طرح جائز قرار دے سکتے ہیں؟ اس جدید دور میں آپ اس کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں؟ اور انجام کار ان غیر منصفانہ پالیسیوں کا کیا نتیجہ ہوگا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہی وجہ ہے کہ ان قوموں کی نوجوان نسل کو انتہاء پسندی کی طرف راغب کیا جارہا ہے۔ اپنے مستقبل کی تمام امیدیں کھودینے کے بعد یہ نوجوان مغرب کے اندر دہشت گردی کے گھناؤنے ظلم ڈھا کر اپنا ردعمل ظاہر کررہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مغربی ممالک کا ان کی تباہی کے پیچھے بڑا ہاتھ ہے۔ اس لئے میں ایک مرتبہ پھر کہوں گا کہ دنیا کو اس وقت امن کی فوری ضرورت ہے۔ آج کا دن یہاں کینیڈا میں اور دنیا کے بعض دیگر ملکوں میں Remembrance Day کے طور پر منایا جارہا ہے اور اگر پیچھے مڑ کر دوسری جنگ عظیم کی طرف نظر دوڑائیں تو ہم دیکھتے ہیں تقریباً سات کروڑ لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کئی دہائیاں گزر جانے کے بعد بھی جب انسان اس وقت ہونے والی تباہی وبربادی کے بارہ میں سوچتا ہے تو کانپ اٹھتا ہے۔ اس فیصلہ کن جنگ نے ہمیں بتادیا تھا کہ اس دور کی جنگ کا تعلق مذہب کے ساتھ نہیں بلکہ یہ دراصل لالچ کی انتہا اور طاقت کی نہ بجھنے والی پیاس ہے۔ یہ ایک ایسی جنگ تھی جس میں دنیا کو پہلی مرتبہ ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال کرنا پڑا۔ امریکہ کی جانب سے ان ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال اور ظلم وستم کا پیغمبر اسلام ﷺ کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے بیسویں صدی کے مشہور مصنف Ruth Cranston صاحب نے 1949ء میں اپنی کتاب World Faith میں لکھا:

محمد (ﷺ) نے کبھی بھی جنگ اور خونریزی کی ترغیب نہیں دی۔ آپ ﷺ نے جو جنگ لڑی وہ صرف جوابی کارروائی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنی بقاء کی خاطر دفاعی جنگ کی اور اپنے زمانہ کے ہتھیاروں اور طریق کے مطابق کی۔ یقیناً چودہ کروڑ نفوس پر مشتمل ایک عیسائی قوم جو آج ایک بم کے ذریعہ ایک لاکھ بیس ہزار بے یار و مددگار لوگوں کا خاتمہ کردیتی ہے ہرگز ایک ایسے راہنما کو ناپسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتی جس نے سنگین حالات میں بھی بمشکل پانچ یا چھ سو لوگوں کو مارا۔

یہ کسی (-) یا تعصب کی طرف مائل انسان کا بیان نہیں بلکہ یہ تو ایک قابل احترام اور غیر جانبدار غیر مسلم مصنف کا بیان ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آج کے دور میں ہونے والی جنگیں مذہبی وجوہات کی خاطر نہیں لڑی جارہیں بلکہ ان کا مقصد جغرافیائی سیاست اور طاقت اور دولت کا حصول ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے وقت صرف امریکہ کے پاس نیوکلیئر ہتھیار تھے جبکہ آج کئی ملکوں جن میں بعض بہت چھوٹے ملک شامل ہیں کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں اور اس بات کا بھی امکان بڑھتا ہوا نظر آرہا ہے کہ یہ ہتھیار کسی ایسے دہشت گرد گروپ کے ہاتھ لگ جائیں گے جن کے لئے ان ہتھیاروں کا استعمال بہت آسان ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس میں تو کوئی سوال ہی نہیں کہ دنیا اس وقت عظیم تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ تیسری جنگ عظیم کے بادل دن بدن گھنے ہورہے ہیں۔ اس قسم کی جنگ کے اثرات کئی دہائیوں تک چلیں گے۔ اغلب گمان ہے کہ دیرپا تابکاری اثرات کے نتیجہ میں بچے نسل در نسل معذور یا موروثی نقائص کے ساتھ پیدا ہوں گے۔ پس اس وقت انسانیت کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ اپنے مستقبل کی حفاظت کے لئے کام کرے۔

بڑی طاقتوں کو چاہئے کہ وہ اس عالمی بحران کے لئے مسلمانوں کو موردالزام ٹھہراتے چلے جانے کی بجائے ذرا ٹھہر کر اپنی حالتوں کو بھی دیکھیں۔ دنیا کو اس وقت شہرت کے بھوکے سیاستدانوں، جو (-) کو اپنے ملکوں میں داخل ہونے پر پابندیاں لگانے کے ارادے کر رہے ہیں، کی بجائے ایسے حکمرانوں کی ضرورت ہے جو ہمارے درمیان اختلافات کو ختم کرنے والے ہوں اور یہ صرف اسی صورت میں ہوسکتا جب کامل انصاف، جس کی بنیاد بے غرضی پر ہو، ہر قسم کی ہوا و حرص پر غالب آجائے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل اور دانش عطا فرمائے جو جنگ وجدل کو فروغ دے رہے ہیں اور قبل اس کے کہ بہت دیر ہوجائے اللہ تعالیٰ انہیں ان کی حرکتوں کے نتائج سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے دنیا کے لوگ اپنے خالق کو پہچانیں اور قیام امن کے لئے جدوجہد کی اہمیت سمجھیں اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کا احساس کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک بہتر اور روشن مستقبل دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کے آخر میں فرمایا:

ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ آپ سب کا دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر باون منٹ تک جاری رہا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوا۔ تمام مہمانوں نے کھڑے ہوکر کافی دیر تک تالیاں بجائیں اور یوں اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

کھانے کے اختتام پر بعض مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

آج کی اس تقریب میں کینیڈا کے باشندوں کی تنظیم First Indigenous Nation کا 16 افراد پر مشتمل وفد بھی شامل ہوا۔

اس وفد کے ممبران نے میٹنگ روم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والوں میں!

Mr. Alvin Manitopyes
Elder of the Cree and Saulteaux Nation

Mr. Jason GoodStriker
سابق نائب چیف برائے اسمبلی آف نیشن

Mr. Henry Holloway

Stony Nation کے ایلڈر اور سابق کونسلر

Mr. Gilbert Francis

Elders of Stony Nation

Lowa Beebe of First Nation

ریجنل چیف آف اسمبلی کے ایگزیکٹو اسسٹنٹ

Dan Crane

Tsuu Tina Nation کے چیف

Mr. Lee Crowchild

Tsuu Tina Nation کے ڈائریکٹرز فار پبلک ورکس

اور بعض دیگر ایلڈرز شامل تھے۔

اس وفد نے اپنے روایتی انداز میں حضور انور کو خوش آمدید کہا اور وفد کے لیڈر نے کہا کہ ہم خلیفۃ المسیح کو اپنی سرزمین پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی اور ان کے رہن سہن، رہائش، تعلیم کی سہولیات اور ذرائع آمد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

وفد کے ممبران نے بتایا کہ کینیڈا کی تاریخ میں پہلی بار ہماری قوم کے چند لوگ کینیڈا کی پارلیمنٹ میں آئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میں جب دوبارہ آؤں گا تو انشاء اللہ آپ کے علاقہ میں بھی آؤں گا۔ اس پر وفد کے ممبران نے کہا ہمیں بہت خوشی ہوگی۔ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں۔

وفد کے ممبران نے عرض کیا کہ یہاں کینیڈا میں جماعت کے ممبران نے ہم سے رابطہ کیا۔ اپنا ہاتھ ہمارے لئے آگے بڑھایا تو اس سے ہم بہت خوش ہوئے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر وفد کے سربراہ نے بتایا کہ ہم اپنی قبائلی روایات پر بھی عمل کرتے ہیں اور مذہبی لحاظ سے عیسائیت پر عمل کرتے ہیں۔

اس وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات آٹھ بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے بعض دوسرے مہمانوں نے بھی حضور انور سے ملاقات کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور درخواست کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان مہمانوں سے گفتگو بھی فرمائی۔

آٹھ بجکر دس منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت النور کیلگری تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (جاری ہے)

بہشتی مقبرہ

یہ کیف عشق سے معمور مقبرہ کی فضا
زمیں سے تا بفلک نور مقبرہ کی فضا

حسیں قطاروں میں ہیں محوِ خواب زیرِ زمیں
خدا کے بندے یہ زندہ دلانِ عرش نشیں

مسیح پاک کے انصار، چاند کے ہالے
نیازِ عشق کی راتوں میں جاگنے والے

مئے وصال سے مدہوش ہو گئے آخر
خدا کے بندے خدا میں ہی کھو گئے آخر

یہ مقبرہ ہے کہ آرام گاہِ اہل جنوں
ملا ہے سیرتِ سیماب کو پیامِ سکوں

یہاں خدا کی رضا کے غلام رہتے ہیں
یہ لوگ جن کو فرشتے سلام کہتے ہیں

مری نظر میں ہے جنت نشاں یہاں کی زمیں
خدا گواہ بہشتی ہیں ان گھروں کے مکیں

خوشا نصیب کہ منزل کو پا گئے ناہیدؔ
خدا کے پاک مسیحا کے پاکباز مرید

عبدالمنان ناہید

دل کے غم دل میں چھپا سکتے ہیں ہم
درد کو آنسو بنا سکتے ہیں ہم
دی گئی آہ سحر گاہی ہمیں
عرش و کرسی کو ہلا سکتے ہیں ہم

....

پھر ہمیں احساس غم بخشا گیا
لطفِ غم بھی بیش و کم بخشا گیا
لذت سوز دروں ہم کو ملی
کس قدر تیرا کرم بخشا گیا

عبدالمنان ناہید

حکومت کے بارہ میں ایک ترک شہزادہ کا خوبصورت قول

آج جبکہ ہر ایک اقتدار کا حریص نظر آرہا ہے تاریخ کے اوراق سے ایک ایمان افروز واقعہ پیش خدمت ہے۔ یہ واقعہ ایک مشہور عیسائی مؤرخ گبن نے لکھا ہے جسے حضرت مصلح موعود نے اپنی معرکۃ الآراء تقریر ''اسلام کا اقتصادی نظام'' میں بیان فرمایا ہے۔ فرمایا۔

''گبن جو ایک مشہور عیسائی مؤرخ ہے اس نے روم کے حالات کے متعلق ایک تاریخی کتاب لکھی ہے وہ اس کتاب میں ملک شاہ کے متعلق جو الپ ارسلان کا بیٹا تھا بیان کرتا ہے کہ وہ بالکل نوجوان تھا جب اس کا والد فوت ہوا۔ اس کے مرنے کے بعد ملک شاہ کے ایک چچا اور چچیرے بھائی اور ایک سگے بھائی نے بالمقابل بادشاہت کا دعویٰ کر دیا اور خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ نظام الدین طوسی جو ملک شاہ کے وزیر تھے وہ (بوجہ شیعہ ہونے کے) ملک شاہ کو امام موسیٰ رضا کی قبر پر دعا کے لئے لے گئے۔ دعا کے بعد ملک شاہ نے وزیر سے پوچھا آپ نے کیا دعا کی؟ وزیر نے جواب دیا کہ آپ کو خدا تعالیٰ فتح بخشے۔ ملک شاہ نے کہا اور میں نے خدا سے یہ دعا کی ہے کہ اے میرے رب! اگر میرا بھائی مسلمانوں پر حکومت کرنے کا مجھ سے زیادہ اہل ہے تو اے میرے رب! آج میری جان اور میرا تاج مجھ سے واپس لے لے۔

گبن ایک عیسائی مؤرخ اور نہایت ہی متعصب عیسائی مؤرخ ہے۔ مگر واقعہ کے ذکر کے سلسلہ میں بے اختیار لکھتا ہے کہ اس ترک (مسلمان) شہزادہ کے اس قول سے زیادہ پاکیزہ اور وسیع نظریہ تاریخ کے صفحات میں تلاش کرنا مشکل ہے۔

☆..........☆..........☆

36

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

پیس سمپوزیم سے حضور کے خطاب پر مہمانوں کے تاثرات، نکاحوں کا اعلان، میڈیا کوریج اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

11 نومبر 2016ء

﴿حصہ دوم آخر﴾

پیس سمپوزیم سے حضور انور کے خطاب پر مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب نے اس تقریب میں شامل ہونے والے سب مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ بعض مہمانوں نے برملا اپنے دلی جذبات اور تاثرات کا اظہار کیا۔ یہاں ان مہمانوں کے بعض کے تاثرات پیش کئے جا رہے ہیں۔

ایک مہمان Cole Smith جو کہ Jubilee Legion 286 کی نمائندگی کرتے ہیں انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے لگا کہ خلیفہ لوگوں کو متحد کرنے کے لئے کوشاں ہیں قطع نظر اس کے کہ کون کہاں سے آیا ہے اور اس کا مذہب کیا ہے۔ میرے خیال میں دنیا میں امن کے قیام کا یہی سب سے بہترین طریقہ ہے۔

کیلگری شہر کے میئر ناہید ننشی (Naheed Nenshi) صاحب نے کہا:

خلیفۃ المسیح کا آج کا خطاب معرکۃ الآراء تھا جس میں انہوں نے بڑی جرأت کے ساتھ دین کی پُرامن تعلیم کو پیش کیا اور کہا کہ دین میں کسی بھی قسم کی شدت پسندی کی گنجائش نہیں۔ (-) کی نمائندگی میں ایسی بات سننا خوش آئند ہے۔

میں نے خلیفۃ المسیح کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کا اپنی تعداد سے بہت بڑھ کر معاشرہ میں اثر و رسوخ ہے۔ آج کا پروگرام بہت شاندار تھا اور میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے لئے اگلے 50 سال اس سے بھی بہتر ہوں گے۔

ایک مہمان Moe Aymri صاحب جو کہ سابق ممبر آف Legislative اسمبلی ہیں وہ بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں نے خلیفۃ المسیح کا آج پیغام سنا اور مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ یہ بالکل صحیح پیغام ہے۔ یہی اصل دین ہے۔ میں بھی ایک مسلمان ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ دین شدت پسندی کی تعلیم ہرگز نہیں دیتا اور جو لوگ ایسے ہیں ان کا دین سے قطعاً کوئی واسطہ نہیں ہے۔

ایک نجی کمپنی کے CEO کوری لینٹرمین (Corey Lanteman) بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے خوشی ہے کہ میں نے اس پروگرام میں شرکت کی اور خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا۔ کیونکہ میرے دین کے بارہ میں جو غلط تصورات تھے ان کی اصلاح ہوئی۔ لوگوں کو چاہئے کہ خلیفۃ المسیح کی آواز کو سنیں تا کہ انہیں پتہ چلے کہ دین ایک پُرامن مذہب ہے۔ اسی طرح سوشل میڈیا اور دیگر میڈیا میں بھی اس پیغام کو وسعت ملنے کی ضرورت ہے۔

ایک مہمان Yogi Schultz اپنی اہلیہ کے ساتھ پروگرام میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا:

میں جماعت کی کاوشوں پر حیران ہوں کہ کس طرح اتنے شاندار پروگرام منعقد کرتی ہے جس سے خلیفہ کی آواز بااثر طور پر لوگوں تک پہنچتی ہے اور انتہاء پسندی کا قلع قمع ہوتا ہے۔

ان کی اہلیہ نے کہا: موجودہ حالات اور میڈیا مختلف قسم کی منفی باتیں سننے کے بعد خلیفہ کا پُرامن پیغام سنا تو بہت اچھا لگا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اس پروگرام میں شامل ہوئی۔

ایک ممبر آف پارلیمنٹ درشن سنگھ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے اسے مزید پھیلانا چاہئے۔ اس پیغام کی آج سخت ضرورت ہے۔ جو کام خلیفۃ المسیح کر رہے ہیں اس کی دنیا کو بہت ضرورت ہے۔ انہوں نے دین کی اصل تعلیم بیان کرنے کے ساتھ بڑی جرأت کے ساتھ حق کو حق کہا۔

البرٹا کے منسٹر آف ہیومین سروسز اور Legislative Assembly کے ممبر عرفان صابر صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آج کا پروگرام نہایت خوبصورت اور بہت منظم تھا۔ خلیفۃ المسیح محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا جو پیغام دنیا کو دے رہے ہیں یہ بہت ہی زبردست اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔ یہاں یہ دیکھ کر بھی اچھا لگا کہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی نمائندگی تھی۔

کینیڈین ٹرانسپلانٹ آرگنائزیشن کے پروونشل ڈائریکٹر Shawna Reeve نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کا پیغام بہت ہی خوبصورت اور وقت کی ضرورت کے مطابق تھا۔ مجھے اچھا لگا کہ ایک مختلف مذہب سے تعلق رکھنے کے باوجود مجھے اس پروگرام میں مدعو کیا گیا۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر میری سوچ بدل گئی ہے اور اب میں ایک مثبت سوچ کے ساتھ یہاں سے جا رہا ہے۔

ایک وکیل Fraser صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کا یہ پیغام یقیناً بہت ضروری تھا۔ کینیڈا کے رہنے والوں کے لئے یہ پیغام اس لئے بھی اہم ہے کہ ہم ایک ایسے ملک کے باسی ہیں جہاں مختلف قوموں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بستے ہیں اور ایک دوسرے کو سننا اور ایک دوسرے کو جاننا یقیناً ہمارے لئے بہتر ہے۔

کینیڈا کے سابق وزیراعظم سٹیفن ہارپر Stephen Harper بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا:

میں نے خلیفۃ المسیح کو متعدد مقامات پر خطاب کرتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے ہمیشہ دین کا پُرامن پیغام دنیا تک پہنچایا ہے اور آج شام بھی یہی کیا۔ یہ ایک عظیم الشان پیغام ہے جو ان کی جماعت کے تمام ممبران کا عکس بھی ہے۔

میرے خیال میں خلیفہ کے ریمارکس بہت ہی ضروری اور اہم ہیں اور ہر ایک کو ان کو سننے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آج کے دور میں انتہاء پسند عناصر دین کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ یہی اصل دین ہے۔ اس لئے ایسے وقت میں خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب نہایت ہی موزوں ہے۔ دین کا مطلب ہی امن ہے، دین کا مطلب اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق ہے۔

خلیفہ نے ان تمام مسائل پر اور دنیا کے دیگر مسائل خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے موضوع پر نہایت پُرحکمت روشنی ڈالی۔ یہ بہت ہی مشکل امر تھا لیکن انہوں نے بڑی ہی دانشمندی کے ساتھ اس پر بحث کی۔ میں ان تمام لوگوں کو اس بات کی تلقین کروں گا کہ اگر انہوں نے حضور کا خطاب نہیں سنا تو وہ ضرور اسے سنیں۔

تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے کہا:

یہ ایک زبردست اور منظّم پروگرام تھا۔ اس کے ذریعہ ہم نے بہت معلومات حاصل کیں۔ آج دنیا کو اس پیغام کی اشد ضرورت ہے اور میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ بابرکت کام کیا اور میری دعا ہے کہ اللہ اس جماعت کو آئندہ بھی ایسے اچھے کام کرنے کی توفیق دے۔

تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جب خلیفۃ المسیح بیت کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تو میری ان سے ملاقات ہوئی۔ بہت ہی کم لوگ ہوتے ہیں جنہیں مل کر ہم ایک اطمینان محسوس کرتے ہیں اور ایک خوبصورت احساس دل میں پیدا ہوتا ہے اور یہی میری کیفیت ہے اور اس سے زیادہ اپنے جذبات کو الفاظ میں ڈالنا مشکل ہے۔

کالج کے لیکچرار وقار راجہ صاحب اور ان کی اہلیہ شازیہ تسنیم صاحبہ بھی اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ پروگرام کے بعد انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ آج کا پروگرام اتنا زبردست ہوگا۔ جب خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا تو ہم نے اپنے دلوں میں امن محسوس کیا۔ ان کا سارا پیغام امن پر مشتمل تھا۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ انہوں نے واقعتاً دین کی اصل تصویر پیش کی نہ کہ وہ تصویر جو داعش اور دیگر تنظیمیں بگاڑ کر پیش کرتے ہیں۔ خلیفہ نے پیغام دیا کہ دین صرف اور صرف امن کا مذہب ہے۔

ساؤتھ ایشین کمیونٹی کے سیکرٹری رسپال سنگھ صاحب نے کہا؛

میں نے قادیان میں اپنی تعلیم حاصل کی ہے۔ ہمارا کالج قادیان کی بیت سے بہت قریب تھا اور میں اس جماعت کو بہت قریب سے جانتا ہوں اور یہ بہت ہی اچھی جماعت ہے۔ میں جب سے یہاں کیلگری آیا ہوں۔ ہمیشہ جماعت کے ساتھ ایک زندہ تعلق رکھا ہے۔ آج کا پروگرام بھی بہت عمدہ رہا۔

Red Deer College کے CEO جو وارڈ (Joe Ward) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں بہت خوش قسمت ہوں کہ میری خلیفۃ المسیح سے انفرادی ملاقات ہوئی۔ حضور ایک باکمال شخصیت اور لیڈر ہیں۔ میری عمر کا بیشتر حصہ پاکستان میں

گز راہے۔اس وجہ سے دین کا مجھے شروع سے ہی خاصہ تعارف تھا۔خلیفۃ المسیح کا پیغام ہمارے کالج کے لئے بہت ضروری ہے جہاں دس ہزار طالبعلم اور 1400 کے قریب کارکنان ہیں۔ان سب کے لئے یہ پیغام انتہائی مؤثر ہے۔

Eura West Investment کے صدر Sam Seebo صاحب نے کہا:

میں انتہائی خوش قسمت ہوں کہ اس میں شامل ہوئی اور میرا یہ یقین ہے ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنی چاہئے اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ اسی مقصد کے لئے کوشاں ہے۔

کیلکری پولیس کے چیف Roger Chef صاحب نے کہا:

یہ بہت ہی حوصلہ افزا بات ہے کہ آج کی خوفزدہ دنیا میں اتنا پُرامن، پُرامید اور دانشمندانہ پیغام سننے کوملا۔یہ ہماری روایات سے بہت مطابقت رکھتا ہے۔اس لئے میں بہت خوش ہوں کہ آج کی رات میں نے بہت کچھ سیکھا۔

سکھ کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان Sanjeev Khair نے کہا:

میرے لئے یہ ایک انتہائی عاجز کردینے والا تجربہ تھا۔خلیفۃ المسیح محض ایک مذہب کی راہنمائی اور نمائندگی نہیں کررہے تھے بلکہ یہ تمام مذاہب کی نمائندگی کررہے تھے اور یہ بڑے اعزاز کی بات ہے۔خلیفۃ المسیح نے واضح کردیا کہ بعض لوگ مذہبی کتابوں کی مختلف تشریحات کرتے ہیں لیکن کسی مذہب میں شدت پسندی کی تعلیم نہیں ملتی۔جولوگ بھی ایسا کرتے ہیں انہیں یا تو صحیح معلومات نہیں ہوتیں یا وہ غیرارادی طور پر یا وہ اپنی جہالت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

سکھ کمیونٹی کے ایک دوست ایاب سنگھ صاحب نے کہا:

میں نے قرآن پاک سے بہت سی اچھی چیزیں سیکھی ہیں۔لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ (-) ممالک آپس میں کیوں لڑتے ہیں۔جب اتنی واضح تعلیمات ہیں تو پھر جھگڑا کیسا؟ میری خواہش ہے کہ تمام (-) راہنما متحد ہوکر مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوشش کریں۔

خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت شاندار تھا۔دنیا کو ایسی آواز کی شدت سے ضرورت ہے۔لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہے۔کسی ایک گروپ کی وجہ سے دین کو اس کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جاسکتا۔بلکہ بہت سی اور قوتیں بھی اس میں شامل ہیں۔

خلیفۃ المسیح نے بڑے اچھے رنگ میں دین کی پُرامن تعلیم کے بارہ میں بتایا کیونکہ میں نے بہت سے مخالف لوگوں سے اس کے برعکس سن رکھا تھا اور میرا ذہن آج دین کے بارہ میں مزید کھلا ہے۔امید ہے کہ یہ زینہ کی پہلی سیڑھی ثابت ہوگی اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ایک شاندار پیغام ہے۔

Royal Mountain Police کے چیف سپرنٹنڈنٹ Toney Hemry صاحب نے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب سننا میرے لئے ایک اعزاز کی بات تھی۔خلیفہ نے جو پیغام دیا وہ عقل کے مطابق تھا اور عالمگیر تھا۔جیسا کہ خلیفہ نے خود بھی بتایا کہ پوری دنیا پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

کینیڈا کی عوام کے لئے بھی یہ پیغام بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے ان کی غلط فہمیاں دور ہوں گی۔مجھے تو پہلے سے ہی کسی حد تک تعارف تھا لیکن دوسروں تک بھی یہ پیغام پہنچنا بہت ضروری ہے۔

خلیفہ کا کسی اور کے ساتھ موازنہ کرنا حقیقتاً میرے لئے مشکل ہے۔وہ ایک منفرد شخصیت ہیں۔

تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت مؤثر تھا اور انگریزی بہت عمدہ تھی۔خلیفہ نے کافی اچھے نکات اٹھائے اور عالمی سطح کے حوالہ سے بھی روشنی ڈالی اور جو دنیا میں اس وقت (دین) یا انتہاء پسندی کے حوالہ سے ہورہا ہے اس بارے میں بھی بات کی۔عام طور سے ایسی باتیں سامنے نہیں آتیں لیکن حضور نے کھل کر بات کی جو کہ بہت اچھا تھا۔میرے خیال میں کینیڈین لوگوں کے لئے یہ پیغام سننا بہت ضروری ہے۔

یونیورسٹی آف کیلکری کے Dean مسٹر Richard Cigertson صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفہ کا خطاب بہت ہی عمدہ تھا۔اس طرح کے لیڈر کی موجودگی دنیا کے لئے باعث رحمت ہے۔

یونیورسٹی آف کیلگری کی وائس چانسلر Elizabette Kennon نے کہا:

خلیفہ کا خطاب بہت ہی شاندار تھا۔ہماری آئندہ نسلیں جو ہمارے اداروں میں تیار ہورہی ہیں ان کے لئے اس پیغام کا سننا بہت ضروری ہے۔یہ پیغام وقت کا تقاضا ہے۔

ہمارے پاس بہت سے مسلمان اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے شاگرد بھی ہیں۔اس لئے ایک دوسرے کی قدر کرنا اور ایک دوسرے کو نہ صرف برداشت کرنا بلکہ ایک دوسرے سے اچھی باتیں لے کر معاشرہ تشکیل دینا بہت ضروری ہے۔

اس پیغام کی آواز مزید بلند ہونی چاہئے اور دنیا میں پھیلنا چاہئے۔یہ آج کی دنیا کی ضرورت ہے!

لیڈر آف دی البرٹا پارٹی اور کیلگری Elbow کی Legislative Assembly کے ممبر Gren Clark نے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت ہی متاثر کن اور بروقت اور دنیا کے موجودہ حالات کے مطابق تھا۔کیلگری اور کینیڈا کے لوگوں کو پتہ چلا ہے کہ دین ایک پُرامن مذہب ہے اور یہ بات ہمیں دوسروں تک بھی پہنچانی چاہئے۔یہ پیغام باقی کینیڈین تک بھی پہنچنا انتہائی ضروری ہے کہ دین ایک پُرامن مذہب ہے کیونکہ حقیقت یہی ہے۔میری درخواست ہے کہ خلیفہ اپنے اس پیغام کو جاری رکھیں کیونکہ یہ محبت کو فروغ دینے اور نفرت کو مٹانے کا پیغام ہے۔

یونیورسٹی آف کیلگری کے ایک پروفیسر بھی اپنی اہلیہ کے ساتھ اس تقریب میں شامل تھے۔انہوں نے کہا:

خلیفۃ المسیح کا پیغام امن کا پیغام تھا جو بہت ضروری ہے۔ہم بنیادی طور پر ڈچ ہیں اور ہمارے ہاں کہاوت ہے کہ Unknown is Unloved یعنی جس چیز کا علم ہی نہیں اس سے محبت کیسے ہوسکتی ہے؟ یہی حال (دین) کا ہے۔جب دین کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے تو وہ اچھا لگنے لگتا ہے۔ہمیں آج حضور کو سننے کا موقع ملا ہے۔آج سے دین کو ہم بہتر سمجھیں گے اور دین سے پہلے سے زیادہ محبت کریں گے۔

ایک عیسائی پادری بھی اس تقریب میں شامل تھے۔انہوں نے کہا:

احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور یہ پُرامن پیغام پر مشتمل ہے۔میرے خیال میں آج خلیفۃ المسیح نے اس کی اچھی تشریح کی اور یہ بہت اچھا کام ہے جو کہ ایک دوسرے سے تعلقات پختہ کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

میرا جماعت کے لئے یہی پیغام ہے کہ اس کام کو جاری رکھیں اور باہر نکل کر بھی یہ پیغام پہنچائیں اور معاشرہ میں تعلقات کو بڑھائیں اور مضبوط تر کرتے چلے جائیں۔

ایک مہمان خاتون Lila Sherin جو کہ Legislative Assembly کی ممبر ہیں انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

میرے لئے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے اس پروگرام میں شرکت کرنے کا موقع دیا گیا۔خلیفۃ المسیح نے جو وقت یہاں ہمارے ملک میں گزارا ہے اس کا ہمارے ملک پر بہت خوش کن اثر ہورہا ہے۔میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے کہ مجھے ایک ایسے عقلمند اور عاجز انسان سے ملنے کا موقع ملا جن کا پوری دنیا میں چرچا ہے جو (دین) کی اصل تعلیم کو اجاگر کرنے میں کوشاں ہیں۔یہ ہے تو (دین) کا پیغام مگر ہر کلچر اس کو اپنا سکتا ہے۔

سابق ممبر آف البرٹا اسمبلی شیراز شفیق صاحب نے کہا:

خلیفۃ المسیح کا پیغام عین وقت کا تقاضا ہے جبکہ دنیا میں دوریاں پیدا ہورہی ہیں۔لیکن جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو دوریاں ختم کرتی ہے اور تعلقات بڑھاتی ہے جو اپنا ہاتھ آگے بڑھاتی ہے۔

خلیفہ نے آج جو پیغام دیا وہ انتہائی سادہ مگر انتہائی اہم تھا۔ہمیں ایک ایسے معاشرہ کو تشکیل دینا ہے جہاں امن پھیلے۔

کیلگری کی Legislative Assembly کے ممبر Bob Gill صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت مؤثر تھا اور اپنے اندر ایک رعب لئے ہوئے تھا جس میں انہوں نے دین کی اصل تصویر دکھائی۔خلیفہ کی شخصیت بہت ہی بارعب ہے اور جرأت مندانہ لیڈرشپ ہے جو کھل کے دنیا کو حقائق سے آگاہ کررہی ہے۔

جس دن خلیفہ کیلگری تشریف لائے میں بھی انہیں لینے گیا ہوا تھا اور تب زندگی میں پہلی بار میری خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔میں ان کی بارعب شخصیت کو دیکھ کر گنگ سا ہوگیا تھا۔

تقریب میں شامل کونسلر Andre Shabot صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آج کی یہ تقریب بہت اچھا تجربہ تھا۔میں تسلیم کرتا ہوں کہ آج سے پہلے مجھے نہ تو (دین) اور نہ ہی قرآن کا صحیح علم تھا۔خلیفہ نے آج مجھے بتایا کہ اصل (دین) کیا ہے اور ابتدائی مسلمانوں نے جنگ کیوں کی تھی؟ خلیفہ نے مجھ پر واضح کردیا ہے کہ دینی تعلیمات حکمت سے پُر ہیں۔

عیسائی تعلیمات کے مطابق تو ایک گال پر طمانچہ کھانے کے بعد دوسرا آگے کردینا چاہئے۔اس لئے میرا نہیں خیال کہ حضرت عیسیٰ پر خواہ کتنا بھی ظلم ہوتا وہ دفاعی جنگ کرنے کی اجازت دیتے۔لیکن اسلام کے نبی حضرت محمد ﷺ نے تیرہ سال تک مظالم برداشت کئے اور اس کے بعد قرآن کریم نے انہیں دفاعی جنگ کی اجازت دے دی۔اس سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ عیسائیت حد سے زیادہ پُرامن مذہب ہے لیکن دین انسانی فطرت سے مطابقت رکھنے والا مذہب ہے اور اس کی تعلیمات میں عیسائیت کی نسبت زیادہ حکمت نظر آتی ہے۔

میرا ذاتی خیال یہی ہے کہ ہر وقت مار کھانے کے لئے تیار رہنے میں کوئی حکمت نہیں۔ایک وقت ایسا آتا ہے جب انسان کو اپنا دفاع کرنا پڑتا ہے۔اگر کوئی مجھ پر ایک یا دو دفعہ حملہ کرے تو شاید میں اپنا دوسرا گال بھی پیش کردوں لیکن جب وہ مجھ پر تیسری بار حملہ آور ہوگا تو میں اس کے آگے کھڑا ہوجاؤں گا اور اپنا دفاع کروں گا اور بنیادی طور پر یہی دینی تعلیم ہے۔

ایک غیر از جماعت خاتون صائمہ صاحبہ نے کہا: میں نے اب تک کینیڈا میں جتنی بھی تقاریب میں شرکت کی ہے، ان میں سے آج کی تقریب سب سے زیادہ شاندار تھی۔آج کی یہ تقریب امن، برداشت، محبت اور وقار کا عکس پیش کررہی تھی۔کاش کہ (-) کونسل کے ممبران بھی اس تقریب میں شامل ہوتے تا کہ انہیں احمدیت کے بارہ میں پتہ چلتا اور

ان کا تعصب ختم ہوتا۔ خلیفہ کا ہر لفظ اپنے اندر عجیب شان رکھتا تھا۔

کیلگری پولیس کے ایک آفیسر Bob Richie نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

خلیفہ کا یہ خطاب نہایت دلچسپ تھا۔ خلیفہ نے بتایا کہ دین کس طرح ملٹی کلچرازم کو فروغ دیتا ہے۔ ایک عظیم ......لیڈر سے امن کا پیغام سن کر بہت ہی اچھا لگا۔ ہماری سوسائٹی میں اسی چیز کی ضرورت ہے۔ خلیفہ تمام لوگوں کو یکجا کر رہے ہیں اور بین المذاہب ڈائیلاگ کو فروغ دے رہے ہیں۔ خلیفہ کی باتیں سیدھی میرے دل کو جا کر لگیں بالخصوص جب انہوں نے عالمی تعلقات کے حوالہ سے بات کی اور بتایا کہ ان مسائل کا کیسے حل نکل سکتا ہے اور انہوں نے قرآن کریم کے حوالے دے کر ثابت کیا کہ (دین) امن کا مذہب ہے اور (-) کو ہر حال میں صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے کی تعلیم دی گئی۔ خواہ دوسرے فریق کی نیت خراب ہی کیوں نہ ہو۔

تقریب میں شامل ایک معمر دوست David Gaskin صاحب نے حضور انور کے خطاب کے حوالہ سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ تو صرف امن اور امن کا ہی پیغام تھا۔ خلیفہ نے یہ ثابت کردیا کہ (دین) سے خائف ہونا سراسر بیوقوفی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قرآن کسی قسم کے تشدد کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہمیں انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ خلیفہ نے یہ ثابت کردیا کہ 98 فیصد (-) اچھے لوگ ہیں اور دینی تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں مگر صرف 2 فیصد ایسے ہیں جو دینی تعلیمات کے خلاف کام کر رہے ہیں اور اس چیز کو صرف دین کے ساتھ جوڑا نہیں جاسکتا بلکہ ہر مذہب میں 2 فیصد کے قریب ایسے لوگ ہوتے ہیں جو دوسروں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ شمالی آئر لینڈ کی تاریخ کو دیکھ سکتے ہیں جہاں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ عیسائیوں نے کئی دہائیوں تک ایک دوسرے کی خونریزی کی۔ کیا وہ عیسائیت کا قصور تھا؟

خلیفہ کے الفاظ حکمت سے پُر تھے۔ مجھے خاص طور پر خلیفہ کی یہ بات بہت پسند آئی کہ سیاستدانوں کو تفریق ڈالنے کی بجائے لوگوں کو متحد کرنا چاہئے۔ خلیفہ نے جس جنگ کے حوالہ سے خبردار کیا میں اب اس پر ضرور غور کروں گا۔

کینیڈا کے Indigenous لوگوں کے ایک راہنما Jason Goodstriker نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے پہلے کبھی قرآن پڑھنے کا موقع نہیں ملا تھا اور جس طرح خلیفہ نے قرآن کریم کے حوالہ جات بتائے وہ مجھے بہت اچھے لگے۔ مجھے احساس ہوا کہ قرآن کریم تو دانائی اور حکمت کی کتاب ہے جو وہی تعلیمات دیتی ہے جو ہم نے اپنے بڑوں سے سیکھی ہے۔ گو کہ ہم لوگ دنیا کے ایک دوسرے حصہ سے ہیں لیکن ہم بھی وہی زبان بولتے ہیں جو آپ لوگ بولتے ہیں۔ یعنی امن کی زبان۔

کینیڈا کی indeenous کمیونٹی کے ایک ممبر Lee Crowchild نے کہا:

مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفہ وقت نے نہایت ایمانداری اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دین پر لگائے جانے والے اعتراض کہ دین دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے، کا مقابلہ کیا۔ مجھے یہ بھی بہت اچھا لگا کہ خلیفہ نے دینی صحیفہ سے حوالہ جات دے کر ثابت کیا کہ ایسے اعتراضات غلط ہیں۔

پھر خلیفہ نے جس طرح مغربی ممالک کو کہا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں ہتھیار مہیا کر رہے ہیں وہ بھی بالکل سچ ہے۔ خلیفہ نے اسلامی جنگوں کی حکمت بیان کرتے ہوئے ایک فقرہ کہا کہ To Stop Hand of Oppression یہ فقرہ مجھے بہت پسند آیا۔ میں اسے ہمیشہ یاد رکھوں گا۔

میں جانتا ہوں کہ آپ کے خلیفہ ظلم اور تشدد کا مطلب بڑی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے میں نے محسوس کیا کہ خلیفہ ہماری تکلیف کو بڑی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

ایک مہمان Anila Lee Yeun صاحبہ نے کہا:

مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفہ نے کینیڈا کے سابق وزیراعظم کے سامنے مغربی دنیا کو بتایا کہ انہیں انصاف کرنا چاہئے اور دنیا کے مسائل میں اپنے کردار پر غور کرنا چاہئے۔ خلیفہ وقت نے بالکل درست فرمایا کہ دنیا کے مسائل کا ذمہ دار کسی ایک فریق کو نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

کونسلر Shane Keating نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرا تعلق آئر لینڈ سے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ تنازعات کی بہت سی وجوہات ہیں اور صرف مذہبی تعلیمات کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ خاص طور پر جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلحہ کی تجارت کے حوالہ سے بات کی ہے کہ کس طرح یہ بہت ساری جنگوں کا باعث بن رہی ہے اور کتنی معصوم جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے، یہ بہت اہم بات ہے۔

Kelly صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

سچ بتاؤں تو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کس قدر اہم پروگرام میں شرکت کرنے جارہی ہوں۔ میں صرف اپنی دوست کو خوش کرنے آئی تھی لیکن میں بہت ہی خوش ہوں کہ میں آگئی۔ میں نے کبھی ایسا پروگرام نہیں دیکھا جس میں ہر طرف مثبت سوچ ہو اور جماعت احمدیہ کے امام کا پیغام بہت ہی اعلیٰ ہے۔ مجھ جیسے کم علم کو بھی یہ بات اچھی طرح سمجھ آگئی ہے کہ دین ایسا مذہب ہے جو ہر قوم، نسل اور مذہب کو خوش آمدید کہتا ہے۔ چنانچہ ہمیں ہرگز دین سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم (-) کو بہتر طور پر جاننے کی کوشش کریں۔

غیر مسلم سکالرز کے جو حوالہ جات پیش کئے گئے وہ مجھے بہت اچھے لگے ہیں کہ کس طرح انہوں نے اپنا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے اسلام کے پیغمبر کو امن پسند ثابت کیا ہے۔

Carmen صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ:

پُرحکمت اور آنکھیں کھول دینے والا پروگرام تھا۔ میں عموماً بہت باتیں کرتی ہوں لیکن مجھے الفاظ نہیں مل رہے کہ میں اپنے تاثرات بیان کرسکوں۔

خلیفہ نے مجھے بہت متاثر کیا ہے، جس طرح سب مہمانوں کو خوش آمدید کہا، سب کا شکریہ ادا کیا، یہ بہت دل موہ لینے والا انداز تھا۔ خلیفہ نے جو بہت ہی پُرحکمت خطاب کیا اور بتایا کہ......کی طرف سے بھی غلطیاں ہو رہی ہیں اور اسی طرح غیر مسلم دنیا سے بھی غلطیاں ہو رہی ہیں اور یہ کہ ہمیں ایک دوسرے کی غلطیوں سے سیکھنا چاہئے نہ کہ ایک دوسرے پر الزام لگائیں۔ خلیفہ نے بتایا کہ کس طرح مسلمانوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ جنگ کریں اور جنگ کے دوران بھی انہوں نے معصوم لوگوں مثلاً مذہبی علماء یا معصوم خواتین اور بچوں پر حملہ نہیں کیا اور یہ بھی بیان کیا کہ کس طرح اقوام متحدہ کو جس طرح انسانیت کی حفاظت کرنی چاہئے تھی، وہ نہیں کر رہی۔ یہ باتیں بہت متاثر کن تھیں۔

Bryan Littlechief صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

جس طرح خلیفۃ المسیح نے امن کے قیام پر اپنے خطاب کو مرکوز رکھا، یہ بہت ہی اچھا انداز تھا۔ میں دین کے بارے میں بہت کم جانتا تھا، ڈرتا تھا اور میڈیا میں منفی کوریج کی وجہ سے مخمصے کا شکار تھا۔ میں سوچا کرتا تھا کہ کیا قرآن واقعی فساد کی تعلیم دیتا ہے؟ آج بالآخر مجھے اپنے سوالات کا جواب مل گیا ہے۔ خلیفہ نے قرآن کریم کے حوالے پیش کئے اور ثابت کیا ہے کہ دین امن کا مذہب ہے۔ پہلے میں جب بھی سفر کے دوران کسی مشرق وسطیٰ سے تعلق رکھنے والے فرد سے ملتا تو ڈرتا تھا کہ وہ دہشت گرد حملہ نہ کردے، لیکن مجھے آج معلوم ہوا ہے کہ دینی تعلیم سے خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خلیفہ نے جو پیغام دیا ہے، ہمیں اس پیغام کی بہت ضرورت ہے، کیونکہ دنیا میں بہت فساد پیدا ہوچکے ہیں۔ خلیفہ نے سب کو بتایا کہ ہمیں نفرت کا مقابلہ ہمدردی اور پیار سے کرنا ہے۔ خلیفہ بہت روحانی شخصیت ہیں۔

Ehab Ali صاحب بیان کرتے ہیں:

میں غیر مسلم ہوں اور یہ پہلا موقع ہے کہ میں احمدیوں کے کسی پروگرام میں شرکت کر رہا ہوں۔ مجھے آپ کے خلیفہ کی باتیں سن کر اور انہیں دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہاں صرف احمدیوں کا دفاع کرنے نہیں بلکہ تمام......کا دفاع کرنے آئے ہیں، دین کی تعلیمات کا دفاع کرنے آئے ہیں۔ لہٰذا یہ تمام......کے لئے خدمت ہے اور اس کے لئے میں خلیفہ کا احسان مند ہوں۔

خاص کر جس طرح خلیفہ کے قرآن کریم کی تعلیمات پیش کر کے ہمارے مذہب کا دفاع کیا ہے، یہ بہت ہی متاثر کن ہے، کیونکہ یہی کتاب ہماری مستند ترین کتاب ہے۔ آج مجھے قرآن کریم کی بہت سی آیات کی بہتر انداز میں سمجھ آئی ہے اور میں نے سیکھا ہے کہ یہ آیات کس طرح پیش کرنی ہیں۔ آپ کو ایسے پروگرام دنیا کے تمام حصوں میں کرنے چاہئیں۔

Bravinder Singh Sahota صاحب بیان کرتے ہیں:

میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ مرزا مسرور احمد بہت ہی مخلص رہنما ہیں جو دنیا کے تنازعات کو کلیۃً ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس حوالہ سے ان کے الفاظ سچائی پر مبنی ہیں اور دنیا کی موجودہ صورتحال کی اہم ترین ضرورت ہیں۔

دنیا میں بہت بے چینی ہے کہ اسلام پُرامن مذہب ہے یا انتہاء پسندی کو فروغ دیتا ہے؟ اور کسی ایسی شخصیت کی ضرورت تھی، جو ان سوالات کے جواب دے اور دنیا کو حقیقت بتائے۔ تمام عالم (-) میں خلیفہ کے علاوہ کوئی بھی ان سوالات کے جواب دینے کو تیار نہیں۔ آپ نے نہایت وضاحت کے ساتھ بتایا کہ اسلام شدت پسندی کو فروغ نہیں دیتا بلکہ رسول کریم ﷺ نے زندگی بھر جھگڑے سے اجتناب کیا اور جب ظلم کی انتہاء ہوگئی تو اس وقت دفاع کے طور پر جنگ کی۔ مجھے اب دین کی اصل تعلیمات سے آگاہی حاصل ہوئی ہے اور خلیفہ جیسی عظیم شخصیت کو دنیا بھر میں قیام امن کے لئے کوششیں کرتے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ جس طرح آپ نے انتہاء پسندوں کی کھل کر مذمت کی ہے۔ خلیفہ کے الفاظ نہایت سیدھے سادے لیکن جرأت اور حکمت سے بھرے ہوئے ہیں۔

کیلگری میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگراموں کی غیر معمولی کوریج ہوئی اور لکھوکھہا لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

کیلگری میں میڈیا کوریج

کیلگری میں دو مختلف پروگراموں کے ذریعہ میڈیا میں وسیع پیمانے پر کوریج ہوئی۔

پیس سمپوزیم میں درج ذیل میڈیا اداروں نے شمولیت کی اور کوریج دی۔

1۔ CBC News

2۔ Global News

3۔ News Talk 770 ریڈیو سٹیشن

4۔ اس کے علاوہ 7 دیگر ریڈیو سٹیشنز نے بھی کوریج کی۔

اس طرح پیس سمپوزیم کی کوریج کے ذریعہ

مجموعی طور پر 1.5 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔

پیس سمپوزیم کے علاوہ کیلگری میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک انٹرویو بھی ہوا اور ایک پریس کانفرنس کا بھی انعقاد ہوا جس میں درج ذیل میڈیا کے نمائندگان شامل ہوئے۔

اور پریس کانفرنس میں درج ذیل میڈیا سے تعلق رکھنے والے جرنلسٹس نے شرکت کی۔

1. Canadian Press
2. The Calgary Herald
3. The Calgary Sun
4. Metro News
5. CBC News Calgary
6. CTV News Calgary
7. Global News
8. City TV
9. Radio Canada
10. CBC Radio Calgary
11. AM 660 News
12. RED FM

علاوہ ازیں 660 نیوز ریڈیو اور City TV کے نمائندہ نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

اسی طرح کیلگری میں اس انٹرویو اور پریس کانفرنس کے ذریعہ مجموعی طور پر 5 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

12 نومبر 2016ء

﴿حصہ اول﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس اور خاکسار عبدالماجد طاہر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی اور مختلف امور اور معاملات پر حضور انور نے ہدایات عطا فرمائیں۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج کے اس سیشن میں 53 خاندانوں کے 225 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان فیملیز کا تعلق درج ذیل چار جماعتوں سے تھا۔ ایڈمنٹن (Edmonton)، Lloydminister، Fort McMurray، Vancouver

ایڈمنٹن سے آنے والی فیملیز 325 کلومیٹر، لائیڈ منسٹر سے آنے والی فیملیز 570 کلومیٹر، Fort McMurray سے آنے والی 780 کلومیٹر اور وینکوور (Vancouver) سے آنے والی فیملیز 950 کلومیٹر کا طویل فاصلہ طے کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے (بیت) میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نکاحوں کا اعلان

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

عزیزہ عدیلہ نعیم چوہدری بنت مکرم نعیم بشیر چوہدری صاحب کا نکاح عزیزم ریحان احمد وحید ابن مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی انچارج ہالینڈ کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ فریحہ مومن صاحبہ بنت مکرم عبدالشاد مومن صاحب کا نکاح عزیزم عادل محمد ابن مکرم ادریس محمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ افشاں محمود چوہدری بنت مکرم خالد محمود چوہدری صاحب کا نکاح عزیزم آصف احمد ابن مکرم مصباح الدین احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ سارہ ملک بنت مکرم شکر اللہ ملک صاحب کا نکاح عزیزم مصور احمد ابن مکرم سرفراز خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ عائشہ منور صاحبہ بنت مکرم منور احمد صاحب کا نکاح عزیزم فہد اقبال چٹھہ ابن مکرم اقبال احمد چٹھہ کے ساتھ طے پایا۔

ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے فرمایا:

یہ نکاح جو میں نے اعلان کئے ہیں یا تو دونوں واقف نو ہیں یا ایک فریق ان میں سے واقف نو ہے۔ عموماً جیسے یہ آیات تلاوت کی جاتی ہیں ان میں سے ہر نئے شادی کرنے والے جوڑے کے لئے یہ ہدایت ہے کہ ایک دوسرے کے رشتے کا خیال رکھو۔ ایک دوسرے پر اپنا اعتماد بحال کرو، ہمیشہ سچائی پر قائم رہو اور اپنے کل کو بھی دیکھو کیسی ہے؟ پس یہ باتیں ہر قائم ہونے والے رشتہ کو یاد رکھنی چاہئیں۔ اگر اعتماد قائم کریں گے تو رشتے قائم رہنے والے ہوں گے۔ جو سچائی پر قائم ہوں گے اور قول سدید سچائی ہے۔ کوئی بات ایک دوسرے سے چھپانی نہیں ہے۔ رحمی رشتے ہیں، لڑکے کو اپنی ہونے والی بیوی یا بیوی کے رحمی رشتوں کا خیال رکھنا ہوگا۔ ان کا ادب و احترام کرنا ہوگا اور لڑکی کو بھی اپنے سسرالی رشتوں کا ادب و احترام کرنا ہوگا۔ تب ہی رشتے قائم رہتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف دنیا پر نظر نہ رکھو بلکہ اپنی کل کو بھی دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حساب لینا ہے۔ ہمیشہ اس دنیا میں نہیں رہنا۔ آگے کی بھی زندگی ہے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے آئندہ کی زندگی کا خیال رکھو اور تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی آئندہ نسلوں اور بچوں کی کل کو سنوارو۔ ان کو دین پر قائم کرو۔ ان کو دنیاوی تعلیم و تربیت کے ساتھ دینی تعلیم و تربیت بھی دو تب ہی کامیاب شادیاں ہوں گی اور آئندہ نسلیں بھی کامیابی سے پروان چڑھیں گی۔ جو دین کی خادم ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو دنیاوی نعمتیں بھی عطا فرمائے گا۔ پس ہر قائم ہونے والے رشتہ کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ کرے کہ ان خاندانوں میں قائم ہونے والے یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بجکر پچاس منٹ پر اپنے دفتر تشریف لائے اور مدرسہ حفظ القرآن میں تعلیم حاصل کرنے والے ایک طالب علم عزیزم ناصف مبشر سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔

حضور انور کے ساتھ تصویر کی سعادت

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کی لابی میں تشریف لے آئے جہاں کیلگری ریجن کی مجالس عاملہ اور جماعتی عہدیداران اور کارکنان نے درج ذیل تیرہ گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مجلس عاملہ جماعت Edmonton ویسٹ
مجلس عاملہ جماعت Edmonton ایسٹ
مجلس عاملہ جماعت وینکوور (Vancouver) اور صدران حلقہ
مجلس عاملہ جماعت کیلگری اور صدران حلقہ
مجلس عاملہ انصار اللہ ایڈمنٹن ایسٹ
مجلس عاملہ انصار اللہ ایڈمنٹن ویسٹ
مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کیلگری ریجن
مجلس عاملہ انصار اللہ کیلگری ریجن
مجلس عاملہ جماعت Airedrie
مجلس عاملہ جماعت Chestemere
مجلس عاملہ جماعت Fort McMurray
Calgary Tour Team
کیلگری قافلہ ڈرائیورز + حفاظت خاص ٹیم

واقفات نو کی کلاس

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں چھ بجکر بیس منٹ پر واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ فائزہ فاروق صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ ثمینہ جاوید صاحبہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ ساجحہ صدف صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی کہ آنحضرت ﷺ نے ایک بار فرمایا ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

بعد ازاں عزیزہ سدرہ صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

صوفیا نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا ازسرنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرما دے گا۔ کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا۔

اس کے بعد عزیزہ عائشہ صدف صاحبہ نے درج ذیل نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

خلیفہ کے ہم ہیں خلیفہ ہمارا
وہ دل ہے ہمارا آقا ہمارا

بعد ازاں عزیزہ فائزہ ماہم، ماریہ عثمان اور مہوش آفتاب نے درج ذیل عنوان پر ایک پریزینٹیشن دی۔

خلافت احمدیہ اور افراد جماعت کے درمیان محبت، ایک بے مثال روحانی تعلق۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆.........☆.........☆

محترم محمد اکبر افضل صاحب

جامعہ احمدیہ احمد نگر اور ہمارے اساتذہ کرام کے ساتھ روح پرور یادیں

1949ء میں خاکسار مڈل پاس کر کے احمد نگر میں اپنے ایک عزیز رشتہ دار محترم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی کے ہاں کچھ عرصہ کے لئے قیام پذیر تھا۔ گھر سے دور ہونے کی وجہ سے ایک اداسی کی کیفیت تھی اور وہاں دل بالکل نہیں لگتا تھا اور واپس جانے کے لئے دل بے چین رہتا تھا لیکن محترم قریشی صاحب نے کمال شفقت اور محبت کے ساتھ ہمیشہ خاکسار کا بہت خیال رکھا، تسلی دی اور مجھے جامعہ احمدیہ میں داخل ہو کر دینی تعلیم حاصل کر کے جماعت کی خدمت کرنے کا نہ صرف مشورہ دیا بلکہ مجھ کو جامعہ احمدیہ احمد نگر کی پہلی کلاس میں داخل بھی کروادیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر اپنے بیشمار افضال نازل فرمائے۔ آمین

اس وقت جن محترم اور بزرگ اساتذہ کرام سے ہمیں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی ان میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب (جو کہ اس زمانے میں جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے) کی شفقتوں اور محبتوں سے ہمیں بہت حصہ ملا۔ ان کے ساتھ ساتھ محترم مولانا ظہور حسین صاحب بخارا، محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، محترم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی، محترم ارجمند خان صاحب، محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب بنگالی، محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب، محترم عطاء الرحمان طالب صاحب، محترم صاحبزادہ ابوالحسن قدسی صاحب، محترم چوہدری غلام حیدر صاحب، مکرم حافظ شفیق احمد صاحب اور محترم ملک سیف الرحمان صاحب جیسی بزرگ اور نابغۂ روزگار شخصیات سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ ان سب نے ہمیشہ بڑی شفقت اور محبت کے ساتھ ہماری تعلیم و تربیت کی۔

ان دنوں ہم طلباء جامعہ احمدیہ احمد نگر سے ربوہ جا کر بیت المبارک میں جو کہ ابھی نئی نئی تعمیر ہوئی تھی کی تقریب میں بھی شامل ہوئے اور جمعہ کی نماز کے لئے بھی ہر جمعہ وہاں پر آتے تھے اور جامعہ کی انتظامیہ کی ہدایت کے مطابق پہلی صف میں بیٹھا کرتے تھے۔ دوران تعلیم ایک دفعہ سرگودھا کمپنی باغ میں ایک جلسہ ہوا یہ نومبر 1949ء کی بات ہے جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کرام اور طلباء وہاں موجود تھے سیدنا حضرت مصلح موعود نے اس موقع پر تقریر فرمائی تھی اور سب حاضرین نے بہت توجہ کے ساتھ آپ کا خطاب سنا تھا۔ اس کے بعد حضور انور بھیرہ تشریف لے گئے وہاں پر بھی بیت الاحمدیہ میں حضور نے پُر معارف خطاب فرمایا۔ اس موقع پر بھی جامعہ احمدیہ کے طلباء موجود تھے۔ خاکسار اور دیگر طلباء جامعہ احمدیہ نے وہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا آبائی گھر بھی دیکھا۔ 1954ء میں جامعہ کے 12 طلباء نے لاہور جا کر پنجاب یونیورسٹی میں مولوی فاضل کا امتحان دیا اور خدا کے فضل سے سب دوست کامیاب ہوئے۔ خاکسار بھی اللہ کے فضل و کرم سے ان میں شامل تھا۔

جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران کا ایک واقعہ کبھی ذہن سے محو نہیں ہوسکتا۔ ان دنوں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل ہوا کرتے تھے ہم چند طلباء نے جو کہ ان دنوں جامعہ کی تیسری کلاس کا امتحان دے رہے تھے۔ آپ سے درخواست کی کہ ہم کو چوتھی کلاس کا امتحان بھی دینے دیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر تم تیسری جماعت میں 70 فیصد نمبر لو تو چوتھی کا امتحان دے سکتے ہو۔ تو ہم چار طلباء جن میں خاکسار کے علاوہ مکرم احمد صادق بنگالی صاحب، مکرم اقبال احمد غضنفر صاحب اور مکرم بشیر احمد قمر صاحب تھے جنہوں نے تیسری جماعت میں 75 فیصد نمبرز حاصل کر لئے۔ چنانچہ حضرت مولانا نے حسب وعدہ ہم کو چوتھی جماعت کا امتحان بھی دینے کی اجازت دے دی اور ہم چاروں خدا کے فضل سے اسی سال امتحان پاس کر کے پانچویں جماعت یعنی اولیٰ میں آ گئے۔

پھر ہماری جامعۃ المبشرین کی کلاسز مکرم سیٹھ اللہ جوایا صاحب کی کوٹھی میں جاری ہوگئیں جو کہ موجودہ جامعہ احمدیہ کے سامنے دارالبرکات میں تھی۔ وہیں پر ہم نے 1956ء میں جامعۃ المبشرین سے شاہد کلاس پاس کی۔

حضرت مصلح موعود جب علاج کے بعد بیرون ملک سے ربوہ واپس تشریف لائے تو ایک موقعہ پر آپ کی معیت میں دریائے چناب پر پکنک میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس میں ربوہ کے کچھ بزرگ رفقاء حضرت مسیح موعود بھی شامل تھے ان کے علاوہ جامعہ کے کچھ طلباء بھی۔ حضور انور کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم بھی اپنے سٹاف کے ساتھ وہاں پر موجود تھے اور ان کی کوشش تھی کہ حضور انور کو خوش رکھا جائے۔ چنانچہ آپ کے ایما پر خاکسار نے مکرم محمد عثمان چینی صاحب کے لب ولہجہ اور ان کے مخصوص انداز میں ایک لطیفہ سنایا جس پر حضور انور بہت خوش ہوئے اور مسکرا دیئے اور حضور انور کو خوش دیکھ کر وہاں پر موجود سب افراد کے چہرے بھی خوشی سے کھل اٹھے۔

خاکسار کو زمانہ طالب علمی کے دوران بیت المبارک ربوہ میں ایک عرصہ تک نداء دینے کا اعزاز اور شرف حاصل رہا۔ ہوا یوں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک دفعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین کو ارشاد فرمایا کہ بیت المبارک میں نداء کے لئے جامعہ احمدیہ میں سے کوئی طالب علم تیار کیا جائے جو کہ اچھی نداء دیا کرے۔ چنانچہ محترم مولانا صاحب نے طلباء کو اس طرف ترغیب دلائی۔ چنانچہ یہ سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی اور کچھ دنوں کی پریکٹس کے بعد خاکسار کو بیت المبارک میں باقاعدہ نداء کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ خاکسار نے اپنی پہلی نداء حضور انور کے خطبہ جمعہ سے پہلے دی پھر اس کے بعد کئی سال تک نداء دینے کی توفیق ملتی رہی۔ انہی دنوں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے خاکسار کا ایک مضمون ''نداء کی برکات اور حکمت'' کے موضوع پر روزنامہ الفضل میں شائع کروایا۔

1957ء میں خاکسار نے شاہد کا امتحان پاس کیا ان دنوں حضور انور کے بامحاورہ ترجمہ کا آخری حصہ شائع ہو رہا تھا اور اس کی نگرانی مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کر رہے تھے۔ انہوں نے تین طلباء جن میں خاکسار بھی شامل تھا کی ڈیوٹی پروف ریڈنگ کے لئے لگائی۔ ان دنوں حضرت مصلح موعود نخلہ جو کہ جابہ ضلع سرگودھا میں ہے تشریف لائے ہوئے تھے وہیں پر ہم کو خدمت کی توفیق میسر آئی۔

ن۔حمید

میری پیاری پھوپھو جمیلہ بیگم صاحبہ

میری پیاری پھوپھو جان کا نام جمیلہ بیگم تھا۔ وہ پیدائشی احمدی تھیں نیز حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت مولا بخش صاحب کی بہو تھیں۔ 10 دسمبر 2014ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں تقریباً 73 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

آپ میری پھوپھی بھی تھیں اور ساس بھی تھیں، لیکن مجھے ہمیشہ وہ اپنی ماں جیسی لگتی تھیں۔ انہوں نے اپنی اولاد کی بہت اچھی تربیت کی اور مشکل حالات میں بہت صبر سے کام لیا۔ تقسیم ہند کے وقت ان کی عمر تقریباً پانچ برس تھی۔ بہت ہی نیک اور پیار کرنے والی خاتون تھیں۔ خاص طور پر اپنی بہوؤں کا بہت خیال رکھتیں کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ جب کوئی معاملہ درپیش ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کی جگہ اپنی بہوؤں کی طرفداری کی۔ اپنی اولاد کی خاطر بہت دعا گو تھیں یہ ان کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ ان کی اولاد ایک کامیاب زندگی گزار رہی ہے۔

پھوپھو جان غریبوں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ اگر کوئی انہیں اپنی تکلیف بتاتا تو ایسے محسوس کرتیں کہ گویا ان کی اپنی تکلیف ہے۔ خدا کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرتی تھیں۔ جیب خرچ کے طور پر جو ملتا وہ سب کا سب غریبوں میں تقسیم کر دیتی تھیں۔ آپ خاص طور پر نماز کی پابند تھیں اور باقاعدگی کے ساتھ تلاوت قرآن پاک کیا کرتی تھیں۔ قرآن پاک صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کا اتنا شوق تھا کہ بچپن میں بعض مجبوریوں کے باعث قرآن کا تلفظ نہ سیکھ سکیں تو 60 سال کی عمر میں آ کر قرآن کا صحیح تلفظ بھی سیکھ لیا۔ سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق رمضان کے مہینے میں خاص طور پر صدقہ اور خیرات کا اہتمام کرتی تھیں۔ کوئی بھی سوالی آتا تو اسے خالی ہاتھ واپس نہیں جانے دیتی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سننے کا خاص اہتمام کرتی تھیں۔ خطبہ بالکل خاموشی اور توجہ کے ساتھ اور ٹیلی ویژن کے قریب بیٹھ کر سنا کرتی تھیں۔ پھوپھو جان بے انتہاء خوبیوں کی مالک تھیں۔ بہت زیادہ دعا گو اور کثرت کے ساتھ درود شریف کا ورد کرنے والی تھیں۔ چندہ جات باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتی تھیں۔ واقفین زندگی کے ساتھ بھی آپ کو گہرا لگاؤ تھا۔ محض اللہ کے فضل سے آپ کو وصیت کرنے کی بھی توفیق ملی اور بعدازاں بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ ہمیشہ دعا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو کسی کا محتاج نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش پوری کی اور 2 دن ہسپتال میں رہ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

وفات سے چند دن قبل ہی انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ کاش پیارے امام ان کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان کی نماز جنازہ غائب مورخہ 3 جنوری 2015ء کو قبل از نماز ظہر و عصر بیت الفضل لندن میں پڑھائی۔ جس کا اعلان روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 12 جنوری 2015ء میں شائع ہوا۔

پھوپھو جان کی اشد خواہش تھی کہ ان کا کوئی پوتا حافظ قرآن بنے۔ چنانچہ آپ کی اس دیرینہ خواہش کے پیش نظر آپ کا ایک پوتا اطہر احمد ابن شیخ حمید اللہ صاحب محض اللہ کے فضل سے مدرسۃ الحفظ میں قرآن حفظ کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے صحیح رنگ میں باعمل حافظ قرآن بنائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پھوپھو جان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ (آمین ثم آمین)

37 آخر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

کلاس واقفات نو و واقفین نو، تقریب آمین، کینیڈا سے روانگی کے الوداعی لمحات اور بیت فضل لندن میں ورود مسعود

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

12 نومبر 2016ء

﴿حصہ دوم آخر﴾

واقفات نو کی کلاس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو سے دریافت فرمایا کہ حضور انور نے جلسہ کینیڈا کے موقع پر جو عورتوں سے خطاب فرمایا تھا اس کے پوائنٹس کسی کو یاد ہیں؟ آپ لوگ یہاں سے مہنگا ٹکٹ خرید کر جلسہ میں گئی تھیں تو کچھ تو یاد ہونا چاہئے۔

اس پر ایک واقفہ نو نے عرض کیا:

حضور نے فرمایا تھا کہ اگر ہر عورت اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والی ہو تو وہ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے والی بھی ہوتی ہے۔ جب کوئی عورت اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرے گی تو ہر لڑکا اچھا بیٹا، اچھا باپ اور اچھا خاوند ہوگا۔ اسی طرح ہر لڑکی اچھی بیٹی، اچھی بہو، اچھی ساس، اچھی نند بنے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور اس طرح پھر امن قائم ہو جائے گا۔ گھروں کے اندر جھگڑے نہیں ہوں گے۔

اس کے بعد ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور انور کی سب سے پسندیدہ Sushi کون سی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے کبھی نام نہیں دیکھے لیکن سوشی کی تقریباً ساری قسمیں ہی کھا لیتا ہوں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میاں بیوی کے رشتہ میں Privacy کی کیا حدود ہیں؟ چوری چھپے ایک دوسرے کی باتیں سننا اور ایک دوسرے کی چیزوں کی تلاشی لینا وغیرہ ٹھیک ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ چیزیں غلط ہیں۔ اصل چیز اعتماد ہے۔ نکاح کے خطبہ میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں دوسری یا تیسری ہدایت یہ ہے کہ سچائی پر قائم رہو۔ سچائی سے مراد قول سدید ہے یعنی ایسا قول جس میں کسی بھی قسم کی بات کو Twist کرنے والی چیز نہ ہو۔ اگر قول سدید آجائے تو پھر کسی قسم کا کوئی تجسس نہیں رہتا اور نہ ہی کسی کی تلاشی لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ویسے بھی اگر رشتوں کے درمیان اعتماد نہیں ہے تو رشتے قائم نہیں رہ سکتے۔ میاں بیوی کا رشتہ اعتماد کا رشتہ ہوتا ہے۔ ایک دوسرے پر Confidence ہونا چاہئے۔ اصل چیز ہی اعتماد ہے اور اگر دونوں طرف سے اس کا خیال رکھا جارہا ہو تو پھر سب ٹھیک ہے۔ تلاشی لینے یا اس قسم کی چیزیں اسی وقت پیدا ہوتی ہیں جب اعتماد نہ رہے اور جب رشتوں میں اعتماد نہ رہے تو پھر دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میں اکثر جوڑوں کو ہمیشہ کہا کرتا ہوں تم میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے اپنی آنکھ اور زبان اور کان بند کرلو۔ اگر تمہیں کوئی خیال بھی آئے تو تم نے دوسرے کی برائیاں نہیں تلاش کرنی۔ اگر برا خیال ذہن میں آئے تو اپنی آنکھ بند کرلو اور اچھائی دیکھنے کے لئے آنکھ کھول لو۔ اگر تمہیں اپنے خاوند کی کوئی بات بری لگے اور تم اس پر کوئی Comment کرنا چاہتی ہو تو بہتر ہے خاموش ہو جاؤ۔ اسی طرح اگر میاں بھی خاموش ہو جائے تو بہتر ہے۔ اگر کوئی اچھی بات ہو تو دونوں ایک دوسرے کی اچھی باتوں کو Appreciate کرو اور ان کی تعریف کرو۔ بعض دفعہ لوگ کسی بری بات کو بڑھا چڑھا کر آگے بیان کرتے ہیں۔ اگر کوئی تمہارے خاوند کے خلاف ایسی بات کرے جس کے ذریعہ وہ تمہیں تمہارے خاوند کے خلاف کر رہا ہو تو ایسی صورت میں کان بند کرلو اور اسے کہہ دو کہ میں یہ بات نہیں سنوں گی۔ اسی طرح اگر کوئی خاوند سے اس کی بیوی کے بارہ میں بات کرے تو اسے نہیں سننی چاہئے۔

اس کے بعد ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ کتنی مرتبہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے تو مختلف وقتوں میں اپنے کاموں کے لئے کئی مرتبہ قرآن شریف کو دیکھنا پڑتا ہے۔ لیکن صبح میں کم از کم آٹھ نو رکوع ضرور پڑھ لیتا ہوں۔ فجر کی نماز سے پہلے بھی اور فجر کی نماز کے بعد بھی۔

اس کے بعد ایک واقفہ نو نے پوچھا کہ اگر تیسری جنگ عظیم ہوتی ہے تو اس کے کینیڈا پر کیا اثرات ہوں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا اثر تو ساری دنیا پر ہوگا۔ ظاہر ہے کینیڈا بھی اس میں Involved ہوگا۔ آجکل تم لوگ جو Poppy لگائے پھرتے ہو یہ اسی وجہ سے ہے کہ دوسری جنگ عظیم میں کینیڈا کے کئی ہزار آدمی مارے گئے تھے حالانکہ کینیڈا براہ راست اس میں Involve نہیں تھا۔ تو اب جو جنگ ہوگی اس میں سارے ملک Involved ہیں۔ آپ لوگوں نے عراق میں بھی فوجی بھیجے۔ پھر سعودی عرب سے جو اسلحہ کی Deal ہوئی ہے اس میں بھی کینیڈا نے کئی بلین ڈالر کے ہتھیار اور Ammunition بھیجا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس میں کینیڈا ابھی Involved ہے۔ کینیڈا چاہے جتنا بھی دور ہے لیکن جنگ کا کچھ نہ کچھ اثر تو اس پر بھی ہوگا۔ لیکن یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو عقل دے اور کوئی بھی ملک ایٹم بم کا استعمال نہ کرے۔ ورنہ اگلی نسلیں Crippled ہو جائیں گی جو بڑی خطرناک چیز ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں بہت چھوٹی تھی جب ہماری فیملی ملاقات ہوئی تھی۔ دوبارہ ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب ماشاء اللہ جماعت اتنی بڑھ گئی ہے۔ تم نے تو چھوٹی عمر میں ملاقات کرلی تھی لیکن بہت سارے لوگ ہیں جنہوں نے کبھی بھی نہیں کی۔ ان کو بہرحال پہلے چانس ملے گا۔

اس کے بعد ایک واقفہ نو نے عرض کیا کہ میں وقف نو کی تحریک میں شامل ہوں اور ایک مربی کی بیوی بھی ہوں۔ اس لئے مجھ پر نفس کا جہاد لازم ہے۔ لیکن بعض اوقات ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ نفسانی خواہشات کو دبانے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی وہ خواہشات غالب ہو جاتی ہیں۔ تو ایسا کیا کرنا چاہئے کہ ہم آسانی سے ان خواہشات کو دبا سکیں تاکہ وہ ہم پہ غالب نہ آئیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ ہر وقت یاد رہنا چاہئے۔ پھر ہر وقت ذہن میں رکھو کہ تم نے وقف کیا ہوا ہے۔ واقف زندگی کی بیوی بھی وقف ہوتی ہے۔ تم تو واقفہ نو بھی ہو اس لئے تمہارا تو دوہرا وقف ہے۔ ایک واقفہ نو کی حیثیت سے وقف اور دوسرا واقف زندگی کی بیوی کی حیثیت سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر اگر ایسی خواہشات آتی ہیں جو دنیاوی قسم کی ہوں جیسے فلاں کے پاس پیسہ ہے اور ہمارے پاس نہیں ہے۔ فلاں تو فلاں چیز خرید سکتا ہے اور ہم نہیں خرید سکتے۔ فلاں بڑے گھر میں رہتا ہے اور میں چھوٹے گھر میں رہتی ہوں۔ اس طرح بہت ساری خواہشات ہوتی ہیں تو اس وقت استغفار پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔ استغفار کشائش پیدا کر دیتا ہے اور دوسرا قناعت بھی پیدا کر دیتا ہے۔ یہ میں اپنے تجربہ سے کہہ رہا ہوں۔ میں گھانا میں رہا ہوں اور وہاں جیسے حالات کہیں بھی نہیں تھے۔ تم لوگوں کا الاؤنس تو مہینہ چل جاتا ہے لیکن ہمارا الاؤنس پندرہ دنوں میں ختم ہو جاتا تھا۔ پھر ہمیں پتا ہے ہم کس طرح گزارا کرتے تھے۔ میں نے کبھی کہیں سے پیسے نہیں منگوائے۔ نہ گھر سے اور نہ کہیں اور سے۔ جس طرح بھی ہوا گزارا کرلیا اور میری بیوی بچوں نے بھی ساتھ دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تو پہلی چیز یہی ہے کہ اس قسم کے خیال ہی نہیں آنے چاہئیں۔ ہمیشہ یہ ذہن میں رکھو کہ میں نے وقف کیا ہے اور واقف زندگی تو سپاہی ہوتا ہے۔ جب کوئی سپاہ یا فوجی میدان جنگ میں جاتا ہے تو یہ نہیں سوچتا کہ لوگ تو گھروں میں آرام کر رہے ہیں اور میں یہاں گولی کے سامنے کھڑا ہوں اور لڑائی کر رہا ہوں اور مجھے گولی بھی لگ سکتی ہے اور میں مر بھی سکتا ہوں۔ پس اسی طرح واقف زندگی کو بھی نہیں سوچنا چاہئے اور اس کا سب سے بڑا ہتھیار یہ ہے کہ نمازوں اور عبادتوں کے علاوہ استغفار کیا کرے۔ جب بھی اس قسم کے خیالات آئیں تو استغفار شروع کردو۔ اس سے حالات بھی بہتر ہو جاتے ہیں اور قناعت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ کیا حضور انور Climate Change پہ Believe کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ساری دنیا کا Climate Change تو ہو رہا ہے لیکن یہ Cllimate Change اتنا خطرناک نہیں جتنا یہ Extremists اور Terrorists خطرناک ہو گئے ہیں۔

اب جب دنیا کی آبادی بڑھتی ہے تو لوگ Deforestation کرتے ہیں یعنی جنگل کاٹتے ہیں۔ یہاں کیلگری میں بھی بہت ساری نئی Development ہو گئی ہے کیونکہ لوگوں کی آبادی بڑھ رہی ہے۔ آبادی بڑھنے کی وجہ سے صرف درخت نہیں کٹ رہے بلکہ کاریں بھی زیادہ چل رہی ہیں جس کی وجہ سے کاربن Emission زیادہ ہوتی ہے۔ پھر آپ لوگوں کے گھروں میں گیس چلتی ہے وہ بھی ماحول کو Pollute کر رہی ہے۔ تو یہ ساری چیزیں Climate پر اثر تو ڈال رہی ہیں اور خطرناک بھی ہیں لیکن اتنی خطرناک نہیں جتنے Terrorist خطرناک ہیں۔

ایک واقفہ نو نے عرض کیا کہ جتنی بھی شادی شدہ واقفات ہیں آپ ان کے لئے کچھ نصیحت فرمائیں کہ وہ کس طرح اپنی گھریلو ذمہ داریوں اور اپنے وقف میں Balance Create کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو تو واقفین زندگی کی بیویاں ہیں وہ تو خود بھی وقف ہیں۔ دوسرا میاں بیوی کے تعلقات کی بات ہے تو میں نے اس کی نصیحت کر دی ہے۔ تیسری بات یہ کہ جو واقفات نو غیر واقفین نو کی بیویاں ہیں انہیں کیا کرنا چاہئے؟ تو اس حوالہ سے یاد رکھیں کہ چاہے آپ کی شادی واقف نو سے ہوئی ہے یا کسی ایسے آدمی سے جو دنیا کے کام کر رہا ہے آپ کو ہمیشہ یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم وقف نو ہیں اور ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ یہ تو ایک عام احمدی کے

لئے بیعت کا تقاضا ہے کہ اس نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ اس لئے اگر کوئی دینی کام ملتا ہے تو اس کو کرنا چاہئے۔ اگر کوئی نہیں ملتا تو خود راستے Explore کریں کہ ہم کس طرح دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ آپ اب پڑھی لکھی ہیں تو اخباروں میں Article لکھیں۔ (دین) کے متعلق لوگوں کے جو شکوک ہیں انہیں ختم کریں۔ جماعتی رسالوں میں Article لکھیں۔ اپنے رسالوں میں تربیت کے بارہ میں مضمون لکھیں۔ (دین حق) کے بارے میں دنیا کو بتائیں۔ اگر وقت ہو تو لٹریچر تقسیم کریں۔ اپنے دوستوں کا دائرہ بڑھائیں اور ان کو (دین) کے بارے میں بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

باقی گھر کے کام کرنے کے علاوہ گھر میں بیٹھ کر اپنا دینی علم بڑھاتی رہیں۔ لیکن یہ نہیں کرنا کہ خاوند گھر آئے تو کھانا بھی نہ پکا ہو۔ بچے سکول سے آئیں تو ان کو کہہ دیا کہ جاؤ فریج میں سے کیلا یا سیب نکال کر کھالو یا ٹوسٹ پر مکھن لگا کر کھالو۔ بیوی کا کام ہے کہ جب خاوند گھر میں آئے تو گھر بھی صاف ستھرا ہو اور کھانا بھی پکا ہو۔ بچے سکول سے گھر آئیں تو ان کو پتہ ہو کہ ماں کے پاس جائیں گے تو ہمیں محبت بھی ملے گی، پیار بھی ملے گا اور بھوکے سکول سے آئے ہیں تو ماں نے اچھا کھانا پکایا ہوگا۔ تو یہ ساری چیزیں Balance کرنی ہیں۔ گھر کا ماحول ڈسٹرب نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کسی اور کام کے لئے وقت نہیں ملتا تو کم از کم گھر بیٹھ کر اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ قرآن کریم پڑھیں، تفسیر پڑھیں، دینی کتابیں پڑھیں، حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھیں۔ اگر اردو نہیں آتی تو جو کتابیں انگلش میں ہیں وہ پڑھیں۔ تو یہ ساری چیزیں آئندہ بچوں کی تربیت میں کام آئیں گی۔ لیکن یہ بہانے نہیں ہونے چاہئیں کہ صبح سے شام تک لجنہ کی میٹنگز ہو رہی تھیں اس لئے باقی کام نہیں کر سکے۔ لجنہ میٹنگز میں گپیں زیادہ مارتی ہیں اور کام تھوڑے کرتی ہیں اور لجنہ کو بھی چاہئے کہ اگر میٹنگ کے لئے ایک گھنٹہ مقرر کیا ہے تو وہی رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں باقی تنظیموں کو بھی کہتا ہوں کہ اب تو (بیوت) بن چکی ہیں اور بڑے بڑے سنٹر ہیں۔ اس لئے اگر خدام، انصار اور لجنہ ایک ہی دن میں ایک وقت پر میٹنگ کر لیں تو آپ کے آنے جانے کا خرچ بھی کم ہو جائے گا۔ اگر دور سے آنا ہے تو وقت بھی بچ جائے گا اور پٹرول کا خرچ بھی کم ہو جائے گا اور خاوند بھی نہیں چڑے گا کہ تم نے کیا مصیبت ڈالی ہوئی ہے ہر ہفتہ اجلاس ہو جاتا ہے یا بیوی خاوند سے کہے گی کہ تم نے کیا مصیبت ڈالی ہے ہر روز خدام الاحمدیہ تمہیں بلا لیتی ہے۔ تو یہ ساری چیزیں آپ لوگوں نے حالات کے مطابق خود Adjust کرنی ہیں تا کہ آپ لوگوں کے گھر بھی نہ خراب ہوں اور ساتھ ساتھ دین کی خدمت بھی ہوتی رہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر نماز میں صرف عورتیں ہوں اور امام بھول جائے تو عورت کو صرف تالی بجانے کی اجازت ہے لیکن امام کو اگر پھر بھی یاد نہ آرہا ہو تو کیا عورت بتا سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں صرف ایک ہی امام ہے اور ساری عورتیں ہی ہیں تو پھر وہ خاص حالات بن گئے۔ ان حالات میں اجازت ہے۔ اگر گھر میں آپ کا بھائی نماز پڑھا رہا ہے یا ابا پڑھا رہے ہیں یا ماموں یا چچا پڑھا رہے ہیں اور پیچھے ساری عورتیں ہیں تو پھر اگر وہ بھول جائیں تو یاد کروا سکتے ہیں۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر کسی بات پر ساس سسر اور شوہر Different Opinion رکھتے ہوں تو کس کی بات سننی چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے کہ گھر میں جھگڑا پیدا ہونے کا ڈر ہو تو پھر ہر لڑکی نے اپنے خاوند کی بات سننی ہے۔ آپ نے اپنے خاوندوں سے شادی کی ہے اس لئے اس کی بات سنو۔ لیکن ساس سسر سے بدتمیزی سے بات نہیں کرنی۔ ان کو غصہ چڑھے اور وہ ڈانٹیں تو کان بند کر لو۔ لیکن عورت کو خاوند کی بات سننی چاہئے اور پھر جب معاملہ ذرا ٹھنڈا ہو جائے تو پھر آرام سے، پیار سے خاوند کو سمجھاؤ کہ اگر ہم ماں باپ کی بات بھی مان لیتے تو کوئی حرج نہیں تھا۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر گھر میں دو واقفین نو لڑکے ہوں اور ان میں سے ایک مربی اور دوسرا مربی نہیں ہے تو کیا وہ جو مربی نہیں ہے اسے کہنا چاہئے کہ مربی زیادہ Successful ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر دونوں واقف نو ہیں اور ایک مربی بن گیا ہے اور دوسرا کم پڑھا ہوا ہے۔ یا اس نے پڑھائی ختم کر کے کوئی Skill سیکھ لی یا پلمبر بن گیا یا الیکٹریشن بن گیا تو اس صورت میں اس کو اس قسم کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ یہ غلط چیز ہے۔ ہر ایک کا اپنا دماغ ہوتا ہے۔ ہاں اگر وہ نکما بن کر گھر میں بیٹھا ہوا ہے تو پھر ماں باپ کو ضرور کہنا چاہئے کہ جاؤ اور کچھ کام کرو۔ لیکن اگر کام کر رہا ہے یا اس نے کوئی ہنر سیکھ لیا ہے تو پھر اس کو کچھ کہنا غلط ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وقف نو کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔ لیکن اس وقت برابر تھے جب ماں باپ نے وقف کیا تھا۔ لیکن جو مربی بن گیا اس کا قدم آگے بڑھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو صلاحیتیں دی تھیں وہ ان کو استعمال کر کے پڑھائی مکمل کر کے فیلڈ میں آ گیا۔ لیکن دوسرے نے Grade 10 بھی پاس نہیں کیا تو وہ وقف نو کی حیثیت سے برابر ہے لیکن جماعت کے کام کے لحاظ سے برابر نہیں ہے۔ باقی جہاں تک یہ بات کہ ایک پیچھے رہ گیا اور دوسرا اوپر چلا گیا تو کیا سارے انسان برابر ہوتے ہیں؟ بحیثیت انسان تو برابر ہوتے ہیں لیکن ان میں سے ایک Employer ہوتا ہے اور دوسرا Employee ہوتا ہے۔ دونوں برابر تو نہیں ہوتے، ہیں تو دونوں انسان لیکن ایک اپنی صلاحیت اور قابلیت کی وجہ سے آگے بڑھ گیا اور Industry چلا رہا ہے اور دوسرا مزدور رہ گیا۔

واقفات نو کی یہ کلاس سات بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔

واقفین نو کی کلاس

اس کے بعد سات بجکر پچیس منٹ پر واقف نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سید ذکی احمد جنود نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم مدثر احمد نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم سائیب احمد چوہدری نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ کا عربی متن پیش کیا۔ جس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم لبید احمد نے پیش کیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ)

صحیح مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الصلوٰۃ)

اس کے بعد عزیزم علی شاہان بٹ نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم اوصاف احمد دانیال نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو اور یہی (دین) ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ولی پرست نہ بنو۔ بلکہ ولی بنو اور پیر پرست نہ بنو بلکہ پیر بنو۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا:

میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔ پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقت کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں (دین) کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔

اس اقتباس کے پڑھے جانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلاس میں موجود عمر کے لحاظ سے بڑے لڑکوں سے دریافت فرمایا کہ کسی کو اس کی سمجھ آئی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے کیا فرمایا ہے؟

اس پر ایک لڑکے نے عرض کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود اس اقتباس میں فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کرنی چاہئے اور جو لوگ وقف کرتے ہیں ان کے پیچھے اس طرح نہیں پڑنا چاہئے کہ یہ بہت بڑے ولی اللہ ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جو فقرہ ہے ولی پرست نہ بنو، ولی بنو۔ پیر پرست نہ بنو، پیر بنو۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

اس پر لڑکے نے عرض کیا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ ایسے لوگوں کے پیچھے پڑیں اور ان کے وسیلے سے خدا کو پانے کی کوشش کریں آپ خود کوشش کر کے وہ درجہ حاصل کرنے کی کوشش کریں اور خدا سے آپ کا براہ راست تعلق ہونا چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ میں تکبر پیدا ہو جائے کہ میں ولی بن گیا ہوں اور بہت اونچا ہو گیا ہوں اور اب لوگ میرے پاس آیا کریں اور دعا کروایا کریں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو ولیوں میں ہوتی ہیں جو نیک لوگوں میں ہوتی ہیں اور ان کی خصوصیات کیا ہیں؟ وہی جو پہلے بیان ہوئیں۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خصوصیات اور آپ علیہ السلام کی خصوصیات کا قرآن مجید میں ذکر ہے ابراهيم الذي وفى کہ وہ بڑے وفادار تھے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے وفا کی اور اتنی وفا کی کہ اپنے بیٹے کو بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اپنی بیوی کو جنگل میں چھوڑنے کو تیار ہو گئے۔ تو یہ وفاؤں کے معیار ہیں!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس لئے ایک واقف نو اور واقف زندگی کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ میں فلاں جگہ جاؤں یا مجھے فلاں جگہ بھیجا جائے۔ اس کو مکمل طور پر اپنی وفا کا اظہار کرنا چاہئے کہ جماعت اور خلیفہ وقت مجھے جہاں بھیجیں گے میں وہاں چلا جاؤں گا اور جن حالات میں بھی رہنا پڑے میں وہاں رہوں گا اور جن حالات میں بھی گزارا کرنا پڑے میں کروں گا۔ اس بات کا میں نے اپنے خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیسے ملیں گے تو وقف رکھوں گا نہیں ملیں گے تو نہیں رکھوں گا۔ بعض دفعہ واقفین زندگی کو ایسی جگہوں میں بھیجنا پڑتا ہے مثلاً افریقن ممالک میں یا غریب ملکوں میں جہاں بڑی مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک وقف نو کا یہ کام ہے کہ وہ ہر خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار کرے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے کتنے ایسے ہیں جو اپنی پڑھائی کے بعد بھی اپنے وقف کو جاری رکھنا

چاہتے ہیں؟

اس پر کلاس میں موجود تمام واقفین نو نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوبارہ استفسار فرمایا کہ جہاں بھی جماعت بھیجے گی کیا آپ لوگ وہاں جانے کے لئے تیار ہو؟

اس پر تمام واقفین نو نے اثبات میں جواب دیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباس ولی پرست نہ بنو، ولی بنو۔ پیر پرست نہ بنو، پیر بنو کے حوالہ سے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ لوگوں کے پاس دعا کروانے جاؤ آپ کا خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق اتنا ہونا چاہئے کہ خود بھی اپنے لئے دعائیں کر سکیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بھی بڑھاؤ اور نیک لوگوں کی خصوصیات کو اپنے اندر بڑھاؤ۔

اس کے بعد ایک واقف نو نے سوال کیا کہ یورپ اور کینیڈا وغیرہ میں جو Self Assisted Death کی اجازت ہے اس کے بارہ میں ہمارا کیا نظریہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

اس کو یورپ میں Mercy Killing کہتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی زندگی دی ہے چاہے وہ تکلیف دہ زندگی ہو وہ گزارنی چاہئے۔ ان ممالک میں اب وہ قدریں نہیں رہیں اس لئے ایسی باتیں سامنے آتی ہیں۔

جب بچے دیکھتے ہیں کہ ماں باپ اب بوڑھے ہوگئے ہیں اور بیمار ہوگئے ہیں تو وہ ان کو اٹھا کر Old People Houses میں پھینک آتے ہیں اور ایسی جگہوں کا حال یہ ہے کہ ہیومن رائٹس والوں نے جب جا کر ایسی جگہوں کے جائزے لئے ہیں تو مختلف آرٹیکلز میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایسے اداروں کا سٹاف بوڑھوں سے بڑی بری طرح سے برتاؤ کر رہا ہوتا ہے۔ بعض ایسے مریض جو تکلیف میں ہوتے ہیں اور تکلیف کی وجہ سے جب شور مچاتے ہیں تو بعض جگہ ایسے کیسز بھی ملے ہیں کہ ان اداروں کے سٹاف نے ایسے مریضوں کے منہ کے اوپر تولیہ رکھ دیا تا کہ آوازیں نہ آئیں اور جو Attendant ہوتے ہیں وہ رات کو ان کی دیکھ بھال کرنے کی بجائے آپس میں تاش کھیلتے رہتے ہیں۔ تو جب اس طرح کی صورتحال ہوتی ہے اور تکلیف برداشت نہیں ہوتی، خاص طور پر کینسر کے مریضوں سے یا دوسری ایسی بیماریاں جو زیادہ تکلیف دہ ہیں تو Mercy Killing کروا لیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ یورپ میں بھی بعض جگہوں پر مثلاً آسٹریا میں لوگ ایسا ٹیکہ لگوا کر یا دوسرے طریق سے اپنے آپ کو مروا لیتے ہیں۔ لیکن سارے ملکوں میں نہیں ہے۔ بہرحال یہ غلط طریقہ ہے۔ جب تک زندگی ہو گزارنی چاہئے اور بچوں کو بھی ماں باپ کا خیال رکھنا چاہئے تا کہ ان کے احساسات و جذبات مجروح نہ ہوں کہ وہ اپنے آپ کو مارنا چاہیں بلکہ بڑوں کی دعائیں لینی چاہئیں اور اگر یہ قدریں قائم ہو جائیں تو میرا نہیں خیال کہ پھر بوڑھے اس طرف رخ کریں گے۔ بہت سی جگہوں پر ہمارے خدام جاتے ہیں اور وہ بتاتے ہیں کہ بوڑھے کہتے ہیں کہ ہمیں تو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ کئی کئی مہینے ان کے رشتہ دار انہیں پوچھنے نہیں آتے اور ہمارے لوگ جب جاتے ہیں تو وہ لوگ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ لوگ بھی خدام الاحمدیہ کے شعبہ خدمت خلق کے تحت جایا کریں۔ انصار اللہ اور لجنہ کو بھی میں نے کہا ہوا ہے کہ جایا کریں اور لوگوں کے دل بہلایا کریں۔

اس کے بعد ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جس طرح ریجائنا میں (بیت) محمود 100 فیصد رضا کارانہ طور پر بنائی گئی ہے کیا مستقبل میں بھی ایسی (بیوت) بنائی جائیں گی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ ساری (بیت) سو فیصد رضا کارانہ طور پر بنی ہے۔ بعض ایسے کام تھے جو پروفیشنلز کے کرنے والے تھے۔ اس لئے باہر سے بھی پیسے دے کر کام کروایا گیا۔ لیکن اس کا اکثر حصہ رضا کاروں کے ذریعہ بنا ہے۔ آئندہ بھی جہاں چھوٹی (بیوت) بنی ہیں اور جہاں غریب جماعتیں ہیں وہاں لوگ دوسری جگہوں سے جا کر والنٹیئر کر سکتے ہیں۔ اب تو یہاں بہت سارے نئے ریفیوجیز اور Immigrants آ گئے ہیں جن کے پاس جاب وغیرہ بھی نہیں ہے اور فی الحال ان کا گزارہ اس طرح ہی ہو رہا ہے۔ اگر وہ اپنا وقت دیں اور ان جگہوں پر جا کر کام کریں تو اچھی بات ہے۔ یہ تو یہاں کی لوکل انتظامیہ کا کام ہے کہ ایسے لوگ تلاش کریں۔ ایک روح پیدا کرنی چاہئے کہ سو فیصد تو نہیں لیکن جس حد تک رضا کارانہ کام ہو سکتا ہے وہ کیا جائے۔ دنیا میں اور جگہ بھی ہوتا ہے۔ یوکے میں بھی ہوتا ہے، جرمنی میں بھی ہوتا ہے اور ملکوں میں بھی لوگ والنٹیئر کرتے ہیں۔ اگر والنٹیئر کر لیں تو اچھا ہے سستی بن جائے گی۔ اب ریجائنا کی (بیت) محمود کے بارہ میں ٹھیکیدار کہتے تھے کہ ساڑھے تین سے چار ملین تک خرچ ہو جانا تھا۔ جبکہ 1.6 ملین میں سارا کام ہو گیا ہے۔ صرف میٹیریل خریدا ہے اور کچھ کاموں کے لئے پروفیشنلز کو پیسے دیئے۔ تو اس طرح قریباً 1/3 پیسے بچ گئے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور انور تبرک کے طور پر انگوٹھی یا کوئی اور چیز دیتے ہیں اس تبرک کی کیا حقیقت ہوتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو اپنے اپنے اعتقاد کی بات ہے۔ جن کو اعتقاد ہوتا ہے وہ لے لیتے ہیں اور جن کو اعتقاد نہیں ہے وہ نہ لیں۔ یہ کوئی ضروری اور لازمی چیز تو نہیں ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ تبرک ایک تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔ مجھ سے کوئی تبرک مانگے تو کوشش کرتا ہوں کہ میں حضرت مسیح موعود کی انگوٹھی کے ساتھ لگا کر اسے تبرک کر دوں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کو یہ بھی الہام ہوا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ تو وہ برکت آپ کی انگوٹھی میں بھی ہے۔ اس الہام کا ایک مطلب ظاہری طور پر بھی ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کیا جائے اور وہ برکات حاصل کی جائیں جو آپ کی تعلیم میں ہیں۔ لیکن ظاہری طور پر بھی پورا کرنے کے لئے کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے حضرت اقدس مسیح موعود کے بعض کپڑوں کے ٹکڑے ہیں یا اسی طرح دوسری چیزیں ہیں ان سے ظاہری طور پر بھی تبرک کیا جاتا ہے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ واقف نو اور واقف زندگی میں کیا فرق ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ وقف نو جب اپنی تعلیم مکمل کر کے اپنے آپ کو پیش کر دیتا ہے تو وہ واقف زندگی بن جاتا ہے۔ وقف کا مطلب ہے کہ دین کی خاطر اپنے آپ کو پیش کر دینا اور اس کے بعد اپنی کوئی مرضی نہیں رکھنی۔ اپنے آپ کو جماعت کے سپرد کر دینا ہے اور واقف نو وہ ہیں جن کو ماں باپ یا خاص طور پر مائیں پیدائش سے پہلے ہی وقف کر دیتی ہیں اور جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو پھر وہ بتاتی ہیں کہ ہمارا بچہ پیدا ہو گیا ہے اور وہ اس سکیم میں شامل ہو جاتے ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جاری کی تھی کہ مائیں پیدائش سے پہلے اپنے بچے پیش کریں۔ وقف نو اس تحریک کا نام رکھا گیا اور جب کوئی واقف نو بڑا ہو کر اپنی پڑھائی مکمل کر کے اپنے آپ کو پیش کر دیتا ہے تو واقف زندگی بن جاتا ہے۔

دوسرے واقف زندگی وہ ہیں جن کو بچپن میں پیش نہیں کیا گیا۔ لیکن بڑے ہو کر خود انہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا اور جماعت کو پیش کر دیا۔ جس طرح میں نے کیا یا اور بہت سارے لوگ کرتے ہیں۔ اس وقت وقف نو کی تحریک تو نہیں تھی۔ لیکن میں نے جماعت کے لئے زندگی وقف کی تھی کہ جماعت جو چاہے مجھ سے کام لے لے۔ تو جب جماعت کا کام کرتے ہیں تو واقف زندگی ہو جاتے ہیں۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ اللہ سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی نے سو قتل کئے اس کو بھی اللہ نے معاف کر دیا اور قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اگر کوئی ایک انسان کو قتل کرے تو گویا اس نے ساری انسانیت کو قتل کر دیا تو اگر اللہ تعالیٰ اس قدر معاف کرنے والا ہے تو پھر لوگ دوزخ میں کیونکر جائیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی سے اندازہ کر لو کہ اللہ تعالیٰ اتنا معاف کرنے والا ہے لیکن اس کے باوجود لوگ دوزخ میں چلے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اتنا زیادہ حد سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ ہی نہیں ملتا۔ لیکن یہ بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پہ حاوی ہے۔ یعنی بہت وسیع ہے۔ ہر چیز پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب دوزخ بالکل خالی ہو جائے گی اور سارے جنت میں چلے جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم پہلے گناہ کریں اور پھر ضرور دوزخ میں جائیں اور پھر جنت میں جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ نیکی کا راستہ ہے اور یہ برائی کا راستہ ہے۔ اگر نیکیاں کرتے رہو گے تو میری نعمت سے حصہ لیتے رہو گے اور اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کرنا ہے کہ کس نے جنت میں جانا ہے اور کس نے دوزخ میں جانا ہے۔ انسان اس کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں کہ دو شخص تھے اور ان میں سے ایک نمازیں نہیں پڑھتا تھا یا گناہ کرنے والا تھا اور صحیح طرح ایمان پر قائم نہیں تھا۔ دوسرا شخص اپنے آپ کو بڑا نمازی سمجھتا تھا۔ دونوں کی آپس میں گفتگو ہو رہی تھی۔ جو اپنے آپ کو بڑا نمازی سمجھتا تھا اس نے دوسرے سے کہا کہ یا کہ تم تو ایسے ہو اور ویسے ہو۔ اس لئے تم دوزخ میں جاؤ گے اور میں بڑا نیک ہوں میں جنت میں جاؤں گا۔ اب یہ تو کسی کو نہیں پتہ کہ کس نے دوزخ میں جانا ہے کس نے جنت میں جانا ہے۔ کیونکہ یہ فیصلہ تو وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے کرنا ہے۔ خیر جب وہ دونوں فوت ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچے تو وہ شخص جو اپنے آپ کو نیک کہتا تھا اور دوسرے شخص کو کہتا تھا کہ تم دوزخ میں جاؤ گے اور تمہارے اندر فلاں فلاں برائیاں ہیں اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم کون ہوتے ہو یہ فیصلہ کرنے والے کہ فلاں جنت میں جائے گا اور فلاں دوزخ میں؟ تمہیں اپنی نیکیوں پر زیادہ مان ہے اور تم سمجھتے ہو کہ میں بہت نیک آدمی ہوں تو اصل حقیقت یہ ہے کہ تمہارے اندر تکبر ہے اور تکبر بہت بڑی برائی ہے۔ اس لئے اس گناہ گار کو تو میں جنت میں ڈال رہا ہوں اور تمہیں میں جہنم میں ڈال رہا ہوں۔ اس لئے کوشش یہی ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ اس کو کسی کی پرواہ نہیں ہے کہ کون دوزخ میں جاتا ہے کون جنت میں جاتا ہے۔ ہاں اس کی رحمت بہت وسیع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جو شخص اپنے آپ کو نیک سمجھتا تھا اس نے دوسرے کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی اور یہ فیصلہ کر دیا کہ تم دوزخ میں جاؤ گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں ڈال دیا اور بظاہر نیک کام کرنے والا دوزخ میں کیونکہ اس میں تکبر تھا۔ اس لئے کوشش یہی کرنی چاہئے کہ ہر وہ نیکی کی جائے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہو اور جس میں عاجزی ہو۔ یہ فیصلہ مرنے کے بعد ہو گا کہ کون کہاں جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے۔ تو اس وسیع رحمت کو تو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا۔ تمہارا سوال یہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنی وسیع ہے تو پھر لوگ دوزخ میں کیوں جاتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ لوگ جب گناہوں کی انتہا کر دیتے ہیں تب دوزخ میں جاتے ہیں۔ لیکن یہ بھی اللہ کی رحمت ہی ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ دوزخ خالی ہو جائے گی۔ یہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب دوزخ خالی ہو جائے گی اور جنت بھر جائے گی۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ کیا واقفین نو کو پولیس میں جانے کی اجازت ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو ملک کو بہت زیادہ ضرورت ہے تو اجازت لے کر چلے جائیں۔ اگر واقفین نو نے ایسی فیلڈ کی پڑھائی کی ہو تو میں اجازت دے دیا کرتا ہوں کہ چلے جاؤ۔ لیکن اگر وقف قائم رکھنا چاہتے ہو تو پھر اس عہد کے ساتھ جاؤ کہ جب بھی ہماری ضرورت ہوگی تو ہم پولیس یا جس شعبہ میں بھی کام کر رہے ہوں گے وہاں سے استعفیٰ دے کر جماعت کی خدمت کے لئے آجائیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرا یہ کہ پولیس میں جا کر پولیس والے نہیں بن جانا یعنی ان کی طرح حرکتیں نہیں کرنے لگ جانا۔ ان کے ماحول میں نہیں ڈھل جانا۔ بلکہ پولیس میں رہ کر بھی اپنی پانچوں نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔ پانچ نمازیں پوری طرح پڑھنی ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنی ہے۔ اس کا پوری طرح ترجمہ سیکھنا ہے۔ دین کی کتابیں پڑھنی ہیں۔ اپنے دینی علم کو بڑھانا ہے اور اپنے جمعے اور عیدیں سوائے اس کے کہ کسی غیر معمولی حالات میں ملکی مفاد کی خاطر ڈیوٹی لگا دی جاتی ہے کبھی ضائع نہیں کرنیں۔ تو اگر یہ سب کر سکتے ہو تو پھر اجازت لے کر پولیس میں جا سکتے ہو۔ بغیر اجازت کے نہیں۔

اس کے بعد ایک واقف نو نے سوال کیا کہ لاہوری جماعت کس طرح علیحدہ ہوئی تھی؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد جو اس زمانہ کے بزرگ تھے جن میں مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب اور صدرالدین صاحب وغیرہ اور اس طرح کے بہت سارے لوگ شامل تھے ان لوگوں کا یہ نظریہ تھا کہ حضرت مسیح موعود کے بعد ساری طاقت انجمن احمدیہ کے پاس آجانی چاہئے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس وقت حالات کو کنٹرول کیا اور انہیں سمجھایا کہ خلافت کا نظام ہی چلے گا۔ خیر ان حالات میں تو ان لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بزرگی کی وجہ سے تسلیم کرلیا۔ غالب خیال یہی ہے۔ لیکن جب 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا انتخاب ہوا۔ اس وقت دوبارہ ان لوگوں نے کہا کہ انجمن خلافت کے اوپر حاوی ہے اور خلیفہ وقت انجمن کے ماتحت ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے کسی ملک کی نیشنل عاملہ اٹھ کر کہہ دے کہ خلیفہ وقت ہمارے ماتحت ہے۔ سو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کہا کہ حضرت مسیح موعود نے رسالہ الوصیت میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ میرے بعد خلافت کا نظام جاری ہوگا۔ ہر نبی کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوتا ہے اور خلیفہ وقت خدا کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے اور وہی نظام کو چلائے گا۔ اس پر وہ لوگ چھوڑ کر علیحدہ ہوگئے۔ مولوی محمد علی صاحب ان کے لیڈر تھے اور باقی سب ان کے ساتھ چلے گئے۔ اس زمانہ کے جتنے بڑے بڑے علماء تھے وہ چلے گئے اور انجمن کا خزانہ بھی ساتھ لے گئے۔ لیکن جو عام لوگ تھے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کرلی اور خلافت کا نظام جاری ہوگیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قادیان میں رہے اور یہ لوگ علیحدہ ہو کر لاہور چلے گئے کہ ہم خلافت کو نہیں مانتے۔ انہوں نے وہاں جا کر انجمن احمدیہ قائم کرلی اور اپنا علیحدہ ایک گروہ بنالیا۔ اس کو لاہوری گروہ بھی کہتے ہیں۔ پیغامی بھی کہتے ہیں۔ تو اس طرح یہ لاہور جماعت قائم ہوئی تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لیکن آہستہ آہستہ جماعت احمدیہ خلافت کے تحت بڑھتی رہی اور اب بڑھتے بڑھتے دنیا میں کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہے۔ اب جماعت احمدیہ کروڑوں میں ہے اور 209 ملکوں میں پھیل چکی ہے اور دوسری طرف وہ لوگ آہستہ آہستہ ختم ہوتے جارہے ہیں حالانکہ وہ سارے امراء تھے۔ بلکہ بہت سارے لاہوریوں میں سے بھی ایسے ہیں جو بیعت کر کے اب جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کی کچھ تعداد فجی میں ہے اور اس طرح بعض دیگر ملکوں میں بھی ہیں لیکن چند ایک لوگ رہ گئے ہیں۔ پاکستان میں بھی بہت تھوڑے ہیں۔ جب میں فجی اور نیوزی لینڈ گیا تھا اس وقت بھی ان میں سے بہت ساروں نے بیعت کی تھی۔ کئی ایسے بھی تھے جن کے بیوی بچوں نے بیعت کرلی تھی لیکن خاوند نے نہیں کی۔ مگر خاوند بھی جماعت کے خلاف نہیں ہے تو آہستہ آہستہ ان کی تعداد کم ہوتے ہوتے نہ ہونے کے برابر رہ گئی ہے اور جماعت احمدیہ بڑھتی چلی جارہی ہے۔

ایک واقف نو لڑکے نے سوال کیا کہ واقفین نو کا آرٹس میں تعلیم حاصل کرنا کیسا ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہاں پڑھ لو۔ کوئی حرج نہیں۔ پہلے بتادو کہ میں یہ پڑھنا چاہتا ہوں۔

ایک وقف نو نے سوال کیا کہ جب میں کسی ٹیسٹ میں پاس ہونے کی دعا کرتا ہوں تو پاس ہو جاتا ہوں۔ اس طرح پتہ لگ جاتا ہے کہ دعا قبول ہوگئی ہے۔ نماز کے بعد کیسے پتہ چلتا ہے کہ دعا قبول ہوئی یا نہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو تمہاری دعا دل سے نکلی ہے اور تم نے رو کے مانگی ہے اور دعا کرنے کے بعد سجدہ سے سر اٹھاتے ہی تمہاری تسلی ہوگئی ہے اور تمہیں لگا کہ ہاں میری آواز اللہ کو پہنچ گئی تو اس کا مطلب ہے کہ تمہاری دعا قبول ہوگئی ہے۔

ٹیسٹ وغیرہ کے علاوہ اور بھی دعائیں ہوتی ہیں جن کا اللہ کو پتہ ہوتا ہے کہ کون سی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگر دو Options ہیں تو اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کہ تمہارے لئے کون سی آپشن بہتر ہے۔ دعا کے بعد دل کو تسلی ہوجاتی ہے اس کا نتیجہ بہتر ہی نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ خود ہی اچھا نتیجہ نکال دیتا ہے۔

پھر دعا کے دوران ہی دل کی تسلی ہو جاتی ہے اور ایک ایسی حالت آجاتی ہے کہ آپ کو احساس ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا سن لی ہے یا کم از کم اللہ تعالیٰ تک بات پہنچ گئی ہے اور وہ سن لے گا۔

اس کے بعد ایک واقف نو خادم نے سوال کیا کہ جسٹن ٹروڈو (وزیراعظم کینیڈا) کی حضور سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس حوالہ سے کچھ خلاصہ بیان فرمادیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خلاصہ تو پہلے ہی خبروں میں آچکا ہے۔ اس نے یہی کہا تھا کہ ہم ایک دوسرے کو پرانے جاننے والے ہیں اور جماعت احمدیہ بڑے اچھے کام کر رہی ہے۔ ملک کی بڑی خدمت کر رہی ہے اور ہم اسے سراہتے ہیں اور میرے متعلق بھی اس نے ایک دو لفظ کہے تھے۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کردیا تھا اور اس کے بعد یہ بھی کہ 2010ء میں لاہور میں ہمارے بہت سے لوگ شہید ہوئے تھے ان کی فیملیز کو یہاں بلایا ہے۔ اسی طرح سیرین ریفیوجیز آرہے ہیں۔ اس حوالہ سے میں نے ان کا شکریہ ادا کیا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ جنرل باتیں ہوئی تھیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اب نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ اس لئے آخری سوال ہے۔

اس کے بعد ایک واقف نو خادم نے کہا کہ میرا سال انجینئرنگ میں آخری سمسٹر ہے۔ جماعت کو اس فیلڈ میں سب سے زیادہ مدد کس ملک میں چاہئے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم پہلے اپنی تعلیم مکمل کر کے تجربہ حاصل کرو۔ کسی کمپنی میں کام کرو اور پھر وقف کرو۔ اس کے بعد جماعت نے فیصلہ کرنا ہے کہ تمہیں کہاں بھیجنا ہے۔ یہ فیصلہ آپ نے نہیں کرنا کہ کس ملک میں جانا ہے۔ جہاں بھی ضرورت ہوگی وہاں بھیج دیں گے۔ اس لئے پہلے تعلیم مکمل کر کے کم از کم دو سال تجربہ حاصل کریں اور پھر اپنے آپ کو پیش کریں۔ اگر تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس فیلڈ میں جاب نہیں ملتی تو کوئی Odd جاب نہیں کرنی بلکہ مجھے بتانا ہے۔ میں تمہیں پھر کسی اور جگہ بھجوادوں گا۔

واقف نو بچوں کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس آٹھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلاس میں شامل ہونے والے بچوں اور نوجوانوں کو قلم عطا فرمائے اور ہر ایک کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

تقریب آمین

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب کا انعقاد ہوا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چالیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم روحان احمد خان، اسماعیل جاوید ملک، ایان احمد، انیق رانا، امثال احمد، علیم احمد، ایان ملک، عقیل احمد رانا، کبیر اشرف باجوہ، سمیر گوندل، جلیس احمد احسن، سعید احمد سہیل، عزیر احمد مانگٹ، تاشف ممتاز، ہاشم جاوید

عزیزہ سائرہ عاطف، فائزہ اقبال، قانتہ خلود، سبیکہ احمد، سندس بھٹی، نائلہ خان، عدنان رئیس، ماہا ظہور ورک، ماہ رخ داؤد، زوہا نائلہ ملک، خدیجہ منصور، دانین رفعت سید، امۃ العلوم، روشنا ماہل، امینہ احمد، سلمیٰ علشباہ ورک، بارعہ احمد، عائشہ حنان رانا، عدیلہ ملک، زنیرہ احمد، مہ نور ورک، فاتحہ اعجاز، نشا منان، مدیحہ بشیر مرزا، عزیزہ عطیہ بھٹی۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

13 نومبر 2016ء

کیلگری (کینیڈا) سے روانگی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج 42 ایام پر مشتمل دورہ کینیڈا کا آخری دن تھا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج فیملی ملاقاتوں کے اس آخری سیشن میں 37 خاندانوں کے 160 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کی سعادت پانے والی ان فیملیز کا تعلق کینیڈا کی جماعتوں ٹورانٹو، ایڈمنٹن (Edmonton)، لائیڈ منسٹر اور وینکوور سے تھا۔

ایڈمنٹن سے آنے والی فیملیز 325 کلومیٹر، لائیڈ منسٹر سے آنے والی 570 کلومیٹر، وینکوور سے آنے والی فیملیز 950 کلومیٹر اور ٹورانٹو سے آنے والی فیملیز 3700 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورانور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں مکرم عطاء القدوس صاحب ایڈووکیٹ (امریکہ) چیئرمین قضاء بورڈ امریکہ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کا شرف پایا۔

کیلگری میں کالونی کی تعمیر کا منصوبہ

کیلگری میں بیت النور کے علاقہ سے 25

کلومیٹر کے فاصلہ پر جماعت کا 154 ایکڑ رقبہ پر مشتمل قطعہ زمین ہے۔ اس پر ایک کالونی تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ کیلگری میں اس سارے منصوبہ کو مختلف چارٹس کی شکل میں آویزاں کیا گیا تھا اور مختلف تعمیراتی حصوں کو علیحدہ علیحدہ دکھایا گیا تھا۔

دفتری ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر اس منصوبہ کے نقشہ جات اور مختلف تعمیراتی حصے دیکھے۔ اس منصوبہ میں رہائشی ایریا ہے جس میں بڑی تعداد میں مکانات کے علاوہ پندرہ سے بیس منازل پر مشتمل فلیٹس بھی ہیں۔ ایک بڑی بیت اور کمیونٹی ہال کی تعمیر بھی اس منصوبہ میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ جماعت کا مرکزی کمپلیکس دفاتر وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آفسز اور Light Industrial ایریا بھی ہے۔ Business Park بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تفصیل سے اس منصوبہ کا جائزہ لیا اور انتظامیہ سے ساتھ ساتھ مختلف امور دریافت فرمائے۔

تقریب آمین

بعد ازاں دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل 35 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم کامران کاشف، راحیل احمد، احمد کامران راشد، قاصد احمد ادریس، شایان احمد، دانش مصور، سرمد احمد طاہر، سبحان سہیل، علی البراق، عبداللہ چوہدری، تفرید نعیم، عاطف حلیم چوہدری، شجار احمد، محمد ابراہیم، جاذب احمد، عمر شایان

عزیزہ لائبہ تنویر تاج، وجیہہ سرفراز چٹھہ، ثناء شہزادمیاں، عطیۃ الٰہی خالد، مصباح خالد، ثمین احمد، روشنک رشید چوہدری، لائمہ نواز، زوہا چوہدری، زہراء ظہور ورک، مومنہ خواجہ، عائزہ احمد چوہدری، عروبہ احمد، سدرہ بھٹی، شازمہ کاشف، غزالہ رشید، فریحہ سہیل، منال فاطمہ، Wahnia احسان

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور کیلگری میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ (کیلگری میں غروب آفتاب کا وقت چار بجکر پچاس منٹ پر ہے)

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

الوداعی لمحات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کیلگری سے لندن روانگی کا وقت قریب آرہا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں کیلگری اور گردونواح کی جماعتوں کے احباب و خواتین اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے بیت کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔

چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور کچھ عرصہ اپنے عشاق کے درمیان کھڑے رہے، ایک طرف بچیاں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں تو دوسری طرف مرد احباب نعرے بلند کررہے تھے ہر ایک کی نظریں حضور انور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھیں۔ ان انتہائی مبارک اور بے انتہاء برکتوں کے حامل لمحات سے ہر چھوٹا بڑا اور مرد وعورت سیراب ہو رہا تھا۔ حضور انور اپنے عشاق کے درمیان رونق افروز تھے اور انتہائی قریب تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا کا یہ چھٹا دورہ تھا اور آج یہ پہلا موقع تھا کہ ان الوداعی لمحات کی بھی کوریج کے لئے کینیڈا کا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا بیت پہنچا ہوا تھا۔ اس سے قبل پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ روانگی کے لمحات کو بھی میڈیا نے کوریج دی ہو۔

اس موقع پر TV چینل CTV News اور TV چینل Global News ریڈیو چینل News Talk 770، اخبار Calgary Herald اور اخبار Calgary Sun کے جرنلسٹ اور نمائندے موجود تھے۔ جو اس موقع پر کوریج کر رہے تھے۔

اب جدائی کے لمحات قریب آرہے تھے۔ الوداعی نغمات اور فلک شگاف نعروں کی جگہ رقت آمیز مناظر نے لے لی تھی۔ چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی بیت سے روانہ ہوئی تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہوئے۔ ہر طرف سے السلام علیکم اور خدا حافظ، فی امان اللہ کی آوازیں آرہی تھیں۔ سبھی کے چہرے اداس تھے اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اس روح پرور ماحول میں حضور انور کی گاڑی بیت کے احاطہ سے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی مین روڈ پر آگئی۔ مقامی پولیس کا ایک دستہ قافلہ کو Escort کررہا تھا۔ چھ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

مکرم امیر صاحب کینیڈا ملک لال خان صاحب اور نائب امیر کینیڈا ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے لاؤنج میں ساتھ آئے اور بعد ازاں جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے آئے۔

سات بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ برٹش ایئرویز کی پرواز BA0102 رات آٹھ بجکر بیس منٹ پر کیلگری (کینیڈا) سے ہیتھرو ایئرپورٹ لندن (یوکے) کے لئے روانہ ہوئی اور آٹھ گھنٹے پانچ منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد اگلے روز 14 نومبر بروز سوموار برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق دوپہر گیارہ بجکر پچیس منٹ پر جہاز ہیتھرو ایئرپورٹ پر اترا۔ (برطانیہ کا وقت کیلگری سے سات گھنٹے آگے ہے) جہاز کے دروازہ پر پروٹوکول آفیسر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ جہاں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب وکالت تبشیر اور مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ امیگریشن افسر نے اسی لاؤنج میں آکر پاسپورٹ دیکھے۔

بیت فضل لندن میں
ورود مسعود

یہاں ایئرپورٹ سے قریباً بارہ بجے روانہ ہوکر پونے ایک بجے بیت فضل لندن میں ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت مردوخواتین کی ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یوکے نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بیت کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف خواتین اور بچیاں کھڑی تھیں اور دوسری طرف مرد احباب تھے۔ باہر سڑک پر بھی لوگوں کا ایک بڑا ہجوم تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بجکر بیس منٹ پر بیت الفضل لندن میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اس طرح آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا کا یہ تاریخی اور عظیم الشان اور غیر معمولی اہمیت اور دوررس نتائج کا حامل دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

قافلہ میں شامل احباب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں جن خوش نصیب افراد کو اس تاریخی اہمیت کے حامل سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں۔

1۔ حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا العالی (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)
2۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری
3۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن
4۔ مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن
5۔ مکرم سید محمد احمد ناصر صاحب نائب افسر حفاظت خاص لندن
6 مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)
7۔ مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)
8۔ مکرم محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت)
9۔ مکرم منور احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت)
10۔ خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

علاوہ ازیں یوکے سے مکرم ناصر احمد امینی صاحب اور مکرم سجاد احمد ملک صاحب نے بھی قافلہ کے ساتھ شامل ہونے کی سعادت پائی۔

یو ایس اے سے مکرم طارق ہارون ملک صاحب (سٹاف ممبر ریویو آف ریلیجز) نے بھی کینیڈا قیام کے دوران قافلہ میں شمولیت کا شرف پایا۔

امریکہ سے مکرم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب نے اس دورہ کینیڈا کے دوران بطور ڈاکٹر ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان سب کے لئے مبارک فرمائے۔

اس کے علاوہ MTA انٹرنیشنل لندن (یوکے) کے درج ذیل ممبران نے اس دورہ کے دوران، خطبات جمعہ، تقاریر، بیوت کی افتتاحی تقاریب، ریسپشن کی تقاریب، پارلیمنٹ کی تقریب، حضور انور کے انٹرویوز اور پریس کانفرنسز اور جملہ پروگراموں کی ریکارڈنگ اور وہاں سے Live ٹرانسمیشن کے لئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔

مکرم منیر احمد عودہ صاحب، مکرم عدنان زاہد صاحب، مکرم سلمان عباسی صاحب، مکرم عطاء الاول عباسی صاحب

مکرم عامر سفیر صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجز (یوکے) بھی اپنے رسالے کے لئے ایک پروگرام کے تحت اس سفر میں ساتھ رہے۔

مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مربی سلسلہ (عربک ڈیسک یوکے) بھی عربی زبان میں تراجم اور عرب احمدیوں کے مختلف پروگراموں کے لئے اس دورہ میں ساتھ رہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سبھی احباب نے بڑی مستعدی اور خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دیئے۔

☆......☆......☆......☆